

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_228265

UNIVERSAL
LIBRARY

بعون خالق اکبر

خلاصہ الترویج

مصنفہ

منشی المناشی سجان امی بہنداری ساکن بٹالہ

بہ تصحیح

احقر العباد ظفر حسن بی۔ اے اسٹنٹ پرنٹنگ محکمہ تارکھ

در ۱۹۶۸ء

در مطبعہ جی ایس اینڈ سنز ڈی پٹا قاطبہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۰۰

حمد و سپاس بے قیاس اوس خدا سے عز و جل کا جو لفظ کن سے تمام مخلوقات ارضی و سماوی کو
عالم وجود میں لایا اور درود نامہ و دوا و اس ذات استودہ صفات پر جس کی شان میں ہولاک لما
خلقت الافلاک آیا ہے

اما بعد خلاصۃ التواریخ کے متعدد حوالہ جات سرسید احمد خان مرحوم و مفہور کی مشہور و معروف کتاب اثار الصنادید میں پائے جاتے ہیں جو آثار قدیمہ دہلی پر بہترین کتاب ہے اور انہی حوالہ جات سے یہ قدیم تاریخ میری علم میں آئی۔ عرصہ کی جستجو کے بعد ایک قلمی نسخہ تاریخ مذکور کا دستیاب ہوا جس کے مطالعہ سے مجھے اسکی اہمیت اور دلچسپی کا پتہ چلا اور یہ خواہش ہوئی کہ کاش یہ کتاب زیور طبع سے آراستہ ہو کر شاہتین تاریخ کے ماتھوں میں پہنچ سکے۔ مگر اس کام کی اہمیت اور دشواریوں سے میں ناواقف نہ تھا اور مجھ سے بے بصاعت شخص کی یہ خواہش اس کی حیثیت اور مرتبہ سے کہیں بالاتر تھی۔ لیکن اذا امراد اللہ شیئا ہیأ سبابا ۛ میں نے اپنی اس خواہش کا اظہار جناب علی القاب انریل ڈبلیو۔ ایم بیلی صاحب بہادر سی۔ ایس۔ امی۔ سی۔ آئی۔ امی۔ آئی۔ سی۔ ایس۔ دام اقبالہ چیف کمشنر صوبہ دہلی سے کیا اور قلمی نسخہ کتاب مذکور کا معائنہ کے واسطے پیش کیا صاحب ممدوح نے جبکا علمی مذاق اور تاریخی دلچسپی شہرہ آفاق ہے اور محتاج بیان نہیں میرے معروضات کو نہایت شوق سے سماعت فرمایا اور کتاب مذکور کی طبع اور شائع کرنے کی ترغیب دیکر میری ہمت افزائی فرمائی۔ اور نیز اس اہم کام میں

ب

ہر قسم کی اعانت کا وعدہ فرمایا چنانچہ آنجناب نے ریاست جیپور کو ایک خط تحریر فرمایا کہ اگر دربار کے کتب خانہ میں خلاصۃ التوائیج کا کوئی قلمی نسخہ ہو تو مجھے اس کے مطالعہ اور مقابلہ کی اجازت دی جائے۔ ریاست سے حسب المراد جواب آیا مگر اس اثنا میں حسن اتفاق اور خوش قسمتی سے مجھے اوس کے کئی دیگر نسخے بہم پہنچ گئے اور ریاست جیپور کی فیاضی سے مستفید ہونا میں نے زیادہ ضروری تصور کیا جس سے میری ادائیگی فراہم ہونے میں بھی نقصان کا احتمال تھا۔ بعد میں نے جناب **سر جان میپورٹ مارشل** صاحب بہادر کے بی۔سی۔آئی۔امی بہ القابہ ڈائریکٹر جنرل محکمہ آثار قدیمہ کو جو اوس زمانہ میں کشمیر میں تشریف فرما تھے اس کتاب کی اشاعت کے ارادہ کی اطلاع کی اور آنجناب سے اعانت اور صلاح کا متمنی ہوا۔ جناب مدوح نے میرے اس کام کو استحسان کی نظر سے دیکھا۔ نیز گزشتہ موسم سرما میں جب آنجناب بتقریب دورہ دہلی تشریف لائے تو میرے تمام قلمی نسخہ جات کا حصے کتاب مندرجہ کی شائع عمل میں آئی ہے معائنہ کیا۔ اور بیش قیمت علمی نکات اور قابل قدر مشوروں سے اس ناچیز کو مستفیض فرمایا۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر ان ہر دو مددین کی عنایت اور بہت افزائی میری شامل حال نہ ہوتی تو میں اس کتاب کے طبع اور شائع کرنے میں سعی و کوشش تو درکنار اس کا خیال بھی دل میں لانے سے قاصر رہتا اگرچہ کہ اونکی ذات میرے اظہار تشکر سے کہیں بالا و اسف ہے تاہم میں یہ اپنا فرض تصور کرتا ہوں کہ کس موقع پر ان ہر دو محسنین کے شکریہ کا اظہار کروں اور جو انکا الطاف و کرم بزرگانہ میرے شامل حال ہے اوسکا اعتراف کروں بلیت

اجرے وہ خدا کے کردار است یاوری با آنکساں کہ یا ورونا صرند اشتند
ترتیب کتاب ہذا کسی پرانی کتاب کے شائع کرنے کے لئے یہ نہایت اہم و ضروری ہے کہ اوس کی تفسیح و مقابلہ متعہ و مختلف نسخہ جات سے عمل میں آئے جن کی نسبت یہ گمان و شبہ نہ ہو کہ وہ ایک ہی قلمی نسخہ سے نقل کی گئی ہیں اور نیز جن کی صحت و قیامت کا کافی اطمینان ہو چنانچہ کتاب ہذا کے شائع کرنے میں میں نے ہی اس اصول کو پیش نظر رکھا اور خدا کے فہم و کرم سے مجھے اس میں امید سے زیادہ کامیابی ہوئی یعنی اس تاریخ کی جو امتداد زمانہ سے غیر معروف اور کیاب ہو گئی ہے مجھے پانچ عدد قلمی نسخے دستیاب ہوئے نسخہ جات مذکورہ بالا میں اگر کہیں اختلاف پایا گیا ہے تو تمام نسخوں کی مختلف عبارت کو فٹ نوٹ میں درج کر دیا گیا ہے اور متن میں مختلف فیہ عبارت پر حرف "ن" تحریر کیا گیا ہے دیگر کتب تاریخ کے حوالے ہی دئے گئے ہیں جن کی فہرست مستندہ ہذا کے آخر میں شامل ہے

قلمی نسخہ جات ناظرین کی آگاہی کے لیے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اون پانچوں نسخہ جات کا مجملہ ذکر کیا جا جن سے اس کتاب کی تصحیح و مقابلہ عمل میں آیا ہے۔ ان پانچوں نسخوں میں ایک نسخہ خاص بہت سبب رکھتا ہے۔ یہ کتاب جیسا کہ آگے چلکر معلوم ہوگا شہنشاہ اورنگ زیب کے سنہ جلوس میں لکھی گئی اور اس میں اس بادشاہ حجاز کی تخت نشینی اور اس کے بعد شاہ شجاع و دارا شکوہ کے تعاقب کے واقعات تک بحث کی گئی ہے مگر تعجب انگیز امر یہ ہے کہ سوائے اس نسخہ کے قریب قریب تمام قلمی نسخوں میں جو اب تک مورخین کو دستیاب ہوئے ہیں آخر میں بے سلسلہ واقعات شہنشاہ اورنگ زیب کی وفات کا ذکر دتا ہے چند سطروں میں نہایت اجمال کے ساتھ تحریر ہے۔ پروفیسر ڈوسن صاحب نے بھی تاریخ ہند مصنفہ ایلٹ صاحب جلد ہشتم صفحات ۵-۷ خلاصہ التواریخ پر بحث کرتے ہوئے اسکا ذکر کیا ہے اور انکی رائے ہے کہ یہ اندراج کسی کاتب کی طرف سے ہے جس نے شروع ہی زمانہ میں جب یہ تاریخ لکھی گئی نقل کرتے وقت اسکا اضافہ کر دیا اور بعدہ جتنی کتابیں نقل ہوئیں اون میں اسکا اعادہ ہوتا رہا۔ میرے زیر مطالعہ تین نسخوں میں بھی یہ واقعہ درج ہے جس کو میں نسخہ سلسلے ذیل میں نقل کرتا ہوں۔

”القصہ آخر الامر بتاریخ بست و ہشتم ذیقعدہ سالہ ہجری بعد انتظام مہام روز مبارک جمعہ بعدہ پاس روز حضرت پادشاہ جنت آرام گاہ در عمر نو و یک سال و مہندہ روز دو گھڑی پیمانہ عمر لبریز نمود مدت سلطنت پنجاہ سال و دو ماہ و بست ہشت روز در ملک دکن در شہر احمد نگر این معنی بوقوع آمد“

سب سے پہلے مجھے یہی نسخہ دستیاب ہوا تھا یہ خط شکستہ میں لکھا ہوا قدرے بوسیدہ مگر مکمل ہے اور رب نسخوں سے زیادہ قدیمی اور نسبتاً صحت کے ساتھ ہے۔ واقعات مذکورہ بالا کو پیش نظر رکھ کر اگر میں کہوں تو غالباً بیجا نہ ہوگا کہ اب تک اس کتاب کے حسب قدر قلمی نسخے سب سے پہلے یا دیگر مورخین کو دستیاب ہوئے ہیں اور سب سے زیادہ بہتر ہے۔ اسکا طرز تحریر یہی دلچسپی سے خالی نہیں یعنی کاتب نے ہر صفحہ کو دو برابر حصوں میں تقسیم کر کے ان ہر دو حصوں کو بیاضی صورتوں میں لکھا ہے اور صفحہ کے شروع و آخر و وسط میں دو دو سطریں معمول کے موافق کتابی طرز پر تحریر کی ہیں اس طور پر ہر صفحہ میں چھوٹی و بڑی کل سطور کی تعداد ۲۸ سے ۳۸ تک ہے تعداد اوراق ۲۱۳ تقطیع ۱۲ پر انچہ x ۸ پر انچہ شروع کے اصل دست اوراق ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کتاب میں سے تلف ہو گئے تھے مگر بعدہ کسی نے انکو نقل کر کے داخل کتاب کر دیا ہے۔ نوان ورق کتاب کے آخر میں جہاں اوچند

اوراق جنہر غیر متعلق کتاب کچھ تحریر ہے چسپان ہے۔ اس کا طے اہل ورق صرف توضیح ہو
ہیں۔ اصل کتاب کے ختم پر ذیل کی عبارت میں سنہ کتابت درج ہے۔

”بتاریخ نوزدہم ربیع الثانی ۱۰۸۵ھ معزالدین عالمگیر ثانی پادشاہ غازی مطابق سنہ یکہزار و یکصد
و ثشت و مہشت ہجری روزیک شنبہ وقت یکپاس شب گزشتہ صورت اتمام پذیرفت۔ تمت
تمام شد کار من نظام شد“

قاریا بر من مکن چندین عتاب
گر خطائے رفتہ باشد در کتاب

یہ نسخہ میری ملکیت ہے اور دہلی میں دستیاب ہوا تھا۔

(۲) نسخہ دوم خط نستعلیق میں ہے۔ یہ نہایت اچھی حالت میں ہے۔ تعداد اوراق ۵۰۵۔ تقطیع ۹ رانچہ *
۶ رانچہ اور ہر صفحہ میں ۵ اسطر ہیں۔ خانہ پر یہ عبارت درج ہے جس میں سنہ کتابت تحریر ہے۔
”هذا الكتاب خلاصه التواريخ تصنیف منشی الناشی سجان رائے بہنڈاری ساکن بٹالہ منمنصف صوبہ
پنجاب بتاریخ بست و ششم شہر شعبان المعظم روز شنبہ سنہ یکہزار و دو صد چیرے بالاجری و سنہ جلوس
یمینت مانوس شاہ اکبر ولد حضرت شاہ عالم بادشاہ غازی در عہد مہاراجہ دہراج راج راجندر سری سوامی
جگت سنگھ مہاراجہ در بدہ سوامی جیپور بروز شنبہ صورت اتمام این کتاب پذیرفت زیادہ خیر

ہر کہ خواند دعا طمع دارم

زانکہ من بسندہ گنہگارم

سمت راجہ بکرماجیت یکہزار و مہشت صد شصت و چہار

کاتب نسخہ ہذا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ہندو تھا کہ اسکو سنہ ہجری ٹھیک معلوم نہ تھا اور نہ
جلوس اکبر شاہ ثانی غالباً اس کے سہو سے لگیا ہے۔

آخری صفحہ کے نیچے کے حاشیہ پر تعداد اوراق بین عبارت درج ہے۔ ”میزان کل سے جز اوراق“

یہ نسخہ بھی میری ملکیت ہے اور لکھنؤ سے دستیاب ہوا تھا۔

(۳) نسخہ سویم میں ۲۹۵ ورق ہیں تقطیع ۸ رانچہ * ۵ رانچہ اور ہر صفحہ میں ۴ اسطر ہیں۔ خط نستعلیق ہے۔

سنہ تحریر اسکا مٹا ہوا ہے۔ خانہ پر یہ عبارت درج ہے۔

”تمت تمام کار من نظام شد کتاب خلاصہ التواريخ بتاریخ نوزدہم جمادی الاول سنہ ...
روز جمعہ بوقت دوپہر با تمام بسید“

یہ نسخہ بھی میری ہی ملکیت ہے اور انجی معظم جناب مولوی ابرار حسن صاحب کی وساطت سے مراد آباد میں دستیاب ہوا تھا۔

(۴) نسخہ چہارم خط نستعلیق میں لکھا ہوا کرم خوردہ مگر مکمل ۲۸۲ ورق ہیں تقطیع ۱۱۱۱ رانچہ ۷۷ رانچہ ۷۷ رانچہ اور ہر صفحہ میں ۲۰ سطریں۔ اس میں سنہ تحریر درج نہیں۔ خاتمہ پر یہ عبارت تحریر ہے۔
”تتمت تمام شد کتاب خلاصۃ التواریخ تصنیف منشی المناشی سجان رائے بہنداری ساکن بٹالہ کہ در علوم ہندی و فارسی و سنسکرت دستگاہ داشت“

یہ نسخہ جناب سید احسن شاہ صاحب رئیس سروہنہ ضلع میرٹھ و تحصیلدار گونڈہ کی ملکیت ہے۔ آنجناب نے براہ عنایت مقابلہ کے واسطے مرحمت فرما کر کتاب ہذا کی اشاعت میں عملی طور پر دلچسپی کا اظہار فرمایا جس کا میں تہ دل سے مشکور ہوں۔

(۵) نسخہ پنجم غیر مکمل ہے یعنی اس میں صرف شاہجہان پادشاہ کے عہد سلطنت اور اس کے مغربی تک ہے (دیکھو صفحہ ۴۹) شروع کے ہی تین صفحے کم ہیں۔ تعداد اوراق موجودہ ۳۰۸ ہے تقطیع ۱۰۱۱ رانچہ ۷۷ رانچہ ۷۷ رانچہ تعداد سطور معین نہیں یعنی شروع میں تقریباً نصف کتاب تک تو ایک صفحہ میں ۱۸ یا ۱۹ سطریں ہیں لیکن بعدہ تعداد سطور بڑھتی گئی اور آخر میں ۲۲ و ۲۵ تک پہنچ گئی ہے۔ خط شکستہ ہے یہ نسخہ سینٹ اسٹیفنس کالج دہلی کی لائبریری میں ہے اور میں صاحبان کالج مذکور بالخصوص مولانا مولوی عبدالرحمن صاحب پروفیسر عربی کی اس نوازش کا نہایت ممنون ہوں کہ اس کو مقابلہ کے واسطے عنایت فرمایا۔

مصنف کے متعلق نفس کتاب سے کچھ مستنباط نہیں ہوتا حتیٰ کہ اس کے نام کا ہی پتہ نہیں چلتا شروع میں گو کہ ایک طویل دیباچہ ہے جس میں وجہ تالیف کتاب اس کا نام و سنہ تالیف اور ایک کثیر تعداد تواریخ فارسی و سنسکرت کا ذکر ہے جسے کتاب مذکور کے لئے مواد اخذ کیا گیا ہے۔ لیکن مصنف نے اپنے متعلق صرف اس قدر اظہار پر اکتفا کیا ہے کہ جب سے اس نے ہوش سنبھالا ناظران امور مملکت و مال و صاحبان کارگاہ دولت و اقبال کی ملازمت میں رہا (ملاحظہ ہو صفحہ ۶) نسخہ جات ۱۱ و ۱۲ کے اختتام پر البتہ کتابوں نے اس کا نام منشی سجان رائے بہنداری ساکن بٹالہ تحریر کیا ہے۔ پروفیسر ڈوسن صاحب نے (تاریخ ہندوستان مصنف المیٹ صاحب جلد ہفتم صفحہ ۱) اس نام کو سجان رائے پڑھا ہے اور بٹالہ کو پٹیاں دیباچہ میں چونکہ علاوہ سنہ جلوس اور رنگ زیب و سنہ ہجری کے سنہ ہندی بھی پائے جاتے ہیں اس لئے یہ خیال ہوتا ہے کہ اس کتاب کا مصنف کوئی ہندو ہے۔ بہر حال یہ طے شدہ امر ہے کہ اس کا مصنف سجان رائے بٹالوی ہے۔ اب یہ امر تفتیش طلب

رہتا ہے کہ اوس نے اپنا نام پر وہ خفایں کیوں رکھا۔ درانحالیکہ عام رواج کے مطابق دیباچہ میں اوسکا اظہار ضروری تھا ظاہراً اسکی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ سجان رائے محض ایک معمولی اور غیر معروف شخص تھا جسکو اپنے اظہار نام سے یہ امید ہو سکتی تھی کہ اوس کی تصنیف یا تالیف کی کچھ قدر وقعت بڑھ جاتی اور نیز یہ کہ اوسکو خود اس سے حصول شہرت و عزت مد نظر نہ تھی بلکہ اوسکا مقصود محض اظہار حقیقت حال تھا جو ایک مورخ کا نصب العین ہونا چاہئے۔ ان امور کو پیش نظر رکھ کر ہم نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ اوس کے بیانات بیشتر رطب و یابس سے پاک اور اصل واقعات پر مبنی ہونگے بالخصوص پادشاہ اورنگ زیب کے زمانہ کے حالات جبکہ وہ اکثر واقعات کا خود شاہد متصور ہے۔

نفس کتاب خلاصۃ التواریخ سنہ ۱۰۹۵-۱۰۹۶ھ میں تحریر ہوئی اور مصنف نے دو سال اوس کی تالیف و ترتیب میں صرف کی۔ یہ کتاب مخصوص دہلی کی تاریخ ہے جس میں اس سلطنت کے ابتدائے قیام یعنی زمانہ جد ہشتہ سے تا وقت تحریر کتاب کل راجگان و سلاطین کا حال بالتفصیل درج ہے۔ دیگر سلطنتوں کا تذکرہ بھی اوس موقعہ پر جبکہ وہ مفتوح ہو کر سلطنت دہلی میں شامل ہوئیں بالاجمال کیا گیا ہے مصنف نے کتاب مذکور کو پاکیزہ و رنگین عبارت فارسی میں لکھا ہے اور استعارات و کنایات و اشعار بر محل و موقعہ سے اوسکو زیب و زینت دی ہے بلحاظ حالات و مطالب کتاب ہذا تین حصوں میں منقسم ہوتی ہے۔

حصہ اول۔ جغرافیہ مملکت ہند بزمانہ سلطنت شہنشاہ اورنگ زیب۔

حصہ دوم۔ حالات راجگان ہند من ابتدائے سلطنت راجہ جد ہشتہ پانڈو تا زمانہ سلطنت راجہ پرہتی راج المعروف برائے پتھورا۔

حصہ سوم۔ حالات پادشاہان اسلام از زمانہ سلطنت ناصر الدین بکتگین تا زمانہ پادشاہ اورنگ زیب۔

حصہ اول بہت زیادہ قابل قدر ہے جس میں ہندوستان کا جغرافیہ بزمانہ شہنشاہ اورنگ زیب مع اوس کی پیداوار اور حالات باشندگان کے درج ہے اور نیز منجملہ ہٹارہ صوبجات کے جنہر کہ سلطنت مغلیہ اوس زمانہ میں منقسم تھی ہر ایک صوبہ کا بیان جداگانہ شرح و بسط کے ساتھ تحریر ہے یعنی اوسکے خاص خاص شہر اور وکھپ مقامات و عمارات اور اوسکے مصنوعات اور نیز مسافات دریا کا ذکر ہو مصنف نے ابھی پر اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ ہر صوبہ کے سرکار اور محالوں کے نام مع زر مالگزاری کے تحریر میں لایا ہے گویا کہ یہ حصہ آئین اکبری کا ایک ضمیمہ ہے جس سے اوس میں جدید معلومات کا

اضافہ ہوتا ہے۔ خاص طور پر قابل ذکر پنجاب کا جغرافیہ ہے اور اس میں بھی صوبہ لاہور اور مصنف کے وطن پرگنہ بٹالہ کا جو بیشتر مصنف کی ذاتی واقفیت پر مبنی ہے۔

حصہ دوم بھی خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اس میں راجگان ہند اور بالخصوص حکمرانوں کے ناموں کے ازمنہ حکومت اور مختصر حالات سلطنت مندرج ہیں یہ غالباً فارسی کی پہلی شائع شدہ تاریخ ہے جو قدیم تاریخ ہند پر روشنی ڈالتی ہے اگرچہ اس زمانہ کے واقعات عموماً قصہ و کہانی سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔

حصہ سوم بھی دلچسپی سے خالی نہیں۔ اس میں بیشتر واقعات تو دیگر تواریخ سے جن کی فہرست مصنف نے دیباچہ میں دی ہے اخذ کیے گئے ہیں لیکن شہنشاہ اورنگ زیب اور اس کے بیانیوں کی باہم خانہ جنگی کے بسیط حالات سے معلومات میں اضافہ ہوتا ہے اور نیز مصنف کے ذاتی واقفیت کی بنا پر وہ مستند تصور ہیں۔ خلاصۃ التواریخ غالباً پہلی قدیمی تاریخ ہے جس میں پادشاہان اسلام کے حالات ایک ہندو کے قلم سے تحریر ہوئے ہیں اور جواب زیور طبع سے آراستہ ہو کر شایقین تاریخ کے سامنے پیش ہوتی ہے۔ چونکہ یہ امر میں ہے کہ یہ کتاب پادشاہ وقت کے زیر اثر تحریر نہیں ہوئی اس لئے اہل نظر کے لیے وہ بہترین ذریعہ معلومات ہوگی اور نیز اس سے یہ پتہ چلیگا کہ اب سے دو ڈھائی سو برس پہلے ایک ہندو مورخ کی پادشاہان اسلام اور خصوصاً اپنے ہم عصر پادشاہ اورنگ زیب کے متعلق کیا رائے تھی۔

[معذرت] باوی النظر میں کسی پرانی کتاب کا شائع کرنا کچھ زیادہ دشوار معلوم نہیں ہوتا مگر جن اہم کام کو کما حقہ انجام دیا ہے وہ دونوں وقتوں سے بخوبی آگاہ ہیں جو متعدد نسخوں کے حصول، شکستہ اور بدخط تحریرات کے پڑھنے، اور اغلاط کتابت کی تصحیح کرنے بالخصوص ناموں کی تحقیق و صحت میں پیش آتی ہیں۔ جبکہ پرانے زمانہ کے کاتب نقطوں اور مرکزین کی پابندی سے بری تھے۔ مختلف نسخوں کے مقابلہ کرنے میں جو محنت اور وقت درکار ہوتا ہے وہ محتاج بیان نہیں خصوصاً جبکہ اڈیٹر نے اس کام کو محض شوقیہ اور ادس وقت میں انجام دیا ہو جو اس کے فرائض منصبی ادا کرنے کے بعد داعی و جسمانی آرام و اسائیٹ کے لیے ملتا ہے۔ مجھے اس امر کا کلی احساس ہے کہ یہ کام میری تنہا محنت اور کوشش سے کسی طرح انجام نہیں پاسکتا تھا اگر میرے اعزاد و احباب جن میں کہ تاریخی مذاق خواہ طبیعت یا میری صحبت سے پیدا ہو گیا ہے میرا ہاتھ اس میں نہ بٹاتے بالخصوص جبکہ یہ کتاب پانچ مختلف قلمی نسخوں کے مقابلہ کے بعد شائع ہو رہی ہے۔ اس لیے میرا فرض ہے کہ جن اعزاد و احباب نے میری اس کام میں

اعانت فرمائی ہے اور کافر دُا فرداً اسم دار شکر یہ ادا کروں۔ میں جناب پیر و لا بیت
شاہ صاحب۔ بی۔ بی۔ اے۔ بی۔ بی۔ اسٹنٹ ماسٹر عربک ہای
اسکول دہلی۔ د مولوی اشفاق علی صاحب منشی سپرانٹنڈنٹ حلقہ شمالی کی پیش بہا اور قابل
اعانت کا شکر یہ کے ساتھ اعتراض کرتا ہوں اور نیز عزیز برادران حافظ محمد حسن بی۔ بی۔ اے
و مقبول حسن و فضل حسن و بشیر احمد کامنوں ہوں جنہوں نے مقابلہ نسخہ جات قلمی و تصحیح
پروف و ترتیب فہرست اسماء میں میری بہت زیادہ مدد کی۔ میں اپنے والد صاحب جناب قبلہ
و کعبہ مولوی شریعت اللہ صاحب و انخی معظم جناب مولوی ابراہیم صاحب
سکرٹری مہیوٹ مسلم ہائی اسکول مراد آباد کی اعانت کا بھی دل سے معترف ہوں جن کی بھرپور قابلیت
علی نے متعدد بار میری مشکل کشائی فرمائی حقیقت یہ ہے کہ خدائے برتر کو اس ناچیز سے اس کتاب
کی اشاعت کرانا ہی منظور تھا کہ یہ اسباب جمع ہو سکے ورنہ کجا میں اور کجا یہ دشوار کام۔

کتاب ہذا کی تصحیح و مقابلہ ماہ جون ۱۹۱۸ء میں شروع ہوا تھا اگرچہ کہ اس میں بہت زیادہ زمانہ
صرف نہیں ہوا اور امید کی جاتی تھی کہ سنہ مذکور کے اختتام تک وہ طبع ہو کر شائع ہو سکے گی۔ لیکن
کاپی نویسی اور بعدہ چھپنے میں جو دشواریاں لاحق ہوئیں اور نکاوہم و گمان بھی نہ تھا اور حقیقت یہ ہے کہ
مجھے بار بار اس کی تکمیل میں مایوسی کا خوف ہوا۔ انہی بے عنوانیوں کی وجہ سے مجھے دلی صدمہ و فوس
ہے کہ جس شان کے ساتھ میں اس کتاب کو پبلک کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا تھا تا کام رہا اور
علطیاں بھی جو لیتھو کے ساتھ لازم و ملزوم کا حکم رکھتی ہیں انہیں باوجودیکہ تصحیح پروف میں کوئی دقیقہ
محنت اور توجہ کا فرد گذاشت نہیں ہوا۔ اگرچہ کہ عذر گناہ بدتر از گناہ ہے تاہم مجھے امید ہے کہ ناظرین
میری مشکلات پر توجہ فرما کر سہو و خطا سے چشم پوشی کریں گے۔

ظفر حسن۔ بی۔ بی۔ اے

دہلی
۱۱ اگست ۱۹۱۸ء

ہر کتاب کو تاریخ کہ حوالہ انہما در کتاب بنوا شدہ

۱۔ اکبر نامہ مصنفہ شیخ ابوالفضل علای مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ
۱۸۸۶-۱۸۸۷ء +

۲۔ اقبال نامہ جہانگیری مصنفہ معتمد خان بخش جہانگیر بادشاہ مطبوعہ کالج
پریس کلکتہ ۱۸۶۵ء +

۳۔ آئین اکبری مصنفہ شیخ ابوالفضل علای مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی
بنگالہ ۱۸۴۲-۱۸۴۴ء +

۴۔ بادشاہ نامہ مصنفہ ملا عبد الحمید لاہوری مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی
بنگالہ ۱۸۶۴-۱۸۶۸ء +

۵۔ تاریخ پنجاب مصنفہ سید محمد لطیف مطبوعہ سنٹرل پریس کلکتہ ۱۸۹۱ء (انگریزی) +

۶۔ تاریخ فرشتہ مصنفہ ملا محمد قاسم ہندو شاہ مطبوعہ نول کشور پریس لکھنؤ ۱۹۰۵ء +

۷۔ تاریخ فیروز شاہی مصنفہ شمس سراج عقیف مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ ۱۸۶۷ء +

۸۔ تاریخ فیروز شاہی مصنفہ ضیاء الدین المعروف بضیاء برنی مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ ۱۸۶۲ء +

۹۔ تاریخ ہند مولفہ سر ایچ ایم ایلیٹ صاحب مطبوعہ ٹرنر کپنی لندن ۱۸۶۴-۱۸۶۷ء (انگریزی) +

۱۰۔ توڑک جہانگیری مطبوعہ علیگڑھ ۱۸۶۲ء +

۱۱۔ تیمور نامہ مصنفہ مولانا عبد اللہ ہاتفی رقلی +

۱۲۔ شاہ جہاں نامہ مصنفہ ملا محمد امین قزوینی رقلی +

- ۱۳۔ طبقات اکبری مصنفہ مولانا نظام الدین احمد مطبوعہ نول کشور پریس لکھنؤ ۱۸۷۵ء
- ۱۴۔ طبقات ناصری مصنفہ ابو عمر منہاج الدین عثمان مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ ۱۸۶۴ء +
- ۱۵۔ ظفر نامہ۔ مولفہ مولانا شرف الدین علی یزدی مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ ۱۸۸۷-۱۸۸۸ء +
- ۱۶۔ عالمگیر نامہ مصنفہ منتہی محمد کاظم مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ ۱۸۶۸ء +
- ۱۷۔ فتوحات فیروز شاہی مصنفہ شہنشاہ فیروز شاہ (قلمی) +
- ۱۸۔ آثار الامراء۔ مولفہ نواب صمصام الدولہ شاہ نواز خان مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ ۱۸۸۸-۱۸۹۱ء +
- ۱۹۔ آثار عالمگیری مصنفہ محمد ساقی مستعد خان مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ ۱۸۷۱ء
- ۲۰۔ مفتاح التواریخ۔ مصنفہ طاس ولیم بیل صاحب مطبوعہ نول کشور پریس کانپور ۱۸۶۷ء
- ۲۱۔ منتخب اللباب۔ مصنفہ محمد ہاشم خان المخاطب بہ خانی خان نظام الملکی مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ ۱۸۶۹-۱۸۷۲ء +
- ۲۲۔ منتخب التواریخ۔ مصنفہ عبدالقادر بن ملوک شاہ بدایونی مطبوعہ کالج پریس کلکتہ ۱۸۶۵-۱۸۶۹ء +



فہرست مضامین کتاب خلاصۃ التواریخ

صفحات

اذکار

- ۲- در بیان خاصان درگاہ ایزدی و تعریف آفرینندہ عالم -
- ۵- در بیان تالیف این نسخہ مسی بخلاصۃ التواریخ -
- ۹- در تعریف و توصیف کشور ہندوستان جنت نشان -
- ۲۲- در ویشتان ہند -
- ۲۸- صوبہ دار الخلافت شاہجہان آباد -
- ۳۹- صوبہ مستقر الخلافۃ اکبر آباد -
- ۴۱- صوبہ وسیعہ فیض الہ آباد -
- ۴۳- صوبہ ادوہ -
- ۴۵- صوبہ بہار عرف پتندہ -
- ۴۷- صوبہ عمدہ بنگالہ -
- ۴۹- صوبہ عشرت سرشت اودیسہ -
- ۵۰- صوبہ نجستہ بنیاد اورنگ آباد -
- ۵۱- صوبہ برار -
- ۵۲- صوبہ خاندیس -
- ۵۳- صوبہ مالوہ -
- ۵۴- صوبہ دارالخیر اجمیر -
- ۵۵- صوبہ دار البرکات گجرات -
- ۵۹- صوبہ تھتہ -
- ۶۱- صوبہ دارالامان ملتان -
- ۶۴- صوبہ دارالسلطنت لاہور -
- ۸۰- صوبہ دلپذیر کشمیر -
- ۸۳- صوبہ دارالملک کابل -
- ۸۹- احوال فرمانروایان ہندوستان از ابتداءے راجہ جدشستر پاندوان -
- ۱۵۱- راجہ ہر پریم کہ از ودیشی بہ پادشاہی رسید -
- ۱۵۲- راجہ دی سین کہ از بنگالہ آمدہ سریر آرای گردید -
- ۱۵۵- راجہ دیپ سنگہ کوہی -

اذکار

صفحات

۱۵۶	راجہ پرتھوی راج المشہور بہ رائے پتھورا
۱۶۰	در بیان احوال سلاطین مسلمین
۱۶۱	ناصر الدین سبکتگین
۱۶۵	سلطان محمود بن سلطان ناصر الدین سبکتگین
۱۸۴	سلطان شہاب الدین عرف معز الدین محمد
۱۸۹	سلطان آرام شاہ پسر خواندہ سلطان قطب الدین
۱۹۰	سلطان شمس الدین عرف ملک التمش
۱۹۱	سلطان رکن الدین فیروز شاہ بن سلطان شمس الدین التمش
۱۹۲	سلطان بی بی رضیہ بنت سلطان شمس الدین التمش
۱۹۳	سلطان معز الدین بہرام شاہ بن سلطان شمس الدین التمش
۱۹۴	سلطان علاء الدین مسعود شاہ
۱۹۵	سلطان ناصر الدین ولد سلطان شمس الدین
۱۹۷	سلطان غیاث الدین بلبن
۲۰۵	سلطان معز الدین کیقباد
۲۱۴	سلطان جلال الدین فیروز خلجی
۲۲۱	سلطان علاء الدین براور زادہ و داماد سلطان جلال الدین خلجی
۲۲۵	سلطان شہاب الدین بن سلطان علاء الدین
۲۳۰	سلطان قطب الدین مبارک شاہ بن سلطان علاء الدین
۲۳۴	سلطان ناصر الدین عرف خسرو خان
۲۳۵	سلطان غیاث الدین تغلق شاہ
۲۳۸	سلطان محمد شاہ تغلق عرف فخر الدین جوہا بن سلطان غیاث الدین
۲۴۵	سلطان فیروز شاہ باریک
۲۵۲	سلطان تغلق شاہ بن شاہزادہ مستحق خان بن سلطان فیروز شاہ
۲۵۲	سلطان ابوبکر بن ظفر خان بن شاہزادہ فتح خان
۲۵۳	سلطان محمد شاہ بن فیروز شاہ
۲۵۴	سلطان علاء الدین سکندر شاہ بن سلطان محمد شاہ
۲۵۵	سلطان ناصر الدین محمود شاہ بن محمد شاہ
۲۶۱	رایات عالی حضرت خضر خان
۲۶۲	سلطان مبارک شاہ بن رایات عالی خضر خان
۲۶۴	سلطان محمد شاہ بن سلطان مبارک شاہ

اذکار

صفحات

۲۶۵	سلطان عبدالدین بن سلطان محمد شاه
۲۶۶	سلطان بھلول لودھی
۲۶۳	سلطان سکندر لودھی
۲۶۶	سلطان ابراہیم لودھی
۲۶۹	ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ
۲۹۳	سلطان قطب الدین عرف رائے سنمرہ لنکاہ
۲۹۳	سلطان حسین بن سلطان قطب الدین
۲۹۴	سلطان محمود بن فیروز شاہ بن سلطان حسین
۲۹۵	سلطان حسین بن سلطان محمود
۲۹۵	میرزا شاہ حسین ارغون
۲۹۶	نصیر الدین محمد ہمایوں بادشاہ
۳۱۵	شیر شاہ سور
۳۲۴	اسلام شاہ المشہور سلیم شاہ
۳۳۰	فیروز شاہ بن اسلام شاہ
۳۳۰	سلطان محمد عادل عرف مبارز خان
۳۳۳	آمدن ہمایوں بادشاہ بتخیر ہندوستان و فتح برافغانان و حرکت نمودن باز از پنجاب
۳۳۶	ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ
۳۳۸	در بیان آمدن ہیمون بقال بقصد محاربه با خاقان زمان و دستگیر گردیدن و قتل رسیدن او
۳۴۱	در بیان فتح قلعہ مالکوت و اخراج سلطان سکندر و انقطاع سررشتہ افغانان از ملک
۳۴۲	در بیان بے اعتدالی ہائے خانخانان بیرم خان و اخراج او از مالک محرمہ
۳۴۵	در بیان تسخیر ولایت مالوہ
۳۵۰	در بیان تسخیر ولایت گھبران
۳۵۲	در بیان رسیدن زخم بحضرت بادشاہ
۳۵۲	در بیان کشتہ شدن شاہ ابوالمعالی
۳۵۳	در بیان ولایت گدہہ کہ انرا گوئند والہ گویند
۳۵۴	در بیان تعمیر قلعہ اکبر آباد
۳۵۵	در بیان قتل علی قلی خان و بہادر خان
۳۵۸	در بیان شورش میرزایان و تادیب و تخریب آہنا و تسخیر ولایت گجرات
۳۶۶	در بیان روانہ شدن خان اعظم بہ مکہ معظمہ
۳۶۸	در بیان تسخیر قلعہ چتور

صفحات

اذکار

- در بیان معاف کردن حبزیه و طریقہ صلح کل و رزیدن - - - - ۳۷۰
- در بیان انتساب حضرت خاقان زمان براجائے و رؤسائے ہندوستان - - ۳۷۳
- ولادت شاہزادہ سلطان سلیم یعنی جہانگیر بادشاہ و رفتن خاقان زمان پایادہ باجمیر باقیانی نذر - ۳۷۴
- از و واج شاہزادہ سلطان سلیم باصبیہ موتہ راجہ و ولادت سلطان خرم یعنی شاہجہان - - ۳۷۵
- در بیان سوانح بدائع کہ در زمان آنحضرت بموقع آمدہ - - - - ۳۷۷
- در بیان تسخیر ولایت پتہ و بنگالہ - - - - ۳۷۹
- در بیان بنی محمد حکیم میرزا برادر بادشاہ خاقان زمان - - - - ۳۸۶
- در بیان کشتہ شدن راجہ دانشور بمیر بل - - - - ۳۹۰
- در بیان رسیدن میرزا سلیمان والی بدخشان و حضور پرنور و تفرقہ در بدخشان - - ۳۹۲
- در بیان تسخیر ولایت و لکٹائے کشمیر جنت تاثیر - - - - ۳۹۵
- در بیان رحلت راجہ ٹوڈل دیوان اعلیٰ - - - - ۴۰۸
- ہنہفت موکب مقدس مرتبہ دوم بسیر کشمیر بے نظیر - - - - ۴۱۰
- ہنہفت موکب والا بسیر کشمیر جنت تاثیر مرتبہ سوم - - - - ۴۱۲
- در بیان مقرر گردیدن پرگنہ گجرات و امن آباد - - - - ۴۱۲
- در بیان تسخیر ولایت اودیسہ - - - - ۴۱۳
- در بیان تسخیر ولایت قندہار - - - - ۴۱۳
- در بیان تسخیر ممالک تھتہ و آمدن جانی بیگ - - - - ۴۱۴
- در بیان تسخیر ولایت بہار - - - - ۴۱۸
- در بیان تادیب زمینداران کوہستان پنجاب - - - - ۴۱۹
- در بیان جشن والا - - - - ۴۲۰
- در بیان رحلت تان سین و عرفی مشیر ازی و شیخ ابوالحسن فیض منہی - - ۴۲۱
- رسیدن برہان الملک و مرحمت شدن کمک باو بر مہم اطراف دکن - - - - ۴۲۳
- ہنہفت موکب مفت رس از لاہور بجانب دکن - - - - ۴۲۵
- در بیان تسخیر قلعہ کسیر و ولایت احمد نگر - - - - ۴۲۷
- عادل خانہ - - - - ۴۳۰
- قطب الملک حاکم ولایت گولکنہ - - - - ۴۳۱
- نظام الملک حاکم ولایت احمد نگر - - - - ۴۳۱
- در بیان کشتہ شدن شیخ ابوالفضل - - - - ۴۳۲
- در بیان بنی شاہزادہ سلیم خلف بزرگ - - - - ۴۳۶
- در بیان رحلت شاہزادہ سلطان و انیال - - - - ۴۳۸

اذکار

صفحات

۴۳۹	در بیان رحلت حضرت خاقان زمان
۴۴۱	ابو المنظر نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ
۴۴۲	در بیان بنی شاہزادہ سلطان خسرو
۴۴۵	توجہ موکب والا بسیر کامل بعضی سوانح بدائع در سنہ ۱۰۰۰
۴۴۷	بیان در آمدن نور جہان بیگم زوجہ شیر افغن خان بجرم سرا کے قذی
۴۵۰	در بیان باز آمدن خان عالم از اپچی گری ایران
۴۵۱	نہضت موکب والائی مقدس بسیر و شکار گجرات احمد آباد
۴۵۲	ولادت با سعادت سلطان محمد اورنگ زیب پسر بادشاہزادہ سلطان جہم
۴۵۳	در بیان مقرر کردن منار و چاہ و درختان در شاہراہ و عمارات جہانگیر آباد و لاہور
۴۵۴	در بیان تعریف و مذمت تنباکو و منع گشتن آن بموجب حکم والہ
۴۵۶	در بیان بعضی از سوانح بدائع
۴۵۸	رسیدن جماعت بازیگران بنگالہ بحضور مقدس و تماشای انواع حیرت افزا
۴۶۲	در بیان تسخیر قلعہ کانگرہ
۴۶۷	نہضت موکب والا بعد بسیر کانگرہ بعرصہ دلکشائے کشمیر
۴۶۹	در بیان بنی بادشاہزادہ شاہ جہان
۴۷۲	در بیان رسیدن مہابت خان و حضور اشرف اقدس مصدگستاخی گردیدن آصف خان
	قید کردن

۴۸۰	در بیان رحلت نمودن حضرت خاقان زمان (سلطان جہانگیر)
۴۸۳	ابو المنظر شہاب الدین محمد شاہ جہان بادشاہ غازی صاحبقران ثانی
۴۹۱	ابو المنظر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ
۴۹۴	در بیان جنگ خدیو آفاق بہاراجہ جسونت سنگہ و فتح و نصرت یافتن
۴۹۸	در بیان ماجرائے احوال دارا شکوہ
۵۰۰	در بیان محاربہ خدیو گہان با دارا شکوہ و لوائے فتح بر افراختن
۵۱۰	در بیان قید گردیدن بادشاہزادہ محمد مراد بخش
۵۱۱	در بیان بقیہ ماجرائے احوال دارا شکوہ
۵۱۳	در بیان ماجرائے سلیمان شکوہ خلف بزرگ دارا شکوہ

صفحات

اذکار

- در بیان جلوس حضرت خدیو جهان (اورنگ زیب) براورنگِ خلافتِ جهانبانی ۵۱۶
- در بیان نہضتِ موکبِ مقدس بدفعِ داراشکوہ بجانبِ ولایتِ پنجاب ۵۱۹
- در بیان فرارِ داراشکوہ از لاہور بجانبِ ملتان بجلتِ تمام ۵۲۱
- در بیان نہضتِ موکبِ مقدس بجانبِ ملتان بتعاقبِ داراشکوہ ۵۲۲
- در بیان معاودتِ موکبِ مقدس از ملتان بجانبِ شاہجہان آباد بدفعِ شورشی محمد شجاع ۵۲۴
- در بیان جشنِ وزنِ حضرت خدیو گہان خداوندِ جهان ۵۲۶
- در بیان ماجرائے احوالِ بادشاہِ ہزاوہ محمد شجاع و توجہِ موکبِ الابدفعِ او ۵۲۸
- در بیان شرحِ شوخیِ ہمارا جہِ حسونتِ سنگہ در جنگِ حضرت خدیو گہان ۵۳۰
- بمحمد شجاع و رایتِ فتحِ بر سرِ اُختن و فرارِ محمد شجاع از معرکہ کارزار ۵۳۰
- در بیان بقیہِ حقیقتِ تعاقبِ افواجِ قاہرہ و آمدنِ داراشکوہ از تھتہ بجانبِ گجرات ۵۳۸



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نقاش نگارخانه کاینات و مصور کارگاه ممکنات چون اقتضای ان کرد که صور پیرائے عجایب ابداع و
چهره ارادی غرایب اختراع گردد و بوحسب ارادی اربعه عناصر را با وجود تضاد فطری و تخالف طبیعی با هم
امتزاج و اختلاط داده برنگ امیزی ارادت کبریا و صنع انگیزی کلک قضا انواع نقوش غریب و
اشکال عجیبه بر مرقع تکوین نگاشت و اشباه متنوعه و تمثال مختلفه را برار رنگ کون نقش بست
یعنی بقدرت ابدای و صنعت اختراعی گوناگون خلقت و رنگارنگ آفرینش از مکامن خطاب منصف
شهود و از جالباب عدم بعرضه وجود آورده انسان را اشرف المخلوقات و اعظم الموجودات مشاهد باریع
صنایع و نظام شرایف لطایف خویش فرموده و بعنایات نمایان و لمطافات شایان باصره بینائی
شکر فکریهائے جهان و سامع شنوای نیرنگ سازیهائی جهانیان و شامه کامیسانی شمایم عطریه
و ذایقه چاشنی گیرئی لذایذ عنذیه و لامسک شناسای سرد و گرم و دانائے سخت و نرم کرامت
کرد و بکلیدی و دو دندان زبان قفل از گنجینه باطنش برکشود و شعل و انش و عقل در شبستان
ضمیرش بر افروخت تا بوسیله جمیله اینقدر تائیدات و تمجیدات بر شرایف و کوائف ان ^{نزیله}
و سایر سراپه کونییه طلاع یافته پی مطلب اصلی و مقصد حقیقی که عبارت از حقیقت و معرفت الهی
بوده باشد تواند برد و بدست یاری آن بر تبه والا و درجه اعلی انسان کامل فایز تواند شد منظم

صانع بیچون که ترا آفرید
تا بشناسائی او پی بری
باتو بگویم که چرا آفرید
گوهر مقصود بدست اوری

اما چوں نفس اماره هوا و هوس زبان کاره که بطریق تو امان همراه انسان است عنان خستیا
از دست در بر بوده و مرآت ضمیر را بزننگ غفلت و پندار اندوده و سلسله تعلقات و علایق دنیائی
بے ثبات می اندازد و از نیجهست او مجبور استعدا و بوده از شامهره مقاصد معنویه بی راه رفتن پای بند
خواب اسباب صوریه می باشد و برای گرداوری مواد دنیا و تمشیت امور دنیا و طلبات جسمانی
و مرغوبات نفسانی هزاران خیالات باطله و تمنیات لاطایله بسان امواج دریا امواج از دال برمی
انگیزد و بحصول ان کوشش شهاکے کوشش شهاکے موفوره واضطرار و مشتتاب نامحصوره بجا
آورده از وجدان در کجاء ضلالت و از فقدان در گرداب ملامت می افتد و ضمیمه ان از فرط محبت
و الفت عیال و اطفال و خویش و اقارب کنه پیچ و در پیچ هرگز دن جان مضبوط ساختن عمر
گرامیایه را که بدل ندارد و عیوض ان بدست نیاید بهمین آئین در ترمات با خرمیرساند نظم
گرنیک نظر کنیم ایدل هستیم ز اصل کار عتافل
بیفایده هر که عمر در باخت چیزی نخرید و زربینداخت

خوشا بیدار و سکر و روشن ضمیری که محکوم نفس اماره نبود و خاطر از خطرات لایبئی واپر و خسته
دنیا و اسباب ان را محض خیال و خواب و اندوزندگانی را نقش بر آب تصور نمایند و اوقات
عزیز را و طاعت ایزدی صرف نموده با نوار شمع عرفان شبستان ضمیر منور سازد و مثلثی
سعادت ز طاعت میسر شود دل از نور طاعت منور شود
ز طاعت بود روشنائی جان که روشن ز خورشید باشد جهان

در بیان خاصان درگاه ایزدی و تعریف آفریننده عالم

آفریننده موجودات و پدیدکننده مخلوقات بارادت ازلی و قدرت لم یزلی بمنطی که گوناگون عالم
و زنجار رنگ عالمیان را بعرصه هستی چهره افروز ساخته همان منظم و مهندس متنوعه و منشار مختلفه و جهانیا
بظهور آورده و بنا بر استحکام ادیان و هر دیار و هر فریق یکے از خاصان جناب صمدیت را بخلعت
بشری فلع که دایده او را افتد قدرت عطا فرموده که عارف دقایق عقول و نفوس و کاشف حقایق
معقول و محسوس بوده از احوال اجسام علوی و اجسام سفلی و اخبار ماضی و حال و استقبال
بعایان الکی داده و منظم معجزات عجیبه و کرامات غریبه گشته پرده کشائے اسرار غیب و چهره
آرای سرایه لا یریب گردیده و با بهام ربانی کتاب آسمانی بدست داشته خلایق را مادی و ادوی ایزد

پرستی و رده نمون راه خدا شناسی گشت و بکشت آہی در کتاب و کلام معجز فرجام او ہزاران مینست
و برکت بظہور پیوست کہ بعد رعتش نیز طوایف انام پیروی و متابعت از دست نداده از
کارنام نامیش و تکرار اعجاز کرامتش محض سعادت و عین عبادت میدانند از بجا است
کہ ہر فرقہ مذہب خود را اندواردات در گاہ الوہیت و ادا امر بارگاہ ربوبیت تصور نموده اند
و بہار و ربیہ دل و گلو بند برگردن جان می اندازند و دین و آئین و دیگران محض ترہات پنداشتہ
رحمت ایزدی مخصوص بچال خود منسوب می سازند و ایذا می مخالف کیش و اجر اسے آئین خویش
استر ضلالت ایزد توانا می انگارند اری این سجایای عامیان ہر گروہ است کہ پی بمطلب اصلی نہر و
نقص را عبادت می پندارند اما خاصان ہر طایفہ کہ از لعل انوار عرفان شہستان ضمیر ایشان
روشن گردیدہ و رایحہ معرفت بمشام جان شان در رسیدہ رحمت و اسعہ جهان آفرین مخصوص
بقومی تصور نہ کردہ بسان لعان ہر منیر و فیضان مطر مطیر فیض بخش جمیع طوایف تصور میکنند و
از تعصب و تعند بر کران بودہ باد دوست ہمرنگ و با دشمن بی جنگ زیست مینمایند در ان اتفاق
دارند کہ سہ گروہ ہر گروہ از تائبہات ایزدی و تہدیات صمدی خالی نیست و میدانند کہ
از تلون حکمت آہی و تنوع قدر ہتائے نامتناہی است کہ با اینہمہ ظہور و آشکارای جلبابی چند بر روی
معرفت و شناسائے خویش اقبیہ باختہ طبقات خلایق را در مناقشات مذاہب و مباحثات
مشارب انداختہ پلیت

در حیرتیم کہ دشمنی کفر و دین چراست از یک چراغ کعبہ و تجانی روشن است
الحاصل ہر یک از قافلہ سالاران ہر فرق و مشعلہ داران ہر طریق بمقتضائے روشندی و صفای
درونی با اصطلاح خویش روح سخن بقلب الفاظ در آورده بلغت دل پذیر چہرہ انس روز عالمی شدہ
اند کہ کلید بیت المقصود و عرفان و گنجینہ کثای شناخت یزدان تواند بود و پیدا است کہ بسچکس در
پیش طریق بدون تحصیل و تکمیل علم کامیاب مقصد معنوی و مطلب اصلی نگشتہ و نخواہد گشت الحق
علم است کثات اسرار کوئی و آہی مشاہد شواہد سفیدی و سیاہی پردہ کشای راز انفسی و افاتے
چہرہ ارائی رموز تعبیدی و اطلاقی ذریعہ ادراک کمالات صوریہ و معنویہ واسطہ احراز مرادات دینیہ
و دنیویہ تیغ فہم و فراست را سنگ حنان و طبع زنگ آلودہ بخردی را مصقلہ و سومان و شب و بچور باطن
بے و نشان را چراغ افروز دانش مشہستان ضمیر کور باطنان را شمع ارائے فہم بنائی و نابینایان عالم

عقلیت را سبب ظهور بینائی و امکان عرصه پیدایشی را عصای خرد بخشی و خرد انسانی مشغله ایست
منج حنات حال و مال مشغله ایست نیز روان وادی فضل و کمال مشغله ایست به مراتب اهل
حال قال رایحه ایست بمشام بواطن ارباب جمال و جلال مشغولی

تاج سر جمله هنر باست علم
علم بود گوهر و باقی سفال
تقل کشانی همه در باست علم
آن چو حقیقت و گران چون خیال
علم کثیر اند و عسرت قصیر
هر چه ضروریست بان شغل گیر
آنچه ضروریست چو حاصل کنی
بیکر عسارت گری دل کنی
بر اثبات شرف و کرامت علم مجتبی ساریج و دیلی قاطع نیست که آدمی زاد محبوس مملوره
حدوث و امکان و پابند سلسله کون و مکان را کجا مستدرت اند به پر واز حیوانی چون غایر علانی
بر افلاک رفته و قایق حقایق متوطنان عالم علوی را تواند دریافت یا نه وی فی الارض بهر مانید
بر عرصه تمام روی زمین و عسکروج جبال و قعر دریا و تحت انشری شتافته تمام احوال عالم
سفلی معلوم تواند کرد و اینهمه حقیقت جنبش و گردش آسمان و طلوع و غروب ستارگان و
سعادت و شکرست زمان و حالات جهان و جهانیان و کیفیت و کسیت دریاسک عمان بوسیله
علم دریافته بر وقایع کسب و حقایق کانی میتوان اظهار یافت و همچنان بر روی دریا خرابیدن
و بر سطح هوا پریدن و از حس نفس دل را از غم ربودن و بخلق بدن روح خود را در پیکر دیگر انتقال
نمودن و از کیمیای تبدیلی صورت پر و فتن و به کیمیا از خاکستر طلا ساختن و با فنون عالم اجنه
را به تسخیر در آوردن و از طلسمات و لهای خلایق مستحک کردن و بجاد و بر سرایر ضمایر جهانیان واقف
رویدن و معالجه امشادگان بستر بیماری را شفا بخشیدن و سایر سحر سازی و تیرنگ پردازی و باریج
برایع علوم میتوان بطهور آوردن پس پنا نچه این همه علوم مشکل و دشمنان نادر و از عدم
بنصته شهودی آمد همانا که بوسید جمیده انکسول مرتبه عرفان و درجه شناخت نیروانا
نیز قریب الوقوع است مشغولی

چو شمع از پئی علم باید گداخت
بنی آدم از علم باید کمال
که بے علم نتوان خدا را شناخت
نه از حشمت و جاه و مال و مال
بر و دامن علم گیر استوار
که علمت رساند بدار الهی

میا موزب علم گر مثل
 که بے علم بودن بود غافل
 در بیان تالیف این نسخه رسمی بحسنه التواضع

جاوہ پیمایان بادیه دور و دراز تعلقات ورہ گرایان مرحلہ نشیب فراز دنیائے بے ثبات
 آئینی مصتبر و وضعی مستمر است فتنی چند از قسم شکار و قمار و روم و کس و ادوا ضاعائے
 لاف و کذات و استتعال اصناع و احراف و امثال ان مانوس طبع و ماموت مزاج ساخته
 در زمان انقراض از مکا سب و مشاغل ضروریہ و کار و بار دنیویہ بدان اشتغال دارند و بپیش غلط
 عمر گران مایہ را کہ گذشتن ان محتاج بشواغل نیست میگذرانند بار و شندلان ہیشمار فرام
 و صاف در زمان فرخندہ فرجام کہ بہرہ از سعادت و عادت بسادت دارند این نوع مشاغل ہر
 محض تفتیح اوقات و نقاب بر چہرہ شاہ معنویات مہدا کنند و میفرمایند کہ چون ہمہ کس بہست
 آن ندارند کہ با الکلیہ از علایق دنیوی ترک توانند نمود اما اگر توفیق رفیق گردد و با وجود تعلقات
 در یاد و سب السباد بودن و در شروع ہر کار اسم آفریدہ کار بر زبان آوردن و دوست در کار و دل
 بپار و کشتن شعلی شریف تر و امری لطیف تر است و اگر چنین نہا شد باری در وقت فرصت
 از امور ضروریہ بہ تسبیح و تہلیل و یاد رب الجلیل پرداختن کار نشاءتین ساختن است ازان باز
 بطلالعہ کتب حقیقت و طریقت مشاغل و ہر مضامین ان عامل بودن کامیابی دنیا و عظمی است
 ازان پس مشائخ کتب اخلاق موجب تزکیہ نفس و تصفیہ باطن منبع حسنات حال و مال است
 پس مطالعہ کتب تواریخ و تہذیب است بزخصہ شہر و انجمن دانش را چہرہ آرا و ہنرم خرد را پر و کشا
 و امریست در جلوہ گاہ ظہور ہوش انسانی را کار پرداز و چراغ خلوت دارد و عن انداز در اظہار
 احوال با و مشائخ ماضیہ بیان حقیقت فرمان و ایان گذشتہ جام ہمیشہ است و اینہ سکنہ
 و در گذارش فنائے عالم و عالمیان و عدم بقائے جہان و جہانیان شاہدیت بدلائل واضح
 خوشاد انشوری بخت بیدار و فرخندہ منشی سعادت اطوار کہ باین شغل شگرت قیام و زبیدہ
 بدیافت باجرائے راہ پیمایان مرحلہ عدم و سرگذشت گزشتہ بگان ازین عالم عبرت پذیرفتہ
 از خواب غفلت بیدار شود و بیوفائے دنیا و ذلی بقائے مایہا تقبیل دانستہ اوقات عزیز را کہ
 معدوم البدل و مقصود البیوض است صرف امور فانی و لذات جسمانی نگرداند و باستحصال

توشه اخروی و استکمال امور معنوی که عبارت از یاد رب العباد است اشتغال ورز و بداند که
هرگاه بادشاهان عالی مقدار و جهانداران نامدار با قبایل گران و وزرای کاروان و عساکر بیکران و خزان
بے پایان بان عظمت و جلالت و شوکت و بیالت ره نور و مسلک فنا شدند و اثری ازان نامداران
بر صفحه رزگار نماند تا بسایراناس چه رسد **مثنوی**

آه ازین منزلی که در پیش است	که گذرگاه شاه مور ویش است
نه ازین دام میتوان جستن	نه ازین مرگ میتوان رستن
گر خوری همچو خضر آب حیات	تشنه لب جان دهی درین ظلمات
گر چو عیسی شوی بحسب رخ برین	عاقبت جاکنی بزیر زمین
گر چو یوسف باوج ماه روی	تا گمان سرنگون بچاه رسی
آنکه جاوید هست و بودی کی است	تا ابد واجب الوجود کی است

آز آنجا که این پیچدان از بنجست که از عنفوان ظهور صبح شعور بملازمت ناظم امور مملکت و مال
و صاحبان کارگاه دولت و اقبال پیشه خطوط نویسی که عبارت از منشیگری بوده باشد بسورده
مقتضائے این فن و قلاووظی شوق و سزاوولی ارز و اکثر نسخه تواریح بمطالعہ در آورده بهره فراوان
اند و ختہ چنانچه کتاب رزم نامه ترجمہ ہما بھارت کہ از تواریح ہند بزرگ تر و معتبر تر مشتمل بر احوال
پاندوان و کوروان و اسلاف انہاست و حسب الحکم حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ
مولانا ی عبدالقادر بدایونی و شیخ محمد سلطان قنابیری باہتمام نقیب خاں کہ سرآمد تاریح خوانان بود
از سنکرت بفارسی مترجم نموده و علای فہامی شیخ ابوالفضل خطبہ ان را بطرز مرغوب بقلم او
و ترجمہ ہر رئیس پران کہ ما جرائے احوال سری کشن و نسب و نامہ اسلاف را جہا و عاہدان ماغنیہ
از ان ظاہر است و آنرا حسب الحکم محمد اکبر بادشاہ مولانا کے تبریزی تجریدہ آورده و ترجمہ
را باین کہ متضمن بر احوال سری رام چند از کتب مشہور است و جامعہ مذکور از سنکرت
بفارسی در آورده و ترجمہ ہما گوت جوگ نشٹ کہ بسا داستان عجایب و سخنان
غرایب از حقایق و معارف در دست و بموجب امر بادشاہ زادہ دارا شکوہ آنرا شیخ احمد
و دیگر فضلا بفارسی در آورده اند و نسخہ گل نشان ترجمہ سنگاسن بتلیسی متضمن احوال راجہ
بکراجیت کہ مخترع آن برج پنڈت وزیر راجہ بھوج است و نسخہ پدمات مشتمل بر حقیقت
رای رتن سین مرزبان چتور کہ بنا بر پدمات زوجہ خود با سلطان علاؤ الدین والی دہلی محاربه نمود

و نسخہ راجا ولی کہ مصر بدیاد ہر سامی را جہا بخت ہندوی نوشتہ وان را سامہورام خلاصہ میدان گسائی مجاہد
 بعبارت مرغوبہ بفارسی در آورده و نسخہ راجہ ترنگیتی کہ پندت رکھنا تھا احوال راجہا کے والا شان و رایان و رفیع
 المکان بالتفصیل بسکرت نگاشتہ وان را مولانا می عماد الدین بفارسی ترجمہ فرمودہ و تارخ سلطانی محمود غزنوی
 کہ در مالک ہند آغاز ظہور اسلام از سلطان ناصر الدین بک بنگلین پدر بزرگوار دوست و آزا مولانا کے عنصری
 بقید کتابت در آورده و تارخ سلطانی شہاب الدین غوری کہ حکومت راجہا و رایان از ابتدا
 خلافت او از ہندوستان منقطع گشتہ و تارخ سلطانی علاء الدین خلجی کہ از سلطان ہندو شاہراست
 و تارخ فیروز شاہی تصنیف مولانا کے ضیاء الدین و تارخ آفاغٹہ محتوی براحوال سلطان بہلول
 لودی و شل او و حقیقت شیر شاہ افغان سور و اولادش کہ آن را حسین خان افغان تصنیف فرمودہ و سلسلہ
 جمیع افغانان بہ بنی اسرائیل برادران ہتر یوسف کنغانی رسائیہ و بکتاب طغر نامہ متضمن فتوحات
 حضرت صاحبقران امیر تیمور گورگان از تصانیف زبدہ فضل مولانا کے شرف الدین علی بنہ دبی و
 کتاب تیمور نامہ کہ مولانا می ہانفی برادر زادہ مولانا می عبد الرحمن جامی در سلک نظم کشیدہ و تارخ بابری
 کہ حضرت بابر بادشاہ احوال نخستہ مال خود را خود بزبان ترکی بہ تسلیم در آورده اند و میرزا خان خانان
 عبد الرحیم ان را بفارسی مترجم فرمودہ و کتاب کبیر نامہ کہ علامی فہامی شیخ ابوالفضل احوال سلسلہ
 علیہ حضرت ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر تا حضرت ادم علیہ السلام بعبارت و استعارات دل پذیر
 بقلم در آورده و تارخ اکبر شاہی تصنیف شیخ عطاءک فزونی و کبیر نامہ تصنیف شیخ ابدا
 و منشی مرثیہ خان و طبقات اکبری از تصنیفات خواجہ نظام الدین احمد اکبر شاہی کہ
 جامع بسیارے تواریخ ہندوستان است و اقبال نامہ بہمانگیری مشعر براحوال
 بادشاہان والا شان از حضرت صاحب قران تانور الدین محمد جہانگیر بادشاہ کہ مستور خان عرف
 محمد شریف بعبارت واضحہ تحریر در آورده و جہانگیر نامہ کہ جہانگیر بادشاہ احوال خود را بعبارت
 بادشاہانہ نگاشتہ اند و تارخ شاہجہان تصنیف وارث خان کہ علامی سعد الدین
 ان را باصلاح در آورده و تارخ عالم گیری کہ میر محمد کاظم منشی احوال سعادت اشتمال
 حضرت ابوالمظفر محی الدین اورنگ زیب عالم گیر بادشاہ غازی از ابتدا کے برآمدن
 از دکن بقصد جنگ دارا شکوہ و نصرت برادران و جلوس برادرنگ خلافت لغایت
 سلسلہ جلوس مقدس بعبارت دل پذیر بقلم در آورده و تارخ کشمیری متضمن احوال چاندر

سال کہ مولانا نے شاہ محمد شاہ ابادی از نعت کشمیری بغاری در آورده و تاریخ بہا در شاہی
مشتمل بر احوال سلاطین ولایت گجرات احمد آباد و ولایت سند المشہور بہ تہتہ و تاریخ سلاطین
ولایت ملتان و مالوہ و دولت آباد و دکن و جوینور و بنگالہ و ادویہ کہ دراز منہ مختلفہ ان ممالک
از تصرف اورنگ نشینان دہی برآمدہ و برہر یک ولایت حاکی جداگانہ استقلال
یافتہ بود و حقیقت ہر ولایت و ہر فرمان روا ازان تواریخ ظاہر است و دیگر
تواریخ ہند و فرس مطبوعہ این میچدان در آمدہ بخاطر ناقص رسید کہ ازان جمیع تواریخ انتخاب
نمودہ نسخہ مختصری متضمن احوال مسلمان روایان ماضیہ ہندوستان درست ساختہ ذریعہ
حصول انبساط گردانہ بنائی علی ہذا خلاصہ مضامین ہر نسخہ مشتمل بر ششم از ہجراے احوال ہر فرمان روا
را از ابتداءے راجہ بدست پانڈوان کہ در عالم گیری و رعیت پروری و خدا شناسی
و ایزد پرستی کار سانیہا بر روی کار آورده لغایت رانی پتہورا کہ خاتمہ سلطنت جماعتہ ہنوز
اوست اسمائے را بہی عالی مت رار و رایان والا انتہا بطریق اختصار و انتقال امر سلطنت
از قوی بقوی و گیرہ تخریر در آورد و اسامی سلاطین مسلمین از سلطان ناصر الدین سبکتگین کہ
با وی مراسم اسلام در بندہ بستان از دست شریع نمودہ اندک اندک از احوال ہر کدام
یعنی جلوس بر اورنگ بہا دہی و صرفت زندگانی بصفات حسنہ یا ایات ذمیمہ و حکومت
روائے بعدل و انصاف یا ظلم و استنات و سبب فرورفتن کوکب زندگیش و مہبوط
فنا و طسوع ستارہ طالع دیگرے از مشرق ارتقا لغایت محمد اورنگ زیب عالم گیر بادشاہ
بصفحہ بیان آورده و بین کتاب راہ خلاصہ المتواریخ موسوم گردانید و عبارات و استعارات
این نسخہ بدیعہ را از کتب دیگران و زدی نہ کردہ بقدر بیافقت و استعداد خویش بتطیر در آورده و
ابیات مناسب حال جنسی از سبع تا قص و اکثرے از اشعار شعراے نامدار کہ بر محل و بدیہہ بخاطر
رسیدہ بزرگداشت و این نمونہ استعارات و عبارات را دوم مرتبہ باصلاح در آورده در
دست و دو سال درست ساختہ و سنہ چہلم عالم گیری مطابق یک ہزار و یکصد و ہشتادم ہجری
و ہزار و ہفصد و پنجاہ و سنہ سنہ کرامت و ہزار و کششصد و ہزدہم سنہ سالباہن و چہار
ہزار و ہفصد و ہزود و ہشت گزشت کجاگ مرتب گردانید آدمی زادہ ہر چند دانش بندہ ہستہ
باشد بمقتضائے بشریت از سہو و خطا خالی نیست درین صورت امید از منشیان روزگار و الامثال
فرخندہ اظہار انست کہ در وقت سیر و مطالعہ این نسخہ اگر عبارتی و استعارتی

پسند طبع عالی نبفتد و یاد رسنه و احوال و فرمان روائی تفاوت ظاہر شود یا آئین سنخ و ترتیب
کتاب ناخوش آید یا فقرات نادرست و مضامین ناموزون معلوم گردد و بر بیجزدی و کم
فطرتی این احقر العباد مضاحک و استہزاف نمایند و از روسے لطف و کرم عیب پوشی کنند و
بسان بزرگان خطا پوش اصلاح فرمایند مثلثی

طمع دارم کہ گر ناگہ شکر فی
بخواند زین سلاطین نامہ حرفی
درین نامہ اگر بیند خطائی
نیار و بر سر من ما جرائی
ز روسے لطف در اصلاح کوشد
و گما اصلاح نتواند خموشد

تنظیم مملکت سخن دل پذیر و تنسیق الفاظ و معانی بے نظیر
با صایب رائے دبیر خامہ روشن ضمیر و تسطیر تعریف و توصیف

کشور ہندوستان جنت نشان

ہندوستان ملکیت وسیع و ولایتی است بس فراخ کہ ولایت دیگر بعشر عشران نرسد
با وجود وسعت و منحت ہمہ جا آباد و در ہر جانب و ہر ضلع امصار و بلاد و قصبات و قریات
و رہاطات و قلعجات مشتمل بر مساجد و معابد و خوانق و صوامع و سایر عمارات دل کشا و باغات
فرح آنسزا و شجرات دلکش و زراعات سبز و خوشش و جوہار روان و انہار جریان است
کہ در ممالک دیگر این نوع آبادی و معموری کمتر نشان مے دہند و در ممالک و مشاعر متعارفہ
بر روی ہر نہر و نالہ قطرہ استولہ و بر دریا کشتیہا طیار و مبانت ہر کرد و مینار ہائے بلند
عمارت کردہ و دیبل مسلک پس ازد و فر سنگ سراہا بعمارات متین ہائے نزول و ارامش
مسافرین و در ہر سرائے اشیائے اغذیہ و اشربہ و ادویہ و عطریہ و آلات و ادوات
مطلوبہ موجود و مہیا بتامی راہ و دروہ راستہ درختان سایہ گستر و میوہ دار و چاہا و تالاب
و آبگیر ہا و غدیر ہا لمبب از آب خوش گوار و بگرایان و زطل درختان تفرج کنان و میوہ خوران
و آب سرد و نوشان گویا بر خیابان بوستان قطع راہی کنند و سوداگران و تاجران و سایرہ نوردان

بی بیم وز دان وره زنان مال و انتقال خود از مسافت های بعیده سلامت بمنزل مقصود میرساند
 و ازین مملکت جانب شرق بنگاله و سمت جنوب دکن و طرف غرب تہتہ بدریائے شور
 اتصال دارد و بصوب شمال کوہی است کلان کہ انتہائے ان بسان دریائے عمان پیدائیت
 اگر در جمیع ممالک بہار نوروزی و ایام فروردی از لطافت و نراہت ہوا و عشرت و مسرت اہل
 بحر و اعتدال لیل و نہار و طراوت و نصارت روزگار مشہور است اما در ہندوستان ہوا
 برسات کہ آغازش از انجمام جونہ او انتہایش تا ابتداء کے میزان می شود و سراسر تمامی بہار با و
 ہوائے جان فزا است گوہر افشانی ابر عیار عرصہ زمین و سطح آسمان را فرومی نشاند و شحات
 سحاب سراسر زمین را ابروی تازہ می بخشد ہوا در روزے گوناگون بہار بر روی کار می و فلک ہر روز
 رنگارنگ کسوت برتن خویش میگذارد و آسمان بسان عروسان پردہ بر روی خودی ہند و باد
 مانند و اما مقنعہ از روی برہمی کشد ماہ وزہرہ از غرقہ چرخ رو بروی می ارد و دایہ سحاب بر چہرہ
 ان شاہد ان نقاب می بندد ابر بگردار عشاق گریہ آغاز می نماید و صاعقہ رقیب و ارباب
 بخندہ می کشاید ابر و دوستانہ خرامش سے آغاز و باد از سلسلہ بندہ در پایش می اندازد
 سرواز مستی رقص می کند چہار از طنز و ستک میزند گل از شادی بخندہ ورمی آید بلبل زبان بہر
 میکشاید باغ و راغ از نیض بخشی ہوا سر سبز گشتہ سنجہ باغ ارم میگردد و کوہ و دشت از
 لطافت وقت کسوت سبز پوشیدہ دم مسادات بگلشن جنت میزند طبیعت

بہار سبز و جہان سبز و گلستان سبز است بہر جا نگاہی تا آسمان سبز است

نراہت ہوا ہوائی فروردے را ہوا خواہ خودی سازد و لطافت باد پندار نسیم نوروزی می براندازد
 رنگینی آسمان در منظر نظار گیان رنگین تر از گلشن بہار مینماید و تازہ روی زمین در چشم تماشا بیان
 زیبا تر از گلزاری و راہد کنار جہائے دجواز سبز ہائے خود و مانند خوبان نوخط مخطط میشود
 و لب غدیر دل پذیر از نباتات نوخیز بسان جعد دل آویز از ماہر و بیان مجعد میگردد و عالم عالم
 حضرات از کتم عدم بعرصہ وجودی و راہد و جہان جہان نباتات از پردہ نیستی جلوہ می نماید و
 دلہائے افسردہ را نشاط تا فچہرہ می آسند و زود و خاطر پشمرده را انبساط بی اندازہ رو میدہد
 و میران را نشاء برنامی سرخوشش میکند و جوانان را بادہ عیش مست میسازد و اہل حرص و
 طمع کہ دایما کمر ترو دل بستہ دارند پایے در دامن قناعت کشیدہ آرامش می پذیرند و سیاحان
 گیتی نور از ترو دہا باز ماندہ بکافی آسایش می گیرند مشکوی

زمین پوشیده تشریف حیاتی هواداده با و روح نباتی
 عروسان فلک در پرده سازی عجز عالم اندر هت بازی
 ز فیض ابرگشته بوم و بر سبز زده مرغان نوای سبز و سبز
 نوای بلبل و آواز دراج شکیب عاشقان را کرده تاراج
 نوای ساز خوشش آواز بلبل فگنده شورش در لاله و گل
 گوزن و گور در هر مرعنه زاری همه شادی کنان از بهر و باری

و کثرت بارش موجب انسندنی زراعات و افزایش حاصلات و ارزانی غله و آبادانی آنکه
 است اگر چه در بعضی اقطار زراعات بر چاههای شود و در نخته اطراف اراضی سیلاب به هم هست
 اما اکثر زمین الہی کہ عبارت از بارانی بوده باشد واقع شد و ازین جهت اکثر مدار بر باران است و
 ویشتری زمین صالح و سپس ریح کہ در سالی دو مرتبه بلکه بعضی جا زیادہ بطون مزروع می شود اگر چه
 کان الناس و یا قوت و طلا و نقره و مس و سرب و آهن نیک و غیرہ درین کشور هست کہ محصول
 ان بضبطی دراید لیکن بیشتر مدار حاصلات بزراعات است و اقلام غله کہ شماره ان بقلم و
 نیاید پیدا میگردد و جمیع غلات این ملک لذیذ و خوش طعم است اما برنج سکھداس سرابہ جمیع
 اجناس است غولی و لطافت ان از حد قیاس متجاوز مرغوب ذائقہ بادشاہان و امیران
 و سایر الناس است و ملائمت و خلوت بے نظیر و بخوشبوی و خوش مزگی و پذیرد و تمندان
 بخت ورود و دستان طبیعت پرور غذای بہتر و طعمائے خوشمزه از ان نشان نے

دہند بیت

ذائقہ سنجان خلوت طلب یافتہ ز ولذت و شامہ طرب
 از نگارنگ میوباسے ربیعی و خریفی با کمال عذوبت و لطیفی اگر تفصیل بر نگار و کتابے علیہ
 باید اگر چه انگور و خورپوزہ و تربوز و انار و سیب و شفتالو و انجیر و غیر ذالک بہتر از ولایت
 می شود اما میوہ مخصوص ہندوستان کہل در لذت بے بدل و مڈہل بکلاوت ضرب الشل
 و انناس بخوش مزگی و خوشبوی و شناس و کیلہ حلوا امود شریفہ خلوت اند و دونا جیل
 عدیم المثال و کوندہ و سنگترہ در مزہلی عدیل و کنار شیوین کار است و از کنار صحرائے چہ نویسد
 کہ خود را بر ہمہ کس وقف کردہ نہالش و امان صادر و وار و میگردد و از ثمرات خویش فیض می بخشد

دیگر گوناگون میوه‌هاست که بشمار در نیاید سمیت

نوائین میوه‌ها سئ نوش پرور بلذت بریکی پر آب دیگر

وسر آمد میوه‌های این ولایت انبه است که از رنگ و ترکیب خوش و لهامی رباید و از شمامه و بخش مشام جان‌های استاید از شیرینی و غدویت مزه قند و نبات می دهد بلکه از حلاوت پهلو به آبجیات می زند زیرا که نعمت بی بدل است عزیز و بها گشته و از بسکه بر جمیع میوه‌ها سرفراز است مکان خود بلند ساخته شجر و لغز میش از بلندی سر بفلک میکشد و از فیض بخشی ظل کرامت بر سایه نشینان می گسترده و شگوفه آنرا مولا گویند و بار او را انبیا مانند مثنوی

نفرک خوش تغزن بوستان	تغزترین نعمت هندوستان
نادره صنع حق آمد پدید	نعمتی از عالم بالا رسید
پیر و جوان هر دو خریدار او	طفل بجاں عاشق دیدار او
میوه بیاض ارمنه سیرکمی ده بود	پخته شود خوردنش آنکه بود
میوه تغزک همه از آغاز تر	تا حد انجام سزاوار خور
هر شجر او بفلک بر شده	گنبد انلاک مدور شده
باغ وی آراگه دوستان	زیب ده کشور هندوستان

دیگنیشکر است سرچشمه قند و نبات و شیره ان همشیره آبجیات بشیرینی و سیرانی بر جمیع میوه‌ها سرفراز و به بلندی و گردن فرازی علم افراز گر بایش مانند گره آرزو بر دلهای مردم نشسته و از بسیاری شیرین کاری او ذایقه طالبان بشیرین گشته از سیرا بیش حدیقه خواش تشنگان سیراب و از عذ و تنش مذاق نوشین بان نوش یاب سر بلند ازین است که مولودش بر جمیع اغذیه از شیرینی سر بلندی دارد و فیض بخش ازین دوست که نتیجه اش به ولایت دو دست بطریق تحفه فیض میرساند سمیت

از مزه گرد آمده در و س نبات خام خضر بچسته چو آب حیات

اگر چه نباتات و سبزه‌ها که بزبان هند ساگ گویند آنقدر است که بشمار در نیاید اما از نعمت طعم بے بدل برگ قبول سبزه ایست سر سبز سازا نجن سبز بختان برگی است برگ بخش دلهای برگ طلبان رنگ آرائی مجلس ارباب دول نگهت پیرایه مشام اهل محفل مرغوب

طبع غنی و فقیر عزیز و اہلکے صغیر و کبیر فیض بخش طبیعت پیر و جوان گوارائے مزاج ہر تندرست
و ناتوان بدرقہ ہاضمہ طعام ازالہ علل امتام سازگار جمیع امر جہ مد و گار تمامی ادویہ سیلاب گشتہ
کہ دم مساوات باب زندگی میزند اعانت از و میخوابد سبزان ہند از و سرخ روئے حاصل نمود
خون ریزی و عاشق کشتی می نمایند مثنوی

اگرچہ ہند سیر از گلر خان است
در انجا سبزہ بالادست پاست
گلی از گلستان ہند چیدم
چنین سبزے گلو سوزی ندیدم
شدہ آئین طہ از بزم سازی
بخوبان کردہ طہرج بوسہ بازی
زبان گل چین شود از صحبت او
سخن رنگین شود از مدحت او

مثنوی

نادرہ برگی چو گل بوستان
خوب ترین نعمت ہند بوستان
طرفہ نباتے کہ چو شد در دہن
خوبی چو حیوان بدر اید ز تن
خوردن آن بوئے دہن کم کند
ستی دندان ہمہ محکم کند
سیر خورد گر سہ در دم شود
گر سہ را گر سنگی کم شود
برگ کہ باشد بد رختان فراخ
زود شود خشک چو افتد ز شاخ
برگ عجب بین کہ گستہ ز بر
در پس شش ماہ بود تازہ تر

گوناگون گلہائے بویا و رنگارنگ شقایق مطرا از گل شرخ کہ ان را گلاب گویند و یاسمین و زنگس
و سوسن و لاله و زنبق و بنفشہ و ریحان و رعنا و زیبا و نافرمان و تاج غروس و قلفہ و عباسی و خطمی
و ارغوان و صد برگ و داودی و غیر ذلک آنچه در ایران و توران و ولایت دیگر میباشند ہمہ
درین ملک است اما تفصیل گل ہا کہ مخصوص ہند وستان است از اندازہ و شرح و بیان افزون
اگرچہ سیوتی و چنیہ و موگرہ و موتیہ و رائے بیل و چیلی و کیوڑہ و مولسری و کرن پھول و کرنہ
و ہارسنگار و جوئی و نواڑی و کنور بیل و گل زعفران و آفتابی و کنول و جعفری و رتن سیج و رتن بالا
و کریل و کدہل و کنیر بودرسن و جب کووندہ و سر شفت و بہلاوہ و سرس و دوپہریا و دیگر
گوناگون گلہا ہر یک از بوئے خوش و رنگ دل کش نگہست بخش مشام و تازگی رسان منظر است
لیکن کیوڑہ و کبتلی لطافت و نزاہت دیگر دارد و یک گل مشام تمام ارباب مجلس نگہست می پذیرد

و تمام خانه بلکه حوالی آن معطری شود بوسه آن یزدوی زایل نیگردد و این گلهادر ایران توران
و اکناف آن پیدا نیابد مثلثوی

هر گل بالا که دهد بوستان	بیشتری هست بهندوستان
آن گل هندی که چمن کرد راست	نخستین بخراسان که بعالم نخواست
سیوتی خوش که کشیدش گلاب	از همه زو بو همه روی آب
موسری خورد و بزرگ از بهنر	خورد و بزرگ از بهنرش بهر دور
گشت ز سر شفت گل یزدان نژاد	گل یزدان گوشت زرد و ام داد
پنج کشته گل لعل از پله	عرق بخون تاخن شیریل
نخستین نافه و سیم حنم	چیزی از آن مشک و دگر خون تمام
عرق سپر گشت ز نیلوفر آب	بر سپر قبه سیم از حباب
کیوڑه هر برگ چو سیم سفید	عود از و سوخته در مشک بیند
ماند چو در جامه نسیم	جامه مساند که بهاند نسیم
یک گل بیلا و ده دیگر درون	گل ز گل دگل ز گل آمد برون

یے شایبه تکلف رائے بیل و چنبیلی به نگهت رسانی دماغ و فرحت بخشی مزاج مشهور است
خصوص وقتی که آن شایه آن گلشن رعنائی و دربان چمن زیبای در سلک از دواج کتخدائی
در اید و مولود مسعود بعالم وجودی در اید یعنی قلیل حسن انسانی سمن عارضان پیر و دجماں
ببرای گل چهرگان عنبرین مو ابرو سس و قدان گلزار تاب گیسو سس نسرین بدنان شیرین
گفتار شامه آن از شمایم عنبر برتر و رایحه آن از رواج مشک خوشتر شمیم بهائے در پیش
آن بوسه خجالت میکشد و عرق گل از شرم آن عرق انفعال میگردد و بیت
نیمش مغز جان را فرحت انسنا شمیمش جان انسنا و روح پیر

اگر چه در بعضی اقطار این دیار اسپ بهتر از اسپان عراقی و عربی میشود اما از جانوران
این ملک نیل از عجایب است در سیرت و صورت بے عدیل و در قد و قامت عظیم الشان
در تنومندی و بالائی کوه ساد و در قوت و توانائی بے همتا چنانچه صورت همیسان آن شکل باز
دیگر نمی ماند خرطوم بجای بینی بر رازی سه چهار در عه و گوش به پهنائی که غلظتشان باشد
و دندان بطول یک در عه در رنگ بدن سیاه چون قر است سفید که آن را عاج گویند و

و جاست ان به پهنائی تا هشت درعه و بلندى تا پنج درعه اکثر بوده به تیز روی و تند روی
از اسپ عراقى گویى برده و بدلى و دلاورى او شیرز بنجاک سپرده با این همه قوت و
قدرت موری را نیاز دارد و درستی کارهش بجا آورد بر سخن نویشى گوش پهن داشته و از
بینى خود چشم تنگ ساخته تنگ چشمى باین فراخ حوصلگى ندیده و هشیاری بدین مستى نشینده
چون نفس از خرطوم باز گذارد و گرد بادی پدید آید و چون نفس بجانب خود کشد بر زمین م خاک
افتد همواره خاک بازی کند و در سواری از ان بازاید دولت مندان بخت میار ان را زیب
صفوف و زینت پیکار میدانند و دانایان از مون کار در روزیجا یک فیل جنگی را برابر هزار
سوار جبار تصور می کنند منشوی

چوبند و خنم جنگ از خشکینی عرواز و سبک او افتد به بینی
چنان از پردلی آماده جنگ که روین تن شده از پهلوش رنگ
هشیار منشی که اگر طفل در رگزار پیش قدمش آید بحرطوم برداشته در گوشه بگذارد و اسب
نرساند بدستی که اگر چند روز بران خور دن و اشامیدن ثیاب از شورش مستی نیاراند و خود
سری نگذارد و پارسا و غمی که در شک خویش مانند حیوانات دیگر شہوت نراند حیا و رزی که در حضور
آدم با ماده فیل جامع نکند غانی ممتی که با فیل کوچک نیا و یزد و ماده را نیاز دارد و پر توانی که در ختان
عالی و عمارات قوی را بر اندازد و شجاع و دلیر که در کارزار هر چند تیر و تفنگ بر و بار و
رخ نگر و اند مبارز و دلاوری که در پیکار اسب را با سوار از زمین بردارد و بر زمین اندازد
منشوی

فیل چو خرطوم بر اسپ منگند بر کند از خاک و پنجا کشش زند
فیل بجساکے کہ بخنبد ز جا پشت هزار اسپ کند زیر پا
قیمت یک فیل هزار اسپ بیش کرد و هزار اسپ یک فیل بیش
اسب بهر خانه بود در سپاه فیل بجز شاد ندارد نگاه
فیل یک حله صفت بشکند در صف پیلان که شکست منگند

اگر چه کار ناہائے این شکوه پیکر بدین منظر زاید الوصف است اما آویزش پیلان
مست عربده جوتند خود و بچین خرطوم بحرطوم تضاد و دندان بردندان و صد مات پیشانی

برپیشانی و حملہ ہائے عنف باہم دیگر و کوشش و کشش از طرفین جدا شدن از ہم دیگر و پس رفتن و باز
دویدن و بہر سیدن گوید و کوہ باہم می آویزند و جانثاری فیلبان و جان دادن یکے و نشستن
دیگرے را فی الفور بجائے او و کشادن و بستن فیل در عین ہنگامہ آویزش و سردادن آتش بازی
و باز داشتن فیل را از جنگ و بدستی زایل گردانیدن بہ ہم کجک و فرمان پذیر کردن باشارہ انگشت پا
از بدایع تماشا است این مادہ کار بعد شصت سال جوان میشود و مانند انسان یکصد و بست
سال عمر طبعی دارد و پس از ہزردہ ماہ وضع حمل مادہ او میگردد و تولد و تناسل در صحراست در مدینہ
اصلانی شود اگر مادہ البتن از صحرا آورند و او بچہ زاید بہ الکیمین ندارد و الفصہ تعریف فیل کہ از
عجایب مخلوقات و غرایب موجودات است در حیز قلم مقطوع اللسان و امکان زبان قاصر
بیان نگذرد مثنوی

بوصف او ہم از طبع بالا معانی برسد ہم پیل بالا
بود سر حلقہ آفتاب مندان ہمہ اورا حریف آید بدندان
ز خرطوشش بحیر اینم کار است کہ ہم مار است و ہم سوراخ مار است
نہ خرطومست طومار است گویا گبی می چپد و گمیکند و
و نیز کرگدن جانور است قوی ہیکل بدیع شکل دم و چہار پا و تنہ عقب او مثل فیل و گردنش دراز
مانند گردن شتر و چشم و گوش و دہان بسان گاو و زہی نفس طرازے نقش بند نگارستان
قدرت کہ چندین صور در یک پیکر نقش بستہ عجایب است حکمت خویش منبصہ ظہور جلوہ گر گردانید
جدا و سخت تر از ردین کہ تیر و تفنگ و شمشیر و نیزہ برد کار گر نمی شود و یک شاخ بالای پیشانی
دارد کہ کار خنجر و سنان از و بظہوری آید و این جانور بدیع پیکر از مادہ و نہ بکشرت قوی و توانائی
بر جانوران صحرا غالب است توالد و تناسل ان نیز در صحرا می شود و رفتار کردنش خالی از اشکال
نیست در شکار سلاطین و خوانین خال خالی آید بیت

بہیکل چو نیش و بقوت ہزبر بہ تندی چو سیل و خاموش چہار
دیگر خاموش صحرائی کہ بہ طور ذاتی و جرات اصلی و فطری گوسے از فیل و مان برودہ و شیر زبان
را شکار خود کردہ سلاطین والا شکوہ برائے مشاہدہ تماشاے عجایب چندین از خاموش
صحرائے بر شیر میگذارند و آن تہور نشان بے مہابائی و دندیکے از انہا شیر را بر شاخ خود

برداشته بجانب دیگری اندازد و دیگران نیز بهین آئین نوبت بنوبت کارپردازی میکنند حتی که
 ان شاه حیوانات را بخاک هلاک می اندازند موجب حیرت نظارگیان می شود و این شکار خاصه
 هندوستان است و همچنین اویزه جانوران با هم دیگر از عجایب تماشا نیست خصوص اویزه
 جاموشان شهری حیرت افزای نظارگیان تماشا طلب است و از ماده جاموش که بزبان
 روزگار گامیش خوانند چه نویسد از قدومش هزاران میمنت ظاهر و رنگ سیاهش واقع
 نظر بدگرستان او سرچشمه شیر و جفراش شیر و همیشه آبجاست نیست

چو گامیش بدیدم بدل یقین کردم که آب چشمه جان درون تارکی است
 دیگر گامیش از نهایت جلدی سیاه و از بیقرار و از غایت تنگی مانند باد تیز رفتار اسپ
 عراقی که به تیز روی مشهور است بگردانی رسد و جازه گرم که بنازل نوری شهرت دارد
 چند منزل عقب اوی ماند میگویند در ولایت گجرات احمد آباد بعضی عیار پیشه بر عرابه
 گاو ان سوار شده قطار الطريق نموده مال و امتعه مردم بفارست می برند و اسپ سواران به
 انها نمی توانند رسید عرابه ایست که ان را بهیل گویند سوار می ان خاصه هندوستان است
 در گرمی و سردی و باد باران آرام بخش سواران است چهارتن بفرار غلظت سوار می شوند گویا در ثاق
 نشسته و با وجود سفر در حضر هستند و با سایش و آرامش تمام قطع مسافت بعید میکنند و
 از عرابه چهار پایه یعنی رتبه که با انواع آراستگی و پیراستگی قابل سواری ملوک است چه نویسد که
 اوصافش تخریر درنی آید. مشنوی

ساخته از حکمت کارا گمان

خانه گردیده بگرد جهان

نادره حکم خدای حکیم

خانه روان خانه بیانش مستقیم

و از مخترعات عجیب و انکش و ران این دیار گهزیال است که موازنه ساعات و دستایق
 شبان روزی از و دریافت می کنند جای به بلندی و فراخی و از ده انگشت از مس ساخته
 و در زیران سوراخی خود که میل زرین یکاشگی بدرازی پنج انگشت از ان در گذردی برارند
 و از راه ان سوراخ در و آب دراید و در یک گهری تالب جام می رسد و طاسی از آب پُر کرده
 ان جام را در ان میگذارند چون جام از آب پر شود و اندازه گهری و پاس شبان روزی می گیرند
 و از برج و دیگر فلزات ریخته طبقی نابه اساس طبر تر خورد و بزرگ سازند و ان را آویخته دارند
 و بعد گهری آوازی کنند هر یک از روز و شب را چهار بخش کرده هر کدام را پیر گویند و

در کاهش و انسزایش شب و روز پیر از نه گهڑی زیاد و دشتش گهڑی کم نبود بقول حکما سیصد و شصت دم آدم تندرست را یک گهڑی و شبانه روز مست و یک هزار و شصت صد و م باشد القصه چون گهڑی آخر شود طاس هفت جوش را از میخ کوب بصد آورند و بار دویم دو بار و همچنان چون پیر سپری شود بشماره گهڑیهای گذشته از سحر نو بنوازند و کمتر و در یک از یک تا چهار اندازه پیر و انانیند اگر پیر شست گهڑی باشد در دو پیر بیت و شش بار بنوازند و نیز دوشیش را و آن مقابل بهم بسته در یک از آن قدر یک ی اندازه اند که در یک گهڑی را یک از و برآمده در شیش دیگر دراید و شیش یک را جانب شیش خالی و از گونه می نهند و در غر اندازه گهڑی از وی گیرند.

از علوم هندی چه نگار و که تفصیل ان تجریر در نیاید از انجمله آنکه بید اسمانی کتابست گویند
که در عالم غیر از آب چیزے نبود و بقدرت بیع ایز و بدایع آفرین گل نیلوفر از آب بید پدیدار
گشت و از میان آن گل برهما که ذریعہ آفرینش اوست در پیکہ انسانی چہرہ برافروخت
و بالقائے ربانی از زبان الہام ترجمان او بید کہ وسیلہ ہدایت عالمیان تواند بود برایتا حال
کہ صد ہزاران سال منتفی شدہ در ہندوستان رواج دارد او پس نگہد پسران برہما کہ
از روشندی و صفائے درونی معانی و تفاسیر بید متضمن توصیف توحید واحد مطلق و
حقیقت و معرفت یگانہ بر حق بر نگاشتنہ این نسخہ را بظہور آوردند گھٹ شاستری
شش کتاب کہ پسران و پسرانہا کے برہما از معانی بید استنباط نمودہ حقایق و معارف
ایزد و پچون بدلائل و براہین ظاہر کردہ اند این علمی است از الہی و طبیعی و ریاضی و منطق و مناظرہ
و این ہر شش نسخہ را با یکدیگر در معنی مقدمات اتفاق و در برخی امور اختلاف واقعہ شدہ
مباحثات و مناقشات بسیار کہ ہر یک از دانشوران و الا فطرت بقدر دانائی و فہمیدگی
خویش در میان آوردہ از تفصیل ان کتابہا نوشتہ اند نخستین نیائے شاستری پد
آرندان سوای نیامک خلاصہ ان برکار ج و کارن و کرنا یعنی فعل و سبب و فاعل است
و میگویند بدون این ہر سہ امر پنج چیز موجود نمیتواند شدہ چہ فعلی را فاعل حقیقی بدون سبب
می کند و ہر چہ می خواہد میکند معبود است عبد را بخواست در اول و اوسط و آخر اختیار نیست
چنانچہ کمال آوندی را بوسیلہ گلے ساز و دروشتے کہ کرد و برائے کارے کہ ساخت
ساخت گل و آوند را مجال نیست تا گوید کہ چنین کن و چنین کن ہچنان مخلوق را از ارادہ خالق

حقیقی در خلقت خود هیچ اختیار نیست مجبور است و معذور و ویم بیشک شاستر
 سوای کناد این مهین دانش را بر روی کار آورده مدار بر وقت است یعنی زمانه را می پرستد
 و می گوید هر چه است زمانه است بے زمان چیزی بے وجود نیاید و از دلائل اوست اگر کشاورز که
 بر وقت نگارد و هر چند کوشش در کشت باریا در بهچنان نتیجه عمل بے زمان اثر نه بخشد سیوین
 سنانکه شاستر سوای کپل گذارش نموده ادحق را از باطل بقوت تیز جدای کند محسوسات را از اناتا
 و روح را از اناتا گویند هر چه از محسوسات بنظری آید فنا پذیر است و روح باقی است سنی کند که اناتا
 از اناتا بخرید پذیرد و به پرم اناتا یعنی روح الارواح پیوندد و چهار مهین پانچل شاستر این
 شگرت دانش را سوای پنجل ظاهر ساخته حبس نفس خاصه اوست و صاحب این خرد نالو
 انائی این دانش را بسبب ضبط دم نور باطن را مشاهده نمود و بر سطح هوای پر دو بر روی دریا
 می خرازد و بر خطرات ضمایر مردم واقف می شود و خبر حال و کسب تقابل انسانی و بد به پنجین پیداست
 شاستر که سوای یکس دیو پیدا آورده و نمایان این دانش و الا صاحب توحیدی باشند
 و از نیت و حدیث نیکو شناخته دوی را از پیشگاه نظر بر انداخته اند و همه گفت و گوی این
 عالم بغایت وسعت دارد و میگویند که عالم عالم ذات اوست و این کثرت بیش از و هم نیست هر چند
 عالم از و است اما همه اوست چنانچه زیور باز و کوزه با گل و موج با آب و تاب با آفتاب
 نسبت دارد و همچنان موجودات را با اولیست است ششپن میا شاستر که سوای
 همین بر روی کار آورده و مستخدم بر جمیع شاستر است و تمامی اهل تعلق بران عمل دارند و می گویند
 هر چه هست عمل است چه کشاورز تا نگار دند و دو هر کس هر چه کاشت همان برداشت یعنی
 این همه عس و بسر و نیک و بد و بهشت و دوزخ نتیجه عمل است و هر م شاستر یعنی بهشده
 سرت که ابناس و سایر برهما از بسید استخراج نموده اند شستل بر کار کرد هر روز هر چهار برن
 یعنی برهن و چپتری و پیس و سود و هر چهار اشرم یعنی برهن و چپری و پیس و سود و هر چهار
 و ستیاس و انواع ریاضات و عبادات و گوناگون صیام و نیرات و چاره گری عصیان و ذلات
 و انفصال دعاوی و مناقشات و افتام عدالت و نیکو کاری و ان را در فارسی فقه گویند
 کرم بھاگ شگرت عملی است حیرت انگیزی آدمی را و از عوارض بدنی یعنی خطا و صرع
 و جزام و برص و بواسیر و کراسیر و تب دایمی و اسهال دایمی و سنگ شانه و جراحت خوره

و درم و فلج و رعشه و سرسام و چرخس و ناسبتی و ناسبتنوائی و گنگی و لنگی و کورے
 و یک چشم و سقم اعضا و غیر ذلک رو میبد ہر شناسندگان این علم وقوع ہر یک ان را بر گذارند
 کہ از نتائج فلاں اعمال و ولادت پیشین است و چارہ گری یکیک ان از روے کتاب گونا
 گون خیرات و صیام گذارش کنند و بقدرت ایزد کار سازان چارہ اندوزی ہی رد می دہد
 ہر وہ پیران یعنی توارخ متضمن بیان حال و نفوس قدسیہ و عالم ملکوت و شرح پیدائی
 جہان و جہانیان و وقوع قیامت صغیر و کبیر و گوناگون کردار نیک و سخاوت و عدالت و ہمتانہا
 مابدان و سران رویان و الاشکوہ بیا کرن علمی است از نحو و صرف و تحقیق لغات
 و الفاظ و ترکیب حروف مرکب و مفرد اگرچہ این علم را بہ سبب ناگ کہ بقول اہل ہند تختہ
 زمین بردوش اوست و دیگر قدسی زادان نسبت میدہند اما بعضی دانش دران و الافطرن^۱
 ضوابط استوار کردہ بر زبان این فن گما را آسان کردہ اند چہند در بیان مراتب نحو و مفہومات
 الفاظ و ترکیب حروف و شالیستکی عبارات و مدارج استعارات اگرچہ این ضوابط را
 اہل عرب نیک استوار کردہ اند اما فضلاء ہند دین باب کوشش فراوان بجا آورده
 و شواہد آسان نموده اند بپیک بدیا یعنی علم حکمت و طبابت مشتمل بر احوال تمام بدن
 از موے سر تا مخ پا و دریا دشت گئی و سردی مزاج از نبض دست راست و شناخت انواع
 مرض و بیماری و دوا سازی و چارہ پردازی و درست داشتن طبیعت و افزودن قوائے بدنی
 اگرچہ بانی ان بیاس دیواست اما دانش وران دیگر از عجایب نسخ استخراج کردہ رواج
 داده اند جو تک بدیا یعنی علم نجوم متضمن دریافت صعود و نزول کوکب و خروج و دخول
 انجم و بروج و دانستن کسوف و خسوف و گردش و جنبش افلاک و سعادت و نحوست
 زمان و نیک و بد طالع انسان اگرچہ ارباب فرس این علم را بتوریت و انجیل نشان میدہند
 اما اہل ہند ظہوران از آفتاب جہاں انس و ز تصور می کنند و بقولی استخراج آن از بید
 میدانند ساند رک بدیا یعنی علم قیافہ دریافت احوال نیک و بد آدمی زاد از خطوط دست
 و سواد پیشانی و چین چین و خط و خال و دیگر اعضا و رفتار و گفتار و او صداع و اطوار ایلا و تی
 علمی است در بیان گوناگون حساب و دقائق حقایق ہند سہ ان را بیا کرن جو تک گویند۔
 شکن بدیا از گویائے مردم و آواز و بخش و طیور شکن گرفته از سوانح حال و مال اطلاع

میدهند و دانیان این دانش دین ملک فراوان سر بدیا و اندکان این علم شگرت از روانی انفاس که
هر روز از چپا و راستا سوراخ بینی زمان معین است احوال و نیک و بد سایل گذارش می نمایند
اکم بدیا در گذارش گوناگون امنون و جادو و داند و فتن منافع و انداختن زیان و فراهم آوردن اموال
و دوست نوازی و دشمن گذاری و چاره جن گزندگان و پری زدگان و غالب آمدن بر عالم اجنه
و معالجه افتام بیماری ها اندر حال کینه علمی است از انواع نیرنجات و طلسمات و تسخیر قلوب
و فریفتن مردم و اعمال سر دستی و نادره کاری و تبدیل صورت یعنی سیما و تخیل روح و پیکر
دیگر یعنی خلع و دیگر عجایب و غرایب رس بدیا یعنی کشتن سیاه و زرد و سیم و مس و مانند
ان و ساختن از خاک ستر طلا و نقره کیمیا و اکسیر عبارت از آنست که امر و بدیا و دانشی است
از امنون مار و کژدم و دیگر گزندگان و ربائی دادن از گزندان و حاضر ساختن آنها را با امنون و
گذارش نسبت مارها و ستایش آنها شتر بدیا و دانائے انواع تیر انداختن و تیر اندازی که از بیم
دویم استنباط کرده اند طرفه ترا که کلمان این فن از یک تیر بقوت علم چندین تیر استخراج کرده
دشمن گذاری کنند رتن بر چهار شناخت لعل و مروارید و زمره و دیگر جواهر زواهر
و گوناگون سنگ نرزه و پیدایش و خاصیت و ارج هر یک مایک بدیا ساختن خانه ها و انواع
عمارات و هر گونه را خاصیت و بر آوردن نهرا و غیر ذلک - گنج شناس شتر دانستن نیل
و دریافت عمر طبعی و بیماری و نگاهداشتن تندرست و اتمام خاصیت شمال هو تر شناخت
اسپ و عیوب و بیماریها و گوناگون معالجات گاند و هر پ بدیا که از بیم سویم بعرصه
ظهور آمده یعنی موسیقی از گفتن و نواختن و اصول و فروع ان گوناگون نغمه و ساز و روش
رقص که ان شکیست گویند نرط بدیا یعنی بازی گری که به تیز دستی شگفت کارها و از رسن
بازی غرایب نمودار بکند و شگرت معلق باز نند خاصه زنان ایشان و به نیروی امنون
نظر بند کنند و آدم را بند بند جدا ساخته بهمان زمان باز درست سازند شگرتی این داستان
تجربه راست نیاید و مشک بدیا علمی است بس شگرت در دانستن احوال مردان شناخت
گوناگون زنان و هنگامه عشق و محبت آنان کام شناس شتر که ان را کوک شاستر نیز گویند و طرز
پیوستن مرد و زن هشتاد و چهار گونه و سود و زیان هر کدام و مغایب ساختن زنان در جماعت

در ویشان ہند

نحستین صنف سناسیان صاحبان معارف و حقایق و پیوند گسلان سلسلہ علایق ثرولید
 مویان ریاضت کیش و خاک آلودگان افاغست اندیش از مستلذات جسمانی و خطات نفسانی
 واپر داختر سراپا برہنہ بریاضات شاقہ و مجاہدات سخت قیام سے درزند اگرچہ تن ظاہر خاکستر
 آلود دارند امامرات باطن از تجلیات انوار الہی نور پذیر می سازند و ہر چند کاخ استخوانی را بنیت
 نمی دہند لیکن عمارات معنوی استواری کنند از ان خاک نشینان جمعی ہر خموشی برب
 ہنودہ از مجاہدہ نفس فرصت حرف زدن ندارند و فریقی ہر دو دست را کہ پیشکاران بدن عصری
 از امور بدنی واپر داختر و مابل با سمان گذارشتہ دامن مقصود اصلی بچنگ می آرند و بعضی
 خود را معکوس بد رخت اوینختہ نفس امارہ زبان کارہ را در آتش ریاضت می سوزند چندی رو
 بہ سوئے آسمان داشتہ نظر بر آفتاب دوختہ دارند اگرچہ دیدہ ظاہر بین از دید جہانیان
 و کشیدہ اند اما بدیدہ باطن تماشا کے باطن نمی بینند و برخی بپا ایستادہ شب دروزد
 مقام عبادت بسان کوہ ثابت قدم و راسخ دم می باسند درین صنف مردان طریق خدا
 جو کے انواع طریقہ ایقہ دارند و اتمام تام اقوام ہستند و آسپنان ریاضت شاق
 و عبادات مالا یطاق میکشند کہ از طاقت بشری و قدرت انسانی زیادہ باسند اگر تفصیل
 طاعات و شرح اقوام بکار و داستان دراز میشود و ویکمین صنف جوگیان صاحب حال
 و قال بیا و رب العباد استتعال دارند و اکثر ازین طایفہ بقوت ریاضت و زور بازوی عبادت
 و ہوامی پرند و بر سطح دریامی خرامند و از حبس نفس دراز عمری شوند و از عالم خلق بدن روح خود
 را در پیکر غیر می اندازند و از علم سیمیا تبدیل صورت می کنند و از دانستن کیمیا بجا کتر
 خلای سازند و بتجیر دہائے خلایق استعمال دارند عالم اجنہ را بفرمان پذیر می خویش می آرند
 و بمقتضائے صفای باطن بسرایر ضمایر عالمیان و احوال جہانیان واقف می شوند و فتادگان
 بستر بیماری را صحت و شفا سے بخشند و انواع سحر سازی و جادو پردازی بروئے کاری آرند
 اگرچہ از طایفہ سناسیان نیز بعضی بر چنین علوم قادر ہستند اما قوم جوگیان بیشتر درین علم
 مشہور اند و سومیمین صنف بیریگیان متراضان زندہ دل و طاعت و رزان علاقہ گسل د

آزادگی در بروکلاه و ارادتگی بر سرگذاشته بجاوه عبادت گسترده دارند درین صنف نیز
اقسام اقوام هستند و بنام هر مقتدی قومی ملحقه است اکثری ازین سالکان مسالک حقیقت
ورده روان راه طریقت سرود و نغمه بزبان هند عبارات و استعارات بدیهه مضامین
و معانی غریبه در مدح و ستایش آفریدگار از عبادات عظمی می شمرد و بعضی از چاشنی ذوق
و جدان عرفان ایزد متان در رقص و چرخ آمده عارج معارج حقایق می شوند و چندی
بشیخ و تهلیل قصد داشته زبان حال و قال را در ذکر حضرت جل شاناه و سلطانیه کشاید
و شطری بطریقه جلیه قعود و زبیده در مراقبه مصور خاص چشم حق بین دوخته می دارند و
برخی بمطالعه کتب حقیقت الحقایق که عبارت از بیدانت شامشستر و غیر ذلک بوده باشد
مشغول گشته بدریافت اسرار وحدت و احد حقیقی مرات ضمیر حقایق دان را در دشمن تراز
خورشیدی سازند **چهارمین صنف** اودانی از معتقدان بابائانک بطریق و امین مقتدی
خویش به نیایش و ستایش آفریدگار می پردازند خلاصه عبادت این گروه مطالعه اشعار مرشد
خویش است که بسرود و نغمه میگویند و زمزمه و لغزیه می برآیند و خود را مستمعان را بهره و
نصیبه برمی سازند **پنجمین صنف** جتی سرپوره یا سنجت می کنند حتی که تا چهل روز صیام
بوده از اکل و شرب ضروری که قوام بدن و ثبات نفس بدو است احتراز دارند و چهار ماه بر شا
یکجا مقام کرده حرکت نمی کنند که مبادا در رفتار باعث ازاحشرات گردد و خلاصه عبادات آنها
نگاهبانی جانداران است پائسته از از نجاست نمی پوشند که بجان زاری ازاری نرسد احداث
چاه و باغ مذموم می دانند که بوسیله آن بجان دار زیزه ازار میرسد شبانگاه چراغ روشن
نمی سازند و آتش نمی افروزند و طعام برائے خود نمی پزند و آب از چاه نمی برارند و آب و طعام
از خانه مریدان بدریوزه آورده نمی خورند شبانگاه اصلا چیزی نمی خورند و از خوردن میوه
و ترکاری مثل بادانجان و توری و چنار و سبزیها احتراز دارند چه اعتقاد انجاعت است
که این چیز با حکم جان دارد و غیر از پارچه لایب چیزے با خود ندارند و آفریننده مخلوقات را
قبول نکند و قول مجتهدان این بدگیش است که چنانچه گیاه خود بخودی روید و کارنده آن هیچکس
نیست همچنان توالد و تناسل انسان و حیوان دیگر جانداران خود بخود از قدیم است و نیز عقوبت
عاقبت را منظور ندارند و می گویند که انسان مجموعه چهار عنصر است بعدگشته شدن پیوند عنصری

هر يك عنصر بذات خویش وصل میشود پس عقوبت بکدام کسی میشود بدین سبب آب و
 آتش مردگان بعنوانی که در مذہب دیگر منظور است درست نمی دانند و میگویند که اگر در چراغ
 مرده روغن اندازند هیچ فایده مترتب نمیشود مگر سروریش ستردن و مقراض کردن گناه
 و بدست خود کردن عبادت می دانند و عمده ریاضت ایشان بے غسل و بے مسواک
 و نامشسته رو و ناپاک بودن است اگر دست بپول و بر از الاید ناپاک نمی دانند درین صورت
 اہل کیش براہمہ کہ قابل برافریدگار و ثواب و عقاب عاقبت و ترویج ارجح مردگان ہستند
 این فرقہ را قبول نمی دارند و با اہل این آئین صحبت داشتند و سخن کردن مذموم می دانند و
 میگویند کہ اگر طرنی فیل مست آدم کش زنجیر گسی می آمد ہشد و از طرف دیگر سروریدہ بیاید بر روی
 ان فیل مست باید رفت و بطرف سروریدہ قصد نشاید کرد و نیز براہمہ فریق دیگر را کہ از خود
 مذہب اختراع کردہ قبول نمی کنند برہمان کیش متدیم کہ موافق بیداز آغاز آفرینش
 رواج یافتہ معتقد ہستند اگر شخصی از مخالفت کیش در براہمہ بیاید ان را در مشرب خود نمی آرند
 اگر شخصی از مشرب ایشان برگشتہ مذہب دیگر بگیرد و خواہد کہ از دوازگردد ان را نیز قبول
 نمی کنند و درین کیش چہار آشرم است یعنی چہار آئین اول برہمچرج یعنی کہ خدا نشود و
 تحصیل و تکمیل علوم صوری و معنوی پردازد و دویم گرہست یعنی کہ خدا شدہ با موجودات
 اشتغال ورزد سویم بان پرست یعنی چون حالت کہولت رسد و یا پسر را فرزندی تولد
 شود ترک تعلقات نمودہ معہ زوجہ در صحرا رفتہ بعبادت معبود حقیقی مقید گردد و غیر از مبیوہ
 صحرائی غذا نگیرد چہارم سنیا س یعنی از ہمہ دست باز کشیدہ بعبادات شاقہ پردازد
 و چہار برن است یعنی چہار فرقہ اول برہمن آئین او بید خواندن و علوم حقیقی آموختن
 و دویم چتری بفرمان روائی عدالت بادشاہانہ و سپاہانہ بسر بردن سویم بیش مہو
 و سود و دیگر کسب پرداختن چہارم شود در خدمت ہر سہ فرقہ مذکور نمودن القصص اہل
 ہندوستان ہمہ صاحب عقل و دانش و خوش پوش و خوش خورش فرخندہ خوشگفتہ و
 مستودہ اخلاق منظر اشفاق سخاوت و زحمیدہ طرز انصاف گزین نیکو آئین و فادار
 جیا اطوار از بدی بد کرداری برکنار از کجروی دج منشی پرہیزگار بر استی و درستی
 سازگار **منظم**

مردم او جملہ فرشتہ سرشت خوش دل و خوش خوی چو اہل بہشت

ہر ہمہ نزدیک دل و گرم خون رفتہ چو جان در تن مردم در دن
 ہر سر مو بر تن ایشان ہنر آمدہ در موئے شگافی بسر
 ہر چہ ز صنعت ہمہ عالم است ہست در ایشان زیادت ہم است
 در داد و ستد راستکاری اہل این دیار بمشابہ البیت کہ ہر چند بیگانہ و نا آشنا صد ہزاران
 نقود را بے حضور این وان و بدون شہادت فلان و بہان بطریق امانت بصرافان سپارد
 ان راستی نشان عند الطلب بلا تعلل و توقف و اصل میسازند و طرفہ ترانکہ بنا بر خوف
 سالک ہمالک شخصی مبلغہائے نقد مسافت دور و نزدیک نتواند برو صرافان راستکار
 از وزر تجویل خود گرفتہ پارہ کا عند بخط ہندی بدون مہر و عاقبہ بنام گماشتہ ہائے خویش
 کہ در اطراف مالک بامصار و بلاد و دکان راستی اداستہ دارند و شستہ می دہند و ان را
 بزبان این دیار ہندی گویند و گماشتہ ہائے این نیاس معاملگان ہر چند مسافت و و صد
 فرسنگ در میان باشد۔ بموجب ان خط بلا حجت و اگر اٹھ را و ساختہ معاملہ داد و ستد راست
 می سازند و غریب ترانکہ اگر ان خط کہ از پارہ کا عند بر پیش نیست سوائے مکان معہورہ
 نخواہند کہ بفروشدند بہان قدر نقود بفروخت میرود و شستہ می ان خط اندکی تمتع از بائع
 یافتہ بر طبق ان زر از مکان معہودی گیر و عجب ترانکہ اگر تاجران بسبب طرق ہایلہ اقمشد امتد
 و دیگر اموال و ائصال حوالہ ان مردم کنند ان نیک اندیشان وجہ اجرت گرفتہ اموال
 انہا بجنس دستہ ارگاہ سلامت رسانیدہ ببالکان عایدے نمایند و ان را بزبان این
 مردم ہیا گویند مثنوی

بہ از راستی در جہاں کافیت کہ در گلبن راستی خار نیست
 تو در کار خود راستی بر نگار کہ ہم رستہ گردی و ہم رستگار
 پچنین سپاہ این دیار جانفشان و جانستان تہور اندیش جلاوت بحیش ملک شناس
 حق اساس است در عرصہ کارزار گوہر شجاعت را وفائے انہا فروغ دیگر و بد و روز سختی
 جو ہر وفاداری ایشان جلسائے دیگر ظہور کند چون کار دشوار پیش آید ان را اسان طور فرد
 اوردہ انجم دہند و روز ہیا اگر غنیم غالب آید دل نہاد جانفشانی گشتہ مار گر نختن سخت
 تراز مردن دانند مثنوی
 سپاہ قوی تر ز فولاد ہند بہ بے باکی آمادہ چون صبح رند

همه خانه زاد کمان چون خدنگ چو شمشیر جوهر نما روز جنگ
نه از مرگ شان پاک از تیغ تیز نه از آب بیم و نه ز آتش گریز
بر دی یگانه بکوشش گروه بر زخم سندان بر حمله کوه

اکثر از کوهستانی که از جاده اطاعت حکام انحراف می ورزند هنگام محاربه چندی از معتبران را بر زنان خود مانی گذارند اگر حکام غالب می آیند و این مردم را امید زندگی منقطع میشود ان معتبران سنگین دل عورات را بشمشیر حمیت میگذرانند یا در آتش غیرت خاکستری سازند و ان پرده گیان ناموس دوست در غایت ثبات و قرار بلا اکراه و کشاده پشیمانی نقد جان نثار کنند و این امر را جوهر گویند و بعضی زنان مردانه کیش و فاندیش بعد فروشدن شوهر هست و الا به پاس ناموس و حفظ محبت برگاشته به بهم مراسم مهر و وفا تهیه اسباب سمنوی و تربیت سواد و مهربی پرداخته دخت عروسی بر خود دار بسته و جامه و تن بنالیه اغششته پر دانه وار و مردانه کردار با پیکر بیجان شوی فرخنده عاقبت یا بیکی از پاره چائے پوشش او خود را در آتش محبت خاکستر ساخته ر قم سعادت دوام بنام خود در دفتر روزگار ثبت میکند و خط عشق و محبت ابدی خویش بر صفحه ادوار میگذرانند پسیت
سوز ندیم ز عشق سیراب همچون دو فتیله خورده یکتاب

و زنان که پس از شوهر خود زنده میمانند بمقتضائے وفاداری و حیا دوستی از لذات خوردن و آشامیدن و تنوعات لباس خوش و زیور پوشیدن خود را باز نه دارند و بسان درویشان ریاضت کیش بجایده نفس پر داخته دریایی و ایام بطاعات صیام و عبادات آفریننده طوابع نام بایا و خیال شوهر فرخنده فرجام زندگی با تمام می رسانند و هر چند فوجان باشد و در مهبان شب عروسی بیوه شود شوهر دیگر گرفت و مره دیگر بر و ساده عروسی نشستن در دین داین خود جایز نمیدانند و از تکاب ان را گناه کبری و رسوائی و بیاد عقوبت عقبی میخوانند قطعه

نخشی عصمت ز تان شرفیست تا که م اند اندرین فست
نیست اندر زنان صاحب حسن هیچ پیرایه به از عصمت

از حسن دل آویز و جمال فتنه انگیز این دیار چه نویسد که قلم در تحریر مدارج ان دیوانه وار بر عرصه کاغذی غلط و الفاظ و معانی بتقریر معارج آن پروانه وار در حوالی شمع میرفتد با بکله دیر ان هند هر یک در حسن و خوبی طاق و بد ببری و محبوبی شهره آفاق هر یک

ماهر و مشکین موحور وضع پری غمهریک غزال مرغزار طنازی و تدر و کوهسار فتنه سازی هر یک
طاؤس جلوه کبک رفتار سرو قامت گل رخسار هر یک عشوه سنج کرشمه ساز دلفریب لعل نواز
هر یک زهره طلعت ماه جبین زیبا صورت نازنین هر یک در جلوه گاه ظهور هوش ربائی
را آماده و دلفریبی را چالاک هر یک بمنبه شهود عاشق کشتی را مستعد و خونریزی را بی باک

مثنوی

خونی نگهان کرشمه کوشان هم خنجر دهم نلک فروشان
مهرش صنمان زتاب رخسار مهتاب نموده در شب تار
نازک بدنان چنانکه دانی در کرده بگوشش شان گرانی
رعنا قدش بجا مه زیبی گل دسته بست دلفریبی
از عشوه برفتند خانما نها و از خنده شکافت کرده جانها
شاهنشده حسن فوج در فوج طوفان کرشمه موج در موج
انقصه صفات حمیده ساکنان هندوستان و لطافت و ناز است این ملک بهشت نشانی
مستغنی از بیان است خامه مدعا نگار تجریران بکوتاهی خود گواهی داده و زبان سخن گذار تقریر
ان بتقصیر خویش نفیر میزند جایکه ارسطو و دانشان پیشین و افلاطون و منشان سابق اندکی
از بسیار و یکی از هزار و صفت ان را نتوانستند نوشت من بچندان را چه لیاقت و کدام طبقت
که بنگارش خصوصیات و گذارش حالات ان تواند پرداخت و مصداق اوصاف الهائی
این ملک آنست که ساکنان ممالک دور دست از اصغائے خوبهائے ان ترک اوطان
مالوند نموده درین ملک رسیده توطن اختیار میکنند و روی و رنگی و فرنگی و عربستانی و ایرانی
نژادانی همه هندوستانی میشوند و مغلان بتونگری و ملی نوریان بدولت می رسند.

مثنوی

پیرایه در و جوان گردد دست فاقه گهرشان گردد
آنچنان خورمی در و ارزا که بدایخ خویش گردد گران
تمام هندوستان معصوبه بنگاله و کهن و قندهار که تفصیل ان درین نسخه اندراج نیافته
مشتمل برست صوبه و یکصد و نود و دو سرکار و چهار هزار و یکصد و پنجاه و دو محال و هشت

ارب و شخصت و ہشت کرد و بست و شش لک و ہشتاد ہزار پانصد و ہفتاد و سہ دام
چون اندکے از احوال ہندوستان تحریر درآمد شہ از ہر صوبہ نیز برای سیرابی سخن بقلم
در آوردن ضرور است *

صوبہ اراکھلافت شاہجہان آباد

از اکثر تواریخ ہندی و فارسی چنان بمطالعہ درآمدہ کہ در زمان بانی تختگاہ فرمانروایان ہندوستان ہستناپور
بر کنار دریا کے گنگ بود و وسعت و منحت ان شہر کہ در ان زمان داشت بسیار از
بیاری نویسنده اگر چہ تا حال آباد است اما آنقدر آبادی ندارد و در ایام فرمانروائے
پاندوان و کوردان چون در میان فریقین مخالف و تنازع روداد پاندوان از ہستناپور
در شہر اندر پیت بر کنار دریا کے جننا انتقال کردہ دار السلطنت خود مقرر کرد و بعد امتداد
ایام در سنہ چہار صد و چہل بکرماجیت راجہ انگپال تو نور نزدیک اندر پیت شہر دہلی
آباد کرد پس از ان راسے پتھور در سنہ یک ہزار و د صد و کسرے بکرماجیت قلعہ و شہری
بنام خود ساخت سلطان قطب الدین ایبک و سلطان شمس الدین التمش در قلعہ کے پتھور
ی بودند و سلطان غیاث الدین بلبن قلعہ دیگر اساس بنا وہ در سنہ ہجری ہر معین موسوم
گردانید و سلطان معز الدین کیتباد در سنہ ہجری بر ساحل دریا کے جننا شہری دیگر مشتمل
بر عمارات دل کشا آباد کردہ کیلو کھڑی نام بنا وہ چنانچہ امیر خسرو در کتاب قران السعیدین
می ستاید و سلطان جلال الدین خلجی شہر کوشک محل و سلطان علاؤ الدین کوشک سیری
آباد کردہ تختگاہ نمود و سلطان غیاث الدین تغلق شاہ در سنہ ہجری تغلق آباد شہرے
طرح انداخت و سلطان محمد فخر الدین جو نا پسرش مصری دیگر اساس نمودہ بلند ایوان
متضمن ہزار ستون برافراخت و دیگر منازل دل کشا از سنگ رخام بکار رفت و سلطان
فیروز شاہ در سنہ ہجری فیروز آباد شہری بزرگ طرح انداختہ دریا کے جننا بریدہ نزدیک
ردان گردانید و سہ کردی فیروز آباد کوشکی دیگر مشتمل بر مندرہ جہاں منابر افراخت و تملکا
بر کو بیچہ قائم است و عوام الناس ان الاتہ فیروز شاہ گویند و سلطان مبارک شاہ
مبارک آباد بنا ہادہ و حضرت نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ در سنہ ہجری قلعہ اندر پتھ

تعمیر و ترمیم نموده دین پناہ نام نہادہ تختگاہ مقرر فرمودند و شیرشاہ افغان شہر علای را کہ
کوشک لیسری مشہور بود ویران کردہ مصری دیگر طرح انداخت و سلیم شاہ پسرش در
سنہ ۹۵۳ ہجری قمری سلیم گڑہ تعمیر کردہ کہ تا حال در میان دریائے جمنا محاذی ایک شاہجہاں آباد
قائم است اگرچہ این فرمان دہان ہر کد ام شہری احداث کردہ دارالسلطنت قرار دادند
اما در اطراف مالک تختگاہ فرماں ردایان ہندوستان دہلی مشہور بود در سنہ ۱۰۵۳ ہجری مطابق
سنہ ۱۶۴۲ و از وہم جلوس والا حضرت شہاب الدین محمد شاہ جہان بادشاہ غازی صاحب قرآن
ثانی نزدیک دہلی شہرے آباد کردہ شاہجہاں آباد موسوم گردایند و از آباد گردیدن این مصر
جامع جمیع شہرہای سلاطین پیشین کہ بقلم درآمدہ از بام افتادہ بشہر شاہجہاں آباد موسوم و مشہور
گردید ہمطی کہ دریائے دیگر از دخول در گنگ گنگ نامی یا بد قلعہ ایک ان ایسنگ شرح بہ
استحکام تمام اتمام یافتہ مثل بر عمارات نہت ایات و انواع مقصور فرحت گنج و قسام
اماکن طراوت مکانیں و گوناگون نشین راحت کمین و چندین ایوان فیض نشان و نہرہائے
جریان و تالابہائے کلاں و حوضہائے وسیع و فوارہائے رفیع و گلشن ہائے ہمیشہ بہار
و اشجار پر آثار کہ ہر مکان یاد از بہشت میدہد و ہر قطعہ ان پہلو بفر دوس می نہد کہ ہر قصرش
زیبا تر از قصر فیصرے نماید و ہر ایوانش مانند ایوان کسرے دہائی را باید منتہوی

چو جنت بر زمینش ہر مکانے بود در ہر مکانی بوستانے

خیابانش چنان عشرت سرشت است کہ گویا کو چہارہ بہشت است

ہوایش دل کشا و دل نشین است طراوت خانہ زاد این زمین است

و سپہا من ان خندق عریض مالا مال از آب ترلال بجدی صاف کہ دانہ ریک ان در شب
نار نمودار و انقدر شرف کہ ماہیانیش باہی زمین پہلو نشین منتہوی

در تہ ایش ز صفاریگ خود کور تواند بدل شب شمر د

عمق دروکار بجائے رسید کز تہ ان گشت زمین نا پدید

دریائے جمہ شرق رو بہ پناہ بوس ان قلعہ شرف و افتخار یافتہ بہزاران آب و تاب میرود
و نہر کہ ازین دریا از کوہ سر مور بریدہ اوردہ اند کو چہا و بازار رونق افزای شہر و فیض بخش شہر نہت
و درون دولت خانہ والا رسیدہ تالابہا و حوضہا را لمبب و گلشنہا و باغہا را مطرب و میدارد

و از فوارها برآمده نماشائے عجیب بر روی آورد

هر سو نهری در آن گلستان خیزان آفتاب چو خیل ستان

حصار شهر پناه از سنگ و صابوچ اساس یافته دوران از دایره قیاس افزون و اندازه
 ابادانی درون و بیرون آن از احاطه بیان بیرون مردم از روم و زنگ و شام و انگیز
 و ولندیز و چین و عربستان و عراق و خراسان و خوارزم و ترکستان و کابل و زابلستان و خطا
 و ختن و چین و چین و کاشغر و قلمستان و تبت و کشمیر و سایر ولایات هند و مستان
 و آن مصر جامع توطن گزیده و این گفتار که اصل زبان هند و مستان از همین جا است
 و موخته بکار و پیشه خود و اشتغال دارند و ترتیب معموریش پس از فقر است و نشر با هم موافق
 و این ابادانیش مانند اشعار نظم با یکدیگر مطابق عبارات دل کشایش در حال خوبی و
 زیبائی منازل جانفرازش در غایت فرح بخشی و مسرت رای کوچهایش چون خیابان گلشن
 باز نیست و زیب صحن هر محله مثال صحن بستان زیبا و دل فریب در هر خانه و منزل
 حدائق همیشه بهار در هر کوچه و بر زن و انهار ملبس از آب خوشگوار راسته بازارش
 چون راسته جواهر خشان و دلاویز زیب و دکانش مانند بیت ابرو و دلهران
 بهجت انگیز و در آن بازار که جامع نقایس و نوادر هر دیار و اسباب غریبه بنا و مصالح
 و اشیائے عجایب روزگار است طرفی لعل بدخشان لالی و یو اقیق درخشان در غر
 عمان و لولور لالا و مرجا و دیگر جواهر و اهر بجر و کان و بیع و شرا می در اید و طرفی انواع
 اقمشه و امتعه و اسلحه و اشیائے اغذیه و اشربه و اجناس ادویه گوناگون و عطریات
 و آلات مطلوبه بجزید و فروخت میرود و طرفی رنگارنگ میوه خشک و تر هر دیار
 مذاق ذایقه سنجان غذا و دست را شیرین و حلالت آگیز می سازد و طرفی فیلان
 تمار و اسپان باد و خنجر و شتران تیز و بار بردار و دیگر دواب هزار در هزار بایع و
 مشتری را تمتع میدهند و هر روز هنگامه خرید و فروخت هر چیز گرم می شود و اندک حسام
 فروشندگان و خریداران زیاده از حصر شمار میگردد و حتی که اسباب تجملات بادشاهی
 و رفعت کار خانجات سلطنت در یک روز سرانجام میتوانند شد و ساز مطلوبه صد هزار سپاه
 و ساعته بلا تعلل سامان میتوانند یافت

عراقی و خراسانی ز حدیش نهاد و پیش خود سرمایه خویش

فرنگی از فرنگستان رسیده نوادر از بنا در پیش چسبیده
نشسته هر طرف گوهر فروشی برآورده ز دریا با خروشی
فتاده هر طرف صد عمل رخشاں بود در هر دوکان نعل بدخشاں
برآمد از برائے استخسا نی متاع هفت کشور از دوکانی

اگرچه در هر کوچه و بازار و هر صحن و برزن مساجد و معابد و خانق و مدارس که عالمیان از ایں بهر
و نیا و عبقی و فایده صورت و سعانی حاصل مینایند تمیز یافته اما در وسط مصر سبج جامع باو شای
در سنه هزار و شصت هجری مطابق سال بست و چهارم شاهجهانی از سنگ سرخ با استحکام
تمام اساس پذیرفته چندان بلند و وسیع که بانگ موزنش در گوش افلاکیان میرسد و
انقدر وسیع که عالمی درون ان میگنجد بلندی مبزش رتبه اوج شریعت از جندی محرابش
سجده گاه اهل طریقت گنبد هایش تا گنبد آسمان کشیده و میان هایش باوج فلک رسیده
و در هایش چون در هائے اهل بهمت بر روی همکنان کشوده و درونش بسان درون
پاک درویشان بغیض بخشی آماده و ایوان حجر هایش عبادت کده ارباب ریاضت بر دوج
و شنبه هایش درس گاه اصحاب افاضت صحنش مانند ضمیر صاف و لان از کدورت پاک و صحنش
بکر دار حوصله و الا همتان فیض ناک مستنوی

صحنش نیبض دیگر میتواں یافت زو صحنش اب کوثر میتواں یافت
ز رفعت آسماں یک پایه او مه و غور شید زیر سایه او
رواقش قسطله اهل یقین است نظیر مسجد اقصی همین است

از جمله عمارات خیر انجام حمام بادشاهی است زهی حمام خوش مقام نز همت ارتسام
که هوایش مانند هوای نوروزی روح پرور و بسان ایام فروردی فیض گستر گرم خانه اش
گرمی بخش هنگامه فرحت و سرو خانه اش باعث آرام طبیعت رخت گهش از اعتدال
دم مساوات هوای جنت می زند و گنبدش با گنبد چرخ بریں پهلوی نهد حرارتش مانند
حرارت غریزی تندرستی می افزاید و از برودتش برودت بدنی و تنومندی روینماید افتاب
بار زوای بر جش برج به برج فلک سرگردان ماهتاب را برائے دفع سردی خویش هواداری
او در جان هر که درونش می دراید گرم و سرد زمانه می آید و در رنگ آزادگان از لباس تعلق بیرون

می آید و بسان گوشه نشینان طریق خلوت می پیماید همچو پاک سرشتان طریقه پاکیزگی و صفائی پیش نهاد می نماید بسا بیمار بهیاست که از حمام دفع میشوند مانند اختلال دماغ و گرانی اعضا و خمیازه خمار و کل بدن و بسا فرحتهاست که از و حاصل میگردد و یعنی فرحت مزاج و طراوت دماغ و تازگی دل و پاکیزگی تن استزاج آب و آتش از جمله مشکلات است طریقه مقامی که درال آب و آتش مزوج میشود و بیج مکان غیر از باد و خاک نباشد تا دره مکانی که دران باد و خاک دخل ندارد و مثنوی

بهم آب و آتش در و سازگار بود باد و خاک از درش بر کنار

در و آسمانست همسام نام مه و آفتابست گل خام خام

درین عالم از اعتدال مزاج طبایع بهم یافتند استزاج

القصه شهریت در کمال وسعت و فسحت و مصریست دارالخلافه و مرکز مملکت سیاحان هفت اقلیم و سیاران ربع مسکون باین فراخی و کثرت آبادی شهری بر روی زمین نشان نمی دهند شهر استنبول تحت گاه خنکار روم که در کلانی و بزرگی مشهور است بعشر عشیر ان نمیرسد و شهر قزوین و اصفهان دارالخلافه و الی ایران که در لطف و خوبی شهرت دارد بکله ان نمی آید و شعرا کے منظر بلاغت و کمال و فصاحت ارباب حال و قال در بیان خوبیا کے این مصرع بیثال منظم و نثر اشعار دل پذیر گفته اند از انجمله آنکه ثلث نوی

شهر اعظم بهشت راست نشان مرکز هند و تختگاه ششبهان

چون سواد بهشت طرب افزا همچو باغ بهار روح انسنا

ساکنانش همه خلف منند زند فاضل و نکته دان و دانشمند

همه فیروز جنگ و ملک ستان همه مقبول طبع شاه جهان

همه با جاه و منصب خانی همه بازیب و فر سلطانی

همه مانند بو علی ماهر همه با خیل قدسیان نوکر

همه مراسم نه دل خسته همه از جور و هر وارسته

همه داود و سخن خوش آواز همه در من کار خود مستاز

همه یوسف رخ و زینبا شوق همه فرما و طبع و شیون فوق

همه با شخص کام هم آغوش همه از باد و خوری مد هوش

درون حواشی آن مصر بزرگ مقابر بسیاری از سلاطین پیشین است اما مشهور تر مقبره حضرت نصیر الدین محمد همایون بادشاه است که در کیلوهری کیتباد بر ساحل دریائے جمن واقع شده و مقابر امرا و وزرا و علما و فضلا که هر یک در زمان خویش شهرت کمال داشتند با صلیق دریا ض آنقد است که در شمار میاید و شهریت جدا گانه از خواستگان فرزندگان و همچنان مزارات منظر برکات بسیاری اولیا است که شمار آن بجزیر در گنج از انجمله دوسه کردهی مصر خوانندگاه خواجه قطب الدین محمد بختیار کاکی بن خواجه کمال الدین احمد موسی است گویند که زاد بوم ایشان فرغانه است و غور و سالی جذبه الهی بخود در کشیده و حضرت خضر را گذر افتاد و مرآت ضمیر انجلی یافت و در نهاده سالگی در عالم خواب از خواجه معین الدین چشتی رتبه خلافت یافته مسافرت اختیار کرده در بغداد رسیده از بسیار اولیائے اندیار فیض اندوخت و بکثرت وار دشته شیخ بهار الدین ذکریا در یافت و در زمان فرمان روائے سلطان شمس الدین التمش بآرزوئے دیدار حضرت خواجه معین الدین چشتی مرشد خود بدلی آمد و آن مرشد حقیقی بالهام ربانی از اجیر بقصد ملاقات ایشان در دلی رسیده و هر دو بار یافته در گاه الهی از مواصلت یکدیگر مسرور شدند و چند گاه با هم صحبت اشتهاس از روزے چند خواجه معین الدین با جمیر شتافتند و ایشان در دلی اقامت در زبده فراوان فیض بعالمیان رسانیدند بعد مدت صبحی چهاردهم ربیع الاول ۸۳۳ هجری جهان گذران را پر و نمودند و دیگر در آن نزدیکی مزار منظر انوار شیخ نظام الدین اولیسا عرفت محمد پور احمد دانیال است ایشان در خطه غزنین ۸۳۳ هجری سعادت ولادت یافتند و چون بحد تمیز رسیدند از اتفاقات در بداون رسیده علوم رسمی اندوخت چون در میان مباحثه غالب بود بنظام محفل شکن مشهور گردید و در سبت سالگی بقصبه اجودهن رسیده از شیخ فرید الدین گنجشکر ارادت گرفت و کلیه گنجینه معنوی بدست او رده برائے رهنمایی مردم رخصت دلی یافت و بسیاری از طالبان فیض اندوخته بوالایاگی رسیدند چنانچه شیخ نصیر الدین محمود چراغ دهلوی و امیر خسرو در دلی و شیخ علاؤ الحق اخنای سراج در بنگاله و شیخ وجیه الدین یوسف در چندیرے و شیخ یعقوب و شیخ کمال در مالوه و مولانا غیاث الدین در دبار و مولانا مغیث در اوچین و شیخ حسام الدین در گجرات

و شیخ برهان الدین غریب و خواجه حسن در دکن و در بسیاری محال دیگر از خلفائے
 ایشان مشہور بودند تا حال اولاد و خلفائے ہر یک در ان ممالک برہمائے خلق کامران
 ہستند القصہ حضرت ایشان چاشتگاہ چہار شنبہ ہر دوہم ربیع الثانی سنہ ۸۵۰ ہجری
 از نیہان فانی بعالم جاودانی رحلت نمودند و در ہندوستان برتبہ ولایت از جمیع اولیائے
 شہرت تمام دارند و سلسلہ علیہ این باریافتگان در گاہ ایزدی بجناب پیر پیران حضرت
 میران محی الدین عبد القادر گیلانی میرسد میگویند کہ ایشان از سادات حسینی ہستند و
 بچہار واسطہ بحضرت شیخ شبلی میرسند نزدیک بغداد دیہی است جیل نام مسکن آنحضرت
 از بچہست ایشان را جیلانی و نیز گیلانی پندارند در چہار صد و ہفتاد و یک ہجری سعادت لاد
 یافت در علوم رسمی و حقیقی یگانہ روزگار گردیدہ از شیخ ابوسعید مبارک خرقہ ولایت
 پوشیدہ بزرگی حال و شکر فی مقال و خوارق عادات و بوارق کرامات ایشان جہان
 را فرو گرفت و عالم عالم اہل مقاصد صوری و معنوی از اطراف گیتی رسیدہ رقبہ حقیقت
 در گردن جان انداختہ کامیاب شدند و حضرت ایشان در سنہ پانصد و شصت و
 یک ہجری در نو دہ سالگی ازین عالم فانی بجاہ جاودانی شافتند از رحلت ایشان
 لغایت این نسخہ پانصد و پنجاہ سال منقضی میشود کہ تا حال نام فرخندہ فرجام زندہ است
 و ہر طرف از اطراف عالم طوایف انام روز بروز اعتقاد زیادہ دارند با جملہ سی کردہی
 شاہ جہان آباد قصبہ پانی پت از شہر ہائے متقدمین است در ان شہر مزار شیخ شرف
 ابوعلی قلندر واقع شدہ شیخ پچہل ساگی در دہلی آمدہ بزیارت خواجه قطب الدین محمد بختیار
 سعادت اند و خت و بست سال علوم صوری اموخت چون جذبہ الہی در رسید و اینہ
 باطن روشن گردید ہنگی دانش نامہارا در اب جہنا انداختہ مسافرت اختیار کرد و در
 روم رفتہ شمس الدین تبریزی و مولانا کے روی کہ مثنوی معنوی از دست و دیگر
 اولیائے آن دیار را دریافتہ بہرہ وافراند و خت و بعد سیر ممالک مراجعت نمودہ
 بپلنے پت عزلت گزید و ہما نجا رحلت بعالم جاودانی فرمود و بسا خارق عادات ایشان
 یادگار و مزار منظر انوار زیادت گاہ اہل روزگار است سہرند از شہر ہائے دیرین
 از اعمال سامانہ سلطان فیروز شاہ در زمان فرمانروائے خویش سنہ ہفتصد
 و شصت ہجری آن را از سامانہ جدا ساختہ پر گنہہ علیحدہ مقرر ساخت و روز بروز

آبادی و رونق آن زیاده گشت اگرچه در آن خطه بسیاری از نزدیکان درگاه اہی خواہگاہ اند
اما از اولیائے زمان حال شیخ فرید الدین ثانی و شیخ محمد معصوم کابل در آن شہر اسودہ
اند و این ہر دو اولیائے عظام در زمان حضرت شاہجہان بادشاہ بہدایت خلایق کامروا
بودند و طوالت انام ارادت اور وہ پہرہ و سینی می اندوختند اکنون از اولاد ایشان سجادہ
نشین ہستند در سادہ مورہ خواہگاہ شاہ قیص است کہ در زمان خویش رتبہ ولایت داشت
و در سنام مزار شیخ نبوی کہ زیارت گاہ خلایق است در ہاشمی کہ معمورہ پاستانی است
مزار شیخ جمال الدین خلیفہ شیخ فرید الدین گنجشکر القصہ درین صوبہ مزارات اولیائے کرام
انقدر است کہ بشمار دنیا بد بہمن قدر پسند کرد چون از نگارشش ممکنہ شریفہ اولیائے سلیم
و اپرداخت اکنون اندکی از اماکن سہو کہ درین صوبہ واقع است گذارش میناید در بست
کہ وہی سہرند نزد دامن کوہ کہات بہوانہ معبد بست مشہور بہ بھیما دیوی از قدیم پرستش
گاہ اہل ہند است در سنہ چہارم عالم گیری فدا نیخان کوہ کہ از امرائے بزرگ بود آن را
وطن خود قرار دادہ بہ بیجور نام ہنادہ بموجب حکم والا را جہ انجا کہ آبا عہد ریاست داشت
اخراج نمودہ باغی مطبوع مشکل بر پنج درجہ پست و بلند طرح از ااخت و عمارات دل کشا
و نشیمن ہائے فرحت افزا احداث نمودہ نہرابی کہ از دامن کوہ بر جوشد در آن باغ اور وہ
از میان فوار ہا گذرانیدہ نموداری عجیب و جلوہ گاہی غریب است فراوانی و لطافت
گل سرخ انجا کہ عبارت از گلاب باشد مشہور نگارندہ این نسخہ در ایام بہار بتفرج آن
باغ رفتہ بود و در آن روز چہل من گل گلاب بوزن عالم گیری در گلاب خانہ اور وہ بودند و در
بروز در افزایش بود و سی کردہی سہرند جنوب رویہ ہتھامیر شہر سیت از متقدین و در
نزدیکی آن کولابیت بس عظیم کور کہیت نام در کتب ہند ان را ناف زمین گویند و مینویسند
و آغاز فرمایش جہانیان در آن مکان میدانند و ان را از اکمنہ شریفہ دانستہ تغش در آن
کول از مشوبات عظیم می پندارند اگرچہ دایما غسل ان ثواب است اما در روز سکوف و خوف
عالم عالم طوالت انام از خاص و عام و از صغیر و کبیر مذکور و مونت از انکاف گیتی و اطراف
مالک مسافتہائے بعید قطع نمودہ از دحام میکنند و انواع نقود و اجناس علانیہ
و مخفیہ خیراتی دہند ہر چند مسک و بخیل یا حتی دست و مغلس بودہ باشند و ان و
بران مکان زیادہ از قدر و توان سخاوت می ورزند و سوا سہ کولاب مذکور تالی ہندیر

دایگیر با و حوض با و چاه با و حاشی شهر و اکثر اماکن دریائے سرستی که نزدیک ان شهر میگردد
 و نام هر مکان که هر یک بنام عابدان متقدمین منسوبست در کتب قدیم مسطور باشد از ه
 چهل و هشت کرده بزرگ می شمارند از نخبهت پاندوان و کوردان که مقتدا گئی اهل هند بودند
 درین سرزمین کارزار کرده شربت شهادت چشیدند چهل کرویه دارا خلفه شمال رویه بنهیل
 شهر متقدمین است و در دهر مندرمکانی است پرستشگاه پستانی گویند که شخصی آخرین منظر
 انوار الهی از و پدید خواهد آمد و پیوست ان نانک مثلاً جائے است که مریدان و معتقدان
 بابا نانک بهجوم نموده نیایش بجا آورند و در ان طرف شمالی کوه است که ان را کمالیون گویند
 کانت طلا و نقره و مس و سرب و آهن و ذریخ و زنگار در دست و اهوئی مشکین و گاو قطاس
 و کرم پیله و باز و شاهین و اسب گوت و سل سفید فراوان و زمینداران انجا بسبب صعوبت کوه
 و محکم مسکن از فرمانروایان هند انحراف دارند درین صوبه بزرگ و دریاست نخستین جمنای
 سر چشمه ان ظاهر نیست بقول سیاحین ممالک بعد بر آمدن از چین قطع کو مہار و شوار نموده
 در ولایت بشهر میرسد گویند که درین ولایت طلا بسیار می شود اکثر سنگریزه تاثیرات
 پارس دارد که از مساس ان مس و آهن و دیگر فلزات طلا میگردد و چون ان سنگ شناخته
 نمیشود از نخبهت مردم ان دیار بزرگو سفند و گاو را نعل آهن بر پا بسته بر کوهها بچراگاه میگذازند
 اکثر اوقات نعل چرندگان از مساس ان سنگ طلای می شود و حاکم ان ولایت طرفت و نقاره
 و دیگر آلات همه از طلا دارد و القصه این دیار از انجا گذشته در ولایت سر مور میرسد
 مرزبان انجا بخواقین هند و امرا ووزرا براه دریائے کشتیها برت بطریق سوغات ارسال
 داشته بدین وسیله اخبار اطاعت نموده خود را و ولایت خود را در امان میدارند بدین
 جهت در عوام الناس ادرابر فی راجه میگویند و نزدیک شهر سر مور این دریا از کوه برآمده بر
 زمین سطح میرسد و درین مکان حضرت شاه جهان بادشاه بر ساحل این بحر زخار دو تختانی
 احداث فرمودند و امرا یان و الاثان و دیگر بندهای بادشاهی هر یک در خور حالت و ترتیب
 خویش عمارت نموده و عموره و کشتابر روئے کار آمده بخلص پور موسوم گردید و حضرت
 بادشاه اکثر اوقات بمران مکان فرحت نشان تشریف فرموده انبساط وافر حاصل نمیدوند
 و از همین مکان شاه نهر که نصف دریا گئی جمنای گشت برادرده بدرا ان خلا فـ

شاہجہان آباد بروہ اند کہ نفع بخش مزرعات اکثر پرگنات و طراوت رسان باغات حوالی دارالخلافہ و فیض بخش کوچہا و بازار و رونق پیرائے دولتخانہ بادشاہی است و دریائے مذکور بعد برآمدن از کوہ اکثر محال دارونق دادہ پایان شہر شاہجہان آباد میرسد قلعه ارک متضمن شیشہائے دل کشا و عمارات امرایان برکناران واقع است و از انجا گذشتہ بسافت پانزدہ فرسنگ پایان شہر متہرا و گوکل و بندر ابن میرسد بعدہ مستقر الخلافہ اکبر آبادی آید درین مصر نیز عمارات بادشاہی و خوانین بر سائل دریاست و از انجا گذشتہ از پایان شہر و قلعه اثاودہ بعد از ان از شہر کالپی روان می شود پس از ان بشہر اکبر پور زاد و بوم راجہ بیربر اکبر شاہی می آید و عمارات راجہ مذکور بر رفعت و وسعت و متانت برکنار واقع شدہ و دریائے چنبل نزدیک شہر اکبر پور و دریائے بیٹوہ و دوسان و دیگر دریا ہا از جانب گوند و انہ آمدہ بتفاوت یکدیگر در جہنا و اصل میشوند و از انجا بحال ملکو سہ گذشتہ پایان قلعه الہ آباد باب گنگ اتصالی می یابد و وہیں گنگ از سر چشمہ ان بیکس واقف نیست اما امتقاد اہل ہند انکہ از بہشت نازل میشود و شرح ان در کتب قدیمہ معتبرہ مندرجست بعدہ در از بہشت و نزول بر کوہ کیلاش و بر آمدن از انجا در ولایت چین میرسد چنانچہ در شاہنامہ فردوسی مرقوم است کہ عمارات سنگین شاہزادہ سیاوش بن کیکاؤس شاہ داماد فراسیاب برکنار گنگ بود بعد بر آمدن از چین در کوہستان بدری ناہتہ مے آید و مکان بہا چل یعنی محوطہ برف کہ اہل ہند گداختن بدن عنصری در آن جا نجات اخروی میدانند چنانچہ پاندوان کہ مقتدائے اہل این دیار بودند ابدان خود را بدانجا گذاختہ اند در بہمن کوہ و افقست درین کوہستان سواحل دریا انقدر بلند است کہ اب بدشواری بنظر درمی آید و عبور بکشتیہائی شود و در اماکن مقررے رہنمائے سطر بر اشجار ہر دو کنار محکم بستہ بطرز قنطرہ تعبیه میکنند و از بالائے آن آمد و شد مردم می شود و ان را بزبان این دیار چہنک گویند و طوائف انام از اطراف مالک کہ بقصد طواف بدری ناہتہ میروند و چنین قنطرہ گاہے ندیدہ اند از عبوران خوف مندی پاشند و بیمناک میگذردند القصہ ان دریا از کوہ بدری ناہتہ برآمدہ پایان شہر سری نگر بمسکن مرزبان ان ولایت می رسد و از انجا جاری شدہ از پایان رگہی کیش گذشتہ در مکان ہر دو از کوہ بیرون می آید اگرچہ بموجب کتب معتبرہ دریائے گنگ از آغاز تا انجام معبود است

اما ہر دوار را از جمیع اکنہ بزرگ تر نوشتہ اند و ہر سال در روز تحویل آفتاب بہ برج
 حمل کہ ان را بیابہمی گویند خلائق از ہر طرف آمدہ از دحام میکنند خصوص در سالی کہ مشتری
 در برج دو میرسد و ان را کنبہ نامند و بعد دو از دہ سال می آید عالم عالم طبقات خلائق از
 مسافہتہائے بعیدہ رسیدہ ہجوم می نمایند و در ان مکان اغتسال و خیرات اموال و تراشیدن
 موئے سر و ریش از مشروبات و انداختن استخوان مردگان و دن گنگ رستگاری اہل مات
 می پندارند و اب ان را بطریق ارمغانی بدور دستہائی بر ند طرفہ ترانکہ اگر سالہا در ظرف بنام
 بدبو و دگرگون نشود و بے شائبہ تکلف اب خوشگوارش مانند دل اہل دلان از کدورت
 پاک و بسان ضمیر مقبلان فیض ناک در عذوبت و شیرینی باب کوثر دم مساوات میزند
 و در لطافت و گوارائی با آب سبیل پہلوی زند و از کمال نزاہت با جمیع امر جہ سازگاری
 مینماید و فواید بسیاری از و بر روی کاری آید یعنی سقیم المزاج را صحت و شفا و بیمار یہائے
 مزمن را فایدہ دوائی بخشد صبح المزاج را فرہی و تندرست را فرحت بظہوری از و معده
 غلیظ را صفائی و آتش غریزی را فروغی میدہد اشتہار را افزایش و قوت باہ را اعانت میکند
 روی کهربائی را لعل گون و چہرہ زعفرانی را ارغوانی می سازد و زہے دولت کہ سلاطین
 ہندوستان و امرائے والا شان بہر جا کہ باشند اب گنگ میخورند با جملہ این دریا بعد
 بر آمدن از ہر دوار بجل بارہہ سادات رسیدہ پایان قصبہ ہستنا پور کہ در زمان سابق
 دار السلطنت بود و چند فرسخ در عرض و طول آبادی داشت میرسد و از انجا نزدیک قصبہ
 گدہ کیتیر و انوپ شہر و کرناس و سورون بدائون کہ اکنہ مشہور است و در قنوج کہ شہر
 قدیم است رسیدہ رونق افزای اندیاری می شود و از انجا جاری شدہ بعد گذشتن از
 سینوراج پور و کجورہ و مانکپور و شہزاد پور و دیگر محال پایان قلعہ الہ آباد میرسد و در انہماکان
 دریائے جمنا با چند دریائے دیگر آمدہ ملحق میگردد و سی کردہ ہی ان شہر بنارس می آید و از
 نزدیک چنار گدہ و چند محال دیگر گذشتہ تا رسیدن پایان بلدہ تپنہ ہفتاد و دو دریائے
 کشتی ردا بجانب کوہ جنوب و شمال آمدہ بتفاوت یکدیگر جا بجا اتصال می یابد داخل دریائے زخار
 ناپیدا کنار میگردد و این ہمہ دیا گنگ موسوم می شود و از انجا بجہانگیر آباد و اکبرنگر
 عرف راج محل و مقصود آباد و میر و اد پور و خضر اہتی گذشتہ پایان شہر جہانگیر نگر دہاکہ میرسد

و بعد فرسجاده و بخش می شود یکے بسوی مشرق رفته پدماوتی نام یافته به نزدیک بندر چاگانون
 بدریائے شور واصل میگردد و دیگرے رود جنوب آورده سه نخت میشود یکے را سرستی مودی
 جنا و سیوی را گنگا نامند و سیوی هزار شعبه شده نزدیک بندر ساگانو بدریائے عمان می پیوندد
 سرستی و جنانیز هما نجا اتصال می یابد و از سیاحان مالک چنان استماع یافته که در هدایت
 برآمدن دریائے گنگ از کوه و غایب شدن بدریائے شور مردم سکنه کنارش جمیع ترو و فساد
 اندیشه و دزد و قطاع الطريق و خوار و خلق از ارهتند از انجا که از غسل این دریا گنا مان
 از بدن مردم جدای شوند و همانا که آن عصیان بطریق تناسخ بر کنارش در پیکر او میان توالد
 یافته مصدر این نوع امور مذموم میگردد و ند با کلمه درین صوبه آب و هوا با اعتدال نزدیک
 و کشت کار بارانی و سیلابی و بعضی جا چاهی و برخی جا کاشت سه فصله می شود و میوه ایرانی
 و تورانی و هند و ستانی گوناگون و گلهائے بویا فراوان و عمارات عالیہ از سنگ و خشت
 میگردد و جانب مشرق صوبه کبیر آباد و مغرب صوبه لاهور و جنوب اجیر و شمال کوستان
 کمایون از پلول جانب اکبر آباد تا لودیانه ساحل دریائے ستلج طول صد و شصت کرده و از
 سرکار ریواری تا کوه کمایون عرض صد و چهل کرده واقع است سرکار شاه جهاں آباد و سهرند
 و حصار فیروزه و سهارن پور و سنهیل و بدایون و ریواری و نارنول هشت سرکار شتمل بر دصد
 و بست و نه محال و هفتاد و چهار کرد و شصت و سه لک و سی و پنج هزار دام داخل این صوبه است

صوبه ستر اختلاف اکبر آباد

اگره دی بود از توابع پرگنه بیانه سلطان سکندر لودی در زمان فرمان دهی خویش آن را مکان دل کشا
 دانسته تخته گاه مقرر کرد و شهری مطبوع طرح انداخت پس ازان آن شهریه بادل گد
 مشهور گشت و بعد آن حضرت جلال الدین محمد کبیر بادشاه آن را وسط ممالک محروسه
 تصور فرموده قلعه سنگین با استحکام اساس نهاد و بے همتا مصری اکبر آباد نام بوسعت و
 منحت آباد کرد و دید که جهان دیدگان چنین قلعه ستین و شهر بزرگ کمتر نشان دهند آب جنانا
 چهار کرده از میان شهر میگردد و هر دو طرف عمارات عالیہ و کاخائے دلفریب تعمیر یافته
 و مردم هر جنس و هر دیار در آباد و کالائے هفت کشور خرید و فروخت می شود و گوناگون
 میوه خصوص خرپوزه ایرانی و تورانی و رنگارنگ گلهاء و برگ تنبول بس شایسته بهم می رسد

و ہوائے دل کشا دارد اگر چه نادرہ کاران ہر پیشہ و کاریگراں ہر فن و صنعت خویش ممتاز اند
اما کار چوب طلا و نقرہ بر چہرہ و دیگر پارچہ ہاتا در میا زند و از مالک و در دست تاجران آمد خرید
می برند و تفتح یاب می شود القصہ این مصر بحیج خوبہائے آراستگی دارد و اکثر مزارات اولیائے
عظام و فضلاء کرام در دست مقبرہ منورہ حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ و حضرت
شہاب الدین محمد شاہ جہان بادشاہ در نزدیکی آن مصر واقع است بیانہ در پاستانی زمان
سترگ بصری بود قلعہ مستحکم دارد سابقہ اسیران عصیان ہند را در آن قلعہ نگاہ میداشتند
نیل و حنا بس گزیں می شود و انہ بعضی قریب یک سیر پیدائی دارد سیلکری نام دہی از توابع
بیانہ بود و واروہ کہ دہی اکبر آباد حضرت محمد اکبر بادشاہ با شاہ زبده اولیائے کرام شیخ سلیم
قلعہ سنگین و عمارات متین و مساجد و مدارس و خواتق احداث فرمودہ بفتح پور موسوم کردہ از قلعہ
قرار دادند و پیوست آن کو لاہیت بزرگ در عرض طول دو کردہ کہ خلایق ازاں فیض میگیرند
و صفہ والا مینار عالی و اویزہ گاہ فیلان و جولانگاہ برکنار آن واقع است و در آن نزدیکی کانی
است از سنگ سرخ ستونہا و تحت گاہ و دیگر مطلوبہ عمارات بہر اندازہ کہ خواهند ازاں بری
آید گوالیار از نامور و ثااست خوش آب و ہوا متانت و حصانت آن مشہور زندانیان مستحب
سیاست را درون آن نگاہارند خوش زبانی باشند گان و نعمہ سرائے خنیاگران و جاد و نفسی
سرایندگان و دلفریبی شاہان تہ مشہور و در آن دیار چند جا کان آہن واقع شدہ و در آن شہر
مزار شیخ محمد غوث است کہ در زمان خود رتبہ ولایت داشت کالپی شہریت بر ساحل دریائے
جمنہ خوابگاہ بسیار اولیا است ثنات آنجا مشہور است و تو وہ بہم غاریست کہ کان مس و فیروزہ دارد
اما خرج بردخلش فرونی میکند منہر شہریت پاستانی برکنار دریائے جمنہ زادگاہ سری کشن
و در ہند و نامہا شرافت آن بسیار نوشتہ اند و از آغاز آفرینش پرستہ گاہ دانند اکنون معبد
کیشورائے مشہور و آنرا بحکم عالم گیر بادشاہ انداختہ مسجد مقرر کردہ اند بر روی دریائے جمنہ
عبد البنی خاں فوجدار زمینہ زیبا تعمیر نمودہ زیب افزائے شہر و فیض بخش شہریان شدہ دآن
مکان را بسرانت گویند و نیز در وسط شہر مسجد عالی احداث نمودہ اسم خویش روشن ساخت
قنوج پاستانی شہریت برکنار دریائے گنگ آب و ہوا میوہ خوب دارد و در کن پور تلح
پرگنہ بہتہور سرکار قنوج خوابگاہ شیخ بدیع الدین المشہور بشاہ مدار و شہباز است کہ از

اولیائے بزرگ ہند بود و خلایق کثیر از خاص و عام با جناب اعتقاد دارند و در سالی یک مرتبہ طوائف
 انام از مالک و در دست با علمہائے زرین آمدہ از دھام می کنند و نذرات می گذرانند
 و چند روز ہجوم مردم و تماشاخانے غریب میشود در زمان سلطان ابراہیم شرقی در ششہ از انجا
 مطلبی در اصل کم شدہ و گزین ترین این صوبہ دو دریاست یکے جناکہ تفصیل ان سابقاً بتجربہ در آمدہ
 و دیگرے چنیل کہ از حامل پور تابع مالوہ برآمدہ و از لیست کردہ ہے اکبر آباد و حدود بہار و در محال
 سرکار ایرج گذشتہ نزدیک اکبر پور تابع کاپی بدریائے جننا و اصل میشود القصہ این صوبہ
 شرقی گہا تم پور شمالی دریائے گنگ جنوبی چندیری غربی پاول واقع است و از ان گہا تم پور
 تابع الہ آباد تا پاول معمولہ صوبہ شاہجہان آباد صد و ہفتاد کردہ و پہنا از قنوج تا چندیری مصناف
 صوبہ مالوہ صد کردہ سرکار کسر آباد و باری والور و تبارہ و ایرج و کاپی و سوروں و قنوج و
 کول و برود و تداور و گوالیار و غیرہ چارہ دہ سرکار شمل برود و صد و شصت و ہشت محال و نود و
 ہشت کردہ و ہز دہ لک و شصت و پنچہزار و ہشت صد و ام داخل این صوبہ است *

صوبہ وسیعہ فیضی الہ آباد

در کتب ہندی نام این صوبہ پاک می نویسند و در عرف تربینی نیز گویند در میان دریائے جننا
 و گنگ حضرت جلال الدین محمد کسبر بادشاہ قلعہ سنگین بستہ حکام تمام و گزین کاخا اساس و
 و شہری طرح انداختہ الہ آباش موسوم فرمودند و حضرت شاہجہان بادشاہ در خلافت خود
 بالہ آباد و امور فرمودند و دریائے گنگ و جننا پایان قلعہ باہم می پیوند و چشمہ از قلعہ برآمدہ بدریائے
 مذکور و اصل میشود و در عرف ان را سرستی گویند بدین جہت انیمکان را تربینی نامند یعنی اتصال
 سہ دریا اما در کتب ہند بر آمدن سرستی از انجا مندرج نیست و در ان قلعہ درختی است متقدیم
 کہ ان را اکی بر گویند یعنی پایدار و در ہندی نامجات می نگارند کہ ان درخت دایما بر قرار است و تا
 انقراض عالم بے زوال خواہد بود و بفرمودہ حضرت نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ ان را قطع کردہ
 تا بہ اہن بر ان محکم نمودہ بودند بکمت ایزدی ان درخت از ان تا بہ اہن سر بر آوردہ بالائے
 گرفت القصہ اہل ہند ان مکان را معبد متقدیم و شریف ترین و بادشاہ معبد می دانند و در ایام
 زمستان کہ آفتاب بہ برج جدی میرسد و ان را کمر گویند طوائف انام از اطراف گیتی آمدہ
 ہجوم می کنند و تا یک ماہ اقامت در زیدہ ہر روز بخیل می پردازند و ہر کدام بقدر امکان

بفقرا و مساکین خیرات میدهند و نیز سبغی سراسای بسرکار بادشاهی ادای سازند چون پیوند غرضی
گینختن در اینجا نیک میدانند از نخبهت در پیشین زمان بعضی مردم بقصد رستگاری آخرت و
حصول مامول و ارزو و دیگر خویشی را در آرزو میدارند و در عهد سلطنت حضرت شاه جهان
بادشاه این عمل منع کردند سی و بی آن شهر بنارس که در هندی نامها باراسی نوشته اند چون
در میان دریای بره و اسی واقع شده بدین تقریب بدان نام مشهور و کاشی هم نگاشته اند شهرست
متنبدین کمان آسا اباد و دریای گنگ بسان زه میگذرد و آن را بهادریو منسوب کرده پرستش
گاه متدیر میدارند و معدن فضیلت و جامع فضلاء مدرسه طلبه علم هند است برهمنان
ارباب فضل و پیدخوانان صاحب حال و قال توطن دارند و از مالک دور و نزدیک برهمنان و
برهمنان زادگان بقصد تحصیل و تکمیل علوم در آن مصر جامع اقامت می گیرند مستفید و مستفیض می
شوند و اکثری از آزادگان و وارستگان بتوفیق ایزد سبحان ترک علایق دنیوی نمود و آرزو
تهی کردن قالب که در کتب سلف رستگاری عبقی نوشته اند توطن گزیده بیا در رب العباد اشتغال
دارند و نیز پیران کهن سال و مریضان گشته امال باراده مردن رسیده جان بجان آفرین میدهند
و پیوست انکافی است برکناره دریای گنگ هرگاه که مشتری به برج اسد میرسد کوچه از میان
دریا پدیدار گردد و تا یک ماه بپاید و مردم فراوان پرستش میکنند و آن نمودار است از بدایع قدرت
ایزدی چنانچه سنگین و ثریست بر فراز کوه در بلندی و استواری کم همتا دریای گنگ از پایان
گذرد و در نزدیکی آن گرمی سراسر پاهنه در صحرا بسر برند و به تیر اندازی و نچیر و گنگی روزگار
گذرانند کالنجر قلعه است سنگین بر کوه آسمان سراسر آذان کس نگوید و در آن چشمه بار جوشند
و فراوان کولاب دارد و معبد گاه بهیرون که شگرت داستانها از آن برگذارند در دست و پیوست
ان درخت زاریست بس انبوه انبوس و میوه های خود و بسیار فیل صحرای ازان جنگل بدام آورند
و نزدیک ان کان آهن است و از بعضی جا الماس ریزه بدست آید و مردم ان دیار بهر پای پیشوند
چون شهر بزرگ شهرست سلطان فیروز شاه ان را در زمان فرمان روائی خویش بنام سلطان محمد فخرالدین
جونا بنی عم خود اباد کرده چون در میان متمردان واقع شده فوجدار انجا را دایا بگردن کشا آماده
محاربه باید بود و خونریزی و سفاکی باید نمود و القصد تمام این صوبه اب و هوا سازگار و گوناگون گل و
میوه مخصوص فروزه و انگور فراوان و کشت کار گزیده شود و مویته کیاب و جواری و باجره ناپدید و
پارچه جهون بهر گل و غیر ذلک نیک پیدا گردد و در همین دریای گنگ و جونا دارند و کین و سر جو

و بر نه و غیره است طول از سنجھولی چون پورتا کوہ جنوبی صد و شصت کردہ عرض از گذر چوسا
دریا کے گنگ تا گھا تم پور صد و سبت کردہ شرقی صوبہ بہار غربی صوبہ اکبر آباد شمالی صوبہ اودہ
جنوبی پاندو گڈہ و سرکار الہ آباد و جون پور و غازی پور و بنارس و چنادرہ و کالجھ و کورا و مانک پور غیرہ
شانزدہ سرکار مشتمل بر دو صد و چهل و ہفت محال و سی و ہفت کردہ و شصت لک و شصت
و یک ہزار دام داخل این صوبہ است ۛ

صوبہ اودہ

اودہ شہریت بزرگ و متقدین ان را در ہندی نامجات اچودھیا گویند و زادگاہ راجہ رام چند
نوشته اند و بتمن او قنطرہ بروئے دریائے شور و رفتن در لکھا با عساکر بیشمار بوزنہ و خرس و
کشتن را دن مرزبان انجا را و آودن زوجہ خود را کہ در قید را دن با عصمت و عفت محفوظ بود
مشہور است و تانیخ رامین در شرح شکر فکاری با و عجایب کارنامہ دوست و ازیں رو کہ ان
شہر ننگاہ راجہ رام چند بود از گزیں معاہدی دانند و یک کروہی ان دریائے گہا گہر پور دریائے
سرجیو ستہ پایان قلعہ میگذر و در سواد شہر خاک بیزی میکنند و طلبا بر می گیرند و در ان شہر
ترتبت شیش بن حضرت ادم و ایوب پیغمبر علیہم السلام زیارت گاہ اہل اسلام است و در
رہق پور مزار کبیر یافتہ است کہ در زمان سلطان سکندر لودی در بنارس از کثرت یاد و تعب و
از شہرستان صوری راہ بدار الملک معنوی بردہ بود و بسا اسرار معرفت و دقائق رموز
حقیقت در اشعار ہندی از و در طوایف انام خاص و عام یادگار بہر ارجح شہریت بزرگ
متقدین بر سامل دریائے سرجو و او شش بس دل کثارتبت سالار مسعود از خوشیا و ندان
قریب سلطان محمود غزنوی و جب سالار برادر سلطان تغلق شاہ و پدر سلطان فیروز شاہ
والی ہندوستان در انجا است طوایف انام از و در دستہا با علم زریں بزیارت می آیند و
انجمنہا می آریند و فراوان ندواری گذرانند و در نزدیکی شہر موضعی است دو کون از دیر باز
دار الفلوس و از شمالی کوہستان فراوان چیز بر پشت آدمی و بر اسب کونت بار کردہ می آرند
طلا و مس و سرب و مشک و قطاس و عمل و چوک ترش کہ از آب ترنج و لیمون بجوش آورده
بر سازند و زرباد کہ در ہندی کچور گویند و انار و انہ و زنجبیل و فلفل دراز و کھربا و رو و ننگ ہندی
و ننگ و انگوزہ و زیور و شیشہ داوند و موم و پشمینہ و باز و جرہ و شاہین و باشہ و دیگر اشیاء

کوهستان دران موضع بفروخت میرود و چند ماه علی التواتر مجمع عظیم می شود و سوداگران از اطراف آمده خریداری میکنند و بهره یابی می شوند و بیکهار نام و رقلعه ایست بزرگ دریای گودی پایان آن میگذرد و نزدیک آن حوضی است منسوب به برهما از درونه چنان بر جوشد و گردش نماید که اومی در و فرو شدن نتواند و هر چه در اندازند بیرون افتد و آن را از معابد بزرگ دانند و کتب هندی که از گروکش چرخ دوار و انقلاب از منته داد و دارد و بعد م نهاده بود عابدان دانشور بمقتضای روشندی و فرط آگاهی بر کنار آن حوض بتازگی بمنصه ظهور آورده فیض رسان عالمیان شده اند در آن نزدیکی کولاب است سرچشمه تنگ ابی نیک که بدریای گودی پیوند دو یک گز پهنا و چهار انگشت ثروت بر همان بید خوان افنونها خوانده پرستش گری نمایند بقدرت قادر مطلق حقیقی ناگهان از ریگ پیکر مهادیو پدید آید و مردم مشاهده امر شگفت کنند و زود نا پدید گردد و هر چه از برج و غیر ذلک اندازند اثری از و نماند و پیوسته ان سرزمین است و آن را چرمی خوانند در جوشش هوا شعله آتش خود بخود بر آسمان وزد و شگفت افزاید بکهنو بزرگ شهرست بر کنار دریای گودی شیخ مینا که مردم را گمان ولایت بدست در آنجا اسوده اند و مسووج کشت معبدست از دور دست خلایق بران فراهم آیند قبه بلگرام خوش آب و هواست اکثر مردم آنجا خوش فہم و سرود سرا هستند و در آنجا چاهی است هر که چهل روز علی الاتصال اب ان اشامد شناسای حسن متطری افزاید القصه تمام انصوبه آب و هوا خوش دکل و میوه فراوان دارد و کشت و کار خوب میشود خاصه برنج سکهداس و مدبر و جهنوه در سپیدی و تازگی و خوشبوی و گوارائی کم همتا شالی سه ماه پیشتر از همه جا هندوستان بکارند و آغاز خشکی سیلابها از دریاها برخیزد و اب زمین بارافرو گیرد و هر چند آب افزاید ساق شالی نیز فرا بیش پذیرد و دراز گردد و اگر پیش از آنکه خوشه گیر و سیلاب جوش زند بار نیارد گامیش صحرائی فراوان شود چون دشت و صحرا زیر آب آید جانوران صحرائی به پشته ما بر آیند و مردم از گوناگون شکار عشرت اند و زند بزرگ دریای سرجو و گهر دسی و گومتی و رودیست طول این صوبه از سرکار گورکھ پور تا قنوج صد و سی کرده و عرض از شمالی کوه تاسد مور تابع الہ آباد صد و پانزده کرده خاور رویه صوبه بہار با ختر قنوج شمالی کوهستان جنوبی مانک پور و سرکار اوده و گورکھ پور و بہرائچ و خیر آباد و بکھنوی پنج سرکار شمل یک صد و نود و ہفت محال و بست و شش کرد و چیل و پنج لک و چیل ہزار و ام داخل این صوبہ است *

صوبہ بہار عرف پٹنہ

پٹنہ دارالحکومت این صوبہ است مصریت بزرگ بر ساحل دریائے گنگ بیشتر عمارات سفال پوش باشند کہ بزبان ان دیار کہ پیریل گویند سی کہ وہی این مصر جانب جنوب دامنہ کوه معبد گاہ است کہ اہل ہند از دور دستہا رسیدہ بارواح نیاگان فرورفتہ خیرات دہند خصوص در چلہ دی کہ آفتاب بہ برج قوس برسد بیشتر مردم دران مکان میرسند و روح نیاگان را از خواندن افسونہا و رسانیدن غلہ و آب خوشنودی سازند و این عمل را از عبادات و حسنات خود در تنگاری فرورفتگان میدانند پیوستہ ان کان سنگ مرمر است از وزیور ہا بر سازند و کاغذ خوب شود در سرکار موکلیر از دریائے گنگ تا کوه دیوارے سنگین کشیدہ اند و ان را سرحد بنگالہ بر شمارند و درین سرکار در دامن کوه پنج ناتہ مکانی است منسوب بہا دیو امری عجیب بظہوی پیونڈ کہ باعث حیرت ظاہر بینان میتواند بود یعنی درون معبد گاہ درختی پھل واقع شدہ کہ از آعنای پیدای ان بچکس نشان نمی دہد از خدمہ ان معبد ہر کس را باخراجات لابد احتیاج می افتد خود را از خوردن و آشامیدن بازداشتہ زیراں درخت نشستہ بحصول ہامول بجناب ہہا دیو مناجات مینماید بعد دوسہ روز از ان درخت برگی مخطوط بخط ہندی رقمزدہ کلک غیب متضمن تنخواہ مبلغی برائے خواہش گرجانب یکے از مسکنہ الکفاف گیتی صادر می شود ہر چند کہ مسکن ان پانصد کردہ باشد اسم او و فرزندان او و زوجہ و اسم پدر و جد او و سمت و ملک و وطن و دیگر علامات صحیحہ او از خط ان برگ ظاہر میگردد و رئیس و خدمہ مطابق ان بر کاغذ جداگانہ نوشتہ میدہند و ان را ہندوی بیجناہتہ گویند و خواہشگران ہندوی را گرفتہ بموجب علاماتی کہ دران نوشتہ سندرج است بمکان مرقومہ میرسد و ان شخص کہ بہ ہندوی مینویسند بلا عذر و حیلہ زرواصل میسازد چنانچہ ہر نگارندہ این صحیفہ زنارداری ہندوی بیجناہتہ آورده بود سعادت خود دانستہ ادائے زر کردہ زنا دار را خوشنود گردانید عجیب تر آنکہ دران معبد غار لیت رئیس خدمہ در سالی یکمرتہ روز شیورات یعنی شیو برت دران غار میرود و از درون ان خاک برداشتہ بہر یک از خدمہ میدہد بقدرت قادر مطلق بقدر نصیب ہر کدام ازان خاک طلای شود و ثمرہست از دیربہا و از ہمسلم و جامع ہندی فضیلت است اب و ہوا گزین دارد و جفرا ت انجا تا کیال دگرگون نشود و خوش مزہ بماند شیر فرودش اگر اب بشیر امیزد از غیب گزند می با و رسد گا و مین چناں شود

که ان را شیر نتواند شکار کرد هنگام بارش اهو و گوزن و شیر بسبب کثرت آب یک جا بادی درآید مردم بچالش گری و صید انگنی نشاط بگیرند و سرکار چنپارن تخم ماش در زمین تار انده بریزند و بی رنج کشت کار بروید و در جنگل فلعل دراز بسیار میشود و هتاس قلعه ایست بر فراز کوه اسمان سادشوا گذار دوران چهارده کرده و بران کشت کار شود و اوان چشمه بر جوشد و در هر جا چهارگزیر کنند آب پدید آید و کلاب با هنگام بارش افزون از دولیست ایشار یا چشم و گوش بر افزود و القصه در نصوبه تابستان بس گرم شود و زمستان نزدیک با اعتدال و بیش از دو ماه بجامه پنجه دازا احتیاج بنود و ریزش آبشش ماه شود و همه سال این مرز از کثرت دریاها سبز و شاداب باشد و باد تند بوزد و گرد برنجیز و کشت کار گزیده شود و خاصه شالے در خوبی و چیدگی کم هتاکساری نام غله بسا مثر بهندوستان بکار بند و در بخوری آورد و پیشکراوان گزیده باشد برگ قبول خصوص کپی بسیار نازک و خوش رنگ و بے جرم و خوشبو و نیک مزه و میوه فراوان خصوص کتهل چنان بزرگ باشد که یک کس بر شواری بردارد و بچکند نام گلی است مانند گل و با توره بس خوشبوئے جائے دیگر نشان منی دهند شیر بس گزیده و از زان بود اسپ و شترکیاب و فیل شایسته بسیار بهمرسد و زبربری و خسی بس گزین و از غایت فرهی نیار در راه رفت بچار پائے برواشته برند طوطی و خروس جنگی نام در شود و گوناگون شکار نشاط آنرا و اتمام پارچه پیدائے باید و شیشه زرافشان گونه گونه بر سازند اگر چه دریاها بسیار است اما گزین ترین گنگ گویند دریائے سون از جانب جنوب می آید و چشمه ان و چلا و زبده از یک بوته نئے نزدیک گده جوش برزند زبده بجانب دکن روان شده و سون و چلابدین سمت آمد و بگنگ واصل شده و سر جواز کوه شمال آمد و نزد منیر بگنگ پیوندد و گندک نیز از کوه شمال می آید و نزدیک حاجی پور داخل گنگ می شود و هر که آب ان نبوشد گلو اما سد و رفته رفته برابر نار جل شود و ان را جا غور گویند خاصه خوردان را دتا چهل کرده از ان دریا سالگرام بنید و ان سیاه سنگیست از منظر ایزدی و فراوان گونه باشد نام علیحد و علیحد بر گویند و پرستشگری کنند کرم ناسا از کوه جنوب رویه رسیده در گذر چوسا بگنگ اتصال یابد ان را نکو سیده شمرند و در وقت عبور از ان دریا احتیاط بکار برند تا قطره از ان آب بر بدن نرسد پین پین از جنوبی کوه بر آمده نزدیک قنہ بگنگ در می شود گویند که مفتاد و دودریائے کشتی رفته تا بلده قنہ از جانب جنوب و شمال آمد و بگنگ اتصال یابد و خورد و مار شکاری نیست طول این صوبه از گد ہی تار هتاس صد و بیست کرده و عرض از ترهست تا شمالی که سار صد و ده

کرده خادرویه بنگاله غرب رویه اله آباد و اوده و شمال و جنوب کوه بزرگ سرکار بهار و حاجی پور و مونگیر و چپارن و سارن و ترمهت و ربهتاس و غیره هشت سرکار شتمل بر دوصد و چهل محال دسی و هشت کرد و هفت لک دسی هزار دام داخل این صوبه است و

صوبه عمده بنگالا

دارالایالت این صوبه شهر داکه که جهانگیر نگر است وسعت و فصاحت کمال دارد و بخوبی ولطافت در چند کرده آباد و اسباب و اشیائے مهت کشور از دپیدا و مردم هر قوم از هر ملک در و ساکن نام اصلی این ملک بنگ بود چون فرمازد اے پیشین بسبب کثرت آب در بگی جائے خیابانی به پهنائے بست درعه بلندی ده درعه بسته اندوان رال نامند به پیوستگی ان بنگالا زبان زد افاق گردید و نیز لاگرا با اعتدال نزدیک و سرمای کم و میانہ ثور شروع بارش شود و بیش از ماه ریزش گردد و زمین آب فرو شود و ان خیابان بیرون آب بماند بیشتر کثرت کارشالی است و چندین گونه شود اگر از هر یکدانه بگیرند سبوی بزرگ برآموده گردد و در یک قطعه زمین شالی سه بار کارند و دروند کم تر گزند رسد و چندانکه آب افزاید بیشتر ببالد و خوشه باب در نشود چنانکه کاراگان یک خوشه را شصت دست اندازه برگرفتند رسم ضبط و غله بخشی نیست ادائے مالوا جنبه شق است رعایا در سالی هشت ماه محصول را پایه پایه ادا سازند و مراسم فرمان پذیری بجا آرند بیشتر خورش برنج و ماهی بود و گندم و جو و جران گوارا نیاید بک رسم نان خوردن نیست باد نجان و سبزی و برنج پنخته و راب سرد نگاه دارند و ان را روز دوم غذا کنند نمک بسیار عزیز باشد و از دور دست آورند و گران فروشند و گل و میوه فراوان و فوفل چنان شود که از خوردن ان لب با سرخ گردد و الماس و زمرد و عقیق و لیشم از بنا در فراوان اید بنگالے لیشم درست سازند و بخشی چنان کنند که در یکے پنجهزار روپیه بخرچ رود و دیر بپاید و برخی حصیر انچنان باشد که از ابریشمی بهتر نرمی نماید و بوریا بافتند که ان را سیتمل پاتی گویند و در ان ولایت آمد و شد بر کشتی است خاصه هنگام بارش و در خشکی به سنگاسن که در ره نوردی درون ان نشستن دور از کشیدن و خوابیدن بشایستگی رود و بر فرازان جهت تابش و بارش گزین سرپناهی بر سازند و سواری فیل هم عشرت دهد و اسپ سواری کم و در ان ملک مدار کار بر زنان باشد و مرد وزن برهنه باشند و خوجه سمر بیشتر

ازین دیار برآید و سه گونه می باشد اول صندلی او را هر سه عضو از پنج برند و طلسمی نیز گویند و دویم
 بادامی قدری آلت فعلی داشته باشد سویم کافوری خصیتین او را در هنگام خوردی بالش نابود گرداند
 یا برارند و چنان برگذارند که جز آدمی هر جاندار سے که خصی شود سرکشی از دفر و نشیند و آدم زاد را
 بیفزاید چنانچه از زشت خوئی و بدگوئی خواجه سرایان پیدا است بکهنوتی شهر بست پاستانی
 نختین دارالملک بود حضرت نصیرالدین محمد مہایون بادشاہ در زمانے کہ دران ملک نزول
 اجلال فرمودند ہوائے ان را خوش فرمودہ بہ جنت اباد موسوم نمودند قلعه بس استوار دارد
 شرقی ان کولابی است بزرگ اگر در بند او شکستی برود شہر باب در شود سرکار سہاست درونہ کوہا
 شیرانجا شہور و میوہ سون ترہ نام نارنگی رنگ لیکن از وبالیدہ تر و بس شیریں و چوب
 چینی فراوان و درخت عود افزون در انجام بارش ان درخت را بریدہ بر زمین اندازند بعد چند
 گاہ اندازہ غامی و خشکی گرفتہ اورند و درین دیار خواجه سرایان بسیار تر سازند و در سرکار
 گہورہ گھاٹ ابریشم و پارچہ تات بند و اسپ گوت و خواجه سرایان فراوان بود ہندی
 میوہ بسیار و سرکار بگلا بر ساحل دریائے شور است در حاشی قلعه درخت زاریست سر آغاز
 ماہ حلالی تا چہار دہم دریا مہوج خیزد و امواج بہان کوہ بر خیزد و نموداری شگرفت و
 تاشائے عجیب شود و از پانزدہم تا اخیر ماہ پایہ پایہ بکشد و نزدیک ان کام روپ است
 کہ ان را کانونر گویند و حسن ظاہری زنان انجا بس فراوان خصوص جادوگری و طلسم سازی و سحر
 و شعبہ پردازی از اندازہ بیش و شگرفت داستانہا برگذارند یعنی بہ نیروی جادوگری خانہ برآیند
 ستون و سقف ان از آدم بر سازند و ان ادیان زندہ باشند و بحال دم زدن و حرکت ندارند
 و نیز بقوت سحر سازی از آدم چار پایہ و پرندہ بر سازند تا آدم را بسان و حش دم و گوش برارند و ہر
 کرا خواہند تنجیر قلوب نمودہ در فرمان خویش ارند و از حبش و ارامش افلاک گرانی دار زانی غلات
 و درازی و کوتاہی عمر ہر کدام انہی دہند و زن بہتن تمام شہور را شکم دریدہ فرزند بیرون ارند و بزاینہ
 احوال مولودی برند و دران حد و دشتگرفت درختی است چون بہ برند شیریں ابی از و تراود
 و تشنگان را سیراب سازد و درخت دیگر است کہ انہ و نیز انگور بیار آورد و دران دیار
 گلی است کہ پس از برگندن افزون از دو ماہ پزمرده نشود و رنگ و بو زایل نگردد و از و حایل
 بر سازند پیوست ان ولایت اسام است بسیار وسیع مرزبان انجا را چون روزگار سپری گرد
 خاصان او مرد و زن کشادہ پیشانی زندہ فرو شوند و ہر کہ وارث نداشتند باشند جمیع اموال

باو مدفون کنند و در نزدیکی آن ولایتی است که آن را **مهاچچین** گویند از شهرخان بالغ که دارالملک
 این ولایت است تا دریائے شور بمسافت چهل منزل رودی بریده اند و هر دو کنار ب سنگ
 و چون برآورده سلطان سکندر رومی ازین حد و دبان دیار رفت سیر تمام آن ولایت نموده براه
 دریا برآمد و بموجب امر سلطان سکندر حکما و الا دانش طلسمی پنجه دست ادم بر روی دریاے شور
 نهاده اند که چون جہاز انطرف میرود باشاره منع می کنند که بدین سمت میا در میان مشرق و جنوب
 فراخ ملکی است از خنک نام بندر بکا لواز دست نیل بسیار شود و سفید نیل هم پیدا می یابد
 و اسپ و شتر و خرگران ارز و گا و گاومیش اصلا نبود و جانور نیست ابلق که ازین هر دو بهره دارد
 و گوناگون برآید و شیر و بخورند کیش ساکنان آن برخلاف هند و مسلمین است خواهر خود را بلکه توأم
 را بزوحیت برگیرند و تنها از ما و حقیقتی پرمهریز دارند دانش کمینش ریاضت اندیش را و الی گویند
 از تهدید او بیرون نشوند رسم ایست که در دیوان زنان سپاه حاضر شوند و مردان بکورش بیایند
 بیشتر سیاه فام و کوسه باشند و نزدیک آن ملکی است که آن **اچچین** خوانند یک سوئے آن ولایت
 خشکی است کان یا قوت و الماس و طلا و نقره و مس و نعط و گوگردان و ساکنان آن ولایت
 را بقوم گنجه بر سرکان اویزش رود و القصه این ولایت بغایت وسعت دارد گزین ترین دریائے
 گنگ است دستایش آن کتابها نوشته اند و دیم برهم پتراست از خطا بکوچاید و از انجا
 سرکار بار و بار سیراب سازد و بشور دریا در شود طول این صوبه از بندر چانگان تا گدھی چهار صد
 کوه و عرض از شمالی تا پایان سرکار مدارن دو صد کوه مشرق رویه دریائے شور غرب صوبه
 بهار شمال و جنوب که کمان سرکار تانده و فتح آباد و جنت آباد و سلیمان آباد و بگلا و تاجپور
 و پنجره و باریک آباد و بار دها و سنارگان و سلطنت و چانگان و شریف آباد و سلیمان آباد و گهورا
 گهات و مدارن و غیره بیست و هفت سرکار شش بر یک هزار و یکصد و نه محال و چهل و شش
 کرد و هشت و نه لک دام و چهار هزار و صد توپ و چهار هزار و چهار صد کشتی داخل این
 صوبه است +

شهر شریف آباد

بست و نه قلعه پنجه دره و آب و هوایش سازگار است بهشتیاه باشد و سه ماه زمستان و
 یک ماه تابستان شود و میوه و گل فراوان باشد خاصه گل شیرین بس نازک و خوشبو و کیوره

صحرا صحرای بزرگ قبول گوناگون و بیشتر گشت کارشالی و خوراک مردم برنج و ماهی و باد نجان و سبزی است شبانگاه پخته نگاها دارند و روز دیگر غذا کنند و بر برگ درخت تار بفلادی قلم تا مہا نویسند و خامہ بشت بر گیرند و کاغذ سیاهی کتر بکار برد و خوبه سراورین دیار نیز بر سازند و پارچه گزین بہر سد و داد و ستد بکودنی شودان ریزہ خرہرہ سفید است کہ از شور دریا پدید آید چہار ان را گندہ نامند بر سمت جنوب و ساحل دریائے شور در شہر سوگم پور تجانہ جگناہتہ است کہ راجہ اندر من احداث نمودہ و تاریخ بنا کے ان زیادہ از چہار ہزار سال ظاہری شود و پیوستہ ان تجانہ ایست منسوب با قباب خراج دوازده سالہ ان ملک بران خراج شدہ بود بلندی دیوار صد و پنجاہ دست و پہنائے نوزدہ دست است سہ دروازہ دارد و دور میان دشتوار پسند از دیدن ان بحیرت در شوند و در نزدیک آن مکی است تیر پاراج کہ مردان زمان اساتن بصندل آریند و زیور بر بندند و زنان جز ستر عورت پوشند و بسیاری پوشش از برگ درخت سازند و یک زن در مہفتہ چند شور ہر برگیر و زنان ان ملک در وقت جماعت بسان مردان بالا شوند و مردان را زیر کشند و ہمہ کار و بار مردان را زنان سازند بجا رہ و مجادلہ پردازند و گشت کار کنند طول این صوبہ کیصد و بہت کر وہ و عرض صد کر وہ سرکار جنبیر و بہدرک و کتک و کلنگ و راجمند و غیرہ پانزدہ سرکار شتمل بر دو صد و سی و دو محال و چہل کر و یک لکھ و پنچہزار دام داخل این صوبہ است *

صوبہ خجندیہ آباد اورنگ آباد

از بعضی تواریخ بمطالعہ درآمدہ کہ در ازمنہ سابقہ این شہر بہ دہار انگری مشہور بود بعد ان دیوگم مشہور گشت چون سلطان محمد فخر الدین جو نادانی دہلی تمام ملک دکن بضبطہ در آورد قلعہ دیوگیرا دولت آباد نام نہادہ و دار السلطنت مقرر گردانید بعد سلطان محمدان ولایت بالکل از تصرف فرمان روایان دہلی بدر رفت بعد سہ صد سال مسجد خلافت حضرت شاہجہان بادشاہ قلعہ دولت آباد بتیجر درآمد چون حضرت اورنگ زیب عالم گیر در ایام شاہزادگی بصوبہ داری دکن یقین گردیدند و در نزدیکی قلعہ مذکور در مکانی کہ مقبہ کہر گئی بود شہر اورنگ آباد طرح انداخت و بے شایہ تکلف شہر یست در غایت وسعت و مصریست در نہایت فسحت ہوایش بسان ہوائے بہشت دایما

معتدل و بکر دار ایام بہار و سہ بہشت فرحت بخش جان و دل بادش چون باد بہاری طرب
انگیز و بہجت افزا و بیش مانند نثار بادہ قوت دہ و راحت پیرا ہر فصلش ہمو فضل گل تازگی اور
روزگار و ہر صبح سرایہ ارایش ربیع و بہار مستانش ہوا سائے نور و زی دارد تابستانش بہار
ربیع بروی کار اور داز آغاز جزا لغایت سنبہ چہار ماہ ریش ابری شود و از ہر قسم میوہ و کمال
عذوبت پیدائے یا بد بعضی میوہ نوعیت کہ در ولایت دیگر نباشد و گونه گونه گلہائے مطرا و
باغات و صحراست کہ بشمار در نیاید و غلات ان قدر وافر کہ دایمانخ ارزانی دارد و انواع اقمشہ پربا
و جواہر و زواہر گران قیمت و امتام نوا در سواحل و بنا در و نقایس بحر و بر ازاں مصر بہر سد و سکنہ
ان خوش باش و نیکو معاش و صاحب ثروت و دول و ارباب نعم و تمول و حسن دلا و زینا زینیا
و جمال و لفریب مہ جبینان تجرید و گنجہ طول صد و پنجاہ کروہ و عرض صد کروہ ہشت سرکار
مشکل بر ہشتاد و مال و پنجاہ و یک کروہ و شصت و دو لک و ہشتاد ہزار دام و حاصل این
صوبہ است +

صوبہ برار

ملکی است میان دو کوہ جنوبی آب و ہوا و کشت کار نیک اردو دین ملک چودھری را
دیکہہ و قانوگورا دیس پاندی و مقدم را پٹیل و پتواری را کل کرنی گویند فیل صحرائے فراوان
باشد پتار گدھ سنگین قلہ است بر پشتہ سہ طرف ان را دو دروہ گرفتہ کہیر لہ حصار بیت
سنگین بر زمین در میان ان کوہچہ است بد و نیایش کنند در چار کروہی چاہی است استخوان
ہر جاندار کی کہ در وافتد سنگ شود نزدیک میل گدھ چشمہ است در وچوب و جزان ہر چہ افتد
سنگ شود و در پیرا گدھ کان الماس است و پارچہ صورت ناک نیک بافتد و در اپندور
و نرمل کان فولاد و جزان و سنگین او ندائے دل گزین تر آہشند و شگفت خردس چنانکہ
استخوان و خون سیہ فام باشد و ان مرغ را کرک نام گویند بسیار بزرگ پرستش گاہ است
آزادشن گیا گویند و این حوضی است چشمہ دار پس ثرث بدر از و پھتایک کروہ و گرداو بلند
کوہ اب شور دار و مایہ آبگینہ و صابون و شورہ از و پدید آید و فراوان محصول بردہ و در ان نواحی
میمون باشند و درین صوبہ بسیار دودا است بہترین گنگ گوتی کہ ان را گوداوری گویند
گنگ ہندوستان را بہا دیو نسبت میدہند و این را بگوتم کہ غابد مشہور بود شگرت افسانہای

او برگذارند و پس نیایش کنند از کوه سبها نزدیک ترینیک بر جوشد و از ولایت احمد نگر گذشته
به برار و راید و به تلنگانه رود و در انطرف بدریائے شور در شود چون کوب مشتری به برج اسداید
مردم از دور دستها اجتمع غلیم کنند و این مجموع در اطراف ممالک مشهور است و دیگر تالی و
قتی است بهر دو نیز نیایش کنند دیگر پورنا از نزدیک دیولگانو تراود و کیسران دوازده کرده بالآ
از چشمه تالی براید دیگر منیا نزدیک دیولگانو جوش برزند القصه طول این صوبه از پتاله تا میراگده
و و صد کرده و عرض از بیدرتا هندی صد و هشتاد کرده خاور رویه میراگده با ختر مہر آباد و
شمالی ہند یہ جنوبی تلنگانه ده سرکار شمل بر دو صد محال و شصت کرد و ہفتاد و دو لک و ہفتاد
ہزار دام داخل این صوبہ است *

صوبہ خاندیس

مرزاں پور مصریست بزرگ دارالملک این صوبہ بر ساحل دریائے بتی گوناگون مردم صفا
میر و آباد و در حاشی ان باغات دل کشا فراوان صندل و عود و انواع میو و گوناگون گلہائے
سیرا سہ یا بد و در تالستان گرد بسیار بر خیزد و در بارش گل و لاسے فراوان بود کشت کار مشتری
جواری و در برنجی جاشالی و برنج گزیدہ شود و برگ تنول بسیار و پارچہ سر بیاض و الفہ و ہیر و
نیک بانند و چانگ و دیو دیست نزدیک او دریائے بتی و پورنا با ہم پیوند و ان مکان را
بزرگ نیایش گاہ دانند و چکر تیر ہتہ خوانند و با بچہ درین صوبہ رود بار فراوان گزیدہ ترین تالی از میان
برار و گوندوانہ بر جوشد و پورنا نیز از ہما نجا بر خیزد و دریائے گرنی و بتی نزد چوپرہ با ہم اتصال برگیرد
و ان مکان را بزرگ دانستہ مردم از دور دستہا بہ نیایشگری آیند این ولایت بنام غریب خان مرزا بن
خاندیس مقرر کردہ بودند در عہد خلافت حضرت جلال الدین محمد کبیر بادشاہ چون قلعہ آسیر
بہ شمشیر مسختہ شیخ ابوالفضل علای قشیر در آمد و ان ولایت بشاہزادہ دانیال خلف دوم حضرت
بادشاہ مرحمت گشت بر وفق حکم علی بداندیس موسوم گردید اکثر زمین داران این صوبہ کوئی
نہیل و گوند طول از بزرگانو کہ بہند یہ پیوستہ است تا تلنگ کہ متعل بولایت احمد آباد است
ہفتاد و پنج کردہ و عرض از بامود پیوست بہ برار تا پال کہ بالوہ اتصال دارد پنجاہ کردہ خاور
رویہ برار و با ختر و شمالی مالوہ جنوبی جالندہ و پنج سرکار شمل بر یکصد و دوازده محال و چہل چہا

کروردی و شش لک و نوزده هزار دایم داسل این صوبه است *

صوبه مالوه

ادین شهریت بزرگ پاستالی تختگاه راجه بکرماجیت که تا حال در هندوستان سنده او
مینویسند در آن مصر بود و وسعت که در آن وقت بوده بسیار از بسیار نوشته اند دریائے شیوپرا
پایان ادیرود و گزین پرستشگاه بر شمرند و شگفت آنکه گاه گاه موج شیر برزند و مردم وند
از او برآموده آورند و بکار برند و بقدرت الهی بارماچنین بظهور آمد و چند پیر می از بزرگ شهرت
پاستانی است قلع سنگین بسیمصد و هشتاد و چهار بازار و سیصد و شصت فراخ سراور
دوازده هزار مسجد دارد و گوناگون مردم در و آباد تو من قصبه ایست بر ساحل دریائے تواریده چشمه
ابی در و نمودار گردد و بتجانه ایست بزرگ اگر در و نقاره توارند او از بیرون نشود و هیچ کس نشود
مند و شهریت سترگ دور قلع او دوازده کوه و مناره هشت منطری در میان در زمان سابق
چندگاه دارالحکومت بود عمارات عالیہ یا دگا پیشینان و مزارات سلاطین خلج در و سست شگفت
آنکه گنبد مزار سلطان محمود پور سلطان مو شنگ و تابلستان اب تراوش نماید و مردم بدو گردند
گویند که در آن دیار سنگی پیدا آمد که هر چه از فلزات بدو رسد زر گردد و آن را بزبان هند پارس
گویند و بار قصبه ایست در زمان پیشین تختگاه راجه بهوج و دیگر فرمان روایان دالاشکوه بود
القصه درین صوبه آب و هوا معتدل است در زستان بجامه نچته دار و تابلستان باب شوره
احتیاج کم شود و چهار ماه بارش نختی بسودی گراید و شبها تابلا پوش از زوافتد زمین این صوبه
نسبت برزهاے دیگر نختی بلند و همه کشت پذیر و هر دو فصل گزین شود گندم و خشک خاص و شکر
وانبه و خورپزه و انگور بهتر شود و در بعضی جا خصوص در حاصل پور تاک در سالی دو مرتبه برود
و برگ قبول عجایب باشد و در اکثر بیابان نیل فراوان که دمه فرزندان خود را تاسه سالگی افیون
بخورش دهند و جمیع مردم کشا و زو و بقال و اهل حرفه و صنایع و غیر ذلک بیدست افراز
جنگ نباشند و گزین دریائے این صوبه نریده و سپر دکالی و سنده و یتیم و گودی و شیوپرا
است و در هر دوسه کوه رودی بس صاف و سبک و برکناره هر یک بیدها خود رسته و
گلهائے رنگین و خوشبو و سنبل و در صحرا کولا بهاد و درخت زارها و سبزهاے فراوان طول این

صوبه از پایان گدھ تا با سوره دوصد و چهل کروه و عرض از چندیری تا نذر بار دوصد و سی کروه شرقی باند هو غرنی گجرات و اجمیر شمالی نزور جنوبی بگلانه سرکار اوجین درالیین و چندیری سارنگپور و بیجا گده و مند و وگا گرون و کوبری و مهنده و غیره دوازده سرکار مشتمل بر سیصد و نه محال و سی و شش کور و نو دکن و هفتاد هزار دام داخل این صوبه است *

صوبه داراجمیر

اجمیر شهریت قدیم و مصریت پاستانی پیوست ان قلعه بهتلی یادگار است از راجه بهتل فراز کوچ بسیار دشوار گذار و پیوست شهر کولابی است اناسا گرسه کروه مدور و بس ژرف بسیاری جانوران ابی ننگ و غیر ذلک در و عمارات بادشاهی برکنار آن و مزار پرانوار خواجه معین الدین چشتی علیه الرحمت درون شهر بر دامن کوه بر ساحل کولاب چهاره واقع است این خواجه پور غیاث الدین حسن از زبده سادات حسینی است در سال پانصد و سی و هفت هجری در قصبه سنجراز دار سحستان سعادت ولادت یافته و در پانزده سالگی پدر بزرگوار ایشان انجمنی شد ابراهیم قندوری را که از نزد یکان درگاه آئی بود بر و نظر افتاد جذبه آئی در گرفت در حبت و جوئے رمنوی گردید و در هر دو تبارع نیشاپور بصحبت خواجه عثمان چشتی رسیده بر ریاضت اشتغال ورزید و در بست سالگی از شیخ عبدالقادر گیلانی یعنی حضرت میران محی الدین قدس اسد سره فیض اندوخت و در سن پانصد و هشتاد و هشت هجری که سلطان شهاب الدین غوری فتح هندوستان کرده در دلی آمده بقصد عزلت در اجمیر رسید و از دم گیری ایشان گزیده گروه مردم بهره برگرفتند روز شنبه ششم ماه رجب سنه ششصد و سی هجری بملک تقدس خرامش نمودند مزار مقدس زیارت گاه خلایق است سه کروه اجمیر بهکر نام کولاب است بس بزرگ اندازه ژرفائی ان را هیچکس نشان نمیدهد پرستش گاه متقدمین است و بموجب کتب هند ان را مرشد جمیع معبد تصور کنند و اعتقاد ان دارند که اگر شخصی غسل و طواف تمامی اکنه شریفه روی زمین کرده باشد تا آنکه درین کولاب غسل نسازد و شتر ثوابیت چتور قلعه ایست مشهور از اعمال این صوبه کان جسد در گو گنده توابع ان و معدن مس در حین پور عمده مانندل واقع است و ان قلعه در تصرف رانا بود حضرت جلال الدین محمد اکبر پادشاه

خود متیخیران متوجه شده بود بمجاریات و مجادلات بسیار فتح نموده چنانچه این دوستان مشهور است در زمان پیشین سردار انجرا را اول گفتند که اکنون از دیر باز را ناگویند و خود را از قوم گهلویت از نژاد نوشیروان عادل گویانند چون نیاگ ایشان در موضع سیودا انگاه ساخت از نیجبت الحال سیودا مشهور شدند و بر همین تیمارداری ایشان کرده بود در نیصورت بر همین نیز گویند و مقرر است که راتار در وقت جلوس بر سندیاست قشقه از خون ادم دهند در سانبهر نمک بس گزیده شود نزدیک شهر غدیر است بزرگ چهار کوه طول و یک کرده عرض آب این بغایت شور و درون غدیر بسیاری قطعات زمین بهان شالی مایه است زمین را از کلند کند و نرم کرده از آب ان غدیر بسبب سازند بعد پانزده شانزده روز که زمین آب را جذب میکند تمام قطعه زمین نمک امودی شود ان را از کلند با کند و بر کزار انداخته آب می پاشند خاک از جدای شود نمک صاف بر می آید نیلگون و سرخ و سفیدی شود و چندین لک و پیه را هر سال بفروخت می رود و محصول ان بر سر کار بادشاهی بضبط در می آید درین صوبه اکثر بوم رگستان و آب و دره برای مدار کشت کار بر ریزش ابر است جوار و با جره و موته فراوان هفتم هشتم حصه غله بدیوان میدهند نقدی رواج کم است و مزروعات ربیع قلیل و بستان نزدیک باعتدال و تابستان بسیار گرم اکثر جا کوه جنوبی و جابائے دشوار گزار و مسکن قوم کچوا به و راتهور و دیگر راجپوتان و سرکشی انجاعت اکثر از رگستان است که چند در چند فرسخ آب ندارد و عا کر بادشاهی بسبب بے آبی یک بارگی تواند در اماکن انهار رسید طول این صوبه از امیر تا بیکانیر و سیلیر صد و شصت و هشت کرده و عرض از نهایت سرکار اجمیر تا با سنواره صد و پنجاه کرده مشرق رویه مستقر بخلافه اکبر آباد و غرب رویه دیپالپور تابع ملتان شمالی مقصات شاهجهان آباد جنوبی گجرات احمد آباد و سرکار اجمیر و چتوڑ و تهنپور و جوده پور و ناگور و سروبی و بیکانیر هفت سرکار مشتمل بر یکصد و بیست و سه محال و پنجاه و پنج کرد و سه لک و شصت هزار دام داخل این صوبه است *

صوبه البرکات گجرات

از توابع ولایت گجرات خصوص از تانج سلطان بهادر شاه والی ان ولایت چنان مبالغه

درآمده که در زمان پاستان تختگاه شهرتین و چندین چانپانیر بود چون سلطان احمد بن سلطان محمد بن سلطان مظفر شاه در سنه هشتتصد و دوازده هجری سرورارائے فرمانروائے گشت برکنار دریائے سا برمتی قلعه متین و عمارات نوآیین و شهری بوسعت طرح انداخت و با حمد اباد موسوم گردانیده و دارالسلطنت مقرر ساخت و چون اود مدت سی و دو سال و ششماه فرمان روائے کرد در ایام حکومت خویش بآبادی و معموری ان کو ششید از نیجبت شهرے عظیم گردید و بیرون ان سیصد و شصت معموره بر منط خاص که هر یک را پوره گویند اباد گشت و ناگزیر شهر بار هر یک پیدانرا از سجد و خانقاه و مینار با کتابخانه مشگرفت در دست و در پوره رسول اباد مزار شاه عالم بخاریست که بولایت شهرت داشتند و طوابع انام از مریدان و معتقدان انجا بست القصد درین مصرعقت، فاما بیشتر که پیریل و دیوار از خشت و چونه و برخی از عاقبت مینی سنگین بنیاد پهنار و دیوار کاواک بر سازند و نهانی راه میگذازند که در وقت ضرورت از ان راه بدر رفته نجات خود نمایند و بعضی از باب متول تہ خانہ درست ساخته تمام عمارت خانہ را از چونه و گچ آچنان تقبیه کنند که آب باران پاک و صاف در تہ خانہ که بسان حوض میازند میرسد و ان را بزبان آن ملک تانکه گویند و تمام سال ان آب میخورند نقاشان و خاتم بندان و دیگر هنر پیشگان بمرصفت را چنان کار بندند که خط خوش نمودار گردد و قلمدان و صندوق و جزان بر سازند و زرتاری پارچه از چیره و فوطه و جامه دار و مخمل و زربفت و تات بند و خارا گزیده بافند و گوناگون قماشش روم و فرنگ و ایران را تقلید نمایند خصوص قطنی نیکو بافند و بدور دستها بار مغانی برند و شمشیر و جمد هر و کپوه و تیر و کمان شایسته سازند و خرید و فروخت جواهر و زیاده بسیار شود و نقره از ولایت روم و عراق آورند در خوش هوائے ویافت گزیده کالائے بے همتاست که در سہ احمد آباد و متوہ نقبہ ایست دل کشا و باگاہ اکثر اولیائے خصوص مزار قطب عالم پدر شاه عالم بخاریست پارچه باندازه درست بران افتاده بعضی چوب و برنج سنگ و نحی این لقمه و گنسنند و شگرفت دارستانی برگذارند تین شهریت پاستانی در سوال احمد ایام تختگاه در سال طین اولایین بود و دو قلمه متین دار و یکے سنگین و دیگر سہ خشتی در ان زمین کا و گزیده پیدائے یاد چانپانیر گزین و تریست بر کوچه نیکر و بلند پسند و دوازده دارد یکجا قریب شصت گز بریده تخته بند گردانیده اند و ہنگام کار بردارند چند گاہ تختگاه بود و موت از نامور

بنا در است و چند بندر دیگر از توابع او دریائے تمپتی نزد او بگذرد و هفت کروزه دریائے شور
 در شود گونه گونه میوه خاصه انناس فراوان و گلهائے زنگارنگ و افرو تیل خوشبوئے هر گونه گزین پذیر
 آید قومی زرد شسته کیش از فارس آمده بنگاه ساخته بنگامه آتش پرستی باین خویش گرم دارند
 میان سورت و ندر بارکو هستانست ابادان را بگلانه گویند ولایت مموره خوش آب و هواست
 انواع میوه خاصه شفتالو و سیب و انگور و انناس و انار و ترنج و انبه خوب شود و هفت قلعه
 نامور دارد و از انجمله سالی و مولیر مشهور و زمیندار از قوم کچها را تهور است بهر وچ قلعه گزین دارد
 و دریائے نر به از پایان گذشته دریائے شور پیوندد و از بنا و مشهور است و چند بندر دیگر
 با متعلق گوناگون پارچه بافند خصوص اچ مشهور و بازار گنان با طراف گیتی بر بند سر کار سورت نه ملک
 جدا گانه بود مرزبان کس اینجاه هزار سوار و یک لک پیاده داشت بفرمان روائے احمد اباد نیایش
 بجی کرد خانخانان اکبر شاهی انلک را بوقتی و ضبط در آورد از بندر گوگه تا بندر از امر اصد و بست
 و پنج کروزه طول و از سردار تا بندر دیو هفتاد و دو کروزه عرض دارد هوائے او سازگار و
 میوه و گل بسیار از بسیار و انگور و خورپوزه نیز میشود و این ولایت نه سخت است و هر جا
 الوی جدا گانه از افرونی درخت زار و در هم پیچیدگی کوستان طریق گردن کشی دارند چون کله
 سنگین و ثریست در نهایت متانت و حصانت سلطان محمود والی گجرات بعد محاسبه فراوان
 ان را بزور گرفت و نزدیک ان قلعه دیگر احداث کرد که در تال قلعه بالائے کوه فراوان چشمه دارد
 و بزرگ معبدیست نیز در نزدیکی ان رود بهادریا دریائے شور پیوندد و ماهی چنان نازک شود
 که اگر زمانے در تاب افتاب نهند بگدازد و در ان نواحی شتر و اسب گزیده شود سومنات
 پرستشگاه قدیم و در اکناف شهری تمام دارد و سه کروزه ان دریائے شور است پنج بندر با متعلق
 و چشمه سرستی از نزد او براید و امکان را از بزرگ ترین اماکن شمارند مشهور است که پیش ازین که
 قریب پنجاه سال میگذرد و پنجاه و شش کروزه اوم از قوم جادوان در میان دو دریا که سرستی
 وهرن باشد خدا خند بادیزه در افتاده فرو شدند و در نیم کروزه سومنات سبها لکامکانی
 است بزرگ سری کشن را از دست صیادی تیر بر پا رسیده و برکناره دریائے سرستی زیر
 درخت پیل انجانی شدند ان را پیل نیز گویند و بزرگ معبد دارند و قصبه مول معبدیست
 منسوب بهادیو هر سال پیش از برسات در روز معین جانوری که بزبان هند سنگه گویند

پدید آید اندکی خورد از کبوتر و بوسے گنده و برنگ سفید و سیاه بر فراز معبد نشیند و عشرت کند
 و بخلط و نقد زندگانی بسپرد و آن روز مردم شهر فراهم آمده گوناگون خوشبوئے بسوزند و از
 مقدار سپیدی و سیاهی او اندازہ بارش گیرند از سیاهی باریدگی و از سفیدی خشکی تفول کنند
 پیوسته آن دوار کا که آن را جگت نیز گویند معبدیست مشہور چون سری کشن از متہرا برآمدہ
 در آن مکان رفته توطن گزیدہ بود از پنجہست بزرگ نیایش گاہ دانند نزدیک آن قصبہ کاٹھی است
 مسکن قوم اہیر از کیش ہنود خارج اند پختہ ہمہ کس میخورند حسن فراوان دارند چون حاکم نو در انجا
 میرسد پیمان بر میگردد کہ از نا پارسائی زنان مواخذہ نکنند آن زمان خستیار آبادی میکنند والا
 قصد بر آمدن دارند و ترک وطن میسازند متصل آن زمینی است بد رازی نو و گروہ پیشتر از موسم
 بادن دریائے شوز بجوشد و آن زمین را فرو گیر و چون بارش فرو نشیند رومی نہدان زمین خشک
 گردد و نمک فراوان شود و کچہ ولایتی است جدا گانہ عرض و طول آن دو صد و پنجاہ گروہ مغرب
 رویہ سند است در بیشتر ریگستان شتر و بز بسیار شود اسپ تازی نژاد آن ولایت مشہور
 است گویند باز رگانی براہ دریائے اسپان عربی می اور و ناگہاں جہاز بر شکست و صد اسپ
 او بر تختہ بکنارہ برآمدہ درین ولایت رسیدہ تا حال نسل آن اسپان در آن حدود است
 المقصہ درین صوبہ ہوا معتدل بیشتر ریگستان است و کشت کار جواری باجرہ و مدار خورش
 بر آن مزروعات ربیع کمتر شود گندم و دیگر غلات از مالوا و اجمیر و برج از دکن اورند پیرامون
 مزروعات و باغات ز قوم بر نشاند و حصاری حصین بر دی کار ایہ درین صورت این دیار
 دشوار گذار است و از انہوی درخت بشکار عشرت نتوان کرد از انہوی درخت انہ
 و غیرہ یک بستان توان شمرد و از پتن تا بروہ صد گروہ انہ زار است و شیرین بردہ و
 برخی از خامی شیرینی اورد و انجیر گزیدہ شود و خرپوزہ در بستان و تابستان ہمہ سرد انگور و
 گل بسیار در صحرا یوز فراوان کہ ہر سال در دام اورند و بصید فنگنی اموزند گاو و آن دیار درخت
 بنجی و تنومندی و نیکو رفتاری و تیز روی مشہور است جفتی پانصد روپیہ و افزون ارز و ہمہ
 روز پنجاہ کردہ در نوردد و گزین رود ماے آن ولایت سا برمتی و با ترک و ہندری و نربہ
 پتی و سرستی و ہرن است و دو چشمہ ایست کہ آن را جمنہ و گنگا گویند طول این صوبہ از برمان پو
 تا دوار کا سیصد و دو کردہ عرض از جالورتا بندر و من دو صد و شصت کردہ شرق رویہ
 خاندیس و مغرب رویہ دوار کا کہ بر ساحل دریائے شور است و جنوبی کوہ بہر جا پستی و تنگی دارد

شمالی جانور و ایدر جنوبی بندر و من و کنبایت سرکار احمد اباد و پتن و نادوت و بہر و پنج
وہر و وہ و چانپا نیروگو و ہرہ و سور تہہ و اسلام نگر عرف ہارنہ سرکار شمل یک صد و ہشتا
و ہشت محال سیزدہ بندر و پنجاہ و ہشت کردوسی و ہفت لک و نو ہزار و ام و جنس این
صوبہ است +

صوبہ رتھتہ

درین ولایت در پاکستان زمان برہمن اباد نام شہری بزرگ تختگاہ بود قلعہ ان ہزار و چہار
صد برج داشت ہر یک بفاصلہ یک طناب بعد ان اد پور پاسے تحت گردید از برج
و بارہ ان افرادان نشان دہند پس ازان دیول اکنون رتھتہ و دیپیل دارالحکومت است
شہری بزرگ جامع جمیع اشیاء خاصہ مرادید و اجناس بنادر افرادان و درین ولایت سوم بخش
از کشاورز برگیرند و کان نمک و اہن افرادان محصول دہد و در شش کروہے کان سنگ رداہرت
بقدر بایست دراز و کوتاہ بریدہ بکار عمارت برند اکثر مدار کشتی است و بسیار کونہ باشت از
خورد و بزرگ چہل ہزار خواہد بود شکار گور خر و نیز خرگوش و کوتہ پا چہ و خوک و ماہی افرادان مدار
خوش بر برنج و جغرات و ماہی است و ماہی ساقی ساخت و کشتیہا را برامودہ بہ بنادر و اطراف
برودہ سود برگیرند و از ورغن برکشند و بکار کشتیہا آید و قہی از ماہی است کہ ان را پلوہ گویند بخش
مزگی و لذت بخشی کم ہمتا از دریائے شور در سہ آید و ان ماہی نام اورند غیر ازین دیار جائے
دیگر ان ماہی نشان نہ بہت و جغرات گزیدہ شود و چہار ماہی از ان برنگر دووگن افرادان و میوہ
گونگون خاصہ انہ خوب شود در صحرانور پوزہ خورد و بہر سہ جگر خورد و این دیار مشہور تر فی الاکناف
است بنظر و افسون جگر مردم خصوص جگر طفت سال بر بایند تخصیص در وقت طعماسام خوردن
بر ہمہ کس نظر او زیادہ دخل دارد و بعضی گویند کہ او با گاہ گاہ حالتی رود ہر ہر کس کہ نظر
اندازد بخود گردد و در ان حال جگرش بر بایند و بہم پیشگان بخش کردہ بخورد و پیسانہ زندگی
ان بخود لبریز گردد و جگر خوارہ ہر کرا بخواید مانند خود سازد و پارہ ازان بخورش در دہد و
افسون براموزد و بر گفتار کہ جانذاری درندہ صحرائی است سوار شود و بقوت افسون او را
رام گردانند و از دور دستہا خبر او چون گرفتار آید دانندگان ساق پاسے او شگافتہ

دانه بسان انار دانه برارند و بخوردن رفت رسیده دهند قدرت الهی بی یابد و این جگر خمارگان نوی
 جاود و امنون میداند که اگر سنگ آسیا بگلوبسته در دیا انداخته شوند فرو نمیشود و در آتش نمی سوزند
 اما دانیان کار چون میدهند که بیکه از آنها را ازین روش باز دارند بر هر دو شقیقه او داغ می
 نهند و چشم آن را بنمک انباشته در خانه تا چهل روز او بخته دارند و طعام بے نمک بخورند
 دهند و برخی امنون خوانند ازین عمل از جگر خواره امنون خود فراموش می شود و از روش خویش
 بازی آید و جگر خواره اکثری از زنان می باشند و بعضی مرد و اسیب این خدایا ترسان
 به چشم خود دیدم که جگر طفلان نو نهال باغ زندگی را بر بایند اگر چه این خدا فراموشان در هر بلادی
 باشند و اما در بلاد تهته بیشتر باشند مهتا و کروس تهته هنگلارج مکانی است منسوب
 در گامیان شمال و غرب نزدیک دریای شور از دشواری راه بیابان و نایابی آب و رهنی قوم
 بهیل رسیدن هر کس در آن مکان دشوار است مگر بعضی از فقیر خاصه شناسی سراپا برهنه
 اختیار گسنگی و تشنگی نموده در انجا رسیده پرستش گری نمایند و درآمد و شد که زیاده از پانزده روز
 می کشند تصدیق بسیار می یابند سرکار سیوستان تاج این صوبه است برکنار دریای سند
 و درین حدود کولابی است بزرگ دوروزه راه درازوان را سپهر خوانند و بر فراز آب میهنها
 ساخته برخی از ماهی گیران سکونت دارند و زندگی خود به بیشتر ماهی گیری بسر برند چنانچه در ولایت
 کشمیر نیز روی آب دل زمین میسارند و درین صوبه از حدود ملتان و اوج تا تهته و کج مکران
 شمال رویه کوه های خار بلند و مسکن اقوام بلوچ و بعضی افغان و جانب جنوب از اوج
 تا گجرات کوه های ریگ و موطن گروهی که بنگاه رئیس آنها جیلیر است و از دیگر اقوام اچیت
 و از بهکرتا نصیر پور و امرکوت مردم سیسوده و جاریج و دیگران توطن دارند و بزرگ ترین
 دریای سند است و از رگکان از ملتان و بهکرتا اموال و ائصال بر راه دریا بر شتیها به تهته می برند
 بلکه مسافران و متروکان عساکر گران بدان راه دریا بجانب تهته میروند کم وقتی خواهد بود که
 بر راه خشکی شکایات گران را نوردانظر شود اما از دشواری جنگل و نایابی آب تصدیق
 می کشند طول این صوبه از بهکرتا کج مکران دو صد و پنجاه کوه و عرض از قصبه بدین تا بند لاری
 صد کوه شرق رویه گجرات احمد اباد و غرب رو کج مکران شمال بهکرتا جنوب دریای شور سرکار
 تهته و سیوستان و نصیر پور و امرکوت چهار سرکار شمل بر پنجاه و هفت حال قج بند و کوه

وچہل ونہ لک و ہفتاد ہزار دام داخل این صوبہ است +

صوبہ دارالامان ملتان

صوبہ دارالامان ملتان از شہر ہائے پاکستان است و قلعہ خشتین دارد و ہر گونہ مردم در و آباد
و گوناگون اشیائے ہر دیار بہ بیع و شرا میر و واسط تازی نژاد براہ قندھار از عراق سوداگران
سے ارند و در ان شہر بفر و خست می رود و ہوائے زمستان با اعتدال نزدیک تابستان گرما
افراط دارد و بارش کم و اہل ان زبان لاہور و سندھ ایجنہ دارند قالی و شطرنجی گلزار و چہیت
بہ تقلید بندرنیکو سازند و درون قلعہ خواب گاہ شیخ بہاوالدین ذکریا المشہور بخندوم العالم واقع است
و ہر مزار منظر انوار گنبد بلند از خشت و چونہ برا فراختہ اند این شیخ پور شیخ وجیہ الدین محمد
بن شیخ کمال الدین علی شاہ قریشی در سال پانصد و شصت و پنج ہجری در کوت کرور سعادت ولادت
یافت و در خورد سالی ایشان پدر بزرگ دار رحلت نمود شیخ بدان ش اندوزی اشتغال ورزیدہ
علوم رسمی تحصیل کردہ اختصار سفر نمود و بعد سیر ایران و توران در بغداد رسیدہ شہین شہاب الدین
سہروردی ارادت اورده و پایہ خلافت یافت شیخ عراقی و میر حسینی از وفیض برگرفتند از بغداد
در ملتان رسیدہ اقامت ورزیدہ بسیاری از معتقدان ارادت اورده و فیض یاب شدند با شیخ
فرید الدین گنج شکر فراوان دوستی داشت و مدتی با ہم بودند ہفتم ماہ صفر سال ششصد و شصت
ہجری نورانی پیری نامہ سر بہر اورده بدست شیخ صدر الدین خلف ایشان بدرون فرستاد
حضرت شیخ ان نامہ را بر خواند و جان بحق تسلیم نمود و از چہار کج خانہ او از بلند شد کہ دوست
با دوست پیوست بسادہ ملتان شگرت حیرت افزا ازان حضرت بر زبان صغار و کبار است
نان دیار شیخ صدر الدین عارف پور شیخ بہاوالدین ذکریا در سنہ ہفتصد و نہ ہجری رحلت نمود
شیخ رکن الدین پور شیخ صدر الدین عارف و شیخ یوسف کرویزی و شیخ موسی گیلانی و شمس الدین
تبریزی و بسیاری از اولیائے در ان شہر سعادت بہر اسودہ اند و مزار منظر انوار ہر یک زیارت
گاہ خلایق است چہار کوسہ ملتان جنوب رویہ سید زین العابدین پدر سلطان سرور است
در ایام تابستان مردم از اطراف ہوائے زیدت آمدہ مجمع عظیم کنند و چہل کوسہ ملتان
غرب رویہ دامن کوبہ بلوچستان انطرف دریائے سندھ خواب گاہ سلطان سرور است
این سید زادہ در اعجاز برنائے بریا صنات شاقہ و عبادات مالا یطاق بر نفس امارہ زیان کارہ

غالب آمده و به برکات ان مرات ضمیمه بخلایافت و بانوار شمع عرفان شبستان باطن روشنی گرفت با اتفاقی که روداد بقوم جست کهو کهر آوینش گردید سلطان سرور و میان دهودا برادرش درجه شهادت یافتند بی بی بامی زوجه آنحضرت تاب جدائی نیاورده رخت هستی بر بست میان پانا خلف ایشان که خور و سال ویتیم ماند نیز آنجهانی شد و در دامن کوه مدفون شدند و بمزار شهید شهرت گرفت از اتفاقات حسنه تاجری از قندهار بست^(۱) ملتان می آمد چون نزدیک مزار مسطور منزل کرد ناگهان پائے شترش بشکست تاجر از بر داشت باران شتر عاجز آمده بمزار شهید نذر بست بارادت الهی همان وقت پائے شتر درست شد و تاجر اعتقاد آورده نذر بایثار سائیده محل برشته بسته راهی گشت و این مقوله نادر در اطراف مشهور گردید و از ان زمان ان مزار بزرگ و از زیارت گاه خلایق گشت و علاوه ان که کس یکے نابینا و دویم مبروص و سیم نامرد و مجاورت مزار خستیار کرده است عاده دفع علل خود نموده بقدرت ایزدی نامرد و جویست و مبروص تندرستی و نابینا بینا کئے یافت و موجب مزید اعتقاد طوایف انام گردید و این سانحه غریبه شهرت پذیرفت چون نابیسنا کئے مذکور را گاه و کلنگ در بادی النظر بنظر درآمده ان سه کس بین نام مشهور شد و اولاد انهارا که نجا و رست مزار دارند تا حال گاه و کلنگ نامند القصه عالم عالم طبقات خلایق از اطراف ممالک و اکناف گیتی لطوافت ان مزار پر انوار رسیده نذر است میگذرانند و استعلا کئے حصول مرادات میکنند و کجاست ایزد جان بخش مرام خلایق حاصل میشود علی الخصوص در برادر ایام زمستان از هر طرف مردم بسیاری آیند از شهر ملتان تا مزار که فاصله زیاد و از چهل کر و و واقع است تمام راه آدم امودی شود و هجوم خلایق در ان راه انقدر میشود که بتجریه راست نیاید و قصبه اورنج خوابگاه شیخ جلال پور سید محمود بن سید جلال بخاری مشهور مجتهد و جهانیا است شب برات هفصد و هفت هجری بعرضه وجود آمد مرید و خلیفه پدر بزرگوار خود است از شیخ رکن الدین ابوالفتح سهروردی نیز خلافت یافت و در دلی شیخ نصیر الدین چراغ دلی را دیده فراوان فیض اندوخت چهارشنبه عید قربان هفصد و هشتاد و پنج خنجر پیکر بر انداخت درویشان ملنگ و دودا کئے سراپا برهنه از مریدان ان جناب در هر جانب هستند و ذکر علی مینمایند و در شهر پتن عرف اجد و هن سرکار و بیالپور خاور رویه ملتان خوابگاه شیخ فرید الدین گنجشک پور جلال الدین سلیمان رزاد فرخ شاه کابل است

زاد بوم ایشان قصبه کھوتوال نزدیک ملتان واقع است در سرآغاز برنای بدانش آموزی رسمی سرگرم بود و در ملتان اتفاق حواجه قطب الدین محمد نجیبی را دریافته فراوان فیض اندوخت و بهمپای ایشان در دہلی آمدہ بارادت کامیاب گشت و بعضی گویند کہ بدستوری حواجه از ملتان بقندھار و سیستان رفت و تحصیل علوم پرداخت بعد ان بملازمست حواجه در دہلی رسیدہ سخت ریاضت ها و آویزش بالنفس امارہ نمودہ فیروزمند گشت و برخصت حواجه در قصبہ ہانسی آمدہ اقامت ورزیدہ حواجه قطب الدین در وقت رحلت فرمود کہ خرقد و عصا و غیرہ انچہ از پیر رسیدہ بشیخ فرید الدین سپارند شیخ از اصغائے این معنی از ہانسی بدہلی آمدہ امانت برگرفتہ مراجعت نمودہ در متن طرح اقامت انداخت و فراوان کسان از فیض بخشی ایشان کامیاب شدند چون از برکات نظر کیمیا اثر ایشان تودائے خاک شکر گردید بگنج شکر مشہور شدند روز شنبہ نجسم محرم سال ششصد و شصت و ہفت ہجری دہتن جہاں ناپایدار را پرورد نمود القصہ سرکار دیپالپور تابع این صوبہ است قوم و تود و گرو گوجر و غیر ذلک در ان سرزمین سکونت دارند و بتجدد و تفتن مشہور چون در ایام بارش دریا کے بیاہ و ستلج در محال این سرکار رسیدہ بر سطح زمین چند فرسخ در چند فرسخ پہن و عریض میگردد اکثر اطراف ان نواحی زیر آب می آید و ہر سال طوفان نوح در ان نواح بظہور میرسد و بعد بر رفتن آب از بس رطوبت و سیرابی در تمام ان سرزمین جنگل انبوه سر بر می اورد حتی کہ پیادہ بدشواری قطع راہ میکند تا بسوار چہ رسد بدین جہت ان دیار را لکھی جنگل میگویند و مفسدان مسطورہ بتقویت دریا کہ در اماکن و مساکن انہا چند سخت شدہ جاریست و پناہ جنگل دشوار گذار کہ فرسنگها طول عرصہ دارد مصدر مہندی و قطار الطریق و دزدی میشوند و دست امرائے بادشاہی بتادیب و تخریب انہائی رسد و درین دیار زمستان باعتدال و تابستان بافراط شود و در خریف زراعت جواری و در زمیج گندم پیدائے یابد غوب رویت ملتان و پنج کروہے ان روی اب چناب ولایت بلوچان است درین الوس دو رئیس ہستند یکے دودائے کہ یکجاسی ہزار سوار و پنجاہ ہزار پیادہ با خود دارد و دیگرے ہوت کہ بست ہزار سوار و سی ہزار پیادہ را سردار است و ہر دو با یکدیگر تخالف و تنازع دارند و بر سر حدود آویزش کنند و از قبول اطاعت بادشاہی و ادائے شیشکش مقرری خود را و ولایت را در امان میدارند و وکلای ہر دو کس دار الحکومت ملتان حاضر بودہ بتقدیم احکام بادشاہی و اقدام او امر صاحب صوبہ قیام دارند ولایت بلوچ از و فوراً ہادی و تکثیر مزرعات ہر دو فصل فراوانی حاصلات

و امنیت از دزد و رهن مشهور است گویند که ولایت ملتان در عهد خلافت سلطان علاء الدین
ثانی والی دہلی از تصرف او بدر رفته بقوم لنگاہ تعلق یافته بود سلطان حسین لنگاہ فرمان روای
ملتان در زمان حکومت خود از کر و رکوت تامانکوت در جاگیر ملک سہرابی غیرہ بلوچان کہ از کج کمر
نزد او رسیده بودند مقرر ساختہ بود اما در عهد خلافت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ راجہ تو درل
دیوان اعلیٰ ان ولایت را بر بلوچان مسلم داشتہ در میان خراسان و ہندوستان یک محکم مقرر
ساخت و در حد و دہر و کشور سد باستحکام انداخت جنوب رویہ ملتان بہر قلعہ ایست متین
و حصنی است حصین در پاستانی نامہائے منصورہ می نویسند دریگاہ پانچ رود پنجاب
یکتائے گزیدہ در حواشی ان قلعہ میرسد و دو تخت شدہ دو حصہ جانب جنوب و یک حصہ
طرف شمال قلعہ مسطوریہ گذر و حصانت و متانت ان فی الاکناف مشہور است لشکر ہارا
یکبارگی برودست یافتن دشوار در ان دیار تابستان با قراط و باران کم شود میوہ گزین باشد
میان سیوی و بہر کوشتی است فراخ ہنگام تابستان سہ ماہ سموم دار و چون دریائے سند
در چند سال از جنوب بشمال گراید و ابادی دیہات خراب سازد از پنجہٹ خانہ از چوب و خس ساختہ
بسر برند و رواج عمارت پختہ و خام کم است طول این صوبہ از فیروز پور تا سیوستان چہار صد
کرہ و عرض از خط پور تا جیلیر صد و بست و پنج کرہ و درازی از صد گہرہ تا کج مکران ششصد
و شصت کرہ و خاور رویہ پیوستہ بہر کار سہ ہند غرب رویہ کج مکران شمالی شورکوت جنوبی صوبہ جمیر
سرکار ملتان و دیپالپور و بہر سہ سرکار شتمل بر نو دو شش محال بست و چہار کر و چیل و شش لک
و پنجاہ و پنچہزار دام داخل این صوبہ است *

صوبہ ارسلطنت لاہور

لاہور مصریت متقدمین برکنار دریائے راوی آبادی انرا بہ نو خلف راجہ رام چند نسبت
میدہند در بعضی تواریخ لاہور و لہاوند نیز مینویسند چون از گردش چرخ دوار بعد امتداد او را
در ارکان آبادی ان انہدام روداد قلیلی نشان معموری ماند دار الحکومت این ولایت شہر
سیالکوت گردید بعد از انکہ سلطان محمود غزنوی فتح ہندوستان نمود ملک ایاز کہ منظوم نظر سلطان
و در خوبی و فراست بے ہمتا بود بہ ابادی آن شہر متوجہ شد و قلعہ پختہ احداث نمود و شہری تجید
آباد گردید و خسرو شاہ و سلطان خسرو ملک پسرش از اولاد سلطان محمود بتازگی فتح این ولایت

کرده لاهور را دار السلطنت کردند و تاسی و ہشت سال دار الحکومت اولاد سلطان بود بعد ان احدی از سلاطین ہند در ان شہر اقامت نورزیدہ آبادی از رونق بر افتاد پس از مدت تاتار خان از امرائے سلطان بہلول لودی دار الحکومت نمود بعد ان کامران مرزا خلف حضرت بابر بادشاہ در ان مصرقامت و رزیدہ باعث و فور آبادی گردید پس از ان حضرت جلال الدین محمد گیسو بادشاہ د عہد خلافت خویش بہ آبادی ان توجہ فرمودہ قلعہ متین^۱ شہر بناہ و دولتی نہ اعدا ث نمودہ بتازگی رونق بخشید بعد ان حضرت نور الدین محمد چہانگیر بادشاہ عمارت عالیہ کہ بالفعل موجود است تعمیر فرمودہ مدتے از نزول اقبال ذریعہ و فور رونق شدند و از عمارات منازل بادشاہ زادگان و امرائے والا شان خصوص عمارت آصف خان عرف ابوالحسن بن عثمان الدولہ کہ بوسعت و نہشت بسیار است از دیا د آبادی گردید و در زمان حضرت شہاب الدین محمد شاہ جہان روز بروز مہموی افزود و در عہد حضرت محی الدین محمد اورنگ زیب عالم گیر بادشاہ غازی چون دریائے راوی بجانب شہر رو نہاد و از صدقات ان با کثر عمارت و بناات اسب رسید و سنہ چہارم جلوس والا برائے تعمیر بنیستحکم کہ سد انہدام عمارات تواند بود حکم مقتدرس بعد و پر پیوستہ فرمان پذیر ان بندہ بد رازی دو کردہ باستحکام تمام بستند و بحفاظت شہر سد عالم گیری بیان سد سکندری بروئے کار آوردند و در اکثر جہان سد تالاب زینہ ارکستہ لب دریا را بمثال لب خوبان و لغریب ساختند و خوانین والا شان نشیمن ہائے دلکش و منازل فرح افزا مشرف بدریا اعدا ث نمودہ زینت افزائے شہر شدند و از ابتدا کے سال چہارم لغایت حال کہ زیادہ از چہل سال میگذرد و در ہر سال ترمیم و تعمیر از سر کار بادشاہی میشود و برائے بند و بست مبلغی کلیہ بخرچ میرود و بے ثانیہ تکلف شہریت بزرگ و مصریت سترگ و وسعت و آبادی و انہو ہے مردم مانند این مصر کم نشان دہند گوناگون ہنر پیشگان ہر دیار و ہرگونہ صنعت گران روزگار سکونت دانند و اجناس ہفت کشور و کشیا کے بحر و بر بخرید و فروخت میرود اگرچہ در ہر کوچہ و بازار مساجد بسیار از بسیار است اما بر کنار دریا مجاذی دولتی نہ والا حضرت عالم گیر بادشاہ مسجدی عالی از سنگ بنا فرمودہ اند کہ زیادہ از پنج لاک روپیہ بران صرف شدہ دیگر در وسط شہر مسجد جامع وزیر خان عرف حکیم الدین شاہ جہانی بر رخسارہ مصر خال زیب افتادہ و درین مصر خواہا بگا و زبدۃ اولیا کے عظام میر علی جموہریت کہ فضیلت

با ولایت هم آغوش داشت و از عزیزین همراه سلطان محمود آمده در لاهور رخت هستی بر بست
 و سلطان فتح لاهور از برکات قدوم ایشان میدانست و نیز دیگر نزدیکان جناب صمدیت در آن
 شهر آسوده اند و مقبره معظمه حضرت جهانگیر بادشاه از وی مدیاسے را وی نزدیک شاهر و واقع است
 و مقابل آن مقبره اصف خان ابوالحسن جهانگیریت اگر چه در حواشی شهر فزادان باغ دل کشاد
 هزاران گلشن فرحت افزا است اما باغ شالامار که حضرت شاه جهان بادشاه بقلیب باغ کشید حادث
 فرموده اند دل فریب نظار گیان است چون اندکی از شهر و از سلطنت بقلم آمده بر اسے سیرانی
 سخن شطری از قصبه جات این صوبه مینویسد که دو ابه بست جالند هر قصبه ابست پاستانی
 و نزدیک آن خواب گاه ناصر الدین که در زمان خویش رتبه ولایت داشت و ایام تابستان خلایق
 بزیارت میزاید نجوم می آرند و نیز در حوالی آن قصبه مزار شیخ عبداللہ سلطان پوریت که بفضایل
 کمالست مشهور و معروف و در زمان فرمانروائی سلیم شاه بخطاب شیخ الاسلامی مشهور و
 معروف و در عهد خلافت هما یون بادشاه و محمد اکبر بادشاه مخدوم الملک خطاب یافت بود
 و بدین دو ابه قصبه بکوار و نیز متقدمین است سر ریاضت و ادیس و دور و یه و پنج تولد و چو
 و چره سفید و فوط طلا دارد و دیگر پارچه نیک گزیده می شود و چہینت دولائی و کار بادل و سلطان پور
 بہتر کنند و در دو ابه باری ہیبت پور پتی پر گنه ابست اسپ عراقی آسا و انجاسپید اسے یابد
 بعضے را ده هزار و پانزده هزار روپیہ قیمت می باشد و در چک گور و هر گوبند از توابع ہیبتی
 ہیبت پور باغ و تالاب خوبی است و در روز بیاکی خلایق کثیر نجوم می آرند و در دوسرے قصبہ
 ان رام تیرتہ بعد متقدمین واقع است و چند کر و ہے ان بہتالہ قصبہ ابست دل کشاد و مموہ ابست
 خوش آب و مہابانی این شهر اسے رام دیو بہتی است کہ زمیندار کپورتہل و رئیس قوم خویش بود
 گویند کہ نوبتے بحکمت آہی در پنجاب نوعی طوفان جو شش ہر زد کہ از دریاسے ستلج تا دریاسے
 جناب تمام زمین اب نشین و عمارت قصبات و دیہات مہندم و بسیاری ذی حیات منعدم
 گردیدہ بعد رفع طوفان مدنے ان سرزمین ویران بودہ بعد مدت در بعضے جا آبادی با صورت
 گرفت چون مغول بلخ و کابل و ہر سال بر ولایت پنجاب ترک تازی مینمودند ازین بہت این
 ولایت خراب و ہر طرف ویرانہ و عالم عالم زمین خرابہ میماند و حاصلات و مزیوعات چندان
 نبود و در عهد سلطان بہلول گودی کہ تا تارخان صوبہ دار لاهور گردید اسے رام دیو بہتی بیک تنگہ

تمام پنجاب را از تاتار خان اجاره گرفت و با تقاضای که روداد بشرف اسلام مشرف گشت و باعث
پیش آمد او شد و در سنه هشتصد و هفتاد و هفت هجری و یک هزار و پانصد و بیست و دو بکرمجاویت
باجازت تاتار خان قصبه بتاله که در آن مکان ویرانه و جنگل بود آباد گردانید و چه شنبه آنکه در هنگام
طرح شهر شگون خوب نشد از اسباب موقوف کرده در نزدیکی آن برپشته بنائے معموره انداخت چون
بر زبان پنجاب مبادله را بتاله گویند بنا بر تبدیل جای این شهر به بتاله موسوم گردید و جنگل بری نموده
بسیاری دیهات طرح انداخت و زراعت بکار رفت و پرگنه مقرر گشت رفته رفته احوال بحال
رسیده که حاصلش بهل خان گنج قارون میرسد و گنج پیر و یزدوم مساوات میزند و در بدایت حال
آبادی قصبه چندان نبود شمشیر خان خوجه سر که در زمان محمد اکبر بادشاه کروری آن پرگنه بود
عمارات حاکم نشین و تالابی فیض اموده باغی مطبوع احداث نموده رونق افزا گردانید و روز
بروز آبادی شهر افزونی پذیرفته معموره و دلفریب گشت بعد از کیشخ مشایخ کروری از احداث
عمارات متعدد و باغ دلفریب باعث دفور آبادی گشت اکنون در عهد عالم گیر بادشاه مرزا
محمد خان که احوال خطاب وزیر خانی دارد و در زمان بودن خدمت امانت این پرگنه سده و دوازدهم
عالم گیری دکانین یا نارنجت ساخته و باکی داشته و بجان سنگه قانونگوئی و پیران ایشان
منازل دل فریب و کاروان سرا و پوره تعمیر نموده و نیز قاضی عبدالحی عمارات سنگین و بازار و کاروان
سرا و مسجد جامع و باغ احداث کرده باعث افزونی رونق و معموری شده و گنگا و هر خلعت
میر اندر و میر چا بهی پنجه ساخته بر چهره بازار حال زیبا انداخته و نیز باغچه و چاه زینه دار و سواد قصبه
بر راه لاهور احداث نموده چون آب این هر دو چاه باب گنگا دم مساوات میزند از نیجهت بانی
ان را گنگا و هر گویند اگر چه در حاشی شهر حدائق مطرا در ریاض فرحت افزا بسیار است اما امرنگه
قانونگوئی باغی بتقلید شالامار پست و بلند مشتمل بر سه مراتب بغایت مطبوع ساخته و
مرتبه بالا مشرف بر تالاب شمشیر خان است و از نظراوت و نظارت نظر فریب نظارگیان
فرج بخش نتاشایان و درون شهر و حوالی آن خوابگاه بسیاری اولیا است مثل زبده و اصلان
درگاه باری شهاب الدین بخاری و شاه خراب و شاه اسمعیل و شاه نعمت الله و شیخ المهداد که
هر یک در زمان خویش رتبه ولایت داشتند و دو که و سه در موضع سالی مزار شاه بدر الدین
است که سلسله ایشان به پیر پیران حضرت میه ان می الدین میرسد و چهار که و سه بتاله در موضع

دیپالی وال تابع کلا نور مزار مظہر انوار شاہ شمس الدین دریائی است کہ از واصلان در گاہ احدیت
 بود از خوارق عادات ایشان طرفہ نقلہائے حیرت افزا کنند از انجملہ انکہ در زمان حیات ایشان
 دیپالی نامی ہندو از خداوند نزدیکان بود و نوبتے ایام غسل گنگ در رسید و طوایف ہنود روانہ
 شدند دیپالی بجناب حضرت رخصت سفر گنگ خواست آنحضرت رخصت نہ دادند و فرمودند
 کہ روز مہمود کہ برگنگ مجمع میثو دیا و دہاند چون آن روز در رسید دیپالی التماس نمود کہ فرمودند
 کہ چشم پوش چون او چشم پوشید خود را بکنار گنگ دید و بہ برادران و خویشان خود کہ پیشتر رفتہ بودند
 ملاقات کرد و باتفاق ان جماعہ غسل نمود و ہمگنان او را در آنجا دیدند ہمان زمان او چشم و اگر وہ خود
 را بملازمت آنحضرت دیدہ حیران کار خویش گردید بعد از ان کہ برادرانش از سفر گنگ مساکن سید
 او را در توطن دیدند ہر کدام بر زبان آوردند کہ دیپالی در سفر ہمراہ ما نبود اما بر ہمہ باتفاق او غسل گنگ
 کردیم و نیز در وقت مراجعت ہمراہی نہ کردہ و پیشتر از ما بسکن رسیدہ آخر الامر بر حقیقت کار
 واقف شدہ بر ظہور خارق عادت ان ولایت پناہ حیران شدند و بدیع ترا نکہ بعد چہ سال
 از ارتحال ان واصل در گاہ ایزد متعال در و در گران ہا مر حاکم کلا نور درخت سرس کہ نزدیک مزار
 بود بریدہ برائے کار عمارت کحت کحت ساختند بقدرت ایزدی ناگہان اوازی مہیب
 برآمد و زمین بتزلزل گردید و تنہ آن درخت خود بخود بر خاستہ ایستادہ و در و در گران از سنج
 این سانچہ ہولناک گریختند و آن تنہ درخت باز سر سبز شدہ برگ و شاخ برادر و این قصہ
 ناوہہ در اکناف گیتی مشہور گشت و باعث از دیاد اعتقاد طوایف انام بجناب آن زبدہ اولیائے
 عظام گردید و اکنون مزار مظہر انوار زیارت گاہ صفار و کبار است و در ہر شہر جمیع علی اکبر و شہر شہب
 جمعہ ماہ نور خلایق کثیر مذکور و مؤنث از نزدیک و دور بطواف می آیند و نذرات نقد و جنس و شیر و
 برنج و مالیدہ روغن و سفکرا و مویب گذرانند و ہر کدام باز زوے حصول مامول نذری بندند و
 بارادت الہی مرادات حاصل میشود و بر خلاف مزارات اولیائے دیگر خدمہ و مجاوران مزار جماعہ ہنود
 از اولاد دیپالی مذکور ہستند و ہر چند اہل اسلام بدافع جماعہ ہنود سعی کرد و میکانہ ہنود چون نظر خاص
 آنحضرت بر دیپالی مذکور بود پیش نمیرود و تا حال ہمان جماعہ بجا ورت قیام دارند در نزدیکی آن
 دہیان پور مگانی است کہ سرمدار باب حال و قال و مور و فیوضات ایزد و ذوالجمال بابالال
 در آنجا سکونت داشت و در زمان خویش صاحب عرفان و شناسائے یزدان و در گذارش حقیقت

و معرفت مرزبان بحر امواج گوناگون سخنان بود و اکثری از طوایف انام از خاص و عام مرید
و معتقد او هستند و اشعار هندی آنرا که در حقایق و معرفت و وحدانیت گفته است ورود و طیفه
خود دارند و بادشاهزاده دارمشکوه در ایام حیات خود اکثر اوقات بان معارف آگاه ملاقات کرده
بیان معرفت الهی در میان سماع آورد چنانچه از محاورات طرفین چندر بهان منشی شاه جهسانی نسخه
در فرس بعبارت مرغوب بقیه تسلیم آورد و دوازده کروسه بماله بر لب دریای راوی مکان بابا
نانک است که تا حال اولادش در آنجا سکونت دارد و در زمان خویش متافله سالار مسکات حقیقت
و مشعله دار طریق طریقت نظام تجلیات انوار الهی مثلاً باشرافات اسرار نامتناهی بود و اشعار
هندی در حقیقت حق و حقی مطلق گفته و حدانیت الهی بعبارات واضح و استعارات لایحه ثابت
کرده و گویند که این برگزیده افاق در سنه هزار و پانصد و بست و شش بکرماجیت مطابق مشاهد
و هشتاد و هجری در زمان سلطان بهاول لودی در مکان تلمونڈی راسے پهونہ سعادت ولادت
یافته بهمانجا در خانه جد مادری می بود چون در ازل مورد فیوضات الهی بود در خود سالکی علامات
کشف و کرامات و آیات خارق عادات از منصبه ظهور رسید و بسیاری مردم اعتقاد آوردند و
اکثر اطراف گیتی را سیر کرده در قصبه بتاله آمده که خدا گردید و در دیهی از دیهات بتاله بر آب دریا
راوی اقامت ورزیده غلغله خداشناسی و تاثر کلامی شهرت پذیرفت و عالم عالم خلایق از اطراف
ممالک آمده مرید شدند و از نزدیکیان انجناب مردانه نام مطرب بود که اشعار این مقرب درگاه
افریدگار در سرود و نغمه باین و لغزب گفته مردم را در دام عقیدت می آورد و ان پیشوا سے
خداشناسان در عهد سلطنت سلیم شاه افغان در عمر ما بین هفتاد و هشتاد و سالگی جهان گزران را
پرو و نمود اگر چه لکھیا س نام خلف رشید داشت اما چون دولت معنوی نصیب او نبود لهذا
لمبہ نام کھتری عرف ترہن را که از مصاحبان و مساز و نزدیکیان همراز بود گور دانک خطاب
کرده در وقت نزع قایم مقام خود گردانید و مدت سیزده سال سجادہ نشین بوده رحلت نمود
چون پسر داشت امر داس عرف بهیلہ را که دامادش بود بر سجادہ نشاند و مدت بست و دو سال
بر ہمنماے خلق پرداختہ قالب ہتی کرد اگر چه اولاد داشت اما در وقت رحلت را داس عرف
سوہی داماد خود را بجاسے خود نشاندا و ہفت سال سجدہ گاہ مریدان بود بعد ان گور و ارجن خلف
او سجادہ نشین گشتہ بعد مدت بست و پنج سال رخت ہستی بر بست پس او گور و ہر گوہر خلف

رشیدی و هفت سال سجادہ اراکے گردید بعد حلتش گورو ہر راسے کہ گوردتہ نام پدرش در ایام
 حیات گورو ہر گوہند پیمانہ عنصری پر کردہ بود بجاسے جد بزرگوار ششستہ ہفتدہ سال معتقدان
 رارہنہائے نمود بعد او گورو ہر کشن لپسرش خورد سال سہ سال بر سجادہ نشست پس او تیغ
 بہادر خلعت خورد ہر گوہند یازدہ سال سجادہ نشینی نمود آخر الامر دقتید امراسے بادشاہی درلہ
 در سال ۱۰۸۱ ہجری مطابق ہندیم عالم گیری حسب الحکم عالم گیر بادشاہ و رشا پھان آباد کشتہ شد
 اکال کہ این نسخہ تحریری در اید گورو گوہند راسے خلف گورو تیغ بہادر از مدت نسبت دو سال
 سجادہ نشین است القصہ از مریدان و معتقدان بابائنا تک اکثرے صاحب حال و مقبول المقال
 و اہل ریاضات و ستجاب الدعوات می باشند خلاصہ عبادت این طایفہ مطالعہ اشعار مرشد
 خویش است کہ بسرود و نعمتہ یسگویند و زمزمہ دل فریب می سرایند اکثر کہ ورت علایق از خاطر
 زایل ساختہ و پردہ ظلام عواین از دل بر انداختہ اند خویش و بیگانہ و نظر ایشان کیان دوست
 و دشمن نزدشان برابر باد وستان گیرنگ و بادشمنان بی جنگ زیست میکنند اعتقاد می کہ این
 فریق بر مقتدائے خویش دارند در طوابع دیگر کم نشات یافتہ میشود و برنام مرشد خویش کہ ہموارہ
 و روزبان دارند در خدمت صادقہ و عبادت عظمی میباشند اگر شخصی نیم شبی وارد شود
 و اسم بابائنا تک در میان ارد ہر چند بیگانہ و نا آشنا ہا یک و زور و ہرن دیدار فعال بودہ باشند او را
 برادر و دوست انگاشتہ خدمت در خور حال بجا آرند و ذکر و سہ بتالہ اہل مکانی است
 منسوب بسوام کاتک خلف بہادیو معبد پاستانی است در بنجا غدیر یست بزرگ کہ ابش
 از لطافت و گوارا سے باب کوثر و مساوات می زند و راہ ایل تا او اسط میزان کہ زمان اعتدال
 لیل و نہار و موسم مسرت اہل روزگار است ہزاران ہزار درویشان ریاضت کیش و بسیار از
 بسیار مرتاضان افاصلت اندیش در ان مکان نزول کرامت میکنند و طبقات خلایق از وضع
 و شریف صغیر و کبیر مونت و مذکر از اطراف ممالک آمدہ تاشش روز اجتماع مینمایند اکثر
 و انبوسے طوابع انا و ہجوم از و حام خاص و عام فرنگ و فرنگ میگردد و جمعی از زیارت
 و صاحبست درویشان خدا اگاہ بمطلب دنیوی و اخروی کامیاب می شوند و فریق از موصلت
 و مجاہدست و دانستان ہنگام مسرت و انبساط می آرہیند و گروہے از مشاہرہ ہجوم اصناف
 و ہر مرد و ایقان قدرت و فریک کہ ہر شانہ بی بی برند و جماعتی از نظار و جمال ماہ رویان پرمی سپیکر
 و ہر مرد و ایقان قدرت و فریک کہ ہر شانہ بی بی برند و جماعتی از نظار و جمال ماہ رویان پرمی سپیکر

از روئے خویش حاصل میسازند و طبقه از طبیعت پروران غذا و دست با انواع خوردنیها معده
 خواہش متلی میکنند و طایفه از بخوران سقیم المزاج بیامان دعای خدا اندیشان واروئے شفا
 بدست می آرند و در آن مجمع طرب افزا طرئی در راسته بازار دورویہ انواع خوردنیها سکے
 درنگارنگ شیرینہا سکے و اقلام میوه ربیعی و خریفی با کمال عذوبت و لطیفی برخوانہا و مسجیدنا
 پرمی چنیند و طرئی انجمن نعمه و سرود ہنگامہ رقص و تقلید مسرت بخش ناظرین مستمعان ہیکرود
 و طرئی نظریعتان بذلہ سنج و قصہ خوانان فصاحت نشان از نادرہ گوہیا قہقہہ افزای مآشاہیان
 میشوند و طرئی پہلوانان قوی بازو و جوانان امین پنجہ در کشتی گیری کارنامہ مستم و اسفندیدار
 بجای آرند و طرئی بازیگران نادرہ کار از ہنر پردہ از یہا و کرسن بازیہا بدایع و صنایع بظہر میرسانند
 و طرئی اقلام تصویر برے بیستیلیر از جوانان بزم و رزم و فیضان کویہ نشان و اسپان قوی ہیکل دیگر
 گوناگون تضام و ہر شانی از رنگ و مافی بر دیوار ہا نصب کردہ نظارگیان را چون صورت دیوار مخزنہا
 نی سازند و طرئی بازار بیع و شرا و انواع اسلحہ و یراق و اقلام ادوات مطلوبہ مردان زنان
 و آلات بازی طفلان گرم می شود و ہوسکے ہوسکے مردم و شور و غوغا کے خلایق و او از کوس و
 دہل و طنبور و دف و چنگ و غیرہ گوش فلک ساگر و کثرت گرد و غبار چشم آسمان پرمی سازد
 ہے شاید تکلف تماشا کے بر روئے کار می آید کہ فلک ہزاران چشم بنظارہ ان کے کشاید
 و کواکب را بشاہدہ ان حیرت می افزاید خویشید کہ دے از سر گردی نمی اساید تماشا کے ان
 مجمع بر آسمان ایستادہ میشود و ماد کہ انجمن ہنس و زشب است بر لے نظارہ ان روزانہ
 سر از دیکچہ مشرق می برار و سیاحان ربیع مسکون و سیاران کویہ و مامون چنین مجمع و این قسم
 تماشا در اماکن دیگر نشان نمیدہند اہل بتالہ اکثر بسافت صد فرسنگ از مسکن خود دور در حکومت
 و کامرانی و ناز و نعمت بودہ باشند و ایام این ہنگامہ بہشتہ از زوی رسیدن بران مجمع میکنند چون
 زاد و بوم نگارندہ این نسخہ دل کشا کے بتالہ است لہذا اند کے از احوال ان شہر فیض بہر و این
 ہنگامہ پر مسرت اور بہ تسوید در آوردن ضرور دانست و در ہمین دوا بہ پنجاہ کروہے بتالہ
 بہست شمالی در میان کوہستان کانگرہ قلعہ ایست و حصانت و متانت مشہور و پایان
 قلعہ نگر کوٹ مکانی است منسوب بہ بہوانی زیارت گاہ متقدین و سال دوم تہہ یکے ایام
 ہر و دویہ در ماہ فروردی مردم از دور دستہا راہ یک سالہ طے کردہ زیارت می آیند و کام دل

بر می گیرند و شگفت تر آنکه بعضی بخوابش روایه زبان ببرند برخی را در چند ساعت و بعضی را بعد دو سه روز باز درست شود و طرفه تر آنکه در آن مکان بعضی سر از تن جدا کنند و رفیقان باز سر بر تن او گذارند بحکمت الهی از سر نو زندگی یا بند و دو کروهی نگر کوت جوالا که ای جای است که چند جا مشعل باشد شعله آتش سر بر زند و در آن مکان نیز خلایق بزیارت روند انواع اجناس در آن شعله اندازند خاکستر شوند و آن را نجستگی دانند در دوا به رچنا شهر متقدمین **سیالکوت** است ^(۱) آن شلکو^(۲)ت گفته اند آبادی آن به راجه شل طغائی پاند و آن نسبت میدهند چنانچه در کتاب مهابهار که از تصنیف آن قریب پنجاه سال میگذرد و ذکر معموره و راجه سطور داخل است و نیز آن راسالکوت گفته بر راجه سالباهن منسوب میباشد و قلعه پخته از ویادگار است و در زمان سابق دارالحکومت ولایت پنجاب بود و دوسه کروه آبادی داشت اکنون بسیالکوت شهرت دارد و از جمیع قضبات اینصوبه در آبادی افزون است سلطان شهاب الدین غوری چون مرتبه پنجم در سنه پانصد و هشتاد و هجری بقصد تسخیر لامهورامده محاصره کرد و بران دست نیافت بسیالکوت ^(۳) رسید قلعہ کهنه را بتجدید مرتب و تعمیر کرده لشکر خود گذاشته بود بعد امتداد ایام راجه مانسنگه اکبر شاهی که که فوجدار جمون و جاگیر دار سیالکوت بود بترمیم قلعه و رونق شهر توجه برگذاشت پس از آن صفدر خان جهانگیری که او هم فوجدار جمون بود داین پرگنه در جاگیر داشت قلعه و برج را بتازگی عمارت کرد و بعد آن اکثر حکام مرست نمودند و قصه این شهر فیض آموذ و بجمع خوبهائے آراستگی دارد عمارت قانونگویان قوم بدیسره و بعضی مردم دیگر بغایت مطبوع و دل کشا است و درین شهر کاغذ نیکویی شود و خصوص کاغذ مانسنگهی و هم حریری و خاصه جهانگیری بس نیک و خوش متاش و سفید و صفادیر پاسازند و باطراف می آیند و کارچکن از ابریشم و کلابتون از قسم بافته و چهره و فوطه و سوزنی و عدشفه و دستار خوان و خوانپوش و راوتی بونه دار و کلابتون موزون می شود و هر سال قریب لکهه روپیه از کارچکن دوزی به بیج و شرابی آید و در اکناف گیتی میرو و دینیز جهمر و کتاری و برچی بهتر میکنند و در حواشی این شهر باغات مطرا و فوح افزاست همه صباغ نظر محذ بهوت و از هر قسم میوه پیدائی یابد و پایان آن ناله یک که از کوه جمو بر جو شد جاریست و آن ناله بعد بر آمدن از آن شهر در ده کروهی زمین بین میشود و کبیاری نام یابد و در اطراف متفرق شده از نام می افتد در ایام برسات که این ناله طغیان می نماید جمیع مردم سیالکوت از اکابر و اصاغر

سراپا برهنه و لنگ بسته و مشک چرم در بر کرده شادان و فرحان در آن ناله اب بازی میکنند اگر
 شخصی از ساکنان آن شهر دور دست باشد در آن ایام البسته یا داب بازی آن شهر سرور است
 میشود و در آن خطه دل کشا خواجگاه امام علی الحق خلف امام زین العابدین است گویند که با اتفاقی
 بسیاری از اهل اسلام از عرب بقصد جهاد و در هندوستان آمده با اتفاقی که روداد بیا لکوت
 رسیده بامنه و جنگ کرده درجه شهادت یافتند اکنون مرار منظر انوار ایشان زیارت گاه
 بختار و کبار است و در آن شهر فیض امود و دارالعلوم و جامع علماء و معدن فضل و مکن فضلاست
 اگر چه در زمان پیر اکبر بادشاه زبد و در باب حال و حال مولانا کمال الدین حسین خان
 مرزبان کشمیر رنجیده در سنه نهصد و هشتاد و یک بهجری بیا لکوت رسیده بتدریس طلبه
 علم اشتغال ورزیده و در آن علم و ان شهر گردانیده اما در عهد خلافت شاه بهماں بادشاه افضل
 الفصلا اکمل لعلها منظر طبع متیقم مولوی عبد الحکیم که بحر راج فضل و کمال و در فضایل و افادت
 بهماں بود بیشتر مروج علوم گردید و بر بعضی کتب ماسویه تصنیف نموده بحلل معانی مشکله گردید
 و طلبه علم از ممالک دور و نزدیک در مدرسه مستقر که ایشان رسیده فیض یاب شدند و بعد
 رحلت ایشان مقتدا سائل اهل اندر بهنام سائل خلق احمد مولوی عبد الله خلعت دویکی ان مغفور
 رونق افزای مدرسه و بهنام سائل طلبه علم اشتغال ورزیده فضایل معنوی را با علوم ثوری هم پیش
 و در ویشی را با فضیلت هم آغوش گردانیده از افزونی حسن اخلاق و در سیمونی طبقات خلایق
 این بزرگ را امام وقت گفتندی در سلسله عالم گیری بهالم جاویدی مشتتافته و از ده کرده بیا لکوت
 و هو نکل مکانی است منسوب سلطان سرور اگر چه دایما زیارت گاه خلایق است اما در ایام
 تابستان طوایف انام از اطراف ممالک می آیند و نذر رات می گذرانند تا دو ماه در آن مکان
 هجوم بسیاری شود و پانزده کردی بیا لکوت پور مشطل و میان جمون مکانی است منسوب
 بهما دیو در روز نزول آفتاب به برج حمل که ان را بیا لکوت گویند عالم عالم خلایق از اطراف گیتی
 آمده مجمع عظیم میکنند و راهما سائل کوستان بشوکت و شان رسیده توده فتن بلند بسته
 نیز اندازی میبازند و تماشا سائل غریب بر روی کاری آید و از ان مکان دریا و یکجانبش می زند
 و بعد بر آمدن از آنجا از حد و بیات پر گنه ظفر دال و همینگر و پسر و دامن اباد گذشته پایان
 پل شاه دولا که بر شاهراه واقع است پسر دواز پر گنه روست اباد و بهر امار و همیشه و فرید اباد

وغیرہ گزشتہ دریا گراوی و آبی می شود و ان پر گنہ راویگ راوی گویند و چون کان قلمی
 است سنگ ریزه از دریا کے تری کہ با ان چون می گذرد برآورده و آتش داده قلمی میسازند
 و در سفیدی و مخملی و دیرپای مانندان قلمی بر آئے دیگر نشان ندهند و سومر و قصبه ایست تنگ
 بر لب دریا کے چناب در عهد حضرت شاهجهان بادشاہ امیرالامرا علی مردان خان پیوست قصبه
 مسطور شهری موسوم بابرہیم ابا و بنام خلعت خود احوادث نموده با غنی مطبوع طرح انداخته
 کہ دم مساوات بیارغ شالامار میزند و عمارت عالیہ تعمیر نموده و شش لک روپیہ بران عمارت
 و باغ و نہری کہ از دریا کے تو ہی بر آئے بارغ آورده از صرف شدہ و دی از دیات سودہرہ
 از سرکار بادشاهی بر آئے مرست باغ و شہر مذکور بطریق انعام التماست نام امیرالامرا مقرر است
 و در دایہ چناب گجرات قصبه ایست کہ در عهد خلافت محمد کبیر بادشاہ اباد شدہ و دیہات
 از پرگنہ سیالکوٹ جدا کردہ پرگنہ علیہ نموده اند و از ابتدا این قصبه چندان رونق نداشت
 چون زبدہ اولیا کے شاہ دولادان قصبه کے مستقامت اختیار کردہ تالاب با و چاہا و مساجد
 احداث نمودہ بر روی رود چناب کہ از جانب کوہستان آمدہ بمورہ مذکور اسیب
 میرسانند نظرہ بستہ موجب از دیادادی و افزونی رونق گشت گزینہ شاہ دولاد بدایت
 حال غلام کہا بدہرہ ساکن سیالکوٹ بود و نجات فقر کے باب اسد داشت خصوص بجناب
 حضرت میان سیدنا محمد مست بسجاری و در چون وقت انتقال میان سیدنا در رسید
 نظر فیض اثر بر شاہ دولاد انداخت و از تائیدات ان حالت اولی و دیگر گشت و بانوار عرفان شہستان
 باطن روشن گشت و از سیالکوٹ انتقال کردہ و گجرات آمدہ رحل اقامتہ انداخت از بس کہ
 رونق دل بود خزان غیب نمودار سے گشتہ و در بسیاری اماکن عمارت و نظرہ طرح اندخت
 خصوص پنجگروہی امن اباد جانب لاہور سے در با سے دیگ در شاہراہ پل بستحکام تمام
 بستہ کہ از احمدی صاحب دولتان چنین عمارت متین نشود در ایام حیات ان ولایت پناہ عالم
 عالم خلایق از اطراف گیتی بزیارت می آمد و از نقد و جنس فراوان نذورات میگذشت و ان دانگا
 اسرار غیب زیادہ از آنچه نذر در می آوردند بزیاران و دیگر خواہشگران عطای فرمودند و ہر روز
 انقدر دست بزل و سخا کثادہ میداشت کہ عمارت تمام عمر حاتم عشر عشرین ان نشود بالآخر در نہ
 ہفتہ ہم عالم گیری بعالم بقارحلت فرمود و در نزدیکی ان شہر مزاران بزرگوار زیارت گاہ طبقات
 لاہور سید باہ

خلایق است و انقبیه پیشگاه هرگز مردم و جامع اجناس هر دیار و اشیای نادره روزگار
است شمشیر و جمد هر نادری سازند و کار چکن زیاده از سیالکوت می شود و درین دیار اسپ عراقی
اسپیدارائی شود که بعضی راتا ده هزار روپیه قیمت شود و در دوابه سندسارنگ سنگ متصل
شمس آباد از دامن کوه می برانند نیکینی و لطافت ان از نیکبای کوهی زمین شهرت تمام از
وان رانک سندسارنگ گویند یعنی در دوابه سندسارنگی یابد بقدرت ایزد بدایت افرین تمام کوه
از نیک واقع شده که طول آن صد کر و هفتاد و شش و ده و هشت و نطفه نامه و کبیر نامه
ان را کوه جووه نوشته اند جووه نامی رئیس قوم جنجوسه بود که بنام او این کوه مشهور شده و تا
حال اولاد او در پرگنه کر چپاک و نندرنه و کبیرا که و خیره که در دامن کوه واقع است سکونت و
ریاست دارند با بکله جمعی که انبارا لاشه کشن و سند براسی بل و در ان نیک مقبره است و در دامن
کوه قبی زیاده از دو صد سیصد و هجده عمیق بر او رده هر یک که سر را با به هشت چرخ در دست
و کندی بر کتف گرفته درون نقب نظامت امور گرفته کوهی مقدار سه من نیک کندیده و بر
پشت نهاده بیرون می آرند و از ناظران این امر اجرت گرفته متعیش میشوند از بس که کشتن کمال
درین کار دارند ان مردم را رفتن در ان تاریکی و کندیدن نیک و بر آوردن آن بیرون نقب
پنج بیم و تصدیح بخاطر نمی رسد و بکست الهی درون نقب در ایام تابستان گرمی و در زمستان
سردی نمی باشد و در جمیع بهار اعتدال دارد اگر چه بسیار اما کن است که نیک از انجای برانند
اما کوه مرده و کبیره هر دو نقب کلان نزد شمس آباد واقع شده که هر سال چندان نیکه من نیک
از ان می براید و محصول ان معده حاصلات اکند و دیگر بر کار با و شاهی ضبط می شود بسیار
از هنر پیشگان از نیک طبق در کابی و سرپوش و چراغدان می سازند و پیوسته ان کج شیرین که
بسیف کاری درون عمارت ارباب دولت بکار رود و از نیک ان نیز در کابی و انجوره و غیر ذلک
می سازند و در نزدیکی آن در حد و کبیرا که کبیرا چه کابی است که ژرفای ان کسی نشان ندید ان را
معبد قدیم می دانند در ایام بزرگ مثل در آمدن آفتاب به برج حل و غیر ذلک بطوالیعت مینود
بقصد نقل بهجوم کنند اعتقاد انکه زمین دو چشم دارد چشم راست کولاب بهر که نزد اجمیر و
چشم چپ این کولاب است بالائے همین کوه هفت گرو به قلعه ربهاس ریاضت کده
بالا ته جوگی است که ان را نیکه گویند و چهار کوه بلند واقع شده در ایام مهیود مخصوص روز
شیرات که روزه است منسوب به یاد و برآمدن مستان خلایق کثیر و طوالیعت جوگیان

از دحام میکنند و نیایش گری بکاری برند چون شمه از اماکن مشهور پنج دوابه تخریر در آمد حقیقت
شش دریائے این صوبه که برین پنج دوابه حایل است بتسلیط در آوردن ضرور است اولیں دریائے
ستلج که از کوه بهوتبت بر جوشد و از حدود ولایت کلویشتر میگردد و بعد از آن بکوه سیر کند حدود کهلور
رسیده انولایت را از سه طرف حایل میشود مرزبان کهلور بتقویت این دریا و بصوبت کوهها و حکمی
مسکن خود که شهر بلاسپور و اراالیات اوست از امرائے بادشاهی انخراف دارد و آن دریا
بعد بر آمدن از کوه و دشعبه شده از پایان ماکمال که مسکن گورو گو بندر است دیرت پور
که گورو هر گو بند و گورو هر رائے در انجا سکونت داشتند گذشته تا رسیدن نزدیک قصبه پور
یکجائی شود و از انجا پایان قصبه ماچی دارد گذشته و دانه میرسد ورنجیل شاه گذر واقع است
و از انجا نزدیک قصبه تلون و تهاره گذشته متصل موضع بوه از اعمال پرکنه سیدت پور پتی بدریا
بیاه می پیوند و دابین این هر دو دریائے دوابه بست جالندهر و نهروال گویند و دابین دریائے
بیاه نیز در کوهستان بهوتبت از میان تالاب بر جوشد از پایان قصبه کلو گذشته در قصبه
سندی میرسد و از حدود ولایت سوکھت پچن و چلوڑی جاری شده پایان شهر هندون که مسکن
بودن فوجدار کوهستان است میرسد پس از آن حدود دموال و سبنه و گوالیار میگردد و ولایت
گوالیار اگر چه چندان وسعت ندارد اما راجه انجا بتقویت این دریا و بصوبت کوه از امرائے
بادشاهی اکثر اوقات انخراف میورزد و آن دریا از انجا از کلهات نور پور گذشته از کوه بری
ابید بر زمین سطح رسیده از پایان کاتواهن که شکارگاه مقرری بادشاهی است و قصبه و هیله
گذشته پایان شهر گوندال میرسد و در این مکان شاه گذر مقرر است و از انجا گذشته نزدیک
موضع بوه بدریائے ستلج اتصال یابد و این هر دو دریائے از قصبه فیروز پور و محدوت میگردد
و از انجا در حدود محال سرکار دیپالپور رسیده در ایام بارش پهنی شود و بعد گذشته از
دیپالپور و دشعبه می شود یکے بجانب جنوب رفته ستلج نام گردد و دیگرے بطرف شمال براه قبوله
کهای و بلدی و انجرا پز رفته بنیاه نام یابد و این هر دو شعبه پس از چند فرسخ باز با هم پیوند و از حدود
فتح پور کبر و وغیره در گذشته کهلو گهاره نام یابد و در حد بلوچان بدریائے سند که راوی چناب
و بهت نیز در واصل است منتهی میشود و اینهمه دریا سند نام یابد و در حد و بلوچان رسد
سویم دریائے را ولایت در میان بیاه و این دریا دوابه باری مانجه مشهور است و راوی از کوه پیش

تابع ولایت چنبہ کہ مکانی است منسوب بہا دیو پرستش گاہ قدیم بر جوشد و پایان شہر چنبہ دار الملایات
 مرزبان میگزد و دان ولایت از بارش برف ہوا کے کشمیر و کابل دارد اکثر میوہ شیرین و لطیف پیدا
 یابد مرزبان انجا از وسعت ولایت و کثرت جمعیت و صوبت کوہہا و استواری جادوم استقلال
 میزند و ان دریا سد راہ لشکر و دشاهی است بعد بر آمدن از چنبہ بحدود ولایت بسوگنی گذشتہ پایان
 قصبہ شاہ پور تابع قصبہ نور پور سیر سد شاہ نہر کہ باغ شالامار واقع لاہور میرود و نہر دویم کہ بہر گنہ
 پتہان و سیویم بتالہ و چہارم بہر گنہ پتی ہیبت پور میرود و از نزدیک شاہ پور کہ از ان دریا برادرہ
 اند ازین نہر با بزرگوشت محال بسیار فتح میرسد و ان دریا از انجا روان شدہ از حد و دہر گنہ پتہان
 و کاتہوہ و کلا فور و بتالہ و پسر در و امن آباد و دیگر محال گذشتہ رونق افزائی دار السلطنت لاہور
 میشود و پایان عمارت بادشاہی شاہ گذر واقع است و از انجا برآمدہ بحد و سندھ ہوان و فرید آباد
 و دیک راوی و میہ گذشتہ متصل سراسے سد ہو بہت کروہ ملتان بدریائے چناب بہت
 کہ یکجا میرود و اہل میگزد و چناب نام می یابد چارین دریا کے چناب در میان راوی و این دریا
 دوابہ چناب شہرت دارد چناب را در کتب ہندی چندر بہا گان نویسند بر آمدن چندر بہا گان از ولایت
 چین نشان میدہند چون از حد و ولایت چنبہ گذشتہ بہ کشتزار کہ زعفران انجا مشہور است میر
 دریائے بہا گان از جانب تبت آمدہ ملحق میگردد و چندر بہا گان نام میگردد و از انجا بہ روہتال مہوٹال
 عبور کردہ و از نزدیک کوہ ترکتا تابع جمون کہ مکان منسوب بہ بہوانی مشہور است گذشتہ پایان
 اسارا بان و اکہند و بصداب و تاب از کوہ بدری آید درین مکان تماشا شائے عجایب و سیر گاہ
 غریب است و اب ان از کمال لطافت با بیات ہمہری میجوید و ازین معنی است کہ آب چناب
 و آب حیات جمینس خطی واقع شدہ بعد گذشتن از ان مکان ہزدہ تحت شدہ میرود و تا رسیدن
 پایان قصبہ بہلول پور مسافت دوازده کردہ باز یکجائی گردد و از دیہات پر گنہ سیالکوت و پایان
 قصبہ سودہرہ گذشتہ بودیر آباد میرسد چوب سال این دیار کہ مشہور است سوداگران براہ
 ہین دریا از کوہستان چنبہ و غیرہ بودیر آبادی آرند و نفع یاب میشوند و کشتی با از ان چوب
 مرتب کردہ بطریق تجارت براہ دریا بجانب بہکھتہ تہتہ می برند و در مکان وزیر آباد شاہ گذر واقع
 است بعد ان پایان این قصبہ جاکوتا بوٹیانہ و بہوتہ مرل و ہزارہ میگزد و قبر سیر و انجا کہ بمشق
 مسماہ ہیر شہرت یافتہ داہل پنجاب کہ بہت دانشمندی این ہر دو نقشا کے بدیعہ و اشعار عجیبہ

بسته سرد و نغمه دل فریب میکنند چهار کوه هزاره برب دریا واقع است بعد گذشتن از انجا
 نزدیک شهر چند قوت که شهر متقدین است از میان دو کوه میگذرد و تا شائے عجایب است
 و درین شهر مراد شاه برهان که بولایت شهرت داشت و خلایق کثیر اعتقاد دارند واقع است
 و از انجا جاری شده نزدیک قصبه چنگ سیالان مسکن مسماة پیر که در عشق را بنجا مشهور است
 بدریائے بہت اتصال یافته پیشتر میرود و پنجمین دریائے بہت مابین چناب و این دریائے
 دو آبہ چوتہ مشہور است و بہت گہستان بت از حوضی بر جوشد و در شهر کشمیر رسیدہ
 از میان بازار و کوه میگذرد و جابجا در شهر قطره تعبیه یافته و اکثر باغات دل کشا و عمارات فرح
 افزا و سیرگاہہائے دل پذیر و اماکن بے نظیر بر ساحل ان واقع است و بعد بر آمدن از کشمیر در
 حدود پچھلی دریائے کشن گنگ درین رود واصل می شود و از انجا پایان قصبه و انکلی دارالایالت
 سرگودہ لکھران میرسد و از انجا از ہر پور و غیرہ حدود لکھران گذشتہ پایان قصبہ جہلم کہ درین
 محل شاہگذر واقع است میگذرد و جہلم نام می یابد و از انجا از کرچاک و نندنہ و شمس آباد و بہیرہ
 و خوشاب و خور و خانہ گذشتہ نزدیک قصبہ سیالان باب چناب می پیوندد و چناب نام می یابد
 ششمین دریائے سند مابین بہت و این دریائے ولایت پوتھار و آبہ سند ساگر مشہور است
 و این رود میان ہندوستان و کابلستان و زابلستان حایل است سرچشمہ ان ظاہر نیست
 اما بقول سیاحان از ولایت قلماق بر جوشد و از حدود کاشغر و تبت و کافرستان و حدود
 ولایت کشمیر و پچھلی و دوتور گذشتہ باولکہ یوسف زئی میرسد و پایان قلعه اک بئارس دریائے
 نیلاب با چند رود دیگر از جانب کابل آمدہ اتصال می یابد از بس کہ در ان مکان عرض کردہ دارد
 تنگ و تند بصابت و مہابت میرود حتی کہ نظر نگاہ بر ان نمیتواند گرفت بصارت بینندگان
 خیر گے میکند و از توج و تلاطم ان زہرہ مہیان اب می شود و از صدمات لرزہ و قارص سینہ
 سنگ کنت تحت می گردد و در نیل شاہگذر مقرر است بسبب تند روی اب کشتی از تیر تیر فرفتہ
 در طرفتہ العین بان ساحل میرسد و جانب مغرب برب دریا سنگ سیاہی است کہ جلالیہ نام
 دارد بعضی اوقات ہان سنگ خونخوار کشتی متصادم شدہ شکست می یابد کشتی نشینان غرقہ
 دریائے فنا می شوند از تیر بہت دایما کشتی ہارا از خوف میباشد اگرچہ بر زبان عوام الناس است
 کہ بالائے آن سنگ ہزار ہا رگوار است کہ جلالیہ نام داشت اما وجہ تسمیہ انچنان استماع یافته کہ

که در زمان محمد اکبر بادشاه جلالیه نام افغان بمبندی و گردن تابی و رهنرانی مشهور بود و نوبتی حضرت بادشاه بقصد سیر و شکار کابل ازین دریا عبور میفرمودند ناگهان کشتی جواهرخانه خاصه بنگ مذکور تصادم نموده بر شکست بر زبان حضرت بادشاه گذشت که این سنگ هم جلالیه گردید از آنجا که سخن بادشاهان بادشاه سخن است از آن زمان آن سنگ جلالیه نام یافت و مقارن آن عمارت سنگین راجه بودیت که در زمان سالف فرمان روایان ولایت داشت و بر ساحل دریایان جانب مشرق قلعه اشک واقع است صادر و وارد اسوای در آمد و برآمد قلعه راه دیگر نیست عمارت دلگشا مشرف بدریا خصوص نشینهای حاکم نشین بر دیواری حصاران برب دریا بغایت فرح افزاست و این معموره معتدل الهوا و میان هندوستان و کابلستان برزخی است که این روسی طرز و اطوار و زبانی هندوستانی و از روسی مسکن افغانان و این زبان افغانی است القصه آن دریا از آن مکان برآمده از کوستان افغان خشک و غیره گذشته در حدود افغانان بنبل به زمین مسطح میرسد و از آنجا حدود بلوچان و ملتان میگذرد و پنج دریای پنجاب که همه بمقلم درآمده از کوه شمالی برمی آید و انطرف ملتان بتفاوت یک دیگر در حدود بلوچان باین دریای پیوند و هر هر سند نام می یابد و بجز خار میگرد و از آنجا پایان قلعه بهکهر و تخت شده قلعه را در میان میگیرد و بدین سبب باستحکام و صعوبت مشهور است و از آنجا براه ولایت سیوستان بمحال تهته می دراید سی گروهی بلده تهته که بندر لاهری مشهور است بدریا شور منتهی میگردد باجمه صوبه لاهور ولایتی است خوش آب و هوا و ملکی است در خمیهای بیهتای تابستان بسیار گرم و زمستان بهند وستان سرد و خریزه و تاک بسان ایران و توران و انبه مانند هندوستان و برنج بهتر از بنگاله و فیشک خوب تر از دکن باشد اکثر داریاب یاری چاه است هنر پیشگان متقدمین چرخ مرتب کرده اند که سیصد و شصت چوب خورد و دکان و زیاده از صد کوزه خود بدان بکار برده و آن را بکست جرثقیل جفت گاو بگردش در آرد چندین صدمین اب از یک گردش در آن گونده از چاه براید و بزراعات نفع بخشند و مدارزراعت خریف و ربیع و از زانی غله بر بارش است و در بعضی امکنه خصوص بر دریایان و بیابان و بهت ریگ شوری نمایند طلا برمی آید و در کوه شمالی در بعضی جاگان نقره و مس و آهن و جسد براید و برارندگان را نفع بخشند و محصول و میر کار بادشاهی و هند هول این صوبه از استیلج تا دریای سند صد و هشتاد و دو و عرض از بهیره تا چو کندی هشتاد و هفت کرده شرق رویه سهند و غرب سولتان و شمال کشمیر و جنوب میا پور پنج سرکار یعنی

پنج دوا به مثل برسیصد و شانزده محال و هشتاد و نه کردی و سه ملک و هشتاد هزار دام داخل این صوبه است +

صوبه دل پذیر کشمیر

دارالملک این ولایت سرینگر از دیر باز آباد و چهار فرسنگ آبادی داشت در پادشاهی پشمار و پنجه از میان بگذرد و گوناگون صنعت گران و هنرمندان و هنرمندپیشگان و دانشوران هر کسب و پیشه و فضلا و علماسکونت دارند اقسام پشمینه خاصه شال بس گزیده شود و در سخت کشور بطریق ارمغانی رود و سقرلات از پشم سازند بس ملایم و خوش نما شود و دانه و پشونیک بافند رسم بازار کمتر در نگاه خرید و فروخت را هنگامه گرم دارند عملات خانها همه چوبین چهار کشیانه و افزون بسازند در ایشان پامین چار و او بر نخی اسباب دویم اسایش جاسویم و چهارم برائے رخت خانه و از بسیاری چوب و خس زمین کاغ سنگین خوشتی سازند و دیوار بند رسم نیست همه خانه از چوب سازند و بر فراز سقف لاله کارند و در ایام بهار شکفت نمایش جلوه دهد مار و کژدم و دیگر جان ازار در شهر نباشند یکیک و پیش و پشته و گس فراوان نزدیک شهر کولابی است پس بزرگ چند فرسنگ راز و ان رادل گویند همه سال پر آب با لطافت و گوارائی و آب او بروز گاران گنده نشود و یک طرف ان به پرگنه پیماگ پیوسته است اگر چه مردم بارگران بر پشت گرفته کرپوه نوروی کنند اما فراوان دار بار کشتی بر کشتی است در نیصورت ملایم و در و در گران و کان گرم و فراوان بر تهن آباد اگر چه از ملک رازبانی خاص است لیکن دانش نامها بزبان سنسکرت و خط پید نویسند و بیشتر بر برگ توز که درخت خاص دارالملک است بر نگارند و تکی کهن نامها بران نوشته و سیا هی چنان سازند که بشست و شوز و دواگر چه اهل هند تکی انولایت را پرستشگاه دانند و شگرت و استانها بر گذارند اما بعضی المکنه بزرگ تر نوشته اند نزدیک سنده براری چشمه ایست شش شاه خشک باشد و در روز معین کشاورزان بران سرزمین به نیایش روند و گو سفند و بزب سپاس گذاری بکار برند بقدرت الهی آب بر جوشد و مزروعات پنج موضع سیراب گردد چون بنیادی گراید بامین پیشین نیازمندی کنند آب کم شود و نزدیک ان آب چشمه ایست گوگ ناگ نام آب آن بس سرد و بک و گوارا اگر گرسنه بنوشد سیر گردد و از سیری اشتها آورد در موضع مین پورده دوازده هزار

بیکندین زعفران زار نظر فریب و شوارپند ان است آخر ماه فروردی و یکی اردیبهشت ایام کشت کار
 قلبه رانده زمین نرم گردانند و بکنند قطعه قطعه زمین آماده کاشت سازند و پیازهای زعفران بجا
 در نشانند یک ماه سپر کرده و در آخر ماه ابریل بکمال رسد از یک وجب زیاده نباشد تنه سفید فام باشد
 چون برابر ببالد آغاز گل کند و یکی از پس دیگری تا هشت گل عشرت آورد و شش برگ سوسنی و بیشترین
 ان شش سه تار زرگون و سلال فام و زعفران از سه پین و چون گل آخر گردد سبزی بر تنه پدید آید و از
 یکبار کاشت شش سال گل برد در سال اول که شود و دوم ده سی برای سوم بکمال رسد تا شش
 سال پیازچه بکنند اگر همانجا نگذارند باید کمی پذیرد و لیکن بردارده بدیگر جای بکارند در موضع
 زیلون چشمه و حوضی است آنرا معبد شمرند چنان پندارند که تخم زعفران از آن پدید آید و در آغاز کشت
 بدان چشمه ساز نیایش نمایند و شیرگاه و در آن ریزند اگر ریخته باب فرو نشیند فال نیکو برگیند و زعفران
 خوب و نخواهد شود و اگر بر روی آب ماند فال نکو میداد است و میان تربت کلان غایت و وزن
 ان از پنج یکریست امرنات نام برگ پرستشگاه انگارند چون ماهی کشت الشعاع بر آید در آن غار
 حباب داره انتخ پدید آید و در هر روز قدری افزاید تا پانزده روز بدو گز اهری برسد چون ماه یکی گزاید
 ان پیکر نیکو استن گیر و در انجام ماه اثری مانند ان را پیکر مهابود و اندر برآمد کارها را دست مایه دانند و
 شکرناک چشمه است همه سال خشک باشد مایه که تا بیخ نهم ان روز جمعه افتد در آن روز بر جوشد و از
 صبح تا شام روان شود و افراد ان مردم هجوم آورند و پاشان بتخانه ایست منسوب بدیگر هر کس که از حال خود
 و دشمن اگهی طلبد برنج نخته در او نهد و سازد و یکی بنام خود و دیگری بنام دشمن درون بتخانه نهد و در آن
 رابه بندد و روز دیگر نیایش بکمان نزد میش حال نماید هر که گل و زعفران آورد بود کار او بشایشی گزاید
 و آنکه در خس و خاشاک باشد حال او تباها گردد و شکست آنکه در خصومتی که شناسائی حق دشواری باشد هر دو
 کس را در مرغ و یا دوزخ داده بدان معبد فرستند و هر دو جان دار را مسموم گردانند هر کدام دست بران مالده هر
 حق با دوست جانور و هر الو بزی و دیگری بپیر و پوسر حوضی است میست گز در میست گز آب از درونه ان
 بر جوشد هر کس از امدی سال و نیک و بد حال خویش اگهی جوید دیگر سفالین پر از برنج کرده فام خود بکند
 ان نویسد و هر کس در ان چشمه اندازد پس از چند گاه ان دیگر بخودی خود بر روی آب آید
 ان را بکشاید اگر برنج خوشبو و گرم آید ان سال شایسته و خجسته باشد و اگر گل و لای و خس و خاشاک باشد
 بود حال دیگرگون شود و در کوتاه چشمه ایست یازده سال خشک باشد هر گاه مشتری باسد رسد روز
 بنشیند بچونند در مهن روز خشک گردد و در نهمین و دیگر باز آید تا یک سال چنین باشد و موهن سولها

درخت زار است حجاب بران بر نشینند و پر کلکی از انجا بر گیرند و خورش بدان جانور مقرر دنیا کامو چشمه
 ایست نینله ناگ نام بر گیرند عرض او چهل بیگم اب بغایت صاف کبودی نماید و آن را بنیایش گاه
 انگارند و در گروا و بسپاری رخت هستی باتش در دهند و شکفت افکند از و فال بر گیرند و جز را چهار بخش کرده
 در داند اندازد اگر طاق بر افراز ماند نیکو شمرند ورنه تباه انگارند و پیشین زمان کتابی از آن پدید آمد آن را
 نیل مته خوانند چگونگی کشیر و خواص و معامد تفصیل در دهند و رخت چنین گویند که در زیر آب شهریت
 اباد و عملات عالییه دارد و در زمان فرمان روائی مد و شاه بر مبنی مد می شد و بعد از دوسه روز بد می آمد
 و تحفه های می آورد و خبر می داد و در دامن آن دو چشمه دو گز از یک دگر جدا و دیکی فرزادان سر و دیگری
 پس گرم از آبش گاه شمرند و استخوانی کلخ کالبه را در انجا خاکستر گردانند بیان کوه کولابی است
 بزرگ استخوان و خاکستر مردگان اندازند و آن را وسیله تقرب الی پندارند و اگر در گوشت جانوران
 افتد برف و بامان سخت در گردد و در موضع پار و اچشمه ایست که بر و صان روز یکشنبه سحرگاه
 باب رود تن شویند و تندرستی یا بند نوسر نام معبدیست منسوب به یار و یو هر که زیارت گری رود
 او انالالت پرستش گری بگویشش آید و کس نداند که از یک است نزدیک آن پیوست
 به بت خور و کولابی است بزرگ او را نام دوره ببت و هشت کرده دریا به بت در و ریزد و
 لحتی ناپدید گردد و نزدیک کرگانه دوره ایست سویم نام در انجا ده جریب زمینی است چون مشتری باسد
 رسد تا یک ماه چنان گرم شود که درخت بسوزد و یک پر کرده زمین گذارند و پیوست آن قصبه ایست
 اباد و کراج دره او یک سو بکا شفر پیوند و غرب رویه پچی است در گذارای اب پوست درخت بر
 بگسترند و بر اطراف آن سنگ نهند تا اب نهر پس از دوسه روز بداشته بافتاب گذارند چون خشک شود
 بر نشانند طلائرینه تا دوسه توپگی براید و ده و یکد و پیوسته گلگت آن نیز بکا شفر پیوند و در انجا طلائریناک
 شوی بدست آوند و در فنه راه از بامون دریای است از ولایت دکن و دی آید پدمنی نام از و ط
 برستانند و بر گذار آن سنگین معبدیست آن را سارو گویند بدرگا منسوب است و پس بزرگ است
 در هشتی شکل بچه بجنش در اید سرکار پچی داخل انصوبه است سی پنجه دراز و بت و پنجه و مینا بان توران برف
 بار و سرا بیشتر شود و ریش ابر مانند هندوستان و از سه دریا فیض بر گیرند کشن گنگ و بهت
 و سنده و زبان این دیار نه کشمیر مانند هندوستان و نه بزمستان نمود و بیشتر شود و زرد و الو و ختالو
 و چهار مغز خود و با شد و میشه ترن رسم نیست جانور شکاری را سبب داشتند و گا و گا و میش میانه بزرگ و پس

فراوان القصه کثیر دل کشائی مکی است اگر یک باغ همیشه بهار بایک قلعه آسمانی پایه بر خاسته منزه
 و اگر عشرت گاه سکر و حان و خلوت کده گوشه نشینان بر گویند رواست ایهائی خوشگوار و ابشار طئے
 سامعه افروز و جلگه های روح افزا و گلخانه طراوت اما بهمه جا که شماره ان از تحریر افزون خاصه گل
 سرخ و بنفشه و زنگس خورد و صحرا صحر او بهار و خزان بس شگرت و بنیر شاه ابو شاه توت فراوان
 میوه شود و خرپوزه و سیب و شفتالو و ذردالو و تربوز بس نیک و انگور اگر چه بسیار است لیکن گزیده کم
 و بیشتر بر درخت توت باشد توت کم خورند و برگ او بکرم پله بکار آید تخم او بگلگت و تبست خورده آورند
 با انبوهی شالی گزیده کم باشد گندم ریزه سیاه فام کم بود و سونگ کمتر خورند نخود و جو بس ناپدید زمین سیلابی
 و لیلی است در تمام صوبه عمل غله نجشی سه توده ضبط زمین و داد و ستد زر و سیم رسم نیست و جزوی از
 سایر جهات نقد حبس را بخردار پیانید کدی اساکو سفندی باشد از اهنه و گویند بس نازک و خوش مزه
 و گوار اریزه اسپان زرد آور گریوه گذار بسیار فیل و شتر نباشد گا و سیاه گنگ بدستنی لیکن شیر و مرغ غنایسته
 دارد و بیشتر غورش برنج و ماهی و شراب گوناگون سبزی و ان را خنک کرده نگا دارند برنج پخته را شنب
 گذارند و دزد دیگر بخورند و با خود بسیاری مردم و کمی سرمایہ زندگی دزدی و دزیوه گری کم و زبونی زیست
 سکنه آن مرز بوم مشهور پوشش پوست یک جامه چند سال بکار برند در ان ولایت تبست و شش
 راه از هندوستان رود لیکن راه بنیر و پکلی گزیده اما نخستین نزدیکیتر شعبه دارد و بیشتر در اید شکر از راه
 پیر پنجال اگر براں کسار گا و با اسی بکشند و ساعت ابر و باد و بر جوشد و برف باران ریزد و طول این ولایت
 از قنبر تا دریائے کشن گنگ صد و تبست کرده عرض هشتاد و کرده شرقی سرستان و دریائے چناب شرقی
 و جنوبی پاتھال و کوه شرقی و شمالی تبست کلان غربی پکلی و دریائے کشن گنگ غربی و جنوبی ولایت گجران
 غربی و شمالی تبست خورد و هر چهار طرف آسمانی کوه چیل و شش محال مشتمل بر دوازده کوه و دشت و دلاک
 و هشتاد و پنجهزار دام و دوهزار و چهار صد پکلی داخل این صوبه است ۴

صوبه ارالمک کابل

کابل از گزین مصر بایست پاستانی است پشنگ بن لورین فریدون طرح انداخته و از آبادی ان
 بموجب تدریج تا حال که این منحه تجریری آید دوهزار و یکصد سال و کسر منقضي می شود قلعه استوار
 دارد و ارک آن بر فراز کوه چاه است و کوه بینی که آن را بهصار عقابین نیز گویند مشرف آن واقع شده

در دامنه ان انگ هائے دل فریب و چین زار هائے دل اویز و باغ هائے گل امیز است خاصه باغ
 شهر آرا که بشاه لالان شهرت دارد و حضرت بابر بادشاه در سال هشتصد و بیست و پنج هجری طرح
 انداخته و نزدیک آن باغ جهان آرا که حضرت جهانگیر بادشاه در سال هزار و شانزدهم هجری احداث نمود
 در گذرگاه بربل جو مقبره حضرت بابر بادشاه و مهندال مرزا خلف انحضرت و محمد حکیم مرزا خلف محمد بیارن
 و شاه واقع است و در حوالی این مصرود در یائے عشرت افزا میدکی از اندر می آید و از میان باغ
 شهر آرا و جهان آرا و کوچه هائے شهری گذر و آن را جوئے خطیبان خوانند و دیگرے از جانب غزنین
 دو ده گده آمده از تنگی ده معقوب گذشته ان پیش در دانه لاهوری میرود و آن را جوئے پلستان گویند که
 دارا و صافست بیاران را صحت بخشد تومان دامنه کوه که ان را پنجاب کابل گویند فراوان گل و میوه بها
 دل کشا و خزان بے مهتا دار و خاصه لغان و کاهره فرد و استرغ و استافت و غیر ذلک اماکن فرخ افزا
 و سیرگاه مقرری سلاطین است بجانب پنج تومان غور بند واقع شده رنگ آمیزی ریاحین و دلاویزی
 شقایق ان از گفتار سیر و سنت سی و سه گونه لاله بر وید و از قسمی بوئے گل سرخ اید ان را لاله بویا نامند و
 ان نقره و لاجورد و نزدیک است و کوه ریگ زار است ان را خواجه ریگ روان گویند و در تابستان
 و از نقاره و دهل ازین ریگ زار بر آید و این تومان بر روی لشکر توران و حدود بلخ سد مستحکم است
 و تومان صنجاک و بامیان از اثنا پیشینان است و دوازده هزار سیج در ان حدود نشان میدهند که
 در میان کوه چاهها کنده و گنج اندوده اماکن ساخته اند در موسم زمستان مال و اثقال درون آن
 نگاهداشته بامنیت بسر برند و در موضع سخی قهر نیست و در میان ان تابوتی و درون ان کی انخودگان
 خواب و اسپین گویند که در زمان چنگیز خان که زیاده از پها و سال میگذرد این بزرگ درجه شهادت
 یافته تا حال همیشه در تابوت درست است و زیارت گاه مردم و این تومان و بنجر بر روی
 برخشان تمانه حکم است بجانب قندهار از تومان غزنین که ان را زابل گویند و زمان پاستان
 ننگاه سلاطین خراسان بود و خصوص پائے تخت سلطان ناصر الدین سبکتگین و سلطان محمود غزنوی
 و سلطان شهاب الدین غوری و نیز خواجگه حکیم سنائی و بسیاری ادیبان است از کثرت برف و شدت
 سرما ان را برابر تبریز و سمرقند نشان دهند و در ان حدود زمین فراوان پیدا شود و بهندستان بود
 و نزدیک ان چشمه ایست که اگر قافورات در ان افتد شورش ابر و برف پیدا گردد و این تومان
 بر روی حدود قندهار است و ان را در واره ایران گویند تومان لوگده اکثر افغان نشین است و
 نزدیک ان در موضع پاوه و خواب سجنه چشمه ایست که از ان گنگا گویند و در کتب هند لوهار کل نمیند و کبا

بزرگ دانند و در روز میلین در آن مکان خلایق هجوم کنند اب ان چشمه نیز بنان اب گنگا
 اگر مدتی در او ننگذارند و گرگون دید بوشود و تومان مندر او روی شنگ بر روی کافرستان است
 و بومیان ان را کافر گویند و رانجامزار حضرت از لام پدر حضرت نوح است و ان بزرگوار را ملک
 هم نویسند چون مردم اند یار کاستافین هم گویند از نیجست ان نواهی را المنان خوانند تومان بجز او
 پدر از کافران است چلیقوزده اینجا مشهور در ان حدود و جانور سیست ان را روبه پران گویند از مسکن
 خود یکد و در عه پر و از کند و نیز موشی است که بوسه شنگ از و اید تومان نیکبهار در زمانه سلف
 جوئے شاهی مشهور بود و داروغه نشین و سپه پور در عهده حضرت محمد اکبر بادشاه برکنار دریا
 نیلاب شهر جلال آباد اعدا شده اند اگر چه میوه فراوان شود اما آثار اینجا مشهور است و ذکر شود
 ان باغ صفا که بچار باغ شهرت دارد و باغ و قاز آثار حضرت محمد اکبر بادشاه است
 آثار بیدانه اینجا مشهور درین حدود و برف نبار دوسر ما چند ان نشود و کافر دره و کوه مسکن
 کافران از اینجا نزدیک است تومان بجز جانب کاشغر محل قلعه حاکم نشین از قدیم است
 هوای ان گرم و سرد و افزون و تنگی ان نواحی در دشت و کوه مسکن افغانان در حواشی قلعه
 بجزر موطن مغول است که خود را از قوم عرب قرار دهند گویند که سلطان سکندر روی منگام
 عبور درین اد که چند س از خویشان خود گذاشته بود تا حال اولاد انها سکونت دارد
 و بر افغانان غالب اند این تومان بست و پنج کوه طول و ده کوه عرض دارد تومان
 سوادینیر جانب کاشغر است فراوان دره دارد گرما و سرما بسیار نشود اما برف بار و لیکن
 در دشت زیاده از دوسه روز نیاپید و در کسار همه سال بنابر زمستان و بهار و بارش بنا
 هندوستان شود گاهای توران و سهند در و و بنفشه و زگس خود و صحرا صحرا
 و اقوام میوه خود رسته شفتالو و ناشیاتی اینجا مشهور و باز و جره و شامین گزیده
 بهر سد و کان این نیز و قصبه گلپور حاکم نشین و این تومان چهل کوه طول پانزده
 کوه عرض دارد و همگی بنگاه یوسف زئی است تومان بگرام ان مشهور به
 پشاور جانب هندوستان است انگور و شفتالو و خرپوزه توران ماند و گرمی
 و سردی و بهار و خندان و بارش لبان هندوستان و برنج سکهد اس
 بهتر از بنگاله شود و زراعات مندر او ان و غلات وافر پیدا می یابد تمام این
 تومان بنگاه افغانان مهند و خیر ذک است طریق مال گذاری و رعیت گیری

دارند پشاور شهر قدیم است که در کتب متقدّمین پرشاور و فرشاور نیز نویسند
در نزدیکی آن کور کهتری معبد جوگیان مشهور بود در عهد شاه بهمان بادشاه مهتم شده
امروز تیج تیر تهه بس دل کشای است که جوگی دسینا سے و بیراگی و دیگر
در ایشان در عواشی تالاب که چشمه سار است عمارات دل فریب اماکن
دل آویز احداث نموده افتاست دارند تومان نیکشاپ بجانب ملتان واقع
است ساکن بسیاری از قوم افغانان وسعت بسیار دارد مزرعات فراوان
خاصه شالی افتدر پیدائے یابد که بولایت دیگر هم میرود و کان این و نمک
در آن حدود القصه درین صوبه زمستان سخت شود اما گزند نیرساند و در تابستان
بدون پوشش نتوان غنود بدستند توران برف بسیار بار و در دشت
چهار ماه و بر کو بهار دایما باشد تالیش آب و هوای و ایام بهار تجریر راست
نیاید گوناگون میوه نشاط است از این اگر چه انگور افتام است اما صاحب
وحسینی و قند هاری و کرنکالی لطافت دیگر دارد از جمله زر و الوما میر محمودی و تپی
و میرزائی و از خرپوزه ها کوک نبات و ماهتابی و کله کرکی و باباشینی و ناشپاتی
و عبری و دود چراغ گزیده تراست و از گوناگون ذراعت گندم و جو زیاده
است از ذراع جو پیاری سویم حصه دارد و از نبات و لّهی و هم حصه میدهند و از
انگور و نور تخمه نقدینه و اصل کنند و حاصل سردرختی معاف است و باین
قدیم از گل معصفر چیزے نمیدهند و دانه معصفر را سویم حصه ادا سازند
و بسان سمرقند و بخارا پر گنجه شکل بر تپجات و قریات را تومان نامند و ساکنان
این صوبه یازده زبان دارند هندی و فارسی مغولی ترکی افغانی پشائے پراچی
گبری برکی لغانی عربی در نواحی کابل مغول سکونت دارند رعیت گیری
و مال گذاری کنند عورات این قوم بر مردان غالب هستند در زمان عقد
بستن کا بین نوشتن امر محال که شایان عصمتیان نباشد و پرده نشینان را
نسزد و زیانیده میگیرند و بطور خودبیر باقات و غسل حمام میروند و از
شوهران چندان خوف ندارند و بعضی زنان را دیدم که یکے را گذاشته شوهر
دیگر کرده و در عمر خویش تا پانزده و سبست را بشوهری گرفته باشند و درین

صوبه قوم بزرگ و جماعه کثیر هزاره و افغان است هزاره خود را مغول از نژاد پختای
 خان بن چنگیز خان مندرار و هند از غزنین تا قندهار و از تومان میدان تا حدود
 بلخ در حال مشطه و جبال مزلفه سکونت دارند اکثر اماکن و مساکن
 انجماعه غیر عملی است و افغانان خویشتن را اولاد بنی اسرائیل برادران مهتر
 یوسف علیه السلام می شمارند افغان نام بزرگ ایشان بود اوسه پسر داشت
 یکے سرین و دویم غرغشت سویم بن و ازین هر سه شاخا پدید آمد و هر سه سبیل
 بنام یکے از نیاگان روشناس گردید اوس ترین و برتج و میانه و غرغشتین
 و شیرانی و اور مروکاسی و جمند و خوشگی و کمتانی و غلیل و همد و صلفه
 و محمد زئی و یوسف زئی و داود زئی و کلیانی و ترکلانی به سرین پیوند و اوس
 سورانی و جیلیم و اورکزی و آفسریدی و جکتانی و خشکی و عبدالرحمانی و کرانی
 و کاکر و عبدالجانی مسوانی و پنی تازن بغرغشت گراید و اوس شیرزاد و
 خضر خیل و نرزی و لودی و نیازی و لوحانی و سوری و سردانی و کبکپوری به
 بن نسبت و هند و اقوام دیگر از اولاد آنهاست که بقلم در آمد و این همه اقوام از
 دریائے سندھ تا کابل صد کرده و از حدود قندهار و ملتان تا سواد که
 بحد و کافرستان و کاشغر پیوند و زیاده از سیصد کرده مساکن دارند به
 تقویت کبار دشوار گذار با مراکے بادشاهے نیایش نکنند چون شاه راه
 با اختیار آنهاست بطنے بطریق انعام از صوبه دار و کوشی بطریق راهداری
 از مسافران بر اس اسب و شتر و گاؤ میگیرند و بعضی اوقات دست تقاوت
 بها و ائصال کار و انیان و دیگره نوردان درازی کنند و مسافران را بزر بدستی
 و دزدی بدست آورده غلام می سازند و می فروشنند ادم دزد و در ممالک
 دیگر کم خواهد بود و افغانان تمامی ادم دزد هستند و جمیع ممالک کابل باین
 قوم تعلق دارد و از بلده پشاور سه راه بکابل می رود یکے راه نیکشاپ است
 شباب صواب بسیار و مسافت بعید دارد و لشکر با به صعوبت میگذرد و
 دویم راه کهرپه که در جلال آباد بشا همراه می پیوند و این راه هم از تنگی دره با وصوت
 کر بیه با وکی آب و دست بروے افغانان باعث ازار و اضرار مسافران است

سویم راه علی مسجد است و خیبر از چشمه جمشید که بمحرو و مشهور است تا دهیکه کنار
 نیلاب بمسافت هزده کرده و دره واقع است و کرویوه خیبر تا دو کرده بدشوار می گذرشته
 می شود اما این راه نسبت بسالک دیگر سهولیت دارد و آمد و شد عساکر و
 کاروانان بهین راه است از دکه تا منله سی کرده کوه و کوه یوه اصلانیت و از منله
 تا کابل چهل کرده هر چند کتل دارد اما چندان دشوار نیست و کابل هر چهار طرف
 کرویوه بلند دارد و یکبارگی در آمد غنیم دشوار اگر چه این صوبه چندان حاصل ندارد
 اما خردوران آن را در وازه هندوستان داد و اند از نیجهت والی هندوستان مبلغ
 مستند به بخرچ سپاه انجا میفرستد و سرحد ولایت توران و ایران در امان میسازد
 و در زمان سابق که کابل از واسطه هند بیرون بود تورانیان بر اطراف هندوستان
 ترک تازی می نمودند در این صورت ولایت پنجاب و ایران و خراب می بود و انان
 زمانیکه هند و کابل در تصرف یک فرمان رواد در آمده باعث آبادی پنجاب و
 امنیت تمام هند شده طول این صوبه از اتمک بنارس تا هند و کوه حدود
 پنجاه کرده و عرض از قرا باغ قندمار تا چغتان سراسر کرده شرق رویه دریائے سند
 و غرب رویه غور شمالی اندراب و بدخشان و هند و کوه جنوبی فرل و نقر و کربک
 و هر چهار طرف همه کوهستان است زمین مسطح و هموار کم اما مزدوعات
 بهمه جاست هشت سده کار شتمل برسی و شش تومان و دوازده کرده
 و شصت و پنج لک و بیست هزار دام داخل این صوبه است با بخله چون اندکی
 از کیفیت هندوستان و صوبجات بتحریر در آمد اکنون ششم از احوال
 فرمان روایان این فیمازا ابتدائے پاندوان بعلم سوانح نگار در آوردن و بانبار
 خوانان ارمنانی گذار شتم ضرور است +



بید خوانی هندوی مشک فلام قلم بلاغت شیم در معبد گذارش شمه از احسان

فرمان روایان هندوستان از ابتدای راجه جدشتر پاندوان

از کتب تواریخ هندیه خصوص از مهاجرات که تاریخی است بزرگ تیره و از جمیع صحف معتبرتر چنان بظهور پیوسته که سلطنت هندوستان از آغاز آفرینش جهان در خاندان والا نشان پاندوان و کورووان بوده و سلسله اسلاف ایشان علی الاتصال فرمانروای و جهان کشای نموده اند چون نوبت سلطنت بر راجه پچتر سرج که جد پاندوان بود رسید به دستور نیاگان خویش بعدالت گستری و رعیت پروری جهان بینی نموده جهان گذران را پدر و نمود و واحدی از اولادش نماید که مدام جهان داری بنظام آورد و اعیان دولت با هم مشورت نموده بجناب سر آمد عارفان خدا شناس سوامی بیاس اتجا آورده بذریعہ آن کشف رموز معانی از عورات راجه سه پسر بهر سانیدند گویند که چون زن اولین راجه تاب دیدن پیکر حبیب آن خدا آگاه نیاورد چشم خود پوشیده بود از نیجت از و پسری نابینا بوجود آمد نام او دهر تراشت نهادند و زن دومی را از مشاهده طلعت تابان آن عارف معارف یزدان رنگ زرد گریده بود از و پسری که بدنش تمام زرد بود بعالم شهود شتافت نامش پاند گذاشتند یعنی زرد رنگ و پسر سیوم بدرنامی از پرستاری ولادت یافت چون دهر تراشت پسر کلان نابینا بود و بر کنیزک ناوه بود از نیجت امر سلطنت به پسر میاگی که پاند بوده باشد قرار گرفت چراغ مرده این خاندان باز روشن گردیده و گلشن پر مرده سلطنت بتازگی طراوت یافت و راجه پاند بقوت سر سنج شجاعت و زور شمشیر حمت بر مخالفان غالب آمده و اطراف ممالک به تسخیر و آوده نام نامی اسلاف و اسم گرامی خویش روشن گردانید چون لشکار دوست و عشرت طلب بود اکثر اوقات در صحرا رفته بشکار اشتغال داشتی روزی بعادت معمول بقصد صید انگلی بیابان نورد بود ناگهان دو آهوی نر و ماده با هم صحبت داشتند راجه نوعی تیر جگر و فز و که آهوی ماده جدا شده بر زمین افتاد و آن آهوی بود عابدی بود متراض بان پیکر در آمده بازین خویش مباشرت داشت در حالت نزع بر زبان آورد که ایزد و تعالی میخواهم که چنانچه ما را در زمان وصال جانان بجان کرده تو هم در وقت صحبت همواره خویش همچو ابهر مرگ شوی راجه از وقوع این واقعه غمناک گردید و دو و تحیر بدماغ او پیچید اما چه کند که تیر از ششت بسته

و کار از دست گرفته بود و از دعای بدان عابد مرون خود در صحبت زن بختین دانسته ترک جهان بینی نموده و صحرا
 نمته بعبادت و ریاضت هتغال و زید اما از بی اولادی خویش دلش ملالت اندودی بود چون هر روز وجه او را
 صحرائیق طاعت بودند روزی نبوجه کلان که کنفی نام داشت گفت که هر کس که بی اولاد بمیوزد و زخم می رود درد
 مادرست و جایز است که اگر شخصی اولاد نداشته باشد یا قادر بر پیدا کردن اولاد نشود از برهن فرزند حاصل
 نماید چنانچه پدر من بی اولاد و صلت نمود و بصلاح بزرگان تو الدمن و برادران من از بیاس دیو گردید آن عورت
 پاسخ داد که اگر بر سر من تیغ آبدار بیاورد ممکن نیست که بامرو بگیا نه صحبت دارم اما چون افسونی از عابد
 متراض اموخته ام که از عالم ملکوت هر کس را میخواسته باشم طلبیداشته فرزند حاصل نمایم راجه ازین سخن
 خوش وقت شد و درین باب اجازت داده آن عورت را در خلوت فرستاده خود بدروازه به پاسداری قیام
 داشت و آنچنان احتیاط بکار برد که مظنه رسیدن آدم و رانجا نباشد بقدرت قادر مطلق آن زن از
 درون خانه بستن شده بیرون آمده راجه را مژده داد و بعد نه ماه پسر و الا گز زائیده نام فرخنده فرجام او را
 جد هشت نهادند و نوبت دویمین همین آیین آبتن شده پسری بغایت زبردست قوی هیکل زائید نام او
 بهیم سین گذاشتند در روز ولادت او واقعه غریب وقوع یافت که ناگهان در آن صحرا شیری مهیب و بزرگ
 مردم از خوف خورده فریاد برداشتند کنفی ترسناک شده بی اختیار برخاست و بهیم سین از بغل او جدا
 شد و بر سنگ کلان افتاد از ضرب آن طفل سنگ لخت لخت گردید این معنی باعث تعجب گشت راجه پاند
 دانست که این طفل بغایت زورمند خواهد شد نوبت سویمین همین منطرحین ولادت یافت در آن وقت
 آواز از آسمان برآمد که چنانچه در عالم علوی اندر فرمان رواست در جهان سفلی این پسر حکم ران خواهد گردید و در
 محاربات هیچکس حریف او نخواهد شد و از توجه دویم راجه بهیمین عنوان نکل و سهدیو بطریق تو امان بوجود
 آمد و این هر تنج برادر در حسن خوبی و قوت و ولادری نظیر نداشتند و راجه باین پسران ده صحرامی بود و او را
 سلطنت را و هر تراشت برادر کلان که نابینا بود در هستانا پور سرانجام میداد چون زوجه و هر تراشت آبتن
 شد بعد از دو سال مضغه گوشت از شکم او بدآمد که از آئین هم سخت بود زن و هر تراشت حیران شده
 میخواست که آن مضغه را براند از دوران حال بیاس طفر شده فرمود که از آن پسران نامدار خواهد برآمد زنهار
 آن گوشت را ضایع نسازند بعد از آن بموجب امر بیاس آب سرد بر آن پاشیدند از و صد لخت
 شد هر لخت را در کوزه روغن جدا جدا انداختند با احتیاط نگاه داشتند و بعد دو سال آن کوزه را راوا
 کردند از هر یک کوزه پسری برآمد و از همه کلان تر و در ^(۱) وجود و هنر بود گویند وقتی که در وجود من از کوزه روغن منطی

که اندراج یافته بود بیرون آمد زمین را کافته بسان خربانگ برواشت ازان او از خران و شغالان و گرگان
 و زغالان بنزدین و در هوا پسر یار آورد و در هوا غبار پیداشت ظهور این حالت موجب حیرت نظر گیار
 گشت سواى صد پسر مذکور ^{نهم} چپه نامی از زوجه دیگر ولادت یافت که تنگى یک صد و یک پسر بوده باشد خلف بزرگ
 او بر جودین رعین تن بود کثیر و سنان و شمیر بر و کارگر نمى شد و در شجاعت و قوت و عوی انفراد داشت چون
 راجه پاندوران صحرارخت هستی بموجب دعای عابد بسبب صحبت زن که خود را از شهوت نتوانست ضبط کرد
 بر بست زنان خوردش بهر ای آن بسوخت عابدان و زاهدان که در بیابان همسایگی بودند به پنج پسر زن
 کلان راجه را در هستنا پور رسانیدند اکثر مردم پسران را قبول نکردند و بعضی قبول میکرد وند خصوص در جودین
 پسر کلان و بر تراشت میگفت که چون راجه پاند بسبب نفرین عابد ترک صحبت زنان کرده بود ایشان را
 چگونه فرزندان راجه تصور توان کرد و در آن وقت سرورش از غیب آواز داد که این با پاندوان هستند
 یعنی پسران راجه پاند که بنمط بدیع بذرایع ملائکه بعالم وجود آمده اند بعد چنین آواز گل از هوا بر سر ایشان بارید
 و صدای نقاره و بوق و غوغای عظیم از جانب آسمان برخاست تمامی مردمان هستنا پور از استماع این
 آواز حیران شده پاندوان را قبول کردند و بهیکم پتاه که عم پدر ایشان بود سایه مرحمت و پرورش
 بر سر آنها انداخته معلمان دانشور و استادان فرخنده سر برای تربیت و آموزگاری مقرر نمود
 پاندوان بمقتضای دانش خدا و ادو و خرد مستدی مادر زاده و راندک فرصتی اکثر صحایف بید و دانشاها
 بر خواند و تمامی علوم تیز اندازی و کمانداری و رسوم نیزه بازی و تیغ گذاری آموخته بحد کمال رسانیدند چنانچه
 جد هشت که از همه کلان بود در صفات نجسته و اوصاف مستحسنه و راستی و نکوی و خردمندی و خوشنوی
 مشهور گردید بیت

نکوروی و نیک اختر و نیک خوی	بدل راست باز و بلب استگوی
نه رایش به تدبیر محتاج غیر	نه استنای رایش بجز محض خیر
به گیتی ندیده کسی سنج ازو	دل راستان راستی سنج ازو
با این دانش و رای و تکمین و فر	گمانم نه آید که باشد بشر

و بهیم سین از جد هشت خرد بسیار پر قوت و زورمند بود که در ختان قوی را از جا بر می کند و فیلان
 کوه پیکر را بر داشته بر زمین می افکند و در علم گرز بازی و جنگامه رزم سازی و جنگ مشتی
 و هنر کشتی نظیر خود داشت نظم

بران زور مسرگزنه باشد هنر
دو پایش بنجاک اندرون سربار
چو او خشم گیر و بر دوش برود
پیشش چه پیل و چه شیر و چه مرد
چو آدوی آهنگ بر کارزار
نکردی برو تیغ فولاد کار
نبود آدمی بود شیر غریب
که بادا بران شیر مرد آفرین

و ارجن از بهیم سین خور و در قوانین کمانداری و آئین تیر اندازی از استادان روزگار و تیر
اندازان کامل عیار و رگدشت و علم این علم در عرصه ریح مسکون بر افراخت و کوس ناموسی این هنر
در هفت اقلیم نواخت و این علم را بچندین عنوان کمال رسانید یعنی یک تیر انداختی هزاران تیر
از و استخراج نموده جان گزای اعدا نمودی و نیز اگر خواستی تیرهای مستخرج در هوا متعلق بسته سدر راه باد و
باران بشدی و هزار تیر آن قدر آتش بر افروختی که هر نیک و بد را سوختی و همچنین از تیر طوفان باد
و خاک و آب هویدا ساختی و از تاثیرات آن معاندان را بر خاک هلاک انداختی و از جانب عدوان
اگر هزاران تیر برآمدی آن را از تیرهای خویش در هوا براندی و در رزمگاه افسون پردازی و
سحر سازی نموده گاهی بلند و گاهی پست و گاهی فربه و گاهی لاغر بنظر دشمنان و رآمدی و زمانی بصورت
مهیب نمودار شدی و ساعتی از نظر غایب گشتی و این علم خاصه اهل ملکوت است که تیرهای انداخته
بقوت افسون چنین کارهای نادره بروی کاری آورند و لا حول و لا قوه بشری و مدر که انسانی کجا طاقت
از تکاب و اوراک امثال این امور عجیبه تواند داشت چون ارجن ملک نژاد و قدسی نهاد بود و وقوع این
قسم نادره کارها از و بدیع نتوان شمر و نظم

همان ارجن پهلوان شیردل
که از تیر او گشت گردون خیل
خندش دل دشمنان بشکند
اگر کوه باشد زین بر کند
خداوند او را چه سان آفرید
برو آن سرین کو چنان آفرید
جهان آن سرین تا جهان آفرید
چو ارجن گیتی نیاید پدید

و همچنین نکل و سهدیو بر اوران غیر مادی ایشان در سواری اسب و فیل و عراب و در قواعد نیزه بازی و
توغ اندازی و سایر لوازم سپه سالاری بی همتا بودند و بدایت

به نیروی مروی و فربنگ خویش
بگردون بر افراخت او ننگ خویش
و این هرنج بر اور بهمدیگر نوعی اخلاص و یگانگی داشتند که گویا آن سر بنده بدایع موجودات
یک روح را تجربه ساخته و رتج قالب انداخته و جداشته برادر کلان را هر چهار برادر خور و

صاحب و مخدوم و ولی نعمت و خدای مجازی تصور نموده سر مو از تقدیم امرش حد دل نکر و ندی و
سزاخن خلاف مرضی او بعل نیاورد ندی و داد و عیش و عشرت و اوندی نظم

چه نیک اختر کسی که ز بخت فیروز شود پیش بزرگان خدمت اندوز
کسی که بخت و دولت پای گیرد بچشم بختیاران جای گیرد

در جو دهن پسر کلان و هر تراشت از وید و شنید اوصاف حمیده پاندوان حسد برو خصوصاً زور و قوت
بهیمین آتش عناد و در کانون سینه مشتعل گردید از آنجا که دشمن گدازی آئین وین سلطنت است و باند فلح پاندوان
و انقطاع رشته زندگی آنها ساعی بوده بارها بقصد هلاک بهیم سین که آنرا از همه زبردست و زور آو
میدانست در سیر و لشکر که با اتفاق یک دیگر در صحرا می رفتند ز هر دو و چند مرتبه او را و خواب یافته و
و با محکم بسته در دریای گنگ انداخت اما چون حفظ و حراست الهی شامل حال او بوده اراده دشمن
پیش ز رفت و در هر مرتبه سلامت ماند چون و هر تراشت جد بهتر را همه وادی قابل دانسته ولی عهد
نموده مدار کار جهان پانی و رقبه افتد او گذاشته بود و در جو دهن زیاده حسد برده به پدر پیغام کرد که
ما را از سلطنت محروم کرده اند من تاب اطاعت جد بهتر ندارم بهمین زمان خود را می کشم و هر تراشت
خاطر داشت پسر منظور داشته مقرر کرد که نصف ولایت بعهده در جو دهن باشد و جد بهتر معهود را
خویش در برناوه رفته بر نصف ولایت حکومت کند بنا برین مشورت جد بهتر را بخصت شهر برناوه و
پیش از آن که جد بهتر در آن شهر برسد در جو دهن کسان خود را فرستاده تلقین کرده بود که عمارات از صمغ
و قیر و ریمان و غیره ذلک تعمیر کنند و بعد از آنکه پاندوان در آنجا رسید طر ح اقامت اندازند قابو
یافته آتش در دهند تا آنها سوخته خاکستر شوند فرمان بران بموجب فرمان بعل آورده عمارات صمغ
و قیر بطریق مستر یعنی ستر و مخفی تعمیر نموده پاندوان بعد رسیدن در آن مکان از غل و حیل معاندان
واقف گردیده نقبی در آن خانه زد و راهی درست کرده شبی بدست خود آن عمارت را آتش داده
از راه نقب بدر فرستند و بهیل زنی با تیغ پسر خود که در آنجا آمده بود سوخته خاکستر گردید کسان در جو دهن
سوختن بهیل زن و پسرانش را خاکستر گردید پاندوان با والد خویش تصور نموده مژده هلاک
آنها به در جو دهن رسانیده موجب مسرت او شدند و پاندوان بعد بر آمدن از آن مهلکه در صحرا رسید
لباس زاهدان در معابد و اماکن متبرکه که میر رسیدند و بسیر ممالک ره سپری شدند و وی و عفریت
را می کشتنند و شیر و کرگدن را شکار می کردند تا آنکه در شهر کنپله رسیدند راجه ورد پدر زبان آنجا دختر
صاحب جمال و حسن و خوبی بے مثال داشت و در آن ایام دختر بخد بلوغ رسیده بود و راجه در وید

بایں نیاگان خویش فرمانروایان روی زمین را طلبداشته جشن عالی ترتیب داده بود تا هر کس را که
 آن دختر پسند کند در عقد زوجیت او در آید و آن را در زبان هندی سوهینبر گویند و راجه بطور چوبی کلان
 بسان قیق در میان ایستاده کرده ماهی طلا بر آن بسته و دیگ کلان از روغن پر کرده زیر چوب بر
 دیگدان گذاشته و کمائی در غایت بزرگی و سختی نهاده و شرط نموده بود که هر کس این کمان راز
 کرده ماهی از بالا به چوب به تیر زده و در آن دیگ روغن اندازد آن دختر در مناکحت او در آید روز
 دیگر تمام راجهای و آن عرصه در آمده بتقدیم شرط تقدیر رسیدند احدی از عمده این شرط نتوانست بر آید
 پاندوان بصورت گدایان در گوشه تماشاائی بودند و در آن وقت ارجن بر آمده کمان آلم در غایت سختی بوزه
 کرده و پنهان تیر زد که ماهی طلا از بالا قیق جدا شده و در دیگ روغن افتاد و نگاه دخت راجه در وید را که
 در ویدی نام داشت از میان چندین راجه های والا شکوه بزور بازوی قوت گرفت نظار گیان
 وقوع این قوت و جسارت آن گدا و شش حیران ماندند و احدی را یارای آن نشد که مقاومت
 با و توان کرد و تقدیر ازلی بر آن رفته بود که آن دختر را پنج شوهر شوند و پاندوان هر پنج برادر بموجب
 امر او در خویش آن را در زوجیت خود با و آوردند هر یک هفتاد روز نوبت مقرر کردند چون در هشتاد پور
 خبر رسید که پاندوان حیات هستند و دخت راجه در وید را بزور گرفته اند و هر تراشت حسب الصلاح ارکان
 و اعیان کسان خوف رتاده ایشان را طلبیده شفقت پدران بجاء آورد و باز ولایت را منتقم نموده نصف
 بر و وجودین پسر خود بحال داشت و نصف به پاندوان مرحمت کرده بایک دیگر ایشان عهد و موافقت و
 روابط اخلاص در میان آورده پاندوان را رخصت داد که در شهر اندر پست بر ساحل دریای جمبت که ثانی الحاکم
 آن شهر بدلی مشهور گردید رفت و اقامت و رزق راجه بد بیشتر در آن شهر رسیده با اجرای احکام
 حکومت مقتصد شد و بزور شمشیر و قوت مردانگی اکثر ممالک متخیر را آورده فرمانروایان اکتاف گیتی را فرمان پذیر
 گردانید چون دولت و کنت بسیار بهر رسید جگ راجه بوجه حسن که اجداد او را میسر نشده بود با تمام رسانید
 جگ راجه با صطلاح هند عبارت از عبادت عظمی است که انواع اطعمه بچندین هزار برهمن میدهند
 و ظروف طلا و نقره با بنجامه خیرات می کنند و افسونه ها خوانده اقسام اغذیه و عطریه و اجناس نفیسه
 در ومان عم الغنا صراحتا خاسته خاکستری سازند و عمده ترین از شرایط این جگ آنست
 که راجهای روی زمین جمع آمده تمامی امور خدمات حتی که آب کشی و طعام پزی و داند شوی و دیگر جزویات
 بذات خود بجای آرند این عبادت آن را میسر شود که حکمش بر هفت کشور جاری باشد چون راجه
 بد بیشتر را فرمانروای گیتی مطیع و منقاد بود این جگ حسب المدعا بانجام رسید در وجودین نیز

درین جنگ آمده شریک کار شده بود و از دیدن شوکت و دولت راجه جد هشت عشر عداوت کمن و حسد فرمن
بتازگی دل او را خواستید چون رخصت شده در مهستانا پور رسید این ورود را بار فیقتان
خویش در میان آورده و در بر انداختن بنیاد دولت راجه جد هشت عشر مشورت کرده صلاح همگان بران
افتاد که انجمن قمار بازی آراسته و مقام رغل پیراسته ملک و مال از و باید گرفت بنابراین صلاح
راجه جد هشت عشر را از اندر پست طلب داشتند بعد در رازی سخن مجلس قمار ترتیب داده و کعبتین تدویر
در میان آوردند چون تقدیر قادر مطلق بران رفت بود که راجه جد هشت عشر با برادران سرگشته
بادیه ادبانه و ابله پای بیابان افتقار گرد و با وجود آن قدر عقل و دانش مغلوب فریب آن دغا باز
گرویده شروع بقمار کرده خزینه و دفینه و نقود و اجناس و جواهر و اهر از اندازه بتیاس
و سایر اسباب سلطنت و شهر باری و تجملات ریاست و نادماری و ملک و مال و اسپان
و اخیال و ریاضت و از جمع اموال و خزاین دست خالی ساخت اہیات

طبعی بقمار یافت مایل	افتاد بورطماسے مایل
وانگہ زنی قمار بازی	گسترده بساط فتنہ سازی
بہشت و خزانہ بکشد	راہی بہت سارخانہ پیو و
شد گرم مقام فسون ساز	ز نقش و غل حریف کج باز
ہر دم بفریب جا و دانہ	می باخت قمار را بہسانہ
اوسادہ دل و حریف پیکار	او خفتہ دماغ فتنہ بیدار
آشفۃ خروشد و نظر باخت	تا مال و منال خویش و رخت
چون کروند مال و گنج و ربار	بر ملک فتاد و نوبت کار
شد ہر روز دست فتنہ پامال	فی ملک با و بہاندونی مال
بر باخت با و سپہرنا ساز	کج باخت با و حریف کج باز
بہشت بلا بنجانہ رومی	برخواستہ عذوبیای کوبی

چون از ملک و مال چیزے نماید آنچنان مسلوب العقول گردید کہ ہر چہاں برادر و بعدان خود را پس
از ان در ویدی را کہ زوجہ ہر پنج برادر بود و نوبت بہت و وقوع این امر موجب حیرانی
نظار گیان و باعث بدنامی او گردید و شناسین^{۲۱} برادر در جو و من سنگ دلی و بی از می نمودہ پدی

رامو کشان و هرزه گویان در آن انجمن آورده حسب الامر و رجوع من خواست که برهنه کند و آن وقت آن عقیقه عایض بود بجناب ایزد تعالی که ستار العیوب است مناجات کرده است و خطه تنه خویش نمود و تصرع و زاری او در گاه مجیب الدعوات مستجاب گشت چون دو شاسین بے ارزم پارچه از بدن او برگرفت بقدرت الٰهی پارچه دیگر بر دوش او شد بهمن آئین و دو شاسین لباس آن عقیقه برمی آورد و از غیب کسوت دیگر بر او رحمت میشد چندانکه دو شاسین از بر آوردن پارچه ها مانده شده آن قدر پارچه از بدن آن حضرت سرشت برآمد که از حد حصر افزون بود ^(۱) بالضرور و دو شاسین دست از باز کشید و در آن حال بر حاضران انجمن عجب حالتی گذشت همه کس از دیدن آن بی ارزمی چشم بر بستند و بر وجود من و دو شاسین و رفیقان آنها زبان لغت برکشادند و رجوع من ازین سخنان هیچ بخاطر نیاورده با وجود گرفتن ملک و مال بران تشرار و اد که یک بازی دیگر باید باخت اگر چه بدشتر بر دهر چه از ملک و مال باخته است باز از ان باو باشد و اگر درین مرتبه هم باز دلو و دوازده سال معه بر او ران و صحرا بگذرانند و سال سیزدهم در مغموره بطریق افعال بسر برد و اگر در آن سال ظاهر شود باز دوازده سال در بیابان بوده باشد راجه بدشتر که عقل او از دست رفته بود و بخت خفته بدین شرط باز بازی کرد اتفاقاً درین مرتبه نیز این بازی را در باخت و بالیفای وعده رخصت شده معه بر او ران و در عیدی ماه صحرایش گرفت و در آن حال کرن که عمده بدخواهان پاندوان بود از روی ظرافت گفت که ای درویدی بهمه پاندوان چرامیروی بملازمت راجه در وجود من باشش او در زوجیت مروی مقرر خواهد کرد که آن مرد ترا بقمار نواز و ونیر و شاسین تمسخر بزبان آورد که پاندوان حکم خوجه سرایان اند همراه آنها چه خواهی کرد یکی از ما بشوهریت خود قبول کن تا با سووگی بگذرانی همچنان بدگویان بدخو سخنان با ستهز او طنز می گفتند و خنده می کردند پاندوان شرم منده و سرافکنده می بودند بهیمین میخواست که بزور بازی خود انتقام از ان هرزه گویان بگیرد و اما راجه بدشتر در آن باب اجازت نداد و بموجب شرط از هستنا پور برآمده معه بر او ران و بصره آنها و گویند که چون پاندوان از ان شهر برآمدند ناگهان زمین لرزه درآمد و برق و صاعقه بدون ابر ظاهر شد لغزید و با آنکه روز گرفتن آفتاب تمام منکسف گشت و در روز ستاره از آسمان بکمال مهابت افتاد و هر کناره هستنا پور بگریید و جانوران صحرائی بجانب آبادی آمدند و شغالان در روز بیزار شهر رسیده فریاد کردند و گریان بالا و دروازه نشسته آواز نمودند و گل نیلوفر درختان بیابان بشکفت و آب دریا بالا رویه رفت و درختان میوه

بی موسم دادند و ماده گاو دخر کرده و دیگر حیوانات بچه غیر جنس را میدند و دیگر شگوهها که باعث مهابت بوده باشند زود
 گردید و انایان شگون و واقفان اسرار ظهور و بطون گفتند که از وقوع این علامات در اندک زمانی به پسران
 دهر تراشت آفات و بلیات پدید خواهد آمد بک به نتیجه بدکاریهاییست و نابود خواهند شد با بکلمه پاندوان در
 صحرا رفته یکایک درین طرح اقامت انداختند پس از چند سال ارجن بقوت ریاضت خویش مانند لوک
 که عبارت از مکان سرمانز وای عالم ملکوت باشد رفت و ساجه جد هشترا برادران دیگر قدم ترود در راه گذاشته
 تمامی اکنه شریفه و بقاع متبرکه که عبارت از تیرتخها باشد طواف کرده سیر عالم نمود و ارجن نهمیال در آنند لوک
 بوده اقسام فنون تیراندازی از طلاک امونته با سباب و تجملات بسیار آمده برادران لمحق گردید پاندوان
 دوازده سال در بیابان محن و شاق بی پایان گزیدند و قلعه غریب و سوانج عجیب بانها عاید گشت و سال سیزدهم
 در شهر بیراته رسید نام خود را تبدیل نموده فوکر ساجه بیراته شدند کسان در جو دهن هر چند جست و جو نمودند
 ایشان را هرگز نیافتند چون سیزده سال با نقضار رسیده خود را راظه هر نموده پیغام بدر جو دهن فرستادند
 که حصه و ایت ما را مرحمت ساز و او از روی رعونت قبول نکرد و باز پیغام نمودند که اگر زیاده نباشد برای
 تمشیت امور و معیشت و تحصیل قوت هر پنج برادر را پنج موضع که کتهل و کرنال و اندری و برناوه و اندریت
 بوده باشد عنایت نمایند تا بران قانع باشم و کار بجنگ و پر خاشش نکشد و جو دهن از روی جهالتی
 که داشت بنا بر اجلی که او را نزدیک رسیده بود بانکه پاندوان این قدر لجاجت کشیدند و بر پنج موضع قنات
 کردند صلح قبول نکرد و تشرار بر جنگ داده از اطراف عالم را جهای و رایان و الاشان که با و محبت و اتحاد
 یا اطاعت و انقیاد داشتند با عانت و امداد طلب داشتند ساجه جد هشترا نیز خویشان و منتسبان و اخلاص مندان
 خود را که سرمانز وای مالک بودند با استداد و استنانت طلبید و رانک فرصتی فرمانروایان و الاقدورایان
 عالی مقدار و بهاوران صف شکن و دلاوران شمشیر زن و تهمتان شیرانگن و تیغ زتان قیل تن و پهلوانان سخت
 کوش و جوانان هنر بر خروش و بیابان فیل پیکر و پر دلان شده جگر و مبارزان رزم اندیش و شجاعان شجاعت
 کیش و گمنان شیران همیشه بسالت و نهنگان و ریای جلاوت و مردان میدان دغا و گردان عرصه سجا بودند
 چون کوکب آسمان و یگ بیابان و قطران باران و برگ درختان بیرون از حد و شمار با تجملات حرب
 و پیکار و اسباب جنگ و کارزار و فیلان نامدار و اسبان با در قنات اطراف مالک و اکتاف مملکت
 از هر دو طرف آمده کار طلب شدند حتی که اجتماع این قدر عساکر و ریج معرکه نشان نمیدهند نظم

فرادان سپه جمع شد پیش ازین ندیده کسی لشکر بی پیش ازین
 نمودار شد لشکر تنگ بخت چو یگ بیابان و برگ درخت

سپاهی بکثرت فزون از شمار	سپاهی زمره و تلخ بی شمار
همه تیغ و اسان و خنجر گنار	نظف پیشگان و تسلط شعار
سپاهی زریگ بیابان فزون	وز اندیشه هر محاسب برهن
سپاهی چو کشفته پیلان مست	همه نیزه و گرز و خنجر بدست
نه بد بر زمین پشته را جاگاه	نه اندر هوا باد را ماند راه
ز بس جوشش لشکر بی راه در	بسبط زمین تنگ شد بر سپاه

چون ساعت گور کبیت که اکنون به تها نیر شهرت دارد و شریف ترین اماکن و بزرگ ترین معاوضات
 شده و بقول دانشمندان هند برهما که در عیسای آفرینش جهانیان اوست به بدایع قدرت صانع بی
 و ران امکنه شریفه از گل نیلوفر بعالم وجود آمده با تقای ربانی همان جا عالمیان را بعرصه شهود آورده
 انتظام آرای عالم تکوین و ایجاد و نظام پیرای سلسله کون و فساد گردید و معتقدان جماعت آنکه هر کس
 از اهل نفوس و ران محل قالب عنصری تکی کن از آمدن دوباره در دنیا که عبارت از تناسخ بوده باشد
 نجات یابد و در عجبی بهشت برین نصیب او شود لهذا آن مکان فیض نشان را برای کارزار مقرر کرد و عرصه
 پیکار چهل و هشت کرده مقرر گردید و از طرفین افواج چون دریای موج از پی هم می رسید و بسان
 عاقل و نیروی از حد قیاس نموداری گردید از کثرت گرد و غبار چهره زمین و آسمان ناپیدا و از بسیاری
 جوش و خروشش آثار شور و محشر هویدا بود صدای نقاره رعد آواز و خروشش بوق زلزله انداز و غلغله ای
 زهره گداز و آواز دهل قیامت ساز لرزه و زمین و زمان انداخت و هوای های لشکر و شور و غوغای لشکریان
 گوشش فلک کمر ساخت نظم

به آمد زهره و سپه بوق و کوس	زمین آهین شد فلک ابنوس
بر لرزه کوه و بجنبد و شست	غریب از نیم آسمان در گذشت
درای جگر تاب و فریاد رنگ	ز سر مغزی بر دواز روی رنگ
ز سر یا دخر مهره گا و دم	هنر بران بصحرای هے کرد گم
ز غریب کوس خا تا تنگان	بر آنگند سیم رخ در کوه قاف
بتیره بغدید چون تند شیر	در آمد برقص از دماے و لیر
ز غریب کوس خالی و تلخ	زمین لرزه افتاد و در کوه راغ
خروشدین کوس روئین کاس	نیوشنده را عا و در جهان هر اس

ز غوریدن ناله کرنا س
وفاقا و تپ لنده در دست و پای
تو گویی که باوقیامت وزید
زمین پاره شد آسمان برورید

پانزدان لشکر خود را هفت بخش کرده افواج هراول و چنداول و جرنغار و برنغار و قول و طرح و نغمه بامینی
که باید ترتیب داده رو به پیکار آوردند نخستین بهیم سین در میدان آمده آنچنان نعره هیب بر زد که زلزله در
زمین و غلغل در زمان افت آوازان آواز مهولناک فیلان و اسپان خون میخندند و اکثر مخالفان ترسان و
لرزان گوی میخندند و گرزگران بدست گرفته و بر سر گردانیده بیک ضرب چندین هزار عراب را با سواران برهم
ساخت و فیل و اسب را برداشته بر زمین انداخت و آدمی را بر آدمی زده بکشت و بسیاری را
از پشت استخوانها بر شکست نظم

همان بهیم دیوانه فلن پیل تن
که از گرز که را بکندی ز بن
یکی نعره زد و در میان گروه
تو گفتی بلر زید دریا و کوه
بکوبید گو پال گرزگران
چو پولاد را سنگ آهنگران
کسی را که دیدی فلندی چو مور
بکندی سرش را بیک دست زور
بیک زخم کان بهیم آهسته کرد
صد فلند و صد کشت و صد خسته کرد
هزار و صد و شصت مرد و جیم
بیک ضرب شد خسته از دست بهیم

وارجن نیز نمطی که مشیر زیان بگلگه گو سپندان و رآید در افواج اعداد آمده سلک جمعیت مخالف در هم گسخت
و تیر خاها شکاف خون هزاران هزار کس بر زمین ریخت گروه گروه مخالف بر خاک پلاک انداخت و از آواز
بوق آتش و قیامت نمودار ساخت نظم

چو رعد خروشان در آمد بجوش
زایوان کیوان گذشته خروش
خروشی برآمد که کیوان شنید
تو گوی که صور قیامت دمید
نه استاد کس پیش ارجن بجنگ
بخستند با او کسی نام و تنگ
گریزان شدند از دلیران همه
چو ارشیر غریبه آهسته همه

همچنین در جودهن افواج خود را ترتیب و تسویه نموده حلقه های فیلان پاکم و برگستان اراسته عقب
هر فیل پنجاه سوار و پس هر سوار هفت پیاده برگماشت تا هرگاه فیلان را بر معاندان بگذرانند سواران
و پیاده ها از ونبال روان شده کار پروری نمایند و عساکر خود را بسیار بیکی همیکنم پیاده در و ناچار

و کرن و دوشاسین و لشکر پنج بخش گردانید این بهادران میدان و فدا و مبارزان عرصه هیجادر زمرگاه
آمده تبلی که شیر آهوه را یا باز صف کلنگ را پریشان ساز و صفوف پاندهان را متفرق گردانید و اکثر
را به تیر خارا گذار و شیر آبدار بر خاک انداخته جای خون روان ساختند **منظم**

چون شیران جنگی در آویختند ز تن جوی خونهاهی رختند
یکی جنگ کردند برسان شیر نشد هیچکس گز از جنگا سیر

علی الخصوص بهیکم پتاه کار پردازها نموده نوعی جنگ کرد که احدى را تاب مقاومت با و نماند گویند که هر
روز ده هزار کس را بقوت سونجه شها مرت و زور بازوی شجاعت بر خاک هلاک می انداخت و ده روز علی التواتر
جنگ مردانه نمود و آنچه نشان نیز مردان را نمود که زیاده از یک لکه عرابه سوار و فیل سوار و اسب سوار از

دست او کشته شدند **منظم**

در افکند خود را دران کارزار چو شیری که گور افکند در شکار

بهر گام سی گام جستی زجا بهر زخم فیل فکندی ز پای

بهر ضرب چندی نگندی گون بهر زخم جوی بر اندی ز خون

بکشت از دلیران یکصد هزار همه رزم سازان همه نامدار

بهین آئین بهادران رزم ساز و دلاوران تیغ باز که تشنه آب زلال جانتانی و طالب مطالب
جانتانی بودند از هر دو طرف رو بصره پیکار آورده هر یک مبارز خود طلب کرده پسر باید و مرید با مرشد
و شاگرد با استاد و برادر با برادر و دوست با دوست و دشمن با دشمن در آویخته بسان دیوانگان وستان
از هوش رفته جنگ می کردند و بهدیکر زخمها زده از دست یکدیگر کشته می شدند و آنچه نشان کارنامه بظهور
آوردند که ملایک از عالم ملکوت بتماشای آن در رسیدند که اکابران و ملاک بهزاران چشم نظارگی بودند
و زبان تبیین و آن سرین بر بهادران جانتان میگویند و مدح و ثنای دلاوران جانتان می نمودند **منظم**

چو صف های گردان بیا رفتند یلان هم بهروان خود خواستند

دهاوه برآمد در آن زمرگاه تو گفتی بر اینخت خورشید و ماه

چکا چاک بر فاست از هر دوی ز خون شد همه بهرم گه جوی جوی

پدر رانده بد بر سر جای مهر همه منتظر تاجیه آرد سپهر

از کثرت خود زخمی جوی خون روان گشت و از بسیاری خون باری گرد و غبار عرصه پیکار فرو نشست

دو هر گوشه عرصه نبرد انگیزی ملقه و طوق و دیگر نبرد نرین چندین از کشتگان جدا شده افتاد که تمام زمینها
 بسان عودسان پرتیور گشت و هر طرف این قدر شمشیر و نیزه و کمان و سنان از دست مردگان بر زمین آمد که
 تلم عرصه فور خانه گزمید و از وفور نقشهای مختلفه و فرط صدهای متضاده تمام آن زمین نگار خانه چین می نمود هر جا
 نیل و اسپ و پیاده بسان مهرهای شطرنج بجان افتاد و هر سو و دست و پا و دیگر اعضای مردگان آنقدر
 جدا جدا بودند که جای پاهای آنها درین فغاند و زارغ و زغن و کرگس و عقابیه همی گوشت از راه دور آمده چگل ارز و
 و منقار تمنا برآموند و شغال و کفتار و دیگر جانوران گوشت خوار روزی فراخ و طعمه ابد یافته مسرور شدند قبول
 فضلا هند جای یک جنگ عظیم می شود و ده تلکس کشته می گردند یک قالب بجان برقص می درآید یک تن بے سر
 تر و می نماید این جنگ نوعی گردید که اکثر قالب بجان بجان مستان برقص در آمدند و برین جایشتری تن بجان
 دبی سر مانند مبارزان در تر و دو جوان بودند و هر طرف نسر یا و برین بزن و کیش برمی آمد و ازین آواز
 هولناک جان از تن شنوندگان بدر می رفت

بر راست رزمی که خورشید و ماه	ندیدست هرگز چنین رزم گاه
بباید چندان نم خون ز تیغ	که باران بار و بسالی نه میخ
همه ریگ شد زیر فعل اندرون	چو کرپاس آبار داده بخون
بیابان بگرداد جیخون بخون	یکی بی سر و دیگری سزگون
بیابان سر اسر همه کشته بود	همه دشت از کشتگان بسته بود
بیابان چو دریای خون شد و دشت	توگوی ز روی زمین لاله رست
ز بس کشتگان شد چنان روی دشت	که پوینده راه و شمار گشت
ز بس کشته افتاده در کوه و دشت	فلک گفت بس پس که از حد گذشت

تا هر دو روز علی الانصال محاربه و مجادله سخت و متقابل و متقابل صعب از هر دو طرف روی داد که شرح مبارزت
 هر یک از مبارزان جانفشان و دد و فتر گنجایش ندارد و از آنجا که در دیوان کده ازل نشیان قضا نشور و از آنجا
 به طغرای عزای فتح و نصرت بنام نامی راجه جد بیشتر درست کرده بودند بزر و باز و اقبال و قوت هر چه طلوع لایزال
 بر در وجودین و دیگر مخالفان غالب آمد و روز نهم در وجودین از غریب گز که شکن بیم بین با قیص ترین حال
 قالب تهی کرده و مکافات اعمال شنیعه خود که نسبت بحال پاندوان بنی عم نموده بود بسزا رسید و نیز برادران
 و خوشایان و منتسبان او که با و در نا بهار یهاریق بودند بجزای افعال رسیده رخت هستی بر بستند و درین
 جنگ هفت کیبونی از جانب پاندوان و یازده کیبونی از طرف کوروان که همگی بشرویه کیبونی بوده باشند و

کهیونی با صطلح الی چند عبارت است از بست و یک هزار و سه صد و هشتاد و نیک سوار و بقدر همین عرایب و
 یک لک و نود و شش هزار و سه صد و سی و سه لک و هشت هزار و پنجاه و پیاوه که تعداد یک کهوین
 پنج لک و چهل و هفت هزار و یک صد و بست نفر باشد و باین حساب هکی و تمامی لشکر طرینین نو و هشت
 لک و چهل و هشت هزار و یک صد و شصت نفر آدم سوا فیل و اسب و شتر و غیره و لک در عرصه پیکار
 آمده بودند از آن جمله هکی یازده کس که هنوز برادر پاندها و شش کس دیگر باشند تنده مانند دیگر
 همه در عرض هرده روز بهر صحت در آمده راه پیمای مرحله مرگ شدند و از بس که عالم عالم ذی حیات و جهان
 جهان الی نفوس بر خاک پاک افتادند و فرشتگان از قبض ارحام و منکر گیر از پیشش سوال و جواب
 عاجز و مانده شدند و آن قدر شجاعت مندان رزم ساز و حربیه شهادت یافتند که در بهشت برین جای برایشان
 تنگ شد بی شایسته تکلف کارزاری بروی کار آمد که نادار کارخانه تکوین صنف انسان صورت ایجاد پذیرفته
 بدینگونه پیکار نشان نمیدهند و در صحف تواریخ اسلالت امثال این محاربات بدایع از فرمان روائیان
 پیشین بقلم نیاورده اند غایت این نسخه چهار هزار و هشت صد و سی و پنج سال منقعه می شود تا حال این
 محارب به ضرب المثل محاربات عظمه سلاطین و الال اقتدار است بل آثار استخوان و امثال آن در آن مرز معاینه
 نمی گردد **منظر**

به پیوست جنگی کز ازمان نشان ندادند گردان و گردن کشان
 نزاران گونه پیکار آمد پدید که شرح گرد و گفت و شنید

از وقوع شدن این نوع جنگ عظیم و کشته شدن خلایق بشمار کلهه و یار با مداد و اعانت طرین آمده
 بودند در امصار و بلاد و قصبات و قریات اطراف گیتی نومی ماتم روی داد که بتقریر و تقریر راست
 نمی آید هر طرف مادران از در و پسران و زنان از حادثه شوهران و خواهران از قضیه برادران و دیگر
 عوالت از غم خویشاوندان خروشش دل خراشش و ناله جان تراشش بر آورند و نام هر یک از
 کشتگان بر آورده شیون و فغان نمودند از غایت قهر بر جستند و از طپانچه رنجا برخستند و از در و درونی
 موبار کردند و آهنگ ناله باوج فلک رسانیدند و بغیر جان گداز بلند ساختند و خون جگر از چشمها ریختند و
 دریا و ریاشک خونین باریدند و شعله شعله آه آتشین بلند کردند و حالتی بنیاد نهادند که فلک از دیدن آن تحیر
 و تاسف خوردی و کواکب بهزاران چشم بر حالت ایشان گریستی بسیار عورات ماتم زده ^(۱) تاب افراط غم نیاورده
 قالب تهنمود و بیشتر زندگانی و بال دانسته خود با و آتش انداخته خاکستر کردند و فریقی ازین مصیبت تنگ

اکل و مشرب نموده تبارک زندگانی گشتند و گروهی بنا بر قوطالم از بام بلند افتاده جان نثار شدند نظم

از شدت غم جهان بجو شید	صدقته زمان زمان بجو شید
غم سوخت و درون یگان یگان	نام کده مشه جهان جهان را
آشوب قیامت از جهان نجات	شیون ز زمین و آسمان خاست
بگرفت فلک ستاره باری	بنشست ملک بسوگواری

باجمله اگر چه راجه جد هشترا ساس زندگانی مخالفان از پانداختن فتح و نصرت یافت اما از فرو شدن عالم عالم ذی حیات خصوص از گذشته گردیدن برادران و خویشان و دوستان و منتسبان با تنخیص بزرگان و مریدان و مرشدان و استادان بسیار افسوس کرده نظر بر بنی بقای دنیا و بنی وفائی مایهها انداخته دل از تعلقات برگرفت بملک از زندگانی سیر گردید خواست که ترک علایق نموده بتلانی و تدارک این عصیان بعبادات شاق و ریاضات مالایطاق پردازد لیکن بهیچم پتامه در زندگاه افتاده رمتی از حیات داشت نصیاح دل پذیر و عظمی نظیر او را از ان وادی باز داشته بتقدیم احکام سلطنت و جهانداری بعدالت گستری و رعیت پروری و شرح انواع تصدقات و خیرات که تفصیل آن در کتابها گنجد رهنمون گردید راجه جد هشترا بموجب امران منظر فضایل و کمالات و وادی وادی جلایل ملکات دل نهاد عامر سلطنت شده در هستنا پور که دار السلطنت بود بلازمست و هر تراشت عم بزرگوار خود رسیده از گذشته شدن در جودهن و دیگر پسرانش عذر با خواسته بعد گرفتن اجازت از وزینت افزای اوزنگ فرمانروای و زیب پیرای سر بر جهان کشای گردیده با اتفاق هر چهار برادر خود که کارنامه مردانگی هر یک مشهور است اکناف گیتی را در حوزه تصرف در آورده فرمانروایان روی زمین را فرمان پذیر خویش گردانید نظم

شیران جهان شکار کرده و مورچگان کسار کرده

بخش بابد و یار همدم عهدش بطرب و طفل توام

چون بیاس و یو بر راجه جد هشترا فرموده بود که اگر جنگ اسوسید بتقدیم رساند رافع غدوک خاطر که از گذشته شدن برادران و خویشان و دوستان و منتسبان با تنخیص بزرگان و مریدان و مرشدان و استادان بسیار افسوس کرده نظر بر بنی بقای دنیا و بنی وفائی مایهها انداخته دل از تعلقات برگرفت بملک از زندگانی سیر گردید خواست که ترک علایق نموده بتلانی و تدارک این عصیان بعبادات شاق و ریاضات مالایطاق پردازد لیکن بهیچم پتامه در زندگاه افتاده رمتی از حیات داشت نصیاح دل پذیر و عظمی نظیر او را از ان وادی باز داشته بتقدیم احکام سلطنت و جهانداری بعدالت گستری و رعیت پروری و شرح انواع تصدقات و خیرات که تفصیل آن در کتابها گنجد رهنمون گردید راجه جد هشترا بموجب امران منظر فضایل و کمالات و وادی وادی جلایل ملکات دل نهاد عامر سلطنت شده در هستنا پور که دار السلطنت بود بلازمست و هر تراشت عم بزرگوار خود رسیده از گذشته شدن در جودهن و دیگر پسرانش عذر با خواسته بعد گرفتن اجازت از وزینت افزای اوزنگ فرمانروای و زیب پیرای سر بر جهان کشای گردیده با اتفاق هر چهار برادر خود که کارنامه مردانگی هر یک مشهور است اکناف گیتی را در حوزه تصرف در آورده فرمانروایان روی زمین را فرمان پذیر خویش گردانید نظم

هر دیار از اندیش خیر یافته با استقبال شتافته اقبال اطاعت و ایصال پیشکش میکنند و در صورتی که احدی از حکام اطراف از اقبال اطاعت انحراف در زود آن اسپ را بر بندد و عساکر متعینه و نباله اسپ باستیصال و گوشمال آن بی اعتدال می پردازد و همین آئین سرمان را پایان اکناف عالم را مطیع نموده بمکان خود می رسد و این جنگ آنرا میسر شود که حکم او بر تمام عالم جلای باشد چون راجه جد هشت بر تمامی راجه های هفت اقلیم غالب آمده بود حسب الامر بیاس و یو تقدیم جنگ اسومید متعید شده مصالح مطلوبه فراهم آورده و اسپ موصوف بصفاتی که در کتب نوشته اند یعنی نقره خنگ باشد و هر دو گوشش آن سیاه باشد بهمرسانیده بقاعده معین سر داد و ارجن برادر خورد با افواج قاهره و نبال تعیین کرد اسپ در هر ولایت که میر رسید حاکم آنجا با استقبال آمده قبول اطاعت می نمود و احدی را یارای آن نبود که سر از انقیاد بر تافته تکلف و انحراف تواند ورزید

هر جا که خیشش رسیده	اقبال برهنه پا دویده
حکمش چو بفرق بر نهد پیک	در جلوه راجه افتد کیک
غرش بظفر هزار و پنجاه	دولت بقیاس بشیر و غیره
هر قلعه که او به تیغ بکشد	از موم نه با و فصل فولاد

تا آنکه ارجن و نبال اسپ سیر اکناف عالم نمود و سرمان را زوایان هفت کشور را مطیع و منتقاد کرده نقود اجناس بیرون از حد و قیاس از هر دیار برسم پیشکش بدست آورده بعد از یکسال بلازمیت راجه جد هشت بر رسیده مورد تحسین و آفرین گردید و راجه این جنگ را باین معین بتقدیم رسانیده آن قدر خیرات داد که برهمنان اطراف ممالک و فقرای و مساکین از آرزو نیایی نیاز شدند و از حنیض افلاک و تنگدستی برآمده باوج تو نگر و مقول رسیدند

شریت جوش مزاج تنگدستی را	خسته افلاس را فیض عطایش غمگسار
تی تکلف بی تصنع از حنیض آید باج	هر که بود از اینینوای در مقام افتقار

بعد از فراغ ازین جنگ عظیم با مور جهان بنایی پرداخته عرصه عالم را چون آفتاب عالم تاب در پر تو حمایت و رعایت گرفتند از شعله افکار عدالت و نصفت منور گردانید کافه رعایا و عامه بر ایا و مرشد امن و امان و آرام و ولایت رونقی تازه یافتند آباد گردید و عهد اوبارمان بر وقت و برو فی خوا هوش عالمیان می با می یافت و قحط و دبار نمیداد و زمین کشت پذیر و خرابه تمام و کمال مزرع می شد زراعت دانه بالیده پذیرفته ریح بیشتر می داد و شجرات سرسبز و شاداب بوده گل بو یاد میوه لذت

امامی بر آورد و خوش و طیور در کمال فرهی و خوش دلی سیر و طیر میکردند اهل حرفه و صنایع از مکاسب خود را
 سودمندی بودند و عبادات و طاعات اکتساب محاسن صفات اشتغال می داشتند رسم و زودی و زهرنی و کینه
 و فساد و فتنه زخت مهتی برمی بست انبیت و جمیعت خجلاط و محبت طرح اقامت می انداخت جهانیان
 در بحر و بر و باغ و رانغ داد و عیش و عشرت می دادند و غم و اندوه و بخل و امساک از دلهای برمی انداختند نظم

ز راهی نه در چشم عشرت عیار ز باغی نه در پائے امید خار
 بمیدان دولت فلک اندر خورش زمین کامیاب زمان کام بخش
 عدالت نوعی روح یافت که شیر و گوسفند از یک منهل آب می خورد و باز و دراج در یک مقام آرام
 میگرفتند رباعی

ز عدل او شده باز سفید جفت کلنگ ز امن او شده شیر سیه رفیق شغال
 نه این دراز کن در زمین درو پیچه نه آن فراز کند در هوا بد و چنگال
 سخاوتش بحدی بود که هر روز هشتاد هزار برهن از مایده افصال او معده خوا هاش محتلی می ساختند و
 محتاجان روزگار در عرصه آرزو سمن مراد می تاختند بیت
 بهر کس که روی عطایش رسید و در نسل او تنگدستی ندید

راستی و راست گوی آشنایان داشت که در تمام عمر زبان را بلوث دروغ نیا لوده و غیر از راستی حرفی بر زبان
 نیاورده چنانچه درین وادی روایت چند مشهور است بیت

راستی را پیشه خود کن مدام تا شوی در هر دو عالم نیک نام
 حق اندیشی و خدا شناسی او نهی بود که تا این زمان فروت منور بدین و آئین او عمل می کنند و تذکار خوارق
 و اوصاف بزرگی او از عبادات می شمردند بیت
 کامل همه را از نقص بیرون آورد یک شمع هزار شمع روشن سازد

نیک نامی و فرخنده سر جامی او بهیچلی که تا حال چار هزار و هشت صد و سی و شش سال می گذرد و تا این
 جلوس او برادر ننگ جهان نبانی در جراید روزگار و تلفت و بیم اهل هند و قوم گرد و حاصل اوصاف حمیده و
 صفات پسندیده و اخلاق حسنه و آیات مستحسنة و جلال شمایلی و جزایل خصایل آن سرآمد پیشگان
 روزگار از حد تحریر انفس و نست رباعی

ز برج راجه بود خامه زبان کوتاه فغان که قصر بلند است و زردمان کوتاه
 ز کنگره شرف پیش طاق ایوانش کندانش راست و سیاه کوتاه

و آن راجه فلک درجه تقدیم خدمت و هر تراشت عم بزرگوار خود سعادوت دانسته و حصول رهنمائی
 اورا بجمع امور مقدم داشته تمامی بهات جهانبانی بموجب امرش سرانجام میداد و خراین و کار خانجات
 و حکم او مقرر کرده آنچه آن خدمت میکرد که و هر تراشت در زمان سلطنت پسران خود این نوع حکومت
 و فراغت نموده بود چون شانزده سال بدینوال گذشت روزی بهیم سین که و هر تراشت را اهلانی
 خواست بزور تمام آنچه آن بر بازوی خود دست زد که آواز آن دور رفت و بربان آورد که این بازوی
 من همانست که یک صد پسر و هر تراشت را با شکر آنها بگشت و هر تراشت از استماع این سخن غناک
 گشت و زیاده از آن تاب بودن در انجا بیاورد و بیت

برنده تراست گاه بیداد شمشیر زبان ز تیغ فولاد

از بیجهت ترک تعلقات نموده معه زوج خود و کنی مادر پاندوان و پدر و برادر خویش در صحرارفته
 بعبادت و ریاضت اشتغال و در زید بعد سال برکنار تالاب هتاهمیر و بقولی در هر دو ارگنگ
 جهان گذران را پدر و دود چنانچه بیاس دیو این همه حقیقت را و احوال پاندوان و کوروان و نیاگان
 ایشان و دیگر حکایات بدایع به تفصیل تحریر آورده کتاب مهابهارت متضمن برده باب مشعر بر یک
 لک اشلوک و هفت کرده از انجمله هشتاد و شش هزار اشلوک در شرح حقیقت و طریقت و
 آئین خداجوی و خدایی و قوانین ایزد پرستی و یزدان شناسی و بیان فصاحت عدالت و سخاوت و
 روایات دین مذہب و آیات و حکایات نادر و عجایب و کیفیت کهنگی عالم و موجودات عالمیان و
 هست و چهار هزار اشلوک مشتمل بر محاربات و دلاوران جانفشان و مجادلات پهلوانان جانتان
 است و وجه تسمیه این کتاب آنست معنی مهابزرگ و معنی بهارت جنگ است چون مذکورات
 جنگ عظیم در مطاوی و محاذی آن اندراج یافته از این جهت با اسم مهابهارت موسوم گردیده و دیگر
 آنکه چون پاندوان و کوروان از اولاد راجه بهرت هستند که سلسله اجداد ایشان به پانزده واسطه بر راجه مذکور
 میرسد و او راجه عظیم الشان جهانیاں هفت کشور بوده ازین سبب این کتاب را مهابهارت نام
 نهادند و بیاس دیو درین کتاب ولادت والده خویش و زادن خود بطرز غریب بهتلم آورده تفصیل
 این بطریق اجمال آنکه راجه عظیم الشان در چند پری اقامت داشت روزی در صحرای بشارت شکار
 می پرداخت و در آن حال او را از یاد و خیال زوج خویش که با و اخلاص بسیار داشت شتر است
 غالب آمد آب منی از و جدا شد و راجه آن آب منی را در برگ درختی انداخته حواله شاهین که بان
 شکار میبرد نموده فرمود که در حرمم سرارفته بزوجه او برساند شاهین که بهتدرت الهی شعور

آدمیان داشت حسب الامر راجه آن برگ را بنقار گرفته به پرواز درآمد در اثنای راه شاهین دیگر او را دیده داشت که طعمه در منقار اوست از نیجهت رسیده با او در آنجخت اتفاقاً آویزه آن هر دو شاهین بالائے دریائے جناب بوده در آویزش آن جانوران آب منی ازان برگ رنجیت در دمان ماهی افتاد و بارادت الهی ماهی حامله گشت بعد از ده ماه ماهی بدام صیاد آمد چون صیاد شکم ماهی بشکافت پسر و دختری بطریق توامان بدر آمدند ماهی گیر حیران شده آن پسر و دختر را بپا از دست راجه برده حقیقت بعرض رسانید راجه پسر را بفرزند خود گرفته مین که در سنکرت ماهی را گویند نام نهاده چون کلان شد ولایت کنار دریائے ستیج بجایگزینش مرحمت ساخت و آن ولایت بنام او و امچی واره شهرت پذیرفت و راجه دختر را قبول نکرد ماهی گیر آن را بفرزند خود پدرش نمود چون بوی ماهی از بدنش می آمد ازین جهت او را پچ و دری گفتندی و کشتی خودی گرفته صادر و دار و دار از دریائے گذرانیدی و از هیچکس چیزی نگرفتی چون مدتی بگذشت و آن دختر بحد بلوغ رسید روزی پارسا سر بن سکنت بن بشت بن برهما که از باریانتگان درگاه ایزدی بود بر دریا عبور کرده حسن و جمال بی مثال دختر ماه تیشال دیده بستان گشت او را تکلیف صحبت نمود دختر از صلابت و مهارت عابد ترسیده التماس نموده که ما را بقتدیم امر شریف مجال انحراف نیست اما از مردمانی که ایستاده اند شرم دارم پارسا بقتوت ریاضت خویش افسونی بکار برده ابرسیاه پیدا کرده عالم آچنان تاریک گشت که هیچکس را پشت دست نبظرنمی آمد در آن حال بان ماه تیشال صحبت داشت چون فارغ شد همان زمان دختر حامله شده همان لحظه پسر و سعادت ولادت یافت و همان وقت آن پسر و الا که زبان جوانان چهارده ساله گردید پدر و مادر را تعظیم کرد و در خدمت حامله نموده در جنگل رفت و بعبادت معبود حقیقی مشغول گشت نام سعادت فرجام آن را بیاس دیو نهاده و از مشگرانی تصرفات پارسا سر هیچکس از صحبت بان دختر و ولادت پسر آگاهی نیافت و غنچه بکارت او همچنان ناشکفته ماند و بوسه ماهی از بدنش بوسه خوش مبدل شد این همه مقدمات که بتحریر در آمد زیاده از یکپاس نکشید و ثانی الحال آن دختر و عقد زوجیت راجه سنتن در آمد و راجه پچتر برج جد بزرگوار کوروان و پاندوان از دماهل شد القصد بیاس دیو بعد ولادت در صحرا رفته بعبادت شاق و ریاضت مالا یطاق اشتغال در زید و از واصلان درگاه حق و باریانتگان جناب می مطلق گشت و از موهبت الهی و کثرت طاعات باطن حقایق موطن نوعی انجلا پذیرفت که علم لدنی حاصل کرده و بر علم آبی و طبیعی و ریاضی و منطق و مناظره و سایر علوم

متعارفه و غیر متعارفه اطلاع کمال یافته چهره آرای اسرار آسمانی و صور نمائی سرایر معانی گردید اگرچه در بدایت ظهور عالمیان بید بموجب آواز غیب از زبان الهام ترجمان برهما که ذرایع آفرینش مخلوقات است برآمده اما بیاس دیو آن را چهار تخت ساخت هر یک را با سمنی موسوم گردانید یعنی سیام بید و رگه بید و اتھرین بید و مجربید و آن هر یک را در عالمیان شایع ساخت و کتب دیگر که پسران و پسرزادہای برہما از بید استنباط کرده اند از انفتلاب ادوار و گردش دوار بعضی از ان رو بالغدام نہادہ بود باز بر صفحہ وجود آورده تجدید و ترتیب داد و کتاب ہما بھارت کہ جامع جمیع کتب ہند است و حقیقت آفرینش اہل افلاک و اہل خاک و ظہور عالم و عالمیان و احوال پاندوان و کورو ان و حکایات بدیعہ درو مندرج از تصانیف اوست و نیز بیدانت شاستر کہ علم الہی و مناظرہ بہتر از ان نشان نمیدہند او بنظر آورده وحدت واحد حقیقی بہ ہست آئین گذارشش نموده از انجملہ آنکہ یک حسن و بلا ویز است کہ از چندین ہزار پردہ جلوه ظہور می دہد و برگیمی پھنا در گوناگون رنگ چہرہ می افروزد و مثنوی

ہستی واجب کی آمد بذات ہست تعدد ز شیون و صفات

بحر کی موج ہزاران ہزار روی کی آئینہ ہابی شمار

و اعتقاد دانشمندان این دیار آنست کہ از صحف فقہ کہ آن را سمرت گویند و نسخ و تواتر سخ کہ پوران نامند و کتب حقیقت کہ گیان خوانندہ و صحایف حکمت و نجوم و دیگر دانش نامہای قدیمہ انچہ بیاسیو بتانگی رواج داده منظور و معتبر و عمل بر آن محض بندگی و عبادت و نتیجہ آخرتست و سوای آن ہر چہ سخن اریان نکتہ طراز و ہنگامہ سرایان سخن ساز از نور علمیت و فضیلت یعنی کتب و رسائل و اکثر اقوال و مسایل از خود اختراع کردہ اند شایان اعتبار و نتیجہ بخش اخروی نیست و نیز اعتقاد آن جماعتہ آنکہ آن مقتدای واصلان در گاہ الہی خلعت ہستی جاوید بردوشش داشتہ تا حال در عالم علوی و سفلی بسیار است سبحان اللہ آن اہل زمانہ از کارخانہ عنایات ایزدی چہ قدر قدرت و حرمت شدہ بود کہ قادر بر ارتکاب امور شگرف و کارہای سترگ می توانستند شد مصداق این معنی آنکہ بیاسس دیو نوعی قدرت داشت کہ از اسیر ماضی و استقبال و اسرار حال و مال الہی داشت و انچہ میخواست بعرضہ ظہور می آورد چنانچہ عجائبات خوارق آن یگانہ آفاق در کتب معتبرہ مندرجست و ہم چنین از سسری کشن و بہیم دارجن و کرن و درجو دھن و دیگر بہادسان فیل انگن کاہای بزرگ و اسور سترگ منقول است کہ زمانیان حال از شنیدن آن در گرداب تعجب و در طہ تحیر

فرومیروند آن را از اندازه طاقت بشری بیرون دانسته و تصدیق آن می ایستند چنانچه شرح شکرنگاری
آن نامداران در کتاب مهابهارت تفصیلاً اندراج پذیرفت. آری از نیرنگی مشیت ایندو بدایع افین تلون
ارادت خالق زمان و زمین است که در هر دوری خلقت جهانیان بطرز دیگر و در هر عصری آفرینش زبانیان
بنوع دیگر ظهور آورده عجایبات قدرت خویش بنصه ظهور جلوه گرمی ساز و چنانچه علمای و حکمای هند بموجب کتب
معتبره و صحف قدیم بر آن قایل هستند که مدار گردش روزگار و قلمون بر چهار دور است اول نوبت
هفتصد و یک و هشت و هشت هزار سال و ابل آن دور از غنی و فقیر و صغیر و کبیر بصفت راستی
و راستگاری و ریاضت و پرهیزگاری و کمال زور و قوت موصوف می باشند و عمر طبیعی آن
مردم یک سال است دوم تری تا جگ دوازده و یک و نود و شش هزار سال و درین دور عمر و
قوت و قامت و صفات حسن نسبت دور اول دهم حصه باقی می ماند و عمر طبیعی مردم ده هزار سال می باشد
سوم دوازده و هشت و شصت و چهار هزار سال و درین دور نیز عمر و قوت و نیکوکاری با نسبت دور دوم
نه حصه زایل می گردد و عمر طبیعی هزار سال می شود چهارم کلجگ چهار و یک و سی و دو هزار سال و درین دور
هم از عمر و اوصاف نیک بدستوری که نوشسته اند دهم حصه باقی می ماند و عمر طبیعی صد سال است و این
دور از جمیع ادوار زبون و فاسد قرار داده اند و اهل این زمانه از صفات حسن دور و آیات و معجزات نیک
می باشند و ازین جهت است که اهل ادوار سابقه قدرت و قوت بسیار داشت و موافق آن از منزه
مصدر امور عظیم می شدند و اهل این زمانه که قادر بران گیر و دار و اعمال نمی تواند شد آن را از طاقت
بشری زیاده تصور نموده در بحیرت فرومیروند و این ادوات ناقطاع رسته عالم که امتداد آن
بیرون از حیطه شمار و افزون از حد قیاس نشان می دهند مانند گردش چرخ علی التواتر می رسد
و در وقت رسیدن دور دیگر زبان تبدیل بهار و خش اطوار مردم بر محاسن صفات یا مقلح آیات
بروشنی که بقلم آمده تبدیل می یابد و ادتماع مردم بطرز دوری که میرسد میگردد و چون پاندوان در اواخر
دور واپس بودند در اندک مدت آن دور بانقضا رسید و عمل و دخل دور کلجگ گردید و ادتماع و اطوار
زبانیان برگردید و علامات زمانه فاسد نمودار گشت چنانچه قصه نادره نقلیست که پیش از نزول
دور کلجگ شخصی در هستانا پور که مصری عظیم بود خانه سنگین از شخصی خریده شروع عمارت نمود
نضار بسیاری نقد و از طلا و نقره از زیر زمین آن خانه برآمد چون تا هنوز زمان حق شناسی
بود آن شخص بفروشنده خانه گفت که من این خانه از تو خریده ام نقد و دینیه که از آن برآمده تعلق بتو
دارد آن مرد یاسخ داد که من خانه را با نچه و دوست بدست تو فروخته و عمده آن بفروخت و تمام

مارا پنج دغلی نیست اگر این زر نصیب من بودی آن روز ظاهر شدی که آن خانه در تصرف من بود و من
 که آن خانه ملکیت تست این نقود نیز از آن تو بوده باشد آن هر دو شخص بدینگونه بهمدیگر واگویا نموده
 احدی با نقود دست نمی کرد حتی که بایک دیگر بچسبیده این سانکه غریبه را در عدالت گاه راجه بدیست
 آوردند راجه که دانای اسرار غیب بود بخاطر آورد که عنقریب دور کلجک میرسد نسبت مردم بدینگونه
 نخواهد ماند بان هر دو شخص منمود که بافضل این نقود بطریق امانت بوده باشد بعد چند روز قضیه
 را فیصل داده خواهد شد چون در اسرع اوقات دور کلجک رسید و طرز و وضع مردم در گون
 گردید آن هر دو باج و مشتری خانه مسطور براسه نقود مذکور برخلاف گفت گوی سابق باهمدیگر مناقشه
 و مشی نمود یعنی باج و دعوی میسر که من خانه را فروخته ام نه نقود و دغینه و مشتری میگفت که
 من خانه را با عمل آن حسریه قیست داده ام این نقود تعلق بمن دارد چون این مقدمه باز در محک
 عدالت راجه رجوع گشت و دعوی طرفین معکوس بدعای نخستین بطهور پیوست به یقین دانست
 که گشتگی او منافع مردم بسبب نزول کلجک است ازین جهت دل از تعلقات برداشت ایستادگان
 ایام خبر طاقت تمامی جا و دان و رفتن سری کشن و بلند هر ازین جهان فانی بشرحی که در کتاب هابهارت
 مذکور مرقوم است بسج راجه بدیست رسید قهای حیات در برش تنگ آمد و عالم در نظرش تاریک گردید
 و با خود قرار داد که ترک سلطنت نموده تو مشر آخرت بسازد و لهذا پرتیچست بن ابهن بن ارجن را
 که از اولاد هر پنج برادر عیسو راز و وارث نبود و قتیقه فرمان روای بر پیشانی او کشیده چپ بن مهر تر شست
 را وزیر مدار علی کرده ترک جهان بینی نمود و گوشتواره از گوشش و حایل چهار از گردن و باز و لباس
 شاهی از تن بر آورد و دست درخت پوشید و برادرانش نیز متابعت او گردند همه با اتفاق یکدیگر
 از شهر برآمده و بصبحر اسه نهادند مرد و زن مستنای و عقب ایشان میفرستند و بختیار گریه
 می کردند راجه همه را دلاسا می نمود و داع ساخت و هر پنج برادر و مسامت و روپی زوج ایشان
 بجانب مشرق روان شده سیر ولایت بنگاله و آن حدود نموده در دکن آمدند و تمام آن ممالک اگشته
 بجزات رسیدند و از آنجا بدوار کار رفتن از یاد سری کشن و بلند هر گریه کردند و از آنجا سیر ولایت تته
 و ملتان و پنجاب نموده در کوه بدری ناته رفتند و با شایق و عبادات مالا بطاف کشیده گذارند
 عیسان و ایراسه گنان که برادران و خویشان را گشته بودند خود را در محوطه برفت که آن را بهانچل
 گویند فرومشتند و ابدان خود را بکشاده پیشانی مانند برکت گذاشتند و در دنیا نیک نامی جاوید و در
 آخرت رتبه بلند یافتند و راجه بدیست بر سر دست گذاشتند و با بدن بسبب شایق به پیشانی

برین واسل گشت منشوی

بروند و بروند نیکی بے چنین نیک نامی نبرده کس
 زهی نیک نامی که تا این زمان چو خورشید روشن بود نام شان
 ایام سلطنت پاندوان و کوروان مدت یک صد و بست و پنج سال ازان جمله طرین با اتفاق یکدیگر
 بهفتاد و شش سال و در جو دهن بعد از سراج پاندوان سیزده سال و راجه جدیتر بعد جنگ مهابهار
 سی و شش سال ۴

راجہ پرتیکشت بن ابہمن بن ارجن در زمانی کہ پاندوان را با کوروان محاربه رود ادیسران
 ہر پنج برادر منامی در رزمگاہ کشتہ شدند پاندوان بسبب بے اولادی گستہ خاطر و شکستہ دل گشتند
 و تخم ہزاران غم در مزرعہ ولہا کاشتند از عنایت ایزدی امید نامی داشتند چون تقدیر قادر مطلق بران رفتہ
 بود کہ مدت ستادی فرمان روائی در نسل پاندوان بودہ باشد لہذا امر از ششم قدرت صمدیت بمنصہ ظہور
 جلدہ گر گردید یعنی در آن وقت کہ ابہمن بن ارجن در جنگ مار پنج کہ آن را چگایو گویند کشتہ شد
 زوجہ او حاملہ بود بعد از انقضائے مدت معہود از بطن آن عقیقہ خلف والا گوہر سعادت ولادت
 یافت نام آن را پرتیکشت نہادند پاندوان کہ از نسل نا امید بودند انواع شادمانی کردند شب بیکو
 ناامیدی را بجمع حصول امید دید و شام اندوہ ظلماتی را سحر سرور نورانی در رسید آب رفتہ در
 جو آمد مراد خفتہ بیدار گردید بلیت

بعد ناامیدی بے امید ہاست در پس ظلمت بے خورشید ہاست
 اکنون فرزند لیت منیای چشم امید فروغ دیدہ مراد جاوید زیب صحیفہ زندگانی زینت چراغ کامرانی
 شمع شبستان امانی و امال شجرہ بوستان مقصود حال و مال حیات مستعار را معاوضہ زندگی ناپایدار
 را مبادلہ قطعہ

نماند نام در دوران کس را کہ فرزند می نماند یادگارش
 ازان نام صدف در گوش باشد کہ می یابند در شاہوارش
 القسم پرتیکشت در صورت و سیرت بی ہمتا و در زور و قوت یکتا گردید بعد ازان کہ پاندوان نہیلی
 کہ نوشتہ شد در خرت ہستی بر بستند سریر آرای جہان بنانی گشتہ با حیا کے مرکسم عدالت و
 خدمت و افشائے لوازم مروت و رافت عالم و عالیان را رونق تازه و مسرت بے اندازہ بخشید

و از داد گستری و رعیت پروری نام نیاگان و اسم خویش روشن گردانید بیت
آسوده جهان بدولت او افزوت نظر بطلعت او

بسان راجه پاندو نیاگ خود شکار و دست بود اکثر اوقات در صحرا رفت بشکار اشتغال داشت و از
احوال رعایا خبر گزفتی و محافظت عابدان که در بیابان بعبادت مشغول بودند نمودی چون مدتی بنیمط گذشت
روزی بعادت معهود بعزم شکار سوار شده صحرا نمود و هامون گرد گردید با شیر و فیل و وحش
و طيور پر و داخت جانوران شکاری را سر داد پلنگ برق آهنگ صید نیله و زنگ قوت ناخن چنگ
نمودار ساخت و سیاه گوشش مانند سیاه چشمان جادو گوشش به تنخیر نخیر پر داخت
سگ بادنگ مثل جل بر سر خر گوش و روباه رسیده و آهوا آهوا گیز خداع و فریب آهوان را اسیر گردانید
باز بلند پرواز و رشکار قاز چنگل دراز کرد و جره بجرات ذاتی دراج را بچنگل آورد و شاهین بشکار کلنگ
کار پروازی بکار برد و چپه مرغ بصند نمط بلند پروازی اشکارا کرد و بحری با مواج بال و پر چندین
مرغان در کسب فنا انداخت سره بسیاری طایران بی سر ساخت شکره در جان سگری
جانوران نظار گیان را شاد کرد و با شنه باشندگان هوا را بر زمین آورده حیرت افزای
تماشایان گشت از آواز طبل فو بهای مرغابیان مانند آه در دهنشان بر افلاک رفت
و از غوغای شکاریان صفهای کلنگان مثل ابراز و زشش باد متفرق گشت در سطح هوا صفوف
طیور از چنگل شاپین و باز باز رفت و در عرصه زمین صفوف و وحش از پنجه یو و ذو سیاه گوش بدر
نخست گریهی به تیر و تفنگ گور و زنگ بر خاک هلاک انداخت و جمعی بناوک و خدنگ نیله و گوزن
رابی جان ساخت

بصحرا آهوا از تیر چنگل کیش	چو شاخ خویش می پیچید بر خویش
کشید چهره و ستان در کمان تیر	چو شیر افتاد در دنبال نخیر
گروهی بند یوزان بر کشوده	گروهی تیغ بر گور آزموده
گروهی از سگان برداشته قید	بنهره تیز کرده در پی صید
گروهی باز سا پرواز داده	کلنگان را بچنگل باز داده

در آشنای این حال آهوی تیر از دست راجه خورده با وجود زخم میباید راجه تعاقب کرده آنقدر
تردد کرد که از لشکر خویش جدا افتاد و از بسیاری تنگ و دو مانده گشت و تشنگی بر و غالب آمد
برای آب بهر طرف گام شتاب میزد و قنار اگزارشش بر آستانه درویش ریاضت کیش افتاد

آن خداوند پیش دران ویرانه بر سجاوه طاعت قیام و بر مصالحت عبادت قعود و زبید و مستکف گوشه ریاضت و منزوی زاویه اناضت بوده اوقات عزیز را در یاد رب العباد بسر می برد و فرخنده آگاهی از جنین مبین او در رخ و شکوه عرفان الهی از پیشانی نورانی او لایح بود و محاسن سفید برگرد چهره نور انیش با نند خط شعاعی از نور خورشید ظاهر و فروع حقیقت از ناصیه خاکستر الودش بسان انس از پنبه با هر **نظم**

در خاک شگفته بوستانی در گرد نهفت آسمانی
از خلق نشسته بر کناری در دل گشته همچو تارے

راجہ آن عابد عبادت کیش را دیده از اسب فرو آمده طلب آب نمود آن آزاد از قید قیل و قال بتقریب جناب ایزد متعال از بسکه مستغرق عبادت بوده هرگز ندانست که چه کس است و چه می گوید راجہ را که از آتش تشنگی سوزان بود و نایره غضب و قهر شعله زواری بیجان را که دران حوالی افتاده بود و گوشه کمان برداشته در گلوئے آن زاهد انداخته از ان مکان بسکن خویش راهی گریه و درویش خداوندیش همچنان بر مصلاے ریاضت قیام می داشت و مار در گلویش او زبان بود از چند روز خلعت آن عابد و رگوشه عبادت مشغول بوده و گویند او از تخم این زاهد و شکم آمواده که این قصه مشهور است پیدا گشته و بر سر خود همچو آمو شاخ داشت از بیختن و استرگی گفتندی یعنی بر سر شاخ دارد اتفاقاً دران روز از عبادتی که در پیش داشت فارغ شده شادان و فرحان بقصد ملازمت پدر بزرگوار می آمد یکی از دوستانش گفت که این قدر بشادمانی می آئی مگر نه شنیده که راجہ پر تپکت مار مرده در گردن پدرت انداخته است سرگی بر حقیقت واقف شده حشمتاک گشت و بر کنار آب رفته غسل کرده بجانب حضرت صمدیت مناجات نمود که هر کس مار در گردن پدر من انداخته است بعد هفت روز هجرت نکند مار او را گزیده بر خاک هلاک اندازد و تضرع او بدرگاه ایزدی مستجاب گشت چون از مناجات فارغ گشته بملازمت پدر بزرگوار رسید دید که همان **نظم** در ریاضت مستغرق است و مار مرده در گردنش او بخته از ویدن این حال به آواز بلند آن قدر گریه کرد که پدرش از انحال باز آمد سرگی گفت ای پدر هر کس که در گردن تو مار انداخته من او را دعای بدر کردم پدرش غضب ناک گشته گفت بسیار بد کردی که بر همچو ماحه عادل رعیت پرور که رعایا برایا در سایه دولت او آسوده اند همچو دعای بد نمودی و بر سپهر اعتراض بسیار کرده کی از خدمت خویش رانز و راجہ فرستاده برین مقدمه واقعت گریه انید از استماع این خبر راجہ را دو غم عاید حال گردید یکی آنکه در خدمت عابد متراض مصدیر

(۱) و سنگی بکشد (۲) چمک

گستاخی شد و دویم آنکه بموجب دعائے درویش زاده مستجاب الدعوات بعد هفت روز جهان گذران باید
 باید نمود آنگاه خادم در ویش را رخصت کرده بشورت ارکان دولت و اعیان مملکت ستونی از چو بکلان
 در میان دریای گنگ ایستاده کرده بنای عمارت که رسیدن مار در اینجا مقصود نباشد بران احداث
 نموده با مصاحبان دانش پیشه و داناتایان خرد اندیش در آن حصار محفوظ پناه برد که تا مقتضائے ایام
 دعای بدوران حصن حصین بوده باشد و در حواشی آن جمعی کثیر از افسون خوانان و مارگیران و دیگر نگاه
 بانان مقرر کرده قدغن نمود که بدون حکم گس راهم نگذارند که در آن مکان تواند رسید و دار و داس که بر آن
 دفع زهر مار مجرب بودند و خود موجود داشت و در آن ایام غیر از یادرب العباد و بهیج نه پرداخت و مساجیر
 نخور و تماشش روز بدین نطق گذشت چون روز هفتم در رسید به جنگ مار بکلم آفرید کار بصورت آدم گشته بقصد ملک
 راجه از مکان خویش راهی گشت و اثنائے راه گشت و هنر تمام حکیم که مقتضائے حکمت کامله خویش از افتادگان بتریا
 و ناهیدی را بر میسوی جانی تازه و حیاتی از سر نو سطر کردی علی الخصوص مارگزیدگان را تریاق حیات بخش بکار بردی
 و در دفع زهر مار اعجاز میسحابروس کار آوردی با بهیجک لماقی شد مار از و پرسید که کیستی و کجا میروی حکیم گفت
 شنیده ام که راجه ساماری بدعائے بد و درویش زاده قاهر الکلام خواهد گزید میروم تا آن راجه را که از عدالتش زیر
 و ستان و مهداسن و امان هستند بعد از آن که مار گزید و بد و اساسازی و افسون پردازی باز زنده گردانم و انی
 گزشت آن مار که راجه را خواهد گزید منم اگر تو این قدر قدرت داری که گزیده مارا باز زنده گردانی بالفعل این
 درخت را بر خویش خاکستری سازم تو افسون خود را با متحان درار این گفت و آن درخت را که مانند
 چتر ساطین دور و از فیض بخشی بجلائق نخل گستر بوده از غایت بلندی شاخش به طوبی رسید و
 پنج اوتاشلخ گاوشی و دیده منطومه

گدشته شلخ ازین فیروز کاش	لایک گشته کنجفکان شاخش
چو سکان صوامع سبز پوشی	ز جنبش تیز و جدی پر خروش
سه تاده در مقام استقامت	فلکده بر زمین خسل کرامت
پلی تسبیح هر برگش زبانی	بنام ایزد عجب تسبیح خوانی

فی العنور زهر آتش کردار خاکستر ساخت حکیم گشت و هتتر لما تعلل و اهمال بمیان منونی که اعجاز بیجانی
 توان گفت از آن خاکستر بازان درخت را بطرزی که ایستاده بود درست نمود حتی که چند آدم بر شاخها
 و بهیج می رسیدند و انواع طیور که بران اشیان داشتند و اقسام حشرات از قسم مور و گس و غیر ذلک

که بالائے اخصان میدوند همه را که خاکستر شده بودند تجدید راست کرد و خلعت هستی بتازگی پوشانید چنانچه
 او میان بدستور سابق به بریدن همزم و جانوران منجمه سرای و فوآنجی وحشرات بحرکات اشتغال ورزیدند به جنگ
 اثر دما از مشاهده این کار پروازی و سحر سازی در گرداب حیرت فرو رفته بانو گفت که حکم حکیم علی الاطلاق راجه
 را بنها نخانه عدم باید فرستاد اگر این حکیم مسیحا دم پیش راجه خواهد رسید پاک کردنش دشوار است فکری باید کرد
 که حکیم نزد راجه نرسد انگه کنت و هنتر را تقریب نموده گفت که تو نزد راجه بغرض و مقصد میروی که او را از
 زهر من خلاص داده زرو مال بگیر می هر چه می خواسته باشی همین جا از من بگیر و رنج سفر و رسیدن
 نزد راجه بر خود اختیار کن کنت و هنتر با خود فکر کرد که اگر اهل راجه رسیده است شاید که از افسون من
 خلاص نشود و بر تقدیری که از حکمت من منفعت رسد شاید بن چیزی رعایت نکند این نقد را که به جنگ
 بحسب خواهش من رعایت می نماید از دست گذاشته برای تسبیح محنت کشیدن محض الهی است
 پس کنت و هنتر مغلوب طمع و حرص گردیده با به جنگ گفت که هر چه میخواهی بده تا این جا بسکن خود
 مراجعت کنم به جنگ خوش وقت شده جواهر زو اهر با و مرحمت کرده گفت که خاصیت این جواهر این
 است که هر چه از او درخواست کنی بی تخاصی از او استنباط شود و دیگر با تو شرطی کنم که هر گاه مرا طلب
 کنی نزد تو حاضر شوم و خدمتی که فرمائی بپذیرم آن منت کشم کنت و هنتر آن جواهر را گرفت برگشت
 و بسکن خویش معاودت نمود به جنگ بحسبیت خاطر روانه شده در دستنا پور رسیده دید که راجه
 در جائے محفوظ اقامت ورزیده و مار گیران و افسون گران و اطباء و حکما بر اطراف آن نشسته اند و
 نوعی احتیاط بکاری برند که احدی بر گردان نمی تواند گردید و در کمرش که چگونه نزد راجه رسیده کارش
 با تمام رساند از آنجا که بر بهمان بید خوانان نزد راجه آمد و رفت داشتند به جنگ فرزندان خود را طلب
 داشته هر یک را بصورت برهنه آورده و میوه بدست هر کدام داده بسان بر بهمان دیگر از دربانان
 و نگهبانان اجازت گرفتند و فرستاد و خود بصورت کک خورد برآمده در میان یکے از
 میوه که بدست فرزندان داده بودند نشسته پنهان گشت و فرزندان نش که بصورت بر بهمان متمثل شده
 بودند نزد راجه رسیده دعا کردند و میوه بطریق تحفه گذارند راجه آن میوه را بامرا و وزرا ایشا کرد
 و منجمله یک میوه آخرین که در آن به جنگ مار پنهان بود برائے خود برداشت و از آن کرمک خوردی
 برآمد راجه آن را دیده بجا ضران انجمن گفت که هفت روز که در ویش زاده گفته بود گذشت و
 اکنون که آفتاب فرومی رود شاید که گفته آن برهن زاده دروغ بشود و اگر همین کرمک به جنگ باشد

باید که مرا بگذرانگاه بطریق استهزا آن کرک را بر داشته بر پس گردن خود نهاده در آن وقت بهنگ
خود را از غایت عظمت و هایت نمودار کرده بر راجه پدید و گردن خود را بلند برداشت و سر خود را
بگردن راجه نهاده بگنبد و متوجه هوا گشت چنانچه تمام مردم می دیدند و از تاثیرات زهر آن مار در آن مکان
آتش در گرفت و برهنانی که صحبت راجه بودند تعجیل از آنجا بدو آتش تمام آن خانه را معاصه
بسوخت و ستونی که بر آن عمارت کرده جای برای بودن راجه ساخته بودند بضر تمام افتاده بنحلی که همت
آوازی بر آید زن ستون آواز مهیب برآمد در آن شب ساکنان مستنایا پورا از کمال و مهشت خواب نکرند
روز دیگر ^{روز} حیدر سوخته راجه را بر آورده در آب گنگ انداختند و گریه و زاری دایم داری نمودند هر چند راجه
بتدارک این امر تدبیری انگخته خود را بکافی کشید بود که رسیدن ظاهری خیال در آنجا متصور نه بود و پیرین مرغ
نکر بر غرغره آن دروهم نمی گنجد اما تیری که از شست قضا بر خیزد از هفت سپر تدبیر انسان در گذرد و
خدیجی که از کمان تقدیر بر جبهه از هفت جوشن مشورت آدمی بیرون رود و حکم حکم سجانی و امر مبرم نزدنی
بر نمی گردد خواه در بشیه شیراں باش خواه در حصار ^{منظوم} ~~ازین~~ محفوظ ~~منظوم~~

حادث و بواب تو بر بد سگال	بسته بی حفظ تو راه خیال
لیک نیازند بکر و حیل	بستن آن رخنه چو آید اجل
زود بود کاید اجل از کین	شیشه عمر تو زنده بر زمین
نقد حیات تو بشارت بود	خشم ترا بخت بشارت بود

چند روز که راجه در آن حصن حصین بود باستماع ماجرای احوال اسلاف خویش و کتب حقیقت آن
حقایق که اهل مهند آن را بیدانت شناسند گویند و اصغای آن مثنویات از تعلقات است و منتج رنگاری
از عذاب عقبه اشتغال می داشت و کتاب بهاگوت که مختل بر جلال علوم حقیقت و طریقت متضمن احوال
مهری کرشن که نزد ارباب هند مضبر و بزرگ تراست و بی شایسته تکلف آدمی از استماع کماهی و دریافت
چگونگی آن اقلید علایق نجات می یابد و شبستان ضمیر بانوار شمع معرفت روشن می گردد و در همان ایام برآ
کامیابی راجه بکس بخت فیض اندوزی عالمیان از زبان الهام ترجمان سوامی سکندریون بیاس دیو
که در آن مکان ایس صحبت و رفیق باطن بود برآمده و از آن زمان در جهان و جهانیان مشهور گشته
درت سلطنت راجه پرتیپت شصت سال *

راجه ^{چنانچه} بن راجه پرتیپت بعد از آن که راجه پرتیپت بنوعی که نوشته شد رحلت نمود

امرا و وزرا با اتفاق یکدیگر راجه پنجه را که خلع بزرگ او بود جانشین کردند و مکنان اطاعت و بندگی او قبول نموده مکر خدمت بر بستن این راجه با وجود خود سالی انچنان ضبط و ربط احکام سلطنت و بند و بست اطراف مملکت کرد که احدی را یارای شایسته خلع و انحراف نماند و رعایا و برآید در مهادن^۱ اماں درآمد و ممالک ابا و رونق پذیر گشت و مفسدان و گردن کشان حلقه عبودیت در گوش جان انداختند و زنه زنان و دزدان دست از مردم آزاری باز کشیدند بعد از چند گاه راجه در ولایت شمال لشکر کشیده زبان روایان آن دیار را که سر خط اطاعت کشیده بودند بعد محاربه بطیع و منقاد گردانید و ممالک مفتوحه^۲ آنها و قبضه خویش آورده مراجعت بدار السلطنت پهناپور نموده در آن وقت اونگ نامی عابد که همان خویش فضل و کمال مشهور بود در مجلس راجه وارد گشت^۳ راجه و رودان عابد سعادت انگاشت که کمال احترام بجا آورده عابد گفت که اسے راجه این کدام حال نیک است که بعل می آری و راجه پای را که با تو پیچ بدی نکرده اندر بخانیده ولایت آنها میگیری و محاربات کرده بندگی خدا را میکشی و طوائف انام را با مال حواش نموده مظلومه دنیا و آخرت بر خود می پسندی و امری که بر ذمه تو لازم است بتقدیم آن نیکنامی دنیا و فرخنده فرجامی بقی است بخاطرت نرسد راجه اندک شماع این سخن و در گرفتار حیرت فرو رفته بر زبان او گفت که آن کدام کار ضروریست که مرا باید کرد و عابد فرمود که پدر ترا که بغایت نیکو کار و عدالت شعار و رعیت نواز و ظالم گداز بود به جنگ مارکشته و تو با وجود قدرت و قوت انتقام خون پدر بکناطرنیا و روی اگر عیوض خون پدر به جنگ را بقصاص رسائی نام نیک تو تا انقضای زمان روشن نخواهد بود و راجه را گفتار عابد اثر کرد و بے اختیار اب از دید برونخت و چون غیرت در ویش جوش زد و با انتقام خون پدر بخاطر آورد که به جنگ راجه تمامی ماران خاکستر گرداند بلکه تخم مار و اثر و از مزه هستی محروم سازد و چه افنی کشتن و بپاشش نگاه داشتن که خردمندان نیت منظم

زعیرت بدست ایدت نام و ننگ ز غیرت مرا خود اری به چنگ
چنین گفت آن مرد بیدار بخت که از غیرت آید بخت تاج و تخت

بنا بر اندیشه و انایان زمان و بر همینان سید خوان که در افنون دانی و بید خوانی نظیر و عدیل نداشتند و بقوت افسون ساکنان عالم علوی را که بالادست متوطنان جهان سفلی اند میتوانستند بر زمین آوردن بلکه بزور علوم آفتاب و ماهیات را که ضیاء بخش عرصه روزگار هستند

میدانستند مانند لوح چوب بے نور که درون بدرگاه خویش حاضر آورده مصلح و اسباب کشتن
 ماران آنچه مطلوب بود همه را موجود کرده با اتفاق وزرائے والا شان و برہمنان افسون دان محوطه
 آتش ترتیب داده افسون خوانی آغاز کردند تا از تاثیرات افسونات و میاسن طلسمات طرفه تو احش
 درعی درہنا خانہ دلہا صفوف مار و اژدہا افتاد و عجب وحشت و شورشی در شہرستان زندگانی
 صفوف آن گروہ روی داد کہ از سوراخہائے زمین و غارہائے کوه بلک از عالم بالا و تحت الثری بید
 خود بخود پروانہ وار دران جنس من مار افتادہ جان بجان آفرین میدادند و آنچنان تجلیل می آمدند کہ در
 راہ بایکدی گری چسبیدند و بسبب اضطراب نفس ہر کدام بندے شدادلا بست ہزار مار آمدہ سوخت
 بعد ازان یک لک پس ازان یازدہ لک و سپس آن کرور پس آن مرتبہ بمرتبہ دہ کرد و بعد آن ہشتاد
 مار رسیدہ خاکستر شدند ازان جملہ جمعی بچہرہ اسپ بودند و سر یقی بسان فیل خرطوم داشتند و
 گروہے را مانند اومیان گوش و بینی بود و اکثرے را دوسر و سہ سر و چہار سر بودند و بعضی کم بقدر یک کوف
 و دو کوفہ و سہ کوفہ دراز بودند و بعضی بہر صورت کہ میخواستندی برآمدند و بہر جا کہ ارادہ میکرد
 می رفتند این چنین طوائف ماران آن قدر سوختند کہ از روغن بدن ایشان جو بہار وان شد
 و نوایر آتش بغایت بلند گردید و دود آن بگردون گردان چسبید و از تصرفات افسون برہمنان
 در ارکان جمعیت سیس ناگ کہ بقول ہند تختہ زمین بر یک سر از ہزار سر او قائم است احتمال
 افتادہ و آن حامل غبر خواست کہ بار زمین از دوش خود انداختہ خود را دران آتش اندازد لیکن
 ارادہ ایند جهان آراے بران رفتہ بود کہ تختہ غبر ایکبارگی شکستہ نگردد و تخم ماران از مزرعہ
 جهان معدوم مطلق نشود سیس ناگ بکان خویش متمکن ماند دران وقت اسکنک نامی درویش
 کہ صاحب حال و قتال و مظہر فضل و کمال بود در انجمن راجہ وارد گشت بعد از اداے دعا
 و ثنائے بے انتہا عفو تقصیرات ماران از راجہ درخواست شفیع گردید و حسب الاستدعائے
 آن درویش خداوندیش آتش غضب راجہ فرو نشست و ہنگامہ جان کاہی و جانستانی بر
 شکست و بقیہ ماران ازان آتش جانستان جان بر شدند و گویند کہ بہنگ مار نیز کہ آتش
 انتقام برائے او فروختہ شدہ بود و اصناف ماران بطفیل او خاکستر شدند بشفاعت
 مابہ نجات یافت مشکوی

وزنیمش سینہ گلشن می شود

دل ز نور عفو روشن می شود

دوست دارد و عفو را پیر و ردگار آنچه ایزد دوستدار و دوست دارد

راجه بعد انصرام این امر بزم والاکلیس عالی ترتیب داده چندین هزار برهمن را مطوعات نفیسه و خلعت فاخره و نفیسات و افزه داد و اوقات طلا و نقره مرحمت ساخت و حکام اکناف گیتی را که درین جشن حاضر شده بودند لوازم ضیافت درخور حال هر کدام بجا آورده بعطائے فیلان نامدار و اسپان باورفتار و جواهر بسیار و امشیائے نادره هر دیار خوشنود کرده رخصت اطراف داد چنانچه این جنگ را جبهه پنجه تا حال که چهار هزار و هفتصد سال و کثری منقطنه میشد و مشهور و معروف است و الحق این را جبهه مرکب امرے گشته که نیاگان او که هر یک قدرت رسیدن بر افلاک و رفتن در قعر زمین داشتند مصدر این امور نشده بودند و او چگونه مظهر این امر شگرت نشود که کارن بسیار و ایان قضا از روز ازل تقدیم این امر عظیم و تمیم این مهم جسیم بنامش مقرر کرده بودند چنانچه کاشفان اسرار ماضی و استقبال و واقفان سرایر حال و مال پیش از وقوع این امر در صحائف تاریخ هندی نام او مندرج نموده بودند **بلیت**

ز مام خویش بتوفیق او سپرد قضا عنان خویش بتدبیر او بداد و تدبیر

القصه بعد از انقراض این مهم خطیر را جبهه بانتظام مہام جهانبانی اشتغال و رزیده عدالت را رواج داد و عالم را رونق بخشید پس از انقضائے مدت متمادی اتفاقاً روزه بیاس دیو در انجمن راجه وارد گشت از ان دانائے اسرار غیب راجه سوال کرد که اجداد من یعنی پاندوان بمقتضائے دانش خدا در عدم بقائے عمر و زندگانی و ظهور فنائے دولت و کامرانی میدانستند و از امور ماضی و حال استقبال واقف بودند اینهمه عرصه کارزار استن و تیغ خونخوار آسختن و برادران و خویشان را تلف ساختن و اساس هستی اکثرے ذی حیات را از پا انداختن چه معنی داشت بیاس دیو لب پیاخ بکشد که باروت ایزدی همچنان شدنی بود که بمنصه ظهور رسیده راجه گفت که آنها با وجود آن قدر قدرت چنان شدنی را چاره رفع نکر و ندیاس دیو جواب داد که از افرید یا کیست که تقدیر افریدگار را تواند رفع کرد و بندگان را هرگاه از امر حیران و ند مجازی مجال انحراف نیست از امر مہرم خداوند حقیقی کرایار است که عدل تواند کرد **بلیت**

چو از کمان قضا و قدر رسد تیری یقین که باز نگر دو به نهیج تدبیری

بالفعل امرے از پرده غیب عاید حال تو خواهد شد و بگنایے عظیم ما خود خواهی گشت من علاج آن را بتو میگویم که اگر میتوانی ان امر را که در حق تو تفتیر یافته است رفع کن راجه در

گرداب حیرت فرورفته پدید که آن چه بلاست که سر نوشت ماست خدا را بر حال من رحم
کن و علاج آن بفرما تا در تدارک آن به پروا دزم و پیش از وقوع تدبیر مدافع آن سامنم
بدیت علاج واقع پیش از وقوع باید کرد و بیخ سود ندارد و چو رفت کار از دست
بیاس دیو بمقتضای آگهی از امور حال و مال گذارش نمود که در فلان تاریخ سوداگری اسپ
زیبا منظر و خوشنم ام بر درگاه تو خواهد آورد باید که تو آن اسپ را بنظر خویش
نیاری و بر تقدیر دیدن آنرا خندید کنی و در صورت خریدن بران سوار نشوی و اگر سوار
خوای شد آن اسپ ترا بلا توقف در بیابان خواهد برد و دوران بیابان عورتی صاحب جمال بنظر
تو خواهد درآمد باید که مبتلا به جن اونشوی و او را در از دواج خود نیاری و بر تقدیر تزویج و
ادونش در خانه محکوم حکم اونشوی و در صورتی که آن عورت را در خانه خود آورده مامور امرش
خواهد گردید گناہ عظیم از تو بمصه ظهور خواهد رسید بیاس دیو بعد از اظهار این معنی از نظر غائب
شد قضا را در روز معهود تاجری اسپ پری جمال دیو پیکر چون نسیم تگاور و مانند کوه تناور
قدش بسان قد دلبران آراسته زنگش مانند رنگ روز و شب پیراسته رفتارش
بکر و در رفتار ماہر و یان مندرج افزا جولانش بیتز ترا ز باد صبا و ترنگ و جو باد صحر را در اول قدم پس
میگذاشت و از نقش غسل زمین پر بلال می ساخت هنگام جلوہ کردن گردہ استننا بر چہرہ آفتاب
می افشاند و ہن را کہ کار عالم وابستہ باوست زیر پای خود میداشت **منظوم**

چو وحشی گور در صحرا تگاور	چو مرغ آب در دریا شناور
بوقت حملہ برق آسا جہنہ	بگاہ پویہ چون صحر دوندہ
اگر سایہ فگندی تا زیانہ	برون جستی زمیدان زمانہ

بر درگاه راجہ حاضر آورد و طوائف اتمام انفاص و عام بواسطہ آن از دھام آوردند و این
خبر براجہ رسید چون امرے از پردہ غیب بایستی بظہور آمد ناظران قضا نقاب بر روی عقل
والش راجہ انداختہ بران آوردند کہ بے اختیار برائے دیدن اسپ از حرم سرائے خویش
بیرون ادا سپی دید و رغابت خوبی و زیبائے و نہایت مرغوبی و رعنائی کہ دیدہ اہل روزگار
مثل آن ندیدہ و گوشش ارباب زمانہ مانند آن نشنیدہ بے تامل نزدیک رسیدہ و بے

توقف بران سوار گردید **بدیت**
برق کردار بر برق نشستہ

تازیش زیر و تا زیانہ بدست

بجروی کہ راجہ ہراسپ برآمد آن ابر رفتار برق کردار جہستہ در طرفتہ العین راجہ را در
بیان ہول انگیز و صحرایے بلاخیز کہ روز روشن اومی از سایہ خویش می ترسید و اکثریت
اشجار خاردار بر راہ روان راہ گم میگردید از تشاہک اغصان سمندر اندیشہ را گذارد و شوار بود و ہوا
سہلین سباز و دوحوش از دل مستمع ہوش می رہود و بیت

و ہم زمان افتان و خیزان رفتی ارفقی بہ عقل زان ترسان لرزان اوی را دانی نشان

رسانید راجہ دران بیابان ہولناک رسیدہ متعجب شدہ بر خود لرزید و چپ و راست دیدناک
طاوس مرغزار طنازی و تدر و کوہ سار عشوہ سازی یعنی نازنین چہار دہ سالہ کہ ماہ چہار دہ از
ریشک من و جمال بے مثال تن بکاہستگی دادہ و آفتاب بر فلک چہارم از غیرت رخسار پرانوارش
در تپ تاب افتادہ بنظر در آمد راجہ بجز نگاہ خونریزش بے خود گردید و از کرشمہ جانتانش عنان
اختیار از دست داد سلطان عشق بر کشور دیش استیلا آورد و سپہدار محبت بر عرصہ صبرش
ترک تازی نمود لشکر شیدائی بشہرستان عقل دست تاراج بر کشاد و علم آشفستگی بر
ساحت سینہ بلند گشت بے اختیار از اسپ فرود آمدہ پہلوئے آن دلبر با ہوش فریب
نشستہ پرسید کہ اے سر جو بیار عنائی بدین حسن و زیبائے از کدام گلشنے و اے گوہر
درج محبوبی بدین جمال و خوبی از کدام عالمے قطع

آفاق را گردیدہ ام مہر بتان و زریہا بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگر
تو از پری چاہکتی و ز بزرگ گل نازتری از ہرچہ گویم خوشتری حقا عجائب دلبری

آن جادو و نگار عشوہ سنج بہ تبسم شیرین و تکلم نمکیں بائین دلبران کرشمہ ساز و نازنینان غمزہ
پر و از حسب و نسب خویش و باعث رسیدن بیابان گذارش نمود راجہ از ادائے نازنین و گفتار شیرین
او زیادہ مستلا و آرزو مند گشتہ ہمانجا بائین وین خود بان ماہ جبین عقد زوجیت بستہ آن
خرمن گل را حائل و اربعنار کشیدہ چست و بر گرفت و عارض سیمین او را بارزوی تمام بوسید
و از نعل نوشتیں او رفیق کامرانی نوشید و از کلید بی و ندانہ قفل مراد بر کشاد و در حقہ مقصود لولو
سیاہ گون انداختہ بمشقت بہشت گوہر بکارت شکافت و صفحہ بستر از خون لعل گون رنگیں ساخت

منظومہ

یچند دوران کرشمہ سازی کرد مذد و غنچہ ہوسہ بازی

ناپید باه شدیم آغوشش
 گشتند جلو ہائے گستاخ
 باہم دو صنم غنود ہم دوش
 پیچید دو نخل شاخ در شاخ
 گنم ہمہ جاخوش سرگم
 اینجا ہمہ خوش شد گنم
 افتاد و محجل نگارین
 اندر شفق از شہاب پروین

راجہ بعد تقدیم مراسم زفاف ہمازمند آرزو را در جولا نگاہ مراد تماختہ آن عازمین را
 بہار السلطنت آوردہ بر جمیع نسوان حرم سرارتہ اولہند ساخت و بر تمامی زنان رانی ساختہ
 بکامرانی پرواخت و محکوم علم او گردیدہ سرسوی خلالت امرش بعمل نئے آورد و ہر گاہ کار گزاران
 قضا و قدر میخواستند کہ امرے از جلہاب خفا بجل ہائے ظہور جلوہ گر گردانند نخستین اسباب
 آن را از ہنای خانہ مشیت بمنفہ بروز میرساند تا آن امرے تغذیر جلوہ گاہ شہود در آید چون
 راجہ را باروت ایزوی مصدر گناہے عظیم باستی شد و بوسیلہ آن عورت این امر سر نوشت
 او بواجبات روزے جماعت بر بہمان بر ماندہ ہر فائدہ راجہ حاضر آمدند لغتہائے بے شمار و خورشہا
 بسیار و طعامہائے شیرین خوردنیہائی بکین و ترش و انواع مطعومات و مشروبات و اقسام
 حلویات و مرییات کہ مذاق طبیعت پروران را لذت بخشد و ذائقہ آرزو مندان را
 علاوت و بہ بقصد حصول ثواب پیش اینجا حاضر آوردند **منظم**

زہر نعتے کا یہ اندر شمار
فرورختہ کو ہے از ہر کنار

خوشہا الوان ز اندازہش
بجوانہائے زرین نہادند پیش

اینجا از ہر لقمہ کام آرزو را کامران میگردند و ذائقہ تنہا شیریں کام می نمودند و ایشانکے
 آن حال آن نازنین یعنی رانی کہ باعث صد گونه بلا و سرمایہ آفت ہا بود قامت قیامت انگیز
 را بزرگارتنگ حلل زینت بخشید و بر بدن سیمین اقسام عطر و غالیہ مالیدہ ابرو سے ہلال را از سہمہ
 و چشم جادو نگاہ را از سرمہ بیاراست چہرہ زہرہ نسب بگلگونہ و دندان مروارید حسب بسی پیرست
 و انواع علاقتہ در غرور و یور مرصع از جواہر زواہر غنیمہ حسن و جمال خویش نمود رشتہ جواہر
 و عیشان بہر دو عارض تابان دام ہائے برائے دل عاشقان تعبیہ گردانید پیغولہ گوہرین برسوی
 عنبرین زنجیر بخت پائے بندان ترتیب داد از زلف مسلسل مار حلقہ وار بجان گراے جانگذازان
 آویخت و از جنبش خلخال لغتہ سرا فسون جادو ساز بدھریبی دلدادگان بر خواند مروارید طلقہ بینی

نزدیک عارضی گوی سستاره پہلوی ماه نشسته و گوشواره مکل متصل رخساره گوید و ماه تابان بد
خورشید درخشان اتصال یافته

نظم

نمود از طرف عارض گوشواره	قران انگندہ مہ را با ستارہ
بدور عارض آن ماه پارہ	ثریا سان نمودہ گوشوارہ
زدستانہاد و ساعد دیدرونق	ز زر کردہ دو ماہی را سطوق
مرصع موس بندش گرفتہ بود	ہزاران عقد گوہر را بہا بود
نیارم بیش ازین از خبہ داد	کہ شد خلخال و اندر پایش افتاد
بزبور خود کہ وصف آن پری کرد	کہ زیور را جالش زیوری کرد

بان طاوس طناز با ہزاران کرشمہ و ناز از پردہ برون آمدہ روے بر روے برہمنان گروید
و از روے شوخی و طنازی کرشمہ سنجی و عشوہ سازی آغاز نہاد و گویا قیامت بانگاہ جاد و سازش ہم
آغوش و بلا بچین جبین او و شاد و شوش بود جماعتہ برہمنان بحیر و نظارہ آن ماہ پارہ از سنان
مژگان و تیغ ابرو و تیز نگاہ و خبہ غمزہ مجروح شدہ دست از طعام باز کشید و ہر ہمہ فریفتہ جمال
بے مثال او گشتہ مانند پیکر تصویر و صورت دیوار حیران مانند و بان پری زدگان از دیدار آن
پری رخسار و رنگ سایہ بر خاک افتادہ از خود رفتند و بچو و گشتند

نظم

چون برق نگہ بدل زند تاب	سد سینہ اہنی کند آب
ممشوق چو چہرہ بر نہ وزد	عاشق چہ کند اگر نہ سوزد
سخت است بدور روے زیبا	دل در کف و انگہی شکبا
کو عقل کہ رو برو بر آید	کو صبر کہ در برا بر آید

راجہ از مشاہدہ این حال بران فزق خشمناک گردید و تیغ غیرت بر فسان غضب تیز کردہ
تمامی برہمنان را و طرفہ العین بر خاک ہلاک انداخت و خون آن بے گناہاں را بناحق ریختہ
و بال دنیا و کمال عقبی بر خود گرفت

نظم

چو خشم آید بر گناہے کسے	تاں کنش در عقوبت بے
بہ تندی سبک دست بردن بہ تیغ	بدندان گز و پشت دست دریغ

بعد و قوع این امر راجہ با خود بسیار فوسس کرد و گریہ و زاری آغاز نہاد و بہ گریہ و زاری
آنجنان فسلے شیعہ بوقوع آمدہ کہ نیکو کار سے تمام عمر ز اہل گشت و گناہکاری عاقبت

نظہور پیوست ازین غم و غصہ تخم ندامت در مزرعہ دل میکاشت اما پشیمانی او هیچ سود نداشت و آن
 حال بیاس دیو حاضر گشتہ گفت اے راجہ با آنکہ من ترا ازین امر واقف کردہ بودم چرا شدنی را
 نتوانستی رفع کرد راجہ ناوم گشتہ زبان تعذر کشود و تبصرع و خشوع التماس نمود کہ این گناہ کبیر
 و جرم عظیم کہ از من بوقوع آمدہ چگونه تدارک و تلافی آن گردود تا در آخرت بعقوبتے ماخوذ نشود
 بیاس دیو گفت بتلافی این گناہ خیرات بسیار باید کرد و کتاب مہابھارت را کہ مشتمل بر اسرار حقیقت
 و طریقت متضمن امور خدا شناسی و ایزد پرستی و مشعر بر احوال پانڈان و معنوی بر بدائع حکایات
 است بسمع دل اصغاکنی لہذا راجہ خند این و وفائن و تمامی اسباب و اسوال بفقر و مساکین و غریبا
 و محتاجان خیرات کردہ کتاب مذکور را از زبان فصاحت بیان سناتن کہ شاگرد رشید بیاس دیو
 بود گوش دل با اعتقاد تمام ارادت انتظام مسموع نمودہ از گناہان مہینہ نگشت و از ان زمان کتاب
 مہابھارت در عالمیان مشہور و شائع گردید راجہ بعد انصراف این امر با انتظام مہام جہان نداری قیام
 ورزید بعد مدت کوکب زندگی او در مغرب فنا و رفت و در ہبوط ارجال انتقال نمود مدت سلطنت ہشتاد و چہار سال
راجہ اسمند بن راجہ خیمجہ از انجا کہ از ابتدائے راجہ اسمند احوال نسل
 پانڈوان مفصل مبطالعہ در نیامدہ و آنچه از زبانی بعضے مردم استماع یافتہ شایان اعتبار ندانند
 درین نسخہ داخل نکرده اسامی ہر یک را با قید مدت سلطنت کہ از بعضے نسخہ بنظر در آمدہ نصیبہ این
 منمونی نمودن بمنظر ان اخبار سلاطین ماضی الگی و ادا ن ضرورت دانست القصہ بعد رحلت راجہ
 خیمجہ خلف بزرگ او جانشین گشتہ جہان آراء و ممالک پیرائے گردید و بسان نیاگان خویش
 طریقتہ رعیت پروری و داد گستری در پیش نمود مدت سلطنت ہشتاد و دو سال و دو ماہ
راجہ اومہن بن راجہ اسمند مدت ہشتاد و ہشت سال و دو ماہ زیب افزائے اوزنگ جہان بانی
 وزینت پیرائے سرحد کشور ستالی گردید
راجہ مہاجسی بن راجہ اومہن مدت ہشتاد و یک سال و یازدہ ماہ تخت فرمانروا را زینب سادہیتی پیرا ریزنت بخشید
راجہ جسرتھن بن راجہ مہاجسی مدت ہفتاد و پنج سال و دو ماہ سرفرازی بخش تاج فرماندہی و بلندئی مقبل الہی گشت
راجہ وشتان بن راجہ جسرتھن مدت ہفتاد و شش سال و سہ ماہ کوس جہان آراء و مملکت پیرائے
 بند آوازہ ساخت۔

راجہ اکرسمین بن راجہ وشتان مدت ہفتاد و ہشت سال و ہشت ماہ رایت فرمانروائے در ساحت جہان آراء بر فراخت
 (۱) ششماہ

راجه سورین بن راجه وگر سین مدت هشتاد سال تقاره جهانگیری و ممالک ستانی نوشت.
 راجه سوست سین بن راجه سورین مدت شصت پنج سال و ده ماه اعلام جهانبانی در عرصه گیتی ستانی بنده ساخت
 راجه سیم بن راجه سوست سین مدت شصت نه سال پنج ماه رونق افزای عالم جمعیت پیر عالمیان گشت.
 راجه برهیل بن راجه سیم مدت شصت و چهار سال هفت ماه جهان را معمور و آباد و جهانیان را سرور و شاد ساخت.
 راجه سون پال بن راجه برهیل مدت شصت و یک سال و یک ماه رعیت پروری و عدالت گستری نیکامی یافت
 راجه زهر دیو بن راجه سون پال مدت پنجاه و یک سال و یازده ماه و مهوری اطراف ممالک آبادی اکناف گیتی گشود
 راجه سو جرت بن راجه زهر دیو مدت چهل و دو سال و یازده ماه بن سلوک و نیکوئی معاشرت زندگانی را زد
 راجه بهوپ بن راجه سو جرت مدت پنجاه و هشت سال و سه ماه عدل و انصاف را رواج داد رعیت نواظرم که گشت
 راجه سوین بن راجه بهوپ پنجاه و پنج سال و هشت ماه فرمان روا سبب عدالت و مملکت پیرا نصفت نمود
 راجه میدهاوی بن راجه سوین مدت پنجاه و دو سال و نه ماه طوائف انام و طبقات خلایق
 را در امن و امان داشت.

راجه سرون چتر بن راجه میدهاوی مدت پنجاه سال و هشت ماه اطراف عالم را معمور اکناف گیتی را آباد ساخت
 راجه بهیکم بن راجه سرون چتر مدت چهل و هشت سال و نه ماه رعیت پروری و عدالت گستری و دشمن
 گدازی و مخلص نوازی نمود

راجه پدارت بن راجه بهیکم مدت چهل و پنج سال و یازده ماه سپاه و رعیت را خوشنود و اطراف مملکت را آباد ساخت
 راجه وسوان بن راجه پدارت مدت چهل و چهار سال و نه ماه در رفاه احوال عیال و امنیت رفاهیت برپا گشت
 راجه اونی بن راجه وسوان مدت چهل و چهار سال و دو ماه و تسخیر قلوب جهانیان و ترفیه احوال عالمیان بهمت گما
 راجه امینی پون راجه اونی مدت پنجاه و یک سال بر مفارق جهانیان ظل مرحمت و سایه عدالت انداخت
 راجه وند پال بن راجه امینی پون مدت سی و هشت سال و نه ماه رعایا و بریاران و ظلال عدالت میداشت
 راجه در سال بن راجه وند پال مدت چهل و دو سال و سه ماه بهمت و الانهت در مانش گردان
 کشان سپه تابان گماشت

راجه شنباک بن راجه در سال مدت سی و شش سال در تادیب مجرب و ظالمان قبیح قطع مفسدان
 ساسی بود.

راجہ کہیم بن راجہ شتباک مدت پنجاہ و ہشت سال و پنج ماہ انتظام مہام ممالک و سلطنت و اتمام مہام خلائق نمود

راجہ کہیم بن راجہ کہیم چون در سر انجام مہام سلطنت کا بل تقسیم مراسم عدالت داخل بود و در معاملاتی و ملکی نمودارے پرواے ولا و بانی شعار خود ساخت از انجا کہ از دجہان آراءے نظام امور جہانیاں بود و چو در فرمان رویان عظیم الشان منوط گردانیدہ بلوہ عہود جہانیاں و انتظام مہام مملکت رانی و امن و امان عالم و عالمیان و جمعیت و رفاهیت جہانیاں وابستہ بہ ہوشیاری و نگاہی والی ولایت و جد جہد مالک مملکت منحصر داشتہ پادشاہے کہ از امور بادشاہے غفلت و رزد و بے پروا زید ہر آئینہ سلطنتش و پر نیاید بلکہ زندگانی نش زود بسر آید بیت چوشہ باز ماند زیر پرواے ملک بود ہر سرے را تمنائے ملک

درین صورت امر او و زراسر از اطاعت راجہ بر تافہ بسر و انام و زیر کش کہ دست تصدی در امور جہانیاں و خزائن و دفائن و دیگر کارخانہ جات قوی مطلق داشت در ساختن و اورا امیدوار سلطنت نمود آن وزیر بطمع سلطنت و حب حکومت و حرص دنیا سالک مسلک بے حقیقتے و بے وفائے گشتہ بہ قابوے کہ یافت و بہ تقریبی کہ دست و اورا راجہ کہیم را کشتہ سریر راہ فرمان رواے گردید مدت سلطنت راجہ کہیم چہل و ہشت سال و یازدہ ماہ از انجا نسل پانزدہان کہ از ابتدائے راجہ جد ہشت رفاقت راجہ کہیم مدت یک ہزار و ہشت صد و شصت و چہار سال سی تن بطنا بعد بطنا فرمان رواے کردند منقطع گردید و امور جہانیاں بر قوم دیگر منتقل گردید راجہ بسر واکہ از پایہ وزارت بدرجہ سلطنت رسید بعد اتمام کار راجہ کہیم بر تخت جہاننداری جلوس نمود و بسر انجام مہام سلطنت اشتغال و زریچون احوال این راجہ و اولادش مفصل ظاہر نیست لہذا باختصار پر داختہ اسم ہر یک و مدت سلطنت بقید تحریرے درار و مدت سلطنت را بہ سب و اسفندہ سال و چہار ماہ

راجہ سور سین بن راجہ بسر و ابیدر والا قدر اورنگ جہانیاں را زیر زبنت و اود مدت سلطنت چہل و دو سال و ہشت ماہ راجہ بیرساہ بن راجہ سور سین سریر آراءے سلطنت گردیدہ عالمیان را در پناہ دولت خویش آورد و مدت جہانیاں پنجاہ و دو سال و دو ماہ

راجہ آہنگ ساہ بن راجہ بیرساہ تحت نشین جہان گذشتہ ظل افکن بر مفارق عالمیان گشت

مدت سلطنت چهل و ہفت سال و نہ ماہ

راجہ پرچیت بن راجہ آہنگ ساہ جہان آرا و مملکت پیرگشتہ زندگانی برام خود نمود مدت سلطنت پینچ سال و یازدہ ماہ
راجہ ورگتھ بن راجہ پرچیت کامیاب سلطنت و جہانبانی شدہ عدالت گستری و رعیت پروری
نمود مدت سلطنت چهل و چہار سال و نہ ماہ۔

راجہ سودہ پال بن راجہ ورگتھ برام سلطنت فرمانروا و کام روا گردید و از عدل و انصاف جہانیان را خوشنود مدت سلطنت سیل و نہ
راجہ بومست بن راجہ سودہ پال و از نظام مہم گیتی ستانی پرودا مقصود یاب گردید مدت سلطنت چهل و دو سال و دو ماہ۔

راجہ پنچ بن راجہ بومست و از جہانبانی قیام و رزیدہ رعیت نواری نمود مدت سلطنت سی و دو سال و نہ ماہ
راجہ مرحو و بن راجہ پنچ فرمان روائے مملکت بودہ کام روا خلافت گردید مدت سلطنت پست و ہفت سال و چہار
راجہ بن پال بن راجہ مرحو و کوس مملکت ستانی نواختہ عدالت پیرائے را رواج داد مدت
سلطنت پست و دو سال و یازدہ ماہ

راجہ سروہی بن راجہ بن پال نقارہ عالم گیری بلند آوازہ ساختہ مملکت پیرائے گشت مدت سلطنت
چهل و ہفت سال و ہفت ماہ۔

راجہ پدارتھ بن راجہ سروہی رایت فرماندہی بر فرختہ عالمیان را امان بخشید مدت سلطنت پست و پنج سال
و پنج ماہ۔

راجہ بدھل بن راجہ پدارتھ بعد جلوس برا و رنگ جہانبانی بعیش و عشرت پرودا
از امور کل غافل گردید بنگ خوردن و بہ بد خوئی و بد گوئی بسر بردن شعار خود ساخت و از کثرت
بنگ بیوش گشتہ بامرا و ذرا سلوک ناہنجار کرد کہیف بنگ اگرچہ در ابتدائے حال سرخوش
و مفرح دارد و خیالات رنگین و فکرات نواین بر روی آورد اما آخر کار آدمی را ضائع
میسازد و از عقل و دانش دور و بنسیان و بیوشی نزدیک میگردد و بشرط بداد و مست و ذرا
آن سودائے دماغ و مالی خولیائے مزاج بطور میرد و غیب و دہشت بر طبیعت سیلا
مے نماید فرستہ فرزائی زوال مے پذیرد و مروی و مردانگی اختلال مے یابد ہمانا کہ بنگی
متلون مزاج و متنوع احوال مے باشد غیر از درشت گوئے و زشت خوئے کاری ندارد و است
و مروت مردم را در حق خود بدی مے انگارد و در عوض اخلاص و محبت عناد و عداوت بطور
مے آرد حق شناسی و کفران نعمتے پیشہ خود دارد و طاوت عسل و مرارت خنظل مساوی
مے انگارد و بسانبگی را دیدم و آرمودم کہ بنا بر افراط این کیف از صاحب دوالتے مفلسی

واز تو انگرے بہ تہیستی رسیدند و از گلشن اہلبیت درخاستان بدخوسے افتادند بجی را
 بسان سگ غوغو کردن و مانند خرباز با ناک ناپہوارہ ترون ناچار یک نسل شگے را بطناً بعد بطناً بدخود بدگو
 بعام وجود بر آمدن بے اختیار بیت قطعہ

بنگ خوردن کسے کہ عادت کرد دو علامت ازوشو و ظاہر
 حسن اخلاق میرو و ازوے زشت خوئے ازو شود باہر
 بالجلہ راجہ مذکور از افراط بنگ خوردن بارکان دولت طریقہ بدگوئی در پیش کرد از مہما
 جہانبانی غفلت و کسالت و زید و سیراہ و زیرش نظر بر بے پروائی او داشتہ بقابوے
 وقت کارش باتمام رسانیدہ والی ولایت و مالک مملکت گردید مدت سلطنت راجہ بدہل سی
 و یکسال و ہشت ماہ از ابتدائے راجہ بسرواکہ بعد نسل پانزدہان بسلطنت رسیدہ بود لغایت
 راجہ بدہل چہار دہ تن مدت پانصد و یکسال جہان آراے و مملکت پیراے نمود و جہسان
 گذران را پدر و کرد و ند و از پنج نسل راجہ بسرو متعلق گشتہ امر سلطنت بقوم دیگر انتقال یافت
 بیت

نیک و بد روزگار و دیدیم گذشت افسانہ ابن و آن شنیدیم گذشت
 راجہ میرماہ کہ از پایہ وزارت بسلطنت رسید مدت سلطنت سی و پنج سال

راجہ جناب سنگہ بن راجہ میرماہ مدت سلطنت بست و ہفت سال و ہفت ماہ -

راجہ نمبر کہن بن راجہ جناب سنگہ مدت سلطنت بست و یک سال +

راجہ مہی پت بن راجہ نمبر کہن مدت سلطنت بست و پنج سال و چہار ماہ -

راجہ مہا بل بن راجہ مہی پت مدت سلطنت سی و چہار سال و ہشت ماہ

راجہ سرو پ دت بن راجہ مہا بل مدت سلطنت بست و ہشت سال و سہ ماہ

راجہ مہر بن بن راجہ سرو پت مدت سلطنت بست و چہار سال و سہ ماہ -

راجہ سکھدان بن راجہ مہر بن مدت سلطنت بست و ہفت سال و دو ماہ

راجہ جیتل بن راجہ سکھدان مدت سلطنت بست و ہشت سال و یازدہ ماہ

راجہ کل مک بن راجہ جیتل مدت سلطنت سی و نہ سال و چہار ماہ

راجہ کل مک بن راجہ کل مک مدت سلطنت چیل و شش سال

راجہ سر مردون بن راجہ کل مک مدت سلطنت ہشت سال و یازدہ

راجہ جیون جانت بن راجہ سر مردون مدت سلطنت بست و شش سال

راجہ ہری جک بن راجہ چیون جات مدت سلطنت سیزدہ سال و دو ماہ
راجہ ہیرین بن راجہ ہری جک مدت سلطنت سی و پنج سال و دو ماہ۔

راجہ دہت بن راجہ ہیرین چون بر تخت جہانبانی نشست بمقتضائے مستی بر نائے وغرور و زبان
روائے از امور مملکت غافل گشت و اصلاح کار مالی و ملکی نمی پرداخت و بلیش و عشرت گذاران
و عیاد جسم سرابودن شعار خود ساخت فی الواقع ریعان بر نائی و غفلتوان جوانی آتش بگاہ بے
خردی زمان نادانی و ہنگام وزیدن تند باد صحر نفس حیوانی و پالغز پارسا گو ہرے و منظر
امور شیطانی و از روی لذات نفسانی و خواہش حظات جسمانی و تمنائے حصول کامرانی
و مبتغائے اعمال و مالی و بتغلے درازی عمر و زندگی است انشوران از موز کار فرمودہ اند کہ فرمان
روایان را غفلت امر لیت مذموم از جمیع امور و کمالی فعلی است بدتر از تمامی افعال شجر دولت
لا تیر نہال سلطنت را ارہ بسا بادشاہان بسبب غفلت و کمالی از سریر سلطنت بر حیر گدائی
و از اوج دولت بخصیف افلاس رسیدہ اند الفصہ چون بے پروائی و لاؤبالی راجہ ہرہما
مشہور گردید و نہر وزیرش نظر بر نارسائی او انداختہ بارکان دولت و اعیان مملکت
اتفاق نمودہ و از صحائف و توارخ راجہائے پیشین تغلب و تسلط و زراے سابقہ و رسیدن
انہا از پایہ وزارت بر تہ سلطنت واقف گشتہ از روی استیلاے کہ داشت راجہ ادہت
لا مسافر ملک نیستی نمود و خود سر مرہ آراے جہانبانی گردید مدت سلطنت راجہ ادہت بست
و سہ سال و یازدہ ماہ از ابتدائے سلطنت راجہ سیرامہ لغایت سلطنت راجہ ادہت شانزدہ تن مدت
چہار صد و چہل و شش سال با مور سلطنت پرداختند از پنج نسل راجہ سیرامہ منقطع گردید و بیست
سراجم گیتی ہمین است و بس و فلے نکر دہ است با بیج گس
راجہ ندہر از وزارت کامیاب سلطنت گردیدہ مدت چہل و یک سال و شش ماہ جہانبانی
نمودہ کوس رحلت نواخت +

راجہ سین ہوج بن راجہ ندہر مدت چہل و پنج سال و سہ سلطنت پرداختہ ازین جہان رفت +
راجہ ہی گنگ بن راجہ سین ہوج مدت چہل و یک سال و دو ماہ کامرے جہانبانی نمود جہان گذران را پدر و دینودہ
راجہ مہاجود بن راجہ ہی گنگ مدت سی سال و سہ ماہ جہانبانی و کامرانی کردہ رخت ہستی بر بستہ +
راجہ ناتھ بن راجہ مہاجود مدت سہ ہشت سال با سلطنت اشتغال ندیدہ پیماہ زندگانی بسر نہ کردہ
راجہ چیون راج بن راجہ ناتھ مدت چہل و پنج سال و ہفت ماہ بہ مہام جہانداری

قیام و رزیمہ و دہیت حیات سپرد

راجہ اودی سین بن راجہ جیون راج مدت سی و ہفت سال و پنج ماہ عالم آراے نمودہ رحلت کرد
 راجہ انند جل بن راجہ اودی سین مدت پنجاہ و کیساں فرمان رواے نمودہ بلکہ آخرت شرافت
 راجہ راج پال بن راجہ انند جل بعد جلوس اورنگ جہاں بانی کمرہست بیکتانی بستہ بزور
 تیغ و سر نیچہ شجاعت اکثر ملک پہنچد و آورده فرمان روایان را فرمان پذیر خویش گردانید
 از انجا کہ دنیا باد و ایست منظر ہستی و استکبار و شمر بوالہوسی و استیبار راجہ مذکور بنا بر هجوم
 لشکر و تسلط بر سلاطین اطراف بہ بدستی زندگانی میکرد و حکام دیگر را در حنا طر نیاوردہ بہمہ کس
 متکبرانہ و بدستانہ سلوک مے نمود **بیت**

باسباب دنیا چنان عذہ شد کہ خورشید در پیش او ذرہ شد
 فرمودہ حکمائے پیشین و آزمودہ بزرگان عاقبت بین است کہ ہر کہ سر کبر و رعونت
 بر آسمان برد ہمانکہ در کمتر زمانہ ہمان سرش زمین آید و خاک برابر گرد و دہر کس کہ از مستی دولت و جاہ
 دستار کج نہادہ متکبر گردید و دگر ملک کج رفتار ہمان دستار در گردنش انداختہ سر بر ہنہ در
 مذلت و خواری افکند **منشوی**

تجربہ عازیل را خوار کرد بہ زمان لعنت گرفتار کرد
 چو دانی تجربہ چرامے کنی خطامے کنی و خطامے کنی
 مصداق این مقولہ آنکہ سکونت نامی کہ بر قلیل ملک دامنہ کوہ کمایون تصرف داشت
 و از خراج گذاران راجہ بود و بامراے رکن السلطنت و وزراے موئن الدولہ اتفاق نمودہ
 بر سر راجہ راج پال شکر کشید چون ارادت ایزدی بران بود کہ کاسے را بر کوہے منظر گرفتہ
 و مورے را بر مارے نصرت دہد با اتفاق کہ روداد سکونت غالب آمد و راجہ راج پال در
 زرگاہ کشتہ شد **منظوم**

چو نیرو فرستد بہ تفتیر پاک ز مورے بہ بارے رساند ہلاک
 کہ در جنگ نیروزی از اختر است نہ از گنج و بسیارے لشکر است
 مدت سلطنت راجہ راج پال بست و شش سال از ابتداء راجہ دند ہر نفایت
 راجہ راج پال نہ تن سیصد و چیل و ہفت سال فرمان رواے کردند و ازینجا سلسلہ
 راجہ و مذہر منقطع گردید و امر سلطنت بدگران انتقال یافت **بیت**

بس نامور بزر زمین دفن کر دہا کرہستیش بروے زمیں جز نشان نہا
 راجہ سکونت کو ہی چون واسے ولایت و مالک مملکت گردید بر خود مغرور گشتہ بہ امر و وزرا
 سلوک ناہنجار در پیش نمود و بادہ سلطنت بر مزاج او گوارا نیفتاد و از آنجا کہ جہاں بنائی وابستہ
 باخلاق حسنہ و اوصاف مستحسنہ و اعمال پسندیدہ و افعال گزیدہ و حوصلہ فراخ و ہمت عالی
 و نیت درست و برداشت فراوان و شجاعت فطری و سخاوت جلی و عدالت گستری و عظمت
 و رزے است راجہ مذکور چون ازین صفات خالی و بہ پست فطری و کم ہمتی و کم حوصلگی و
 کم خردی و تنک ظرفی و بد سلوکی و ناہنجاری و بد حالی آمادہ بود کار ہائے کہ نمایان زبان
 روایان نباشد و افعا لے کہ بسلاطین نسرو بجل مے آورد و از بسکہ بکوکنار میل بسیار داشت
 بنا بر افراط این کیفیت از عقل و دانش دور و بہ بے خبری و بیدانستی نزدیک گردید اگرچہ
 جمیع کیفیات مرد و و اہل دانش است اما کوکنار مذموم ترین کیفیا است جو ان را پیروی صحیح التراج
 را بخور میکند بگلشن جوانی خزان پیری در چاشت گاہ ^{از} شباب زوال شیب میرساند آفتاب
 جہان را گرفتار کسوف ناتوانی مے سازد و ماہر و یان را در محاسن ضعف مے اندازد و از
 تاثیرات آن رگھائے بدن مانند تار ہائے مسطر نمایان مے شود و بر صفحہ چہرہ ہچو کاغذ ژولیدہ
 کنجک با ظاہر مے گردد و بیداری شب و نیم خوابے روز رنجوری می آرد و شاہین خواب طائر ہوش
 را گاہے در چنگل میگیرد و گاہے مے گذارد و بے شائبہ تکلف آدمی را سیرت کوکنار از امور دنیا
 غافل و از کار عقبہ ذاہل میکند و از لذات خورش و آرامش خواب باز میدارد و از صورت و شکل
 اصلی مسخ مے سازد و انچنان در پوست مے افتد کہ ترک زندگانی آسان باشد و ترک از و مشکل
 بالجمہ راجہ از روے بجز روے بایا و رعایا را معدلت نسیر و بلک طریقہ جور و جفا در پیش نمود و انکا
 دولت و اعیان مملکت کہ از سلوک ناہنجارش متشکی بودند در اندک فرصت از و منحرف شدند
 و ابن اخبار در ممالک مشہور گشت **بیت**

پاس دارے بعد و داد بود ظلم شاہی چرخ و باد بود

راجہ بکرماجیت والی اوجین براختلال احوال راجہ بد مال و گردن تابے امر و وزرا مے او
 آگاہ گشتہ بالشکر ظفر طراز و عسا کر عدو گداز متوجہ اند پت یعنی دہلی گردید راجہ سکونت از
 استلح این جز صفوف پیکار آراستہ آمادہ مدافعہ گشت ہر دو لشکر با ہم پیوستہ اتش

کارزار ہائے وقتند بہاوران شجاعت پیشہ و دلیران شہامت اندیشہ جنگی نمودند کہ رنگ از دل
مصمم رفت و تیر کلمہ زہر زبان راند کمان بر بازو سے شان قربان گشت و خنجر بکلام آفرین زبان
بر کشا و از با و حسلہ بہاوران سر ہائے مردان از نہال قامت چون برگ ریزان بہا و حسن
میرنجیت و تار و پود حیات مبارزان مانند رشتہ اطناب از میگیخت از آب تیغ و لیوان چمن چمن
گل زخم سے شکفت و بردست و بازو سے دلاوران ہر لحظہ قضا آفرین سے گفت از انجا کہ مقاومت
بافیل دمان نہ امکان پیشہ ضیعت بنیان و ستیز و باشیر ثریان نہ یارائے آہو سے ناتوانست
راجہ سکونت تاب محاربہ نیاوردہ شکست یافت و در زمر گاہ کشتہ شد و راجہ بکرماجیت منظر
و منصور گشت۔ **نظم**

غزلے کہ جوید سبر و از پلنگ شود خاک از خون او لالہ رنگ
بزدو سے کہ برو سے سراپہ زمان بہ پیکار شہیشت آید گلن

مدت سلطنت راجہ سکونت چار و ہ سال ۴

راجہ بکرماجیت بن گنہ ہرپ سین در بیان ولادت راجہ بکرماجیت شرح احوال او بعضی نسخہ اختلاف
بسیار دیدہ و شبہہ میشود در اکبر نامہ و دیگر تواریخ سے نویسد کہ آبا عجد فرمان روائے او جین بودند و پدرش
گندہ ہرپ سین نام داشت اما اپنے از نسخہ ترجمہ سنگھاسن تپسی کہ مشتمل بر احوال سعادت
اشتمال آن راجہ قوی اقبال بقلم آورودہ اند بمطالعہ و رآمدہ این است وقتے کہ اندر فسطان
روائے عالم ملکوت و مقام خویش بزم طرب و نشاط راستہ داد و عیش و انبساط سے داد و آن
حال گندہ ہرپ سین خلف او بریکی از حواریں نے کور آن بزم رقص سے کر وند متباد گشتہ نگاہ
عاشقانہ و مشتاقانہ نمود و راجہ اندر ازین جہت کہ آن حور منطور نظرش بود از معاینہ این حال
بہ آشفت و از قہر مان جلال برائے خلف خویش و عاے بد کرد کہ از عالم علوی فرو افتد و بچہ بان
سفلی و رآمدہ روزانہ بصورت خرد شبانہ بشکل آدمی بودہ باشد و ہر گاہ راجہ والا شلے
جسد خری اور آتش سوزان انداختہ خاکستر گردانید باز بصورت اصلی در آمدہ از عالم ناسوت
و جہان ملکوت کہ مسکن مانوف دوست باز انتقال نماید بقدت قادر مطلق بہان زمان گندہ ہرپ سین از
ننگان خویش جدا شدہ بصورت خرد آمدہ در تالاب متصل و ہارا نگری واقعہ و کن کہ راجہ
و ہار مر زبان آنجا بود افتاد و درون آب اقامت و زیدہ بخاطر او رو کہ دستہ راجہ این شہر
را بہ درخواست تابو سبیلہ آن جسد خری در آتش بیفتد و ازین عالم انتقال نماید وین اند

ہو کہ برہمنے بقصد غسل بخارہ آب در رسید و گندہرپ سین آواز کرد کہ اسے برہمن من گندہرپ سین
 پسر راجہ اندر درین آب اقامت دارم بر اجہ این ولایت پیغام کن کہ دختر خود را بمن پیوند گرداند
 تا ہر مقصودے کہ داشتہ باشد بانجام رسانم در صورتے کہ ازین امر انحراف و رزوا این شہر را
 زیروزہرے سازم برہمن در آنروز این آواز باور نکرد چون دوسہ روز علی الاقبال ہمیں نمط
 آوازے از آن تالاب شنید ناگزیر راجہ دہارا نگرے را بر این امر غریب اطلاع داد راجہ متعجب
 شدہ بر کنار تالاب رفتہ این آواز بے واسطہ بگوشش در آور دو گفت اگر فی الواقع تو گندہرپ سین
 خلف راجہ اندر ہستی و قدرت سرانجام مہام و مرام خلایق داری فی الفور حصار آہنی بردور این
 شہر درست ساز تا تصدیق بر قول تو کردہ دختر خود را در زوجیت تو در آور دہ شود گندہرپ
 سین قبول کردہ بچہت حصول این مامول بجناب ایزد و اہب العطا یا مناجات کرد بقدرت معمار
 حقیقی کہ وقوع امثال این امور غریبہ از و میتوان بشمر دہان شب بدون وساطت معمار
 وحداد حصار آہنی باستحکام تمام مدد شہر پیدا آمد **نظم**

سہ فرسنگ بالا و پینا چہل بجائے نذیدند زو آب و گل

سین آہنیں پارہ بود و بس بعالم چنین قلعت شنید کس

سورج این سانحہ غریبہ باعث تعجب خلایق گردید و راجہ دہارا حیدر ان ماندہ بموجب قرار داد
 دختر خود را در زوجیت گندہرپ سین داد و ایقاعے وعدہ نمودن ناچار دانستہ بر کنار تالاب
 رسیدہ آواز کرد کہ گندہرپ سین از ظہور این خارق بر گفتار تو اعتماد و اعتبار کردم از آب بیرون
 بیا تا بر طبق وعدہ دختر خود در عقد تو در آور دہ شود گندہرپ سین از اصغائے این آواز بہ بیت
 خری از آب بیرون آمدہ خود را منووار ساخت حاجہ از دیدن او در گرداب حیرت افتاد وزیر
 عرق خجالت گشت باخو و گفت اگر دختر را باین حشر پیوند ہم از شہادت و بدگوئی امثال
 و اقزان اندیشہ دارم و اگر ازین امر انحراف مے در زم این قدسی نزا و قدرتے دارو کہ مارا و اہل
 شہر را بر خاک ہلاک انداز و گندہرپ سین بر اسرار ضمیر راجہ واقف شدہ گفت کہ مارا و پیکرے
 خریے دیدہ عم مخور حکمت افریدگار بران رفتہ کہ روزانہ باین بہت ہستم و شبانہ بصورت
 آدمی متمثل میشوم بالضرور راجہ دہارا ز امرشس یا راسے عدول ندانستہ دختر خود را بر زوجیت
 او آور دو گندہرپ سین روز در پیکر خربودہ در طویلہ گاہ مے خور و ہر شب در جسم انسان در
 آمدہ بلبستان خاص رفتہ بزوجہ خود ہمیش و عشرت مے کرد اما راجہ دہارا از شہادت یا وہ

گویان و زبان طعنه هرزه سدايان نخل و منفعل می بود و دایا در تدارک این امر می کوشید و بیتی
گند هرپ سین بطریق دوام بوقت شب جسد خرمی گذاشته بصورت آدمی در آمده درون حم
سرافت به بود راجه قابو یافته در طویل آمده جسد خرمی او را بدست آورده در آتش سوزان انداخته
خاکستر گردانید گند هرپ سین همان وقت از حرم سدايان بیرون آمده گفت که اے راجه
وقت که اندر بمن دعای بد کرده چنان گفته بود هرگاه این بدن خرمی را راجه عظیم الشان بسوزاند
من باز ازین عالم بمکان اصلی خود واصل شوم درین صورت از تو در حق من عنایت غایت
مصرف شده که این پسر که باعث نکال و وبال من بود بسوزانیده پیش ازین کسر
من بهر تهری نام از پرستار ولادت یافته اکنون که دختر می تو حامله است بکر حاجیت نام پسر
از و بوجود خواهد آمد که قوت هزار فیل داشته باشد و نام این هر دو پسر بر صفحه روزگار
تا انقراض زمان خواهد ماند چون ایام دعای بد اندر از حال من آهسته بشد و مارا در عالم
علوی بمکان خویش بایست داشت از شمار خلعت می شوم این را بجفت و بجانب آسمان روانه
گشته از نظر غایب گردید راجه از سنج این سانحه غریبه حیران شده تاسف خور و که خدمت
این ملکی نژاد که از اتفاقات حسنه درین جا وار گشته بود بواقعی بجای آورد و دم و نیز خوف
بخط راه یافت که پسر ازین دختر پیدا خواهد شد که هزار فیل را قوت خواهد داشت اگر
او درین ملک تسلط گشته بزور بازو و خود سلطنت مارا بگیرد مقاومت با و مشکل خواهد
بود پس نگاهبانان تعیین فرمود که هرگاه ازان دختر پسر ولادت شود باید که حاضر گردانند
تا کابش با تمام رسانیده شود و دخترش از فراق گند هرپ سین در آتش غم می سوخت چون شنید
که نگاهبانان تعیین شده اند اندیشه کرد که پسر مرا که عنقریب بعرصه وجود می دراید بکشند
غم بالای غم عاید حال او گردید و زندگانی بر و وبال گشت و زیاده ازین تاب حزن و اندو
نیاورده شکم خود را از کار و بردیده تا و پودستی تسخیر و ازین رو که ایام وضع حمل نزدیک
رسیده بود و نیز ارادت ایزد جهان افزین بران اقتضا داشت که آن پسر در عرصه
کیتی بوجود آمده کارهای که از اندازه بشری بعید باشد بظهور رساند از شکم آن عورت
پسر زنده برآمده بسان نوزادگان گریه آغاز نهاد و نگاهبانان همان وقت آن پسر را نزد
راجه برده حقیقت مردن مادرش و برآمدن آن از شکم گزارش نمودند راجه از رفتن
گند هرپ سین تاسف داشت در نبودن او از مردن دختر خویش بدیمیط زیاده افسوس نموده

بر احوال آن یتیم طفل رحم آورده نظر تربیت بروگماشته و ایسکے شیر دار مہربان دل پرے پرورش تعین نمود و آن را بکرم بجیت نام نهاد **قطعه**

نخشے بر صغیر کن شفقت کیت کو این دقیقه فہم کند

نیت بے رحم تر ز شیر کسے شیر ہم بر صغیر رحم کند

و بچپن در پرورش و تربیت بہر تہری برادر غیر مادرے بکرم بجیت توجہ مے گماشت ہر دو برادر چون کلان شدند ازین جہت کہ علامات رشد و کامرانی و کاروانی از ناصیہ حال سعادت اشتغال بکرم بجیت پیدا و اشارات سلطنت و جہان بینی از خطوط دست او ہویا بود راجہ در حق او زیادہ شفقت مے نمود بعد از انکہ مجد بلوغ رسیدہ ولایت مالوہ با قطارغ او مقرر گردانید بکرم بجیت التماس کرد کہ برادر کلان من بہر تہریست با وجود او لایق نیت کہ من امر حکومت بر خود بگیرم ایالت بنام برادر کلان مقرر شود و من بامر وزارت او خواہم پرداخت راجہ التماس او پسندیدہ حکومت مالوہ بہ بہر تہری مقرر کردہ ہر دو برادر بر آن ولایت رخصت نمود بہر تہری در آن ولایت رسیدہ شہر اوحین را دارا لایالت نمودہ حکومت مے کرد و بکرم بجیت بامر وزارت قیام داشتہ نظم و نسق مہمات از قرار واقعی مے نمود این ہر دو برادر بزور پنجہ دلاوری و مردانگی و قوت فراست و فرزانیگی اکثر ولایات جوار در حیطہ تصرف در آوردند و فرمان روایان را شہر بان پذیر کردند حکم انہا بر اکثر ممالک جاری گشت و شہر اوحین آن قدر وسعت یافت کہ سیزدہ کردہ طول نہ کردہ عرض آبادی گردید از انجا کہ راجہ بہر تہری را با اہلیہ خویش کہ اننگ سیتا نام داشت و آن را پنگلا نیز گفتندے الفت بسیار بود اکثر اوقات درون حرم سر اسے ماندی و برائے بکرم بجیت بودہ نزد عشق و محبت بانختہ و بامور مالی و ملکی کمتر پرداختے و تمام مدارا الہامی فرمان رواے بر سر بکرم بجیت برادر نمود گذاشتہ بود بکرم بجیت بر راجہ از روی مصلحت و نصیحت گفتے کہ مدام درون حرم سر بودن و از مہمات جہان داری غفلت ورزیدن مناسب نیست ملکہ جہان چہ برائے انکہ مدار کار بر بکرم بجیت بود و چہ بنا بر انکہ او راجہ را از بودن اندرون منع میگردان بکرم بجیت آزرده شدہ بہ سخنان سخت و درشت راجہ را برین آورد کہ بکرم بجیت را از پیش خود احساج گرداند چون راجہ نادان محکوم حکم آن زن خانہ بر انداز بود بالضرور برادر خود را کہ از زبان عزیز و مدار ممالک برو بود از ملک خود بدر کرد و آن سلوب الذکا و مطیع و مغلوب النساءے نظر

بر روابط و اخلاص برادرے محروم و تقدیم خدمات و نظم و نسق او بخاطر نیاوردہ اور برائے
حصول رضا مندے زن اسراج نمود نظم

غریبان را کند کید ز نان خوار یکید زن شود دانا گرفتار
ز کید زن دل مردان دو نیم است زنان را کید ہائے بس عظیم است
زن از پہلوے چپ شد افریدہ کس از چپ راستی ہرگز ندیدہ
پون مدتے برین بگذشت ز نار داری بقویت ریاضت شری بدست آورد کہ از خوردن
آن زندگانی جاودانی حاصل گردد و او آن شہر بمشورت عورت خود با مید حصول مواد و معیشت
بطریق تحفہ از نظر راجہ بہر تہی گذرانیدہ بمراود خویش کامیاب گشت راجہ از بس کہ بزوجہ خویش
کمال محبت داشت آن میوہ حیات بخش را بہ رانی ارزانی نمود چون رانی فاجرہ در دام محبت
میر آخور سرکار گرفتار بود آن ہدیہ عظیم الشال را باورسانید و میر آخور آن تحفہ بدیع را بہ قحبہ
لاکھا نام کہ پابند زنجیر عشق او بود گذرانید آن لوے بخاطر آورد کہ حیات ابدی اورا باید کہ نیکوکار
و پرہیزگار بودہ باشد ما را ہمین قدر زندگانی کہ در تہ کاری و بدکردارے گذشتہ و مے گذرد
و بال است همان بہتر کہ این تحفہ ناورد را برائے راجہ کہ از عدالت و نصفت اور عایاد برایا و ران
است پیشکش نماید زندگانی ابدی راجہ محتج آسایش و آرامش عالیان تواند بود پس لوے آن
شہرے نظیر را بنظر راجہ گذرانید راجہ آن را شناختہ و راجہ حیرت فرورفت چون بہ تحقیق این امر
پرداخت و بر اجرائے او واقف گشت راز نہانی رانی از پردہ برون افتاد رانی مغلوب یاس
و ہراس گشتہ خود را از ہام بلند فرو انداختہ قالب تہی ساخت و بدرکات اسفل السافلین فرورفت راجہ
بمحبت آن عورت فاجرہ نہامت کشیدہ بر عمر گذشتہ تاسف نمود از مردن او و سرور گشت بہت
زن بدائے برادر مردہ بہتر غم کار زنان ناخوردہ بہتر

و در بعضے نسخہ متقدمین مقدمہ عشق رانی بمیر آخور و مردنش بدین تقریب مرقوم نیست
آن عورت را از عصمتیان قرار دادہ و مردن آن را بدین نمط نوشتہ اند کہ روزے راجہ بہر تہی
بقصد لشکار سوار شدہ بود در نزویکے موضع دید کہ عورتے با پسیر بے جان شوہر خود قصد
ہمراہی نمودہ بسان عصایم شوہر پرست و عقایف پارسا سرشت خود را در خرمن آتش سوزان
انداختہ شگفتہ رو کشادہ پیشانی خاکستر گردید راجہ از مشاہدہ این حال بر عالی ہمت آن فخرزدہ
مال آفرین کرد و بسکن خویش رسیدہ ماجرا سے احوال او پیش رانی گذارش نمودہ تعریف ہمت

آن عورت نمود رانی بر زبان آورد که ثبات محبت و فطر عصمت زنان پارسا گوهر افتقار آن
دارد که بعد مردن شوهر محتاج سوختن نگشته بلا تسلسل قالب نمی نماید راجه این سخن در خاطر داشته
برائے امتحان دعوائے راستی که درین وادی داشت تدبیرے می انگیزت روزی
کسان بموجب تلقین راجه از شکار گاه نالان و فریادکنان تند و تیز در شهر آمده بر زبان آوردند
که راجه را با دیو محارب و دوداد و یو غالب آمده راجه را بر خاک پناک انداخت و این خبر رانی
رسانیده کسوت خاصه که بخون آلوده آورده بودند بکے تصدیق گذرانیدند رانی که در عشق
و محبت ثابت قدم بود و راسخ دم امتیاز بر صدق و کذب نکر و مجرد استماع این خبر
قالب نمی نمود و دعوی خود را که در محبت داشت با ثبات رسانیده بیک نامی جاوید یافت

بیت

خوش آنکه براه عشق جان داد عشق است که جان با و توان داد
و در بعضی نسخه چنان نواشته اند که راجه بھر تهری و دوزوجه داشت و در دام عشق هر دو
گرفتار بود و عورتی که از تقرب محبت میرا خوراز بام افتاده بود و قالب هندی گرداننگ سیتانام
داشت و آن فاجره بد کردار بود و این که از خبر مردن راجه بے توقف جان بجان آفرین داد
پنگانام داشت که در عشق راجه ثابت بود و القصد راجه بھر تهری از مردن آن زن فاجره از رو
غیرت یا از روی وفات این زن صالک از عبرت ترک سلطنت کرده راه پیاکے باو یہ تجرید
گروید و بعبادت رب العباد اشتغال و زبده ریاضات شاقی کشیده بهدایت هادے
مطلق شمع حقیقت در شبستان باطنش روشن گشت و از واصلان در گاه احدیت و نزدیکان
جناب صمدیت شد و از نتیجه شری که ذکر آن تجریر آمده یا از کثرت ریاضت زندگانی جاوید یافت
و بقول اہل ہند تا حال در خلعت ہستی بود بطریق اخفا و عالم سفلی سیار است بیت

بسروقت شان خلق کے رہ برند کہ چون آب حیوان بظلمت درند

باجملہ چون راجه بھر تهری بدر رفت و ولایت از فرمان رواے کہ محارست خلق از دیوان
زبردست کہ در ان زمان غالب بودند تواند نمود خالی گردید از اطراف مالک دیو و عفریت
و ست تطاول بر خلق الله در از کردند و در شهر اوچین بہر بتاں نام دیوی کہ سر حلقہ دیوان
مردم آزار و سر آمد عفریتان اومم خوار بود رسیدہ بمردم آزارے و جان شکارے پر دخت
اکثرے از باشندگان آن شہر شکار عفریت شدند و اکثرے رو بفرار نہادہ جان

خود سلامت بردند و شہراوجین کہ در آبادی و معمورے بروے زمین ثانی نداشت
و در رونق زیبائے دم مساوات بشہرا ند ریزد ویران و بے رونق گردید آرسے ولایت
بے والی و ملک بے مالک حکم تن بے سردار و بیست

جہان بے جہانیاں تن بے سراسر تن بے سراز خاک رہ کمتر است
چون بسیاری از اہل شہرا و جہین طعمہ دیو مردم خوار گردید اعیان و ارکان بشوئ
یک دیگر بعفیرت التماس نمودند کہ برائے خوراک خویش نوبت قرار دہد تا یک کس نبوت
حاضر شدہ در آن روز و ریعہ عدم التلاک و دیگران گرد و دیو این معنی قبول نمودہ فرمود کہ ہر روز
یکے از شہریان بنوبت خود بمکان حاکم نشین رسیدہ بر تخت سلطنت جلوس نماید و تجلات
جہانیاں باور جوع شود و آن کس تمام آن روز در اجرائے احکام حکومت و دار و گیر بسر برد
وامرا و وزرا و طوائف اناام و اطاعت او باشند چون روز باختر رسد و وقت شب آن
فرمان رواے یکروزہ خوراک من بودہ باشد ہم گنان بحسب ضرورت این امر علیل العتد
قبول نمودہ نوبت بر اہل شہر قرار دادند ہر روز یک کس نوبت بنوبت بادشاہ یک
روزہ شدہ لقمہ دیو آدمی خوار مے شد و جمیع شہریان بان مرغان مطبخ محبوس
مطمورہ ہلاکت آمادہ مرگ بودند اللہ اللہ اگر نظر بر احوال جہانیاں انداختہ شود بہمین
آئین تمامی ذی حیات و اہل نفوس را کہ بر عرصہ روزگار بوجود آمدہ اند بنوبت خویش پنجہ
عفیرت اجل و چنگل دیو مرگ گرفتار یابید شد و پیچ کس را رخصت اقامت دائمی و اجازت
سلامت ابدی ندادہ اند خوشا و الا نگہی کہ بر کار و بار دنیا و مافیہا نظر کردہ و خود را آمادہ مرگ
نگاشتہ اوقات عزیز را کہ بدل ندارد بیا در ب العباد صرف نماید و بیطالت و کسالت نگذارد

نظم

جہان اے برادر منسا ند بکس دل اندر جہان افرین بند و بس
مکن بحسبہ بر ملک دنیا و پشت کہ او چون تو بسیار پرورہ کشت
انقصہ چون مدتی بہ ہیں نسط منقصے گردید از اتفاقات حسنہ جامعۃ بقلہ غلہ کہ بہ زبان
عرف بخارہ گویند از جانب ولایت گجرات در نزد یکے شہرا و جہین رسیدہ بر لب دریائے منزل
ساخت و بکر باجیت برادر را جہ بر تہری کہ بموجب اغوائے رانی اخراج یافتہ بود۔

چنانچه سابقاً تحریر درآمده در گجرات رفتہ نوکر بنجارہ شدہ در ان فریق رستق سفر بود
چون شب نقاب ظلام بر عالمیان انداخت شغالان بعبادت خویش فریاد نمودند از انجملہ
شغالے بزبان خود گفت کہ بعد دوسہ ساعت آدم مردہ درین دریائے آید چارہ عمل بے بہا
در کمرش دیک فیروزہ قیمتی در انگشتری اوست ہر کس کہ آن مردہ را بر آوردہ بخوردن من و
سلطنت روئے زمین نصیب او شود بکرماجیت بمقتضائے دانش خدا و او بر سر اسرار السنہ
مختلفہ و حوش طیور اطلاع داشت آواز شغال استماع نمودہ فی الفور بدریا درآمده منتظر گردید
بعد دوساعت دید کہ مردہ در آب مے آید شنا کردہ آن را برگرفت و از برآدن محل و
فیروزہ ازان پس کہ بجان بر صدق گفتار شغال کہ مانند سروشن غیب آواز دادہ بود تصدیق
کردہ آن مردہ را بر کنارہ دریا انداخت تا طمع شغال راست گو شود و بر قول آن ملہم غیبی اعتبار
کردہ امیدوار سلطنت گردید بروز دیگر برکے تماشا بے شہر و جہن کہ مسکن مالوت او بود در ہر کوچہ
بازار گشت مے کرد تا آنکہ سیرکنان بر دروازہ کلاے در رسیدہ دید کہ تجملات بادشاہی
بر درگاہ او حاضر است ارکان دولت و طبقات خلایق از دھام آوردہ اند و مے خواہند کہ سپر
کلال کہ بموجب قرار داد حضرت نوبت او بود بفیل سوار کردہ بر رسم مہود بجانب تخت گاہ
برند پدر و مادرش گر یہ کنان و موئے کنان و نوحہ زنان و خاک بر سر انگنان بر دروازہ ایستادہ
اند بکرماجیت از مشاہدہ این حال حیران گشت کہ ایارجورع تجملات سلطانی چیست و در شادی
گر یہ و نوحہ از بہر کیست چون استفسار حقیقت نمود بر این معنی واقف گشتہ بر احوال پیری
کلال و جوانی پسرش ترجمہ نمودہ گفت کہ اسے پیر مرد ز ہمارے مخور و مالہ کن کہ بجائے پسر تو من
پیش دیو حاضر مے شوم و از تائیدات ایزد متعال اورا می کشم تا خلق اللہ از ظلم او نجات یابد و ما را
نواب حاصل گردد و در صورتی کہ او مارا مے کشد بہشت نصیب من خواہد شد کہ عوض غیری
خود را بکشتن مے دہم کلال و دیگر مردمان گفتند کہ مایان را چگونہ لایق باشد کہ مسافر مے را بناحق
طمعہ دیو مردم خوار گردانیم بر تقدیر مے کہ امروز ترا عوض کلال زادہ بفرستیم فردا عوض دیگری
را کہ خواہم فرستاد ہمان بہتر کہ بائین دیگران کلال زادہ ہم بنوبت خویش رفتہ حاضر شود بگریاہ
درین وادے مطارحہ بپار نمودہ مبالغہ از حد گذرانید و نوبت کلال زادہ بر خود گرفت و بائین
مقرر کسوت بادشاہانہ بر خود راست کردہ عطریہ نفیسہ مالیدہ سلاح و براق در بر انداختہ
بفیل کوہ شکوہ سوار شدہ بتوزک و تخیل تمام شاویانہ نوازان در قلعہ رفتہ بر سر تیر

جہاں بانی اجلاس مودہ ریب وزینت داد و اعیان وارکان کمرطاعت بر بسته ہر کہ ام بقدر
مراتب بجلے خود ایستادہ و تقدیم او امر عالیہ تقید و زید نہ حسب الحکم اعلیٰ انوار خورشیدیاں
حلاوت اسود و شربت ہائے لذت اندود آوردہ بر دروازہ قلعہ کہ راہ آئدن عفریت بود اما دہ و مہیا
کردند انوار بادشاہی از نامیہ احوال سعادت اشتغال او معائنہ کردہ تمام روز بوظائف دعوات
سلامتی ذات فرخندہ صفات موظف شدند عفریت بعبادت معبود بوقت شب بقلعہ در آمدہ
اتهام خوردنیہائے دیدہ بیل تمام خوردہ از لذت آن خوشوقت گردید بعد از آن اندرون رفتہ
دید کہ جوآنے زیبا منظر بہ تخت نشستہ است بکرماجیت بجز و دیدن عفریت از تخت برخاستہ
بہ پیکار او تیار گردیدہ بدلاوری و دلیری تمام آمدہ در آویخت ہر دو با ہم کشتی گرفتہ گاہ عفریت
غالب مے شد و گاہ بکرماجیت اورا مغلوب میکرد چون کار از کشتی و جنگ مثنی و گزشت
بکرماجیت خواست کہ با شمشیر ابدار کار آن نابکار باتمام رساند عفریت اورا زیر دست و قوی
جنگ و دلاوری و مادہ جنگ دانستہ بخاطر آورد کہ باین جوان در جنگ بس نمیتواند آمد ہان بہستہ
کہ صلح کردہ شود و راہ نجات جستہ اید درین صورت دست از مجاہدہ بازداشتہ ہزبان
آورد کہ اے جوان نسبت و ہجران تو ضیافت من خوب بجا آوردی بملالت آن جان بخشی
تو کردہ بلکہ برائے خاطر داشت تو تمام سکنہ این شہر را از جان گزائے ہل کردم و بالو تعقد
محبت بستم اکنون ازین جا بدر رفتہ بجائے دیگرے روم سلطنت این ولایت بتواثرانی باد کہ
سوائے تو دیگری قابلیت این امر جلیل القدر ندارد و ہر گاہ مھے بتوروسے دہد مارا یاد خواہی کرد
کہ بلا توقف حاضر شدہ مراسم رفاقت بتقدیم رسانم بکرماجیت گفت عوض خون مردم قصد ہلاک
تو داشتتم اکنون رابطہ محبت در میان آوردے ہل ترا کردم چون فیما بین روابط اخلاص
مربوط شدہ ازینجا بدر شوہر گاہ کہ ضرور خواہد بود ترا طلبد اشتہ خواہد شد بعد چہین محاورت
عفریت از اینجا بدر رفت و سحر گاہ کہ مردم درون قلعہ آمدند بکرماجیت را زندہ دیدہ حیران ماندند
و ہر زندگانی آن مسافر شادمانی ہا کردہ در تمام شہر اطلاع دادند امر او و زرادان مکان رسید
بر حقیقت سلامت ماندن آن جوان بزور قوت خویش و رفع بلیہ عفریت مردم خواران
شہر واقف شدہ با خود اندیشیدند کہ این قدر قوت و قدرت از اندازہ حال مردم
این زمانہ زیادہ است ہمانا کہ این جوان از نژاد ملائک یا از صلب فرماں رواہاں ہستند
اقبال و یا بکرماجیت برادر راجہ بہر تہری خواہد بود چون استفسار احوال نمودند ظاہر گشت

کہ فی الواقع بکرا جیت است کہ رانی اور اخراج کردہ بود و بسبب انقصائے تادیبی ایام شتائے
نئے شود ازین مژدہ جان فزا بغایت اقصیٰ خوش وقت شدہ مراتب حمد و سپاس و مختاب
حضرت صمدیت بجا آوردند کہ تسلط و نظم عفریت آدم خوار رفع گشت و وارث این ملک
برآمدنگ جہانبانی شکن گردیدارکان دولت و اعیان مملکت و جمہور سکنہ و عموم موطنہ
او جین کمر اطاعت و عیودیت بر میان جان بستہ در اقدام او امر قدسیہ و احکام مطاعہ
قیام در زیدند و در ان خطہ دل کشاء و معمورہ نسرہ افزا در ہر کوچہ و برزن و در ہر خانہ و
بازار حش و شادی آراستہ و بزم مبارکی و مبارک بادی پیراستہ شدہ حدیقہ مرادات
عالمیان شگفتگی پذیرفت و روضہ حاجات جہانیاں گل گل شگفت و باغ جہان رونق از سر
گرفت و گلشن روزگار طراوت بتازگی یافت و زمین و زمان را وقت خوش شد و کون مکان
را سرت رو داد و عالم پیر را جوانی پدید آمد جہان دلگیر را شادمانی حاصل گردید بہیت

زمانہ بزم عشرت ساز کردہ فلک در یاسے بہجت باز کردہ
نوا سازان نوا ہا ساز کردند سر و دینے آغاز کردند

ز بس عیش و نشاط و شادمانی جہان را تازہ شد رسم جوانی

سر آندگان خوش نوا و مطربان شیرین ادا با آواز دل نواز و اصوات روح پر واز دل
را در بودند و چنگیان ارغنون ساز و طنبور چنان خوش آواز از زبان تار نغمات دل نواز بر کشیدہ
دل نمیبے را کار فرمودند و رامشگران مہر عذار و نازنینان خورشید دیدار ہنگامہ رقص گرم کردہ
بچرخ در آمدند کہ فلک از حیرت تماشا قطب دار بر جاماند و از چستی و چالاکی پا کو فتند کہ زمین آسمان
کہ دار درخش در آمد و از صدائے دستک مرغ خرد را از آستیانہ و مارغ پر واز دادند و از گردن
حلقہ چشم عشق و سنج صبر و قرار از دلہا در گردش آوردند بہیت

ہر گردش چشم دل رہائے ہر گردش دل زند صلاے

صدائے لقارہ شادی و فروش کوس مبارک بادی مسرت پیرائے دلہائے غمگین
گردید و آواز تغیر و غلغلہ نائے بچرخ ہفتین پچید نظم

خروش کوس بانگ نائے برخت زمین چون آسمان از جلع بر خاست

جہان گردید یکسر خورمی دست فلک بر درید از خورمی پوست

چون ایام ہوئے بود کہ آن جشنی ہندی است مشہور از گلال افشانی تمام انجمن گلشن

ارغوانی کردند و از عطران پاشی مجلسیان گونه زرد گرفت و پان گلزاران را در چین حسن
 سرخرو نمود و تیل مشکین مویان را آب تاب داده گلاب گلرویان را آب روست تازه بخشید عطر
 نگهت بخش و ماغ اهل بزم گردیدار گجه از لطافت چون عشق صندل بدنان در سینه جا کرد و لخنه
 چون نسیم بهار شام جان را معطر ساخت بخور های مشک پرور و ماغ افروز گیتی شد بخار های
 عنبر امود شام عالم معبر گردانید عطریات روح را قوت بخشید و از شامها جانی تازه بقالب و مید صبا
 ناز کشا بود و هوا لخنه سانسیم عطر انگیز بود و نسیم عنبر نیز پیشت
 زین نگهت بزم میرفت دور فلک ناز مشک بود از بخور

القعه بعد زیب پذیر ی سریر فرمان رواے از جلوس آن راجه فلک درجه امراے
 والا شان و وزراے کا روان از حسن سلوک و سپاه و رعیت از نیکوے معاشرت و عنبر با
 وزیر و ستان از عدالت و فقر و مساکین از سخاوت او خورسند و بهجت مند شدند معدلت
 را روز بازار گرم گردید یصفت آئین تازه یافت مدح و ثنائے آن نیک اختر بر زبان صغار و کبار
 جاری و دعائے بقائے آن فرخنده سیر بر لبه اهل روزگار ساری گشت در ایام حکومت
 او باران بر وقت باریدن گرفت و اصلاح قط و و بار و ندا و در ولایت او احدی مغلس و گرسنه
 نماز بیچکس در مال غیرے دست نیانداخت راه ظلم و ستم مسدود و رهنی و دزدی ناپود
 گردید منظوم

ز عدلش جهان را چنان امن گشت که امین شد از خائنان کوه و وشت
 امان در زانش بحکمت رسید که منور شد رسم قفل و کلید
 و آن والا گوهر مقتضائے و فور فراست و فرزانی بر ذائق سایر صنائع مدققه و شکله و حقائق
 جمیع علوم متعارفه و غیر متعارفه واقع بود و براسند مختلفه سکنه اکناف عالم و بر زبان وحش و
 طیر اطلاع داشت و از و فور آگهی بر اسرار افلاکیان و سرائر ضمائر خاکیان پے پے برد و از اسرار ماضی
 و حال و استقبال اطلاع میداد و پیشت
 خرویه بینی که شناسائے ازل تا ابد است موبولیش هنر و حرف بجزش خرد است

از بسکه شجاعت فطری و مبارزت جوهری داشت بزور نیجه بازوے مردانگی و قوت فرط و
 فرزانی تمامے مالک وسیع و کن و اودیه و بنگ و بهار و تجارت و سومنات را فتح کرده فلان
 روایان آن ملک را فرمان پذیر خویش گردانید و در آخر با ولایت اندر پت که اکنون به دلی شهرت

دارد و پیچیده آورده راجه سکونت را در معرکه کشته تا کابل و آن مالک بسکه خویش راجه خست
 چنانچه مقدمه کشته شدن راجه سکونت سابقا گذشت و از بس که تأییدات یزدانی و تهدیدات
 صمدانی قریب حال فرخنده مال آن ملکی نژاد بود و نیست بخیر و همت عالی داشت حاجات ارباب حوائج
 و مرادات اهل احتیاج بخوشترین وجهی بانجام می رسانید و احدی از درگاه عالیش محروم و
 ناامید نمی رفت اگر شخصی میسر میطلبی که سرانجام آن از اندازه قوت بشری و احاطه دریافت
 عقلی میرون بوده باشد پیش او رجوع آوردی از علوهی متفرخ حوصلگی بوجه احسن سرانجام
 دادی چنانچه بسیار از حکایات غریبه و مقدمات عجیبه در حاجت روائی محتاجین
 و کام بخشی مساکین و جلایل شمائل و خصال آن نامدار و محافل سلاطین عالی مقدار
 و بر زبان اهل روزگار مذکور و در صحف اکناف عالم مندرج و مسطور است علی الخصوص
 نسخه سنگها سنن تبتی محتوی بر احوال فرخنده ملل او مشهور و موجب تعریف این نسخه بطرز غریب
 نوشته اند که چون راجه بکراجیت ازین جهان فانی بعالم جاودانی رحلت نمود بعد از
 ایام در ۲۲ هجری راجه بهوج که او هم بحسن صفات و مکارم ایات متصف بود بر حکومت ولایت
 مالو استقلال یافت و وزیر برین پندت نام از فرط دانش کلید عقل راجه و مدار علیه ملک او
 بود چنانچه حکایات بدایع آن راجه و وزیرش نیز شهرت تمام دارد و اتفاقاً راجه بهوج بقصد شکار
 بصحرای فیه بود و بدیکه جمعی از طفلان خور و سال کو دکی را با و شاه یکدیگر را وزیر و دیگر را
 کوتوال و سایر عمد و فعله سلطنت قرار داده طفلان را بسبازی پرداخته اند و آن شاه طفلان
 بر پشت نشسته بان بادشاهان بصلابت و مهارت و راجه را او امر حکومت و حکام عدالت
 می پردازد و از رسیدن راجه اصلا پروا نمی کند و مشهور شده بود که آن فرمانروا
 بازیچه در مقدمه دزدی مسلح به آپنخان معدلت را کار فرموده که از پیچ بادشاهی
 رفیع الشان بروی کار نیامد چنانچه این داستان مشهور است راجه بهوج از شنیدن
 این مقدمه و دیدن حکم رانی آن طفل شجب گشت و از روی غیرت فرمود که آن را نزدیک
 بیا رند چون از آن پشت فرود آوردند شکوه راجه برو غالب آمد طفلان در گریه و زاری
 افتاد و حسب الامر راجه آن را بران پشت بردند و دستور اولین شان حکومت درو پیدا
 شد و هر اس راجه از ویش ناپدید گشت راجه فرمود که وقوع این متاثرات این ریشه
 است بر طبق حکم عالی چون آن ریشه را بشکافتند تختی مرصع در غایت زیبائی و عتائی

برآمد بیعت پیوست که از تاثیرات این اورنگ جهانبانی طغیانه خور و سال عدالت و حکم رانی
 می کرد و راجه بهوج از مشاهده آن تخت خوش وقت شده در دار السلطنت آورده خواست
 که بران جلوس نماید گویند که سی و دو صورت زیبا بران تخت منقوش بود و بقدرت ایزد
 متعال صورتی از جمله آن تصاویر بزبان آمده گفت که اے راجه بهوج این سیر سلطنت
 از راجه بکرماجیت است تو وقتی برین قدم گذار که بدان آن راجه مصدر امور سترگ شوی
 راجه بهوج بزبان آمدن پیکر تصویر چیران گشته استفسار نمود که کدام کار غریب از راجه
 بکرماجیت بوقوع آمده آن پیکر حکایت عجیب از راجه بکرماجیت که در حالت فرمان روا
 مرکب امر شگرت شده بود بیان کرد و بهمین عنوان هر یک از آن تصویرات بے جان سی و دو
 حکایات نادره گذارش نموده حیرت افزای راجه بهوج شدند و بهج پنڈت وزیر شش
 که در فضائل کمالات مشهور وقت خویش بود آن حکایات غریبه را بزبان سنسکرت بتحریر در
 آورده کتاب مسی بسنگها سن پتسی درست کرده و از آن زبان تا حال آن حکایات غریب
 در اطراف ممالک مشهور گشته بے شائبه تکلف استماع آن باعث تعجب می شود و عقل بشری
 در حیرت می افتد که آن راجه والا همت چگونه قادر بر ارتکاب چنین امور مشککه گردیده که از اندازه
 قدرت بشریت زیاده است. **بیست**

امثال این غریب و گرم غریب تر بسیار کرد و همت آن راجه دادگر
 از آنجا که دانشمندان روزگار و والا خردوان هر دیار مقرر کرده اند که هر کس از فرمان
 روا یا نگیتیستان مصدر امور سترگ و منظر کارهای شگرت شود و بهمانگیری و عالم آرا
 و عدالت و نصفت عدیم النظر گردد تا به جلوس او بر اورنگ جهانبانی و ایاد اطراف ممالک
 شائع گردد و که هر آئینه موجب نظام سر رشته داد و ستد جهانیان و قوم سلسله امور عالمیان
 تواند بود و چندین راجه های عظیم القان و رایان رفیع المکان و خواصین عالی مقدار و سلاطین
 بلند اقتدار در هندوستان گذشته تاریخ هر یک از آنها تا ایام فرمان روا اے مشهور بود
 و بعد انقضای حکومت شان چنانچه آنها از صفحه هستی رو به عالم نیستی آوردند تاریخ آنان
 نیز منعدم گردید مگر تاریخ راجه جده شتر پاندوان که مخلوق باخلاق مسطوره بود تا حال مشهور
 است چنانچه سابقا بتحریر در آمد چون راجه بکرماجیت به صفات ستوده در حاجت روا اے خلاق

و مالک ستانی مشہور گشت تالیخ جلوس اور براورنگس فغان روائے مالوہ بقولے روز
تسخیر ولایت دہلی کوشتن راجہ سکونت بندہ سہ ہزار و چیل و چہار راجہ جد ہشتہ روز فاتر
اہل ہند و اتفاقا ویم این کشور ثبت گردید چنانچہ تا تسوید این نسخہ یکزار و ہفتصد و پنجاہ و سہ از سنہ
او منقضے میسر و دو نہجی کہ گندہرپ سین گفتہ بود نام راجہ بھرتہری و راجہ بکراجیت تاحال بر
صفحہ روزگار تازہ است و انقراض زمان یادگار خواهد بود بیت

دولت جاوید یافت ہر کہ تلو نام زلیت کز عقبش ذکر خیز زندہ کند نام را
از انجا کہ دنیا سرابیت تشنہ فریب و منزلے است پرفراز و نشیب گلے است باخار و ملی
است پر خار ہر کرا از درجات ترقیات فایز ساخت عاقبت بدرکات متمنرات انداخت و آنرا کہ
از گلشن جوانی کامرانی بخشید عاقبت در غارستان پیرے باریش گردانید بیت

ہر کرا شہر بتی چشاند شام صبح زہرے بجام اوریز و
در اکبر نامہ چینے نویسنده کہ چون بکراجیت را عمر باختر رسید بقصد جہانگیر بخت
کرد و در کن سالباہن مرزبان انجا اتفاق محار بہ افتاد بدست سالباہن اسیر گردیدہ التجا
آورد کہ اکنون را بقتل میسرسانی از زوے من آنست کہ تاریخ و سنہ من از وفاتر روزگار
معدم نشود و سالباہن استدعائے اورا قبول کردہ بکراجیت را بقتل رسانید و سنہ
اورا بدستور سابق بحال داشت کہ تاحال در وفاتر روزگار رواج دارد و سنہ سالباہن ہم ازین
است کہ ہجور راجہ بکراجیت و الا نشان را دستگیر کردہ بقتل رسانید و در نسخہ ماجادلی و راج ترقی
این مقدمہ را بہتلم نیاوردہ مردن راجہ بکراجیت از دست سمندر پال جوگی نوشتہ اند
بدین صورت چون مدت مدید راجہ بکراجیت کا سیاب دولت و کامرانی و کامروا تمتعایت
جوانی گشت گلشن جوانی را خزان پسیری در رسید سر و قانتش از صدمہ شیب بر خنید و گل خار
از سوسم ضعف پڑمردگی گرفت و چہرہ نور انیش از اژدہک و کنجک بے رونقی پذیرفت ملک
مروارید و ندانش از ہم گینخت چراغ بصیرت و عن بصارت ضرورت تن از توانائے
و کوشش از شنوائی خالی ماند و اس از احساس واعضا از قوسے تہی گشت سر از مغر و مغر
از عقل و عقل از تمیز باز ماند قوت از دست و دست از کار و کار از اختیار بیرون رفت و از
زندگی غیر از نام و از بدن غیر از تحرک نماید و در تن بجز استخوان و برا استخوان جز پوست نمود
نہ گشت بیت

چہ خوش باغیت باغ زندگانی گرامین بودے از باد خستہ انی
 درین حال سمند پال جوگی کہ در سحر و جادو و طلسمات و نیرنجات و فریفتہ کردن و تسخیر
 در آوردن و لباس مردم و نیز نگسازی و افسوں پردازی سرآمد جوگیان و الادانش بود و در
 علم خلع بدن نیز دستگاہی داشت در صحبت راجہ راہ یافتہ بفسون و فسانہ راجہ را فریفتہ
 گردانید و نیز لباس امر او و زرا و ارکان و اعیان دولت را بتسخیر در آوردہ و نوع تسلط
 پیدا کرد کہ راجہ و ارکان دولت از امرش سر موافقت نئے کردند و روزے بتدویر و خدایع
 بر راجہ گفت کہ چون بدن عنصری تو از غایت پیری اندر اس یافتہ و از غایت نفاقت طاقت
 حرکت نماندہ علم خلع بدن از من بسیار و این جامہ کہنہ یعنی بدن پیر را گذاشتہ در پیکر
 جوانی کہ تازہ روح جدا از و شدہ باشد در آمدہ مجدد از تمتعات جوانی و لذات جسمانی کامیاب
 شو ازین جہت کہ زندگانی راجہ بسر رسیدہ بود با وجود آن قدر عقل و دانش بسحر جوگی
 سحر و در کید اوقید گشتہ علم خلع بدن از او آموختہ روح خود را در پیکر جوان کہ تازہ و در
 حیات سپردہ بود انتقال کرد جوگی سحر ساز در آن وقت بلا توقف تعلیمی کہ میدانست روح
 خود را در قالب راجہ داخل کردہ آن جوان را کہ روح راجہ در و آمدہ بود بہ قتل رسانید و جانشین
 سریر فرمان روائے گشت **بیت**

پہا ایستادہ در آندز پائے کما افتاد گانش گرفتہ سوز جائے

اگرچہ حکایت انتقال روح جوگی در بدن راجہ مشہور است ماعقلای صاحب رای آن را قبول نمی
 دارند چہ روح از پیری و جوانی و صنعت ناتوانی فارغ است و پیر و جوان و خور و کلان
 و تندرست و ناتوان بودن برابر بدن تعلیق دارد ہر گاہ بہ سبب پیری راجہ قوائے بدنی
 و حواس ظاہری زوال پذیرفتہ باشد در صورت انتقال جوگی در آن بدن حواس
 و قوئی کہ اندر اس یافتہ بود چگونہ جوان گردیدہ بونویں و دیگر آنست کہ اگر روح جوگی در
 پیکر راجہ منتقل شدی اورا سمند پال نام نہ نهادندی و بدستور سابق راجہ بکرا جیت گفتہ
 کہ بدن و شکل و صورت او قایم بود ہا نا کہ حکایت خلع بدن جوگی نہ دخی از صدق نماند
 محض ارجیف است چون سمند پال انیس صحبت و مجلس مجلس راجہ گردیدہ از
 سحر جادو و تسلط یافتہ بود بعد از آنکہ راجہ مرگ طبعی در گذشت و یا اورا سا باہن گشت جوگی
 باتفاق ارکان دولت سریر آرا گشت یا بالتفاسی کہ روداد جوگی راجہ را بعد مہمانانہ

فرستاده بر تخت جهانبانی جلوس نمود چنانچه در ولادت بکرماجیت اختلاف بسیار است هم
چنان در مردن او نیز اختلاف دارد **بیت**

گرتا قیامت زنده آخر فنا آسم فنا
در چو خورتا بنده آسم فنا آخر فنا

بدت عمر راجه یک هزار و یکصد سال از انجمله جهانبانی در پی نمود و سال -

راجہ سمنہ پال کہ از حصہ گدای بہ سر پر بادشاہی رسید در بدایت حال بحسب
صورت بعبادت شاق و ریاضات کا لایطاق قیام مے ورزید اما در عالم معنی بہرہ از خدا شناسی
و ایندو پرستی نہ داشت و غیر از اسم درویشے برنامہ حال او نقشے دیگر نہ بود برہنگی و عسریانی
نہ برائے عبادات نیروانی بلکہ از روے ریاض و اخلاص نفسانی بود چنانچہ در طلب ہر
بدن عنصری بخاکستر آلودہ مرات باطن نیز از زنگ ہوا و ہوس اندودہ داشت ہم چنانکہ
وہ صورت خراب حال محمود معنی نیز خراب تر بود اندر روے زیاکاری دست خود را بر داشتہ
لہلہ باسان میداشت فی الحقیقت باغراض نفسانیہ دستہ رازی میگرد و مہر فحوشی برب نہادہ
مکمل مے کرد اما بزبان بے زبانی استدعائے مقاصد دنیوی مے نمود و روے بسوی آسمان
گنہا شستہ چشم مے پوشید لیکن ہزاران چشم دل بر شاہراہ مطالب صوریہ مے کشاد و در
ہر دو پایے رسن انداختہ بر درخت معکوس مے شد فی الواقعہ روے ارادت از افریدگار بر
تافتہ کار بر عکس مے کرد اگرچہ بر پایستادہ عبادت مے نمود اما ہزاران حرص و طمع در دل
مے نشانہ از نیزنگ سازی تسخیر قلوب مے نمود و طوائف نام را منقاد و مقصد مے ساخت طفلان
مردم را مے فریخت و خادم و مرید خویش میگرد و دوکانچہ طبابت و دوا سازی آراستہ خاکستر
میداد و زر را مے گرفت و بچرب زبانی شعبدہ انگیزی مینمود و بہ ہانہ سیاب سازی و کیمیا گرے
خان مان سادہ لوحان بے خرد را بغارت مے برد **منتظومہ**

در لباس ظاہری شیخ بزرگ در طریق باطنی بدتر ز گرگ

از زبان صد ذکر در دل صد دعا ماند در دعویٰ بعید از دعا

ظاہر آراے دوکان و دے بود باطن آراے چہ پر کارے بود

ازین عبادت و ریاضت مرلوش آن بود کہ بہ سلطنت جہانبانی کامیاب شود آخر الامر
بنہلے کہ تجمیر پر در آمدہ بہر او خاطر فایز گشتہ از گلشن سرائے و ارسنگی نجاستان پابنگی
در آند و از نورستان آزادی و ظلمت آبا و گرفتاری در رسیدن غل بدخشان را و رعو ض

سفال رنگین فروخت و مروارید عمانی را در بدل خذف ریزہ از دست داد یعنی در ویشتے ر
 ببادشاہی بدل کرد و خدا طلبی بدنیاطلبی معاوضہ نمود **نظم**

مباداول آن فرومایہ شاہ کہ از بہر دنیا دہد دین بباد
 کجا عقل با شہر عفتوی دہد کہ اہل حشر و دین بدنیادہد
 خداوند دانش غم دین خورو کہ دنیا بہر حال مے بگذرد

اگرچہ سمندر پال برائے حصول مطلب فرمان روائے محن و شاق بسیار کشیدہ کامیاب و
 کامروا گشت اما آخر الامر رہ نور و ملک عدم گردید **میت**
 عمر چہین آدمی بے خبر خاک بسر کرد کہ خاکش بسر

دست سلطنت بست و چہار سال و دو ماہ

راجہ چندر پال بن راجہ سمندر پال - دست چہل سال و پنجاہ ماہ سلطنت پر وخت
 راجہ نین پال بن راجہ چندر پال - دست پنجاہ و یک سال و پنج ماہ کوس جہاننامی
 نواخت۔

راجہ ویس پال بن راجہ نین پال دست چہل و ہفت سال و دو ماہ فرمان روائے
 قیام نمود۔

راجہ نرسنگہ پال بن راجہ ویس پال دست سی و ہفت سال فرمانروائی کرد۔
 راجہ سوہنے پال بن راجہ نرسنگہ پال - دست سی و ہفت سال و یازدہ ما
 فرمان روائے نمود۔

راجہ لکھہ پال بن راجہ سوہنے پال دست سی و ہشت سال و سہ ماہ طریق جہان
 آرا سے نمود۔

راجہ گوبند پال بن راجہ لکھہ پال دست بہت و ہفت و سال شش ماہ سلطنت راند
 راجہ انبہرت پال بن راجہ گوبند پال - دست سی و نہ سال و دو ماہ مملکت آرا گشت۔
 راجہ بینی پال بن راجہ انبہرت پال - دست پنجاہ و پنج سال و سہ ماہ کمر جہانکشائے برست
 راجہ مہی پال بن راجہ بینی پال دست بست و چہار سال و نہ ماہ سریر جہاننامی را زیر پا
 راجہ ہر پال بن راجہ مہی پال - دست چہل و ہشت سال و ہشت ماہ قلاع
 حصینہ بر کشاد

راجہ بہیم پال بن راجہ ہری پال۔ مدت سی و یک سال و دو ماہ جهان آرا و مملکت بود
 راجہ مدن پال بن راجہ بہیم پال۔ مدت سی و ہفت سال و نہ ماہ گیتی پیرائے نمود
 راجہ کرم پال بن راجہ مدن پال۔ مدت چہل و پنج سال و پنج ماہ کامیاب فرمانروا گشت
 راجہ بکرم پال بن راجہ کرم پال چون عالم گیرے و ملک ستانی شعار خود داشت
 و حکام اکناف عالم را محکوم کردہ حنہ راج میگرفت ازین جہت بہر طرف لشکرے کشید و بزور
 باروے اقبال منظر و منصورے گردید بہیں آئین مدت مدید جهان آراے مملکت کشائی نمود
 بکامرانی و کام ستانی فرمان رواے و جہانبانی کرد بحکم بادشاہ حقیقی چون ایام زندگانی شش
 باخر رسید و ارادت الہی بران شد کہ سلطنت بقومی دیگر منتقل گردد راجہ مذکور مقتضای تسلطی
 کہ داشت و رعوتے کہ در و صہم بود بر سر راجہ تلوک چند والی بہراجی لشکر کشید راجہ تلوک چندین
 صفوں آراستہ بمقابلہ درآمد تیغ زنان چون حلقہ ہائے زرہ فراہم آمدند تیر اندازان بان تیر ہا
 ترکش یکدستہ شدند و کمان داران مانند ابروے خوبان بہم پیوستند و خنجر گذاران مثال
 مژگان محبوبان صفت بستند چون صفوف طرفین آراستہ گردید بہا دران شیر افکن و لیوانہ
 و دلاورانہ در زر مگاہ رسیدہ جنگی نمودند کہ از کشتگان انبار ہائے نیل بالا پدید آمد و از خستگان
 تودہ ہائے کوہ اسانمایان گشت از دست قلم کردہ حساب بانگشتان پارسید و از پائے بریدہ
 قلم در دست محاسب از رید از خون بجا دران جو ہائے روان گردید و قالب مردگان دران خون
 چون بط بالائے آب میددید و روح از بدن چون مرغ از قفس پروازے نمود و سر از تن چون
 نثار از شجر فروے افتاد و بمشیت ایزدی در آن معرکہ راجہ بکرم پال شکست یافتہ گشتہ شد و مدت سلطنت
 او چہل و چہار سال و شہ و از ابتداء راجہ سمندر پال لغایت راجہ بکرم پال شانزدہ تن مدت
 سی صد و چہل و سہ سال فرمان رواے کردند و ازینجا سلسلہ جوگی منقطع گردید۔ و امر
 سلطنت بدیگران رسید۔ **بیت**

عالم بہہ سیچ و کار عالم بہہ سیچ

اسے سیچ ز بہر سیچ در سیچ سیچ

راجہ تلوک چند از پیرایہ آندہ فرمان روا گشت بر قیلے از ولایت پیرایہ
 حکومت داشت و گاہ گاہے بفرمان رواے اندر پت خراج میداد و نیز ہالا کہ کوکب طالعش
 از افق اقبال طلوع نمود بہر سیچ و بکرم پال فرمان رواے کہ بجزت عا کہ ہزار در بسیار می فیلان
 نامدار بر حکام اکناف گیتی حکومتے کرد فتح یافتہ در اندر پت رسیدہ و جانشین سرور

فرمان رواے گشته بر اطراف مالک رایت حکومت بلند ساخت و کوس فرمان رواے در عرصه روزگار نواخت لیکن سلطنت او چندان بقایا یافت و در اندک مدتی به عالم بقا شتافت مدت سلطنت هگلی دو سال

راجہ بکرم چند بن راجہ تلو کچند مدت بست و دو سال و سه ماه رایت جهان کشائی درخت فرمان رواے بلند ساخت

راجہ کانک چند بن بکرم چند مدت چهار سال و سه ماه بامرانی و کامیابی بامر سلطنت پرداخت راجہ راجند بن راجہ کانک چند چهار ده سال و یازده ماه کوس عالم آراے در عرصه مالک پیراے نواخت.

راجہ اوهر چند بن راجہ راجند مدت هسز ده سال و دو ماه سمند کامرانی در میدان جهان بنائی تاخت.

راجہ کلیان چند بن راجہ اوهر چند مدت پانزده سال و هفت ماه رومن حکومت در پسرغ کامیابی انداخت.

راجہ بهیم چند بن راجہ کلیان چند مدت ہزده سال و سه ماه در طلع کشائی و در عزائی شمشیر کشت آخت.

راجہ لوه چند بن راجہ بهیم چند مدت بست و پنج سال و پنجاه بعدالت گسری و سخاوت و رزی رعا و بر ایار نواخت.

راجہ گوبند چند بن راجہ لوه چند مدت بست و دو سال و دو ماه ولایت گیتی ستانی در عرصه جهان بنائی افزاخت

مسماة رانی بهیم دیوی شکوه راجہ گوبند چند بعد طلت راجہ گوبند چند پسر که کا بهیم متش بود و انتظام مہام جهان داری تواند نمود نماذا مراے عالی تزا و دوز مراے نیک نہاد و متفقانے وفاداری و حق نک شناسی محذومہ خود را بر سر یہ سلطنت اجلاس داده در انقیاد و امتثال او امر قدسیہ او کمر بہت بر بستند و دقیقه از و قلیق از امر عالیہ اش فرو نیگذاشتند و در اندک مدتی آن پرده نشین سرادق عصمت نقاب گزین تنق عدم گردید مدت سلطنت هگلی یک سال از ابتداے راجہ تلو کچند لغایت سات بهیم دیوی ده تن مدت کیصد و چیل و پنج سال سلطنت کردند رباعی

ہیبت باحیات کسے درجہاں نماند از دست مرگ هیچ کسے درامان نہا
ہر پہلے کہ آمدہ در باغ این جہان فریاد کرد رفت دورین بوستان نہا

راجہ پیریم کہ از درویشی ببادشاہی رسید

چون ملک از فرمان رواے خالی گردید و احدی از وزارتان راجہ گو بند چندی را
بیم دیوے نمازدارکان دولت و اعیان ملک باہدیکہ عقد موافقت بستہ مشورت نمودند کہ
برائے نظام مہام ملک و فراہم آوردن پراگندگیہائے ولایت و جو و فرمان رواے ناگزیرست
درین صورت ہر پیریم درویش خداوندیش را کہ بر آواز دلگیر و دوش و کلاہ و لرستکی بر تارک
داشت و بر ریاضت و عبادت مشہور بود و اکثر خلایق مرید و معتقد او بودند و بسیاری از
ارکان دولت با او اعتقاد تمام داشتند از لباس پارسمائی بر آوردہ بخلعت بادشاہی مصلح
کردند و بجای کلاہ درویشے تاج بادشاہی بر سر نہادند و عوض سجادہ ریاضت سیر
سلطنت حاضر آوردند و گدائے راجہاں آراے سعادہ نمودند و ہر ہمہ متفق اللفظ
و المعنی ملحق و منقول شدند و او کامیاب امر سلطنت شدہ بہرگ طبعی در گذشت مدت فرمان
دہی ہفت سال و پنج ماہ۔

راجہ گو بند پیریم بن راجہ پیریم بعد پیر سریر آراے فرمان رواے جہان بانی گشتہ
سافر ملک عدم گردید مدت سلطنت ^{بست} سال و سہ ماہ
راجہ گو پال پیریم بن راجہ گو بند پیریم زیب افزائے اوزنگ فرمان رواے جہان
کشائی گشتہ و در عین حیات سپرد مدت سلطنت پانزودہ سال و سہ ماہ

راجہ مہا پیریم بن راجہ گو پال پیریم بعد جلوس بر تخت جہان داری اگرچہ بحسب ظاہر
باسور سلطنت و کامیاب ملک مے پرداخت لیکن در باطن متوجہ بمیدائے فیاض بودہ از
تعلقات دنیوی نفرت و کراہیت کمال داشت ہمیشہ با درویشان خداوندیش و آزادگان
ریاضت کیش کہ از امور دنیویہ و راستہ بودند صحبت داشتہ خاطر خدا شناس را با امور
سلطنت آلودہ نے ساخت و از بسکہ راستگی مفلور و آزادی ببول او بود و جمیلہ دنیا پرہیز
رخسارہ جمال خود را بظن و خالفتنہ انگیز آراستہ در پیش گاہ نظرش جلوہ میداد و در شتال

باطن حقیقت موافقتش را نمی یافت و شاہد رعنائے تعلقات ہر چند با راستگی و پیراستگی
کمال نمودار می شد در حرم سراے بے تعلق او قبول نے افتاد چه هر کس را که جذبہ الہی بخود
کشیدہ باشد بامور دنیوی چه کار و انکس را کہ نگلشن سراے حقیقت راہ یافتہ بخارستان
تعلق چه نسبت الحق و راستگی دولت است بے بدل و نعمت است عدیم المثل ہر کہ در
کنج انزوای سر بزانوے تنہائی ہنہاد ہر آئینہ گذارش در شہرستان عرفان افتاد و انکس را کہ در گنج
تجرید معکف گشت بیشک در حقیقت آبا و جمعیت آرامش یافت والا نگہان بوسیدہ آزادگی
از حادثات دنیا و خطرات مافیہا راستگاری یافتہ و اہل دلائل بذریعہ بے تعلق عارف معارف
حضرت باری شدہ خوشادلی کہ از ظلمت آبا و تعلقات بیرون رفتہ بنورستان آزادگی خرامش
نماید و فرخا سعادت مندی کہ از حقیقت گرفتاری دنیا برآمدہ صاعد مصاعد عرفان ایزدی گردد
انقصہ آن سالک سالک حقیقت بمقتضائے توفیقات خدا و او و راستگی مادر زاد کسوت
سلطنت ازیر انداختہ و در اے آزادی بردوش گرفته رو بصر اہنہا و فی الحقیقت در بدل سفال
رنگین جواہر زواہر بدست آورد و عوض خذف ریزہ در غرور برگرفت نے غلظم ذرہ را با
خورشید و خشان مبادلت کرد و قطرہ را با دریائے عمان معاوضت نمود منشوے

کے کز بار و نیا شد سبکدوش	کشد نا طورہ عقبے در آغوش
ز جانش سر برار و ملکہ نور	چونار موسوی از نخل طور
شنا سنج خلوت مامن خویش	کشد چون کوہ پاد و امن خویش
محال آمد بدون ترک و تجرید	سلوک راہ سنہل گاہ توجید
نباشد تاز و نیا قطع پیوند	نہال دین کجا گرد و برومند

دست سلطنت راجہ مہا پریم شش سال و ہشت ماہ و از ابتداے راجہ ہر پریم لغایت
راجہ مہا پریم چہارتن پنجاہ و سہ سال سلطنت نمودند

راجہ وہی سین کہ از بنگالہ آمدہ سیر آری گردے

چون در اکناف عالم شہرت یافت کہ فرمان رواے اندر پت ترک تعلق نمودہ گوشتہ انزوا
پذیرفتہ و اورنگ جہانہائی خالی افتاد ہر کہ ام از حکام بقصد تسخیر آن ولایت کہ ترو د بر بست
و در قصد فراہسم آوردن عساکر گردید راجہ وہی سین والی ولایت بنگالہ بر ہمہ تقدیم بستہ

باشکرگران و سپاہ بیکران بجناب استیصال طے منازل نموده در اندر پت رسید و شخصی
که وارث سریر بوده و کمر مخالفت بند و بنو و ازین جهت بے منازعیت غیر ہی بر تخت جهان بینی
جلوس نموده جهان را زیر نگین خویش در آورد و امر او و زرار جوع آورد و کمر اطاعت بر بند

بیت

جهان اندازند طے کدند ای کے میر و دیگر آید بجائے
مدتے جهان بینی بامرانی نموده برگ طبع در گذشت مدت سلطنت هر ده سال و چهار ماه جهان
واری نموده رحلت کرد
راجہ بلاول سین بن راجہ دی سین۔ مدت دوازده سال و چهار ماه جهان داری
نموده رحلت کرد۔
راجہ کنور سین بن راجہ بلاول سین۔ مدت پانزده سال و هشت ماه جهان
آراء گردیده ارتحال نمود۔
راجہ مادھو سین بن راجہ کنور سین مدت پانزده سال و چهار ماه جهان گیر
پروا ختنه و دیت حیات سپرد۔
راجہ سور سین بن راجہ مادھو سین۔ مدت بست سال و دو ماه بهماں
ستانی مشغول بوده خستہ تنی بر بست۔
راجہ بهیم سین بن راجہ سور سین مدت پنج سال و دو ماه بهماں شتغال و رزید
پیمانہ عمر بسرید کرد۔
راجہ کانک سین بن راجہ بهیم سین مدت چهار سال و نہ ماه جهان پیر نموده قاب حیات
تبی کرد
راجہ ہری سین بن راجہ کانک سین مدت دوازده سال و دو ماه بهماں
افروزی نموده معینہ زندگانی ہتمہ کرد۔
راجہ کہن سین بن راجہ ہری سین۔ مدت ہشت سال و یازده ماه باعث رونق
جهان گشتہ سر شتہ عمر گسیخت
راجہ نراین سین بن راجہ کہن سین۔ مدت دو سال و سہ ماه ذریعہ آبادی بهماں
بودہ پیوند زندگانی بر شکست۔

راجہ لکھمی سین بن راجہ ناراین سین مدت بہت و شش سال یازدہ ماہ واسطہ
عموری جهان گردیدہ از جهان برفت

راجہ دامودر سین بن راجہ لکھمی سین چون بر تخت سلطنت جلوس نمودہ استقلال
یافت بمقتضائے بدستی جوانی و مدہوشی نادانی از آئین قوانین اسلاف اخلاف و زریذہ از جادہ قوم
عدل و انصاف برگشت و طریقہ ظلم و اعتساف در پیش کرد و در مجلس او اشرار بدکردار و ارازل نالندہ
اطوار راہ یافتہ اورا از طریق و شیق عدالت و نیکوکاری گردانیدہ رہنمائے کرد و از نکوہیدہ و
شعار ناگزیدہ شد ند آدمی را مصاحبت مصاحب بدوزبون از افعال شایستہ و اعمال
بائستہ بر کرانے دار و چنانچہ با دشمنان گلستان را از طراوت و نصارت باز میدارد

قطع

صحبت مفسدان و بدفلسلان مردم نیک را تباہ کنند
مرد کہ باو یک ہم نشین گرد جائمہ خویش را سیاہ کنند
راجہ مذکور چہ از شرارت ذاتی خویش و چہ از صحبت نکوہیدگان فرومایہ افعال نکوہیدہ
پیش نہاد نمود و ملازمان دولت خواہ و منتہابان درگاہ را از جس و بند و خفت منصب
و ہتک عزت از خود از روہ گردانید و زیر دستان و خسران گذاران را بیداد گرے
و مستکبرے رنجانیدار باب فتنہ و فساد و اہل ظلم و بیداد نظر بر او ضار و اطوار کش نمودہ
رہ سپر طریق جفاکاری و مردم آزاری شدہ دست تعدی و تجاوز بر مال ضعیفا و عسرا و
ارباب حشر و پیشیہ و راز کردند

قطع

اگر ز باغ رعیت ملک خورد سیبے بر آوردند عسلا مان او خست از بیخ
بینیم بیضہ کہ سلطان ستم رودارد ز نندش کیانش ہزار مرغ بہ سیخ
از انجا کہ طراوت و رونق باغ روزگار دابستہ بچو بار عدالت بادشالان والاقتدار است
و پھر مدگی گلزار گیتی از سموم ظلم جفاکاران بیداد شعار در اندک فرصتے امصاری و بلاد ممالک
خراب و بے رونق گشت و آبادیہا بخرابی و ویرانی گراید خراج مملکت رو بہی نہاد و عشرت
و شادمانی از جہانیان خست ہستی بر بہت بلیت

یظلم جائے کہ گرد و دراز نہ بینے لب مردم از خندہ باز
درین صورت سلطنتش رو بزال نہاد و او بہ نتیجہ احتمال بد بجا نمکائے خود افتاد مدت

سلطنت یازده سال و سہ ماہ ابتداءے راجہ دہی سین لغایت راجہ دامو در سین دوازدہ
تن مدت یکصد و پنجاہ سال جہاننامی نمودند۔

راجہ دیپ سنگھ کوہی

در آن ایام والی ولایت کوہستان سوا لک بود سپاہ بسیار و بعدالت اشہار
داشت ارکان دولت و اعیان ولایت راجہ دامو در سین کہ از بد سلوکی و مردم آزار والی خویش
بتنگ بودند در کوہستان رفتہ حقیقت احوال خویش و ستم رسیدگی رعایا و برایاوسرا سگی و بی
اتفاقے خدم و حشم گذارش نمودہ راجہ دیپ سنگھ را ترغیب و تحریص فرمایانند اسے اندر پست نمود
او بجز دریافت این نوید طبل شادی نواختہ مانند شہباز بلند پرواز بطبع طعمہ بالشکر ابنوہ از فراز
کوہ بران سرزمین رسیدہ آن کبوتر آشنیان سنہین غفلت و بے پروائی را صید چکل بازو
اقبال نمودہ و قفس حبس در آوردہ بجائگاہی انداخت و در ساعت سفید ہر سریر بہانذاری جلوس
نمودہ برفیقہ روزگار را کہ از خزان بیدادگری بے رونقی گرفتہ بود بوجہ عدالت طراوت و نفاذ
بخشید مدت سلطنت بست و ہفت سال دو ماہ۔

راجہ رن سنگھ بن راجہ دیپ سنگھ بعد پدر جہان آرا و مالک پیر گشتہ بمرگ
طبعی تخت ہستی بر بست مدت بست و دو سال و پنجاہ جہاننامی نمود۔

راجہ راج سنگھ بن راجہ رن سنگھ براوزنگ عالم آرا سے جلوس نمودہ بسان
پدر و جد بزرگو از خویش دولت عدالت راج داودہ سپاہ و رعیت را از خود خوشنودگر دانیدہ
نیک نام گردید مدت سلطنت نہ سال و ہشت ماہ

راجہ نرسنگھ بن راجہ راج سنگھ زیب افزا سے تخت جہانذاری گشتہ بعد
گستری نیکنامی جاوید اندوخت مدت سلطنت چہل و شش سال و یک

راجہ ہر سنگھ بن راجہ نرسنگھ زیب پیرائے سریر شہر یاری شدہ رعایا را مسرور و
اممور داشت مدت سلطنت بست و پنج سال و سہ ماہ۔

راجہ جیون سنگھ بن راجہ ہر سنگھ چون جانشین اورنگ سلطنت گردید بقتضای
عنوان جوانی ہمیش و کامرانی پرداخت و بے پروائی و لا و باولی شعار خود ساخت

انحی آغاز جوانی زمان شورش نفس امارہ و طبیعت زیان کارہ بلند سازایت بدستی و شیدائی
عالم افروز نہواپرستی و سودائے انش افروز شہوت و بدکاری پرودہ سوز عفت و پرہیزگاری قوت
بازو سے ہوا و ہوس ہنگامہ آرائے تمنائے نفس آشوب گاہ رعوت و تکبر عجب افزائے دانایان
والا گہر رہ زن عمتیان پارسا فطرت موجب ضلالت عفتیان عالی فکر تست **منظوم**
شہابی و جوانی این دو مستی کاشش نلگن سریر ہستی
خوشش انکہ بہ این فداخ دہستی ہشیار بود بہ این دو مستی
از انجا کہ سلطنت بغفلت راست نیاید و حکومت تہاہ اندیشیان نافرجام دیرنپاید و ہمہ
کارانہا نافرجام باشد و راندک مدتے جہانپانی از دوست او بدر رفت و آوارہ دشت ادبا گشتہ
در گذشت مدت سلطنت ہشت سال و پنج ماہ از ابتداء راجہ دیب سنگ تارا جہ جیون
سنگ شش کس مدت یک صد و سی و نہ سال جہانپانی نمود۔

راجہ پرتھی راج المشہور رائے پتھورا

چون ارادت فرمان رواے حقیقے برین شد کہ رائے پتھور امر زبان ولایت بیرامہ
کہ ہراجہ جیون سنگ نیایش داشت سلطنت عظمیٰ کامیاب گرہ دورا جہ جیون سنگ از روے
بیمزوی بالضرورتے کہ وادائے نامی ارکن دوت رابا شکر فراوان در کوہستان کہ مسکن اجداد او بود
فرستاد و خود با چندے از خدائی در وال سلطنت ماندہ بغفلت میگذا رانید رائے پتھورا
از استماع تمنائی راجہ باشکر جہانگاہانی رسیدہ بایست کارزار برا فروخت راجہ جیون سنگ
کہ لشکر سامان بیکار نہ داشت تاب نیاوردہ و رو بفرار نہادہ خود را در کوہستان دشوار گذار کشید
آزلامرہان طرف پمانہ عنقریب لبریز کرد و رائے پتھورا کو کس نفرت نواختہ سریر آرائے
فرمان رواے گردید **بیت**

چو بیند کہ از اژدہا نیست رنج خرمند نگذار و از دست گنج

چون پانزدہ سال از فرمان رواے او گذشت سلطان شہاب الدین غوری از غوہین
بہ فعات آمدہ محاربہ نمود آخر کار در موضع نزاع عرف تلاوڑی اورا مسافر ملک آخرت
نمودہ اورنگ آرائے خلافت ہندوستان گشت از نسخہ راجا ولی و راج ترنگنی اینہ احوال

راجہا مطالعہ در آچہین است کہ تفصیل آن بتحریر در آورده اما از دفتر سویم اکبر نامہ در
 بعضے نسخہ دیگر چنان ظاہر می شود کہ در سنہ چہار صد و بہشت و نہم بکرا جیت راجہ انگ پال
 تو نورایت فرمان روائے برا فراخت و در نزویکے اندر پت شہر و علی آباد ساخت و اوادانش
 بہشت تن مدت چہار صد و نو زوہ سال و یک ماہ و بہشت و بہشت روز کامرائی کرد و بالاحسن
 راجہ پرتھی راج بنیرہ بستم اورا بلدیو چوہان محاربہ روداو دوران کارزار کشتہ شد و در سنہ
 بہشت صد و چہسل و بہشت بکرا جیت فرمان روائے از قوم تو نور برآمدہ بہ قوم چوہان قرار گرفت
 و راجہ بلدیو اوادانش بہشت تن مدت سی صد و بہشتاد و پنج سال و بہشت ماہ سلطنت
 کرد و چون نوبت حکومت برائے پتورا بنیرہ بہشت تن مدت سی صد و چوہان رسید سلطان
 شہاب الدین غوری بہشت مرتبہ یورش کردہ ہنگامہ پیکار آراستہ و ہر مرتبہ
 شکست خور و ہد رفت اما دایا تہد سیر تسخیر این ملک در پیش داشت گویند
 راجہ جے چند را تہور مرزبان قسوج برا کثر راجہا غالب آمدہ سگاش جگ راجو کہ
 شرح آن سابق بتحریر در آمدہ فرا پیش گرفت و در سرانجام سامان آن گردید و نیز ارادہ کرد کہ
 در آن انجمن دخت خود را بہمین راجہ پیوند دہد بدین تقریب راجہا اطراف ممالک را طلب
 داشت رائے پتورا نیز بہوجب طلب او داعیہ آن سمت نمود ناگہان ہر زبان سیکے از نوکران
 گذشت کہ با وجو رائے پتورا این جگ از جے چند بدیع است و چہ گنجائش کہ رائے
 خود در آن جگ تشریف نہایند از استماع این سخن رائے پتورا را آتش غیرت در دل افروز
 شد و فسخ غریمت آن سمت نمود راجہ جے چند ازین خبر بر آشفتہ ارادہ محاربہ نمود اما بنا بر نزدیکی
 ساعت جگ توقف کرد و بصلاح دانشوران بنابر سرانجام این جشن پیکر رائے پتورا را از طلا
 ساختہ بدربانی بر نشاند رائے پتورا ازین آگہی یافتہ مانند مار بر خود پیچید و با پانصد مرد گزیدہ
 ایستار کردہ ناگہانی بدان ہنگامہ پیوست و قتال خود را از دور و از نہ برداشت و کارزار
 کردہ بسیارے را کشت و برگشت راجہ جے چند بہر صورت جگ بانصرام رسانید
 اما خستہ شد احدی را در آن انجمن از راجہا کہ از اطراف ممالک آمدہ بودند
 قبول نکردہ از دور یافت مردانگی و جوانمردی رائے پتورا از روز و سال او گشت
 پیدش ازین معنی نجیدہ از مشکوی خویش بیرون کردہ برائے او سہیل
 جدا ساخت رائے ازین آگہی مشتاق گشتہ بخواسش پیوند اداسائی گردید

و مشورتی اندیشید چاند اباد و سرودش را که از دمسازان ماهری بود به نیا برش
پیش راجه جی چند تعین ساخت و خود بایرنی از مردم گزیده باین ملازمان
همراه چاند شد و بعد رسیدن در قنوج بهمنه کاری و مردانگی دخت راجه بدست
آورده باینگار خود را به دہلی رسانید و راجه جی چند آگاہ گشته بقصد پیکار فوجها را راست
ملازمان رائے پائے ہمت و رسیدن محکم گذاشته محاربہ عظیم کردند ہفت ہزار
کس در آن کارزار از طرفین کشته شد العقبہ رائے پتھورا چنین نازنین را
بدست آورده گردش فلک بر مراد خویش انگاشت و با او آن چنان محبت
قلبی ورزید کہ اکثر اوقات بشکوے دولت بسر بروے و گرامی انفاس را
بہ طبیعت دوستی نایاست گذرانیدے و بکار ملک و سپاہ نہ پرداختے چون سا
بدین حال گذشت سلطان شہاب الدین غوری ازین داستان واقف شدہ
بارادہ یگانگت باراجہ جی چند طرح اشتی و دوستی انداخت بہ ترتیب شتم
در سنہ ہزار و صد و سی و سہ بکراجیت مطابق پانصد و ہشتاد و ہشت
ہجری کہ چہل و نہ سال از فرمان رواں رائے پتھورا منتفی شدہ بود لشکر
نہرا ہم آورده بقصد ملک ستانی برآمد و بسیاری محال برگرفت و سیح کس را
یارائے نبود کہ از آمدن سلطان برائے پتھورا برگزار و آخر الامر ارکان
دولت بہ مشورت یک دگر چاند اباد فروکش را درون حرم سرافراز ستاد
آن عفت منش را از حقیقت کاراگہی داوند رائے از غرور انکہ بارہا سلطان
را شکست داده برو نصرت یافتہ بود رسیدن سلطان چندان بخاطر
نیاورده قدرے شکر کجا کرده بہ پیکار و آمد سلطان صفوف آراستہ
رو برو گردید و راجہ جی چند کہ ہر بار کمک میکرد درین مرتبہ بقصد امتتاء
خویش باشکر بسیار آمدہ مددگار سلطان گشت و آتش محاربہ ہستمال
گرفت و دران رزمگاہ رائے پتھورا بدست کسان سلطان گرفتار شد و سلطان
اورادستگیر نمودہ بنزدین برد و فیصل و شیمان کشید چاند اباد فروش
از حقیقت منشی و وفاداری بہ غنہ زمین مشتافت و بہ ملازمت سلطان
رسید و از شش یافت و برائے پتھورا ملاقات کردہ در زندان و مسازی

نمود از روی مشورت اوصاف تیر اندازی را که پتھورا نزد سلطان نمود
 و سلطان به تماشا کے آن میل کرده برائے پتھورا تیر و کسان بدست داده
 بموجب مصلحتی که با چاند اباد مندرش در میان آورده بود سلطان را بر او از
 تیر و زکری دو کارش با تمام رسانید در آن وقت هوا خواجهان سلطان را کے
 پتھورا و میا ندارا از ہم گذرانیدند لیکن در تواریخ فارسی کشته شدن را کے
 پتھورا در رزمگاه بکان تلاوڑی نوشته اند و بقتل رسیدن سلطان شهاب الدین
 غوری بعد از مدت از دست فدائے کہو کہرو با اختلاف بسیار ظاہرے شود و الامر
 اعلم بالصواب باجماع بعد کشته شدن را کے پتھورا حکومت بنود از ہندوستان
 منقطع گشتہ بسلامین سلیمین اتعالت یافت از ابتدائے راجہ جہد پتر پاندوان
 لغایت را کے پتھورا بموجب نسخہ راج ترنگنی یکصد و بست تن از اقوام بنود دست
 چہار ہزار و چہار صد و ہشت سال فرمان روا کے بنود ہر کہ ام حسلہ پیا کے
 طریق عدم شد از انجا کہ منشیان ارادت ایزد سبحان نشو ر خلود و زودگانہ
 بر صفحہ حال پیچ مخلوقے مرقوم نہ ساختہ و طعنہ را کے دوام ایام حیات بتام پیچ
 ممکن الوجودے ثبت نکردہ اند ہمہ را شربت اجل نوشیدنی و طسریق عدم نور ویدنی
 و پیوند عنصری بریدنی و زخمت رحلت پوشیدنی است۔

منظوم

آنکہ اوج فلک نشین ساخت	عاقبت زیر خاک مسکن ساخت
آنکہ برفرق تاج از زر کرد	در محسدر رفت و خاک بر سر کرد
آنکہ گہوارہ ساخت مسکن خویش	رفت تا بوقت کروا من خویش
پیچ کس دجہان قدم نرزد	کہ قدم جانب عدم نہ زند
تا توانی دل از جہان بگسل	رشتہ از بہر این و آن بگسل
جاودان نیست عالم منافی	تو درین جساودان کجاسانی
روئے در ملک جاودانی کن	ترک این کنج ویرسانی کن
پای در دام پیچ پیچ مسنہ	ہمہ پیچ اندول نہ پیچ مسنہ

تدریس رسالت اسلام افاد ششم در بیان احوال سلاطین مسلمین

این دے نیاز و قادر ہے انہاز فاسل مختار است چیزے کہ خواہش اومی باشد
از پد وہ خفا بنصہ بروزے آر دو امرے کہ ارادت اوبے شود از مکن قوۃ بھلائے
فعل میرساند و ہرچہ مے خواہدے آفریند و از آفرینش ہرکہ راسے خواہدے گزیند
ہر گاہ کبریایش حسب و نسب اعتبار ندارد و ببارگاہ والایش دین و مذہب
منظور نیست چراغ آفتاب عنایت اوبہر صحنہ حال ہرکہ مے تا بذلک سہر و باطنش
نورانی میگردد و دست نوازش اوبہر برق ہرکہ میرسد از حنیض جنول باوج
عزت و افتخار عس و جے نماید و از افریدہا کہ محبوب و معذور اند کرا قدرت
آن است کہ دست روبرت قدرت افریدہ گار تواند زد و از قبول ارادت
صمدی زبان عدول تواند کشاد چون مشیت قادر مطلق جل جلالہ اقتضائے
آن کرد کہ سلسلہ فرمان روائے ہندوستان از فرقہ ہنود کہ از آغاز آفرینش
وارث سلطنت این مملکت ہستند منقطع گرد و داین ممالک در ظل رایت
جماعتہ مسلمین در آید و در ہندوستان رواج اسلام پدیدار شود سلاطین کہ
ہر مذہب و دین و زبان و آئین ہندیان یچ نسبت نداشتند از ولایت و ریاست
آمدہ بزور بازوے اقبال و قوت سرخپہ طالع لایزال این ممالک را انتزاع کردہ
نقش وجود ہنود را کہ اباعجبہ مند آسائے حکومت و سلطنت بودند باب
شمشیر ابد از انونخمہ روزگار پاک شستند و خرمین ہستی عدوان کہ مخالف مذہب
و مدعی سلطنت بودند بہ برق سیف جانستان خاکستر ساختند
مثنوی

ہر کس نکند گرہ کشائی
برگی نخسہ درین گلستان

سرمہ ششہ قدرت الہی
بے جنبش امراد بدشتان

ہمان بہشت کہ کند اندیشہ از قصر امثال این گفتگو با کہ از امکان دریافت
 این ہیچ ان بیشتر و ن است باز داشتہ عنان شدہ پر خامہ مدعا نگار بہت
 طلبہ کہ در پیش است منطق گردانہ با الجہا چون احوال جہا عتہ ہنود و نون
 روایان ہندوستان بطریق اجمال بقدر فہمیدگی خویش بقید قسائم
 در آوردہ اکنون اندک از حقیقت سلاطین سلیم کہ از کتب معتبرہ مبطالعہ
 در آمدہ تجرید و آوردن ضرور است اگرچہ سلطان شہاب الدین غوری
 راے پھوراراکشتہ بر سلطنت ہندوستان استقلال یافت و از ابتدائے
 فتح و نصرت او حکومت ہنود منقطع گشتہ اما چون در ممالک ہند ظہور اسلام
 از سلطان ناصر الدین است بنابر آن ابتدائے فرمان برداریان اسلام از سلطان
 مسطور ظہیمہ این نسخہ نمودہ شدہ

ناصر الدین سبکتگین

او از غلامان نصیر دقے شامانی فرمان رواے خراسان بود بعد نصیر
 بخدمت منصور بن نوح پیوستہ بمقتضائے آثار رشد و کار طلبہ کہ از ناصیہ عال
 ادشتیون و بنا بر انوار کو اکب طالع کہ از افق اقبال بطور و داشت بر تہ
 امیر الامراے و سپہ سالاری رسیدہ مصدر امور سترگ و کار ہائے
 شکر و گروید و در آخر حال از جانب ابواسحق واسے بخارا بہ حکومت
 غزنین نصب گشت بعد از انکہ ستارہ زندگی ابواسحق بہبوطفت
 در آمد آفتاب بخت نامہ الدین از شرق دولت طلوع نمودہ و در گرائی جہان بینی
 گردید یعنی ابواسحق غیر از دواہستے کہ قائم مقامش توان شد ندا شدت
 و از امراے صاحب شوکتہ کہ نظم امور ماکس توان نمود بہو و سپاہ
 و رعیت چون انوار بختیاری از بوسہ پیشانی او لایح و آثار تاجدارے
 از خطوط دست او واضح دیدند ہم گشتان رجوع آوردہ کہ طاعن بہر

بکارے کہ اقبال یاری کند را اول اساسش بخوبی بیند
 در شش مجری بر سر خلافت جلوس نمود با صابت و نیک
 و زانت رائے مہام جہان داری بنظام آوردہ با حیلے مراد
 و داد و رنج یوازہ منت و فساد پرداخت درایت عالمگیری در عہد
 دلاوری برافراشتہ اکثر ممالک بزور تیغ جہان ستانی بہ تسخیر
 در آورد چون این نسخہ مشتمل بر حقیقت احوال سرمان روایان ہند
 است ازین جہت از ارتسام ماجرائے ولایت ایران و توران کہ سلطان
 در فتوحات آن ممالک کارنامجات نمودہ عنان خاصہ بر تافت
 بہ تحریر حقیقت ہندوستان مے پردازد کہ سلطان بقصد جہاد
 از غزنین بارہا بہست ہند تاخت آورد در شش اکثر بلاد مسخر گردانید
 اول کسے کہ در ہندوستان رواج اسلام داد و بنیاد و تعمیر مساجد نہادہ
 او بود چون از زاد ترک بودہ مسلمین را در ہند بہ بہین سبب ترک مے گویند
 و از ہیں جہت حکام را نیز ترک مے نامند القصہ سلطان ہموارہ در بلاد
 ہند ترک تازی میگرد و ساکنان این دیار از تاخت علی التواثرش
 عاجز و ستوہ مے شدند و اموال و اشیاء و زن و بچہ آہنا بنارت میرفت

منقطع

مے تافت بر ہند بہر صواب مشکہ می ہند از ترک تازش خراب
 گویند کہ در آن زمان راجہ جے پال بر ممالک ہند حکومت داشت اگرچہ
 تاریخ نویسان ہند در جملہ فرمان روایان و پٹی راجہ جے پال را درج نہ کردہ
 اند اما ازین بہت کہ در الایالت او قلعہ بلندہ بطلعہ در آمدہ ظاہر
 ولایت سامانہ و پنجاب و غیرہ ذلک سوائے دہلی در تصرف او خواہد
 بود ترک تازی سلطان ناصر الدین ازین جہت پیش مے رفت کہ در آن

ایام در هندوستان طوائف لوک شده بود و یکے فرمان روا استقلال
 نداشت القصد راجہ جے پال بقصد مدافعت با بسیاری لشکر و فیلان صفدر
 بر سر زمین رفت سلطان بدر یافت این خمسه با لشکر بسیار و مسبار زان جوار
 در حدود ولایت خویش رسیدہ آمادہ پیکار گردید و در میان ہر دو لشکر
 مقابلہ و معرکہ و جدال و قتال روداد و دلاوران جنگ جو و متہوران پرغاش
 خود صحت را با شجاعت ہم آغوش و پردلی را با مردانگی و شاد و خوش نموده
 کارزار مردانہ نمودند۔

بیت

چنان خواست رزمی کہ بالادیت قنادر یلان ہچوانہ بادہ مست
 تن پر دلاں چاک از پیش پس در دل نمایان چو مرغ از قفس
 اکثرے از طرفین جنگ مردانہ کردہ بر خاک ہلاک افتادند راجہ جیپال بزور مردانگی و قوت
 مصمام غالب آمد سلطان چون دیکہ کاشمشیر پیش نیو و خسر در پیشوائے دلیری و تدبیر را
 رہنمائے ولادری ساخت پلیٹ

چو نتوان عمد در بقوت شکست بہ تدبیر باید در فتند بست
 یعنی دران نواحی چشمہ بود کہ اگر بحسب اتفاقات چرک یا قاذورات درون ان افتادی برف
 عظیم باریدی سلطان فرمود تا دران چشمہ قاذورات انداختند تا در مطلق کہ در وسعت آباد
 قدرتش وقوع امثال این امور بدیع نیست باد و برف سخت گردید و زمین تند باد و غریب
 ابر و عدد و باریدن برف باشتداد و امتداد کشید رباغی

ز برف گشتہ زمین ہچو صحفہ کافور ز اہماند جہان ہچو گنبد بے نور
 ہوا ز غایت سرا چنان نمود اثر کہ بر دغا صیت از طبع مردم محرو
 از وقوع این حال لشکریان راجہ جیپال بعضی از تنہی باد و زندگانی بر باد دادند نبذی از شدت
 باران غرقہ سیل فنا شدند و برخی را از کثرت برف زندگانی گذار شد و بخشی را از برق مات حزن
 حیات پاک سوخت بدین آئین اکثری از آدم و اسب و فیل و دیگر ذی حیات تلمع گشتند
 کسانیکہ ماندند چون ہندوستان زابو دند و بگر ما خوداشتند مغلوب جنود سرما شدند از شدت
 ہوا سنے سرد و اس از احساس و قوا از کار خود باز ماند دست را دستگاہ کار د پارا پامردی

رفتار منازع

دست کشیده همه در آستین

پای کشان شد همه در پوستین

دست نکش مفسس مردم زیاد

مردم بچامه بجا ماند سرد

گرم شده از بد و جامه سرد

لرزه گرفته همه را دست و پا

گو که از سر پاشش را ماند خدا

چون شفت چوبک چوبک زنان

و گدگ دندان بر منبت تنان

الفقه سلطان بدین تدبیر سایب غالب گشت و مطلق استیلا یافت دراجه جیپال مغلوب

شده احوال لشکریان خود بدین منوال دیده اند و بوی اضطراب بناچار در مصلحت زد و قرار آنکه

پناه از بحر فیل بانقده فرادان بطریق پیشکش بخدمت سلطان بفرستند بدین قرار داد چندین

از معتبران خود را برسم بر غمال پیش سلطان گذاشته مستدان سلطان را برائے تسلیم وجه پیشکش

همراه گرفته رخصت بلکه خویش نمود پس از رسیدن بسکن خود از قرار داد برگشته کسان سلطان

را برائے سپردن فیل و مال همراه آورده بود و بهادله مردم خود که نزد سلطان گذاشته اند و گرو

بندی کرد سلطان بهستماع این خبر بعزم تقام و پا دوش بر عهدی راجه برهند و ستان لشکر

کشید راجه جیپال با یکک سوار و پیاده بیشتر و فیلان بسیار بمقابل شتافت و هر دو لشکر در

نواحی لغان با هم پیوسته جنگ عظیم کردند و لیران شجاعت پیشه و مبارزان شهاب مستانند

از طرفین داد مردی و مردانگی دادند و کارنامه رستمانه بجا آوردند و نظر

کوس از عشم سیر و رلن لشکر

میز و بدرین دست ابر

مرگ آمده در کین باهش

جا کرده بگوشه کما نه

آخر کار سلطان رایت فتح بر افراخته غنیمت بسیار از برده و مال و فیل بدست آورده

بغزین مراجعت کرده راجه جیپال بزمیت خورده بهند و ستان آمد و تاملعات بتصرف

سلطان در آمده سکه و خطبه اور واج یافت از آنجا که فیال لازمہ مکناست و بقا خاصه اجبت

بالاخر مستاره زندگانی سلطان بهبوط ارتحال انتقال یافت بریست

هر که آمد بجان ابل فشا خواهد بود

و آنکه پاسنده و باقیست خدا خواهد بود

مدت سلطنت او بیست سال بود

سلطان محمود بن سلطان ناصر الدین سبکتگین

بعد از آنکه سلطان ناصر الدین سبکتگین و ولایت حیات سپرد و امیر اسماعیل پسر بزرگ بر تخت جهاننابی جلوس نمود سلطان محمود را از میراث پدر محروم گردانید سلطان محمود تاب جور و جفا و برادر کلاں نیاموده بیادری بخت بیدار و امداد طالع هوشیار که او را فرمان روائے روسے زمین باسیتی کرد اما ده پیکار گشته بر اسماعیل غالب آمد و در شش^{۱۳۱} در خطه عشرت آگین غزنین زیب افروز اورنگ خلافت گشت و ارکان دولت و اعیان مملکت رجوع شده کمر عبودیت بر بستند و سلطان بمقتضائے دیرری خدا داد و دلاوری مادر زاد تیغ عالم گیری بر میان مبارزت بسته و رایت جهان ستانی در عرصه شجاعت بر افراخته بر رخ و بخت و داور گنج و خوارزم و ترکستان و عراق و خراسان و سایر بلاد ایران و توران لشکر کشیده مظفر و منصور گشت و عرصه روزگار از خس و خاشاک مخالفان پاک گردانید چون طنطنه جهان گیرد و ملک آرائی و دبدبه عدو گزائے و قلمه کشائے و اواز ه عدالت گستری و دین داری و غلقه عبادت اندیشی و پرہیز گاری او در اطراف گیتی مشہور گشت و خلیفہ بغداد از استماع اوصاف فرخنده او خلعت بس فاخره کہ پیش ازین احدی از خلفا بیج یکے از سلاطین نفرستاده بود برائے سلطان مرسل نموده بمین الدوله و امین الملت لقب کرد و بیست

نظام حال زمانه قوام کار جهان تمام گشته باقبال شهریار روان
بمقتضائے مراسم دین داری بقصد جهاد کمر هست قیصر هند و سستان بستہ مرتبه اول در سنه ۳۹۱ و ۳۹۲
نموده راجہ جیپال نیز بعزم مقابلہ ر بگر گشته و پشاور بکبت سلطت فرشادر و پشاور و بگرام
نوشته اند رسیدہ معرکہ کارزار بسیار است ہر دو لشکر باہم دیگر پیوستہ و صفوف آراستہ
در او بختند و داد مرواگی دادند بیست

دیران ستادند پاکر دہ سخت ستادان بیا موخت ز ایشان درخت

از درخشدن برق شمشیر آتش بار و بار بدن تیر شملہ کردار اکثری از طرفین عریق آتش بلا و غریق بحر
نناگشتند بالاخر سلطان مظفر و منصور گشته پنج ہزار کمانہ دوران کارزار علف تیغ خونخوار نمود
و راجہ جیپال با پانزدہ نفر از پسر و برادر خویش اسیر گشتہ بقتل رسید جائے کہ شہباز بہمت

بلند قصد پرواز کند اگر ز مرغ مستمند بر هوا دعویٰ پریدن نماید بے شک شکار شایم قضاست
و گاهی که شیر دیر بقصد نخیر بر خیزد اگر رویا به حقیر با و تمیز دلا کمال خون غلیش بر خاک ریزد.

مثنوی

گوزنی که در شهر شیران بود برگ خودش خانه ویران بود
اگر ماهی از سنگ خارا بود شکار نهنگان دریا بود
گویند که در گردن راجه حایل بود که بزبان هند مالانا مندر صبح بجا هر روز و اهرگران بیاد مکال
بدر زغر یکتا که هر گوهر آن مانند چراغ فلک روشن تر و قیمت هر جواهر بخراج مملکت برابر

بیت

سپندان لعل و گوشت بران صرف که گنجد در سر هر لفظ و هر حرف
مبصران جوهر شناس و مقیمان خرد اساس قیمت ان رایک یک و هشتاد هزار دینار کرده بود
و همچنین در گردن پسران و برادرانش حایل مانده قیمتی مرصع بود که در آب و تاب گرد و از کوب
می برد هر همه در جمله غنایم بخرانه سلطان رسید و از آنجا بفتح رو بهند وستان کرد و اکثری
بلاد تسخیر و راورد و در بهنده که دار الحکومت راجه جیپال بود رسید و مسخر کرد و در اکثر اماکن
تعمیر مسجد نموده به ترویج مراسم اسلام اساس دینداری محکم ساخت و چند گاه در نوا حی بعیش و
عشرت پرداخت چون کوب بیاد رسید گل خسرو بدعویٰ خسروی لشکر کشید و گل عباسی
بقصد بادشاهی صفوت آراسته لاله فوج و در فوج خیمه سرخ پیر است سوسن خنجر آبدار نمودار ساخت
غنچه نموداری پیکان پرداخت جو یار تیغ از نیام برگشید و سرورایت خود را بلند گردانید گلگون
گل و سبز خنگ سبزه در فضا گشتن بچو لانگری آمده با و پائے باد و ریش ابر و جولانگاه

هوا و سوسن سبک رفتار شد منظم

بهار آمد بعشرت پائے کوبان ز باد صحرای جاکے رویان
جهان شد از خوشی چون گل شگفته عروس و هر در زیور نهفته
شگوفه برسد شاخ درختان بنیایے چور وے نیک بختان
ریا خین صفت زده در باغ و بتان نسیم صبحدم در هر گلستان
در آن وقت که موسم بهار عشرت نثار ابواب نشاط بر روی روزگار کشود و اعتدال
هوا اسباب انبساط بر رخ اهل عالم افزود و لطافت نسیم دماغ افسردگان جهان را معطر

ساخت و تراست ششم بطراوت مزاج آذر دگان روزگار پر داخت فصل ربیع نصارت
 بخش حدیقه کون و مکان گشت و باد بهاری سرسبز ساز ریاض زمین و زمان گردید ماه رمضان
 المبارک بفرخی و فرخندگی با نقض رسید بهال فرخ فال علم نورانی بر اوج فلک افراخته
 بزبان حال شده مبارک باد عید و نوید تهنیت این روز سعید بهالم و عالمیان رسانید از لمعات
 طلوع این نیر جهان افروز دیده منتظران روشن و از اشراقات نوران منبع انوار ساحت احوال
 مترصدان فروغ آگین گردید و عبادت کیشان اهل صیام و طاعت اندیشان لیالی و ایام را
 مراد خاطر خواه بحصول پیوست روزه داران از باب ریاضت و صومعه گذاران اصحاب
 افاضت امرام دل حاصل گشت شادی عید ضمیمه موسم بهار و ذریعه مسرت اهل روزگار گردید
 عالم و عالمیان را دو در و ازه شادمانی کشود و دو گلشن کامرانی جلوه نمود و دو نهال امال برومن
 گشت و دو شاهد مقصود در آغوش رسید و دو چشم مراد ضیا پذیرفت و دو گوهر مقاصد انجلا یافت
 و دو انجمن فرحت آراسته گشت و دو محفل طرب پیر بسته شد **بای**

گذشت ماه مبارک رسید روز سعید بهال عید علم بر سپهر کشید
 شده ز برکت انوار ماه نور نشان هزار گونه شادی نصیب اهل جهان

در چنین موسم سلطان از قلمه به تنده برآمده بنزنین مراجعت نمود و تمام ایام بهار عبث و
 کامرانی و مسرت و شادمانی در آن تخت گاه گذرانید چون موسم بهار جان بخش منقضی گردید
 و زمان خزان در رسید گلشن روزگار که از فیض بخشی نسیم شگفته و تازه رو بود از جفاکاری
 باد جان گزائی بیطراوت گشت تجملات زیبائی و سامان دل کشائی چمن لکد کوب و پامال
 شکران خزان شد و صحن گلشن که از شگفته روسے بر و صند رضوان دم مساوات میزد مانند
 دشت که بلا پر خافت و بلا گردید در چشم نظار گیان باغ بمنزله راغ و خیابان نمونه بیابان
 نمود و ناز فینان گلبن و گل گذاران چمن که بشا گل نسیم فروردی و لغریب متاشایان بودند
 از ستمکاری دی جلا وطن شدند متوطنان خطه بوستان و مسکنان بلده گلستان که از پیشگاه
 عنایت سلطان نوروزی خلعت های رنگین یافته بود از غارت گری بهمن عریان گشتند
 و درختان میوه دار و اشجار با ثمار که مثل اهل دول دم تو نگری میزدند از ترکتازی غارتگران
 خزان مفلس و تهیدست شدند تا که از غوشه انگور به چوار باب ثروت کیسه و همیان پر داشت
 همه را ایناگران زمستان بغارت بردند گل خسرو خلعت خسروی از بر و گل عباسی تاج

سلطنت از سر انداخت صد برگ برگ حیات و یاسمن نقشه زندگی در باخت لاله در آتش
 حسرت سوخت و کنول و آب افشوس غرق گشت ز گس چشم دو هم پوشید سوسن بان
 در کام کشید ز بتق بخشکی و مارغ در گذشتت بنفشه جامه ماتمی در برگ و چنار در ماتم گلشن دست
 ناسف بالید سفید مانند ماتم زدگان سر برهنه گردید سر و آه بلند کشید صنوبر موی بر کنید
 زرد الو از غم زرد و گشت شفتالوب از غصه گزید نار خون ناب با خورد آلو بالوا شک خونین
 بارید ناشپاتی روسی ہی ندید سیب را اسیب الم رسید عندلیب هزار افغان در دناک
 بر آورد فاخته و قمری خردش دل خراش بر کشید جویباری که مانند اقبالندان نجست بیدار ابدی
 داشت و چندین نگار سرو و چنار در کنارش بود از برگشتگی روزگار گرفتار او بارگشته نقد روان
 از دست داد فواره که از خزانه داری گردن فرازی نموده گلهائے سیمین بر فرق خویش نثار میکرد
 بسان بید و لاله شرمسار نشسته زبان در کام کشید چاه که همچو نیک بختان کلیم النفس و مانند
 دولت مند از در باب سخاوت فیض بخش بود از خجالت و انفعال در زمین فرو رفت آب که دے
 از جریان نی ایستاد و بجوش و خروش گرم رفتار در کنده حق پائے بند گشته صورت سنگ
 برگرفت

گلزار زدے خراب گشته	یخ کنده بیائے آب گشته
چون نبض منورده در چمن جو	چون آتش مرده لاله را خو
مجنون برهنه سر درختان	گشتند بر روز تیره بختان
در چشمه غنچه گرد و بر خاست	از مرغ قنار سرو و بر خاست
هم نامیه از سه عمل ماند	هم فافیه نافه در وصل ماند
بشکست زردے بوستان نگ	گردید چمن به بلبلان تنگ
هنگامه روزگار بشکست	بانگ گل و بهار بشکست
در برهنه سازی چمن مشد	صحرایه نشاط را مزن مشد

چنین موسم که جوئے غزین در کمال برودت بود سلطان مرتبه دویم قصد هندوستان
 نموده از راه قتان در حوالی تهنه سید لجه بکے اسے با وجود کثرت لشکر و فیلان کوہ پیکر
 و قنات قلعه و صعوبت جائے از روئے بے ہمتی و بے تدبیری لشکر خود را بقابلہ سلطان
 گذاشته بجانب سند روان شد لشکریان سلطان باستماع این خبر تقاب کرده اوروشیگی

نموده راجه بے حیست را سرداری گلو گرفته پنجر آسا بر خاک هلاک انداخت بمیت
 سخت است پس از باده حکم برون خو کرده بناز جور مردم بردن
 سر اورا از تن جدا کرده پیش سلطان آوردند سلطان از نینعی خوشحالی با نموده تیغ بیدین بر توابع
 و لواحق اورا نده خلق کثیر را بقتل رسانید و غنیمت فراوان از نقایس و نوادر هندوستان
 بدست آورده از آنجا بمیت غزنین معاودت نمود از جمله غنائیم و وسیت دهمشتا و زنجیریل
 چون در ملتان داؤد بن نصیر اعلیٰ حاکم حکومت داشت سلطان را حیست دین بران داشت
 که براه ملتان متوجه شده ان ملک را از و انتزاع نماید درین صورت بغز میت ملتان از
 تهنیه راه راست از دست داده براه مخالف بنا بر آنکه حاکم آنجا خبردار نشود و ناگهان بر سر
 او برسد سوارے کرد راجه اندپال بن راجه جیپال که بر سر راه بود در مقام مخالفت شد از
 طرفین صفوف و صفات آراسته گشت و نبرد و مرانار و داد از آنجا که سلطان قوے اقبال
 بود بھر طرف که روے عزیمت می کرد فتح و نصرت استقبال می نمود راجه اندپال تاب
 صدمات لشکر سلطان نیاورده منہزم شد و خود را در کوهستان کشید چون بسبب جبال
 مرتفعه و محال مشکله و تراکم اشجار و تراحم کرپوه عبور لشکر در آنجا دشوار بود سلطان دست از
 نقابش کشیده در ملتان رسیده حاکم آنجا را ایل و منقاد کرد دهمشت هزار دام هر سال برو
 مقرر کرده احکام شرعیہ را رواج داد چون موسم تابستان بسطوت و جلال در رسید
 شدت حرارت و عدت متوزکوت و مکان با آتش ناگرددانید از آشتی دگر ما و افراط هوا
 چشم خورشید برقان برادر و بر جرم قمر داغ سفید بر آمد رخساره رخ سرخی نمودار کرد
 بر چهره کیوان تیرگی پدیدار گشت فلک تیره رنگ گشته بر حمت جد را از کواکب ابد برتن
 نمایان ساخت سحاب که آب از رگ او خشک شد از غلبه عطش خود را در معاو جبال انداخت
 افتاب بیتاب گشته در ریاسے مغرب فرو رفت و ماہتاب بهمان توده برف تن بگداختگی
 در داد کوه و دشت مانند کوزه آہنگران آتشناک گردید سنگها کار آتش بروے کار آورد
 ریگ تو دما چون ریگ گلخن بتافت و غدیر با و اگیر با بے آب و مرغ و ماہی بیتاب گشت
 عرق از ہر بن موے او میان بجان فواره بیرون دید و مغز و کاسه سر عالیان مانند مجل
 خورشید جو شید باد سموم کار تیر بر دفت جان بکار برد افراط حرارت بدن مردم موم
 وار بگداشت آورده زمین از گرد باد و آتشین بر آورده فلک از رعد فغان

در تاک کشید نظم

غلائق از حرارت گشت بیتاب ز گرمی کارتش میکند آب
 ز باد گرم پنداری بیابان بدینا دوزخی گشته نمایان
 چنان خورشید را هنگام شد گرم که از انسانه اش فواره شد نرم
 شده خون از حرارت در بدن خشک چو در نواف غزالان ختن مشک
 زمین چون دیگ در آتش خروشان میان استخوانها مغز جوشان
 صدف را در میان بحر ذخار گهر در سینه همچون دانه نار

در چنین موسم لشکریان سلطان تاب هوای گرم ملتان نیاورده التماس مراجعت نمودند
 بالضرور سلطان از آنجا متوجه غزنین شده تمام ایام بهار در آن مصر دار الخلافت بعیش و
 عشرت گذرانید چون ایام زمستان در رسید فرمان روای شتابد بد به کوبه کمال آمد
 و جنود سرا بر سکنه افلاک و متوطنه خاک متسلط گردید از اشتهاد سرا افتاب عالتاب
 خود را اکثری در کاف ابری پیچید و ماه جهان افروز پیشتر در دامن محاق میخیزد هوا از
 هجوم ابر همچنان تاریک گشت که فلک با وجود مشعل ماه و شمع کواکب نمودار نمی شد
 سحاب چندان کافوری نمود که مزاج آفتاب با وجود حرارت فطری سرد تر از کافور شد
 از استیلا بر دوت روز در هم پیچیده پست و کوتاه گردید و شب در کاف عنبرین خود را
 دراز کشید از صلابت و مهابت شستا افلاکیان در نقاب سحاب متواری شدند و از سطوت
 جلال سرالزده بر اندام خاکیان افتاد عجزه آسمان از ابر عنبرین مقنعه بر روی انداخت زال
 زمین از برف کافوری نقاب تعبیه ساخت بسیاری غمام بر نه فلک فلک دهم افزود و کثرت
 برف بر هفت زمین زمین هشتم افزون نمود کوه و دشت و مسالک و مشایخ زیر برف
 پنهان گشت اهل روزگار جا بجا زندانی گشته پائے تردد و دامان تعطیل کشید از سختی
 هوای سرما حواس از احساس و قوی از کار باز ماند دست را دستگاه بیرون شدن از
 استین و پا پا میزدی بر آمدن از دامان مانند دست مانند ملامور سوراخ استین میخیزد و پا میخیزد
 خود را در فاد دامان می پوشید با وجود درازی شب سرما بر سر جانان دست درازی نمود
 با وجود کوتاهی روز غلبه بر دوت بر عالیاں هیچ کوتاهی نکرد و نظم
 ز سر آمد متا شیر گردون که سازد ابرتن خود پست و اژدرن

ز سہم تیر سہ ما ہر انور زابر تیرہ تاوردی برون سر
 ز بیم لشکر بیر جسم بہمن گر یزان آتش اندر سنگ دہن
 بدریا ماہی از حسرت براور کہ ہم کا شانہ باشد با سمنہ

در چنین موسم سلطان در ۹۹۳ مرتبہ سوم باز بہندوستان آمدہ باراجہ انند پال کارزار
 نمودہ اورا شکست داد و سی زنجیر فیل غنیمت بدست آوردہ از انجا قلعہ بہیم نگر رسیدہ
 انتزاع نمود چند تخت طلا و نقرہ و خزانہ فراوان و الماس گران بہاد دیگر نوادر و نقائیس کہ
 از ان قلعہ بدست آمدہ بود ہمہ را در میدان وسیع بفرمودہ سلطان چیدند و سپاہ و
 رعیت از تفرج ان انبساط حاصل کردند در زمان بودن در ان قلعہ جشن فرح و طرب آراستہ
 برائے چراغ افروزی حکم عالی بصدور پیوست صاحب اہتمامان چابک دست و
 کارکنان چست بموجب امر علیہ بر چار دیوار باغ چراغ بندی نمودند و بہر درخت بلند
 رنگارنگ فانوس دل پسند آویختند و بر جوہارائے مسلسل ہزاران شمع با انواع صور و
 اشکال افروختند و بر کنار جدول گن ہائے زرین و نہل ہائے تلون کاغذی پرداختند
 بنمطی کہ در زیبائے نمونہ نگار خانہ چین نمودار گشت و دو خوشنمائی شش بہشت برین بظہور
 پیوست و دو چراغ چون زلف بتان نمایان گردید گل چراغ مانند رخسارہ خوبان تازہ
 روئے نمود شمع چون سرو قاست یار دل ربائی کہ ذو چراغ چون جبین شگفتہ دل داز
 مسرت افزائی بکار برد **منقطع**

نہال شمع گل بستی در ان باغ باینی کہ کردی لالہ را داغ
 فرو غش از مسہ تابان زیادہ کہ گذشتی تجلی رو کشادہ
 چراغ از روشنی بالائے دیوار چو انجم بر سر کرسی نمودار
 ز تنویر چراغ صحن گلشن بسان آسمان در روز روشن

و نیز استادان نادرہ کار و کاری گران صنعت شعار انواع آتش بازی حاضر آوردہ
 ہنگامہ تماشائی گرم کردند ماہتابی مانند ماہ نخب روشن گشتہ معجزہ بدیضا بروست کار
 اور و شب افروز از و فورصیا شب افروزی تجلی طور انظہور رسانید و گریز مانند چشم عاشقان
 اشک ریز گلہائے آتشین ریخت چرخ بسان صوفیان صاحب وجد و حال در چرخ
 و گردش آمد ستارہ چون شہاب ثاقب ہمہ سری بکواکب نمود و در رنگ ستارہ دم دار

منو و ارگشت هوائے از بلند پروازی پیغام سرور مخلص والا با فلاکیان رسانید گنج هوائے
در هوائے منتشر گشته بسان گنج قارون زیاده از حصر و شمار گردید پاکر یعنی تو نکه بکردار دیوانگان
سیه مست بر خاستن و افتادن صد نمونه از آغاز کرد و موشک یعنی چکچو در مانند تند غویان جستن
و دویدن و بر خود پچیدن بنسباده نمود هوائے اگر بر هوائی رفت از شرارت ذاتی مردم آزادی
میسود و پهنو چپه اگر پایش در زمین نمی افشردند از تند خوس با فلاک می پچید با جمله تماشای
بجلوه گاه ظهور رسید که فلک هزاران چشم بنظاره آن کشود و انجم بدیدن آن انجمن ارهست

منطق

عجب بزم گاهی شد افلاک تاب که کم بیندش چشم گیتی بخواب
بنظاره اش دیده مد هوش گشت خود بے زبان و زبان گوش گشت

سلطان بعد فتح قلعہ مسطور و حصول هزاران طرب و سرور به غزنین مراجعت نمود مرتبه چاه
درست که قصد ملتان نموده تمامی آن ولایت را بتصرف در آورد و قرا مطلا حده که در آن
ولایت بودند دستگیر شدند بعضی را دست در گردن بسته در پائے فیلان کوه پیکر انداختند
و جمعی را که دست روبرو احکام شرعی می نهادند بیدست و پاسا ختنند و برخی را که سراز
حکم شرعی پچیدند سراز تن جدا کردند و فریقے را که از خود بینی گوش بر او امر سلطان
نداشتند بینی و گوش بریدند و طایفه که سر انگشت بر حرف خطا نهادند نقش انگشت بر جانی و نظم
اگر سلطان نفرماید سیاست زند هر کس بخود لاف ریاست ببلای برهم زند و روی زمین را
نه دولت را بقا باشد نه دین را بود او دین نصیر حاکم انجارا اسیر کرده در قلعہ غورک محبوس
نمودند ادهم سانجا برگ طبعی در گذشت و سلطان بعد فتح انولایت بغزنین مراجعت نمود
مرتبه پنجم درست که سلطان شنید که در هندوستان تها نیر شهرست قدیم و در نزدیکی
آن کولابیت بس عظیم که با اعتقاد اهل هند آغاز آفرینش عالمیان در انجا شده و آن را از
امکنه شریفه دانسته تفصیل در آن کولاب از مشروبات عظمی و سیختن پیوند عنصری در آن مکان
نتیجه رستگاری عقی می دانند و بتجانه کلان و چکر سوم نام بت در انست کفار آن را می پرستند
و در بن صورت بقصد جهاد لشکر فراهم آورده متوجه تها نیر گردید و راجه نرو جپال حاکم انجا
از پنجال واقف گشته ایچی فرستاده پیغام نمود که اگر سلطان ازین عزیمت باز گردد و پنجاه
زنجیر فیل پیشکش بدیم سلطان بران التفات نه کرده در تها نیر رسید راجه مذکور تاب مقاومت

نیاورده بے جنگ و بفرار بناده شهر را خالی ساخت لشکریان سلطان در شهر خالی رسیده آنچه یافتند غارت کردند و بتاخت شکستند و بتخانه انداختند و بت چکر سوم را بغزنین برده بغرموده سلطان بر درگاه بنادند تا پے سپر خلائی گردد

بته چون برادر و همت کس نه سوار و سوار و سوار را ندن کس
نه نیروی دستش نه رفتار پائے و گر بنگنی بر نخیزد ز جائے

مرتب ششم بر سر قلعه نند که بر کوه بالنات است لشکر کشید راجه نروچپال مردان کاری بحافطت قلعه گذاشته خود در کومهار و دشوار گزار کشمیر درآمد سلطان قلعه نند را محاصره کرده در نقب سا باط و سرکوب و سایر اسباب قلعه گیری شروع نمود اهل قلعه عاجز شده امان خواستند مکالید سپردند بعد تسخیر قلعه بدست آوردن اسباب و اموال رو بدره کشمیر متعاقب راجه نروچپال نهاد بسبب صعوبت داخل و دشواری مخارج دست سلطان بر اجه مذکور رسید اما غنیمت فراوان بدست آورد و بسیاری از کفار را رهنمائے دین اسلام نموده واج احکام شرعی و ران دیار داده مراجعت نموده مرتبه هفتم در سنگه بعزم تسخیر ولایت قنوج هفت دریائے هولناک گذشت چون بسر حد قنوج رسید کوره نام حاکم انجا اطاعت قبول نموده پیشکش داد ازا انجا در برن رسید همدت والی انجا قلعه را بقوم خویش سپرده بگوشه خزید اهل قلعه تاب مقاومت نیاورده ده هزار بارهزار دام که دولک و پنجاه هزار روپیه بوده باشد و چند فیل پیشکش داد و ان سان یافتند سلطان انا انجا قلعه مهابن بر کند دریائے جمنار رسید کلچند حاکم انجا فیل سواره میخواست که اذاب بگذرد لشکریان سلطان رسیده اورا مستگیر کردند و خود را بنجر ابدار هلاک گردانید و پیست

زیستن چون بکام خصم بود مردن از زیستن بے بهتر
بعد تسخیر قلعه مهابن بشهر متھرا که شهر زیست بزرگ مشتمل بر چندین بتخانه های عظیم و مولد کرشن بن بسدیو که باعتقاد اهل هند محل حلول ایزد تعالی است و انکان را از اماکن دیگر شریفتر میدانند رید ریچکس بجنگ پیش نیامد تمام ان شهر را غارت کرده بتخانه ها را سوختند و انداختند و مال نرا و ان بغارت بردند و یک بت زرین را شکستند که وزن آن نود و هشت هزار و سیصد مثقال پخته بود و یک پاره یا قوت کچی یافتند که چهار صد و پنجاه مثقال وزن داشت گویند که چند راسے حاکم انجا فیلی داشت به غایت قوی بیکل عظیم شکل

عربده جوتند و صفدر عفریت پیکر اگر به بلندی و بالای بکوه نسبت کرده شود لایق و اگر
به تنندی و تیز روی بباد تشبیه داده اید بنفس الامر موافق در پردلی وصف شکنی و دلاوری
و جنگ آوری انگشت نماند روزگار بود **نظم**

تیز رو و تیز د و تیز گام خوش رو و خوش منش و خوش نام

هم حرکتش متناسب به هم هم خطواتش بتقارب هم

سلطان از ابقیت گران خریداری میکرد و میر نمی شد بحسب اتفاق آن فیل مست بشی
از فیلبانان راسی مذکور گریخته بسراپرده سلطان قریب شد سلطان آن بدست آورده خوشحالیها

نموده خدا داد نام نهاد چون بغزین رسید و غنائیم سفر قنوج بشمار درآمد پنج لک و بست

هزار درم و پنجاه و سه هزار برده و سیصد و پنجاه فیل و قلم درآمد مرتبه هشتم چون سلطان

شنید که راجه نندا حاکم کالنج کوره حاکم قنوج را بنابر آنکه او سلطان را اطاعت و انقیاد نموده بود

بقتل رسانیده سلطان را این سخن ناپسند آمده باستیصال نندا قصد مصر ساخت و در شنگ

متوجه هندوستان گردید چون باب جنار رسید راجه نرو چیال که چند مرتبه از صدمه لشکر

سلطان گریخته بود بامداد و اعانت راجه نندا سدا راه گشته بمقابله لشکر سلطان برآمد چون

اب عیق در میان بود بیکم سلطان نتوانست که از آب گذشت اتفاقا بابت نفر غلام

یکباره آب بازی کرده از دریا گذشته لشکر راجه نرو چیال را از روی جرات و دلاوری

در هم شکستند و از عقب آنها نیز بسیاری دیگر تیز تر عبور کرده جنگ کردند راجه نرو چیال

هزیمت خورده با چند کس بدر رفت و غلامان سلطان بشهری که در آن نواحی بود در آمده

دست بنارت دراز کردند و بتجارتها را مسارانودند سلطان بعد فتح از انجار و بولایت نندا اور

گویند سی و شش هزار سوار و صد و چهل و پنجاه هزار پیاده و سیصد و چهل فیل میش نندا بود

سلطان باتوزک و فیل برابر او نزول نموده پیغام اطاعت و اسلام کرد راجه نندا گردن

از فرمان بر تافته بچنگ قرار داد و سلطان بر بلندی ایستاد و کثرت لشکر فتنم بنظر در آورده

در خود تاب مقاومت ندیده از آمدن پشیمان گردید و جبین نیاز بر زمین خستوع نهاد از حضرت
ایزدی بے نیاز و داور بے انباز درخواست فتح و نصرت نمود **نظم**

اے که خواهی که بلا جان اخری رو بے خود را در تضرع آوری

کین تضرع را بر حق قدر است از بها کا خجاست دیگر جا کجاست

اتفاقاً بدرگاه مجیب الدعوات خضوع و عجز و خشوع سلطان با جابت مقرون گشت و
 بشیت ایزدی همان شب خونی عظیم بنی طرنت را راه یافت تمام اسباب دالات را همانجا
 گذاشته بے جنگ با مخصوصان خویش راه فراموش گرفت روز دیگر سلطان بر حقیقت کار اطلاع
 یافته سوار شده کین گاه مائے الملک جست و بے لشکر او را ملاحظه کرده از مکر و خدایت
 خاطر جمع نموده در شهر رفته دست بغارت و تاراج کشاده عالم غنیمت بدست لشکر
 افتاد و در همیشه پانصد و هشتاد و پنج فیل از فیلمان لشکر راجه نند ایاخته ضمیمه غنائم نموده
 بغزین رفت مرتبه نهم در آنکه سلطان قصد کشمیر نموده قلعه لوه کوت را محاصره کرده چون
 بسبب استحکام و ارتفاع قلعه دست تسخیر آن نرسید بجانب لاهور و بانگرودان شد
 غنیمت فراوان بدست آورده با فتح و ظفر سعادت معادوت نموده مرتبه نهم باز قصد ولایت ننداکر
 بعد رسیدن قلعه گوالیار براسے تسخیر آن محاصره نموده از آنجا که قلعه گوالیار در استواری و محکم
 کارنامه ایست از فرمان دمان پیشین و یادگار سیست از کاراگان متقدمین طایر اولوالا جنه
 خرد برگ و شرفات ان نتواند پرید و سمند تیز و خیال در فضائے انسراع ان نمیتواند جولان
 نمود **منظوم**

یکے قلعه بر روی آن کوہ سار بر آورد دست تا بچرخ چہار
 برو مرغ اندیشہ را راه نیست کس از کار و کردارش آگاه نیست
 بالضرور سلطان بجا کم انجا صلح کرده سی و پنج زنجیر فیل پیشکش گرفته متوجه قلعه کالنجر مسکن راجه
 ننداکر دید بعد رسیدن رانجا قلعه کالنجر را از لشکر محاصره محیط گردانیدند قلعه مسطور بتانت
 و استحکام در هندوستان نظیر ندارد تسخیر آن غیر از بازوے اقبال صورت نمبند و جز
 بقوت سر پنج بخت فتح نتوان کرد **منظوم**
 حصارے چو گردون گردان بکند کرد رفت ز جرش بود پیرہ مند
 و بد قلعه دارش بگردون جواب کند دیده بانی او آفتاب
 چون محاصره بامندا کشید راجه ننداکر وجود محکم قلعه عاجز شده سیصد زنجیر فیل پیشکش
 قبول کرده ز ہزار خواست و فیلمان پیشکش را بے فیلبانان از اندرون قلعه سرو دادند بفرمودہ سلطان
 ترکان شہاست نشان بچستی و چالاکي بران فیلمان سوار شدہ ایل کردند از تظارہ این جرات

و جبارت ترکان اهل قلمه تعجب نمودند و جبریت پذیرفتند راجه نندا شعر هندی بعبار است
 متین و استعارات رنگین که پسندیده شعر فهان خردگزین و گنزیده سخندان دانش آیین بوده
 باشد در مدح سلطان نوشته ارسال داشت زبان دانان هند مضمون ان را بعض رسائند
 سلطان مسرت اند و گذشته تحسین نمود و بجلد وی ان منشور حکومت پانزده قلمه ضمیمه کالنجر نموده
 با تحف دیگر مرحمت فرمود راجه نندا نیز مال بسیار و جواهر بسیار در عوض ان بخدمت
 سلطان مرسل نمود و سلطان بعد صلح بغزنین معادلت کرد و مرتبه یازدهم باز لشکر هندوستان
 کشیده بقصد تغیر سومنات لوانه توجیه برافراخت این سومنات شهر است بزرگ
 بر ساحل دریائے محیط و بتخانه مشهور معبد بر اهمه بتان زرین دین بتخانه بسیار و بزرگ
 ترین بت را سومنات نامند گویند که در زمان بهمنیران بت را از خانه کعبه بر آورده در اینجا
 گذاشته اند و در کتب سلف اهل هند مرقوم است که ان بت از زمان کرشن که چهار هزار
 سال منقضی شده معبود و مقبول بر اهمه است با بجله از غزنین روانه شده قطع منازل و طی
 مراحل پیش نمود در اثنا راه حکم بر عرض لشکر بصد و پیوست بتقدیم این امر یادلا
 جد کار و قورچیان کار گزار تعیین شدند در عرصه چون عرصه امید در غایت وسعت و مانند ست
 امل در نهایت فحش سپاهی چون قطرات امطار در میان و اذرو و بچو اوراق و از بلر اشجار
 در فصل بهار برون از حد حصر و شمار و مکننت و اقتدار آورده فوج فوج سواران شیر
 انگ و قومان قومان یلان صف شکن در رنگ جوهر های شمشیر در این نشسته و اسپان
 و فیلان را در برگستان پنهان کرده صف با آراستند و علمای رنگین به ترتیب پسندیده
 بر افراشتند از آمینه فیلان آفتاب در دل شب پدیدار گشت و از کثرت غبار علم در فشان
 بمشال شمع و فانوس نمودار شد منظم

شده اندران عرصه کارزار	مه بر علم منخسف از غبار
علمها سر از اوج کرده برون	شده آسمان خانه چل مستون
رسم ستوران دران پهن دشت	زمین شش شد و آسمان گشت میشت
یلان سرانند از دگیتی فروز	سواران جنگ آور و کیسه توز
همه بادل شیر و نیردی ببر	ز نوک سان شان خرمشیده ببر

سپاهی به بسیاری از ریگش گزشتہ گہم مروی از جان خویش
 ندیدہ کسے پشت ایشان بجنگ بچستی چو باد و چو کوہ از درنگ

انتظام بخشان لشکر و بخشیان شہامست سیر باین پسندیدہ عرض لشکر بنظر عالی در آوردند
 از آن منزل سلطان کوچ بکوچ راہی گردیدہ بعد طے راہ دور و دراز در شہر نہر الہ کہ طنطنہ نمود
 سلطان مسکنہ انجا فرار کردہ بودند رسید شہر را خالی یافتہ علیہا از انجا برداشتہ راہ سومات
 یعنی پاتن پیش گرفت چون در آن سرزمین نزول لشکر ظفر اثر اتفاق افتاد اہل آن شہر در آن
 سومات بر روی کشیدہ اما در جنگ شدند بہادران لشکر ویلان صفدر بقدم ہمت
 و علم نہمت بر معارج قلعہ کشای طریقہ عروج پیش گرفتہ داخل قلعہ شدہ بجنگ تردد بسیار
 مفتوح کردند لوازم غارت و تاراج بعمل آمد و خلق کثیر قتل و اسیر گشت بتخانہا از بنیاد
 برکنند و سنگ سومات را پارچہ پارچہ کردہ پارہ بہ آن را بغزنین بردہ برد مسجد گذارشتہ
 کہ پے سپر خلائی گردد۔ القصہ سلطان پس از جہاد از انجا لوائے مراجعت برافراشت

بیرم دیورا جہ عظیم الشان بر سر راہ بود از آمدن سلطان آگاہ بودہ سدر راہ گشت انواع
 دست برد نمود اکثرے را کشتہ و خستہ مال و امتعہ فراوان تاراج نمود چون لشکر سلطان
 از مسافت بعید آمدہ و از ایام امتداد سفر و بسیاری جنگ کہ در سومات و دیگر جاہا کہ
 روداد ماندہ و عاجز شدہ بود سلطان بمقتضائے وقت صلاح جنگ ندیدہ طح دادہ
 براہ ریگستان متوجہ لتان گردید راہ صحرائے پرتاب و طے اب پیش آمد ریگ تودہ ہا
 چون کورہ آہنگران در تپ و تاب بود و شدت سموم کار آتش مینمود اگر طایرے در ہوا پرید
 از اثرے حرارت کباب شدی و اگر وحشی در آن گزشتی از کثرت حرارت بیجان شدی
 کسے را اب بجز سراب نظر نیامدی و بجز دانیہائے ریگ دانہ غلہ بدست نیفتادے طنونی

بنودہ اب او جز اشک نوامید بنودہ نان او جز قرص خورشید

نہ در وی سایہ جز از شب تار نہ در وی بہترے جز بستر خار

بسیبے آئے و سے غلگی و بے علفی لشکریان سلطان تعب و عنا کشیدند و اکثرے
 از تشنگی و گرمسنگی راہ صحرائے عدم پیش گرفتند سلطان بفرادان محنت و رنج بغزنین
 رسید مرتبہ دوازدهم در او آخر سالک بغز میت تابش جمعی کہ در وقت مراجعت از سومات
 برکنارہ دیائے سندہ بہ لشکریان سلطان بے ادبی کردہ بودند و آزار و اضرار رسانید

لشکر عظیم بجانب ملتان و سند کشیده تا چهار هزار کشتی ساختند و بر هر کشتی سه شاخ آهن در کمال قوت و حدت مضبوط کرده یکے بر پیشانی و دوبره دو پهلو پرداختند چنانچه هر چه مقابل این شاخها آمدی خورد لشکری و منعم گشتی ان کشتیها را در آب سر داده و جوانان را با تیر و کمان و بندوق و قاره نشاند و بواسطه اتصال معا بد او ردوان مردم خبردار شده اهل و عیال و اطفال خود را بجزایر فرستاده جریده بمقابل نشستند و جنگ عظیم در پیوست اکثرے از انجما عت که مقابل کشتیها آمدند کشته شدند یا غرقه بحر فنا گشتند سلطان بعد استیصال و گوشمال انجما عت بد مال بغزنین معاودت کرد و القصه سلطان با خلاق حمیده خلق بصفات فرخند موصوف بود بشجاعت جنگ و دلآوری اصلی مالک ستانی و جهانگیری مینمود و بسپه آرای و تیغ گذاری مخالفان را منکوب و مغلوب و مقهور میکرد بر عیبت پروری و داد گستری عالم را رونق می بخشید و بعدالت و رزای و انصاف پند و پی ستمکاران را بسزا و ستمدیدگان را بدمای میرسانید بخطاپوشی و عطا پاشی مجربان را نوید بخشش میداد و بسجاعت سخی و زربخشی مقلان را توانگر می ساخت دینداری و پر سیزگاری کشیمه قومیه او بود در ترویج احکام شریعت غرا و اجرا او امر ملت بیضا بحیه رضیه داشت تقصیب دین نوعی در ضمیر میرش مضمر بود که بقصد حصول ثواب و دوا زده نوبت بهندوستان یورش نموده لوائے فتح و نصرت برافراشته مراتب جهاد و غزای بطهور رسانید از نجیبت اهل اسلام او را غازی گفتندے و از بسکه نیت صاف و هست عالی و حوصله فراخ و شجاعت ذاتی و بخت بلند و طالع ارحمند داشت بهر طرف که رود او ظفر و فیروز مندی بطریق استقبال پیش آمد نظم

هر جا که جنیتش رسید
افتسار برهنه پادوید

شیران جهان شکار کرده
وز مور چکان کسار کرده

عزمش بظفر ناز و نخچیر
دولت بقیاس شیر و نخیر

در سخندانی و نکته نهی و لطیفه گوئی و مدعاشناسی نظیر خود نداشت و شعر متین و معنایین رنگین میگفت و فضیلت و علمیت درست داشت فضلا و شعرا را اعزاز و احترام میکرد با انجما عت رعایت و احسان بسیار مینمود و سرآمد فضلائے روزگار و سر دفتر شعرائے نامدار مولانا سائے حسن بود که در شعر خود فردوسی تخلص مینمود و چه تشبیه آنکه در شهر طوس حاکم انجا باغی ترتیب داده فردوسی نام نهاده بود پدر مولانا باغبانی ان باغ داشت بدین تقریب

مولانا در شعر خود فردوسی مینوشت چون از اتفاقات درغزنین رسید و حقیقت فضل و کمال او سلطان ظاهر گردید او را در صحبت خود جا داده پایه قدرش از فضلای آن عصر بلند ساخت و بکارش شاهنامه امر فرمود و مولانا بمقتضای دانش و الاحساب الامر سلطان عالمی قدرش اینک مشتمل بر احوال سلاطین کیان و فرمانروایان ایران و توران و دلاوری و دلیری و شجاعت و مردانگی رستم و اسفندیار و افراسیاب و سهراب و دیگر پهلوانان نامدار بصفت هزار بیت در مدت سی سال درست کرده اگر چه در عهد سلطان کتاب نظم و نثر بسیار از طبع شعرائی نامدار بعرصه ظهور آمده اما شاهنامه را اشعار رنگین و حسن مضامین و مقدمات ندرت آئین و حکایات لطافت آگین نزار هست دیگر دارد و مرغوب طبایع سلاطین عظام و مالوف قلوب طوایف انام است و شعرائی والا فطرت در تعریف و توصیف این کتاب اشعار بسیار گفته اند از انجمله آنکه بیت

هر آنکس که شهنامه خوانی کند اگر زن بود پهلوانی کند
و سلطان اگر چه چندین هزار غلام داشت اما سر آمد ایشان ملک ایاز بود که سلطان در کمند عشق او گرفتاری داشت گویند که این ایاز خلعت والی کشمیر بود و بخورد سالی همراه پدر خویش در شکارگاه رسید جمعی از عیاران آدم و زو و بقا بوسه که یافتند ایاز را بدست آورده ازان ولایت بدر رفتند و در بدخشان رسیدند آن لعل درج شاهنشاهی بدست سوداگری بقیمت خاطر خواه فروختند و از تقدیرات قادر مطلق شاهزاده بغلامی منسوب گشت و آن سوداگر اگر چه اقسام اجناس نفیسه و انواع اشیای غریبه و زو و اهر جوامهر شاهوار و قدر غرا بدار و غلامان عثمان شعار و کنیزان پری دیدار با خود داشت اما نظر بر حسن و جمال ایاز قیمت آن را از جمیع اسباب و اشیای زیاد و بنحاطر آورده او را از جهان عزیز تر داشته در تربیت و پرورش توجه بر می گماشت بقصد تجارت از بدخشان درغزنین رسید و رحل اقامت انداخت و دست سوداگری در چار سوسه بیع نمودار ساخت و ران مصر شهرت یافت که تا جرعه با قسام اجناس نادره و اسباب گرانمایه رسیده و غلامی همراه دارد که نظر صورت بین بقطاره آن تاب نیار و ازین خبر خور و دوزبزرگ و وضع دشریف بقصد دیدن آن ماه فلک ببری هجوم آورده نظاره آن ماه پاره مستلزم مفتون می شدند و بر زبان می آوردند که بے شایسته تکلف اگر چهره نورانی آن بهاء آسمان نسبت داده شود رواست و اگر در حسن و خوبی بهر بوسه

کنعان مقابل کرده آید سزااست و همه کس شایسته و فریفته گشته مائل به خریداری آن گوهریج
 دلداری شده قیمت آنرا از قیمت شاید کفائی گذرانیدند تا آنکه صیت حسن و خوبی آن سروتون
 محبوبی در گوش سلطان رسید سوداگر را معه آن سلطان ملک جمال طلب داشت و بجز و مشاهد
 مبتلا و مشتاق گشته عنان اختیار از دست داد و بمقتضای فریفتگی و شایستگی آن را بقیمت
 گران آنچه سوداگر میخواست بلک زیاده بران خرید و انیس انجمن خاص و مجلس اختصاص
 گردانید و شایسته خوس و او بخت دامن موسی او گشت حسن ادایش سحر سازی و فرخنده
 لقایش و لنوازی بکار برد و تکلم شیرینش راحت آنرا ز روح روان و خنده نکینش
 مسرت پیرای دل و جان گردید زلف عنبرینش زنجیر خرد کامل مشکینش سلسله عقل شده و
 عشقش بر کشور دل کوس فتح نواخت و محبتش در ساحت سینه لولای ظفر بر افراخت تیر
 نگامش بکار دوزی پرداخت و خندنگ بزرگانیش جان را خسته و مجروح ساخت الحق عشق
 است پرده بر انداز شرم و جبار بر هم زن امتیاز چون و چرا دامش از لوث کفو و ناکفو سزا
 ساختش از خس و خاشاک حسب و نسب معر اعل را با خدث وصل میدهد و حیر را با حیر
 پیوند میکند بدرگامش شاه و درویش برابر و در حضرتش خواجه و غلام همه منظم

این عشق که هست بجز دوزخ و عیش	نه شاه شناسد و نه درویش
این عشق ز دل چو بست محل	نه گام شمارد و نه منزل
عشق است که یافت بلمستی	دست همه را بخیره دستی
چون عشق رسد با تشن تاب	صد زهره آهین کند آب
عشق است هزار شعله در تاب	عقل است هزار پنبه در آب

القصد سلطان عاشق و شمع و اطوار و شایسته حسن آن ماه دیدار گردید او را بر تمامی خادم و حشم
 برگزیده مامور امر و محکوم حکمش گشت اشعار رنگین و ابیات ندرت تضمین در محمود نامه
 و دیگر رساله از عشق و محبت او گفته سوز و رونی در از نهانی خویش بعرصه ظهور آورده
 چنانچه قصه عشق و نیاز سلطان حسن و نیاز ایا از مشهور است و در اکثر کتب مسطور علی الخصوص
 مولانا زلالی این داستان را باین شایسته مضامین نادره تحریر و آورده چهره آرای
 نظریت بلند و صورت پیرای فکر از جبهه خویش گشته اما مولانا می نویسد که سلطان آن ماه
 دل فریب را در خواب دیده و بودن آن محل کان دلبری را در بدخشان در همان خواب

معلوم کرده زینجاوار عاشق آن یوسف دیدارگر دیده بلباس فقیری و بدخشان رسیده ایاز را
 بصورتی که در عالم مثال مشاهده کرده بود شناخته بقیست گران خرید و در غزنین آورده با او
 نزد عشق و محبت باخت و بعضی شعرانوشته اند که ایاز اگر چه حسن صوری و جمال ظاهری چندان
 نداشت لیکن در اخلاق پسندیده طاق و باوصاف گزیده شهره افاق بود و از حسن سیر
 جانفرائی و دل ربائی مینمود و از نیکو خصایل مردم را شبیفته و فریفته میکرد و اینهمه شیفتگی سلطان بر
 سیرت نیک خصایل فرخنده و ادائے نجات و غمهای حمیده او بود **منظومه**

نیکی مردم نه نکور و نیست غمهای نکو مانده نیکی و نیست
 هر که در وسیرت نیکو بود آدمی از آدمیان او بود

با بجمه سلطان چون بجد کهنوت رسید و موسی سفید در محاسن پدیدارگر و دید بصلاح حکما بر لای حسن افزای چهر
 نورانی خویش شروع بخصاب نمود بے شایبه تکلف و با خلد تعلق بخصاب در ایام شبیب و نق افزای شبابت
 و چهره شرمزده را ذریعہ آب تاب محاسن سفید را حسن افروز جوانی و عهد پیری را سرمایہ مسرت و کامرانی موسی
 کافوری را کسوت آدای عنبرین و ریش برف نازا خلعت پیرایه مشکین چین افشوده را جویبار است و بوستان
 خزان را نسیم بهار از تاثیر آن آب رفته در جوئے بر نائے باز می آید و جوانی خفته چهره بیداری می آید پیری
 آمده رخت اقامت می بندد و جوانی رفته صورت معاودت می پیوندد و تاثیرات آبجیات دارد که در
 پیری و نق جوانی بر مے کاری آرد و معجزات خضر در هیچ است که کنگی رازیب زینت نومی بخشد **منظومه**

جوانی چون نسیم نو بهار است و لے بر رنگ بوسے گل سوار است
 اگر دریا فتی برداشت بوس و گر غافل شدی افشوس افشوس

اگر چه حکیمان و دانشمندان پیشگان خرد منش بر لای موسی سفید بخصاب طرفه صنایع و نادره اختراعات
 کرده اند اما قانون گویان اقلیم وجود در نسخه فکر و شهو و چین و دستور اهل بقلم آورده که چون از
 کشور بدن عالمیان بهار ربیع جوانی منقضی گردد و خریف پیری در رسید و عزل عمل شباب
 و نصب احکام شبیب در میان آمد و عود جوانی بیرون از حیزا مکانی است جمعی بواهبوس
 معلوب نفس که در ایام پیری ریش را رنگ کردن نشاط جوانی تصور کرده اند فی الحقیقت
 نور را در ظلمت می پوشند و صبح را بشام مبدل می کنند حسن محاسن را بے رونق و زیب
 چهره را زایل می سازند در موسم خزان جو بیار در باغ روان کرده توقع رونق بهار داشتند
 محض ابهی است و در زراعت قابل هد و اب دادن و امید سرسبزی نمودن و ابی و بارچ

کہنہ و فرسودہ لارنگین نمودن و از و چشم نوی داشتن از عقل و دراست و از گل پڑ مرده
امید شگفتگی کردن بہ بیخروی نزدیک بالفرض اگر از خضاب ریش تقلید جوانی میشود فرسودگی
ن و وژویدگی چہرہ و گم گشتگی احساس حواس و کم شدگی قوائے بدن و خمیدگی قامت
دلیل است قاطع و حجتی است ساطع بر رسیدگی عمر یا آخر رباعی

چون پیر شدی کار جوان نتوان کرد پیری است نہ کاری نہان نتوان کرد
در ظلمت شب ہر آنچہ کردی کردی در روشنی روز بہمان نتوان کرد

القصہ چون سلطان را ایام شباب در گذشت و عہد شیب نمودار گشت و در بارغ جوانی
خزان پیری در رسید حواس صوری کمی پذیرفت و در قوائے بدنی تفاوت ظاہر گشت جوانی
لوس رحلت نواخت صنعت نماند توانی طرح اقامت انداخت بلیت

جوانی بود خوبی آدمی چو خوبی رود کی بود خوری
بنائے عمر اگر ہمہ با بحیات رسیدہ آخر خلل پذیر و ددم حیات اگر ہمہ بفیض سیما فیض
یافتہ بر باد میرود و دیوان کہ از منشور حیات جاوید بنام احدی مر قوم نگشتہ و طفرائے
زندگی ابد بر اسم بیچکس بشت نشدہ ہمگنان را ازین دار فنا بمنزل بقا باید شتافت و ہمہ
س را در جولانگاہ آخرت بباید تاخت درین صورت سلطان در آنکہ بعلت دق و رحمت
ضیق انفس اورنگ خلافت خالی کردہ سمند زندگانی در جولانگاہ مرگ تاخت از شہرستان
ہستی بجانب نیستی رفتارہ رحیل نواخت منظم

ز فوٹ شہنشاہ دنیا و دین	و گرگون شدہ آسمان و زمین
بنائے جہاں از حوادث خراب	دل خلق شد ز آتش غم کباب
ز خون دل از چشم ما راند رود	ہمہ کرد جامہ سیاہ و کبود
چو خامہ ہمہ سینہا کردہ چاک	ہمہ بر سرافشانہ از غصہ خاک
ببریدہ شب زلف پر پیچ و خم	گریبان جان چاک زد و صدم
ز خون گشت روسے زمین لالہ گون	ردان گشت از چشمہا رود خون
بگردون گردان برآمد فغان	زادہ وز فریاد پر شد جہان
برآمد ز جہان فغان و خروش	ز دل رفت صبر و ز سر رفت ہوش

گویند در زمان مسکرات مات کہ زمان ترک از تعلقات دنیا کے دون وقت توجہ

بایزدی چون است سلطان از بسکه دلش در سلسلہ دنیا بند و در گرداب تعلق غرق بود فرمود
 کہ امتام امتعه و انواع اقمشہ و اجناس غریبہ و اشیائے عجیبہ و جواهر زوہر بے نظیر
 و لولہ لالائے دلپذیر و آلات طلا و نقرہ و ادوات مرصع و زینہ و سایر خزاین کارخانجات
 و تمامی اسباب تجملات انچہ موجود است ہمہ را از نظر بگذرانند فرمان پذیران حسب الامر
 بعزل آوردہ تمامی نفوذ و اجناس در پیشگاہ منظر برچیدند سلطان نظر بر ایں انداختہ دانگی
 بکسی نداد و از مفارقت آن حسرت خوردہ رحلت کرد و نظم

ز رو نعمت اکنون بدہ کان تست	کہ بعد از تو بپیرکان ز فرمان تست
پریشان کن امروز گنجینہ چست	کہ فردا کلیدش نہ در دست تست
کسی گوئے دولت زدینا برد	کہ با خود نصیبی بعقبے برد
تو با خود سیر تو شہ خویشتن	کہ بشفقت نیاید ز فرزند وزن
غم خویش در زندگی خور کہ خویش	برودہ سپرد از د از حسرت خویش
بنمخواری چون سرانگشت من	نخارد کے در جہان پشت من

دست سلطنت سی و پنج سال *

امیر مسعود بن سلطان محمود بعد رحلت پدر و الا قدر زینت افزائی اورنگ
 خلافت گردید اما برہند و ستان یورش نتوانست کرد *

امیر ابو سعید بن امیر مسعود از شش برادر کلان تر بعد پدر سریرا رائے
 فرماں روائی گشتہ عدالت و نصفت را رواج داد و دو مرتبہ برہند و ستان یورش نمود
 لیکن چندان دست نیافت بعد اہندام تجانہ و بعضی اکثہ معاودت کرد *

بہرام شاہ برادر امیر ابو سعید پس از برادر کلان اورنگ نشین جہان بانی
 گشتہ برہند و ستان یورش نمود بعضی بلاد و امصار کہ پدر و برادر کلانش مسخر نمودہ
 بودند بہ ورثہ شیر بہ تیغ در آوردہ امرائے خویش در ان اماکن نصب کردہ مروج قوانین
 اسلام گردید اما سلطنت او درہند و ستان بقا نیافت و در ضبط ممالک ایران و توران
 و محاربہ بلطین ان دیار بسر برد و کتاب مخزن اسرار از تصنیف مولانا سائے نظام الدین
 گنجوی و کلیدہ دمنہ تالیف علامہ نصر اللہ مستوفی در عہد او درست شد و او در عہد
 از بچہان قانی در گذشت *

خسرو شاہ بن بہرام شاہ چون اورنگ آرائے فرمان روای گشت سلطان علامہ الدین حسین غوری غالب آمدہ غزنین را از دستخلص نموده در تصرف خویش آورد و خسرو شاہ ہزیمت خورده از ملک موروثی خویش برآمدہ رو بہ ہندوستان نہاد و لاہور را بہ تیغ درآورد تا آخر عمر بحکومت ولایت پنجاب قیام ورزیدہ در ۵۵۰ھ در خطہ لاہور چراغ زندگانی ادا و تند باد اجل منہ شد مدت سلطنت او پنجاہ و ہشت سال ۴

سلطان خسرو ملک بن خسرو شاہ بعد رحلت پدر بر سند حکومت ولایت پنجاب متکلم گشت چون سلطان شہاب الدین برادر سلطان غیاث الدین بن سلطان علامہ الدین غوری از جانب برادر کلان خویش نیابتاً در غزنین می بود و بمقتضائے کار طلبی بر اطراف ممالک لشکر میکشید کہ بہت بہ تیغ ہندوستان بستہ علی التواتر بر لاہور یورش کردہ خسرو ملک را بخار بہ و مجادلہ عاجز گردانید۔ آخر الامر خسرو ملک تاب نیاوردہ در ۵۵۲ھ ہجری نزد سلطان شہاب الدین در غزنین رفتہ ہمان طرف ودیعت حیات سپرد مدت حکومت او در لاہور بہت و ہشت سال از ابتدائے سلطان ناصر الدین سبکتگین تا خسرو ملک ہفت تن مدت دو صد و ہفتادہ سال سلطنت غزنین و بلاد ہندوستان کردند ۴

سلطان شہاب الدین عرف ناصر الدین محمد

برادر کلان او سلطان شمس الدین مشہور بغیاث الدین ولد سلطان علامہ الدین حسین خلافت غور داشت سلطان شہاب الدین از جانب برادر کلان خود بر غزنین لشکر کشیدہ در ۵۶۹ھ فتح نمودہ نیابتاً بحکومت آن ولایت قیام ورزید چون شجاعت مند و کار طلب و دلاور و صاحب اقبال بود کہ مرتباً دوبر بستہ قصد جہانگیری و ممالک ستانی نمود مرتبہ اول ولایت ملتان از تصرف فراموش و او چ را از قوم تہاتہ تیغ درآورد و نایب خود را گذاشتہ بغزنین مراجعت کرد مرتبہ دوم در ۵۷۵ھ باز در ملتان و او چ آمدہ براہ رگستان غزیمت گجرات کرد را کہ بہیم دیو مرزبان افلاطیت لشکر فراہم آوردہ صفوف مصاف آراست و جنگ عظیم روداد چون لشکر سلطان از مسافت بعید رسیدہ ماندہ و مندبور شدہ بود معہذا از قطع مسافت رگستان رنج بے آبی و تعب بے غلگی کشیدہ و لشکر را سائے بہیم دیو فراوان و تازہ زور بود جنود سلطان را بزخم تیر و دم شمشیر و نوک سنان و ضرب بند و ق گشتہ

دختہ گردانید پیت

تراک تیر و چاکا چاک شمشیر دریدہ مغز پیل وز ہرہ شیر
 قضا را راکے ہیم دیو غالب آمدہ فتح یافتہ بسیاری از لشکریان سلطان را علت تیغ بیزین
 نمودہ و سلطان ہزیمیت خوردہ ہزاران رنج و تعب رجعت نمودہ بغزین رسید مرتبہ سویم
 در ششہ لو اکے توجہ بہست لاہور برا فراشت سلطان ملک خسرو از نسل سلطان محمود غزنوی
 کہ شمشہ از احوال او تخریر در آمدہ حکومت لاہور داشت بعد محاصرہ و محاربہ فتح قلعہ نزدیک
 رسید خسرو ملک عاجز شدہ پسر خود را بایک زنجیر نیل بطریق پیشکش فرستادہ صلح نمود و
 سلطان پیشکش ہر سالہ مقرر کردہ بغزین معادت نمود مرتبہ چہارم در ششہ بر سر دیول کہ
 بہتہ مشہور است رفتہ تمام ولایت در کنار دریائے سندھ بضبط در اور و دھفایس و
 نواوران دیار بامال بسیار گرفتہ برگشت مرتبہ پنجم در ششہ باز بولایت لاہور آمدہ محاصرہ و
 مجاہدہ نمود خسرو ملک تاب نیادردہ در قلعہ لاہور متحصن گردید سلطان نواحی لاہور غارت کردہ
 در میان دریائے راوی و چناب قلعہ سیالکوٹ را کہ بنائے آن از قدیم است و شکست
 در نجات کہ در ارکان آن راہ یافتہ بود تجدید و ترمیم تعمیر نمودہ نایب خود را گذاشتہ برگشت
 و خسرو ملک باتفاق طایفہ کہو کہر ان مدتی محاصرہ قلعہ سیالکوٹ نمودہ بے نیل مقصود بلاہور
 عود کرد مرتبہ ششم در ششہ باز سلطان از غزنین بلاہور آمد و خسرو ملک بعد تحصن عاجز شدہ
 غیر از احضار چارہ ندانستہ بلا زمت سلطان سید اور سلطان با خود و غزنین برو و در لاہور تہاب
 خود نصب کرد و خسرو ملک در ہانجا محلہ زندگی قطع نمود مرتبہ ہفتم در ششہ سلطان باز ہندستان
 آمدہ قلعہ سہرورد را کہ در ان زمان دارالایالت را جہائے عظیم الشان بود بدست آوردہ یک ہزار
 و دویست سوار در انجا گذاشتہ در موضع نزین کہ الحال ان را تلمادری گویند رسید راکے پتہوا
 فرمان روا سائے ہندوستان باشکر گران و توپخانہ فراوان بران سر زمین آمدہ صفوف مصاف
 آراستہ ہر دو لشکر بہم مقابل گشتہ داد و مرواگی دادند شطرم

دو دریا کئے در موج و جوش آمدند

دو ابراز و دو سر در خروش آمدند

زمین آہنیں شد سپہا بنو کس

برآمد ز ہر دو سپہ بوق کوس

زمین شد چو دریائے آدینیت

ز بس کشتہ و خستہ و رنجیت

از آنجا که آفتاب مراد از مطلع امید بر ترقی می آید و شاید مرام از پرده آرزو بسازد و کرشمه
چهره میکشاید قانونی است قدیم که ایزد جہاں آرا چون میخواهد که برگزیده خود را بر فراز تخت
فرمان رواست متکلم سازد از مبادی حال آن نیکبخت را مورد محن و مشاق گردانید و در زمان
معمود ابواب ادراک مقصود بر روی او میکشاید مشنوی

درین دیر کهن رسمیت دیرین که بے تلخی نباشد عیش شیرین
نیفتد در جہاں کس را بلاست که ناید زان بلا بوسے عطاست

اگرچه درین محاربه سلطان جلالت باکرده مراتب تہور بجا آورد اما چون در شیت ایزدی
فتح و نصرت بر وقت دیگر موقوف بود درین مرتبه بر شکر سلطان شکست افتاد و کہاندی
رستے برادر رستے پتہوراکہ حاکم دہلی بود غالب آمدنیل سوار حملہ آورده با سلطان در اوینت
و بازوے سلطان را بضر نیزہ مجروح ساخت نزدیک بود کہ سلطان از شدت درد
زخم بیہوش شدہ از اسپ فرو افتد درین وقت غلام خلیج بچہ در رسید عقب سلطان بر
اسپ نشسته از رزمگاہ بیرون آمدہ در لشکر گاہ رسیدہ سلطان را سلامت بمنزل رسانید
در رفع غوغائے کہ از زخمی شدن سلطان و نارسیدن در منزل در خلائی بود نمود و سلطان
زیادہ ازان صلاح جنگ ندیدہ از آنجا معاودت کردہ بہزار تعب و محنت در غزنین رسید
درائے پتہور بعد فتح در سہرند آمدہ قلعہ را از کسان سلطان بعد محاصرہ کیال و کیاہ تخریر نمود
بکسان خود سپرد مرتبہ ہشتم در ۸۸۰ھ باز سلطان بلشکر گران متوجہ ہندوستان گردید و
در ہمان موضع نزاین کہ سابقا جنگ شدہ بود نزول عساکر طرفین اتفاق افتاد ہنگام صبح کہ شاہ
چرخ برین مہر چارم سپہر تیغ ظلمت سوز بقصد انتقام ہندوی تیرہ روزگار شب از نیام
گیتی کشیدہ لشکر کافر کیش ظلام رو با نہزام داد و اعلام سیہ فام جنود لیل از پر تو ما بچہ راست
انوار سلطان ہنار رو بجاب نوازی ہنادر دلاوران جنگ جو و بہادران پر خاشخو با ہمدگر پیوستند
و جنگی کہ از داستان رستم و اسفندیاری^{۱۱} بودہ باشد و کارنامہ افراسیاب تواند بود بروے
کار آوردند و روح آن پہلوانان را بر فلک برین شناخوان خود گردانیدند گاہے ترکان جلالت
کیش جرات و جبارت نمودہ بر ہندوان غالب می شدند و گاہے ہندوان تہور اندیش
از دلاوری و دلیری بر ترکان غلبہ می آوردند **منظم**

صفت ترکان رسید بهر مصاف تیغ بر کرد سپند و ان ز غلاف
 ترک و هند و بهم در افتادند داد مردی و مردی دادند
 جو بهائے زخون چو گشت و ان سران کشتگان سیل و ان
 هند و ترک بسکه کشته شده دشت هموار پشته پشته شده
 از قضا ترک چیره دست افتاد لشکر هند را شکست افتاد

چون مشیت قادر علی الاطلاق بران شد که سلسله جهان بینی هندوستان از فرقه هندو منقطع
 گردد و این مملکت و ظل سلطنت و سایه عدالت فرمان ر وایان مسلمین در اید و در ممالک
 هند و راج اسلام بمنصه ظهور رسد نسیم فتح و نصرت بر اشجار علام اقبال سلطان و زید و
 مہال دولت رائے پتھورا در عواصف ادبار از بیخ و بن افتاد یعنی رائے پتھورا ناگهان
 در رزمگاه دستگیر گشته قتل رسید و شکر یانش جمعی علف تیغ خون اشام مبارزان ظفر جام
 گردید و فریق لبستان جانستان بہادران نصرت نشان جان در داد و بسیاری را خرمن
 مہتی از آتش توپ و تفنگ پاک سوخت و اکثرے پایمال فیلان کوه مثال شدند و
 خلق ابنوہ بدست شجاعت مندان نصرت منش گرفتار گشتند و کہاںڈے رائے برادر
 رائے پتھورا کہ سپہ سالار بود ہر میت را غنیمت دانستہ بعد سعی و تلاش جان خود را
 از ان مہلکہ سلامت برد

چنان بمیناک و ہراسان گرخت کہ زنار را از گرانی گسخت
 قلعہ سرستی کہ تلاوری بودہ باشد و ہانسی و اجمیر کہ دار الملک رائے پتھورا بود بتصرف
 کسان سلطان درآمد مال و امتعہ ان قلاع بدست بہادران فیروز مند افتاد و سلطان بعد
 فتح چند روز در ہمان سرزمین اقامت و زیدہ و فراہم آوردن پراگندگیہائے ممالک
 و امن و امان شارع و مسالک و بخشیدن مرہم بہ جراحت ہائے قلوب رعایا و برآیا و
 تسکین و بہائے کافہ خلایق و انتظام مہام ملکی و مالی مساعی جمیلہ بکار بردہ پس از حصول
 جمعیت خاطر از سر انجام امور مملکت و کار ہائے سپاہ و رعیت ملک قطب الدین
 ایک را کہ غلام برگزیدہ او بود در قصبہ کہرام ہفتاد و سہ دہائی نایب سلطنت گذاشتہ
 خود براہ کوه سواک روان شد اکثر محال کوہستان را غارت کردہ غنیمت فراوان
 بدست آوردہ بغزنین رفت بعد معاودت سلطان ملک قطب الدین ایک نیابتاً

در سرانجام مہمات جہانبانی و انتظام معاملات ملک ستانی مقید گردید و اسرعا و قلعہ دہلی و میرتبہ تخیر نموده بہر جا حکام نصب گردانید و در سال دوم قلعہ کول نیز مسخر کرد و قلعہ گویار و بداون و دیگر قلاع فتح کردہ بر سر گجرات رفتہ انتقام شکست سلطان کہ سابقا تخریر در آمدہ از رائے بہم دیو گجراتی گرفتہ انولایت را تاخت و تاراج نمودہ بفتح و نصرت بدہلی مراجعت کردہ خطبہ و سکہ بنام سلطان رواج داد و از ان تاریخ شہر دہلی دار الخلافت سلاطین مسلمین مقرر گردیدہ مرتبہ نہم در ۵۹۶ ہجری باز سلطان از غزنین بہند آمدہ ولایت قنوج را مفتوح کرد و رسید زنجیریل و دیگر اموال غنیمت گرفتہ برگشت چون سلطان غیاث الدین برادر کلان سلطان کہ اسم سلطان بر دہلی و جہان گذران را پدر رود کرد سلطان از روی جو امر دی و والاہمتی ولایت غور و ترکستان و خوارزم و دیگر ممالک بوارشان قسمت کردہ خود بر ولایت غزنین قناعت نمود مرتبہ دہم چون سلطان شنید کہ در نواحی لاہور طایفہ کہو کہران عصیان ورزیدہ قتلہ فتنہ و شرارہ شرارت بر افروختہ اند پسند برائے تادیب ان کردہ از غزنین رد بلاہور آورد ملک قطب الدین نیز از دہلی بخدمت سلطان رسیدہ باتفاق یکدیگر گوشمال انجامتہ بد مال بے اعتدال کردند سلطان بعد تبیہ انفرقہ و تنظیم امور ملکبہ از لاہور معاودت بغزنین نمودہ چون نزدیک رسید در دیہی از دیہات توابع غزنین از دست فدائے کہو کہر کہ برکاب سلطان رفتہ بود باتفاقی کہ روداد در جہ شہادت یافت گویند کہ خزانہ بسیار از طلا و نقرہ و جواہر زواہر از و ماند و از انجملہ پانصد من الماس کہ از جواہر نفیسہ است بقلم درآمد و دیگر اموال از ہمین قیاس باید کرد بہیت

دریاب کنون کہ نہت بہت بہت کین دولت و ملک میر و دست بہت

پانزدہ نوبت سلطان بر ہند وستان یورش کرد و دوم مرتبہ شکست خورد و دیگر مرتبہ بفتح و نصرت کامیاب گشت چنانچہ تفصیل آن بقلم درآمدہ تا آخر عمر سی و دو سال سلطنت نمود از انجملہ فرمانروائی ہند وستان پانزدہ سال و دو ماہ سلطان قطب الدین ایک غلام زر خرید سلطان شہاب الدین نیا بٹا حکومت ہند وستان داشت بعد از انکہ سلطان در جہ

شہادت یافت از دہلی برآمدہ در لاہور رسید اصالتا سریر رائے خلافت گشت و پانزدہم ربیع الاول سن ۶۰۰ ہجری خطبہ بنام خود کرد چون انگشت خنصر او شکستہ بود از نیہت اورا بیک گفتند سہ سلطان غیاث الدین محمود برادر زادہ سلطان شہاب الدین از فیروزہ کوہ

چتر و تجلات بادشاہی برائے قطب الدین فرستادہ بخطاب سلطانی مخاطب ساخت
 این سلطان در بخشش و بخشایش داد سخاوت و جوانمردی دادے و مستحقان را زیادہ از خواہش
 عطا نمودی دست جو دو سخایش گردانلاس از چہرہ مفلسان بر افشاندی و ابر کرم و عطایش
 عبا ریاس از صفحہ حال تنگدستان فرو نشاندی سخاوتش دامن و جیب آرزو مندان براموئی
 ہمتش ارباب عسرت از آرزو نیاز بے نیاز فرمودی بیست

باہمت او حوصلہ دریا تنگ بارفت او مرتبہ گردون پست
 چون لکھا باہل احتیاج انعام دادی از نیہت در ہند اورالکھ بخش گفتندی در میان او و
 تاج الدین یلدوز کہ یکے از بندہ اسے خاص سلطان شہاب الدین بود بعد سلطان در غزنین
 ہم سلطنت بر و اطلاق یافتہ بود بر سر لاہور مخاصمت و منازعت گردید و قصد یکدیگر کردہ
 آتش محاربہ بر افروختند از طرفین صفہا آراستہ بجنگ پر داختند بہادران جانفشان تیغہا
 اختہ اسپان انداختند و تیر بار تاقتند و جانہا شگافتند منظم

مسلح مکمل زاہن جوان چو معنی دلائل مغلق نہان
 دران رزم تیرے کراشت جیت چو مضمون جربستہ در دل نشست
 بالاخر تاج الدین تاب مقاومت نیاوردہ منہز گشتہ در کرمان اقامت ورزید و سلطان منظر
 و منصور شدہ بہ استقلال کمال سلطنت پر داخت در شتہ و در چوگان بازی از اسپ
 افتادہ گوئے زندگی بچو لانگاہ آخرت رسانید مدت بہت سال حکومت ہندوستان نمود
 از انجملہ سلطنت غزنین چہار سال *

سلطان آرام شاہ پسر خواندہ سلطان قطب الدین

چون سلطان مرحوم پسر صلیبی کہ سزاوار جہان بینی تواند بود نہداشت ارکان دولت باتفاق
 یکدیگر آرام بخش پسر خواندہ سلطان را کہ سوائے او وارثی نبود بکلم وراثت در شتہ و خطہ
 دل کشائے لاہور بر اورنگ فرماندہی اجلاس دادہ سلطان آرام شاہ خطاب کردند با طرآن
 ممالک احکام و مناشیر صادر گشت و نوید عدالت و نصفت بخلائق رسید درین اثنائے
 امیر علی اسمعیل حاکم دہلی باتفاق جمعی از امرائے ملک التمش را از بداون طلبداشت و
 ملک در دہلی رسید و قلعہ را در تصرف خویش در آورد و سلطان آرام شاہ از استماع آمدن

ملک از لاهور در حوالی دہلی آمدہ صف آراستہ باندک محاربہ فرار نمودت سلطنت
 قریب یکسال +

سلطان شمش الدین عرف ملک التمش

اور سلطان قطب الدین ایبک لک چیل خریدہ بغرزندی گرفتہ دختر خود را در مناکحت او
 در آورده بود بعد فتح گواہیار امارت انجا با و ارزانی داشت پس ازان برن و آن نوامی بدو
 تفویض نموده بتدریج ولایت بداون ضمیمہ حکومت او گردانید چون علامات شجاعیت و
 مردانگی و ایات فراست و فرزانی از دہنصہ ظہور رسید و بار بار در حضور تہودات مردانہ بجا آورہ
 آخر کار بہ پایہ امیرالامرائے رسید و خط آزادی از سلطان یافت بعد ازانکہ سلطان قطب الدین
 درگذشت و از سلطان آرام شاہ امور خلافت تمشیت نیافت باتفاق امیر اسمعیل سپہ سالار
 و دیگر ارکان دولت از بداون آمدہ ستنہ بر تخت جہانبانی جلوس نموده بخطاب سلطان
 شمش الدین مخاطب گشت التمش از اگویند کہ در شب خسوف متولد شود چون صاحب
 تردد و شجاع بود بزور شمشیر اکثر ممالک در حیطہ تصرف آورده فرمانروای ہاستقلال نمود
 دران زمان چنگیز خان فرمانروای خوارزم و ترکستان بود سلطان جلال الدین از پیش چنگیز خان
 منہزم گشتہ بر سر لاهور آمدہ محاصرہ نمود سلطان بالشکر بسیار از لاهور رسیدہ مقابلہ نمود
 جلال الدین تاب نیاورده بطرف سند و سیوستان بدر رفت در ۲۶ سالہ اینچی عرب جامعہ ظاہر
 جہت سلطان آورد سلطان مراسم اطاعت بجا آورده فرحت و شادمانی نہایت کرد چند روز
 شہر را آرایش داد و کوس شادی نواخت در ۳۱ سالہ بر ولایت مالوہ یورش نموده مظفر گشت
 و بتجائز مہاکال کہ از مدت سیصد سال تعمیر یافته مد فایت متانت و حصانت بود خراب
 ساختہ از بنیاد بر انداخت و تماشال را جہ بکرماجیت و دیگر بت ہارا آورده بر در مسجد جامع
 دہلی بر زمین فرو برد تا لکد کوب خلایق گردد و القصد در طاعت و عبادت مولع بود و در ہر جمعہ
 مسجد جامع رفتہ با دوائے فرایض و نوافل قیام در زیدی و وعظ شنیدی و رقت کردی و در
 ہر باب خدا پرستی بکار بردی روزے ملحدان دہلی اتفاق کردہ روز جمعہ ناگہان مسجد ہجوم

۱۰ در کتبہ ہا و سکہ جات این پادشاہ نامش التمش نوشتہ است کہ در ترکی محافظ سلطنت را
 میگویند +

آورد و تیغها کشیده قصد سلطان نمود و چندے را قتل رسانیدند و سلطان از آنجا سلامت
برآمد و آن ناعاقبت اندیشان تقاب کرده نتوانستند دست بر سلطان رسانند و خلق کثیر
بر بامها و دروازهها برآمده ان طایفه را بزخم تیر و تفنگ و خشت و سنگ هلاک نمودند و سلطان
در دو تخته رسیده بمنتقام بے اندامیهای آنجا اکثری را علف تیغ بیدین نمود و با بجمه سلطانی
باستقلال کرده بعدالت و نصفت زندگانی مے نمود و رعایا و برابرا خوشنودگر و اینده باطل
معی در گذشت مدت سلطنت لو بست و هشت سال و یکماه ۴

سلطان کن الدین فیروز شاه بن سلطان شمس الدین التمش

بعد پدر و الا قدر در سن ۶۲۶ بر تخت خلافت جلوس نمود چون بنزه از عقل و قابلیت از سلطنت
نداشت کثرات لذات نفسانی و افراط احتیاط خیمانی و هوای عشق و کامرانی و کامرانی
ایام جوانی او را از امور جهان بینی بازداشت و خزانه در انعام لولیان و از دال و مسخره و مطرب
و مطربه صرف میکرد و بے پروائی و لاؤبالی زلیست می نمود چون خبری از احوال سپاه
رعیت خبر نئے گرفت و دایم انخر بوده شرب شراب با فراط رسانید اگر چه اسم سلطنت بر
سلطان بود اما بی بی شاه ترکان و والده او که کنیزک ترکیه بود نظر بے پروائی و ناعاقبت
پسر خود داشته سرانجام مہام ملکی و مالی بر ذمه همت خود گرفته ناظمه امور جهان بینی گشت
و مقتضائے کوتہ اندیشی که در سرشت زنان خمر است حریمهای سلطان شمس الدین را
که همچشم او بودند آزار و اضرار رسانید و قطب الدین پسر سلطان بے گناه قتل نمود و بعضی امور
ناشایسته که سزاوار از خاندان بادشاهان نباشد از و بطور رسیدار کان دولت نظر
بر بے پروائی و نارسائی سلطان و تسلط و استیلائے مادرش داشته با خود اتفاق کرده
از و برگشتند و ملک اعز الدین ایاز حاکم ملتان را تحریک سلطنت دہلی نموده طلب داشتند
و او از ملتان لشکر گران فراہم آورد و عازم دہلی گشت سلطان نیز بقصد مقابله از دہلی برآمده
در کھرام رسید و پیش از آنکه ملک اعز الدین ایاز برسد امر لے از سلطان انحراف و رزید
در دہلی رفتہ بی بی رضیہ بنت سلطان شمس الدین را بر تخت نشاند و سکہ و خطبه بنام او کردند
و بی بی شاه ترکان را مقید ساختند سلطان باستمع این خبر از کھرام رجعت نموده در کیلو کھتری
رسیده امادہ جنگ گردید و بی بی رضیہ فوجی از بہادران شجاعیت پیشه بر سر او از دہلی تغین

نمودند که جنگ سلطان و شکیر گشت و بعد چند گاه سلطان و مادرش در زندان خانه فوت شدند
ایام سلطنت او یکسال و شش ماه و هشت روز.

سلطان بی بی رضیه بنت سلطان شمس الدین التمش

در سال ۶۳۲ با اتفاق امر او و زرا اورنگ آراء خلافت گشته سکه و خطبه بنام خود در وارج داد و بتدبیر صائبه و افکار ثاقبه تنظیم امور خلافت و جهان داری و تنسیق مهام ملکی و مالی بعنوانی که لائق هو شمنان و الاخر بوده باشد در پیش نمود و نظام الملک محمد چند یکم بوزارت امتیاء داشت با اتفاق اکثر امرا این که از اطراف بدرگاه سلطان رضیه بودند حقوق نعمت را بکفران انحراف حقوق ساخته طریق بغی پیوده سلوک مخالفت و ناهنجاری در پیش کرد و بامراء دیگر که از پیشگاه حضور بیرون بودند ناهان نوشته ترغیب بداندیشی نمود ملک نصیر الدین تاشی جاگیر دار او ده که سلطان رضیه موافقت داشت بعزم مدد و اعانت سلطان رو بدلی آورد امراء مخالف به اندیشه تباہ استقبالش نموده او را دستگیر ساختند و او از ضعف بدن این جهان گذران را پدر و در و در سلطان رضیه از معانیه این حال بتدبیر صائبه خود جمعیت مخالفان را پریشان گردانید و هر یک بخواست و بگریز نهاد و نظام الملک در کوه سر مورد آمد و رخت هستی خود را ازین جهان فانی بر بست و امر وزارت بخواجه مذهب که نائب نظام الملک بود تفویض یافت و بختاب نظام الملک ملقب شد و امیران دیگر بختام ممالک دستوری یافتند و ملک اختیار الدین مسکین امیر حاجب شده بوفور دانش و رسوم اعتقاد انچنان تقرب بهم رسانید که هنگام سواری دست در بغل سلطان رضیه انداخته سوار میبود سلطان رضیه که در شجاعت و عدالت از مردان بهره دانی داشت لباس مردانه در بر و کلاه خسروانه بر سر نهاده سریرائے سلطنت شدی و بارعام داد و بیداد از ان که خاطرش از نظام این ممالک اطمینان یافت با عساکر بسیار جانب سهند نهضت نمود در اثنائے راه امرائے ترک بر او خروج کرده جمال الدین یا قوت حبشی را که امیر الامرا شده بود از قید حیات نجات دادند و سلطان رضیه در قلعه سهند محبوس ساختند و معز الدین بهرام شاه بن سلطان شمس الدین با بپادشاهی برداشته دلی را متصرف او در آوردند درین وقت ملک اختیار الدین التونیه که ب حکومت سهند ممتاز بود سلطان رضیه را در عقد از وارج خود کشید سلطان رضیه در اندک

مدت باتفاق امرای برترتیب عساکر پر داخته عنان عزیمت بصوب دہلی معطوف ساخت سلطان معزالدین بہرام شاہ کہ جانشین اورنگ فرمازدای ششہ بود لشکر عظیم بعزم مقابلہ و مقاتلہ در مقابلہ سلطان رضیہ فرستادہ ہنگامہ آراسے نبرد و کارزار گردید و ہنگام مقابلہ طرفین وز و غور و بسیار در نواحی کیتھل لشکریان سلطان رضیہ رو بہزیمیت نہادند و سلطان رضیہ و ملک اختیارالدین بہت زمینداران آن ضلع دستگیر آمدہ بہ تاریخ بہت و پنجم ماہ ربیع الاول ۶۳۷ھ رحلت گزین عالم جاودانی گردیدند مدت سلطنت سلطان رضیہ سہ سال و ششماہ و شش روز و ۱۰

سلطان معزالدین بہرام شاہ بن سلطان شمس الدین التمش

روز دوشنبہ بہت و ہشتم ماہ رمضان ۶۳۷ھ سلطان معزالدین بہرام شاہ باتفاق اکابر و امرا و ملک بر سر پر سلطنت جلوس فرمود چون ملک اختیارالدین باتفاق وزیر مملکت نظام الملک مہذب الدین جمیع امور مملکت را از پیش خود گرفت و ہمیشہ سلطان معزالدین را کہ سابق منکوہ قاضی اختیارالدین بود در حبالہ نکاح در آورده یک فیل بزرگ بہ درخانہ خودی بہت چون دران زمان غیر از سلاطین دیگرے فیل نمیداشت انیمعی مقوی بدگمانی باو شد سلطان معزالدین چندے از فدائیان خود را فرمود تا ملک اختیارالدین را بزخم کار و شہید ساختند و ملک مہذب الدین را نیز دوزخم بر پہلو زدند و او زندہ بدر رفت بعد ازان ملک بدرالدین سنقر روی امیر حاجب گشت و تمام امور مملکت را موافق رسم و قانون قدیم انتظام داد و اتفاقا ملک بدرالدین سنقر با غوائے جمیع از اہل فتنہ در انقلاب ملک با صدور واعیان وقت مشاورت نمودند و روز دوشنبہ ہفتم ماہ صفر در خانہ صدر الملک تاج الدین کہ مشرف ملک بود ہمہ اکابر فراہم آمدہ در باب تبدیل سلطنت سخن کردند و صدر الملک تاج الدین رابط طلب نظام الملک فرستادند کہ او نیز شریک مصلحت شود و صدر الملک فے الفور سلطان معزالدین را ازین حال اطلاع دادہ یک کس عتمادی سلطان را در گوشہ پنهان داشت خود بخدست نظام الملک آمدہ از اجماع قاضی جلال الدین کاشانی و قاضی کبیر الدین و شیخ محمد شامی و مردی کہ آنجا بودند اخبار کرد و نظام الملک دفع الوقت نمودہ آمدن خود را بوقت دیگر انداخت و صدر الملک حقیقت حال بوسیلہ خادم سلطان کہ پنهان داشتہ بود بخدست سلطان معروض داشت سلطان بہمان ساعت بر سران جماعت رفتہ ایشان را

متفرق گردانید و ملک بدرالدین سنقر را بجانب بداون فرستاد و قاضی جلال الدین کاٹھانی را از قضا معزول گردانید بعد از چند ماہ کہ ملک بدرالدین از بداون بدرگاہ آمد سلطان اورا و ملک تاج الدین موسیٰ را قتل در آورد و قاضی شمس الدین کہ قاضی مہر پورہ بود و پائے پیل انداخت و این معنی سبب زیادتی و ہم دہراس مردم گشت وراثتائے این حال روز دوشنبہ شانزدہم جمادی الآخر سنہ ۷۷۳ و ۷۷۴ افواج مغول چنگیزی آمدہ لاہور را محاصرہ کردند ملک قراقتش کہ حاکم لاہور بود چون در مردم موافقت ندید نیم شبہ از لاہور برآمدہ بجانب دہلی رفت و شہر لاہور از ستم چنگیز خانیان خراب و نابود شد و خلق کثیر اسیر و گرفتار گشت چون این خبر بہ سلطان معز الدین رسید امرا را بر در قصر سپید جمع فرمودہ بیعت تازہ کرد ملک نظام الملک وزیر مملکت را با مراے دیگر جہت دفع شر مغول بجانب لاہور فرستاد چون لشکر بلب آب بیاہ کہ قریب قصبہ سلطان پور است رسید نظام الملک کہ در باطن با سلطان منافق بود امرا را از سلطان برگردانیدہ بنیاد کرد و خدعیت نمودند عرضداشت کرد کہ از دست این جماعت منافق کہ ہمراہ من کردہ اند کار سے نخواہد آمد و این فتنہ شکنین نخواہد یافت مگر سلطان باین طرف نہضت فرماید سلطان از روسے سادگی و اعتمادی کہ بردا داشت در جواب نوشت کہ این جماعت کشتنی و سیاست کردنی اند بوقتش بسزا خواہند رسید چند روز مدارا نمایند نظام الملک آن فرمان را با مراے لشکر نمودہ ہمہ را با خود متفق گردانید چون سلطان باین حال اطلاع یافت خدمت شیخ الاسلام قطب الدین بختیار خاں را بلکے تسلی امرا فرستاد امرا بیچ وجہ مطمئن خاطر نشدند و شیخ برگشتہ بدہلی آمد بعد ازان نظام الملک و سایر امرا بقصد دفع سلطان معز الدین بدہلی آمدند و سلطان معز الدین را محاصرہ کردند ہر روز جنگ سے انداختند چون مردم شہر با مرا متفق بودند روز دوشنبہ ہشتم ماہ ذیقعدہ سال مذکور دہلی را گرفتہ سلطان معز الدین بہرام شاہ را چند روز محبوس گردانیدہ قتل آوردند مدت سلطنت او دو سال و یک ماہ و پانزدہ روز

سلطان علاء الدین مسعود شاہ

چون سلطان معز الدین بہرام شاہ را نظام الملک کورنگ قتل در آورد و ملک معز الدین بلہن امیر الامرا از روسے تسلطی کہ داشت بر تخت خلافت جلوس نمودار کان دولت بر سلطنت

اوراضی نشدند سلطان علاءالدین را که اثار شد از ناصیه حال او ظاهر بود از قید برآورده
 در ۶۳۹ به سریر جهانبانی اجلاس دادند ناصرالدین و جلال الدین پسران شمس الدین را که در
 زندانخانه محبوس بودند خلاص کرده ناصرالدین را ولایت بهراتیج و جلال الدین را ولایت قنوج
 نام زد کرده رخصت دادند ملک نظام الملک را که در امور سلطنت کلیه دخل داشت تعقل
 درآورده پاداش کفران نعمتی رسانیدند منظم

بچشم خویش دیدم در گذرگاه که زد مرغی بجسان مورکی راه
 هنوز از صید منقارش نپروا خست که مرغی دیگر آمد کار او ساخت
 چو بد کردی مباحش امین ز آفات که واجب شد طبیعت را مکافات
 بدین فیروزه ایوان پر آفات بدی را هم بدی باشد مکافات
 زینکی نیک بینی و ز بدی عنسم ز جو جو روید و گندم ز گندم
 بعد چند گاه سلطان از طریق عدالت و نصفت انحراف ورزیده آئین اخذ و قتل در پیش
 کرد جمیع امرا از و برگشتند و با خود اتفاق کرده ناصرالدین را که اثار قابلیت و حق مشناسی از
 ناصیه حال او ظاهر و اطوار خدا دانی و ایزد پرستی از مقال او با هر بود از بهراتیج طلبداشته
 بر تخت فرماندهی اجلاس دادند سلطان علاء الدین را مسلسل در قید نگاه داشتند چنانچه
 در زندانخانه مرغ روح او از حبس تن پر و از نمود مدت سلطنت چهار سال و یک ماه و
 یک روز +

سلطان ناصرالدین ولد سلطان شمس الدین

سلطان در ۶۴۴ از بهراتیج آمده تاج خلافت بر سر نهاده سکه و خطبه بنام خود رواج
 داد ملک غیاث الدین بلبن را که بنده و داماد سلطان شمس الدین بود منصب وزارت
 داده بخطاب العت خانی و عطائے چتر و در باش سرافراز گردانید و مدار الهام
 تمام سلطنت برائے رزین او تفویض نمود و صدف گوش او بجوهر نرزد و اهر نصایح و لالی
 ستالی مواعطه و داده رعیت پروری و معدلت گستری بر او فرمود که اختیار مهابم جهانبا
 و مدار نظام امور ملک را فی بدست تو دادم کارے کنی که فرداے قیامت بدرگاه عدالت
 بادشاه حقیقی مراد ترا شمرند و انفعال گردانند ملک بلبن بمقتضائے فراست خدا داد و عقل

ماورزاد آنچنان قواعد نیابت و شرایط و کالت بتقدیم رسانید که رعایا و برابا در هادامن دامان
درآمد و جمیع امور مالی و ملکی رونق تازه و رواجی نیک یافت و احدی از امرائے ایلانے تصرف
در کار ملکست نماند و سلطان نیز عدالت گستر و رعیت پرور و درویش طینت و ملکی طوینت
بوده در رفاهیت و آسودگی رعیت همست و الا نهست مصروف داشتی در عهد خلافت
او ملک آباد و رعایا و لشکر دل شاد گردید و وصیت نیکنامی و گلبانگ رعیت پروری این بادشاه
و وزیر در انکشاف گیتی انتشار یافت **بسم**

وزیر چنین شهریاری چنان جهان چون نگیرد قرار چنان
از بسکه سلطان حق پرست و ایزد شناس بود خراج و باج مالک در مواجب سپاه و نذر
در ویشان خدا آگاه و وظایف و ادا و فضلا و علما و بذل مستحقان و انعام مسکینان و وزیران
و صرف عمارات مساجد و خانقاه و قنطره و منازل و سرائے برائے مسافران و باغات
و برادران و انهار و غیر ذلک که از آثار سعادت و اسباب ذکر جمیل است خراج کردی
و برائے ذات خود تصرف نمودی و در سائے دو مصحف بخط خود نوشته و جہ قیمت آن
را قوت ساختی نو تزییک از نوکران سلطان سرکار مصحف که بخط سلطان بود از روسے خوش آمد
بقیمت گران خرید چون انیمینی بگوش سلطان رسید منع کرد که آیند مصحف بخط من علانیہ
فروخت نکنند بطریق اخفائے نمطے که احدی واقف نشود می فروخته باشند تا در جہ
قوت حلال اختلال روند و ازین رو که سلطان در ویش نهاد و فرخ نژاد بود بیج کنیزے و
خادمه سوائے منکوحه خود نداشت و او برائے سلطان طعام می بخت روزے آن ملکہ جهان
التاس نمود که بسبب بختن طعام دست من آزاری یابد و تصدیع مالا لطاق میشو و چه خوش
باشد که کنیزے خریدہ شود او به بختن طعام قیام ورزد و از نمینی بیج قصوری نیست سلطان
جواب داد که بیت المال حق سپاه و مساکین و مستحقین است مرا نمیرسد که چیزے از آن
برائے خود صرف کنم و دا به خرید نمایم صبر کن تا خدا بعتائے ترا در آخرت نتیجہ این مشقت
خواهد داد **منظم**

ترا با نفس کافر کیش کار نیست بدام اورد که این طرفه شکار نیست
اگر مار سیہ در آستین است به از نفسے که با تو ہنشین است
باجملہ سلطان بعدالت و انصاف جہان بانی نموده برگ طبعی در گذشت و بہ بہشت برین

اصل گشت مدت سلطنت او نوزده سال و سه ماه و ہفت روزہ

سُلطان غیاث الدین بلبن عرف الف خان و داماد نرسل الدین

چون سلطان ناصر الدین و ولایت حیات سپرد و از اولاد او وارثی کہ جانشین سریر خلافت
بودہ باشد نبود درین صورت تمامی امرا از خورد و بزرگ اتفاق کردہ الف خان را کہ مدالہام
ممالک بود سلطنت برداشتہ سلطان غیاث الدین مخاطب کردند در سال ۶۶۹ ہجری بالانشین
سریر فرمان روای و سایہ گزین چتر گیتی کشائے گشتہ سکہ و خطبہ را رواج داد بغایت دانا
و پختہ کار و صاحب تجربہ و وقار بود تمامی کار را از رویے ہمیزگی و سنجیدگی کردی و باگاہی
و ہوشیاری مہام مرجوعہ بنظام آوردی **مثنوی**

چہ نیکو متاع است کار آگاہی کزین نقتد عالم سب اداہی
کسے سر برارد بعالم بلند کہ در کار عالم بود ہوشمند

کار عالم و ممالک جز ب مردم اکابر ن فرمودی اشرار و مخاذیل و اراذل و باطل را بکار و دخل
ندادی تا نسبت صلاح و تقوی بر کسے مشخص نشدی عمل ن فرمودی و در نتیجہ حسب نسب
مبالغہ نمودی و اگر بعد سپرد عمل در کسے نقص ذاتی و صفاتی ظاہر گشتی فی الحال
تغیر دادی **قطر**

ندہ ہوشمند روشن رائے بفر و مایہ کار ہائے خطیر

بوریا بافت گر چہ بافندہ است نبرندش بہ کار گاہ حسیر

و میفرمود کہ جملہ مردم را بیک نظر نباید دید موازنہ حال ہر یک نگاہ باید داشت اگر نوکر امیل
و نجیب را بے اعتبار و خوار داشتہ بد گہر و فرومایہ را نوازش و سر ہنداز باید کرد و ہچنان
است کہ سلاح سر بہا انداختن و اسلحہ پارا بر سر بستن و کار شمشیر بکار و دو کارستان را بوزن
کردن و کار دست را بہا و کار گوشش را بہ بینی فرمودن **بیست**

بود پا از برائے رہ سپردن نباید دیدہ را چون پاشمردن

باجملہ تا آخر عمر با سفلہائے ایام ہمزبانی نکرد و اراذل و اہل ہزل و دور مجلس خود راہ نداد
گویند فخر نامی رئیس بازار کہ ساہا خدمت در گاہ کردہ بود بمقربان در گاہ التجا آورد کہ اگر

سلطان یک بار به او همزبانی نماید بسیاری از نقد و جنس پیشکش کند چون این معنی بعرض سلطان رسید پذیرائے نیافت و فرمود که از همزبانی با امیر بازار مهابت سلطانی از دل عوام زایل می شود چه گنجایش که بطلع زر با این مردم همزبان شوم الفقه سلطان مظهر اوصاف پسندیده و مصدر سیرت حمیده بود امر را از وقوع تقصیر تا زیاده زدوی و بقصاص رسانیدی صلابت و دہشت او در دل امر اقوی بود ارکان دولت و غربا در معاملات و مناقشات و در عدالت او مساوی بودندی و در جمیع امور عدل را کار فرمودی و از قهر و سیاست احدی را قدرت نبود که قدم از جاده اطاعت بیرون نهد و در صحبت اہل و عطا حاضر شدی و مو عطف شنیدی و رقت کردی و او امر و نواری را کما نیغی رعایت نمودی و ضوابط و قوانین ملک را که در ایام فرمانروائی پسران سلطان شمس الدین مختل و مندرس شده بود تجدید استحکام و استقامت دادی و مبانی عدل و رافت بر اساس بنیادی نظم

عدل نوریت کز و ملک منور گرد
وزنیش ہمہ کہ آفاق معطر گردد
عدل پیش او و مراد دل در پیش بر
تا ترا آنچه مراد است میسر گردد

و وقتی کہ سلطان در مسافرت بر سرابی و یا خلایبی و یا نالہ و یا قنطرہ رسیدی امرائے بزرگ را فرمودی تا چوب ہادر دست گرفته اہتمام نمودندی او را مریضان و پیران و عورتان و طفلان و چارہ پایان لاغر را بی مزاحمت گذرانیدی و تمامی فیلان و دیگر دو اب سرکار را برائے گذرانیدن خلایق گذاشتی و در اینچنین اکنہ چند روز توقف کردی تا مردم بسہولیت گذشتندی در ایام خانی اگر چه بشراب خوردن و جشن ساختن و امراد ملک را بہانہ گرفتن و قمار باختن و زربا بابل مجلس صرف کردن و ندیان بذلہ گو و شیرین سخن و مطربان خوش آواز را در محفل راہ دادن رغبت تمام داشت اما بعد از آنکہ سہارای خلافت گشت از تمام ملاہی تائب گردید و بادائے فراہین و نماز تہجد و اشراق و چاشت و دیگر نوافل و موافقت جمعہ و جماعت قیام داشتی و اصلاً بیوضوئی بودی و در خانہا بزرگان رفتی و بعد از نماز جمعہ زیارت مقابر کردی و بر جنازہ اکابر حاضر شدی و تعزیت رفتی

پسران و خوشیان میت را انعام دادی و ظالمت بحال داشتی نظم
بدانش بزرگ و بہمت بلند
باز و دلیر و بدل ہوشمند
نہ امصلائے رایش بجز امر خیر

نه در شهر محزون نه در کوه و دشت خیانت در اندیشه کس گذشت
 امان در زامنش بحدی رسید که منسوخ شد رسم قفل و کلید
 به نیروی مردی و فرهنگ خویش بگردون برافراشت ادنگ خویش
 باین دافش و راس و این و فر گمان در نیاید که باشد بشر
 با وجود این همه اعمال حسنه و افعال مستحسنه در باب بخی و اهل طغیان خدا پرستی را
 بگوشت گذاشته کمال جباری و قهاری کردی و سرسوزن از رسوم جباری فرو گذاشتی
 و بواسطه بخی یک کس لشکری و شهری و ملکی را بر انداختی و مصالح ملکی بر همه مقدم داشتی

نظم

اگر آتش قهر انداختی بیک شعله زان کشور سوختی
 بکوه ارزکین سایه انداختی چون خورشید بگداختی
 بخشم از سوخته چرخ کردی نگاه شدی تیره رخسار خورشید ماه
 از آنجا که سلطان پیاوران میل بسیار داشت طوطی گویند و شارک سخن سرا و قمری خوش احوال
 و بلبل هزار داستان و کوه و زمزمه ساز و دیگر طيور دل نواز که بوسيله سخنان خوش و صوت
 و دلکش از بنی نوع خود با شرف و کرامت دارند و از سخن طرازی و زمزمه پردازی عزیز و لها
 و محبوب خاطر و انیس صحبت با و مجلس مجلسها اند و سر طایران خوش پیکر و نیک منظر که
 صنایع افریدگار با انواع نقش و نگار مزین ساخته مثل طاووس زیبا فرح افزا که چهره شاد
 سرور از آئینه او مشاهده میتوان کرد و دراج خوش مزاج که از نظاره جمال او زبان بسجنان
 قدرت بدایع آفرین توان کشاد و مرغ زرین زینت تضمین و بکبک فرخنده آمین و امثال آن
 باعث طرب خاطر قدسی بود و اعظم از تماشای فرحت پیر اکبوتران پری زاد بودند الحق
 آن مرقان بلند پر داز تیز پر فلک سیر ملک سیر از کمال خوبی گوئی سبقت از طيور روزگار
 و از دفر لطافت طایران جهان را برده خود کرده طاووس که بزیبای شهره آفاق است برلای
 نظاره ایشان همه تن دیده گشته عندلیب بهشت که به نغمه طرازی مشهور است بزمزمه
 سازی شان آفرین کرده هائیکه همسایونی از بال هایون اتان گرفته و عقاب ماناکه
 بلند و س از بلند پر دازی آنها آموخته از مشاهده جمال بیشال انطايران فرخ فال پری از
 حسن خویش بری گشته خود در کج توار می مستور شده چون رونق افزای کاکبک پشت

بام آشیانه خویش گردیده زمزمه دلکش و فوائے دل فریب بریکشند گویا ترانه بار بدست
 که مستعازا دل می رباید و جان می بخشد و یا نغمه داؤد است که شنوندگان را حیرت می افزاید
 و عشرت می دهد چون بقصد دانه چینی فروی آیند عرصه زمین را رشک گلشن می سازند گوئی
 گلبائے رنگارنگ است که در چمن بهار شگفته تماشا بیان را مایل خود ساخته و در زمان
 بال کشائی چون اوج گرام میشوند سطح هوا پر از کواکب می نمایند و از نهایت بالاروی آب
 از چشمه خورشید میخورند و دانه از خوشه پر وین می چینند و از بلند پروازی هم زبان کواکب
 میگردند و تماشا ئے افلاک می بینند اگر چه اهل زمین را با اهل آسمان راه سخن مسدود و درو
 محبت مفقود است اما زهی این خاکیان که با فلاکیان راه سخن دارند و رابط اخلاص بنطرو
 می آرند **منظم**

هر پری پیکرے بجلوه ناز راست چون مرغ شوق در پرواز
 گرم خو بهمچو معنیز بر نایان تیز رو بهمچو عمتل دانا یان
 ره نور دان آسمان و زمین دانه چینان خوشه پر وین
 همه گرم بلند پروازی از فلک بر ده گوئی در بازی
 همچنان سلطان راسل بشکار بسیار بود پلنگ برق آهنگ و باز قوی چنگ سیاه گوش
 سخت کوش و آهوا آهو گیر و شاهین دکو هیله بے نظیر و باز آسمان پر واز و جره هنر پر داز و
 بحری موج خیز و سره صنعت انگیز و چرخ فولاد چنگ و باشه و شکره تیز بال و دیگر انواع
 جانوران شکاری فراهم آورد و ز به این مستی پر که از و فور هنر پروری و نادره کاری زبردست
 سلاطین و الاقتدار و مرعوب قلوب خاقین نامدار شده اند بادشاهان و الا شکوه از عشق و
 محبت این طایران از تحت سلطنت و اورنگ خلافت برخاسته صحرا نورد و دامون گرد
 می شوند و از مشاهدات تیز پرواز و نادره کاریها انشراح و در تباح حاصل مینمایند باز بلند
 پرواز نوعی مداح را میگیرد که دلبائے عشاق را نگاه دبران ماهر و شاهین ندرت تضمین
 کلنگ را چنان بچنگ می آرد که هوش را کرشمه نازنینان فرخنده خو چرخ زبان دعائے اهل
 دلاں فلک پیما و بحری مانند فکر دانا یان اوج گرام **منظم**

باز بدست ملکان می پرید چون نپرد هر که چنان جائے دید
 اشکره گشت بهین دستگاه از هنر خویش زبردست شاه

چون هزار عیب سراوان بود مرغ زبردست سلیمان بود

دائے بران آدمی بنجبره کوکم ازان مرغ بود در سهر

قراولان همیشه گرد و میر شکاران با مومن نورد و صیادان باز دار و دیگر عمله و فخله شکار را نزد سلطان رتبه بزرگ بود تا هشت کروچه حوالی دہلی محافظت شکار کردندی و دران همیشه نجیر فراہم آوردندی ہزار سوار با یک ہزار تیر انداز مصالح کار شکار دایا در رکاب سعادت بودندی و طعام از مایہ خاص یا خشتندی سلطان در ایام زمستان ہر روز سحر گاہان سوار شدی و تا قصبہ ریواری بیشتری رفتہ شکار کردہ شام گاہان بشہر معاودت نمودی و شب بیرون نمادی چون خبر موافقت سلطان برائے شکار پہلا کو خان والی بغداد رسید گفت کہ سلطان بہن بادشاہ پختہ کار است نظام ہر بخلاق میناید کہ بشکار میرود و در معنی ورزش سواری و مراسم ملک داری و آگاہی بر احوال سپاہ و رعیت بجای آورد و لشکر خود را توزک میدہ سلطان از اصغائے این سخن خوشوقت شد و بفرماست ہلا کو خان آفرین کرد و گفت کہ تو اعد ملک داری کسانی دانند کہ ملک گیری و چہا نبانی کردہ باشند چون سلطان اہباب سلطنت و شوکت میاگر و پیدامرا و وزرا التماس کردند کہ با وجود اینہمہ قوت و قدرت ولایت گجرات و مالوہ و دیگر ہلا دسخر کردن لایق است سلطان جواب داد کہ چون مغل ہمیشہ بر ولایت پنجاب تاخت مینماید از دہلی بہلا و دور دست رفتن مناسب نیست قول سلطان سلف است کہ ملک خود را مضبوط در امن و امان داشتہ بہتر ازان است کہ ملک دیگران تا ختن سابق از غفلت و بے پروائی پسران سلطان شمس الدین در جمیع امور جہانبا نے اختلال روداد و ضوابط خلافت را اثری و رونقی نماندہ بود حتی کہ جامعہ میواتیاں در حوالی شہر بسبب جنگلہائے وانبوہ بیشہ تردد و فساد بلین کردہ رہزنی مینمودند و شبہا بدرون قلعہ در آمدہ خانہائے مردم را نقب زدہ مال و امتعہ بدزدی میبردند بلکہ بطریق ڈاکہ آمدہ بہ زبردستی غارت میکردند و سراہائے نزدیکی شہر بہ غلبہ و قہر تاراج مینمودند و از ہر چہا طرف سالک مسدود گشتہ سوداگران را مجال آمدہ نداشتہ نبود دروازہ ہائے شہر از خوف آن حرا مخاران بوقت نماز عصری بستند بعد نماز مذکور بچکس را یا رائے برآمدن از شہر نمی بود بارہا میواتیان بر سر حوض سلطان آمدہ سقایان و دامان آبکش را مزاحمت رسانیدند و پسران شمس الدین از بے پروائی و غفلت تا دیب انجماء واجب

التخریب نکردند و انماض نمودند و اینمندی موجب خیرگی و دلیری انجمان گردید و در نیوا سلطان
 قلع و قمع انبار بهات دیگر مقدم دانسته جنگهارا تمام منقطع ساخته ان بدنها و ان راعلت
 تیغ بیدریغ گردانیده و حصار شهر بنائے محکم بناده و در عالی شهر تنها بجا نصب ساخت
 دزمین بهان تپانه و ان منقسم نمود که هر کس از تپانه خود خبر دار بوده و تادیب و تخریب
 رهزنان و دزدان مسامحی جمیله بکار برد و منظم

بهر دست دزد و راهزن که این شود راه بر مرد و زن
 هر آنکس که بر دزد رحمت کند باز دزدی خود کاروان میزند
 چوره گشت این شود کاروان ز بهر تجارت بهر سود و ان
 چوره زن خروستائی برد ملک باج ده یک چرا میخورد
 چون مردم قوم کاتیر بجانب امرویه و بدو ان مصدر فتنه و فساد شد سلطان خود را
 بدان سمت تشریف ارزانی برده حکم قتل و غارت کرد از جنس مرد و هر که بهشت ساگی رسیده
 بود و علف تیغ بیدریغ نمودند و غیر از زنان و طفلان خور و سال زنده نه گذاشتند **طیبت**
 گنه بود مردم ستمکاره را چه تا داند زن طفل بیچاره را
 از انجا بفتح و فیروزی معاودت بهر ملی نمود و روزی و نرا و کار پر دازان امور و فتر خانه بعض
 رسانیدند که در مواضع جاگیر سپاه باب اختلاف بسیار است سلطان فرمود که آنیکه میرتپند
 و از کار مانده جاگیر انها باز یافت کرده مدعاش مقرر کنند ان جماعت بخدمت امیرالامرا
 فخرالدین التاج آوردند و تحفه بردند که جاگیر بپستور سابق بجال بوده باشد امیرالامرا تحفه
 قبول نکرد چه اگر رشوت بگیرم مد سخن و التماس من برکت نخواهد بود فی الحال بخدمت سلطان
 رفته سر بجنب تفکر بایستاد سلطان باعث اندوه ناکی استفسار فرمود و التماس نمود
 که پیران را سلطان بر طرف کرده جاگیر باز یافت نموده اند در فکر شده ام که اگر در قیامت
 نسر پیران را رد کنند حال ما چه خواهد بود سلطان ترحم کرده فرمود که بحسب استدعائے
 امیرالامرا جاگیران مردم بجال دارند **بیت**

سخن که از طبع پاک و ز غرض خالیت اگر بنگ بگوئے در داثر گردد

شا هزاره محمد سلطان بصفت حمیده و آیات پسندیده تصف و علی سلطنت بود مملکت سنده
 با قواص و لواحق و مصافقات و جاگیر شاهزاده مقرر گردید با جمعی از امراد مردم و ان باستقل

تمام برائے نسق و نظام مہام ملتان یقین شد اور مقتضائے ستودگی اوصاف نسبت بہ برادرین
نزد سلطان عزیز بود ہمہ وقت با اہل فضایل و کمال معاجبت و محاسن و ہشتی ہمیشہ تحصیل
و تکمیل اخلاق حسنہ ہمت گماشتی و تخم ستودہ منشی در مزرعہ نیکنای گماشتی بہت
بسال خورد ولیکن بچہ و فضل بزرگ بمقتل پیر و سیکن ہر روز گارجوان

ایلیخ ابلقا و افصح افضواء و افضل الفضلاء و اشعر اشعراء و اعلم اعلام و اکمل العقلاء جامع الکمالات صوری
و معنوی امیر خسرو و پوری و امیر حسن و ملتان بخدمت شامزادہ بود و در سلک ندما موجب
وانعام می یافتند چون صیت فضایل و کمالات و فرزندگی خصایل و ملکات عمدہ مشایخ
کبار زبدہ عارفان نامدار مقتدلے خدا شناسان پیشوائے ایزد پرستان خورشید اوج
ولایت مہر سپہر ہدایت دانائے اسرار حقیقی و مجازی شیخ مصلح الدین محمد سعدی شیرازی
رحمۃ اللہ علیہ بگوش شامزادہ رسید و نوبت از ملتان گسان خود را بطالب شیخ در شیراز
فرستادہ و مبلغائے خج راہ ارسال نمودہ خواست کہ در ملتان برائے شیخ خانقاہ ساختہ
دیہات وقت نماید شیخ بواسطہ ضعف پیری نتوانست رسید ہر دو نوبت سفینہ
مؤمن اشعار دل پذیر یعنی نغہ گلستان و بوستان بخط خویش نوشتہ نزد شامزادہ فرستاد
و عذر نا آمدن خود و سفارش اکمل الشعراء امیر خسرو ضمیمہ ان نمود از ان وقت ہر دو کتاب
متبرک بنہرستان رواج یافت گویند یکے از دختران سلطان شمس الدین مرحوم در جالہ
مرا و جت شامزادہ بود اتفاقاً در حالت مستی طلاق بر زبان شامزادہ رفت از آنجا کہ غیر از
حلالہ علا ہے بنو و بنا بر انقیاد امر شریعت غرا ان عورت را در عقد معاقدت مرکز دایرہ صدق
و یقین محیط نقطہ توکل و تکلیف زبدہ خدا شناسان حق بین اسوہ یزدان پرستان اہل دین
شیخ صدر الدین ابن قافلہ سالار شاہراہ حقیقت مشغلہ دار مسالک طریقت مظاہر انوار تجلیات
اہل شاپدہ اسرار اشراقات نامتناہی عمدہ باریافتگان در گاہ احدیت زبدہ واصلان
بارگاہ صمدیت سر حلقہ ادبیائے مراد اصفیائے مخدوم العالم شیخ بہار الدین ذکریا
قدس اللہ سرہ در آوردند و شیخ آن گوہر درج سلطنت دُر در یائے عظمت را بخانہ
آوردہ و محبت داشتہ گشت آرزو آب طراوت داد و در صدق تمنا قطرہ مباشرت
انداخت بلبیت
گوہر کہ نتد بدست حکاک از سقن ان کی ایشش باک

موجب قرار داد چون شیخ را تکلیف طلاق برائے آن ملکہ روزگار نمودند خاتون و اولادانش گفت کہ من از خانہ آن فاسق برآمدہ بجناب افادت پناہ روا آورده ام خدا را دعا دار کہ باز بہت او گرفتار شوم در مصیبت شیخ گفت کہ در بہت و وفا از عورت کم نتوان بود با وجود مبالغت شاہزادہ آن را طلاق نہاد و در تصرف خویش نگاہ داشت شاہزادہ از سمیع برافشفت و در مقام انتقام گردید مقرر است کہ ہر کس کہ با درویشان خدا شناس در افتد زود کہ بنیاد زندگی و دولت او بر افتد از آنجا کہ شیخ از باریان و یگانہ گاہ ایندی بود شاہزادہ را عداوت شیخ باعث انقطاع رشتہ بقا گردید اتفاقاً در ہمین نزدیکی لشکر مغول در نواحی لاہور و ملتان دست با ضرر و بازار خلایق کشادہ شاہزادہ بالضرور از ملتان برآمدہ برائے دفع این شورش شتافت بقضائے الہی باندک جنگ بہ شہادت رسید اکمل الشعر امیر خسرو دہلوی کہ ہمراہ شاہزادہ بود بدست مغول اسیر گردید و مدتی رفتہ از آنجا نجات یافتہ باز بہندوستان آمد القصہ چون خبر شہادت شاہزادہ سلطان رسید از بسکہ بشاہزادہ الفت داشت ازین قصہ دگر بغم آشوب خروش و کھراش و نوحہ جگر تراش بر آورد و صد گونه درد مندی و جان کنی و ہزار نوع سینه خراشی و دل شکنی پیرامون خاطر سلطان گردید و فرمود کہ باعث استیلائے غنوم و هجوم مہوم آنست کہ آن تازہ سرد چین کا مرانی در عین بہار زندگانی و شگوفہ جوانی بہ سخت بدترینہ دانی از پا افتاد و آن لالہ سیراب گلشن رعنائی در کمال برنائی و زیبائی از حدت تنوز آفتاب غضب گبریائی ذلول و خشک گردید

نظم

درینا کہ باغ بہار جوانی فرور بخت از تند باد خزان
درینج المی سہی سرو بالا کہ اورا ز بالافتادان بلا ناگہانی
ترا باید لے گل بصد پارہ کردن کنون گر کشائی لب از شادمانی
این داستان جانگاہ را ولی باید سخت تر از سنگ تا بشرح تواند آورد و این قصہ جانوز
راجانی باید قوی تر از اہن تا بیان تواند نمود و بہت

رفت آنکہ بود کار چہان بر قرار ازو رفت آنکہ بود خانہ ملک استوار ازو
آخر الامر نظر بر آنکہ یکپس از خلقت خلعت زندگانی ابدی نہ پوشیدہ واحدی از ممکنات بیست
و ایمنی نوشیدہ صابر و مشکبنا گشت بہت

اگر چه واقع بس بایل است جان فرما بصبر کوش که کس نگذر و ز حکم خدا
 درین وقت عمر سلطان از هشتاد گذشته بود صنعت پیری قوایش را ضعیف ساخته بود و
 ناتوانی شیب اعضایش را ناتوان گردانیده حادثه رحلت فرزند دل بند نمیمه آن گردید
 اگر چه برائے انتظام مهام سلطنت در اظهار قوت و توانائی تکلیف نمودی اما آثار زبونی و
 شکستگی که درین مصیبت بحال سلطان راه یافته بود نمودار گشتی و روز بروز کارش در منزل
 بودی کچنسر و پور شاهزاده مرحوم را در ملتان تعیین کرده چتر و دور باش مرحمت نمود و ناصر الدین
 بغراخان خلعت خور و خود را از بکهنوتی عرف بنگاله در دلی طلبداشته گفت که فراق برادر بزرگ
 تو مرا رنجور و ضعیف ساخته می بینم که وقت ارتحال نزدیک رسیده درین وقت از من جدائی
 تو که مالک ملک هستی از مصلحت و راستی پسر تو کیباد و پسر برادر مرحوم تو کچنسر و خود
 سال هستند و از تجارب دنیا بیگانه اگر ملک بدست من ایشان افتد از غلبه جوانی و هوا پرستی
 از عهد محافظت ملک و قوانین جهانی نتوانند برآمد و هر که در دلی بر تخت خلافت جلوس
 نماید ترا اطاعت او باید کرد و اگر تو بر تخت جلوس کنی همه مطیع و متقاد تو خواهند شد چون سلطان را
 اندک شفا پدید آمد ناصر الدین بغراخان با وجود اینهمه نصائح که سلطان برائے بهبود او میگفت
 زیرا که بنواحی بکهنوتی رغبت تمام داشت و هوای آن دیار او را موافقت مینمود به بهانه
 شکار بے رخصت سلطان روانه بکهنوتی گردید در اصل ناصر الدین از سلطنت بے نصیب
 بود و آثار ناقابلیت از و هویدا و الا چه گنجایش داشتته باشد که در چنین هنگام با وجود مبالغه
 پدر تخت گاه را گذشته روانه انست شود و هنوز ناصر الدین به بکهنوتی نرسیده بود
 که سلطان برحمت حق پیوست و برائے سلطنت کچنسر و خلعت شاهزاده محمد سلطان مرحوم
 بامرا وصیت کرد مدت سلطنت بست سال و سه ماه و چهار روز

سلطان معز الدین کبیر الدین ناصر الدین بغراخان بن ابی الدین بلبن

اگر چه سلطان غیاث الدین بلبن مرحوم وصیت کرده بود که کچنسر و بنیره سلطان که در ملتان
 قیام داشت و درینولا حضور آمده بود سریرائے خلافت گردد اما چون امیر الامرا ناصر الدین
 با و سوا المزاج بود او را بجمله بازر وانه ملتان نمود و ناصر الدین بغراخان خلعت سلطان
 مغفور در بکهنوتی بعیش و عشرت اشتغال داشت امیر الامرا که خیل متسلط بود صلاح امر

معزالدین کی قیادت و لدنا صرا دین بغراخان را که هر ده ساله بود در شش بر سریر فرمان رومی
اجلاس داده امور جهان بینی باختیار خود گرفته زیاده تسلط پیدا کرد و عقد معاملات و قبض
و بسط مهابت و عزل و نصب حکام و تعیین مواجب سپاه باد بازگشت و سلطان تمامی مهابت
سلطنت بامیرالامرا عا کرده خود کمبیش کامرانی پرداخت و از دارالملک دلی برآمده و کیلکی
برکنار دریائے جنات عمارات دل کشا متضمن اماکن فرح افزایینی ایوانهای و بخش و مکانهای
فیض بخش و نشیمنهای و نشین و منازل لطافت آگین و قصرهای بلند و کوشکهای
دل پسند و عوضهای مالال و هنرهای ملبس از آب زلال و فواره های نر همت
پیرا و تالاهای طراوت اما و باغ مطبوع مشتمل گلستان دلاویز و بوستان بهجت انگیز
و درختان سایه گستر و میوه دار و اشجار سرو چنار و نهال سیب و انار برکنار جو بیار احداث
نموده دار السلطنت خود گردانید نظم

صفای خانهایش صبح اقبال	فضای صفهایش کنج امال
دران درهم در انجاست خانه	چو هفت اورنگ بے مثل زمانه
مرصع چل ستون از زبرپرواخت	ز وحش و طیر زیبا شکلهاساخت
ز روزنهایش نور بخت تابان	ز درها قاصد دولت سشتابان
ز عکس شمع آتش خور بر دپایه	بحال از وے درون خانه سایه
و مهی از آب کلک نیک بختان	ز نخلستان دیوارش گلستان
بهر شاخ ازان مرغان نشسته	ولیکن از نوا منقار بسته
بهر اعصان ز صنعت بود دیار	ز مرد بال مرغ لعل منقار
بنام ایزد درختان سبز و خرم	ندیده هرگز از باد خزان غم
ز طاووسان زرین صحن او پر	بد بهای مرصع در تختستر

سلطان در ایام شاهزادگی در صحبت معلمان و مودبان بوده تحصیل و تکمیل علم و ادب
استغفال داشت و بنا بر خوف از جد بزرگوار لذات نفسانی و شهوات جوانی میسر نبود
درینولا که بر اورنگ خلافت جلوس نموده مطلق العنان گردیده از غلبه عنفوان جوانی بعیش
و کامرانی مشغول گشت خور و یان و خوش گوین و نغز آواز و نغمه پر و ازان از اطراف
مالک آمده و این در حضور بوده انجمن طرب می آراستند سر ایندگان قمری نوا و ترانه منجان

شیرین اوا از نغمه خوشش و سرود و لکش محفل مسرت می پیراستند چگیان از خون ساز
 و طنبور چیان ز مرصه پر داز از زبان ناز نغمات دل نواز و اصوات غمگداز می کشیدند الحق
 سرود است که چهره اسرار حسن و جمال خوب رویان بر افروخته و از آتش عشق و محبت و ساوس
 عاشقان سوخته سرود است که نقاب از درد و رونی عشاق بر انداخته و از بائے بنانی اہل
 محبت آشکارا ساخته سرود است که بیدلان را بسته زنجیر عشق میبارد و طایران را از ہوا و
 و حشیان را از صحرا بدام می آرد سرود است که دلہائے حزین را در گلشن سرائے انبساط ہنائی
 میناید و خاطر ہائے غمگین را ابواب فرح و نشاط می کشاید اگر سرود نبودی شادی ہائے روزگار
 زندگانی نداشتی و اگر نغمہ از پر دہ بیرون نیامدی بسا اسرار عشاق در کتم عدم پوشیدہ ماندی
 علمیت ہزار و ہزار و دریائے است پائیدار منظم

نخبشی علم نغمہ خوشش علی است چشمک چشمہ میشود از وی

باد و بند می و ساید ازین تار گو یا ہی شود از وی

ہچنان آلات لہو و لعب داد و دوات سرور و طرب از قسم شطرنج و دیگر اسباب بازی
 در مجلس عالی و نوازی میگردونی الواقع شطرنج بازیت از عجایبات روزگار مرغوب طبع
 با و شالان والا اقتدار ہنگامہ آرائی دانش و فرہنگ معرکہ پیرائے پیکار و جنگ علم افزا
 معارک پر دہی بلند سازد رایت والا شکوہی سنگ فنان خجروائے مسئلہ مرات خرد و بخشی
 و ہوش افزائی قوت بازوے دانشوران تقویہ گلوے فرد پروران اگر چہ بساطش در عرض
 و طول زیادہ از یکدست و خانہ مایل افزون از چہار و شصت نیست اما عرصہ منصوبہ بازیش
 فراخ تر از روسے زمین و حساب خانہ اش بلند تر از چرخ برین است طالبش در پردہ باری
 مشق منصوبہ سازی میناید و در صورت رزم ہنگامہ بزم می آراید و دست داری را نشان
 حصول مرادات وسیع شاہ کامرانش را در عرصہ روزگار رایات رفیع و زیر تدبیرش ملوکے
 مراد در غم چوگان فیل از زویش و معارک مقصود دوان اسپ خواہش او در جولانگاہ
 دریافت مقاصد خوشترام رخ امیدش نمودار در آئینہ مرام پیادہ مرادش رتبہ وزارت
 می یابد و منصوبہ دلش بازی اعدا بر دہ مات میگرداند ہچنان گنجہ نگار خانہ ایست منظر چہین
 صور و لغریب و کار گاہی است مشعر بر بسیاری نقوش بازینت و زیب اورانش
 ہر یک لوح زرین است سر مشق طرب و نشاط و ورق و نقش تحتہ رنگین است بلئے

تعلیم انبساط و وسعت دانش را تاج خوری بر سر و شمشیر بیغی در کمر زر سفید بیشتر و چندین غلام
بر در و نهال مرادش پیش بر و قماشش کامیابی رنگارنگ و برات کامرانی در چنگ می باشد
و در انجمن دوستان سرخرو سائل مینماید و شجره از روی اعدایش در باب مقصود کمتر
آید مثل مشهور است که دو بادشاه در استیلا ننگین چنانچه در بانس شطرنج بر عرصه بساط
آماده گردیدند و شاه برائے هیجا و آراستن صفوف و غاوشکر از طرفین و در آویختن با یکدیگر
و غالب گردیدن یکدیگر و دیگرے معاینه میشود اما گنجینه از بدایع صنایع اهل دانش است
که هشت بادشاه با هشت وزیر بهار اوارا میدگی تمام بر یک عرصه مقام گرفته بے جنگ
و پیکار کار پردازیهایی نمایند و بے آویزشش دستیزه و لباس ارباب بازی را می ربایند
و نیز بازی نزد است که بر تخته اش نقش مراد جلوه ظهور دارد و زیاده بسان خال خوبان و بهار
فرحت می آرد و آویزش او چهره آراست شاد کامی و مشغله اش بیرون اور مهره از ششش در
ناکامی کسینش مخبر نقوش مرادات و خاتمائش مرکز مهرهای مقصودات ارباب عطالت را
شگرت مشغله ایست و پرداز از وسوسه مینوای داهل ملالت راسترگ دست آویزیت
نمگساری و غمزدای کامران از اشتغال آن کامران و طالبان از بازی آن شادمان و میز جو
از عجایب بازیهای هندوستان طرب پیرای انجمن کامران هر چهار طرف ان گویا
خیابانست مانند باغ بهار و گلشایا چاه چمن است با کمال آراستگی مطراف و رخ شمع بزم لربا
دولت ضیائے چراغ مجلس ارباب ثروت در اصل این بازی است از زمان قدیم اسم
بانی مبانی از صحف متقدمین و کتب متأخرین یافته نمیشود پس چنانچه آغاز آفرینش جهان
از در که عقول بیرون است همچنان ابتداءے این بازی نیز از احاطه فهم افزون لطایف شریف
آن زاید الوصف است و وسعت دانش در قمار خانه روزگار مهره مقصود میتواند بود و
و اناسے ماهیت دقایق حقایق آن بر حریفان خویش غالب میتواند بود چنانچه کوهان
بوسیله همین بازی بر پاندان غالب آمد ملک و مال از آنها بدست آوردند و قصه
سلطان کسب انتعاش نموده ازین اسباب طرب حصول شادمانیها نمود و نظم
مامل شده ز بهجت ابواب شادمانی آماده هیاهو انواع کامرانی
با وجود اینهمه اشتغال و ایم انحراف بوده سیر عالم مینمود و طریق با ده پیمایی و میگساری می پیود و
اینمندی را نتیجه زندگانی و سرمایہ کامرانی میدانست الحق با ده ایست منظر سرور و غوری

دوسمہ برسے شاہ بیغی فروشوی از صفہ دل سادس تعلقات پاک ساز لوحہ ضمیر از لوث خطرات برہم ساز
سلسلہ بے نوائی و تنگدستی واپرد از خاطر از خطرہ ہستی و نیستی آرامگاہش شیشہ سیرگاہش اینغ خرابید و دل
نشینند و در داغ آبی است آتشین صفات و آتشی است ہمسر کیمیات تکفیت زادہ شکر ہوش افزا است
عبودت سکر عیار است برائے جوہر کمالات انسانی دار و نیست باعث ظہور فواید ابدانی یعنی سوائے کہ ربانی را
گونہ عمل بد خشتانی و چہرہ زعفرانی را رنگ ارغوانی میدہد معدہ فاسد و اصفائی و طبیعت رنجور و اشفائی می بخشد
مزاج منحر و معتدل آتش غریزی را مشعل مینماید اشتہائے افسردہ را تازہ شہوت پژمردہ فروختہ میکند
عقد قویج و قویج میکشاید رنج بادی و بغمی میر باید بیمار از اندرستی می افزاید پیر از جوانی رو میدہد نظم

دل تیرہ را دشمنای می است کر اوقت غم موسیای می است

بدل می کند بیدلان را دلیر پدیدار دازد و یہان کار شیر

دو چندان کند قوت مرد را کند سُرخ چون لاله زرد را

بخاموش چہرہ زبانی دہد بفرقت قوت جوانی دہد

القصہ چون سلطان بمقتضائے ایام عنفوان جوانی بعشرت و کامرانی پرداخت خزانہ کہ اساس سلطنت
قوت بازوے خلافت است بختیش و انعام لعلی و مسخرہ مطرب مطربہ صرف گردانید و از روے خود سالی
و نادانی کارہائے جہان بانی بقبضہ اختیار امیر الامرا فخر الدین گذاشت و باغوائے کینسر و عم خود را از متاع طلبت
او انقیاد امر بجا آورده عازم در گاہ گردید چون در بہتک رسید آن بے گناہ را ناحق بقتل رسانید صریح
بادشاہان از بے یک مصلحت صد خون کنند

درین ایام مغول جنگیزی و رنواحی لاہور رسیدہ دست بغاوت و تاراج در اثر کردہ مقبالت و دیہات با خراب
مطلق نمودند خانہا انداختند و ہا بر داشتند مردم کشتند زنجیر بچہ شان بستند آتش فتنہ و سدا و برا فرختند آبادیہا
آن نواحی را سوختند سلطان از اجتماع این خبر بار بکٹ خانجہاں را کہ از امرائے بزرگ بودند بآلکارگران بدفع این
فتنہ تعیین کرد و عساکر منصورہ در نواحی لاہور رسید و با مغول محلہ بہشت زد و داد از کثرت بارش تیر کمان نمودار و بطور
بود و در عرصہ او گیر مبارزان و لیرمستان پر شیر مینمود آب تیغ موج طوفان خیز و پراگندہ و آتش سنان

شرارہ فتنہ با نپہ آمیخت بہیت

ببار یہ چندان غم خون ز تیغ کہ باران تبار و با سائے نہ تیغ

بالاخر شکست بر لشکر مغل افتاد و بسیار از بسیار بقتل رسیدند و ہزار و ہزار اسیر شدہ تمام لے سلطان معظمو
منصور شدہ بدلی مراجعت نمودند و مغلان اسیر را بہ نظر سلطان در آورند ہر یک از انجماء در صورت

وسیرت دیو نظیر مردم از دیدن شان نفرت پذیر سبطی لبھائے آنها از درعہ شرعی افزون و دندان دراز چون
کداز از لبھایرون از زشت خوئے سگ را عقب گذاشته وہ زشت گوئی خراب فریاد در آورده بخت موسیٰ
خرس را متفصل ساخته وہ بد خوئے دیو را در پرده خجالت انداختہ ہر کس بصوت آن دیو نژادان چشم کشائے بے
ختیلا حول بزبانش رفتی وہ کہ آواز ناخوش آمان شنیدے بے شایبہ تکلف پر دہ گوش او بر دیک نظم

چہرہ شاں د بہ نم یافتہ
بینی پر رخسہ چو گور خراب
موسے زمینی شدہ برب فراز
روسے چو آتش کلمہ از لپشم میش
گرد زخ شاں ز محاسن کنار
از سپیشان مینہ سفید و سیاہ
روغن اگر خلق ز کجہ چشید
برتن شاں از سپشان بی شمار
پشت چو کینجست سگزا درفش
خوردہ سگ و خاک بدنہ بد
قصہ شنیدیم ہم از ایشان کہ گر
مایہ شان از خورش زشت نے

جائے بجاکنجک و چم یافتہ
یا چو تنور سے کہ ز طوفان پر آب
بر لب شان دادہ بغایت دراز
آتش سوزان شدہ از لپشم خویش
اہل زخ را بھاسن چہ کار
کاستہ کجہ بہ زمین تباہ
کجہ شان روغن از ایشان کشید
پشت چون کینجست شدہ دانہ دا
چرم قفا گاہ سزاوار کفش
ہر ہمہ دندان خور دو بخسرد
این بکند تھے بخورد آن دیگر
وانکہ بہ بیند قیش آید بہ پے

از انجا کہ بزرگان والادانش شرارت انگیزان مردم آزار را بعد م خانہ فرستادن صلاح ملکی اندیشند
سیاست و تادیب جماعتہ واجب التحریب را باعث ارامش خلایق مے دانند و بصورت سلطان
بحسب صلاح و زرا در باب جماعتہ مغول حکم سیاست فرمود بعضے را پامال فیلمان کوہ متثال کردند و برخی را بہ
شمیر خون آشام گدانا بندند و فریقی را نیم اندام در زمین فرو بردہ زخم نمودند و سختی را سروریش تراشیدہ تہنیر
فرمودند چندی را مانند خیمہ چارمخ کردانیدند و جمعی را مانند بیخ در خاک کردند و سختی را مثل طناب گہا تراقتند
و بندے را چون ستون حقوق در گردن انداختند و بچو با درسیہ گوشتا شکافتند و منقوی

بخور مردم آزار را خون مال
جہان سوزا کشتہ بہتر چراغ
ایمیرالامراے فخرالدین التماس نمود کہ اکثرے از امراے سرکار از قوم مغل ہستند آمدن مغول از دلا

کہ از مرغ بد کندہ بہ پروبال
یکے بہ دراتش نہ خلقی بد راغ

خویش باغوائے انیروم است اگر باخود اتفاق کرده مکر و عنده اندیشند تدارک آن شکل خواهد بود و ز شال
اینقال مزاج سلطان از امرائے مغل مخوف گشت و خصیت بقتل انہا داد تا امیرالامرا ہمہ یکروز بقتل رسید
و خانمان انہار بتاراج برد و بعضی ملوک بلین را کہ با امرائے مغل قرابت و صداقت داشتند مجبوس ساخته و در
قلعجات فرستاد و خواجه خضر خان را کہ از جلد و زرابو و بگنہای دروغ متہم کرده بر خر نشانہ کشید و از نیمعی تسلط
امیرالامرا بر جمیع امرایا وہ شد چون ناصر الدین بفرخان و بکھنوتی ہوا پرستی و نفس دوستی سلطان کہ خلعت او بود
و تسلط امیرالامرا شنید بکتوبی مشتمل بر شوق بہ پسر نوشته تحریریں بر ملاقات نمود کہ لے پسر از روسے دیدار منظر انوار
در وسعت اباد خاطر توطن گزیدہ و تمنائے لقائے فرحت افزایت در مہد طبیعت آرمیدہ فرط عشق و محبت
آتش ز سینہ اندوگین برافروختہ و اندوہ ہجران بطریق با و معاون آن گشتہ سراپائے کلبہ جان و دل را فرات
ہر چند از چشمہ چشم اب می پاشد و بخیاں وصال با طفا سے آن می کشد زیادہ شعلہ افروز میگردد و باعث
اضطرابی و دل آزاری میشود و خدا را زیادہ ازین مارا در محنت جدائی نگذار و دیدار مرغیت شمار و نظم

نہال عسر بے برگیت بے تو حیات جاودان مرغیت بے تو

اگر در پنبہ گردد آتش افروز نہ ہچون سوز ہجران باشد آن سوز

اگر ہر بند تن باید جدا سے نباشد درد چون درد جدائے

اگر ہر بند تن یا بد جدا کرد نہ چون درد جدائی باشد آن درد

چون این نامہ در کیلو کھری نزد سلطان رسید از مطالعہ مکتوب پدر بزرگوار خویش منبسط گشت و آنرا بروی پندہا و
طوغا و کربا آمادہ مواصلت گشتہ فرسار زد و در جولانگاہ ملاقات دو انید و از بسیاری شوق و ارز و مندی بکس
آن مراسلہ نوشتہ روانہ کرد خلاصہ مضمونش انکہ لے پدر را حزان ہجران بر جان بریان استیلا گرفته و نیران حرمان
در جگر سوزان استیلا پذیرفتہ اگر عشر عشیرش بنگ خار برسد چون شیشہ سنگ خوردہ صد پارہ
گردد و اگر شمشیر از آن بکوبہ افتد مانند کوبہ برفت بگدازد و آید **نظم**

من ہچو تو گشتہ فرا قسم جستم بخت گر از تو طا قسم

بیوصل تو زندگانیم چیست صد خندہ مرگ بر چنین زیت

این روز و شبے کہ می گذارم از عمر چگونہ بر شمارم

یکدم زود غمت زیادم تاخن نبری کہ میتو شادم

باجملہ بعد سوال جواب مکاتیب شوق اسالیب قرار ملاقات یکدیگر دادہ پدر از بکھنوتی و پسر از دہلی عازم
شدہ بر دریائے سر جو رسیدہ بر ہر دو کنار لشکر ہر دو سلطان اقامت و رزیدہ و بسیط زمین از

کثرت سراپہ دہ و خیمہ بسیاری بارگاہ و خرگاہ پوشیدہ گشت و از رنگارنگ سراوقات و گوناگون
تجملات ہر دو طرف کنار دریا و نظر نظار گمان زیبا تر از گلشن مطرا گردید نظم

بسیط زمین در سراپہ دہ گم	در و بارگہ رشک چرخ نهم
ز دہ ہر طرف خیمہ و سایبان	سہ فرسنگ راہ از کران تا کران
سراپہ دہ از دیبہ زر نگار	در و خیمہ و خرگاہ بے شمار
جہان بر سراپہ دہ و بارگاہ	گذشتہ سر خرگاہ از اوج ماد
ز بس خرگاہ و خیمہ و سایبان	زمین کردہ از آسمان رو بہان

سہ روزہ بہورت ملاقات و ارسال مکاتبات گذشت آخر الامر قریافت کہ پسر بر تخت نشیند پدرا آمد
شرایط تعظیم بجا آوردہ ملاقات نماید چنانچہ سلطان ناصر الدین بموجب قرار داد از دریا عبور نمودہ در جلوہ گاہ
از اسب فرود آمدہ سہ جا شرایط زمین بوس بجا آوردہ چون برابر تخت رسید فرزند تاب نیاوردہ بے اختیار
از تخت فرود آمدہ در پائے پدرا افتادہ یکدگر را و کنار گرفته گریہ ہا کردند حاضران را نیز از مشاہدہ این حال آب
از چشم مترشح گردید پدرا دست پسر گرفتہ بر تخت نشاند و خواست کہ پیش تخت بایستد پسر از روئے اہست
و بنا بر ادائے ادب پدرا با خود بر تخت نشانیدہ با دہ تمام پیش پدرا نشست و لوازم نیاز و مراسم سرو
بکار رفت بہین اسلوب چند روز متواتر پدرا بجانہ پسر آمدہ ہر دو با دشاہ با خود با صحبت داشتند

مجلس با آراستہ دوا و عیش و عشرت دادند و ہنگامہ بخشش و بخشایش پیراستہ نظم

نور و غور شید شہ در قران	انجن انجسم فلک از ہر کران
ہر دو بیک تن چو دو پیکر شدند	بر فلک تخت چو مہ بر شدند
گشت بہ برجی دو قمر جایگیر	گشت مزین بد و سلطان سیر
برج شرف کرد و اختریکے	سلک نسب کرد و گوہر یکے
روئے زمین فرد و حبشید یافت	چشم جہان نور و غور شید یافت
گلشن دولت بد و گل تازہ شد	صوت دو بلبل بیک آواز شد
گشت زمین آب دو ہامان چشید	مغز جہان بوسے دو لبستان شید
گشت یکے غم بد و دل خاست	گشت بیک جان دو تن آراستہ
یکدگر آوردہ با خوش تنگ	ہر دو نمودند ز ما سہ در تنگ
چون گل و غنچہ کہ جہد از خزان	دور نشدان ازین و این ازان

جان بدو تن بودیکے از سخت صورت تن نیزیکے شد درست

چرخ بکفت کرده طبقہائے نور فاتحہ میخواند بر ایشان ز دور

چون روز دواغ نزدیک رسید پدر بزرگوار گفت اگر بادشاہ را آنقدر خزانہ نباشد کہ در روز غلبہ خصمان لشکر خود را امداد نماید یا در قحط و بلاء رعایا و برپایا امداد کند و را بادشاہ نتوان گفت و دیگر انواع نصایح خردافرا و مواعظ هموش نجش در باب معمولی بلاء و امصار و آبادی رعایا مانگزار و پیش آوردن مبارکسان کار گزار کارزار و نوازش سپاہیان جان نثار و قلع و قمع مفسدان اہل استکبار و تقویت و جمعیت ضعیفان زار و نزار و ترک از صحبت نااہلان بدر کردار و احترام انفعال ناہنجار و اشتغال بپاد آفریدگار و دیگر مقدمات بسیار از بسیار کمالات ہزار و ہزار ہمدان آوردہ پسر را در کنار گرفت و دواغ کرد و آہستہ در باب جدا کردن امیرالامرا فخرالدین گفت و بادیدہ منکب و دل ملہب از یکدیگر جدا شدند و این بیت بر زبان پدر رفت بلیت

کاش نبودی دوسہ روزیصال تانشدی دیدہ اسیر خیال

اگرچہ پدر و پسر بقصد ملاقات آمدند و از مواصلت یکدیگر بہرہ مند و خورسند شدند اما از انتخاب قرآن السعدین کہ مصدر کمالات صنوی و معنوی امیر خسرو دہلوی در ذکر ملاقاتی این ہر دو بادشاہ از طبع نادرہ پرواز و در سلک نظم کشیدہ ظاہر میشود کہ پدر بقصد تنخیر دہلی از بکھنوتی عرف بنگالہ پورش نمودہ و پسر بہ فعلیلن از دہلی عازم گشتہ بود و بعد ملاقات ہمدیگر صلح نمودہ بہ اماکن خود امداد و دست کردند القصہ سلطان بعد خصمت پدر بزرگوار خویش بدار السلطنت رسید بموجب نصایح و مواعظ کہ بقلم آمدہ چند روز خود را از ہمیش و عشرت و شرب شراب بازداشتہ اما چون در فطرت عیاش بود روزی لولی بچہ نازنین ماہ جبین زیباروسے کہ خوبان جہان ما عاشق حسن خویش نمودہ و مشکین موسے کہ بازار ناہنہائے تاتار را کاسد ساختہ تاب و دمانش عقد پروین و مروارید ماسے آب کہ دواہوسے چشم مستش شیر دلان ما مانند خرگوش بخواب بردہ بہ آراستگی و پیراستگی تمام ناز و کرشمہ تمام ناگہان حاضر گردید نظم

زغاذہ رنگ گل تازگی دادہ لطافت را بلند آوازگی دادہ ز و سلا بر وان کاہ پڑاختہ ہلال عید قوس و قزح ساخت
بنوا بستہ سے عنہین ماہ گرہ دریکدگر زد و مشک چین کھل ساخت چشم از سر نہانہ سیکاسے بروم کرد آعناز
ہنا و از عنبر تر جابجاخال بجانان کرد عرض موت حال بدستان داد سین پنچہ رنگ کرانستان دلی اردو فرچنگ
سلطان از نظارہ جمال آن عیار بہ کار مشاہدہ حرکات لغریب ان ماہ فداصلیح پڑ بلاق نیان ہنا و متاع صبر شکیبہ
دادہ بان توبہ شکن صحبت داشت بدستور سابق ہمیش عشرت پرداختہ از امور سلطنت فاضل عامل گردید بلیت
ہر خدنگے کہ زوان شوخ ادا از سر ناز سینہ خود چیت جگر کیت کرا از جان گید

چون کوب عمر و دولت سلطان نزدیک بغروب گردید در سلوک پسندید و تفاوت شد و در تنگت امر او دیگر در زمین
خون ناحق طریق بیداشتی پیوسته فرموده بزرگان از نمون کار است هر کار روزا و بار و زمان نگهست در رسیدن عین عقل او تیره گردد
و اندیشه او تباہ شود و سو خود در زیان اندیشد از کردار شایسته دور ماند و از شاه راه نیکو کاری برگزاند و در دلیست
چون بخت بد کس را پیش آید کند کارے که کردن را نشاید

قصه سلطان از روی مستی جوانی امیر الامرا فخر الدین را بزم کشت و ملک جلال الدین فیروز که عارض مالک بود از
سامانه طلب داشتند مدار علیه امور سلطنت ساخت درین اثنا سلطان را از افراط شراب مرض لقوه و فاج ر و داد
و از کار رفت امر با اتفاق یکدیگر کیومرث پسر سلطان را که غور د سال بود از حرم بیرون آورده سلطنت برداشت
سلطان شمس الدین خطاب اندک ملک جلال الدین بحسب صلاح چند روز اطاعت ان طفلک بجا آورده آخر الامر
با اتفاق ارکان دولت طفل مذکور را در قید کرد و شخصی را که پدر او بمقری بحسب الامر سلطان قتل سیده بود برآ
انتقام برداشت و در کیلو کبری فرستاده او رفته سلطان را که مفتی از حیات باقی داشت چند لک زده و در میان
جمنا انداخت مدت سلطنت سه سال و سه ماه از سلطان شهاب الدین غوری لغایت سلطان معز الدین
کیقبا دیازده تن از نسل سلطان غوری مدت یکصد و یک سال و یازده ماه و هفت روز سلطنت کردند

سلطان جلال الدین فیروز خلجی ابنسل خان^ن خان امار چنگیز خان

عارض مالک بود که بزبان عرف بخشی گویند و بخطاب شایسته خانی سرفرازی داشت بمقتضای رش و کار دانی
مدار علیه امور سلطنت گردید و روز بروز رتبه او بلند شده تسلط پیدا کرد و با اتفاق امرای خور و بزرگ
سلطان معز الدین کیقبا د را از میان برداشت و در ۱۹۰۰ به خلعت خلافت نخلع گردید امرای مخالف موافق
طوعاً و کرماً بیعت کردند چون ارکان شهر بجانب سلطان راغب نبودند از نجیبت داخل شهر نگشت و بر تخت
که سلطان پیشین جلوس میکرد و نشست و در کیلو کبری بودن اختیار کرد و شهر نو و قلعه از سنگ تجویر کرد و شروع
با احداث نمود بعد از آنکه استقلال تمام یافت آوازه نیکذاتی و فرخنده صفاتی و ایزد پرستی و خدا شناسی و علم و حیاء و
و انصاف سلطان در اکناف گیتی مشهور گشت مردم شهر از خور و بزرگ آمد به بیعت کردند و استدعای نزول در شهر
و بی نمودند حسب حکم والا کار پردازان امور سلطنت شهر را آئین بستند و بازار را از زمین نمودند بالوان قصب رنگارنگ
رنگ میاد کابین آراستند و به انواع زربفت اقسام مشجر هر دو رست پیوستند زمینت شهر و نظر نگار گیان زیبا
از گلشن بهار نمود و زیبا کے بازار در دیده تماشا ییان رنگین تر از گلزار درآمد و کوچه های از غایت آراستگی مانند خیابان
بارغ زیبا در گردید و پشت با مہائے و غرنا بهجوم خلایق بسان افلاک پر از کواکب نمود و از گشت نظم

همه شهر از زیور و زر نگار برار است همچو باغ بهار
 چه در کوچه و چه بازار بزور برآموده دیوار
 دورسته دو کا نها همه سرسبز بیار است مردم پیشه ور
 ز زر بخت و دیبا و کسوف نصیب همی بود بازار مظهر طرب
 یمین دیار و منار و نشیب نه بد پیش پیدا جز امین زیب
 سلطان بکمال شوکت و حشمت عظمت و جلالت و باتوزک و تجلات تمام بر فیل کوه شکوه سوار گردید
 با امرائے نامدار و لشکر بیرون از حد حصرو شمار از گیاه کمره روانه بشهر دلی گشت از هر کران مانند بربیان یکدم
 ریختند و هنگام بخشش و بخشایش گرم گردید دامن جیب همتیستان مالامال گشت و مغلان را تو تگری نمود و نظم
 درم ریختند از کران تا کران هوا گشت ابر جواهر نشان
 فرو ریخت چون قطره ابر بهار نذر و گوهر و لولو و شاهوار
 ز بس گوهر و زر که افشانده شد ز بر چیدنش دستها مانده شد
 بدین منظر و امین سلطان درون شهر دلی رفته داخل دولتخانه گشت و دو رکعت نماز خوانده بر تخت سلطانی جلوس
 نمود و گفت ایها پیش این تخت سجد کردیم امروز که پائے بران نهاده از عهده شکر الطاف و انکاف یزدی چگونه بجز این نظم
 سپاس خداوند بخشنده را که موجود کرد از عدم بنده را
 کرا قوت و صفت احسان دوست که اوصاف مستغرق شان دوست
 اگر شکر حق تا بروز شمار گذاری نباشد یکے از هزار
 کوس شادی بلند آوازه گشت و تمهیت و مبارکبادی بر زبانها جاری شد صدائے ثنائے و نفیر و بهائے دلگیر
 شادمان ساخت جشن عیش و کامرانی فرح افزائے عالیان گردید بارگاه فیض زیبا تر از دیبائے زر نگار برافراشتند
 و بساط وسیع رنگین تر از گلشن بهار گسترند آلات طرب و انبساط و مواد سر و نشاط همیا گشت نغمه پردازان قمری نوا
 باواز خوش و سرود دلکش مجلسیان را محو بینی نمود و ترانه سنجان تار نواز باواز چنگ سحر آهنگ بر سر کواخنیان ابواب
 خومی گشودند و رامشگران جادو ساز از چرخ و جنبش دهار اجنبانیدند و خنیاگران سحر پرداز از گردش و رقص صبر
 قرار مردم را رقصانیدند و نازنینان انواع حلق بر تن آراستند و گلزاران رنگارنگ کسوت پیراستند نظم
 نازنینان بناز کوشیدند جامه رنگ رنگ پوشیدند آن دگر جامه لاله کون کرده که توگوی هزار خون کرده
 وان دگر جامه سبز کردیدر همچو گل در میان سبزه تر وان دگر رفت و قیاس عینید همچو شاخ شکوفه از امید
 وان دگر جامه کرده بفرقم رفت چون آفتاب چاکشام وان دگر زر و گشت خلعت پرتو افکند بهر بر سر او

وان دگر در لباس گلناری و تازہ گلدرستہ دستہ پندری و ان دگر جامہ نیلگون کردہ و سر زجیب فلک و ن کردہ
ہمچنان جشن چراغان ترتیب دادہ و ہزار کشتی و دو طبقہ و سہ طبقہ در آب جہنا با انواع چراغ و قسم شمع آراستہ
و نیز بر کنار دریا و گر دیش و لٹخانہ چراغ بندی نمودند و دیوار ہائے چوب تقبیہ کردہ بکمال آراستگی بران ترتیب چراغان
دادند و دخت نہال چراغان پذیر بر سرے کار آورد و دست افزائی تماشا بایان شدند کہ از وفور ضیائے مشعل کما بہمان
بے لعلان و شمع و افلاک بے لموع گردید و اشعلہ نوار زمین و آسمان منور و لمعات فرغ کون و مکان روشن ساخت نظم

شب نشاط چو شد اوج گیسر بانیہ رساند تاب چراغان نسب با تش طو

چہر و ز ساختہ روشن چراغ چرب بان ہر انچہ بود شب تیرہ را بدل مستور

نشان شب نتوان یافت غیر دگر چراغ ز بسکہ نور تجلی فگندہ طرح حضور

و نیز ہنگامہ آتش بازی گرم کردہ با ہتائی و دم مسافات با ہتیب میزد و گلیر باواز گلزارا بر آہیم میداد باغ از گل
آتشین بہار بر سرے کاری آورد و ستارہ بسیار ہائے فلک سر میکشیدند ہوائے در ہوا با آسمان میر سید گوناگون
پیکر لے کاغذی و رنگارنگ لعبت لے چو مین بقوت آتش و زور باروت انواع بازیہا و کارپردازیہا نمودار ساخت بیست
مجلس از نور طرب بہرہ یاب جلوہ گاہ صدمہ و صد آفتاب

بالجملہ بعد تقدیم مراسم جشن بہ انتظام مہام مالک پرداخت و از عدالت گستری رعیت پروری عایا و برایا
را از خود خوشنود ساخت امرائے خور و وزیر گ از جشن معاشرت و پسندیدگی اطوار سلطان راضی و شاکر
گشتہ کمر خدمت بر میان جان بستند و ہمگن بقدر حال موجب جاگیر یافتند ہر کرا جاگیر مقرر گشت ہر چند
او مصدقہ تفصیلات شد اصلا تغیر و تبدیل بدان راہ نیافت مجموعہ کمالات صوری و معنوی حضرت امیر خسرو
دہلوی بخدمت مصحف داری سلطان قیام داشتی و ہر روز غزنی تازہ آوردہ در صلہ ان انعام یافتی چون
ملک چہچو براوردہ سلطان غیاث الدین بلبن را ولایت کورہ بدستور سابق نامزد شدہ بود او در ان ولایت قیام
داشت سال دوم ہوائے بنی برافراختہ سکہ و خطبہ بنام خود کردہ با لشکر گران بجانب ہلی روانہ و سلطان با صفای
این خبر خاخیان پسر خود را با عساکر پیشار و امرائے نامدار بدفع این شورش فرستاد و با ہمہ بگر جنگ پیوست ملک چہچو
فلکست یافتہ با اسلئے بلبن کہ رفیق او بودند گرفتار گشت چون اسیران را ہلی آوردہ بنظر سلطان گذارینند انجمتہ از
شتران فرو آوردہ و و شاہان گرون ہر کدام بدو اشتند و بجام بردہ سروریش انہا شستند و خلعت لے خاص پوشید
و مجلس آوردہ نشانند و ملک چہچو را محض نشانہ بہتان فرستادہ فرمود کہ اورا بمرمت و خانہ نگاہشتہ ہساب پیش عشرت مہیا کنند
وزرا زین نوازش و حق انجی واجب القتل حیران ماندہ از بیکہ بخنان بعرض سلطان رسانیدند سلطان جبہ داد کہ ہفتاد سال گشتہ
خون مسلمانان زنجیتہ احوال کہ پیر شدہ و ایام زندگانی با ضرر رسیدہ چگونہ بر سختن خون مسلمانان اجازت دہم

چون ساهانفوری سلطان بلین کرده حقوق نعمت او بر گردن ما بسیار است امروز که ملک
 او را متصرف شده ام اگر اعوان و انصار او یکشتم کمال بے انصافی و بیروتی باشد
 خصوص که باین مبتنی پیش من آمدند **منظم**

گنہگار را عذر نسیان بده چو ز ہزار خواہد تو ز ہزار دہ

بدی را مکافات گردن بدی بر مرد صورت بود جردی

معنی کسانیکہ بپے بر دہ اند بدی دیدہ و نیکوے کردہ اند

القصہ سلطان خلی خدا ترس و رحیم دل بود بازار موری رضا میداد بار بار دزدان و رہزان
 را گرفتہ آوردند سوگند دادہ خلاص میکرد کہ من بعد دزدی و رہزنی نکنم یک مرتبہ ہزار
 نفر دزد و قطاع الطريق کہ مصدر تعصیرات و باعث آزار و انہزار مخلوقات شدہ واجب
 بقتل و مستوجب تعذیب بودند پیش سلطان آوردند از آنجملہ یکے را ہم نکشت و سیاست
 نکرد و ہمہ را رہا کردہ در مدت سلطنت مصادرہ و مکاسبرہ و طبع در مال مردم و قبیہ و تادیب
 ناحق و سیاست و تعذیب بموجب و بند دزدان و بچسب کہ شعار نا خدا ترسان ظلم
 پرست و جباران جو سرشت است از وقوع نیامد میگفت کہ اگر چہ در معرکہ و جنگ
 لشکری را توانم برہم زد و خون ریز بہا نمود اما چون آدمی گرفتار را بیش می آوردند بقتل و نمیتوانم
 اقدام کرد و در عوض جرمی کہ از نزدیکان و نوکران بوقوع می آمد پتہ یکے را تادیب بند
 می نمود **منظم**

چو قدرت دادت ایزد پر گنہگار بقبولش بندہ کن تا بندہ گردد

کہ مجرم کشتہ افعال خویشست چو بوسہ عضویا بد زندہ گردد

دبے سلطان بر قلعہ قہنہ نور ہم کرد چند گاہ محاصرہ کردہ دست از تخیر آن باز داشتہ
 مراجعت نمود و گفت گرفتار این قلعہ ببردن یک کس ہم نمی ارزد بالفرض اگر این حصار گرفتہ
 بندہ اسے خدا را بکشتن و آدم فردا کہ زمان بیوہ و طفلان یتیم انہا پیش من بیایند و نظر من
 بر اہنا افتد در آن زمان مراجعہ حالت باشد و فتح این قلعہ بر من تلخ تر از زہر گردد **منظم**
 درون پراگندگان جمع دار کہ جمعیت باشد از رفتار

کسے گوئے دولت زوینا بود کہ در بند اسایش خلق بود

اگر نفع کس در نہاد تو نیست چنین اہن و سنگ فارا کیست

ملط گفتم ای یار فرخنده خن که منفع است در آهین سنگ در
چنین آدمی مرده به ننگ را که بروی نقیلت بود سنگ را

در ایام سلطنت شخصی را که سلطان کشته آن بود که سیدی موله نام در ویش در دہلی آمدہ
اقامت ورزید و خانقاہ عظیم تیار نمودہ مبلغی کلی در عمارت آن صرف شد و ابواب اطعام و
انعام بر روی مردم کشودہ ہر روز ہزار من میدہ پانصد من صلح و سیصد من شکر و دود
من روغن زرد و بہین دستور دیگر مصالح خرچ کردی و ہر روز دو نوبت مایدہ کشیدی و
خاص و عام بران مایدہ حاضر شدند و خود غیر از نان خشک تناول نکردی و از کس
چیز نگرفتی و از کثرت خرچ و بذل بہان داری و عدم دخل او مردم حل بر کیمیا و سیمیا
بروندی اکثر امرائے و ملوک مرید او شدند و خانخانان پسر بزرگ سلطان ہم مرید و معتقد
او گردید بعضی مردم بسلطان گفتند کہ این در ویش از اجتماع و ازدحام خلایق خیال سلطنت
در سردار و وقتد سلطان کمون خاطرش ہست از آنجا کہ چہن آرایان دانش و گلشن پیرایان
بنیش بادشاہی را بمنزلہ باغبانی قرار دادہ اند چنانچہ باغبان با دانش و بنیش باغ را بہ ترتیب
چہن و خیابان و ارایش و پیرایش اشجار با شمار و شاداب داشتن بقدر اعتدال ناپسندید
انبوہ و قطع اغصان زیادتی وقع درخت خاردار میکوشند بہچنان بادشاہ عدالت ہمیشہ
را لازم کہ در آبادی و معموری ملک در فاقیت و آسودگی رعیت ہمیشہ آوردن و ہر
افراختن مخلصان عقیدت پرست و استیصال و بر انداختن مخالفان بد سرشت مساعی
جمیلہ بکار بردہ و ہر گاہ فتنہ اندوزان تہ کار باہم یکدل و یکجہت شوند بقتل و توقف
در قلع و قمع انہا کوشند و ہر جا کثرت ہجوم و دفر از دحام بے ضرورت گردد ہر چند
ناہلیم از انہا بظہور نرسد بنا بر رفع و سوسہ خاطر خویش و مصالح کلی آن ہجوم را متفرق
سازند و بیاد از دحام را از پا بر اندازند بنا بر این اندیشہ سلطان و امرائے و دیگر مردم
را کہ معتقدان در ویش بودند بہانہ بکار ہاتھین کردہ با طراف پراگندہ گردانید و در ویش
را دستگیر کردہ در پاسے میل مست بعقوبت تمام بکشت بکشت ایزدی دران روز ابر
سیاہ و باد تند برخاست و طوفان گرد و خاک برآمد و عالم تاریک گردید و موجب
تعجب مالیان گشت و دران سال باران نگر دید و فلک بسان مسکان طریقہ امساک
ورزیدہ دست از تراوش باز کشید و آفتاب در سطوت جلال گرم خوگر دید و رونق

عالم رخت اقامت بر بست و سرت روزگار از دل عالمیان رفت بارغ بمنزل راغ و
 خیابان نمونه بیابان شد متوطنان خطه بوستان و ساکنان بلده گلستان زار و نزار گشتند
 اشجار را از نهایت عطشان از زبان هر برگ فریاد اعطش برآمد و ذرات از تشنه لبی سرنگون
 گشته بطلب آب سجده نیاز بجا آورد و در دکانها سراب و مرغ از ماهی بے تاب گردید و
 بگیرد و فدی را بے آب و بذر گران را چشم پر آب شد تهیدستان از بے سرمایگی دل سرد
 گشت و ارباب اختکار را بازار گرم نرغ غلات مانند شاہ کنگان گران گردید همه کس برائے
 خریدار بیش زینجاوار گردید هر چند بازارش گرمی میکرد و محب گران سردی میکردند گندم بسان آدم گران
 بها گشت و گند بسان خال خوبان کمیاب شد نخود را همه کس بخود میکشید و برنج برنج تمام
 بدست می آمد اهل اختکار از فروخت موٹ موت خودی انگاشتند و آب را مانند اجمیات
 در ظلمات نگاه میداشتند دانه فله حکم قراضه ز رپیداکوده مانند مروارید عنبر گردید العقصه
 در دہلی قحط عظیم روداد و مردم غریب از تهیدستی و گرسنگی در بازار و کوچه ها قالب هتی میکردند
 و اکثرے از فرط جوع خود را در دریائے جمنا انداخته غریق بحر فنامی شدند و از فقدان
 غله اکثر مردم سگ و گربه را بر خود حلال میدانستند بلکه از شدت اشتها گوشت ادم مباح
 می انگاشتند عبادت کیشان را پائے ثبات از جاده درع و پر سیزگاری لغزیده و

طاعت اندیشان را امتیاز در حلال و حرام نماند طبیعت

۱۱۳۹ خون خورده همه بسان شمشیر از گرسنگی شده ز جان سیر
 در ۱۱۳۹ مغول چنگیزی با لشکر گران عازم پنجاب گشت سلطان باستان این خلعها کر
 بسیار و توپخانه بے شمار بدفع انطايفة متوجه گردید چون طرفین بهم پیوستند مغل چون
 غلبه سلطان معاینه کرد صلح نموده و سردار ایشان که قرابت با کوخان بود آمده ملاقات
 کرد و با چند امرائے دیگر مسلمان گردید سلطان او را پسر خواند و به امانادی خود سر فراز گردانید
 و غیاث پور مسکن ایشان مقرر کرد و چنانچه آن معصومه را مغل پوره و مغلان را نو مسلم
 خواندندی و بعد چند گاه ملک علاء الدین را که داماد و برادرزاده و پرورده نعمت سلطان
 بود بولایت کونړه رخصت نمود و در کوره رسید و با طراف مالک می تاخت و در حدود
 دیوگده رفته فتح نمود و چهل زنجیر نیل و هزار اسپ و بسیاری از طلا و نقره و اقسام مروارید

واقسام امتعه واقمشه وغیر ذلک انقدر غنیمت که عقل از حصر و ضبط آن عاجز گردد و بدست
اوقاد و روز بروز قوت و شوکت او زیاده گشت و آثار بخی و انحراف از و بظهور رسید هر چند
وزرا بسلطان گفتند که علاج واقعه پیش از وقوع بهتر است تا حال علامه الدین استقلال
نیافته منکر و دبا بد کرد **منظم**

حشمت باید گرفتن به میل چو پشند شاید گذشتن به پس
کنون کوشش کاب از کرد در گذشت نه انگه که سیلاب از سر گذشت

سلطان از بکه علامه الدین را دوست میداشت التماس وزرا با جابت مقرون میکرد و میگفت
که علامه الدین فرزند و پرورده نعمت من است هرگز از و بخی بوقوع نخواهد آمد چون سلطان را
اجل نزدیک رسید با چندی از خواص و یک هزار سوار کشتی در آمده بجانب کوره روانه شد
ملک علامه الدین از خبر نهضت سلطان مستعد شده مابین کوره و مانک پور فرود آمد چون سلطان
نزدیک رسید برادر خود را با استقبال فرستاد برادرش در حضور رسید و فنون مکرر و غدر
خوانده التماس نمود که علامه الدین هراسان و بیجاک شده میخواست که آواره دشت تباهی
گردد و من او را ازین اراده باز آورده ام الحال که سلطان تشریف آورده اند اگر شکیان را مسلح
خواهد دید اغلب که متوهم شده بدرود سلطان گفته او چند کس همراه گرفته و سلاح از تن
آنها دور کرده در کشتی نشسته مصحف میخواند تا کشتی بکنار آب رسید سلطان از کشتی فرود
آمد و ملک علامه الدین آمده ملازمت کرده در پای سلطان افتاد و سلطان از روی شفقت
در محبت طپانچه بر رخساره او زده فرمود که من این همه تربیت و رقی تو کرده و ترا بزرگ گردانید
همواره در نظر من از فرزندان عزیز بوده اکنون در حق تو چه بدی خواهم اندیشید این را میگفت
و دست علامه الدین گرفته بجانب کشتی کشید درین اثنا محمود سالم که از اجلات سامانه بود و در
شرارت و بدفنی مشهور چنانچه گفته اند **بیت**

ذره آتش ز بهر سوختن صد خانه بس و ذرا بے تلف عالم میکس از سامانه بس

باشارت علامه الدین سلطان را بشمشیر زخمی ساخت سلطان زخم خورده بجانب کشتی دوید
گفت اے علامه الدین بد بخت چه کردی بعد از آن اختیار الدین که پرورده نعمت سلطان
بود از عقب آمده سلطان را دست انداخته بر زمین زد و سرش بریده نزد علامه الدین آورده
بر نیزه کرد و در کوره مانک پور گردانید و چند س از مخصوصان سلطان را که در کشتی بودند قتل

رسانید و چتر سلطانی بر سر عمار الدین برافراشته ندائے سلطنت داد و اندازا بخاک ایند و تقالی
منتقم حقیقی است سزائے بدکرداری و کفارتش میسده مشنوی

اگر بد کنی چشم نیکی مدار که هرگز نیبار و گور بار
نه هرگز شنیدیم در عمر خویش که بد مرد نیکی آید به پیش
چو ابله بد کرد نیکی ندید به پاک ناید ز تخم پلید

قائم سلطان در اندک زمان ببلای عظیم گرفتار شدند محمود سالم در اندک زمانی مبروص
شد و اندامش جو شیده از هم پاشید و نیز اختیار الدین دیوانه شده بمکافات بدکرداری
رسید عمار الدین کافر نمشت اگر چه بر تخت فرمان روائ نشست اما بپاداش این کردار عجمه
گرفتار شده نام و نشان او و نسل او نماند مشنوی

بکون و مکان چیزے از خیر و شر ز کفران نعمت بدان ستوم تر
ز کفران نعمت چه آید جز این که نقصان عمر است خسران دین
درت سلطنت هفت سال و یک ماه و بست روز

سلطان عمار الدین برادرزاده داماد سلطان جلال الدین خلجی

بعد از آنکه سلطان جلال الدین به قتل رسید سلطان با شخصیت هزار سوار از گره روانه شده دلی
رسیده امرائے خرد و بزرگ بیعت کردند در سلسله سر یہ خلافت و فرمان روائی از جلوس
سلطان زینت یافت و کوشاک لعل را دار السلطنت گردانید و امرار را بقدر حال هر کدام خطاب
و جاگیر مرحمت ساخت چون نوجوان بود و بله و لعب مقید گشته بعیش و عشرت پرداخت
و دست بذل و نوال گشاده خزانه بانعام مردم صرف کرد و در عهد او شراب در کوچه بازار
بیل گردید بعد چند گاه چهل هزار سوار بر داری الف خان و ظفر خان برائے دفع رکن الدین
و ابراهیم پسران سلطان جلال الدین که بعد قضیه پدرازد دلی گریخته ببلتان رفته بودند
تعیین ساخت بیست

سروار شملک ما بر تن است تن ملک را فتنه پیرا من است

امرائے مذکور رفته ملتان را محاصره کردند پسران سلطان مرحوم تاب نیاورده بوسیله دانا
اسرار کونی و آجی جو یائے رموز سفیدی و سیاهی زبده العارفین قدوة الواصلین شیخ

رکن الدین قدس سره آمده ملاقات کردند الف خان بمقتضای اہلیت و مردمی شرایط
 تقطیم بجا آوردہ انہارا ہمراہ خود بدہلی آورد سلطان حق نشناختند و بے رحمی کردہ ہر دو
 مرئی زادہ و ہمراہان انہارا میل کشیدہ مجبوس گردانید بعد آن بر سر گجرات لشکر عظیم تعین
 کردہ بخار بہ و مجادلہ بسیار انولایت را مفتوح کردہ بت سومنات را در دہلی آوردہ در زمین
 فرو برد تپانی سپہر خلائیق گردید در سال دوم لشکر مغل از ماورالنہر در عالی دہلی رسید شہر
 را محاصرہ کرد خلائیق کثیر از قضبات و قریات در شہر آمدہ هجوم کردند در مساجد و محلات
 و کوچہ و بازار جائے نشستن نامزدہ و راہ کوچہا مسدود شد و ہمہ چیز ہا گرانی گرفت سلطان
 مستعد شدہ بجنگ پیش آمد بعد مقابلہ و مقاتلہ مغل منہزم گشت و آتش فتنہ و فساد منطقی
 گردید چون سلطان از اطراف مالک خاطر جمع نمود و شریکے در ملک و خدمت در نظم
 امور ممالک ننماد و اکثر بلاد بتخییر در آمد و قوت و کمیت کمال بہر رسیدہ خیالات فاسدہ
 بنحاطرش راہ یافت ارادہ کرد کہ دین و شریعت خود اختراع نماید و چار امر الف خان
 و ظفر خان و نصرت خان و رکنخان باشند چہار یار مقرر سازد کہ نام او بر صفحہ روزگار
 تاقیاست بماند و نیز میخواست کہ دہلی را بیکی از معتدان خود سپردہ مانند اسکندر روی
 بتخییر اقالیم ربع مسکون پردازد و فرمود تا او را اسکندر ثانی در خطبہ بخوانند و در سکہ نیز بہین
 منطوق نوشتند مصاحبان و حریفان مجلس را یا رائے آن نبود کہ حرفے خلاف مرضی او
 بر زبان توانند آورد و ہمگان از ملاحظہ درشت خوی و خشن مزاجی او بر سخنان و اہی تصدیق
 نمودہ بر علو ہمت و بلند پردازی او تخمین مینمودند ملک علام الملک کہ از امرائے بزرگ بود
 و پیش سلطان اعتبار تمام داشت و درست کرداری و راست گفتاری شعار او بود
 سخنان منجیدہ و حکایات پسندیدہ در میان آوردہ بمقدمات عقلی و روایات نقلی خاطر
 نشان سلطان ساخت کلا گرچہ احداث شریعت و دین اوے تراست لیکن نتیجہ این
 ارادہ فاسد خرابی ملک و سلطنت و ندامت دنیا و آخرت است این نہ امریست کہ رواج
 تواند گرفت و مردم توانند قبول کرد منطوق

ہر کہ عیب تو گفت یار تو دوست
 و آنکہ پوشیدہ داشت ما تو دوست
 گرچہ زشت است تلخ گفتن حق
 شور بخشی است ہم نہفتن حق
 و در باب تسخیر اقالیم گفت کہ اگر سلطان دہلی را گذاشتہ با تسلیم دیگر برود و مدستے بدان

بدان سمت بگذرد و بعد مراجعت معلوم نیست کسانیکه نایب باشند متقاعد شوند یا نشوند این زمانه را مانند سلطان سکندر روی نتوان تصور نمود در آنوقت مثل ارسطاطالیس وزیر بود که بقوت فکر و اصابت رائے او تنخیراقلیم آسان می شدی سلطان را بالفعل بلاد هندوستان مثل قلعه رنجهنبور و چتور و چندیری و مالوه جانب شرقیه تا آب سر جو و سوا لک تالمعان که پناه ستمردان و کهنه دزدان و رهنزان است تنخیر باید کرد و سامانه و دیپالپور و ملتان که در اد مغل است مستحکم باید نمود و از مداومت شراب و شکار اجتناب باید ورزید از آنجا که ملک علاءالملک مقبول القول و درست سخن و زبان اور بود گفتارش در دل اثر کرد و تمامی سخنان اورا پسندیده بر عقل و دانش ملک آفرین کرد و از احداث دین خود ترک نمود و قصد تنخیراقلیم سبعة از دل انداخته بانتراع مالک هند توجه نمود چون در آن زمان همیر دیو از نسل رائے پتهورا الوائے تکبر در رنجهنبوری افراخت سلطان بجانب او نهضت فرمود و روزی در اثنا رائے راه بشکار گاه قرغه اکتان برادرزاده سلطان قصد ده بدویر سلطان را مجروح ساخت و سلطان را که بر زمین آمده بود مرده انگاشته در لشکر گاه رسید و بر تخت نشست و آوازه انداخت که سلطان را قتل رسانیده ام سلطان که از کثرت در زخم می پوش شده بود در ساعت بافاقت آمده زخم خود بسته جانب لشکر شتافته بسر پرده درآمد و امرا بر سر اکتان یقین کرد و انهارفته سر اورا بریده آوردند و میسزد و برادرزاده سلطان که در بدوون بودند و حاجی مولانا می در دہلی بنی ورزیدند افواج باستیصال آن ناعاقبت اندیشان رخصت گشت انہا بے جنگ و جدل دستگیر شدند برادرزاده مارامیل در چشم کشیده و حاجی مولارا قتل رسانید الفصہ سلطان در رنجهنبور رسیده محاصره قلعه نمود و بعد مدت آن قلعه مفتوح گردید و همیر دیو را با قوم و قبیلہ او قتل رسانیده بدہلی مراجعت کرد و بعد آن قصد تنخیر قلعه چتور مصمم نمود چون سلطان شنید که رائے رتن سین مرزبان چتور پداوت نام زمین در شبستان خود دارد که حسن و جمال او از قالب بیان افزونست پری از مشاہدہ جمال او از حسن خویش بری گشته و عور بر شک خوبی او در کنج تزاری مستور شده آفتاب از بہر نظارہ آن ہر صبح سراز در یکہ مشرقی برارد و ماہتاب خود را از حلقہ بگوشانش می شمارد و رخسارش بجدی تابان کہ در شب تار مردم گمان برند کہ مگر صبح صادق از افق مشرق دید و سیایش نوعی درخشان کہ اگر از پر وہ ظلام نظر بران افتد طلوع ماہ متصور می شود

خورشید با اینهمه نور و ضیاء از آغاز صبح عارضش بعد بوام میگیرد و ماه منبع انوار چهره اش
فروغ میخورد **نظم**

قدش نخلی ز رحمت آسید	ز بستان لطافت سر کشیده
ز نخلدانش که سیم بے ز کابست	در و چای بے پر از آب حیات است
ز بستان ارم رویش نمونه	در و گلها سرشگفته گونه گونه
دوستان هر یک چون قبه نور	حیاب بے خاسته از عین کافور
میانش موسی بلک از موسی نبی	ز باریکی بر و از موسی بی
نیارستی کمر از موسی بستان	کزان موبودنش از هم گستن
بزیر چرخ کس پیدا نه گردد	که رویش بیند و شیدا نه گردد

از اصغرائی اوصاف حرم و غربی آن نازنین غایبانه سلطان عشق بر کشور دل سلطان آتیا
آورد و لوائے محبت در ساحت حسینیه بر افراخت و کوس آرزو در عرصه خاطر بلند آوازه
ساخت و در هر ضلع از اضلاع دل و در هر قطع از اقطاع ضمیر کار فرمایان شوق و فرمان و ایام
شغف نصب کرده سراپائے منکست وجود را در زیر فرمان خود آورده صفی خاطر الطبر را
غوائے شیدائے و سواد اے ضمیر را به نگین خاتم سودائے زینت بخشیده نظم امور
جهانها را نمود **نظم**

نه تنها عشق از اویدار خیزد	بباکین دولت از گفتار خیزند
در اید جلو حسن از ره گوش	ز جان آرام بر باید ز دل هوش
ز دیدن پیچ اثر بے در میان	کند عاشق کسان را غایبانه
بدیدن میلش آسند و از شنیدن	بے باشد شنیدن تخم دیدن

بآنکه سلطان از و نور از و و فرط تناکسان خود را بطلب آن نازنین خورشید حبیبین نزد راسے
رتن سین فرستاد از آنجا که راسے مذکور در ابتدا راسے حال از استماع خوبیهائے آن
ماه تعا غایبانه خود را در نزد عشق و محبتش با حقه از مسند حکومت بر خاسته بصحرائے طلبه گارش
پانداخته از ریاست دیالت ترک کرده بارز و راسے ادراک وصال انخو رشید متعال صحرا
گر و دره نور دگشته حشم و خدم و دولت و اسباب کنت غریق در یاسے ادا بار گردانیده
تبا بمن و شاق و نقب کمال بطاق و در سنگدیب مسکن آن دل فریب رسیده بعد سرگذشت

بسیار که تفصیل آن بجلول میکشد و را در عقد ازدواج آورده بمنتهای تنائے خویش واصل
 شده با آن نازنین رجعت وطن خود نموده از استیلائے عشق بسته زنجیر زلفت مشکین و خسته
 تیر مژگان خونین سوخته برق نگاه کوفته عشوه بائے جانکاه او بود و بے زحمت اغیار با او قرار
 محبت می باخت و نقد دل و جان را بازی میداد هر دو با همدگر نوعی اخلاص و یکتا دلی داشتند
 که گویا صانع ازلی از یک روح دو تخت کرده و در قالب انداخته و کشا و رزلم یزلی یکدانه را
 و ونیم ساخته در دو مزرع کاشته از استماع پیغام سلطان آتش خشم در نهاد رائے رتن سین افتاد
 چون موسی سوخته پیچ و تاب خورده مانند مار افکار بر خود پیچیده و فرستاده بائے سلطان
 را استحقاق نموده رخصت گردانید چون کسان سلطان بے نیل مقصود مراجعت کردند
 و حقیقت را بر عرض رسانیدند و از نا فرمائی رائے رتن سین چه مقتضائے حیت سلطنت
 و چه ازان نازنین سطوت جلال، قهرمانی و چشم خشم سلطانی و زجوش و غرورش آمد برائے
 تادیب و تخریب رائے رتن سین و تخریب قلعہ چتور و قصد وصال آن نازنین ماه تالش لشکر
 کشیده از آنجا که قلعہ چتور در حصانت و متانت مشهور آفاق است کند اندیش بکنگر ارتفاع
 ان نیرسد و مرغ خیال به بلند پروازی دیواران قصاعد نتواند کرد رائے رتن سین بقوت قلعہ
 و تقویت لشکر خود آماده جنگ گردید سلطان در پایان حصار رسید، مرکز دار گرد گرفت سبابه
 و دمدمه درست کرد و توپ بائے کره فلکن و ضرب زنبائے زلزله فلکن بقلعه نشینان
 زدند و چند جانب زده از باروت پر کرده آتش دادند و دیگر مدبیر قلعہ گیری بجا آوردند و با پیچ
 کار گشت چون محاصره بامتداد کشید و محاربه سخت در میان آمد و از هر دو طرف لشکر
 بسیار تلف گشت و کار سے از پیش زلفت بالضرور صلح در میان آمد و ملاقات یکدیگر اتفاق
 افتاد منظوم

پیچ کار سے ز صلح بهتر نیست بهتر از صلح کار دیگر نیست
 صلح باشد صلاح اہل فلاح زان سبب گفته اند صلح صلاح

اول سلطان درون قلعہ رفته همان رائے شد بعد آن رائے بموجب قرار وادیش سلطانی
 آمد بگردیکه رائے در مجلس رسید سلطان از عہود موافقت برگشته قول و قسم بر طاق نسبیان
 نہادہ رائے را قید کرده در دلی آورد و رائے او بر آمدن پدماوت منحصر داشت ان زن
 کہ بتدبیر صایب شہرہ آفاق و فکر دور اندیشی گئے سبقت از مردان کاروان می برد

باستماع اینچو در باب استخلاص رائے فکر اندیشیدہ سلطان شروہ وصال داد و یکہزار و سیصد
 دولہ مرتب گردانید و در ہر دولہ مردان کا زار و مبارزان کا رگزار ہایاق و صلاح نشانیدہ باہر
 دولہ دو خد متکار و چہار کبار و دو ہزار سوار بطریق بدر قہ مقرر گردانید کہ ہنگی و تہامی نہ ہزار
 کس جزار و صاحب پیکار بودہ با شد و محفہ خالی پر تکلف با ساز مرصع بزیب و زینت تمام
 کہ پیادوت متصور تواند نمود در میان دولہ کردہ روانہ دہلی ساخت و خود بشتان عصمت
 در چہتور ماندہ منتظر نوید غیبی بود سلطان کہ بادل مالامال از روئے وصال و دیدہ لبالب
 انتظار دیدار بود باستماع شروہ قدوم مینست لزوم ان نازنین ماہ جبین منبسط و فرح ناک
 گردید و از ہر منزل و مقام خبر طلب داشتہ بر شاہراہ ترصد و پیاب میداشت و غافل از شعبد
 فلک پر تزییر و حیلہ ان زن باتدبیر القصد لشکر با دولہ باطنی منازل و قطع مراحل نمودہ در
 حوالی دہلی رسیدہ نزول نمودند سرداران لشکر بموجب تلقین ان بانو پر فراست از زبان
 آن عصمت قباب سلطان پیغام کردند کہ چون در عقد مناکحت رائے رتن سین ہستم و
 مدتی در تصرف او بودہ ام الحال کہ سلطان خواستگاری این فدویہ نمود تا آنکہ رائے
 اجازت نہ بد بموجب امر شریعت غراب سلطان حلال نیستم رائے را در اینجا بفرستند تا
 از و اجازت بگیرم و در مشکوے معلی مشرف شوم سلطان کہ مقتضائے کمال از زور شاخ
 انتظار بسان طاؤس ہمہ تن ویدہ شدہ بود بے توقف و تگاشی و بلا تعلل و تا مل رائے را
 خلاص دادہ ہمراہ کسان خود روانہ ساختہ بگردانکہ رائے بہ شکر خود لمحت گردید جو انان
 شجاعت نشان کبان سلطان بجنگ پیش آمد اکثرے را بقتل در آوردند سلطان براہین
 آگاہی یافتہ سواری نمود و آتش کارزار مشتعل شد بسیاری از طرفین علف تیغ آتشبار
 گشت و رائے رتن سین قابو یافتہ از جنگ گاہ برآمدہ مسکن خویش را ہی گردید بخیریت
 و سلامتی بچہتور رسید فلک مشعبد نیرنگ ساز و گردون حیلہ باز در ہر ساعت ہزار منصوب
 تزدیر از شطرنج مکاید باختہ از باب اشتیاق را بفریب تازہ بازی میدہد و ہر لحظہ
 ابواب حیرت بر روئے افادت اصحاب شوق می کشاید و شیشہ تنار ابلنگ یاس
 و نو میدی میشکند منظم

صد بوالجہی بہر نور و شش
 وز برین موئے دیدہ بکشائی

در چرخ بہین و گرم سر و شش
 از راز جہان جریدہ بکشائی

در بازی رسم این اخافات که برد شود گی شود مات
 قلب است گفت امر زمانه بگریز ازین متار خانه
 سلطان از ستوج این ساخته خریده از موصلت آن نازنین محروم گشته دست تیره
 بدندان تفکر گزید و گفت بنیت

دریغاکه در دست من نیست کما که ارم کیف حلقه زلف یار
 چنانچه این قصه را سماع در اطراف ممالک معروف و مشهور است و ستمانی مسمی به پادشاه
 مشتمل بر قصه را سماع رتن سین در زبان فرس و هند و دست شده القصه سلطان بعد
 وقوع این امور در خود قوت ندیده که انتقام از سماع رتن سین بگیرد و تسخیر قلع و چتور لشکر
 کشد و نیز با وجود قدرت عدا تغافل کرد و روزی از ندما پرسید که باعث وقوع افات
 و حوادث در ملک چه باشد التماس کرد که سبب ظهور افات چهار چیز است
 اول بخیری پادشاه از نیک و بد احوال خلایق دویم شراب خوردن علی الدوام سویم
 محبت امرا با یکدیگر چهارم زردادن بر ذایل سلطان را این سخن بقایت پسند آمد فی الحال
 از شراب خوردن تائب گشته نوعی تاکید کرد که از تمام ولایت رسم شراب خوردن
 رفع گردد و اکثر مردم که با وجود منع جرات بر خوردن شراب مینمودند بقتل میرسیدند
 و مال و ملک مردم را ذل را در خالصه گرفته تارخ فساد گردید و امرا از اختلاط یکدیگر
 و ضیافت کردن با یکدیگر بازداشت و خود با مورچهانانی پرداخته و مراسم خبرداری
 بجا آورده ضابطه چند در باب بازیافت محصول بکرم مساحت و کافه تپاری و عدم
 خیانت اهل قلم و عمال اختراع نمود و چون هر یان و مقدمان را که مال ریزه رعایا میخوردند
 انچنان ضبط نمود که دایم از رعایا نتوانستند گرفت بک نوعی خراب شد که رنان آنها
 در خانه مردم مزدوری کرده قوت خود حاصل میکردند و در غلات بجنور خود مقرر
 میکرد و انچنان که در عهد سلطنت او زرخ یکسکه مانده اهلای و زیادت و رونق و در زرخ
 و قیمت پارچه و اسب و غیر ذلک فطی پرداخت که با بیع و مشتري خسارت
 نکشید و از اسب و داکچوکی و واقعه نگاری و اختراع کرده چند مرتبه لشکر جنگی خانی
 از ماورالنهر در نواحی دلی رسید شکست خورده رفت و سلطان به نهی تهاجمات
 در حدود و آمد لشکر مخالفت نصب کرد و تدبیرات صایب نمود که در زمان خلافت

او مغل درهندوستان مزاحمت نتوانست رسانید مردم اینمغنی را از برکات توچات
 پیشوائے ارباب طریقت مقتداے اصحاب حقیقت سلطان العارفین برهان الحقیقین
 مفتاح کموز معرفت سبحانی کشف رموز شناخت ربانی قدوده باریافتگان درگاه کبریا
 شیخ نظام الدین اولیائے تصور میکردند سلطان اگر چه بظاہر ملاقات شیخ نیکرد اما استمداد
 از باطن قدسی موطن نموده بار سال رسل و رسایل و اتحات تحف و تخایین مراسم
 اخلاص و اعتقاد بجای آورد و فتوحاتے که با طراف ممالک بسلطان میسر شده و عمارتی
 لماوروده و خراین فراوان که او داشت پتج یکے از سلاطین ماضیه را دست نداده ضوابط
 و قوانین سلطنت که او کرده هیچکس از خواقین نکرده شعرائے صاحب سخن و مورخان
 والا ادراک و بختان بلند و نکرت و مالان سحر افرین و طیبیان و حکیمان سیحانفس و
 ندیمان خوش گفتار و اصحاب نغمه بے نظیر و دیگر هنرمندان بے بدل و وزرائے صاحب
 تدبیر و امرائے والا شوکت و رعب و افرایم آمده بودند سلطان العارفین شیخ قطب الدین
 و قدوة الاصفیا شیخ نظام الدین اولیا و زبدة الاولیاء شیخ صدر الدین عارف و شیخ
 رکن الدین ملتانی در زمان او بودند و سرآمد شعرا امیر خسرو دهلوی بود و هزار تن که از موجب از
 سرکار بادشاهی می یافت و خیمه بنام سلطان درست کرده سلطان در ریاضت و طاعت
 و ادائے مفروضات و نوافل و صیام و تقدیم مراسم اسلام انقدر تقید داشت که ادرا از
 جنس ملایک گفتندے از آنجا که ملک نایب وزیر مدار علیہ و وکیل السلطنت و منظور
 نظر سلطان بود قابو یافته سلطان را مسوم گردانید و بعضے میگویند که بزمست استقامت
 حق پیوست مدت سلطنت بشت سال و سه ماه ۷

سلطان شهاب الدین بن سلطان علاء الدین

چون ملک نایب متسلط بود از تمامی پسران سلطان مرحوم سلطان شهاب الدین را که خردسال
 بود برگزیده در سلطنت بر تخت سلطنت اجلاس داده هر روز از حرم سرا بیرون آورده
 بر بام هزارستون بر تخت نشاند و بار دای و خود با نظام مہام قیام و رزیدی و بازان
 طغاک را اندر دین حرم نزد مادرش فرستادی از آنجا که ملک نایب بدسیرت و بدطینت
 و نمک حرام و ناعق ششاس بود و ایثارائے انداختن خاندان سلطان علاء الدین با مصلحت

خویش مشورت نمودی چنانچه خضر خان و شادی خان پسران سلطان مرحوم را که برادران غیرنودی
 سلطان بودند میل در چشم کشیده و مادر خضر خان را در قید کرده نقد و جنس او را خود تصرف
 شده مملکت خان برادر حقیقی سلطان را در قید نگاهداشته اراده میل کشیدن او نیز
 بخاطرش بود اما ارادت الهی بران رفته که سرپرست رارونق نبخشد و اعیه آن به اندیش
 پیش زفت و نتوانست او را از پیش معزول کرد چون تسلط بسیار داشت سلطنت را
 از خود دانسته کسی را بخاطر نمی آورد و با فعال بدو که دارنکو همیشه صرف اوقات مینمود و عایم
 انحر بود و شراب را با فراط رسانید اگر چه طبیعت پر دازان میگسار و نفس پروران باده خور
 از شراب چندین فواید گفته در وصف ان دفتر با نوشته اند اما باده آبی است آتش افزو
 شهرستان هستی و آتشی است آب ده شجره مد هوشی و بدستی کار فرما که غوزیری جفاکاری
 انجن آراسی بوالهوسی و بدکرداری بر همزن معرکه عقل و دانائی گرم کن هنگامه بدگویی و هرزه
 درائی پرده بر انداز حیا و شرم نگون سازدایت مدار از زم بنیاد زندگی را است و خرم
 هستی را آتش چراغ خرد را باد است و چشمه دولت را خاک آتش اشتها را منطفی می سازد
 و بهیاب شهوت را تهی میکند و دنیا بد نام میکند و در آخرت نافر جام از کار دنیا باز میدارد
 و عقوبت عقی بر روی کار می آرد اگر باده پیمائی کار نیک است اهل ارتکاب چرادر
 اخفای آن میکوشند اگر منتهج حنات بودی بزرگان پیشین و حال چگونه روانید اشتند
 و چرا آن اند موم می انگاشتند بیت

باده خوری گرسنه فی دشتی اهل دلان کی بهو بگذشتی

و همچنان بقمار بازی که مذموم ترین کارهاست تصیغ اوقات نمودی و به بازی شطرنج
 و غیر ذلک صرف روزگار نمودی شطرنج دریای است ناپیدا کنمار خود بخوار که شناورن
 غرقه لجه فکر و اندیشی باشد شاه دانش و عقل او دایا در بند بلائی است و زیر تدبیرش
 از کجروی مصدر هزار افات فیل خواش او در معرکه تنالنگ اسپ تیز رویش را جولا نگاه
 مقصود تنگ و رخ از قبله مراد بر تافته و پیاده وارد در پدر روی همیشه خود ساخته همیشه
 در براط غم و الم بازی خود بر روی سازد و گنجینه ایست که دستدارش را هر چند تاج دولت
 بر سر و شمیر ثروت در کمر و غلام زیر سینه بیشتر و نهال مرادش بسپش بر باشد اما از کثرت
 مشغل این بازی برات دولت از چنگ او بدر رود و قماش عیش بجزای نیر زود و در آب

جنس سرخ رو نتواند بود و شجره امیدش کبریا بے برگ و شاخ بوده باشد و زلفت
 که مهره مراد بر او پیوسته در شمشیر غم نشسته و کعبتین مقصودش از دست فرومشته
 باشد و چوپا است که قماران مطعون جهانپان و ملوم مالیان بوده باشند مهره مقصودش
 طے مراحل نموده سلامت بقرارگاه نمیتواند رسید و دایا در قمارخانه روزگار خسران زده
 و بازی از دست داده باشد چنانچه آخر حال را جہل و پاندان بہین بازی ملک و مال
 از دست داده آوارہ دشت ادبار و سرگشته صحرا افتقار شدند و دانش و ران کاروان
 و خرد پوران سعادت نشان چنین اشغال در ہنگام کثالت مزاج و ملالت طبع کہ از کثرت
 امور مرجع بہر سہ تجویز نموده اند این بخیر دین بازی ہذا الزم مقاصد عظمی دانستہ ہموارہ
 اوقات گرامی را کہ بدل ندارد باین صرف نمودی خصوص بقمار سولعمین کہ یکے از بازیہا
 چوپا است بر ہام ہزارستون با خواجہ سراپان در گاہ بیشتر اشتغال داشتی بہست
 مکن عمر ضایع ببازی متار کہ این فصل بہست در روزگار
 چون امرا از ملک نایب بغایت تنگ آمدہ بودند با خود با اتفاق کردہ اورا بقتل رسانیدند و
 سلطان را دستگیر کردہ در گواہیار محبوس کردند مدت سلطنت کہ محض برائے گفتن بود
 سہ ماہ و چند روزہ

سلطان قطب الدین مبارک شاہ عن مبارک خان برادر ہستی سلطان

شہاب الدین بن سلطان علاء الدین

چون سلطان با خواجے ملک نایب در زندان خانہی بود امرا با اتفاق یکدیگر بعد قتل ملک نایب
 و جس سلطان شہاب الدین اورا از زندان ہر آورده و در شامہ سریر الحائے خلافت نمودند و مجمع
 امرا از خاص و عام مراسم تہنیت و مبارکباد بجا آورد و در شرایط عیش و کامرانی و لوازم
 عشرت و شادمانی بتقدیم رسانیدند سلطان از نیہت کہ چند گاہ در زندان بود بجز و جلوس
 برادر نگ جہانبانی بنا بر ادائے مراسم مشکر و سپاس ایزدی تمامی زندانیان را کہ در دہلی
 و قلعہات و در دست و نزدیک و امصار و بلاد مالک محروم و محبوس بودند حکم تخلص نموده
 مناشیر مطاعہ تمام بنام حکام اطراف در مادہ خلاصی انجاعت صادر کرد و انید معظم

کے بندیان مابود مستگیر کہ خود بودہ باشد بہ بندی اسیر
نگہ کن براحوال زندانیان کہ ممکن بود بے گنہ در میان

چون نوجوان بود و ناتجربہ کار کامروائے سلطنت و مادہ پیمائی شباب و ہم نشینی تا
اہل ان و دوستی خوش آمدگویان چراغ خرد اورا فرو نشاند و دیدہ مصلحت بین اورا بد بین
ساخت بمقتضائے ہوا پرستی و نفس دوستی حسن نامی خدمت گار بچہ راکہ در حسن صورت
و جمال ظاہری بے نظیر بود منظور نظر خود داشت و شفیقتہ و فریفتہ او گر دیدہ ساعے
بے ادبئی بود اورا خسرو خان خطاب دادہ بمنصب وزارت سرفراز گردانید بادشاہان
والا قدر و سربان رویان دانش و رایین منصب والا دامن عظمت بشخصے کہ بدانش و نبیش راستی
و درستی و نیک نہادی و معاملہ دانی و اصالت گوہری و نجابت فطری و صفات قدسی
و شایستگی اعمال و ستودگی افعال و فرخندگی اطوار و پسندیدگی اوضاع موصوف
باشد تجویز میکنند نہ انکہ ہجو بخردی و خورد سالی و ناتجربہ کاری فرومایہ بد سرشتی را
بدین پایہ بلند و رتبہ ارجمند نامزد مینمایند و بنیاد دولت خود را از پائین کنند بزرگان
گفتہ اند **منظم**

درختے کہ تلخست اورا سرشت	گرش در نشانی باغ بہشت
وراز جوئے خلدش بہنگام آب	بہ پنج نگین ریزی و شہد تاب
سراخجام گو ہر بکار آورد	ہمان میوہ تلخ بار آورد
اگر بیضہ زاغ ظلمت سرشت	ہنی زیر طاؤس باغ بہشت
بہنگام ان بچہ پروردنش	ز انجیر حنت دہی ارزنش
شود ما قبت بچہ زاغ زاغ	بر درنج بیہودہ طاؤس باغ

از انجا کہ تقدیر و تادیر بر حق بران رفتہ بود کہ خسرو خان اساس دولت سلطان را از پائین کند
بلکہ بنیاد سلطنت خاندان او پراگندہ گردوان طفل بد گہرا مدار علیہ سلطنت و صاحب
مدار امور چہا نبائی نمود **ہیت**

چو بخت بد کسے را پیش آید کند کارے کہ کردن را نشاید
باجملہ سلطان محروم بمقتل ناقص الدرک مہات مالی و ملکی بمشورت خسرو خان در پیش نمود
و با عنوانے او خضر خان و شادین خان برادران ملاقی خود را کہ ملک تلبیل میل و چشم کشیدہ

در قلعه گوالیار محبوس نموده بود معه سلطان شهاب الدین برادر عینی که او نیز هانجا و قید بود قبل
 رسانید و از نیجست که خضر خان مرید پیشوائے اهل اندر شیخ نظام الدین اولیا بود شیخ را
 مخلص او دانسته زبان طعن برکشاد و حسد و عداوت در زید سمیت

چون خدا خواهد که پرده کس درو میلش اندر طعن پاکان زند
 و مرم را از آمدن بمنزل ایشان منع کرده بے او بانه پیش آمد و شیخزاده جام را که از
 مخالفان شیخ بود بتصرف خود اختصاص داد و باریافته ده گاه سجانی شیخ رکن الدین طمانی
 را بتعصب شیخ نزد خود طلبه داشته و از غرور جوانی بکس مشورت نیکردی و سخن احدی
 در گوش نیادر دی اگر کسی از روی دولت خواهی و نیک اندیشی حرفی گفتی بدشنام
 معاتب شدی و امر را باندک گناه بیک بعضی را بدون گناه تعذیر و تعذیب نمودی
 بل بقتل رسانیدی و لباس و زیور زنان پوشیده در مجلس آمدی و زنان رزالد و محتاله
 و مسخره و هزاره را بالائے کوشک هزاره ستون طلبیده بامراے کبار بطریق ہزل مزاحمت
 و مضاحکت و مطایبت اہانت و استخفاف کردی و دایم انحر بوده بعیش و عشرت اشتغال
 داشتی بعد چند گاه ظفر خان حاکم گجرات را که از امراے والا قدر بود در حضور طلبه داشته
 بانخواست خسر و خان بقتل رسانید و بجائے او خسر و خان را حکومت گجرات که وطن متدیم
 او بود داده رخصت نمود او در گجرات رفته استقلال کمال بہر رسانید و بمقتضائے سفلہ
 منشی و خور و سالی و بیداشی و تنک ظرفی و کم وصلگی ارادہ بنی نموده امرائے متعینہ با او
 رفاقت مکر و تدخسر و خان نظر بر آنکہ مبادا پرده از رویے کار ناہنجار او برداشته شود
 باستعمال از گجرات پیش سلطان در دہلی آمدہ شکایت امر نمود برائے خاطر داشت او
 اکثرے از امرایگی موجب و برطرفی خدمت معاتب شدند و خسر و خان نوعی بر سلطان
 غالب آمد کہ اگر کسی از مصاحبان بر سلطان حرف ناملایم از بصرض میرسانید با جابت مقرون
 نمی شد بلکہ آن را سلطان پیش خسر و خان بیان نمودی و گویندہ بزجر و ملامت معاتب
 میگشت از نیجست تمامی امر مغلوب شدند و خسر و خان غالب گشته در حصول مطلب
 گرم تر گردید و روزے از مکر و غدیر بصرض رسانید کہ چون ہمہ وقت در حضور بخدمت قیام
 مہدارم و شب با در پیشخانہ میگذارم بعضے از اقا رب من کہ بامید مراحم سلطانی از گجرات
 آمدہ اند ہر جا حید ملاقات می آیند و رہبانان دو تہانہ نیکنڈارند سلطان فرمان داد کہ کلید دئے

دو تنه حواله خسرو خان کنند و فرمود که از تو و برادران تو معتد ترکیست اتهام دو تنه بعهده
تست الفقه چون درون و برون درگاه سلطانی بتصرف او و برادران او در آمد اینجا عه فوج
فوج و توپ توپ بایاق و اسلحه شب با و روز با بیجا با در دو تنه آمد و رفت داشتند و اندک
جناب والا جمع می شدند و قابوس وقت می طلبیدند رفته رفته انیمانی بر تمامی مردم ظاهر
گشت که آن سیه درون در چه کار است و امر با خود با و از گونه دانستند اما از بختی که
سلطان را با و بدو یقین میدادستند که اگر بعرض رسانند سلطان گوینده را گرفته با و خواهد سپرد
و در صورت او را غالب مطلق و خود را مغلوب محض میدیدند و هیچکس دم نمیتوانست
ز دروز قاضی خان که در خط نویسیانیدن اوستاد سلطان بود از جان خود گذشته و
بخون خود دست شسته نیکو خواهی سلطان و سلامتی جان و مال و خیریت بلاد و عباد و دین
دانسته کیفیت را بعرض رسانید و از خیال فاسد او اطلاع داد لیکن ازان سخنان سلطان
بیخ اثر نکرد و سودمند نیامد بلکه بجواب درشت و الفاظ ناملایم معاتب گشت بعد از زانی
که خسرو خان آمد آنچه از قاضی خان شنیده بود همه را نزد او بیان نمود ان مکار غدار تکلیف
خود را در گریه آورده گفت از بسکه سلطان بمن التفات و عنایت دارند نزد یگان درگاه
صد می برند و ما را نمیخواهند امروز یا فردا است که مرا مهم ساخته کمبختن دهند من خود را از
کشتگان میدانم سلطان را گریه آن مکار اثر کرد و او را در کنار گرفته گریه نمود و بوسه بر لب
و رخساره او زده گفت که اگر تمام عالم کجا شوند و در حق تو بدگویند من گوش بسخن احدی نخواهم
کرد و مرا هوای محبت تو از عالم مستغنی ساخته میتو عالم بکار نمی آید منظم
بله چون دلبری با جان در اینخت نیار و جان از و پیوند بگنجنت
بر و پیوند جان از تن بیکدم و لے با او بود پیوند محکم
بعد از چند گاه چون ربی از شب بگذشت قاضی خان که محافظت درگاه بعهده او
بود از بام هزار ستون فرود آمده در تخلص حال در و از ماگر دید خسرو خان از پیش سلطان
آمده قاضی خان را بسخن مشغول ساخت و بیره پان در دست او داده قاضی خان را
غفلت اجل در بروده بود درین وقت جاهر نام برادر خسرو خان رسیده قاضی خان را بزخم
خنجر بر خاک هلاک انداخت و غریو از مردم برخاست چون قلعه بگوش سلطان رسید
سبب غوغا پرسید خسرو خان آمده بعرض رسانید که اسپان طویل خاص داشته با هم

جنگیده اند این غوغا از دست در نیال جاہر مذکور با جمیعت تمام بر قصر ہزارستون شدہ پاسبانان
را بقتل رسانید سلطان بر حقیقت واقف گشتہ بجانب حرم سرا دویدہ خسرو خان از عتب
دویدہ دستار و موئے سلطان را گرفت و با ہم در آویختہ زیر و زبر شدند در نیوقت جاہر مذکور
رسیدہ بدشتہ خوزیز پہلوئے سلطان را شکافتہ بر زمین انداخت و سران مظلوم را از تن جدا
کردہ از بام ہزارستون بزمین گند و اندرون حرم رفتہ شاہزادہ فرید خان و منگو خان پسران
علاء الدین را کہ صغیر بودند بستم از مادران جدا کردہ گردن زدند و دست بتاراج کشادند و آنچه
یافتند گرفتند و بعضی امرا و ملازمان سلطان را کہ مخالف بودند ہمانوقت بدست آوردہ
بقتل رسانیدند و اکثرے را در ہمان شب طلبہ داشتہ بر بام ہزارستون نگاہداشتند
و قید و زندان نمودند **منظم**

کے را کہ نبود شرف در بہاد	نباشد عجب گر بود بد بہاد
سرناسان را برافراشتن	وزایشان امید ہی داشتن
سرشتہ خویش گم کردنت	بحیب اندرون مار پروردنت
و گر زندگانی توقع مدار	کہ در جیب و دامن ہی جائے مار

وران حال یکے از مخدومان گفت کہ سلطان علاء الدین خاندان عم و ولی نعمت خود یعنی
سلطان جلال الدین را بر انداخت در نیولا کہ خاندان او بر می افتد عجب نیست کہ با و
مقابلہ میرود **بیت**

نکورانیک بد را بد شمار است بپاداش عمل گیتی بکار است
مدت سلطنت چہار سال و چہار ماہ از سلطان جلال الدین تا سلطان قطب الدین چہارتن
علیمی مدت سی و چہار سال و یازدہ ماہ جہان بانی نمودند +

سلطان ناصر الدین عرف خسرو خان

بعد قتل سلطان قطب الدین مبارک شاہ سکہ و خطبہ بنام خود کردہ بسلطان ناصر الدین مخاطب
گشتہ و حرم ہائے سلطان را در میان برادران قسمت نمودہ منکوہ سلطان را و نکاح خود
آورد چون اکثر برادران او ہنود بودند شعار اسلام تنزل نمود و رسوم ہنود و نرق مدواج یافت
بت پرستی و تخریب مساجد شایع گشت **بلیت**

چو باد خزانہ در آمد ببارغ زمانہ وہد جائے لمبسل زارغ
 ازا نجا کہ موضعہ خلد مسکن ہوم نشاید و در بارغ ارم اسٹیانہ زارغ نباید یعنی لایت بادشاہی احاد
 والناس فرومایہ نباشد تا چندین شرط گرامی و در دوسے از افراد انسانی فراہم نباید بدین تہ
 والا کہ عطیہ ایست عظمیٰ از حضرت کبریا سزاوار نتواند بود چون غازی الملک کہ از امرائے
 کبار سلطان علاء الدین صاحب جمعیت و قبیلہ دار بود و حکومت دیپالپور داشت
 از فخر الدین جو ناخلف خود کہ بکیلہ از خسرو خان جدا شدہ بود و نزد پدر رسیدہ ماجرائے
 نمک حرامی خسرو خان و کشتہ شدن سلطان واقف گشت بہ اتفاق بہرام حاکم ملتان و
 اوج کمر انتقام بستہ بشکو بیکران متوجہ شدہ در دہلی رسیدہ خسرو خان افواج آراستہ
 آمادہ جنگ گردید و آتش محاربت شعل گشت خسرو خان با فواج بسیار ہانک کارزار
 شکست خوردہ گریخت در روز دیگر بدست لشکریان غازی الملک اسیر گردید چون در حضور
 غازی الملک آوردند بلا تغلل قتل رسید بیت

چراغے کان فرو خواہد شستن کند در وقت مردن چنانہ روشن
 اکثر رفیقان خسرو خان خصوصاً کسانیکہ در قسمت حرہائے سلطان قطب الدین شریک
 بودند ہمہ قتل رسیدند بعد ازان غازی الملک در کوشک ہزار ستون رسیدہ متعزیت
 سلطان قطب الدین و برادرانش گریہ و زاری نمودہ فاتحہ خواند چنانچہ امیر خسرو بزبان پنجاب
 بعبارات مرغوب مقدمہ جنگ غازی الملک تغلق شاہ و ناصر الدین خسرو خان گفتہ کہ ان
 را بزبان ہند وارگویند مدت سلطنت ناصر الدین خسرو خان چار ماہ و چند روزہ

سلطان عیث الدین تغلق شاہ غازی الملک

پدر سلطان ترک نژاد با اسم تغلق از غلامان سلطان عیث الدین بلبن و مادر او از قوم جت پنجاب
 بود چون کوکب بخت بیدار و اختر طالع ہوشیار سلطان اوج گراگر دید بقوت شجاعت و
 مردانگی و زور فراست و فرزانی در جرگہ امرائے نامدار سرانہ غازی یافتہ در عہد خلافت
 سلطان علاء الدین و سلطان قطب الدین ہم پیش آمد درینولاکہ مقتضائے ولاوری و لیری
 خسرو خان نمک حرام را قتل رسانیدہ انتقام خون ولی نعمت گرفت باواز بلند گفت
 کہ من پروردہ نعمت سلطان علاء الدین و سلطان قطب الدین ہستم بجہت ادائے

و نام نمرود بنی از ملکیت بر افتاد و راه آمدن فل نوعی مسدود گشت که در عهد سلطان اصلا مغول در هندوستان رونکرده و بساختن عمارات رغبت بسیار داشت قلعه تغلق آباد در نزدیکی دهلی به استحکام تمام بنا کرد و خیل نیکذات و فرشته صفات بود بیشتر اوقات بهایوت صرف نمودی و گرد مسکات نگشتی و در مرغ ابواب ممنوعه مبالغه کردی بر قاضیست علیا و برایا و آبادی بلاد و امصار و امنیت مسالک و مشارع و آمد و شد تاجر و مسافر دارزانی نرخ غله و ضبط حاصلات از قرار حق و نفس الامر و تادیب معندان و متمردان و تحریب و زدن و در هیزان مساعی جمیله بکار بردی بعد از چند گاه سلطان به لکهنوتی عرف بنگال رفت و ران ولایت ناصرالدین ولد سلطان غیاث الدین بلبن پدر سلطان معزالدین کیقباد حکومت داشت چنانچه تخریر آمده سلطان حقوق نمک آن خاندان بجا آورده از روس قدر دانی آن ولایت را بدستور سابق بر ناصرالدین مسلم داشت و از انجا معاودت نموده بجانب سنارگام نهضت فرمود و بهادر شاه حاکم انجا از بسیاری فیل و حشم و دم استقلال میزد سلطان بعد محابه سخت فتح و ظفر نموده بهادر شاه را دستگیر کرده و از انجا به تربت رفته بمظفر گشت و قلعه تربت که بغایت متین بود به تخریر آورد و منظم

هر آ لکس که دارد در انجا نشست برو کس نیاید بتدبیر دست

ز سوسه زمین ایمن است از غفل مگر ز آسمان تیغ بارد اجل

القصه سلطان بفتح و فیروزی ازان سمت مراجعت به دارالملک دهلی نمود و شاهزاده الفغان عرف فخرالدین جو نا که در تختگاه مانده بود و سر کرده تغلق آباد قصری بعمارت مطبوع برائے صیانت سلطان احداث نموده لوازم صیانت همیا کرد و سلطان بعد رسیدن دران قصر فرود آمده مجلس آراست و داد و عیش و عشرت داده و از گوناگون طعام و رنگارنگ نعمت مایه کشید و چون از تناول ان فراغ حاصل کرد و مردم دانستند که سلطان بسرعت از اینجا سوار خواهد شد همگنان دست شسته برآمدند و سلطان دران قصر دست می شست که بارادت آبی آن قصر مانند خیمه حباب از صد مبله دوز هم شکست تا فیل مست شراب از پا و افتاد سلطان با پنجگس دیگر دست از جهان شسته ز بهر خاک و خشت بجفت و در بعضی تواریخ نوشته که الفغان عمارت آن قصر را که ضرور نبود و عمارت چنین ساخته بود که زود میفتد و کار سلطان باتمام رسد و صد جهان گجراتی در تاریخ خودی نویسد که الفغان

آن عمارت را از طلسم بپا داشت چون طلسم را بعد آمدن سلطان بشکست آن عمارت انپا
 و افتاد و حاجی محمد قنداری نوشته که در وقت دست شستن سلطان ناگاه برق جانگاه
 اندر آسمان افتاد و آن قصر فرو نشست و بعضی نگاشته اند که سلطان فیضان کوه سحره
 از بنگاله آورده بود برائے نمودن به شاهزاده اله خان حکم کرده بود که آن فیضان را بدارند
 چون عمارت قصر تازه بود از صدمه نیلے از پا در افتاد و بعضی می نویسند که در آن وقت
 زلزله عظیم آمد و آن قصر در افتاد شیخ رکن الدین ملتانی برائے ملاقات سلطان در آن
 قصر رفته بود بر مزوایا بجست زود برخاستن میگفت اما سلطان تفهم نکرد چون شیخ
 برخاست قصر بر نشست و آنچه تحقیق پیوسته آنست که چون سلطان از قدوة الاصفا
 شیخ نظام الدین اولیا رنجیدگی داشت بعد نزول در آن منزل به شیخ پیغام کرده بود که هرگاه
 من داخل دلی شوم شیخ ازان شهر بدر رود و حضرت شیخ فرمودند که مهنوز دلی دور است
 و این سخن در میان اهل هند مشهور است که گفته اند **مصر**
 که معتبول را رو نباشد سخن

در همین سال شیخ نظام الدین اولیا و امیر خسرو دهلوی از تنگنائے جهانی بعالم جاودانی
 شتافتند مدت سلطنت سلطان چهار سال و دو ماه *

سلطان محمد شاه افغان عن محمد الدین بن جوینا سلطان غیاث الدین تغلق شاه

بعد رحلت پدر و افغان در ۲۵۰۰ بر سریر فرمان دانی تنگن گزیده کوششادی بلند آواز گشت
 و مطنطنه مبارکبادی از خاص عام برخاست بازار و کوچه آر استند و شهر را بزیب و زینت
 پیراستند و داد سرور و شادمانی دادند و زر را به انعام و به بخشش ایشار کردند و طبیعت
 بخلسه چون چمن بهار سرشت رشک فرمائے بوستان بهشت
 سلطان از عجایب مخلوقات و جامع اعداد بود گاه خوشتی که چون سلطان سکندر رومی
 اقالیم سبعة مسخر سازد و گاه همت بر گماشتی که مانند حضرت سلیمان جن و انس در دایره
 اطاعت او درانید و گاه ارز و سکه ان کردی که سلطنت را با نبوت جمع کرده احکام شرعی
 و مکیه از خود نفاذ گرداند و گاه در نماز و روزه و ترویج احکام شریعت محمدی صلعم قیام

نمودی و در اجتناب مناهی و مسکرات و سایر امور آنچه کسم معصیت بران اطلاق
 دارد که شش بجا آوردی و در علم تاریخ و حکمت و معقولات و نظم و انشا و غیر ذلک مهارت
 تمام داشتی و در تنجیر و ضبط ممالک سی بلین بکار بردی چنانچه ولایت گجرات و مالوه و
 دیوگر و کنپله و دهور سمندر و ترهست و بکنوتی و سنار گام و راندک مدت قشیر در آورد
 و انضباط حکم خویش نوعی داشت که احدی را مجال تخلف نبود و در داد و دوش و
 بخشش و بخشایش عالی هست بود و در طرفه اعیان تمام خزانه را خواستی که بیک کس انعام
 نماید بخشش تمام عمر حاتم که بسخاوت مشهور است کترین عطائے یکروزه او بود و در وقت
 بذل و عطا و هنگام جو و وسخا غنی و فقیر و صغیر و کبیر میر و جهان قوی و ناتوان میقم و مسافر مسلم
 و کافر یگانه و بیگانه برابر بود و تاتار خان حاکم سنار گام را بهرام خان خطاب داده و یکروزه
 صد فیل و هزار اسب و یک کر در تنکه زر سرخ بخشید و ملک سنجر بدخشی را هشتاد و یک
 تنکه و ملک الملوک عماد الدین را هشتاد و یک تنکه و ملک عز الدین را چهل و یک تنکه بخشیده
 و ملک غزنوی را هر سال یک کر در تنکه میداد و روزی بها در شاه سنار گامی را بطرفی نصرت
 میکرد حکم کرد که آنچه در خزانه موجود است همه را با او بدهند همچنان کردند و در خزانه چیزه
 نگذاشتند و روزی مولانا کئے جلال الدین حسام مقصیده در مدح سلطان آورد چون
 مطلع ان را خواند چندین هزار صره انعام داد و فرمود که زیاده ازین مخوان که من از عهده
 صلہ ان نمیتوانم برآمد القصه چنانچه در سخاوت پے نظیر بود همچنان در ظلم و ستم ثانی
 نداشت سر آمد ظالمان و هر و سر حلقه ستمگاران عصر مخترع توانمین جو و ستم مبدع
 انمین بیداد و ظلم با دی مبادی و بانی مبادی جو را نی بود که دام ظلم است که در
 کارخانه بدخوی خود هیانداشت و کدام ستم که در کارخانه جفا بوسے او موجود نبود
 گفت سرمایہ دار چون دست چنار تپی میگردد و بدتن پیرایه شیخ چون سردیوار عریان
 می ماند و دوکان بزاز مانند خانه بخیل تخته بندی بود و تنور خیاز بهسان و گیدان مفلس
 سر و میشد سوزن خیاط چون پائے رشته برادرده حرکت نداشت و کمان ندان
 بمثل گلو سر بسته آواز نمیداد و حداد از جور اینین دلان سر بر سندان میکوفت و قنادان
 جفائے آتش زبانان زهراب می خورد و کافر در مرگ عافیت جامه می درید و رنگ ریز
 بر فوت جمعیت جامه سیاه می پوشید حال از گران با ظلم پشت به دیوار نهاد و بقال از

نایابی میزان عدل سنگ بر سینه می زد بیت

ز ظلش بچکپس سالم بخت کداین سینه کان ظالم نخته

متکل مردم و هم میان انسان مجبول و مفلور او بود هرگاه عواصفت قهر و ناله غضب
قیامت انگیز او زبانه میزد و غیر از ریختن خون و سوختن فقر و جود آدمیان انطفائی پذیرفت
و دقتی که سموم شوم غیظ و صرصر سیاست اومی و زید جهان را از وجود انسان خالی می
ساخت و هنگامی که در خاص و عام می نشست و تعذیب و تادیب مردم از بریدن
دست و پا و بینی و گوشش و میل کشیدن در چشم و کوفتن استخوانهای اعضا بیخ کوب
و سنگ و سوختن اندام زندگان با تیش و زدن مسلم آهنی بر دست و پا و سینه و کشیدن
پوست و دوپاره ساختن اومی و در تنه فیل انداختن و بر دار کشیدن و سایر اوامر جور و جلا
کار فرموده و عرصه خاص و عام را بخون مردم رنگین نمودی و مردم هر طایفه از صوفی و
قلندر و شکاری و نویسنده و عمال و رعیت و تاجران و باندک تقصیر و کثر لغزش سیاست
عظیم کردی و شیخزاده جام را که کلمه ز ظلم او بر زبان آورده بود بناحق کشت و همچنان بسیاری هم
را بستمگاری بے صد و تقصیرات بقتل رسانید بیت

نه بینی کس کز وزخمی نخورده ز صد کس بر سیکه رحمی نکرده

میخواست که ضوابط سلاطین پیشین منسوخ ساخته احکام مجرده اختراع نماید و منصب
هر روز ضابطه تازه و حکمی جدید اصداری فرمود چون احکام او خلاف قرار داد اسلاف
و از جاده عقل و دانش و بود و موجب تنفر عام می شد و عمال و احرار آن عاجز
می شدند و بانواع عقوبت مأخوذ میگشتند و اگر نیفاذ میرسانیدند عامه خلائق متاصل
می شدند و خلل عظیم در کار مملکت راه می یافت و ضوابط چند مقرر ساخت از آن جمله یکی
آنکه خراج تمام ولایت میان دو آب یکی پده مسترار داده و این امر باعث استیصال
رعایا گردید و کار زراعت معطل ماند و امور بادشاهی تنزل یافت نظم

خرابی زبیدا و بند جهان چوستان خورم زها و خندان

یظلم جائے که گزود و راز نه بینی لب مردم از خنده باز

دیگر با و زرائع خود مشورت کرد که دارا اختلاف در وسط الارض ممالک محروسه بوده
باشد بعضی گذارش نمودند که چون بکرماجیت که این همه ممالک در تصرف داشت

شهر اوجین را وسط جمع ولایات خلیش دانسته تختگاه نموده بود بهتر است که شهر اوجین دار السلطنت
 گردد و بعضی گفتند که دیوگیر دارا خلعت باید کرد چون هواسی دکن بر مزاج سلطان موافقت
 کرده بود و دیوگیر را که مد زمان را جبهوج و بارانگری گفتندی دولت اباد نام نهاد و تختگاه
 خود مقرر گردانید و از دلی تا دولت آباد سراسی با و باطها اعداد کرده غله خام برای
 مسافران هند و طعام پخته بجبهت سلیم از سرکار مقرر ساخت و در رویه رسته درختان در
 راه نشان تا مترودین بار قابیت قطع مسافت کنند و فرمود که با مشندگان دلی که در مموی
 و کثرت آبادی و در فور رونق رشک انزائی دمشق و بغداد بود جلادین شده باهل و
 عیال بدولت اباد انتقال نمایند چنانچه مصر دلی ویران کرده سکنه آن را و متوطنان با مصا
 و مقصات دیگر در دولت آباد دکن برد و خرچ راه از خزانه سرکار داد مبلغ کلی بانیکار
 شد اکثر مردم که روانه شده بودند بدولت آباد نتوانست رسید و کسانی که رسیدند
 نتوانستند استقامت یازین تغییر و تبدل تحسره تمام بحال بند و خدا راه یافت بیت
 سوخته دل سونندگان زو کباب کلبه محنت زو گان زو خراب

دیگر خامکاری ادا نگه بفرمود تا مس ساده مانند طلا و نقره در دارالفی سکه زنند و فلوس
 مس را بدستور تنگ زو و نقره رواج دهند و در خرید و فروخت معمول دارند تا جبران
 مالک مس را به دارا ضرب می آوردند و مبلغ با مسکوک میگردانیدند و امتنه و اسلحه میخریدند
 و باطراف میفرستادند و بسکه زو و نقره انجا میفرودختند متتبع و بیره در میشدند و زرگران
 هر کس در خانه خود سکه میزدند و در بازار آورده می فروختند و بعد از چند گاه چنین شد که
 این حکم غیر معمول را داماکن و در دست رواج نمائند و مردم آن اکمنه که مس را بعوض مس
 ساده میگردانند **نظم**

نه هر که آینه سازد سکندی اند نه هر که چهره برافروخت دلبری اند

نه هر که طفت کلج نهاد و نداشت کلاه داری و آئین سروری اند

دیگر اندیشه بسل او این بود که خراسان و عراق و ترکستان و خوارزم بلک سایر ولایات
 ربع مسکون تخیر نماید باین تقریب سه لک و هفتاد هزار سوار نوکر کرد و در سال اول موجب
 سپاه بوصول رسید و در سال دوم چون علوفه لشکر دانا کم و فرصت آن نشد که آن مردم را
 کار فرماید تا به تخیر ولایات چه رسد بکیت

چو دخلت نیست خرج آهسته تر کن بدخل و خرج خود دایم نظم کن
 دیگر اراده فاسد او آن بود که کوه همانچل را تا دیار چین ضبط نماید و درین صورت امرائے نامدار
 و خوانین بلند اقتدار نامزد کرد که ان جماعه درون کوه رفته سعی موفوره بکار بردند و بدفعات
 کارزار و پیکار نمودند بسبب صعوبت کوهسار و دشوار گذار و تنگی کریمه و استواری جاود شواری
 مداخل و مخارج و کثرت سپاه ان مالک کاری انبیش ز رفت کوهیان غالب آمده بسیاری
 از لشکریان سلطان راکشته و خسته نمودند قلیله که سلامت ماندند در حبس و انهار سلطان
 سیاست رسانید بیت

بادشاهی که طرح ظلم فکند پائے دیوار ملک خویش بکند
 چون از سلطان چنین امور نامایم و احکام غیر معقول بصد و پیوست و در کار مالک اختلال
 راه یافت و هر طرف فتنه بیدار گشت و کار بجائے رسید که اکثر ولایات مضبوط از قبضه
 تصرف بدر رفته ملک در دلی که تختگاه بود ترمزد و غضبان شایع گردید و آمدن خراج و باج از
 اطراف مالک منقطع گشت در ملتان ملک بهرام ایهه که برادر خوانده سلطان تغلق شاه بود بقی
 در زبده سلطان بکستماع این خبر از دولت آباد عرف دیوگیر بملتان آمد ملک بهرام صفوف
 آراسته آماده پیکار گردید و باندک جنگ دستگیر گشته بقتل رسید سلطان خواست که
 اهل ملتان را قتل عام نماید به شفاعت شیخ الاسلام شیخ رکن الدین قدس الله سره
 نجات داده به دلی مراجعت نمود در همین ایام ولایت میان دواب از شدت و کثرت
 طلب خراج غیر معمول خراب شد اکثر رعایا خرمن هارا آتش داده و مواشی و امنعه خلاصه گرفته
 بدر رفت سلطان فرمان داد که هر کرا یا بند بکشند و آن ولایت را به تاراج برند عمال خلق را بکشند
 و غارت مینمودند بعد ان سلطان برسم شکار در برن رفته تمام نواحی را تاراج و متوطنان را
 علت تیغ بید ریغ نمود و سرهای مردم را برکنگره های قلعه بیاوخت از انجا بطرف قنوج
 رفته و ان دیار را تا ولایت موته^{۱۱} تاراج کرده عالم عالم مردم بقتل در آورد و به ترمست رسیده
 آن ولایت را نیز خراب کرده بسمت دلی معاودت نمود تمام قصبات و دیهات که بر سر راه بود
 بسبب ظلم عمال و قحط سال خراب و بد حال دید و پیا دگانی که در راه برائے واکچوکی بودند
 همه برخاسته و آثار ابادانی بر طرف شده بنظر درآمد چون بدلی رسید خراب تر و ساکنان

ان مصر ویران تر ظاہر گشت بیست

ان مصر و مملکت کہ تو دیدی خراب شد وان نیل کمرست کہ شنیدی سراب شد
در نیصورت سلطان اندکی نادم گشته با بادا فی رعیت و افزونی زراعت توجہ بر گماشت
و رعایا را از خزانه سرکار مال میداد و بکار زراعت تاکید میکرد و بنا بر امساک باران
مزروعات نمی شد اکثر رعایا کہ زر از سرکار گرفتند و زراعت نکردند بقتل رسید بسبب
امساک باران قحط عظیم روداد گندم قیمت ادم پیدا کرد و برنج هم سنگ طلا گردید غله کیاب
چہ بلک نایاب شد و آدم آدم را میخورد و حتی دستان از گر سگی ہلاک گشتند و قالب ہتی کردند و
مفسدان از فقر و فاقہ تنگ آمدہ جان بحق تسلیم کردند نظم

ہر کرا دیدار نان بودی ہوس قرص خور بر آسمان دیدی کس
گشت زان تنگی جهان را تنگ دل گرسنہ نالان و حیران سنگ دل

در چنین وقت سلطان بے رحم و اہن دل در دوازا کئے شہر بند کرد تا ایچکس از شہریان بدر
نزد و بدین تقریب اکثر عامہ خلایق ہلاک شدند و مواشی مردم نیز از عدم علف و غلہ
تلف گردید بعد تخریب شہر و تہلیک شہریان حکم کرد کہ در دوازا واکسند تا مردمی کہ بر خر
و کرہ نگاہ داشتہ شد ہر جا کہ خواہند بروند و اکثر مردم با توابع و لواحق بجانب بنگالہ اندیا
کہ در انطرف غلہ از نان شنیدہ بودند بدرفتند و حکایت ستمکاری و مردم آزاری
سلطان بولایت دور و نزدیک بردند نظم

ستم بر ضعیفان مسکین مکن کہ ظالم بد و زرخ رود بے سخن
غم زایر دستان بخور زینہار بہ ترس از زبر دستی روزگار
ماند ستمگار بد روزگار بہاند بر و لعنت کردگار

چون در خاطر سلطان یقین شدہ بود کہ بدون اجازت خلیفہ عباس سلطنت روانیت
دار تکاب ان حرام است در مقام تیغ خلقائے عباس مے بود و بارہا عرض داشت
بخدمت خلیفہ مصر کہ ازال عباس بود متضمن بیعت و اطاعت خود ارسال نمود و
بجائے نام خود در سکہ نام خلیفہ نویسانیدہ در سکہ از خلیفہ منشور حکومت و نوازش
و خلعت برائے سلطان آمد و سلطان با جمیع امرائے داعیان و مشایخ بہ استقبال رفت
و پیادہ شدہ منشور بر سر نہادہ بر پائے حاجی صرصری کہ ان منشور آوردہ بود بوسہ

داد و نهایت تواضع بجا آورده در جلو پیاده روان شد و در شهر قیبه با بستند و لوازم شادی
و شادمانی ظهور آوردند و بر منشور زدها نثار کردند بختا جان و مسکینان و مستحقان تهیدستان
و او ند و خطبه بنام خلیفه خواندند و منبر بودند که در طراز جاها کئے زیر بفت و شرفات عمارت
نام خلیفه فرسند بعد و دو سال دیگر باز منشور نیابت و خلعت خاص و لواکے حضرت
امیر المؤمنین برائے سلطان آمد پیاده به استقبال رفته منشور بر سر و لواکے برگردن نهاده
در شهر آمد و ایام صحت و مشارق حدیث و منشور خلیفه در پیش نهاده هر حکم که اصدار میکرد
بنام خلیفه منسوب می ساخت و میگفت که حضرت امیر المؤمنین چنین حکم کرده اند مال فروان
و جواهر گران بها و دیگر اشیا بطریق پیشکش بخدمت خلیفه براتب ارسال داشت مرتبه
سوم نیز منشور رسید سلطان مراتب تعظیم و تکریم بجا آورد و چون مخدوم زاده بغداد بطریق
سیر هندوستان آمد سلطان تافضیه پالم بجزیره دہلی استقبال کرده در شهر آورد و ملک
تنکه و یک پرگنه و کوشک سیری و حوضها و باغها در انعام مقرر کرد و هرگاه مخدوم زاده
آمدی سلطان از تخت فرو آمده و چند قدم پیش رفته مخدوم زاده را پهلوئے خود بر تخت
جواد می القصد بعد از آنکه منشور خلیفه عباسی حاصل کرد سلطنت به استقلال دانسته مجدداً
در امور خلافت تقید ورزید در ولایت گجرات و دیوگیر و بهر و ننج و سرنال و دیگر
مالک از سر حد با فتنه و فساد عظیم برخاست سلطان در گجرات رفته قریب دو سال در آن
دیارت تردد و تلاش کرده تسکین فتن نمود و وزے از دزرا و ندما پرسید که در تواریخ چگونه نوشته
اند اگر چنین فتنه بار و دہد پادشاه را چه باید کرد التماس کردند که تدارک این چنین
شورش آنست که پسر یا برادر که قابل بوده باشد بجائے خود نصب کرده ترک سلطنت
باید کرد و الا از عملی که باعث تنفر جهانیان است احتراز باید نمود سلطان منبرمود که پسر
وبرادر ندارم که سلطنت بردارم و ترک سیاست نمیتوانم کرد و با بجمله بعد تسکین فتنه
گجرات بطرف تہتہ رو نهاد بعد رسیدن بچار که وہی تہتہ از افراط مرض غلبه زار و رعیت
حیات سپرد و خلایق از ظلم او نجات یافت بمیت

مژده مردکان عس و جانها کند قهر خداش دنا ہا
مدت سلطنت بست و شش سال +

سلطان فیروز شاہ باریک

چون سلطان محمد شاه رحلت نمود پسر و اولاد و برادرش هارث نبود که بر تخت جهان بانی
جلوس نماید ارکان دولت و اعیان سلطنت به اتفاق یکدیگر ملک فیروز باریک را که برادر
زاده سلطان غیاث الدین تغلق شاه بود پدرش رجب سالار ترک تعلقات نموده رقبه
ولایت داشت چنانچه در هندوستان تاحال مشهور است و اکثر خلایق از معتقدان هستند
در عمر پنجاه سالگی سلطنت برکنار دیا که سند بر سریر فرمانروایی جلوس داده سلطان فیروز شاه
خطاب کرده سکه و خطبه رائج نمودند مثنوی

مخالف شکن شاه فیروز بخت به فیروز فانی در آمد به تخت
نشاط نو اینگخت بر روزگار ز فیروز فی دولت کامگار

سلطان بجالفان آن نواحی صلح کرده از آنجا روانه سمت دہلی گردید و اثنائے راه بعض سید
که احمدیاز عرف خواجه جهان که از مقر بان سلطان محمد شاه بود از استماع رحلت سلطان
در دہلی بر تخت خلافت جلوس نموده سلطان غیاث الدین محمد خطاب خود کرده سلطان
احتمال بر حاکمیت او کرده فرمان عفو و تقصیرات بنام او صادر کرد و اولاد از اطاعت انحراف
ورزیده آخر الامر زیرا که امرائے آن نواحی با و اتفاق نکردند مستکشیده خود را لایق پادشاهی
خلافت ندانستند عرض داشت متضمن عجز و نیاز ارسال نمود چه طعمه شیران بیشه کنجشکان کنج
خانه را نباید و راتبه فیلمان برائے پشه ضعیف هست بخرچ نرود چون سلطان در نواحی مانسی
رسید احمدیاز مع توابع خود سر بر منہ کرده و دستار در گردن انداخته ملازمت کرد سلطان
از روی التفات قلم عفو بر جراید جرایم او کشید و بجا گیر لایق سراسر از و سر بلند
گردانید بیت

یعنی کسانیکه ره برده اند بدی دیده و نیکوے کرده اند

از آنجا بفرخی و فیروزی در دارالملک رسید و نوید عدل و انصاف بجهانیان در داد و امر را
از خطاب لایق و جاگیر مناسب سر بلند ساخت و شیخ صدر الدین از اولاد شیخ بهار الدین
ذکر یا قدس اندر سر خطاب شیخ الاسلامی داده به تقرب خویش جا داد و بهدین اثنائے مشور
ابوالفتح خلیفه مصر و رسید سلطان خوشوقتی زیاده از حد نموده باعث افتخار دانسته

بامور جهانبانی قیام ورزید و بر عایا و بریا مترده رفاهیت داد و سهر نذاذ سامانه جدا کرده تاده کرده
داخل آن نموده پر گننه جدا گانه مقرر ساخت و بر لب دریائے ستلج و بیا که یک جا می رود
فیروز پور آباد گردانیده پر گننه علحدہ کرد و در نواحی مانسی قلعه احداث کرده بحصار فیروزه موسوم
کرد و نهرے از دریائے جتنا حوالی سرمود بر آورده بان حصار رسانید و یچنین چند نهر از
دریائے مذکور و دیگر دریاها بر آورده تا موجب نفع خلایق بوده باشد چون نهر سلیمه را
آوردند سلطان بجہت دیدن آن سواری فرمود پنجاہ ہزار بیلدار بکشدیدن اشتغال داشت
از میان یک پشتہ استخوان نیل اگر چه فرسودہ بود اما بغایت سبط و مہشت در عہ طول استخوان
دست آدمی سہ در عہ برآمد تحقیق پیوست کہ در جنگ پاندوان و کوردان این آدم و فیل کشتہ
شدہ بودند تا این زمانہا استخوانہا افتادہ است با بجلہ چون سلطان مقصد ملک گیری داشت
اکثر مالک بزور شمشیر گرفت و بجانب نگر کوت لوائے عزیمت بر افراشت مسالک مہالک
و کوہبار و شوار گذار طے کردہ پایان قلعه کانگرہ نزول کردہ مرکز دار گردہ گرفت راجہ آنجا
متحصین بودہ جنگ تیر و تفنگ در میان آورده چون محاصرہ بامتداد کشید و کارے از
پیش رفت صلح در میان آمد راجہ آنجا بلازمست رسید و پیشکش گذرانیدہ سلطان اورا
نوازش فرمود و نگر کوت را محمد آباد موسوم گردانید بے شایبہ تکلف کانگرہ مکانی است
خوش آب و ہوا و سرزمینی است نشاط بخش دہا تمام کوہ و صحرا مالال از گونه گونه گلہائے
مطرا و رنگارنگ میوہ حلاوت اما دگلشتی است بہجت انس و قطعہ بہشت است
عشرت پیرا نظم

چشم بد از زمین کانگرہ دور	کہ دمد زو گیاه عیش و سرور
سرزمینی کہ خلد از دست نشان	روح قدسی کند در و جولان
صد ہزاران گل شاگفتہ درو	فرح بیدارفتنہ خفتہ درو
ہر گلے گونه گونه از رنگے	بو سہر گل رسیدہ فرسنگے
ابہائے روان بان گلاب	زیر سنگش لمطفت در خوش آب
چون طرب گاہ عرصہ جنت	خالی از رنج عصتہ و محنت
خاک صحرائے آن خجستہ مکان	شدہ بر فرق خلق مشک افشان
سروقتدان حصار متبیین	ریشک افزای حسن عور حسین

حوریان از پیے نظارہ آن نقشہ رخصت آمد از رضوان

در پایان قلعہ بہون مکانی است پرستشگاہ اہل ہند در سلسلے دوم مرتبہ یکے در ایام نوروزی در اوایل یا اواسط اسفندار دوم بعد انقضاے ایام برسات و آخر شہر پوریا اوایل ماہ مہر کہ ہر دو ایام بہار اعتدال لیل و نہار مسرت بخش اہل روزگار تواند بود و دریشا اہل بریا جنت و مہمانان ارباب افاضت و طبقات خلائق و طوائف انام مؤنث و مذکر صغیر و کبیر از اطوائف ممالک راہ یکسالہ طے کردہ بقصد زیارت می آیند و قطع نظر از مہنود کہ بت پرستی آئین دین انہا است گروہا گروہ مسلمان مسافت بعید طے کردہ نذرات می آرند . حکمت ایزدی مرادات مردم بحصول می انجامد طرفہ تراکم بعضے گنگ مادر زاد نوک زبان خود بریدہ پایان دیوار بعد شبانگاہ بر زمین میخوابند و بقدرت الہی روز دیگر زبان انہا درست می شود و گویائے بہم میرسانند و بعضے سر خود بدست خود قطع میکنند و باز درست می گردانند و قصہ در ایام مذکورہ مجمعی عظیم اجتماع پذیرفتہ چند گروہ و فرنگ انہو سے از خلائق و از وحام طبقات انام بیرون از حد قیاس میگردود و پرستشگری و نذرات گذاری بکاری برند و از نقد و جنس در آن مکان بطریق نذر میرسد و بجدی انبار ہا و تودہا میگردود کہ حساب دانان روزگار و گنجینہ داران کار گزار در حساب و شمار نمیتوانند آورد چند روز تماشائے بے بدل و ہنگامہ بے نظیر واسطہ انہراط نشاط و انبساط و موجب ظہور و فورسہ در نظارگیان می شود و نوعی تماشا بر روی کار می آید کہ افلاک را از نظارہ ان حسرت می افزاید و کواکب از دیدن آن انجمن شاد کامی و کامرانی می آرند منظم

ہمہ طرف جشن و ہمہ سوہرور	بہر گوشہ صحبت بہر جا حضور
سرائے جہان انوائی سرود	فرستادہ ہر دم بشادی درود
بین و یار و نہ از و نشیب	نباشد ہمہ جا جزائین و زیب
جہانی لبشادی برا راستہ	در و بوم پر زیور و خواستہ
چہ در کوچہا و چہ بازار ہا	بزیور برامود دیوار ہا
بائین بہ بند و بے چار طاق	کہ ہر یک بود رشک نیل و اق

دران وقت کہ سلطان برا جہ انجام صلح نمودہ قصد مراجعت داشت بعرض رسانیدند کہ وقتے کہ سلطان سکندر رومی درین مکان رسید صورت نو شاہ را درینجا درست کردہ

گذاشته بودند که تا حال معبد اهل هند است و این را بهوانی نامند سلطان این مقدمه را از
 علمائے براهمه استفسار نمود گذارش گویندگان و پرستیدن صورت نوشابه خلافت ظاهر
 گشت و از کتب براهمه که ابتدائے تصنیف ان معلوم نیست تحقیق پیوست که امکان
 از آغاز آفرینش معبود و طوابعیت مبنی است پرستش تمثال نوشابه باهل هند که در صحف
 قدیم انها بقلم در نیامده چه نسبت دارد سلطان بعد سیر کانگر و نگر کوت بکان جوالاکی و داند
 کروپے کانگره رسید ه مکه آنی دید از عجایب آن روزگار و بدایع قدرت افریدگار حیرت
 از سنگ تعمیر یافته از دیوارهای آن شب و روز نوایر آتش زبانه میرزند سوائے حجره
 از یک دو جائے دیگر نیز از زمین شعله پدیدار است دیده عقل از تماشا شائے آن حیران
 و در که خرد و ادراک کماهی آن سرگردان بعضی اهل تعصب گذارش نمودند که درین مکان
 کان گوگرد است که از اثر حرارت ان نواب بر میخیزد سلطان فرمود تا زمین را شکافتند بوی
 از گوگرد نیافتند و هر چند اب پاشیدند اصلا ان طقائے آن آتش ندیدند سلطان از
 مشاهد ه ان حیران مانده فرمود که اگر کان گوگرد بودی اثر آن ظاهر شدی و بوی آن به رنگ
 در دماغ عالمیان بر سیدی همانا که از آثار قدرت قادر مطلق است که از آفتاب آفرینش جهان
 این آتش افروخته می گردد و قدرت های آبی کجا در احاطه فهم و ادراک عالمیان میتواند آید

مثنوی

نه آگاهی از د کلام و زبان را	نه همراهی بد و نطق و بیان را
ز درخش گوشتش جان را باد و دشت	ز حرفش دست دل را کوه و گشت
لباس فهم بر بالائے او تنگ	سمند عقل در صحرائے او تنگ
ز گفتن برتر است و از شنیدن	زبان زین گفتگو باید بریدن

در ان مکان بسیاری از کتب براهمه سلف یافتند سلطان علمائے انطایفه بجمع خویش
 طلب داشت مضامین آن را شنیده مخطوط گردید و فرمود که بعضی انان کتب را ترجمه فارسی
 کنند تا مضمون بواقعی فهمیده شود چنانچه مولانا سائے اعزالدین خالد خانی کتبی در حکمت
 طبعی از ترجمه کتب قدیم در سلک نظم آورد و کتاب فیروز خااهی موسوم گردانید و سلطان از ان
 بغایت پسند نمود و در صدد آن بسیاری نفوذ از طلا و نقره و جامه و جاگیر مرحمت کرد و مضمون
 ان کتاب اکثر اوقات مذکور محفل قدسی می شد القصه سلطان بعد فتح نگر کوت بجانب

تہتہ نہضت نمود جام حاکم انجا بقوت کثرت اب و پناہ دریائے سند مدستے محاربہ نمود و
کار از پیش رفت با ضرر و سلطان این ہم ملتوی گذاشته بگجرات رفت و ایام برسات
وران دیار گذرانیدہ باز بطرف تہتہ رفت جام بعد محاربہ بسیار تاب نیاوردہ امان خواہستہ
ملازمت نمودہ پیشکش ہر سالہ قبول کرد سلطان بعد تنظیم و تنبیق مہات ان دیار مراجعت
بہ دہلی نمود و بہ انتظام مہام جہانباہی اشتغال ورزید بمقتضائے نیک ذاتی و حسن
اخلاق فطری خلافت بعدالت کردہ ضوابط عدل و احسان و قواعد امن و امان جہان
جہانیاں گذاشت از جملہ ضوابط او انکہ خراج مالک موافق حاصلات و بقدر قوت رعایا
طلب کردی اصنافہ و توفیر معاف و اشتہی و سخن کسے در حق رعایا گویش نکردی و در انچہ آبادی
و مہموری رعیت بودی و آسیب کسی ز سیدی ببل آوردی منظم

شنیدم از بزرگان سخن سنج کہ سلطان را رعیت بہتر از گنج
کزان خرچ ارشد و آخر سراید وزین ہر خطہ دخل نو دراید
و از اخذ محمول شل گل فروشنے و نیل گری و ماہی فروشی و مذاقی در میان فروشی و نخود
بریاں گری و دکاتانہ و قمارخانہ و دادبگی و کوتوالی و قصابانہ و طومانہ و لکاحانہ و دہریچہ
و تولد پسرو عوار و نیشکر و ردغن گران و پزادہ خشت و شیر و جہرات و کاہ چراسکے و ترازو
کشی و فروعی و شکرانہ و جہانہ و سازندہا کہ روز شادی بخانہ مردم میروند و خرید و فروخت
زمین و ظروف سفالے و کولہ استخوان ہندوان کہ بگنگی می برند و غیر ذلک کہ باعث
انار عامہ بریاست اجتناب داشت بلیت

دل دوستاں جمع بہتر ز گنج خزینہ تہی بہ کہ مردم برنج
و بجهت اشتغال حکومت ولایات عمال متدین بہ امانت و خدا ترس و کار گذار تعین
کردی و بہ بیچ بدفے و شریرے را خدمت نفرمودی و از انجا کہ الناس علی دین ہلکھم
گفتہ اند حکام پیروے احکام سلطان فرخندہ فرجام نمودہ قواعد عدالت و انصاف
معمول داشتندے واحدی را مجال نبود کہ مرتکب ظلم تواند بود نظم

خدا ترس را بر رعیت گمار کہ معمار ملک است و پرہیزگار
خدا را بران بندہ بخشایش است کہ خلق از وجودش در اسایش است
مراعات و ہقان کن از بہر خویش کہ مزدور خوش دل کند کار بیش

رعیت چونچ است سلطان درخت درخت لے پسر باشد از پنج سخت

سیاست را مطلق ترک داد و هیچ مسلمانی را آزار نداد و از کثرت انعامات وادارات تالیف قلوب عامیان نموده محتاج سیاست نشده از برکات عدالتش را وظلم و تعدی بستم گشت هیچ آفریده در عهد سلطنت او آزار نیافت بیست

لطفش بکرم چاره بیچاره نکند عدلش ستم از زمانه او آره کند

فرزندان و وارثان کسان را که سلطان محمد شاه الف خان مرحوم بناحق کشته و قطع اعضا نموده بود بانعام و وظیفه خوشنود کرده خط ابرائے ذمه سلطان مرحوم از انجمله گرفته بمهر اکابر و اشراف رسانیده در مقبره سلطان گذاشت تا در قیامت واسطه عدم مواخذه ازان عصیان نکرد و بمقتضائے نیکذاتی و نیکبختی رفتن عورات مسلمة و منود بر مزارات و بتخانه منع کرد و اساس فسق و فجور و شراب و بنگ و دیگر مناهای منهدم گردانید و به نیت خیر قسام عمارات از مساجد و مقابر و مدارس و خوانق و دارالشفاء و رباط و کوشک و حوض مهل و باغات و منار و چاه و حمام و غیر ذلک انقدر که سلاطین پیشین نکرده بودند تعمیر نمود و در بعضی تواریخ نوشته اند که فیروز آباد و غیره سی شهر و چهل جامع مسجد نچته و سی مدرسه و بست خانقاه و دویست رباط و صد نهر و صد کوشک و صد و پنجاه چاه و ده حمام و پنج دارالشفاء و صد مقبره و ده مینار کلان و باغات بیشمار ازان بادشاه تعمیر یافته و اکثر ازان تا حال که زیاده از سیصد سال منقضی میشود برجاست چنانچه برکوچه متصل دہلی علامات عمارات و عمودی موسوم بجهان ناکه عوام الناس آنرا لایقہ فیروز شاهی گویند قریب شصت و ارتفاع و سه درعہ سطر گویا از یک سنگ ساخته اند و پنج ان تا باب رسانیده باشند تا حال قائم است و از بس که استحکام تمام دارد مدت مدید دیگر برجا خواهد ماند بیست

جزائے حسن عمل بین که روزگار منور خراب می نکند بارگاه کثرے را

چون سلطان به کبر سن رسید بہار جوانی را خزان پیری بے رونق گردانید ضعف شیب غالب آمد و توانائی شباب مغلوب گشت قالب قامت بسان کمان حلقه بست و

تیر جوانی بر بست منظم

بہر کمان تو عصا گشت زہ
تیر جوانیت برون شد ز شست

شکل کمان راست قدرت شرح ده
تا بکمانت فلک این چلہ بست

پشت تو مانند بھمان گشت کوز
 خشک شدہ پوست بران پھوتوز
 رشتہ اشک تہیان گشت زہ
 ناوک آہ تو بران نینر بہ
 قد تو لام والعت آمد عصا
 ہر دو پے منفی وجود تو لا
 پادیم مار زنا دیدنت
 خلق بفریاد ز نشنیدننت
 موے سفید از اجل آرد پیام
 پشت خم از مرگ رساند سلام

درینوقت سلطان کہ طاقت حرکت نہداشت و قوائے بدنی و حواس ظاہری کست شدہ بود در سن ۸۹ شامزادہ محمدخان را سلطان ناصرالدین والدینیا محمدشاہ خطاب دادہ و وکیل السلطنت و موتن الخلافت کردہ خزائن و اقبال و حشم و خدم و جمیع کارخانجات اسباب جہانباتی حوالہ نمودہ خود بر اسم عبادت و طاعت کہ شعار عاقبت اندیشان خجستہ فرجام و اطوار نیک سیرتان فرخندہ انجام است اشتغال و رزید منظم

طاعت اد نغزترین پیشہ
 فکر ت ادا مغز تر اندیشہ
 روے بجراب عبادت بکن
 کسب سلہائے سعادت بکن
 روبیکے ار کہ فرخندگیست
 ترک دوی بکن کہ پراگندگیست
 میوہ مقصود کی آرد درخت
 تا نکند پائے بیک جائے سخت

روز جمعہ خطبہ بنام ہر دو بادشاہ خواندند و پیوستہ ہمین طور خواندہ می شد بعد چند گاہ ملک مسفرح الخاطب برستی خان کہ حاکم گجرات بود بمترصدائے آنولایت اتفاق کردہ سکندر خان را کہ بتازگی حکومت آن دیار تعیین شدہ بود بقتل رسانید سلطان محمدشاہ چون بہ انتقام ان پرداخت از نیجست رخنہ تمام در امور ملکی راہ یافت لشکریان سلطان فیروزشاہ از ہمینی حسد بردہ و حل بر بے مہتی و نامردی سلطان محمدشاہ نمودہ مخالفت ورزیدہ سلطان محمدشاہ باہنا آمادہ جنگ گردید و در شہر دہلی ہنگامہ کارزار گرم گشت چون سلطان فیروزشاہ نیز در جنگ گاہ تشریف آورد سلطان محمدشاہ تاب مقاومت نیاورد فرار نمود و بجانب کوه سر مور رفت ہمیت

دو جان ہرگز بیک پیکر گنجبد
 دو فرمان دہ بیک کشور گنجبد

القصہ سلطان فیروزشاہ از محمدشاہ خلع خود ربجیدہ اورا انا و لکہ خویش برادر و شامزادہ

تغلق شاه بن شاهزاده فتح خان نمیره خود را که پدر او در حیات سلطان و ولایت حیات سپرده بود ولی عهد کرده بسلطنت برداشت و در ابتدای اوقات در عمر نوزده سال بزرگ طبعی بر حمت حق پیوست و نام نیک خود را در حال بیان گذاشت بمیت

بمرد آخر و نیک نامی بمیرد
 نهی زندگانی که ناشن نزد
 از لفظ وفات نمیرد و شاه تارخ بر می آید با امیر تیمور گورگان هم عصر بود مدت
 سلطنت هشت سال *

سلطان تغلق شاه بن شاهزاده فتح خان بن سلطان فیروز شاه

بعد رحلت جد بزرگوار در سن ۹۰ در قصر فیروز آباد بر سر یرفران روای متمکن گشت و بر سر شاهزاده محمد شاه که در کوه سر مور بود لشکر گران تعیین نمود شاهزاده تاب نیاورده از سر مور بر آمده بطرف نگر کوت رفت و لشکر سلطان از تعاقبش دست باز کشیده مراجعت نمود سلطان از بسکه نوجوان بود و نا آزموده کار با غولای بعضی امرای شاهزاده ابوبکر خلف برادر حقیقی خود را مقید گردانیده شروع بعیش و عشرت و لذات جوانی نمود و کار سلطنت مهمل گذاشت و بغفلت کمال میگذرانید درین صورت ملک رکن الدین و دیگر امرای با غولای شاهزاده ابوبکر برادرزاده اش که محبوس بود خروج نموده ملک مبارک کبیر را که وزیر مدار السلطنه بود بر دروازه دولتخانه کشتند سلطان ازین سانحه واقف شده از دروازه دیگر بدر رفت امرای تعاقب کرده سلطان را معه خانجهان که از جمله مصاحبان بود بدست آورده قتل رسانیدند و سرایشان را بر همان دروازه آویختند و شاهزاده ابوبکر را از قید بر آورده بسلطنت برداشتند ازین وادی شورش که در دلی روداده بود زیاده از یک روز نگشاید و فتنه فرونشست و امنیت بظهور رسید مدت سلطنت او پنجاه و سه روز *

سلطان ابوبکر بادشاه بن ظفر خان بن شاهزاده فتح خان بن سلطان فیروز شاه

به اتفاق اعیان دولت در سن ۹۱ بر تخت خلافت جلوس نمود و بعد چند روز چون سلطان ظاهر گشت که ملک رکن الدین جنیدی وزیر که از قتل سلطان عیاش الدین تغلق و ایر شده بود

خیال سلطنت در سردار و اورا دستگیر نموده بر دار کشید و رفیقانش را علف تیغ بید ریخ
گردانید هدرین اثنا امیر صد لاسه سمانه بنی و زید ملک شه خوشدل حاکم انجارا بر کنار
حوض کشتند و سر او را پیش شاهزاده محمد شاه در نگر کوت فرستاده او را تحریریں آمدن نمودند
چنانچه شاهزاده از نگر کوت براه جالندهر بسامانه رسیده سکه و خطبه بنام خود کرد و امیر صد
وزمینداران آن نواحی بیعت نمودند قریب هشت هزار سوار و پیاده جمع کرده در دہلی آوردند
تا رسیدن بدہلی پنجاه هزار سوار جمع گردید چون لشکریان شاهزاده زمینداران تا آزموده کار
و غارتگران او باش و عیار بودند و سلیقه جنگ و کارزار نمیدانستند باندک جنگ منہزم
شدند و شاهزاده شکست یافته با دو هزار سوار بولایت میان دواب رفت بار دیگر پنجاه هزار
سوار فراہم آورده با داد و اعانت حاکم قنوج و کپنلہ آمدہ مجادلہ نمود بہ امداد دست سبکانی
درین مرتبہ ہزیمت خورده بجانب جالیر رفت سلطان اندک تعاقب نموده مراجعت
نمود شاهزادہ محمد شاہ بابل ملتان و لاہور و دیگر امصار و بلاد فرامین نوشت کہ ہر جانبدار
فیروز شاہی یا بند کبشند در اکثر جا قتل عام و غارت تمام کردند طرفہ ہرج و مرج بخلائق
داد و در اہل ہمسد و گشت و خانہا غراب شدند اکثر عایا از ادائے خراج انحراف
ورزیدفتند و مناد با طراف ممالک برخاست بالضرور سلطان بقصد استیصال شاہزادہ
و دفع شورش و مناد بجانب جالیر روان گردید شاہزادہ از انجا براه دیگر در دہلی آمدہ
و شاہزادہ ہمایون خان بن شاہزادہ محمد شاہ از سامانہ و سنام لشکر فراہم آورده بقصد دہلی
برآمدہ باز در جالیر رفت بعد جنگ و کارزار بتحرک غلامان فیروز شاہی بانہ از جالیر در دہلی
آمد در غیرتہ سلطان بے دست و پا گشتہ تاب جنگ نیاوردہ از دہلی برآمدہ بطریق
کوتمہ میوات رفت و رشتہ فرمان روای او منقطع گردید مدت سلطنت یک سال و
شش ماہ ۴

سلطان محمد شاہ بن فیروز شاہ

چون بموجب طلب غلامان فیروز شاہی از جالیر دانہ گشت پیش از آنکہ در دہلی رسید
امراء عظام شاہزادہ خانخانان سپہ میانی سلطان را در دہلی بر نیل سوار کردہ چتر بر
سر او کشیدند پس از چند روز سلطان بدولت و اقبال در دہلی نزول اہلال نمود و بیست

بفرخی و سعادت در آن دیار آمد بدان صفت که بر بیت الشرف رسیدند
در ۹۲^م مرتبه ثانی بر تخت جهانبانی جلوس نموده مسکه و خطبه تجوید بنام خود نمود در
اندک مدت غلامان فیروزشاهی که بداموز بودند از سلطان رنجیده پیشش سلطان ابوبکر
شاه در کوتله میوات رفتند سلطان محمد شاه نظر بر بیوفائی کوته خردی انجماعه داشته
حکم کرد که از غلامان فیروزشاهی هر کس که در دہلی بوده باشد بدر و دسہ روز مہلت است
والا بقتل خواهد رسید هر که بدر رفت سلامت ماند و هر کس که نتوانست رفت بقتل
رسید و مشہور است بعضی مردم می گفتند که ما ہیل ایم سلطان فرمود کہ ہر کہ از شما
کہو کہہ درست بگوید اہیل است چون تلفظ نتوانستند ادا کرد و زبان پورب و بنگالہ
میگفتند در مینصورت کشتہ میشدند بدین تقریب اکثر مردم کہ اہیل بودند و زبان پورب
داشتند ناحق کشتہ میشدند شاہزادہ ہمایون خان پسر سلطان از سامانہ آمدہ بخصمت
سلطان بالشکر گران بر سر سلطان ابوبکر شاہ رفت و در نزد یکے کوتلہ میوات محار بہ و داد
باندک جنگ و جدل سلطان ابوبکر شاہ بقید درآمدہ در قلعہ میرتہہ محبوس گردید و
ہمانجا برگ طبعی در گذشت بعد از چند گاہ سلطان از دہلی برآمدہ بجانب قنوج
و دلو شکر کشید و سرکشان آن دیار را مالش دادہ بجالیسر رسید و درانجا قلعہ
بہ استحکام تمام احداث نمودہ لجمہ آباد موسوم گردانیدہ بہ دہلی رسیدہ در ۹۶^م
شاہزادہ ہمایون خان را بر سر شینا کہو کہہ کہ لاہور را متصرف شدہ بودا بسیاری امرا
تبعین کرد و در اثنا سئے راہ خبر رسید کہ سلطان برگ طبعی در گذشت مدت سلطنت
اوشش سال و ہفت ماہ *

سلطان علاء الدین سکندرشاہ عن ہمایون بن سلطان محمد شاہ

بعد از استماع خبر رحلت پدر زوالا قدر عزیمت فرستخ لاہور کردہ ہمہ شینا کہو کہہ موقوف
داشتہ از راہ برگشتہ بدہلی رسیدہ سریرائے خلافت گشت و بہ اندک مدت
باجل طبعی و دعبیت حیات سپرد مدت سلطنت او یک ماہ و شانزدہ روز *

سلطان ناصرالدین محمود شاه بن سلطان محمد شاه

برادر خرد سلطان علاء الدین سکندر شاه بعد رحلت برادر تخت نشین فرمان روائی گشت و در ۹۶۸ سکه و خطبه بنام خود نموده مواجب و جاگیر سپاه بدستور سابق بحال داشت و خواجه سرور عرف خواجه جهان را که سلطان محمد شاه او را سلطان الشرق خطاب داده و ولایت جوینور را بجاگیرش مقرر کرده بود از قنوج تا بهار ضمیمه جاگیر سابق نموده او استیلا یافته زمینداران آن دیار را مطیع و متقاد گردانیده سکه و خطبه بنام خود کرد و همدین سال لشکرگران به دفع مشیخی کهو کهر که لاهور را متصرف شده بود رخصت گشت و شیخا دو از ده کر و سه لاهور محاربه عظیم نموده شکست خورده در کوه جهون رفت و از نوای لاهور رفع فساد گردید درین ایام سلطان بجانب گوالیار حرکت کرد و مقرب خان و ملو خان که از امرائے کبار بودند در دلی لوائے مخالفیت برافراشتند سلطان باستماع این خبر مراجعت نموده در حوالی شهر رسید و محاصره نمود تا سه ماه جنگ در میان ماند و حصار دلی بتصرف سلطان درآمد جماعه باغیبه نصرت شاه بن فیروز خان بن سلطان فیروز شاه را از میوات طلبداشته در فیروز آباد بر تخت نشانید و فضل الله بلخی عرف ملو خان که سر حلقه اهل بنی بود بخطاب اقبال خان مخاطب گشت در میان دلی و فیروز آباد جنگ میشد و بمساوات میگذاشت پرگنات میان دو آب و پانی پت و سون پت و هجر و رشتک تابست کرده شهر و تصرف نصرت شاه بود و غیر از حصار دلی و خزانة تعلق سلطان مانند امراد و ملوک این هر دو بادشاه هر یک ولایتی را متصرف شده دم استقلال میزدند و بطور خود حاکم و فرمان روان بودند مدتی کار و بار ممالک پراکنده و ابتر بود و مصرع

پریشان شود کار ملک از دوشاه

اقبال خان بنجد مست نصرت شاه اظهار ارادات خود نموده بر مزار شیخ قطب الدین بختیار کاکی قدس سره کلام مجید در میان آورده از طرفین عقد موافقت بستند روز سوم اقبال خان از روی مکر و غدر خواست که نصرت شاه را دستگیر نماید نصرت شاه بالضرور از حصار برآمده با معدود سپیش تا تار خان وزیر در پانی پت رسانید و فیروز آباد در تصرف اقبال خان درآمد و او غالب آرد و مقرب خان را که هم چشم او بود

کبشت و بخدمت سلطان رسید ه ملازمت نمود سلطان را نمونه ساخته خود سلطنت
میکرد و بر سر تاتار خان در پانی پت رفته اورا شکست داد او پیش اعظم هایون خلف خان
پدر خود که حاکم گجرات بود رفت فیل و حشم و اسباب ریاست تاتار خان بدست اقبال خان
درآمد از آنجا به دہلی مراجعت کرد چون در کهندستان از بدطیتی امر اهرج مرج روداد
وامور سلطنت اختلال پذیرفت میرزا پیر محمد نیرہ حضرت صاحب قران امیر تیمور گولگان
از جانب خراسان آمدہ از اب سسند گذشت و حصار اوچ و ملتان بتصرف در آورده
چند روز در ملتان توقف در زید حضرت صاحب قران نیز از جانب کابل یورش ہندستان
فرمودند و بدولت و اقبال تشریف آورده در آنجا تہتہ را تا ختہ ملتان نزول اجلال
فرمودند و کسانیرا کہ بدست میرزا پیر محمد اسیر شدہ بودند بقتل رسانیدند چون خبر در
دہلی رسید اقبال خان ہیناک گشتہ در مقام فراہم آوردن جمیعت و سامان سپاہ
مقیم گشت حضرت صاحب قران از ملتان تہمت فرمودہ براہ رگستان متوجہ شد ند بعد
قطع مراحل در عالی بہتیر رسید ہ قلعہ را محاصرہ نمودہ پس از مجادلہ و محار بہ ان قلعہ
بتخیر درآمد و رائے نوکیلی مرزبان انجا با بسیاری از ہمراہیان خود ایر شدہ ہا سار سید حضرت
صاحب قران پس از تسخیر بہتیر بسامانہ آمدہ در عرصہ آن مقبہ بعرض سپاہ فرمان دادند طول
یساں کہ جائے ایستادن نوکر است شش فرسنگ بود تخمین تجربہ کاران ہر فرسخ
دوازده ہزار سوار احاطہ میکند پس سوائے نوکر مفتاد و دو ہزار سوار بودہ ہا شد عرض
کہ محل ایستادن نوکر جوکر است کثرت لشکر و فراوانی سپاہ ازین قیاس باید
کرد منظم

روان فوج فوج از سپہ رسید
براورد تیغ خور از گز و رنگ
بسیط زمین تنگ شد بر سپاہ
نہ اندر ہوا باد را ماند راہ
دخشنده چون برق فولاد تیغ
ہمہ تیغ داران خنجر گذار

زہر جانے راستے شد پدید
علہا پر افراختہ رنگ رنگ
زبس جوشش لشکر بہ میراہ و راہ
نہ بد بر زمین پیشہ را جا یگاہ
زگر و سواران ہوا بست میخ
سپاہی ز مور و مرغ بے شمار

توان ریگ های بیابان شمرده و لشکر شاه نتوان شمرده
 القصه بعد قطع مراحل مدد ملی نزول اجلال فرمودند و در راه هر کس را یافتند تیغ کشیدند
 و بسیاری را دستگیر نمودند حتی که رسیدن مدلی قریب پنجاه هزار کس اسیر شده بودند چون
 اقبال خان از شهر برآمده برای جنگ آماده گشت بر چهره اسیران بشاشت ظاهر
 شد درین وقت بعضی رسید که اسیرانی که در لشکر ظفر اثر هستند فتح اقبال خان استماع
 نموده خوشحالی می کنند شعله غضب و قهر پادشاهی زبانه زد و صلاح دولتخواهان انهمه را بیکجا
 بقتل رسانیدند و مقتضی را زنده نگذاشتند و جوئے خون روان گردید باجملا اقبال خان
 از شهر برآمده و حرکت المذبحی کرده در حمله اول گریخته بشهر درآمد غازیان شہامت کیش
 تعاقب نموده خلق کثیر را کشتند اکثر فیلمان و اموال اقبال خان بدست بهادران لشکر
 منصور افتاد چون اقبال خان صورت احوال بدبینوال دید تاب مقاومت نیاورده
 بوقت شب ترک عیال و اطفال نموده بدر رفت و در قصبه برن رسیده اقامت
 ورزید سلطان ناصر الدین محمود شاه که برای سلطنت محض نموده بود مضطرب قلبی
 از نزدیکیان خود راه گجرات پیش گرفت بیست

بے هر جا شود مهر آشکارا سہارا جز بنان بودن چہ یارا
 روز دیگر حضرت صاحبقران شهر را امان داده جمعی از ملازمان سرکار را بجهت تحصیل
 مال امانی تعیین فرمود و بعضی مردم شهر از سخت گیری تحصیلداران در مقام امانکار آمده
 چندی از مردم سرکار را کشتند بمعنی باعث التهاب نایره قهر و غضب پادشاهی
 گردید حکم والا به قتل و اسیر اہل شہر بصدور پیوست دران روز بسیاری از خلایق اسیر
 شدند و اکثری بقتل رسیدند و مدلی انچنان خراب شد که گویا ساکنان ان مصر اصلا
 آباد نبودند و نوع تاراج و غارت گشت که ہرگز چیزے از اسباب اشیائے
 احدی نماند و بہ نطی بند و قید گردید کہ ہر شکرے را صد و پنجاہ کس از مردوزن و
 پیر و کودک اسیر و دستگیر شدند ادنی کے رابست تقریر دہ بدست آمدہ بود تا پانزودہ
 روز غارت نہیب در میان آمد

دران شہر شد بر سپہ تنگ جا
 سر اسر شدہ لشکر انباشتہ

ز بس غارت اچہ و چار پا
 ز بسیاری ہر دہ و خاستہ

بکشتند یا زنده کردند کسیر زن و بچه شان انچه برناؤ پیر
بغارت به بردند چیزے کہ بود ز خشک و تر شان براورد دود

بتاراج بردر بسیار چیز بالچه گرفته بے برده نیز

حضرت صاحبقران بعد فتح دہلی در عمارت سلطانی نزول اجلال فرمودہ بارعام دادند و
حسب الحکم الاعلی خطیب خوش امکان بر سر منبر خطبہ بنام نامی خواند و وجہ دراہم و دنانیز اہم
سامی از سکہ تیموری سعادت پذیر شد بیت

چون سکہ بنام شاہ آراستہ شد : در چشم ستارہ قدر مہ کاستہ شد

تا دو ماہ دہلی پس ز کوچ صاحبقران خراب مطلق بماند و ساکنان آن مصر کہ با طراف رفتہ بودند تہج
آمدہ آباد شدند بالجملہ حضرت صاحبقران بعد تاراج دہلی کوچ کردہ بطرف میرتہم رفتند و ان دیار
را تاختہ مردوزن و فرزندان ان نواحی اسیر و قتل نمودند و از انجا ہر دو ارگنگ نزول اجلال فرمودند
این ہر دو ارگنگ مگانی است کہ دریائے گنگا ز کویہ سوا لک از انجا بر می آید و اہل ہند ان
مکان را بزرگ دانستہ و راوان مہمود بقصد غسل آمدہ از حمام میکنند و در ان مکان موسے سر
وریش تراشیدن از آئین دین و استخوان مردگان درون گنگا انداختن رستگاری فرورفتگان
می پندارند و بعضی اوقات ورا نجا جمعے عظیم میشود اتفاق در ان زمان کہ حضرت صاحبقران در ہر دو ار
نزول اجلال فرمودند در ان مکان از حمام عظیم بود حکم والا برائے قتل عام بصدور پیوست اکثرے
علف تیغ غازیان منصور شدند بقیہ از بیم سیف گر نجیہ داخل کویہ گشتند ان حضرت از انجا کوچ فرمودہ براہ
دہم کویہ سوا لک در جہون رسیدند راجہ جہون را دستگیر نمودہ بدین اسلام دراوردند از ہر دو ار تاجہون
بست جہاد کردند و ان نواحی خضر خان و دیگر امرائے ہند و ستان آمدہ ملازمت نمودند غیر از خضر خان کہ
نیک مرد و سید زادہ بود ہمہ را قید نمودند خضر خان را از روسے عنایت نوازش ایالت لاہور و ملتان دیپالپور
مرحمت فرمودند و بر زبان وحی ترجان گذشت کہ من سلطنت ہند و ستان بخضر خان بخشیدیم چون موسم
تابستان در رسید شدت حرارت و حدت آفتاب مین و آسمان را مانند کوزہ آہنگران آتشاک محروا بند و
شکریان حضرت صاحبقران کہ خرن پذیر مالک سردسیر بودند از حرارت ہند عاجز شدہ تاب گرمانیادودہ
بالضرر حضرت صاحبقران از حد و بند و ستان کوچ فرمودہ از راہ کابل متوجہ دارالسلطنت سمرقند شدند
بعد از ان کہ حضرت صاحبقران از حد و بند و ستان بدر رفتند حضرت شاہ سلطان کہ تاب صدمات عساکر
منصورہ نیامدہ بجانب میوات مگر بجیتہ رفتہ بود جمعیت فراہم آوردہ باز در دہلی آمدہ با مورجہا بنانی

پرواخت چه تاثیر همیشه است چرا که بر او فراخ نمی شود و تا باز در پروا است در آج را پریدن سال
 نگردد و بعد رسیدن ددلی فوجی بر سر اقبال خان که در برن بودند تعین کرد اقبال خان ششون آورده آن فوج
 را شکست داده بزور و قوت کمال رو بدلی آورد سلطان نصرت شاه تاب نیاورده فیروز آباد را گذاشته
 باز بجانب میوات رفت و ددلی و فیروز آباد متصرف اقبال خان در ولایت میان دو آب محال حوالی
 شهر بزرگ شمشیر متصرف گشت و سایر بلاد هندو متصرف امرامند چنانچه ولایت گجرات در تصرف عظم بهایان
 ظفر خان و تاناکان پسرش بود و لاهور و ملتان و دیپالپور تا نواحی سند را خضر خان و مہوبہ و کاسیہ محمود خان
 پسر ملک زاده فیروز قنوج و او دہ و دلو و سندیلہ و بہرائچ و بہار و جونپور را سلطان الشرق عرف خواجہ
 جہاں و بلا و مالوہ و لاہور خان و سامانہ علیخان و بیانہ شمس الدین اوحدی متصرف بودند ہر کدام دم استقلال
 میزدند و اطاعت یکدیگر نمی کردند در سلسلہ سلطان ناصر الدین محمد شاہ کہ از خوف حضرت صاحبقران
 گجرات رفتہ بود بعد از جمیعت و امنیت بدلی آمد اقبال خان استقبال نمودہ در قصر ہمایون جان بپا
 فرود آورد و اما چون عنان اختیار بدست اقبال خان بود با سلطان اتفاق نمی بود و وقتی کہ بر سلطان
 ابراہیم پسر خواندہ سلطان الشرق بجانب آودہ لشکر کشید سلطان ناصر الدین محمد شاہ را ہمراہ خود
 برد چون بر سلطان ابراہیم نتوانست تسلط کرد و چون پور را فتح نمودہ روانہ دارالملک ہلی گریہ دران
 وقت سلطان ناصر الدین محمد شاہ کہ فی الحقیقت و قید اقبال خان بود فرصت یافتہ بہ بہانہ شکا
 برآمدہ نزد سلطان ابراہیم رفت کہ با داد و اعانت او شاید کاسے تواند ساخت ادا صلحا و انت نکند
 بلکہ در مراسم ہمایون داری ہم نپرواخت سلطان ناصر الدین محمد شاہ از نزد او مایوس شدہ و قنوج
 آمدہ شاہزادہ ہر تومی را کہ از طرف سلطان ابراہیم در انجا بود شکست دادہ قلعہ قنوج را متصرف شد
 علم سردی افراشت اقبال خان از استماع این خبر بر سر سلطان ناصر الدین رفت چون قلعہ استحکام
 داشت نتوانست دست بردیافت از انجا معاودت نمودہ باتفاق بہرام خان حاکم سامانہ
 کہ از غلامان فیروز شاہی بود و بست ہزار سوار موجود داشت بر سر خضر خان بجانب دیپال پور
 ملتان لشکر کشید بعد رسیدن در تلمونڈی تہارہ رائے داؤد و رائے کمال الدین سین زمینداران
 تہارہ را کہ برائے ملاقات آمدہ بودند قید کردہ و بلطایف اخیل بہرام خان را نیز محبوس گردانید
 بمقابلہ خضر خان روانہ شد خضر خان نیز لشکر فراہم آوردہ بعزیمت محاربہ از دیپالپور برآمدہ
 و طرفین را با ہم دیگر کارزار روداد از انجا کہ اقبال خان را بخت و اقبال پشت دادہ بود

در اندک زد و خورد و ستگیر شده بقتل رسید و نتیجه عرام نکی و عهد شکنی عاید حال او گشت بیست

بنقص عهد دلیری مکن که چرخ فلک نتیجه عملت زود در کنار نهد
چون خبر گشته شدن اقبال خان در دہلی رسید دولت خان و اختیار خان لودی و دیگر
امراے که در دہلی بودند سلطان ناصر الدین محمود شاه را از قنوج طلبید اشته و لودہ جادی و
سنہ تجدید بر سر خلافت نشاندند و دولت خان بالشکر فراوان بر سر بیرم خان
که بعد بہرام خان و سامانہ دم استقلال میزد آمدہ منسج نمود درین اثنائے خضر خان از ملتان
بالشکر گران و سامانہ و سہرند رسید دولت خان تاب مقاومت نیاوردہ پیش سلطان
در دہلی رفت سلطان بے آنکہ فکر خضر خان نماید و از ان طرف جمعیت حاصل کند بر سر
سلطان ابراہیم بجانب مشرق رفت و بے نیل مقصود و معاودت نمود سلطان ابراہیم
تا دہلی تعاقب کردہ بمکان خود رفت بعد ان سلطان ناصر الدین محمود شاه در برن رفتہ
آن را از مرچا گماشته سلطان ابراہیم شاہ مستخلص نمودہ از انجا در سنبھل رسید
آن را نیز از تانار خان افغان بتصرف خود وراوردہ اسد خان لودی را در انجا
گذاشت بعد ان در حصار فیروزہ آمدہ بر قوام خان گماشته خضر خان منسج نمود
بہ دہلی مراجعت کردہ و خضر خان سہ مرتبہ از ملتان لشکر فراہم آوردہ بر سر دہلی
آمدہ با سلطان ناصر الدین محاربہ کردہ برگشتہ رفت چون درین ایام طوایف ملوک
محدہ بود بہر طرف و فوجی امرادم استقلال میزدند غیر از رہتک و بعضے محال
دیگر ولایت میان دواب در تصرف سلطان نبود روزے برسم شکار بجانب کھتل
رفتہ بدار السلطنت مراجعت کردہ در راہ بیماری صعب روداد در اندک ایام بہان بیماری
در گذشت مدت سلطنت کہ غیر از نام نبود بست سال و دو ماہ از ابتدائے سلطان
غیاث الدین تغلق شاہ عرف غازی الملک تا سلطان ناصر الدین محمود شاہ ہشت تن
مدت نزد و شش سال و دو ماہ و یازدہ روز جہانبانی نمودند ازینجا سلسلہ سلطنت نسل
ترکان کہ فرزندان و خویشان و غلامان سلطان شہاب الدین خوری بودند بست و چہار تن
و دصد و سی و سہ سال جہانداری و ملک رانی کردند آخر شد *

زایات عالی حضرت خضر خاں بن ملک سلیمان سپہ خواندہ ملک

مروان از امرائے کبار فیروز شاہی

چون ناصر الدین محمود شاہ رحلت نمود امرائے ہمدیگر اتفاق نموده دولت خان را کہ از امرائے کبار بود بسلطنت برداشته بیعت کردند خضر خاں از استماع این خبر لشکر فراوان بہر سانبندہ از فتح پور تابع ملتان کہ دارالایالت او بود روانہ شدہ بدہلی آمدہ محاصرہ کرد تا چہار ماہ محاصہ در میان بود اگرچہ دولت خان مراسم قلعہ داری و مجادلہ بجا آورد اما از نیجست کہ امر از او برگشتند نتوانست زیادہ ازین تاب اورد چون سلطنت نصیب خضر خاں از ازل مقرر بود و دولتیان صورت حال بدینموال معاینہ نمودہ بالضرورت آمدہ ملازمست کہ د خضر خاں اورا قید نمودہ در حصار فیروزہ فرستاد ہما نجار و روح اواز حصار بدن بدر رفت با بکملہ خضر خاں منظر و منصور گشتہ داخل قلعہ دہلی گردید در سائے ہمت جہانبانی ہمہدہ خود گرفت از انجا کہ حضرت صاحبقران ہنگام نزول ہندوستان اورا سرافراز فرمودہ بشارت سلطنت باو دادہ بودند از نیجست خضر خاں پیش آمدہ خود و کشایش کار و عروج بر معارج دولت و حکمت از برکات توہیات حضرت صاحبقران میدانست در نیصورت سکہ و خطبہ بنام شاہر رخ مرزا خلف حضرت صاحبقران راج گزدانید و مراسم وفاداری بظہور رسانید بیعت

و ماور و قاباشش ثابت قدم کہ بے سکہ مانع نہا شد درم آخر کار سکہ و خطبہ بنام خود کردہ براکثر ممالک متصرف نمودہ حکومت باستقلال کرد و چون امرائے مطیع و منقاد خود گردانید و جمعی کہ در قرات نزول حضرت صاحبقران بے خانمان شدہ بودند در ایام حکومت او آمدہ اباد گشتند و مرفہ الحال شدہ دعائے خلود و عہود سلطنت و بقائے عمر و حیات او میکردند و بکار پیشہ اشتغال داشتند این خضر خاں سیددہ جوان صادق القول پسندیدہ اطوار صاحب دانش و پاکیزہ طینت و فرخندہ اخلاق و حمیدہ صفات و والاہمت و فراخ حوصلہ بود شجاعت جلی و سخاوت فطری و عدالت طبعی داشت در ترفیہ احوال رعایا و برپا کوشش بلخ می نمود بزرگی حال دلیل بہ بزرگی حسب و نسب او بود با وجود استعدا و سلطنت و اسباب ملک گیری و ملک داری

اسم سلطانی بر خود اطلاق نکرد و برای آن اعلیٰ خود را مخاطب کرده با جل طبعی در گذشت بمیت
 ذات پاکش که نمود خضر شعار بکرامات رفت بر سر کار
 ایام سلطنت او هفت سال و سه ماه و چ

سلطان مبارک شاه بن رایات علی خضر خان

بعد رحلت پدر و الا قدر در سلطنت بر تخت خلافت جلوس نموده سه خطبه بنام خود کرد و امرای
 عظام و وزرائے کرام مراسم تنیست و مبارکبادی بتقدیم رسانیدند هر یک را موجب و
 جاگیر بدستور سابق بحال داشته بعضی را بقدر حالت اصناف مرحمت کرد چون شیخا کهو که
 از روی تلمذ و استیلا سلطان شاه علی مرزبان کشمیر را که بر تهنیت کرده غنیمت فراوان آورده بود
 و تکیه نموده مال و اسباب بسیار بهم رسانیده قوت و کمیت پیدا کرده بود از غرور کثرت جمعیت
 و فزونی لشکر و خیرگی آنکه حاکم کشمیر در قید اذیت و بجزارت و دلیری اراده تمام دلی نمود و از اب
 تلج گذشته تلمذی رائے کمال الدین مبین را غارت کرده از لودیانه تار و پر متصرف گشت از انجا
 در سهند آمده از سلطان مشه لودی حاکم انجا جنگ نمود سلطان باستمع این خبر از دلی برآمده
 در لودیانه رسید شیخا کهو که از اب گذشته مقابل سلطان بر لب دریا لشکر گاه ساخت تا چهل روز
 جنگ در میان آمد آخر الامر شیخا تاب نیاورده گریخت و سلطان تا اب چناب تعاقب نموده بسیاری
 را از سوار و پیاده قتل رسانیده راجه بهیم زمیندار جمون بملازمت سلطان رسیده مراسم نیکوخواهی
 بتقدیم رسانید و لشکر بر سر بیکر مسکن شیخا برده خراب گردانید سلطان از انجا معاودت کرده در
 لاهور نزول اجلال فرموده در ان مصر جامع طرح اقامت افکند و کسانی که از دست تطاول
 شیخا خراب و ویران شده بودند بدلا سا و استمالت آباد ساخت و در آبادی ان مصر توجه گماشته
 حکم ترمیم و تعمیر قلعه فرمود و از انجا بدلی مراجعت کرد و شیخا فرصت یافته بار دیگر در لاهور آمده محاصره
 نمود چون کار پیش رفت از انجا بکلانور رسیده متصرف گشت و از انجا روانه شده بر راجه بهیم
 جمو وال که برائے کمک حاکم لاهور برآمده بود در او نیت و بعد محاربه داخل کوہ گردید و باز در میان
 راجه بهیم و شیخا کارزار سخت و دوداد و بارادت الهی راجه مسطور در جنگ گاه کشته شد شیخا
 مال فراوان بدست آورده قوت و کمیت بهم رسانید و بملاهور و دیالپور تاخت و ان ولایت
 را در تصرف خود آورده بعد چند گاه و دلایت جیات پسرو بعد اولک جسر تهنیت پیش متسلط گردید

سوائے ولایت مقبوضه پدر کلا نور و جالندهر متصرف شد چون سلطان بر ولایت میوات و پیانه
 دراپرسه چند وارد دیگر ممالک لشکر کشیده بود از استماع خبر تسلط جبرته که هر بعد فتح ان
 ممالک در دلی مراجعت نموده لشکر عظیم بر سر جبرته تعیین کرد و در نواحی جالندهر جنگ در میان
 آمد جبرته شکست یافته بسکن خویش که بهکهر بوده با شد رفت چون سلطان برخلاف قاعده
 خضر خان والد بزرگوار خویش از اطاعت شاهرخ مرزا خلف حضرت صاحب قران انحراف
 داشت ازین جهت شیخ علی که از جانب شاهرخ مرزا حکومت کابل داشت بموجب امر
 میرزا برهندوستان می تاخت در سکنه شیخ علی بموجب طلب ملک فولاد که یکی از امرایان
 سلطان بوده و از اطاعت انحراف می ورزید و برهند آمده دست تاخت و تاراج برکشاد و
 در نواحی جالندهر رسیده مال دامتعه خلایق به غنیمت برگرفت و بسیاری را اسیر کرده در
 لاهور آورد از آنجا به تلواره و بعد ان در خطپور رفته از اب راوی گذشته و تا اب جهلم پگنات
 را خراب ساخت و متوجه ملتان گردید و ملک شه لودی عم سلطان بهلول لودی که حاکم دیپالپور بود
 شیخ علی جنگ کرده شهادت یافت سلطان از استماع این خبر لشکر گران از دلی تعیین کرد و در
 نواحی ملتان محاربه روداد شیخ علی شکست خورده در شورش رفت در آنجا نیز جنگ شد باز
 شکست شیخ علی افتاد و اسباب و اموال او بتاراج رفت و با معدودی از معرکه برآمده و کابل
 نهاد و نیز سلطان را با سلطان هوتنگ خدیو مالوه براتب جنگ روداد و مظفر منصور گشت
 درین ایام جبرته که هر قوت بهم رسانیده از اب جهلم و چناب راوی و بیا که گذشته تا جالندهر
 رسید ملک اسکندر که از جانب سلطان بر سر او تعیین شده بود در اندک مجادله شکست یافته
 گرفتار گشت جبرته فتح یافته از جالندهر بلامهور آمده محاصره نمود و درین اثنا شیخ علی باز از کابل
 آمده حوالی لاهور و ملتان تاخت و تاسه و تسلط نموده برگشت و انواع خرابی و حال مردم
 و متوطنان اندیاز راه یافت سلطان از استماع این حوادث بطرف لاهور و ملتان عزیمت
 و ملک سردر وزیر خود را مقدمه لشکر ساخت چون ملک سردر با مانده رسید جبرته که هر از
 این خبر محاصره لاهور گذشته بسکن خویش مشتافت و ملک سکندر را که در جنگ جالندهر دستگیر
 شده بود همراه برد و باز دو مرتبه از کوه برآمده و جالندهر و بجواره کوتاهی رسیده فتنه و فساد
 نمود و در وزیر و قوت او زیاده گشت درینوقت شیخ علی باز از کابل آمده ولایت کناریباده تالاب

کرده خلائق کثیر اسیر نموده بلاهور رسیده قلعه را متصرف گشت و دوازده هزار سوار انتخابی
برائے محافظت گذاشته بتیغ و پیاپور رفته فتح نمود سلطان از استماع این خبر از دہلی بہت
آمد و مستعد جنگ گردید شیخ علی تاب نیاورده بجانب کابل روانہ گشت و سلطان از پلٹہ دریائے
راوی گذشتہ قلعه شوراکہ برادر زادہ شیخ علی در تصرف داشت محاصرہ کرد و تاب نیاورہ و عاجز
شدہ دختر خود را بہ پسر سلطان دادہ صلح نمود سلطان از ہم شور و لاہور وان نواحی خاطر جمع
نمودہ بہ دہلی مراجعت کرد چون ملک سرور وزیر در وقت محاربہ و مجاہدہ بایشیخ علی چندان تردد
نکرد و کم پائے نمود لہذا ملک کمال الدین را در امد وزارت شریک نمودند و پایہ ملک سرور در
تنزل و رتبہ کمال الدین روز بروز زیادہ می شد بزرگان فرمودہ اند منظم
نہ یک کس تواند کہ سازد و کار کہ آن را پسندند اربک ہوش
و کس را مفرطے یک کار نیز کہ دیگے بشرکت نیاید بجوش
ملک سرور از ردہ شدہ باتفاق بعضی امرا کہ با سلطان مخالف و با او موافق بودند قابو یافتہ سلطان
در وقتی کہ مسجد جامع مبارک آباد برائے نماز رفتہ بود و قتل رسانید مدت سلطنت او سیرہ سال
و شانزدہ روزہ

سلطان محمد شاہ بن سلطان مبارک شاہ بن ایات علی خضر خان

این خلف شامزادہ فرید بن ایات علی خضر خان است چون سلطان مبارک شاہ فرزند
نداشت اورا بفرزند می خویش پرورش نمودہ بود و در ششم در مبارک آباد براورنگ فرمانروائی
جلوس نمودہ سکہ و خطبہ بنام خود کرد ملک سرور اگرچہ بظاہر بیعت نمود اما اسباب سلطنت
و خزائن و سلاح خانہ و قورخانہ و فیل خانہ و دیگر کارخانجات در تصرف او بود و خطاب خانہجانی
داشت درین وقت تسلط پیدا کردہ بعضی از امرائے مبارک شاہی را قتل رسانید و بعضی را
دقیقہ نگاہ داشت و اکثر پرگنات در تصرف در آورده کسان را تحویل مالواحب نقین کرد از استیلا
او امرا بہتوہ آمدہ نزدیک ملک کمال الدین کہ کمال الملک خطاب یافتہ از امرائے بزرگ
و در امور وزارت شریک بود انظار تظلم نمودند او با امرائے اتفاق کردہ بر سر ملک سرور آمدہ
آویزش رود او ملک سرور در قلعه دہلی متحصن مگر دیدہ تا سہ ماہ محاربہ نمودہ خود را محفوظ داشت

روزے شمشیر با علم کرده بر سر پرده سلطان بجات و دلیری تمام آمد و جنگ سخت گردید چون اجل
ملک سرور رسیدہ بود در آن معرکہ کشته شد و رفیقانش نیز قتل و اسیر شدند و سلطان انتقام
خون پی گرفت در ششم سلطان بلبان رسیدہ مزارات مشائخ را طواف نموده فوجی بر سر جہتہ
کہو کہر تعین کردہ بدہلی رجعت کرد و دین ایام جامعۃ لشکراہ در ملتان بنی و رزیدہ لوائے سروری بر
افراشت و نیز سلطان محمود والی مالوہ با غولائے میواتیان بر سر دہلی آمد سلطان پسر خود را مصک
بہلول لودی بجنگ او فرستاد پسر سلطان بموجب اشارہ پدر صلح در میان او و سلطان محمود
بالکہ خویش مراجعت نمود و این صلح باعث زبونی و بد نقشی سلطان گردید بیست
بجائے کہ بدخواہ خونی بود تواضع نمودن زبونی بود

ملک بہلول بمقتضائے شجاعت و مردانگی کہ در نہاد او متکمن بود این صلح پسند نہ کردہ تعاقب
سلطان محمود کردہ اسباب و پرتال او بغارت آورد و سلطان را این جرات و جسارت ملک
بہلول پسند آمد و او را از روی نوازش و مہربانی فرزند خواند و بخطاب خانخانی سرسبز از فرمودہ
ولایت لاہور و دیپالپور با و ارزانی داشت و برائے دفع شورش جسرتہ کہو کہر تعین نمود جسرتہ
الملک بہلول صلح نموده بنوید سلطنت دہلی مشرودہ داد نظر بر زبونی سلطان و اتفاق جسرتہ
انہی روز ملک بہلول را ہوائے بادشاہی در سراقاد در مقام فراہم آوردن لشکر گردید از
احرف و جوانب افغانان را طلبیدہ نگاہ داشت در اندک مدتے بسیاری از افغانان بر و گرد آمدند
از دہ سے قسطنطنیہ پرگتات سوائے جاگیر خود متصرف گشت و باندک سبب ظاہری با
سلطان مخالفت و رزیدہ با کمال شوکت و کمند بر سر دہلی آمد مدتے محاصرہ نمودہ بے نیل
مقصود برگشت و کار سلطان روز بروز زبونی و سستی پذیرفت و کار بجائے رسیدہ امر ایاتی کہ در
بست کریمی از سلطنت بودند سر از طاعت چپدہ دم استقلال زوند و در اطراف ممالک
اختلال گردید و تھیل حناج خلل افتاد بالاخر سلطان با جمل طبعی در گذشت مدت سلطنت
یازدہ سال و یک ماہ و چند روز۔

سلطان علاء الدین بن محمد شاہ بن سلطان مبارک شاہ بن ربات علی حضرت

در ششم بر تخت خلافت جلوس نمود ملک بہلول المخاطب بنانخانان و دیگر ارکان
دولت بیعت کردند و در اندک مدت از وضع و اطوار سلطان ظاہر گشت کہ از پدر ہم

ستتر است و از سستی عمل سلطان تمامی گردن کشان و واقعه طلبان نزدیک و دور جاده
 پیل ترم و شده از ادائے الواجب سر باز داشتند و امرائے هر صوبه و مکان و فوج و
 هر امکنه از اخراجات و زریده علم مخالفت برافراشتند و در هر مکان ملوک طوائف گردید و سلاطین
 دکن و مالوه و گجرات و جونپور و بنگاله و بنجیر و دلی کمر بست بر بستند و در لاهور و دیالپور و سهرند
 تا پانی پت ملک بهلول دم استقلال بے زور و حواشی دلی تا سرای لاد و احمد خان
 میوانی تصرف داشت و در سنه پنجاه گز خواجه خضر که از دلی نزدیک است بهادر خان لودی
 متسلط بود کول و جلالی و دیگر قصبات را علیخان وراپری چند وادار اقطاب الدین خان لودی و بهونگانو و
 کنپله را راسے پرتاب پانه را داود خان داشتند و همچنین هر کس هر مکان در تصرف داشت و غیر از دلی و بدایون
 متعلق سلطان نبود بعد چند گاه سلطان بجانب میان روانه شد در اثنائے راه خبر رسید که والی جونپور بقصبه دلی
 میاید سلطان بے آنکه تحقیق صدق و کذب این خبر پردازد از راه معاودت کرده دلی آمد حسام خان عرف حاجی شرقی وزیر
 بعضی سانی که بجز او از ده و روع مراجعت لایق حال سلطنت نبود سلطان از او از روه خاطر گشت
 بعد آن بجانب بدایون نهضت فرمود مستی و راجا اقامت و زریده بدلی آمد بدایون را خوش
 کرده خواست که آن دار السلطنت مقرر کرده و ایماها بنجا بوده باشد حسام خان از روه
 اخلاص و نیکو خواهی بخدمت رسانید که دلی را گذاشتن و بدایون را تحت گاه کردن صلاح
 دولت نیست سلطان ازین سخن زیاده رنجیده و او را از خود جدا ساخت و در دلی گذاشت
 و هر دو برادران خود را یکی را شجبه شهر و دیگرے را امیر کوپی مقرر کرده و در دلی تعیین کرد

منطق

چون بود بتدبیر و اندیشه کار	ندامت کشد آنکه از روزگار
کسے سر برار و بعالم بلند	که در کار عالم بود و هوشمند
کسے که غرضش نباشد درست	بتائے همیش بود سخت و است

باجمله در سنه ۵۵۳ سلطان بجانب بدایون رفته بانکه ولایت قناعت کرده بیست و شش
 اشتغال و زریده بعد چند گاه در میان هر دو برادران سلطان که در دلی بودند مخالفت رو
 داد و بایکدیگر جنگ کردند یکی از آنها کشته شد روز دویم مردم شهر هجوم آورد و باغوا
 حسام خان و محمدرضا بقصاص کشتند درینوقت سلطان بسخن از باب فتنه و فساد قصد
 قتل حمید خان که وزیر الملک بود نمود و او از بدایون فرار نمود و در دلی آمده بالفنای

حسام خان شهر را تصرف گشت و در جرم سرکشی سلطان در آمده زنان و دختران سلطان
و دیگر پیردگیان را که در دلی بودند با انواع فضیحت و خواری سر برهنه کرده از شهر بدر نمود و تمامی
خزائن و دفائن تصرف گشت سلطان از استماع این خبر و ازین خفت و اذیت غیرت
بخاطر نیاورده و بهانه برسات نموده از انتقام اغماض کرد حمید خان این معنی را غنیمت دانسته
خواست که اسم سروری و سلطنت برویگری بوده باشد و خود مدار علیه گردد و این خیال
ملک بهلول را برای سلطنت طلب داشتند ملک بهلول از دیپال پور در دلی آمده قابض
گشت و از آنجا جمعیت خود گذاشته باز دیپال پور رفته در مقام اجتماع جمعیت شده سلطان
عرضداشت نمود که چون حمید خان بی اعتدالی نموده با انتقام آن بر سر او میروم و بدولت خواهی
سلطان تر و دینمایم سلطان در جواب نوشت که چون پدر من ترا پسر خوانده است و بجای
برادرستی و مراسم و برگ ترو نیست بیک پرگنه بداون قناعت کرده سلطنت بتو گذاشتم ملک
بهلول روز بروز قوت بهم رسانیده قبای بدشاهی بر قیامت خود راست میکرد و از دیپال پور
در دلی آمده بر تخت خلافت جلوس نمود و پلیت

چو بیند که از اژدها نیست رنج خردمند نگذار و از دست گنج
بعد مدت بسیار سلطان علامه الدین در بداون باجل طبعی در گذشت مدت سلطنت که محض
برای اسم بود هشتاد سال و سه ماه و حکومت بداون بست و هشتاد سال از ابتدای رایات
اعلیٰ حضرت خان تا سلطان علامه الدین چهارتن مدت سی و نه سال و هفت ماه و شانزده روز
سلطنت و چهار بنایی نمودند *

سلطان بهلول بودی افغان المخلط بخانان

ملک بهرام جد بزرگوار سلطان بهلول از ثقات مردی بود در عهد سلطان فیروز شاه از برادران
خود و خبیثه در ملتان آمده نوکر ملک مروان حاکم آنجا که امرای فیروز شاه بود گردید و اینچ
پسر بود ملک شاه و ملک فیروز و ملک محمد و ملک خواجه این هر پنج برادر بعد رحلت پدر در ملتان
سکونت داشتند یک شبه که از همه کلان بود نوکر خضر خان گردید و در جنگ اقبال حسان
که با خضر خان رو داد تر و دنیایان کرده اقبال خان را کشت و بجلدهای اینج دست خطاب
اسلام خانی یافت روز بروز بر تبه بلند فایض گردید و آخر کار بکومت سهند سرافرازی

یافت و برادران دیگر ہمراہ او بودند ملک کالا پسر سلطان بہلول از جانب اسلام خان برادر خود حاکم
دورالہ تابع سہرند گردید و با افغانان تیازی بتقریبی جنگ کردہ گشتہ شد و ران وقت سلطان بہلول
در شکم ماور بود بارادت الہی در نزد یک وضع حل ناگہان سقف خانہ افتاد مادرش جان بحق
تسلیم کرد چون حل از بہشت ماہ گذشتہ بود شکم او را شکافتند سلطان بہلول کہ رستے
از حیات داشت زندہ برآمد چون یک ماہ شد پیش اسلام خان و سہرند آمد و رند از انجا کہ
سلطنت ہندوستان نصیب آن طفل بود انتظام بختان قضا و قدر در تربیت و پرورش او بودند
اسلام خان نظر الطاف بر آن یتیم گماشتہ برائے پرورش حوالہ دایہ نمود بہ بہلول مسموم
گردانید افغانان از ردے حقارت او را بلو گفتندے چون بحدے تمیز و بلوغ رسید
آثار رشد و کار دانی از ناصیہ حال فرخندہ مال ظاہر و اطوار سروری و سرداری از طرز وضع
او باہر بود اسلام خان نجابت جوہری و ذراست بلعی برادر زادہ خویش مشاہدہ کردہ اورا بفرزندی
خود گرفت و دختر فرخندہ اختر خود را در عقد ملاکت او در آور و روز بروز بیایہ بلند رسانند
گویند روزے ملک بہلول با دور فنیق خود در سامانہ رسید و در انجا سدا بن نام در ویستے صاحب
حال قال از نزدیکان در گاہ ایزد متعال اقامت داشت انوار تجلیات خدا شناسی از ناصیہ
حال او ظاہر و آثار اشراقات ایزد پرستی از اقوال او باہر محاسن سفید برگ و چہرہ نورانیست بر سپید
کاری او گواہی دادہ از تن خاکستر بودش نور معنی بسان شمع از پردہ فالوس جلوہ گر گردید

منظوم

منیرہ ش منظر نور الہی	شنا سائے سفیدی و سیاہی
دلش آئینہ صاف معانی	در و پیداہمہ راز نہانی
بہر حسہ فی فلک را کیسہ پرواز	بہر کارے قضا را محسوم راز
جو نشیند مراقب دیدہ برہم	بہ بند و دیدہ دل از دعو عالم

آن درویش مقبول اقبال و دانائے اسرار حال و مال بسوے ملک بہلول نظر کرد و نگاہ
بطرف فرمودہ بر زبان آورد کہ از شما کسی ہست کہ بادشاہی دہلی بدو ہزار تنگہ بخر و ملک
بہلول فی الحال یکہزار و سیصد تنگہ نیز خود موجود داشت پیش درویش نهاد آن بزرگوار
قبول کردہ گفت کہ سلطنت ہندوستان مبارک باشد ہمراہ انشس تسخیر و استہزا کردند

ملک بہلول در جواب گفت کہ اگر این قضیہ بتوقع خواهد یافت سودائے مفت است والا خدمت
در ویش خدا اندیش کردم بیت

سالکان را بہمت چوارادت پسند ملک کاوس و فریدون بگدائی بخشند

الفصل ملک را بموجب اشارت در ویش کہ از صغرسن بخاطر داشت و اعوائے اشارات
حسرت کہ کوہر چنانچہ نوشتہ شد مرغ ہوائے سلطنت در آشیان و مانع بیضہ نہاد چون
در عہد سلطنت سلطان مبارک شاہ اسلام خان عرف ملک شہ در جنگ شیخ علی کابلی در
شہادت یافت چنانچہ گذارش رفتہ ملک بہلول قائم مقام عم خود گردیدہ عارج معارج
دولت گشت آخر کار بر تہ امیر الامراء رسید چون سلطان محمد شاہ زینت افروز سرور جہانباہی
گردید ملک بہلول را شجاع و دلاور کار طلب کار گذاردانستہ پیش آورد و خانخانان خطاب دہ اورا فرزند
خواندہ در اندک مدت بہ پی از سلطان محمد شاہ از روہ گشتہ روگردان شد قطب خان ولد اسلام خان کہ خود را ہم چشم ملک
بہلول میدانست و با ہم بھمنی عم بودند از متابعت ملک بہلول انحراف و زبیدہ نزد محمد شاہ
بسر داری حسام خان فتاحی شدہ فی شکر گران بر سر ملک بہلول آوردہ در موضع گد تالعی
بور یسا و ہورہ در میان طرفین جنگ واقع شدہ بتائیدات الہی ملک بہلول فتح نمود حسام
خان شکست یافتہ بدہلی رفت و کوکب طالع ملک بہلول اوج گیر ترقیات گشت و بخدمت
سلطان محمد شاہ نوشت کہ اگر حسام خان را بقتل رسانند منصب وزارت بحمید خان بدہند فرمان
برداری و خدمت گذاری بحبائے آرم سلطان بے آنکہ تامل نماید حسام خان را بر طرف
نمودہ حمید خان را بہ تہ وزارت سرافراز گردانید ازین معنی ملک بہلول زیادہ خیرہ گردید وقت
و مکت گرفتہ بتدریج سہرند و سنام و لاہور و یوپی پور و حصار فیروزہ و دیگر ممکنہ بزور تصرف
شدہ کمال غلبہ استیلا یافت و بقصد دہلی رفتہ محاصرہ نمود چون تسخیر دہلی بیسر نہ شد بہرند
مراجعت کردہ خود را سلطان بہلول خطاب نمودہ سکہ و خطبہ بانتر ^{نقار}اع دہلی گذاشت و
از بشارت در ویش میدانست کہ تحقیق سلطنت بیسر خواہد شد با خود مسرور و خوش
وقت بودہ زبان حال باین معنی مترنم داشت . منظم

بشارت مخدوم عالم پناہ
مراد او آن شہ بہ شاہی نوید
مرانتظر دارو این جا نگاہ
ہمیدارم از حق تعالی امید

درینوقت سلطان محمد شاه ودیعت حیات سپرد و سلطان علام الدین بر تخت
جهانبانی نشست پلست

نہے ملک و لت کہ سرور نشیب پدر رفت و پائے پسر در کیب
ببببستی و نارسائی سلطان علام الدین در اطراف مالک طوایف الملوک شدہ
بودند و خود بر بادون اکتفا کردہ در انجائی گذرانید حمید خان وزیر کہ سلطان باغولے
امرا قصد قتل او کردہ بود بجیلہ از بادون برآمدہ بدہلی رسیدہ زنان و دختران
سلطان را بجزمت کردہ سر برہنہ از حصار دہلی بدر نمود و تمامی خزاین و اسباب
سلطنت را متصرف گشت سلطان از بے ہمتی انتقام گرفت چنانچہ سابقا نوشتہ شد
حمید خان بعد رسیدن دہلی سلطان بہلول را برائے خلافت از سہرند طلب داشت
چون سلطان بدہلی آمد حمید خان بعد از عہد و پیمان مکالید حصار را حوالہ کرد و از انجا کہ
حمید خان مکنت و قوت بسیار داشت سلطان بنابر صلاح وقت با و مدارا نمودہ
ہر روز بسلام رفتی روزے حمید خان در خانہ سلطان مہمان شد افغانان با اشارت
سلطان در آن مجلس بعضے حرکات کہ از عقل و درو بہ بیخردی نزدیک باشد
بظہور رسانیدند تا در نظر حمید خان سہل نمودار شوند و رعب و دہشت انہا از مردم
بر طرف گرد تا آنکہ بعضے کفش خود را بر کمر بستند و بعضے کفشہا را بر طاق بالائے سر
حمید خان گذاشتند حمید خان پرسید کہ این چه عمل است گفتند از ملاحظہ دزد
ملاحظت مینایم بعدہ گفتند کہ بساط شامعجب رنگہا دارد اگر یک گلیم عنایت شود کلاہ
و طاقیہ برائے فرزند ان خود ساختہ تحفہ بفراییم حمید خان تبسم نمودہ گفت کہ قماشہا
خوب برائے فرزند ان شامعجب خواہم داد چون خواہائے خوشبوئے مجلس آورد
بعضے افغانان چونہ را لیسیدند و گلہائے را خوردند بعضے بیرہ پان بے آنکہ واکند
بابرگ ہائے دیگر خوردند و بعضے بیرہ را واکردہ چونہ تنہا خوردند چون دہن سوخت
بیرہ را از دست انداختند حمید خان فرمود چرا چنین کردند سلطان بہلول گفت
کہ مردم روستائی و کوہ نشین بییقید ہستند در میان مردمان کم ماندہ اند غیرے از مردن
و خوردن کارے ندارند روز دیگر سلطان بخانہ حمید خان مہمان شد قرار داد و چنان
بود کہ ہر گاہ سلطان پیش حمید خان بیاید چند کس ہمراہ شوند و اکثر ہمراہان بیرون

با استدعای مرتبه افغانان بموجب اشارہ سلطان در بانان رالت زودہ بزور اندرون در
 آمدند و گفتند کہ بایان مثل بہلول نوکر خان ہستیم از سلام چرا محروم ہستیم چون غوغائے
 و شور گر دید خان از حال پرسید گفتند کہ افغانان سلطان را دشنام بخنان می آیند و
 میگویند کہ ما ہم نوکر خان ہستیم بہلول اندرون رفتہ ما چرا اندرون نرویم و سلام نکنیم
 خان فرمود کہ ہمہ را بگذارند تا اندرون بیایند افغانان بہجوم کردہ در آمدند و پہلوے
 ہر خدمت گار حمید خان دو نفر ایستادند چون سلطان دید کہ افغانان بسیار آمدند
 و میتوانستند کہ از عہدہ کار ایشان بر آیند اشارہ نمود درینوقت قطب خان بیہی عم
 سلطان زنجیر از بغل بر آورد و پیش حمید خان نہادہ گفت کہ مصلحت در نیست کہ
 شما را چند روز در گوشہ باید بود بجهت حق نمک قصد تو نیستیم القصد حمید خان را
 مجوس کردہ بکسان خود سپرد و سلطان دہلی را باغزاین و دفاین و کار خانجات و جمیع اسباب
 سلطنت و جهان داری بے مانع مخالفت متصرف شد و ۵۵۵ سکہ و خطبہ بنام خود کردہ
 بسلطان علاء الدین کہ در بداون بود عرض داشت نمود کہ چون پروردہ نمک پدر شایم
 در معنی بوکالت شما کار سلطنت را کہ از دست رفتہ بود رواج میدہم نام شما از
 خطبہ بدر نمی آنگنم سلطان در جواب نوشت کہ پدر من ترا فرزند گفتہ بود ترا بجائے
 برادر دانستہ سلطنت بتو گذاشتم و بر بداون قناعت کردم باجملہ سلطان بہلول
 کامران و کامیاب شدہ بانتظام مہام جهان داری قیام ورزید بعضے امرا کہ بسلطنت
 اوراضی نبودند سلطان محمود والی جوہنپور را طلب داشتہ تحریر سلطنت دہلی نمودند
 او بالشکر گران و سامان پیکار آمدہ دہلی را محاصرہ کرد سلطان بجانب ملتان را ہی شدہ بود
 بہ استماع این خبر از دیپالپور معاودت نمودہ و بدار السلطنت ہنا و بعد رسیدن در زیلہ
 با سلطان محمود اتفاق کارزار افتاد سلطان محمود شکست یافتہ بجانب جوہنپور رفت
 مرتبہ دوم باز سلطان محمود بر دہلی لشکر کشید بعد مقابلہ و مقاتلہ قرار یافت کہ انچہ محال
 در تصرف سلطان مبارک شاہ بادشاہ دہلی بود متعلق سلطان بہلول با شد و ہر چہ از
 اماکن انطرف سلطان ابراہیم والی جوہنپور در تصرف داشت سلطان محمود متصرف
 گرد و دہلی صلح ہر دو بادشاہ بولایت خویش برگشتند و بشرط مذکور تیغ کارزار
 در نیام کشیدند **منقطع**

همی تا براید به تدبیر کار
مدارائے دشمن به از کارزار
اگر فیل زوری و گر شیر جنگ
به نزدیک من صلح بهتر جنگ
کند مثل اندر صلح سیر
تو این راه میر و که از صلح خیر

چون سلطان محمود در گذشت و سلطان حسین خلف او ب حکومت جوینور متکمن شد با
سلطان بهلول محاربات در میان آمد و از طرفین مبادات می گذشت نوبت به سلطان
حسین با خواست سلطان ملکه جهان بنت سلطان علام الدین که در حباله از دواج و
نکاح او بود بایک لک سوار و چهل هزار پیاده و چهار صد فیل و توپخانه فراوان بر
دهلی سواری کرد و سلطان بهلول بنا بر پاس نمک هر چند بلکه جهان عجز و نیاز کرد که نیابتا
از طرف والد بزرگ و ارایشان می باشم و اطاعت قبول مینمایم بر من سواری
نکنید بلکه جهان بگوش اجابت اصفاکرد و سلطان حسین را طوغا و کربا بر جنگ آماده کرد
بالضرور سلطان بهلول با پانزده هزار سوار آمده صفوف مصاف آرسته کارزار
مردانه و پیکار استمانه نمود و از آنجا که قوی اقبال و بیدار بخت بود با وجود اندک لشکر
منظف و منصور گشت **منظوم**

چو شکر بود اندک و یار بخت
به از بیکران لشکر و کار سخت
که در جنگ فیروزی از آخر است
نه از گنج و بسیاری لشکر است

سلطان حسین شکست یافته منهنزم گردید ملکه جهان دستگیر شد سلطان بهلول از روی
مردمی و مروت آن بانورا با عزاز و احترام پیش سلطان حسین فرستاد بعد آن
هفت مرتبه سلطان را با سلطان حسین محاربات روداده چند مرتبه صلح
در میان آمد و بارها سلطان حسین شکست یافته بطرف قنوج و پتنه
رفت بمرتب آخرین شکست فاحش خورده بامکن و در دست
رفت و سلطان بهلول در جوینور رسیده سکه و خطبه بنام خود کرده آن ولایت را ببارک
خان لوحانی که از امرائے بزرگ بود داده بدلی معاودت کرد و درین اثنائے سلطان
علام الدین که در بداؤن گوشه اختیار کرده بود از تازیچ بودن انجا بعد بست سال
باجل طبعی در گذشت سلطان بهلول که بمقابل سلطان حسین در امانده فتنه بود بسلطائے
تغزیت سلطان علام الدین در بداؤن رسیده بعد اوائے مراسم ماتم پرستی بداؤن

از پسران سلطان مرحوم برآورده کسان خود سپرد و دین بیوفائی و بیروتی را بر خود
روا داشت بیست

منوخ شد مروت و معدوم شد وفا زین هر دو نام ماند چه عنقا و کیمیا
و از انجا بدلی آمده روز بروز قوت و کنت بهم رسانیده سلطنت با مراد کرد ظاهر آراسته
و باطن پیراسته بود بتابعیت شریعت غاکمال تقید داشته و در کل حال سلوک بر مسالک
شرعیه و دین پروری نمود و در داد و عدل مبالغه فرمود و پیشتر اوقات بمصاحبت علما
و مجالست فقرا گذرانید و تفقدا حوال فقیران و مسکینان کرد و بالاخر در موضع تلاوتی از
اعمال سکیت برگ طبعی جهان فانی را پدید آورد

پشتصد و نو و بیست رفت از عالم خدیو ملک ستان و جهان کشا بهلول
پیشخ ملک ستان بود یک دفع اجل بود محال شمشیر و خنجر مصقول
مدت سلطنت اوسی و بیست سال و بیست ماه و بیست روز +

سلطان سکندر عرف شاهزاده نظام خان بن سلطان بهلول

بعضی امرای خواستند که شاهزاده باریک خلف کلان سلطان مرحوم را سر بر آرد و
و بر خنجر بر سلطنت اعظم سهایون بنیره سلطان رضا مند بودند و والده سلطان سکندر که زرگر
زاده بود نزدیک سلطان مرحوم از جمیع خوانین قرب و منزلت زیاده داشت و اکثر امرای
در حکم او بودند و در باب پسر خود پیغام نمود عیسی خان بود و پسر عم سلطان مرحوم که بیست
ظاهر چو شیر و شکر و در باطن بسان آب و انش بود و شناها داده گفت که پسر
زرگری زاده را چگونه سلطنت بر داریم با وجود باریک شاه که اصالت و نجابت دارد آن خفت
قبول کنیم خانخانان فری که از امرای نامدار بود گفت و در نواز رحلت سلطان مرحوم گذشته
مناسب نیست که بابیه سلطان دشنام دهی عیسی خان گفت تو نوکر هستی ترا چه میسر شد
که در سخنان خویش و اقارب دخل کنی خانخانان بر آشفت و گفت نوکر سلطان نظام خان هستیم
این را بگفت و از انجا برخاسته با جمیع امرای اتفاق کرده شاهزاده نظام خان را سلطان سکندر
خطاب داده و در ۹۴۲ هجری بقصبه جلالی بر تخت خلافت نشکن ساخته سکه و خطبه بنام او کردند

سلطان از بهانجا بر بارک شاه برادر کلان خود که در جوپور بود رفته پس از محاربه فتح نمود آن ولایت را بدستور سابق بر برادر خود بحال داشته سکه و خطبه بنام خود کرد و نیز با سلطان حسین دلی جویند که از سلطان بهلول شکست خورده و در دست رفته بود او را اکثر اوقات با بارک شاه مجادله می بود جنگ متواتر نموده مظفر و منصور گشت آورده اند که چون نوبت سلطنت دلی به سلطان محمد شاه بن سلطان فیروز شاه رسید ملک سرور خواجه سراج که خطاب خواجه جهانی داشت به سلطان الشرق مخاطب ساخته جوپور و آن حدود و بجاگیرش مقرر کرده رخصت گردانید چون سلطان محمد شاه را شوکت و ملائت مانند سلطان الشرق استیلا یافته برگنه کول و اتاوه و کنسپله و بهارچ و پیری و بهار و ترهت و غیره از جانب دلی در تصرف آرد حکومت با استقلال کرد و در ۹۶۰ سکه و خطبه بنام خود نموده آن ولایت را رونق تازه داد بعد چند سال با جل طبعی در گذشت مدت سلطنت او شانزده سال

سلطان مبارک شاه پسر خوانده سلطان الشرق یک سال و چند ماه
سلطان ابراهیم شرقی بن سلطان مبارک شاه چهل سال و چند ماه.

سلطان محمود بن سلطان ابراهیم شرقی سی و یک سال
سلطان محمد شاه بن سلطان محمود شاه سه سال و پنج ماه.

سلطان حسین بن سلطان محمد شاه یازده سال

درین دلا که سلطان سکندر غالب آمده آن ولایت را از سلطان حسین تخلیص نمود اگرچه سابقاً سلطان بهلول بر آن ملک فتح کرده بکسان خود سپرده بود لیکن بواقعی به ضبط در نیامده و درین مرتبه سلطان مظفر و منصور گشته بالکل آن ولایت را بقبضه در آورده و آن ممالک که از تصرف سلاطین دلی بدرفته بود بعد یکصد و دو سال ضمیمه ولایت دلی گردید القعه سلطان سلطنت با استقلال تمام کرد و مراسم عدل و انصاف بتقدیم رسانید و عهد او نریخ غلات ارزان ماند و رعایا بر ایابامینت و جمیعت بکار و پیشه خود استقلال داشت و بترویج امور شرعی و تقید احکام اسلام بسیار مقید بود و تعصب دینی نیل داشت از اکثر اماکن بتخانها منهدم ساخته مدارس تعمیر نمود و در متحر و دیگر امکنه هندوان را از غسل منع کرد و نگذاشت که کسی از کفار و متحر برسم کفر میروریش تواند تراشید و میخواست که بتخانهای تهائیس را انهدام نماید علما گفتند که انداختن بتخانهای قدیم جایز نیست اما کفار را

از اغسال و از دوام باز باید داشت سلطان بر علما بر آشتی که طرف کفار میگیرید علما گفتند که آنچه
 در کتب اسلاف نوشته اند از اظهار ان باکی نیست بالجمله سلطان خیلے متعصب بود کفار را
 در امانت و ذلت داشته مقرر کرده بود که هندوان اندکے پارچہ نیلہ بر جامہ خود متصل کتف
 پیوند کنند تا اطاعت اسلام بظہور رسد و علامت ہنود ظاہر گردد و کتب ہندوان را ہر جائزہ
 ہر کس کہ می یافتند می سوختند یا در آب می انداختند و ہر کس کہ از کفار دستار می بست جزئیہ
 بقرار اعلیٰ از دے گرفتند ازین جہت اکثر ہندوان اندکے پارچہ نیلہ بر سر می بستند و
 ترک بستن دستار نمودند و رخصت و ذلت می بودند و آن چنان خوار و ذلیل شدند کہ از ہمت
 روزمرہ عاجز و درماندہ بودند و بختی ز نار واری را بہمت اسلام کردہ بودند سلطان تمامی
 علما و فضلاء مالک محروسہ جمع کردہ و عولے بر وثابت نمود چوں اسلام قبول نہ
 کرد اورا بقتل رسانیدند اول کسے کہ از سلاطین ہندوستان ہندوان را خوار و نزار
 داشتہ و بدعوئی اسلام برہمن را کشتہ او بود رعایت اہل اسلام بسیار کردے و
 بہستخان در روز عاشورہ و عید و خیرات بسیار نمودے و در مساجد و مدارس امام و موزن و خطیب
 و مدرس مقرر کردہ و مخالفین این جماعت از سرکار مرخصت کردے خبر داری نسبت باحوال عربیت
 و سپاہ بجائے رسانید کہ خصوصیات خانہ مردم باور سیدی یعنی اوقات شبانہ لباس سلطنت
 از ہر انداختہ تنہا در کوچہ و بازار رفتہ از حقیقت احوال امر او دیگر خلایق مطلع شدی مردم ظن
 می بر و نہ کہ سلطان بجن آشناست کہ چنین اخبار مخفیہ میرساند و بعضے می گفتند کہ چہرہ
 از طاسات بدست سلطان افتادہ بود کہ از انفر و خشن آن عالم اجنبہ ظاہر می شد و کیفیت روے
 زمین و احوال روزمرہ سلاطین مالک و خصوصیات عالم و عالمیان بے کم و زیادہ ظہار میکرد
 و خندان و نیز ہشیائے دیگر مالک بموجب طلب سلطان حاضر می نمود بالجملہ سلطان
 خیلے ہوشیار و صاحب دانش بود بر امرائے ضبط و دست داشت اگر جائے لشکر تعیین میکرد
 ہر روز دو فرمان متضمن تدبیر و ترتیب عساکر و راستن صفوف جر نغار و بر نغار و ہراول و
 قرادل و چنلول و آئین کارزار و پیش برون کار و جملہ بر مخالف و محاصرہ قلعہ بنام سردار فوج
 میفرستاد و نوکرائے را مجال نبود کہ احدے از صنوا بط و حکمش تخالف تواند و رزید اسباب
 واک چو کی ایما موجود داشت امرائے سرحد کہ فرمان صادر می شد و وسب کہ وہ استقبال
 میکرد و وصف بہتہ شخصے کہ فرمان می آورد بران صفہ می ایستاد و امران بہ صفہ ایستادہ

بهرود دست فرمان گرفته بر سر می نهاد و بایا و بر جد جامع بر سر منبر هر جا که حکم صادر می شد می خواند و واقعات و لایات و پگنات هر روز رسید می از سواخ آن ممالک مطلع شدی بالاخر سلطان بیماری سخت روداده راه نفس بسته شد و قطره آب درون حلق نرفته از همان بیمار می گذشت

منظم

سکندر که بر عالمی حکم داشت	در آن دم که میرفت دنیا گذاشت
میسر نبودش کزان عالمی	ستاند مهلت و هندش و می
سکندر ششم هفت کشور رساند	نماند کس چون سکندر نماند
مدت سلطنت بست و شش سال و پنج ماه	

سلطان ابراهیم بن سلطان سکندر بن سلطان بلبل

تخت مرصع و مکل بجوهر نفیسه آبدار و لولوی غریبه شاهوار آراستند و انواع گلهاے مرصع از گوهر و زحشان و لعل بدخشان بر آن تعبیه نمودند که تماشائے صورت هر گل سیرایش هوش تظار گیان می ربود و مشاهد زیباے در عنائے آن ابواب حیرت بر دوس تماشائیان می کشود منظم

تخت نگویم که سپهر بند	هفت سریر از شرفش بهره مند
کرد جهان را بکونت قدم	ثابت مطلق به ثبات قدم
صد و قدم آید جم و خاقان به پیش	او نرود یک قدم از جائے خویش
پاشش چهار و هکت را می گشت	کرب هر کند مشک پائے گشت
پیشش مرصع به بساط زمین	بر سر او شش شده دانوشین

در ۱۲۵ سلطنت بر آن تخت جلوس نمود و سکه و خطبه بنام خود و رواج داد و نقش ضبط و تسلط و صلابت بر امر از پدر هم زیاده بود و احدی را از اکان دولت مجال نبود که سر مو تخلف از امر تواند نمود و از آنجا که واقعه طلبان سیه باطن برائے گرمی هنگامه خویش نمیخواهند که فرمان روائے مستقل و متسلط بوده باشد لهذا بعضی امرائے شاهزاده جلال حنا را که برادر

خود و سلطان بود و خواہنمودہ مدعی سلطنت ساختند آخر الامر یہاں امر اور میان آمدہ مقرر کردند
 کہ تاسر حد جو نیور و تصرف سلطان بودہ باشند و جو نیور شاہزادہ جلال خان برسند حکومت
 نشیند کہ در یک ملک دو بادشاہ راست نیابند و در یک نیام دو شمشیر بکنند **منظم**
 بزم و ہمیشہ مقامے کہ دید جائے دو شمشیر نیامی کہ عید
 تنگ بود ملکتے بر و دشاہ کس نشیند ہ فلکے بادواہ

بعد رخصت شاہزادہ بطرف جو نیور و ذرا سے عالی دانش این مصلحت را نہ پسندید
 سلطان فرمان طلب شاہزادہ فرستاد کہ بعضی مصلحت باز رو برو باید کرد شاہزادہ در جواب
 گفت کہ چون در ساعت نیک برآمدہ ام بالفعل بمنزل مقصود روانہ می شوم و راضی بامدن
 نگشتہ و عذر ہا در میان آورده را ہی گشتہ و قطع منازل نمودہ داخل جو نیور گردید و مستدار
 حکومت شد سلطان امرائے آن دیار را اسید و اراکات بیکران نمودہ از شاہزادہ برگردانید
 درین صورت شاہزادہ پردہ از روی کار برداشتہ علانیہ کوس مخالفت نواختہ
 در آن ولایت سکہ و خطبہ بنام خود کرد و سلطان جلال الدین خطاب کردہ شکر فراہم آورده
 مستعد بکنگ گردید و با عظم ہمایون شروانی کہ از امرائے کبار صاحب جمعیت بود اتفاق نمودہ
 آمادہ پیکار گردید چون سلطان بدفع این شورش یورش نمود و اعظم ہمایون تاب نیاورده
 و بیچارہ شدہ از شاہزادہ جدا گشتہ آمدہ ملازمت نمود شاہزادہ نیز ناوم گشتہ میخواست
 کہ بلازمت برسد لیکن سلطان قبول نکرد و شاہزادہ براجہ بکراجیت و لدراجہ مان حاکم گوالیار پناہ برد
 اعظم ہمایون شروانی باسی ہزار سوار و سیمصد زنجیر نیل و توپخانہ بسیار بر سر گوالیار تعین شد
 شاہزادہ تاب نیاورده از گوالیار برآمدہ بطرف مالوہ رفت و از انجا بولایت گوندوانہ درآمد گوندوانہ
 از روی نامردی و بیروتی شاہزادہ را دستگیر نمودہ پیش سلطان فرستادند و سلطان او را
 بقلعہ ہاشمی روانہ کردہ از روی سیر حمی و اراہ قتل کنانید **منظم**

شریت سلطنت و جاہ چنان شیرین است کہ شہان از پئے آن خون برادر ریزند

خون آزرده دلاں ز پئے ملک مرید کہ ترا نیز ہمان جرعہ بساغر ریزند

چون سلطان نوجوان بود کاریکہ پسندیدہ خردوران و لایق بادشاہان بنام شد بے مشورت
 وزرائے نمود و اعیان دولت را بتفصیل استہل یک بدون تقصیر فہد فزندان سے کردارین

جهت امر از روه خاطر می بودند مهابت و صلابت سلطان که در ابتدا می بود از دل امر از ایل گروید
واختلال در کار سلطنت راه یافت از تلون بیعت با و شاهان پر حذر باید بود و گاهی بسلاسه بر خنجر و زبانه
بدشنامی خلعت و هند اگر در مقام عنایت باشند از هر تقصیر و رگدزد و اگر عتاب کنند بے گناهی
را بشهرستان عدم فرسند و اگر بنده نوازی فرمایند گناه گاران را نوید نجات دهند و اگر بر لغو ارض
آیند مخلصان را سخاوت اعتقاد را از روه عزت بجاک اندازند القصه میان بهویه ^{نظرا} را که از سادات
عظام و وزرائی کرام بود بدون وقوع تقصیر مقید ساخت و غیر از ظهور حسری که از قتل
لازم آید آن بے گناه را با عوائی بدانند ایشان قتل رسانید گویند که میان بهویه نوعی دانش و کرامت
داشت که روزی سلطان سکندر روانه غله موته که در مسجد جامع بنظرش در آمده بود بدو داشته
بدست میان بهویه داد او کور نشات بجا آورد و مقتضای فکر ت بلند بخاطر آورد که چون این
سعادت دست بوس بادشاه یافته فکر می باید کرد که حیات ابدی یابد آنرا در باغچه شمیم
خود کاشته مراسم حرم احتیاط در پرورشش آن بکار برد از و چند خوشه بر آید چون پخته شد
زیاده از دو صد دانه بهم رسید همچنین چند سال علی التواتر کاشته و حاصلات آن سال بسال
بهم رسانیده سیلغی فراوان پیدا کرد و از آن بسنگها در شهر دلی مسجدی بعمارت متین احداث
نموده حقیقت این دانه و احداث مسجد بفرمان رسانید سلطان بر عقل و دانش او افزین کرد و
بعنايات بادشاهانه و افزایش مواجب سرافراز گردانید و آن مسجد با اسم موته موسوم گشت و تا
حال در دلی قائم است و همان نام شهرت دارد بالجمله سلطان چنین وزیر صاحب تدبیر و ناطق
گشت و اعظم هایون شهر وانی را که محاصر گو ایبار داشت در اگره طلبیده قید کرد و اسلام خان پسر
او که حاکم مانک پور بود سر بفرستاده شد و چهل هزار سوار و پانصد زنجیر نیل یکجا کرده اما ده سیکا
گردید و پیغام نمود که اگر اعظم هایون را از قید خلاص سازند و دست از مخالفت برداشته
شود سلطان این معنی را قبول نکند و لشکر بر سر او تعیین نمود مقابل و مقاتله عظیم در میان آمد و
و اسلام خان در معرکه کشته شد و اعظم هایون در زندان خانه وفات یافت بهارستان
پسر و ریا خان در بهار بغی و زبیده قریب یک لک سوار یکجا کرده تا ولایت سنهیل متصرف
شده خود را سلطان محمد خطاب کرده که خطبه بنام خود نوشت و همچنین بهر طرف افغانان و گردان شده
علم مخالفت برافراشتند و دولت خان لودی مخالف و زبیده از لاهور پیش حضرت ظهیر الدین

محمد بابر پادشاه در کابل رفته پناه برد و استعدای تشریف شریف هند و سستان نمود چنانچه
حضرت پادشاه با عظمت و کمند و شوکت و شمت تمام هند و سستان آمده در مقام پانی پت
جنگ کرده منظر و منصور شدند و سلطان ابراهیم در آن کارزار کشته شد ایام سلطنت
از هفت سال از ابتدای سلطان بهلول تا اقامت سلطان ابراهیم ستم بدت هفتاد
و یک سال و پنج ماه و هشت روز جهان بانی گردند ازینجا سلسله اودیان منقطع گردید و ریاضی
بیاگویی که پرویزان ز مانع خورد
برو بیس که کسری روز گلچهره
گر گرفت ممالک بدیگری بگذشت
درونها و خنجران بدیگر سپرد

حضرت ظهیر الدین محمد بابر پادشاه بن عمر شیخ میرزا بن ابوسعید
میرزا بن سلطان محمد میرزا بن جلال الدین میرزا بن شاه میرزا بن حضرت
صاحب قران امیر تیمور گورکان ذکر تمیموزم درین

بر منتظران اخبار سلاطین و مترصدان اسما و خواتین پوشیده و مستور نماند که ایزد سبحان
و جل شانہ بمقتضای حکم محکم و امر بر سر خویش نظام مہام عالم و عالمیان و سرانجام امور جهان و
جهانیان را بنظمی که باید و در صورتی که شاید بحسب ارادت ازلی و مصلحت لم یزالی بمنصہ ظهور
مے آورد و هر بنده را در خور استحقاق ذاتی و استعداد جبل گوهرے او به مرتبہ از مراتب
خاص رسانید و تشریفے که سزاوار بالاے والاے اومی باشد کرامت میفرماید چون کار فرمایان
قضا و قدر سلطنت هفت اقلیم در مکاسن قوۃ برائے حضرت صاحب قران امیر تیمور گورکان و رعیت
نہادہ بودند و ایام رضاع انوار سرداری و سروری از پیشانی نورانی آن حضرت واضح و ظهور
خلافت و رعیت پروری از خطوط دست والا لایح بود و بعد از آنکه سن مبارک بعد تمیز رسید
از ریاض حرکات و سکنات بوی سلطنت و جهان ندری چون بگفت ریاضین از نسیم بہاری
میدمید و از مجازی گفتار و کردار نو جهان بانی مانند بارقہ برق از ابرافری میدرخشید و گز
باہر از ان و مہر ان در بازی مے بودند و غیر از حکایات حکم رانی و فرمان رواے بر زبان مے
آوردند و در بازیہ ہم محض شکر کشی و صف آرائے می بود
بازی اگر تیرہ ش آہنگ بود حدیثش زو پیسم دوزنگ بود

بائیں فرمان دہی داشت میل
شدندی برش کو دکان خیل خیل
یکے نصب گشتے برسم وزیر
وگر چہ اسیران خدمت پذیر
زچوب وزنی ادا می ساختے
بکارے زہر سو بروتاختے
چنان فرض کردی کہ فرمان تخت
پر پرغور آوردی اور از تخت
چوروشن شدی جرم برکترش
بریدی و بر نیزه کردی سرش
سزاگفتی این است برکبت لاری
چونچند دیگر سر از هشت لاری
مجد بود مانند بازے او
بپارسی شدی سر فرازے او
شب و روز در رزم بود و شکار
ولی و جان در اندیشه کارزار

القصد در خدمت ترمه شیرین خان واسطے تواریخ از نسل چنگیز خان کہ باہم جدی بود
آن حضرت بسرے بردند و بمقتضائے شجاعت ذاتی و دلاوری گوہرے روز بروز بہ تہ
بلند فائزے شدند حتی کہ پایہ قدراں حضرت از جمیع امراے عالی گشت و بدرجہ امیر الامراے
پیوستند و ہر تار سبجے کہ امیر طراغان پدر بزرگوار ایشان کہ ترک امست کردہ در گوشہ قناعت
بیاد رب العباد استمقال داشت و ادیت حیات سپرد آن حضرت در بست و پنج سالگی
بود و از روشنی کوکب و بلندی طالع و ارجمندی بخت و یاور ی اقبال و شہد ہجری
بعد فوت ترمہ شیرین خان والی توران و خطہ و لکشاے بلخ بر سر پیرن سرمان روئے
و تخت جہان بینی جلوس فرمودہ سکے و خطبہ بنام خود کردند و سمرقند را دار السلطنت قرار
دادہ و اوائے عالم گیری و گیتی آراے برا فراتقد و کوس جہان ستانی و مملکت پیراے
بلند آوازہ ساختند چنانکہ در اندک زمانے ولایت ماورالنہر و خوارزم و ترکستان و خراسان
و عراقین و آذربایجان و فارس و ما زندران و کرمان و دیار بکر و خورستان و مصر و شام
و روم و کابلستان و زابلستان و گرجستان و ہندوستان و دیگر ولایت در حوزہ تسخیر
در آوردہ بر روش سناہر جمیع ممالک محلیہ و بر وجوہ و راہم و دناہیر سکے بنام نامی رواج دادہ

فرمان ردا یان روئے زمین را فرمان پذیر غنیمت گردانیدہ **نظم**
ولایت ضبط گشت از قاف تا قاف
نمازا ندر جہان صاحب کلا ہے
شکاران فرو مردند از اطراف
کیشش زفت از دہ راسے

و منتخب داشت در خط اندجان که تخت گاه فرغانه است به سبب شکستن جبر که عمارت سلطانی بر آن بود در ۹۹۰ و در عمری و نه سالگی بر حمت حق پیوست در آن وقت سلطان احمد میرزا پسر کلاں عمر شیخ میرزا سلطنت سمرقند داشت بر سر اندجان لشکر کشیده بدین محاصره نمود و ادا تاهی لشکر بابر بپیشکشک یا نش غلبه آورد اکثر مردم و چار پانصد شدند از بیعت از انجا خایب و خاسر باز گشت :-

حضرت طهیر الدین محمد بابر پادشاه بن عمر شیخ میرزا

در دوازده سالگی ۹۹۰ در اندجان بر سر سلطنت نشست یازده سال در ولایت با سلاطین چننا و از یک محاربات سخت نمود و سه نوبت بر سلطان احمد میرزا عموئے خود غالب آمده فتح سمرقند کرد از انجا که مشیت انکه بر آن رفته بود که گوهر کیتائی اقبال آنحضرت بمنصبه ظهور رسانیده شود و کشور هند وستان به پرتو آفتاب عالم تاب شرق دولت گرد و از شش نیر جهان افزون این سلسله علیه اقلیم شد فروغ جاوید پذیرد و آخر کار در آن دیار فتح البابی که در خور محبت آنحضرت نگشت ناگزیر از سمرقند بر آمده با معدودے روانه شد و در بدخشان رسیده بنجر و شاه جنگ نموده فتح یافت و از انجا بکابل آمده از محمد تقسیم ولد ذوالنون از عون که او با عبد الزراق میرزا بن ابغ میرزا بن ابوسعید عم زاده آنحضرت جنگ کرده منظر شده از بدین بر کابل تفرق داشت مستخلص نمود و محمد تقسیم شکست خورده از کابل پیش شاه بیگ برادر خود که حکومت قندار داشت رفت و آنحضرت با استقلال کمال مسند آراء کابل و بدخشان گردیده پیش و عشرت هشتغال و زید ازین پیش ولاد حضرت صاحبقران رامیزرا گفتندی درینوالا آنحضرت خود را بادشاه خطاب کرده چنین سرت و کامرانی و بزم بهجت و شادمانی را راست تمام ایام بهادر کابل بفرح و سرور گذشت بواسطه آن خط و لکثانی بر مزاج اقدس سازگاری نمود و فواکه و آب گوارا افتاد بے آنکه تکلف تعریف و توصیف کابل جنت مثل از کالبد بیان و محال ب شرح افزون است هر بیت بزرگ جمیع حویله آراسته و عمارات عالیه پیراسته مصرعیت سترگ نوادر بهجت کشور معمور و اجناس غریبه ربیع مسکون ملو بازار مسقف با مین دل پذیر تعمیر نه درشته و کاکین مانند منظم جواهر انتظام پذیرفته قلعه آهین بنیادش از زبان گلزار

با فلک سخن میگوید و کوه سر کو بت از غایت بندی با سان همسری سے جوید فضاے نگار میش
از خلد برین نمونه و سواد و بهار قیش از روضه رضوان نسخه زمیشت سراسر اشجار و فواکه خیز
با چنای سیرایش همه نزمیت انگیز و باد بهاریش و لہائے افسرده را اعجاز عیسوی بکار سے
بر و و ہوائے نور و زیش بجانہائے پرمردہ مانند و مہیجائے شگفتگی سے تجش شیرین کاری
میوہائے رنگارنگ و لذت بخشی فواکہ ہائے گوناگون ہندوستانیاں را کالے پیاز
و ساز گاری ہوا و خوشگوار می آب اہل ہند را ہوائے ہند از دل سے براہ از و منقطع

حق نگہدار شہر کابل باد این چمن تاجہسان است پر گل با
در ہوائے بہار او شاید کہ بہن روح رفتہ باز آید

آنحضرت از ہوائے کابل بنایت خوشوقت شدہ آنرا دار السلطنت قرار دادند و در
ایامی کہ مشاطہ ربیبی عروس جہان را ہر سفت میکرد و دایہ نور و زری شاہد روزگار را
زیب و زینت میداد و ابر بہاری گلشن گیتی را ابر و سے می بخشید و از نسیم مسیجائے
نفس در ابد آن نباتات روح مید مید بہ وجہ حکم و الامتسل شہر باغی مطبوع
و دل کشا و گلشنی سست بخش و نرہست افزا طرح انگذند کہ از طراوت و نفارت دم
مسادات بہار جنت میزد و بہجوسے از گذر گاہ آورده در آن نرہست کہ روان کردند
کہ وزیہ طراوت و ایچی تواند بود نگارین گلشنی کہ اگر گلشن خلد برین نسبت دادہ آید
لایق و رنگین گلبنے کہ اگر بہ بوستان بہشت تشبیہ کردہ شود و نفس الامر موافق دیدہ
در تاشابیش چون دیدہ زکس از حیرت از میماند و زبان در بیان تاشابیش
بسان سوسن حرف زدند و اندر سوسنید از شش از نہایت بندی سر بفلک کشیدہ
دار و و عرو و چنارش از غایت بالائے شاخ با سان سے بر آرو و ہر درخت جوان بخت
از بسیارے اشجار چون پیران بہشت خمیدہ و میوہ جاوت اند و مانند حلوائے بہشتی
بے حرارت آتش در رسیدہ و درختان نوخیز شش مانند قابست شاہدان ہی ہالا و لاوین
و نوہالان سبز قبا سان و لبران سبز پوش سرت انگیز و منقطع

خاکش از بوے خوش عبیر بہشت میوہ ہائے پو میوہائے بہشت
میوہ چنہ زان کنم تقاد تا و ہدیوہ بار شاخ مراد
گر ز انواع سبب یاد آرم نہ تو انم کہ مہلہ سبھارم

به گلاست کنم نفس شکن
وصف زرد الوار کنم بنسیاد
دم نیارم زدن ز شفتالو
چون در آیم بوصف آلوچه
سرخ آکو پیرس والو اش
گردید انده توت طبع نواز
وصف انگور اگر بنظم آرم
شکر انگور از شکر خوشتر
صاحب صاحبان دانش را
و حسنی سخن چه گویم راست
ور بوصف انار پر دازم
آلو انگور و فندق و امرو
یادم آید چه گویم از بادام
دهنم همچو پسته ماند باز

تا کنم سیب سرخ را تخمین
سازم اول دل و زبان را شاد
کین سخن را دگر بود پیشو
فکر تم گم بود درین کوچه
تانیای بخت بتانش
مرغ دلهاسیر و ام نیاز
مست گرد و حسد دز گفتم
کام امید از و پراز شکر
صاحب و لپ ز پر روح افزا
دل عشاق از و بر گشت است
حقت طبع پر گهر سازم
چون کنم تاز و صف هر یک پو
چشم آن سرو قدسیم اندام
بس کنم تا نهان یساند از

در ایام بودن آنحضرت بحد دل کشای کابل سال ۹۱۱ زلزله عظیم واقع شد فسیلهائی
قلعه و اکثر منازل بالاسی حصار و عمارات شهر از شدت زلزله افتاد و خانه های موضع لغزان
بالتمام اهنه دام یافت سی و سه مرتبه زمین در یک روز جنبش اندا ساس عمر بسیاری مردم
و دیگر ذبیحات فبر و ریخت و تا یک ماه شب و روز یک و دو سه مرتبه زمین در تزلزل بود
و در میان لغزان یک توت پاره زمینی که عن آن یک گنجه بانس یعنی شصت و سه بریده یک
تیر انداز پایان رفت و از جای بریده حیشه های آب پیدا شد و از استرغ تمام میدان حیشه
شش فرسخ آچنان زمین شکافت که بعضی از اطراف او برافیل بلند شده بود در آغاز
زلزله از سر کوه ها گرد و باد شدت تمام برخاست و آثار قیامت نمود ار شد در همین سال
در هندوستان نیز زلزله عظیم عام شده بود بالبله آنحضرت مد کابل بوده بمقتضای راجه
ظری و جرات ذاتی کمر بهت تبخیر هندوستان بستند پنج مرتبه از کابل یورش نمودند
مرتبه اول در سال ۹۱۲ تا از بله از توابع ملتان مرتبه دوم در سال ۹۱۳ به راه حوزد کابل تا نوبی

بندر اول عرف لمغان مرتبه سویم در شنبه پیر پنجاب مرتبه چهارم در شنبه ۹۳ تالاهور و دیپال پور مرتبه
 پنجم در شنبه ۹۳ چون از بدسلوکی و بیدادی سلطان ابراهیم اکثر امرا برگشت و در اکناف بلاد فتنه
 و فساد برخاست و در هر طرف نوکران سلطان یغی و زریده دولت خان و غازی حسان
 از لاهور عرضداشت متبذل استدعائے تشریف آوردن بخدمت حضرت پادشاه نوشته
 و بعد آن دولت خان از لاهور روانه کابل گشت لهذا قصد هند و سستان فرموده بعضی امرا را
 پیش از خود بلاهور و دیگر اماکن اطراف فرستادند آنحضرت نیز بدولت و اقبال نهفت
 فرموده مانند خورشید از برجی به برجی میجو کواکب از مکانه بکانه قطع منازل نموده برکنار
 آب سندر سیده پال واجب لشکر منصور بنظر والاد آورده و سوار و پیاده از سپاهی
 و سوداگر و اکابر و مسافر بده هزار رسید درین اثنا خبر آمد که دولت خان و غازیخان از عهد و
 موثیق برگشته چهل هزار سوار و پیاده جمع کرده حصار کلا نور را متصرف شده اند و هماره اسے
 بادشاهی که پیشتر در لاهور رسیده بودند عزم جنگ دارند و از مردم بادشاهی سیالکوٹ
 نیز انتزاع نموده اند آن حضرت باستماع این خبر بسرعت متوجه شده برکنار آب چناب
 حوالی قصبه بهلول پور ترول اجلال فرمودند و حکم شد که سیالکوٹ را خراب کرده ساکنان
 آن جا را در بهلول پور آباد گردانند از آنجا پیشتر روانه شدند اتفاقاً پیش ازین چند روز عالم خان
 و دیگر امرائے سلطان ابراهیم منحرف شده لوائے مخالفت برافراشته قریب چهل هزار سوار کجا
 شده سلطان آماده پیکار گشته عازم دلی گردیده بودند سلطان بمقابلہ آنها برآمد آن مردم
 بمجنگ روز صلاح ندیده شب خون آورده بسیاری از لشکریان سلطان کشته و خسته
 گردیدند روز دیگر محاربه سخت نموده منهدم شدند بعد رسیدن در سهرند خبر نزول
 مایات عالیات حضرت بادشاه در حد و سیالکوٹ شنیده عازم درگاه والاشدند و بادراک
 سلوک و ملازمت مور و الطاف پیکران گردیدند آن حضرت از سیالکوٹ متوجه پیشتر شده
 براه پسرور بکلا نور تشریف بردند و از آنجا کوچ فرموده قلعه ملوت تسخیر در آورده و قلعان
 که از عهد برگشته بود و از محال قرار بملازمت نمیداد بالاخر ناویم گشته بملازمت
 رسید بحسب صلاح دولت خواهان دولت خان را باریقتانش و قلعه ملوت محبوس
 نمودند در همان حبس مرغ روح او تنفس بدن پرواز نمود آن حضرت از آنجا روانه شده

بانبالہ سیدہ ازان منزل شافزادہ محمد ہایون میزرا را تسخیر حصار فیروزہ فصحت فرمودند شاہزادہ جوان بخت
در آن سرزمین رفتہ و آدموانگی و دلاوری دادہ آن نواحی را سحر گردانیدہ پلازمت رسید و بجنگ و این خدمت جفا
فیروزہ دیک کہ در حنکہ نقد ہشاہزادہ مرتبت شدہ و در منزل انبالہ خبر رسید کہ سلطان
ابراہیم ایک لک سوار و توپخانہ بسیار و ہزار فیل کو و شکوہ بقصد جنگ از دہلی بر آمدہ منزل
بمنزل سے آید آن حضرت از انبالہ راہی گشتہ بعد قطع منازل و طے مراحل در والی شہر
پانی پت رسیدہ نزول اقبال فرمودند سلطان ابراہیم نیز در نواحی آن شہر رسیدہ در
استعداد پیکار گردید ہر روز از طرفین دلاوران جنگ آور و آدموانگی میدادند و مجاہدان لشکر
باوشاہی بتائیدات الی غالب می آمدند و سور و تحسین و افروہن سے شدند سلطان ابراہیم بلیکوت
و حشمت بسیار و مہابت و صلابت تمام بقصد جنگ و محاربت بر فیل اسمان شکوہ سوار گشتہ
رودہ معرکہ آورد : **پہیت**

چو از خاک برباد صحرانشست ابراہیم گفتی براؤر نفست
افغانان و ران کارزار فیلمان کوہ کردار انتخاب کردہ بکیم و دیگر سلاح آراستہ
بر لشکر بادشاہی سردادند آن حضرت پیکران از تندخوی پور بدہ چو کسے بہر طرف کہ میدویند
صف مغلیہ را برہم سیکردند و ہر جانب کہ روئے آوردند توڑک جمعیت مغلان از ہم میگرفتند
از صدمات فیلان بادگ اسپان مغلان کہ ہرگز چنین مہیب صورت ندیدہ بودند
تا بپناوہ پیش نئے توانستند رفت و ہمکس کہ از دلاوران لشکر بادشاہی بحرات و جبارت
پیش میرفت بجز طوم فیلان گرفتار شدہ و بجاک برابر میغذہ **منظر**

چو خمیدہ ز طوم فیلان ست	در اعضائے مغلان در آمد شکست
ز غلوم فیلان پر عہ بدہ	بلات سیمہ ز آسمان آمدہ
ز دندان بزخم آتش انگینختند	ہمہ خاک باخون در آہیختند
یکے نابندان بر آمدہ گشتہ	یکے رابزانو در آہیختہ

در این وقت حضرت بادشاہ نظر بر لشکر یان خویش انداختہ و غلبہ فیلان و اضطراب و ران
ملاحظہ کردہ سخنان عنایت امود و مقدرات ہمت بخش بر زبان مقدس آوردہ فرمودند کہ لے
مردان بکوشید تا جامہ زنان پوشید ہمگنان کمر ہمت بستہ دلاوری را با جان بخشی
(۱) لک جمعیت ترک

به دوش و دلیری را با جان بازی هم آغوش کرده ملا آوردند و داد مردانگی و مردی داده
 بسان رستم و افراسیاب و مانند اسفندیار و سهراب بجنگ پرداختند **نظم**

دو دست آوریده بکوشش برون بهر دست غنان تیغ الماس گون

بهر جا که بازو برافراخته سرفیل را زهر انداخته

بیک زخم خرموم میشد جدا تو گوئی که از کوه فتادار و صا

به پاشید خرموم فیضان تیغ تو گوئی همه مار بار و ز میغ

متکفلان تو پخانه از طرفین بتو پیاپی زلزله آگن و ضرب ز نهائے کوه شکن آتش

ور و او نه از صوبت صدا تر زل در زمین آسمان افتاد و غیو تیر از کون و مکان برخاست

ز بره مستعان شگافه شد و گوش شنوندگان انباشته گشت خرمن هستی بسیاری

از بوارق ضرب آنها سوخته گردید و دود اهل دوماغ اکثری پیچید از کثرت دود و دخان عرصه

منبر و نوعی تاریک شد که تا زمان متعجبه آدمی و اسپ محوس نمی گشت و فطر بحبار

مانند ابر سیاه سطح هوا را بهیچ تیره ساخت که گویا شب و بجور نقاب ظلمت بر رخ روز انداخته

و دود مانند دیوانگان تر و لیده سو مضطربانه بر روی زمین می دود و دودخان در رنگ گدازد

پیاپی شتاب باوج فلک می پیچید **منظم**

ز بس دود کاهد نزار از فرو و سیه شد ایک بار چرخ بپو

چنان دود شد سوی گردون شب که شد چشمهای کواکب پر اب

از انجا که ادوات ازلی و شمیم لم یزلی بران رفته بود که رشته سلطنت بودیان منقطع گرد و دود مالک

هندوستان در ظل دایات عنایت این خاندان و الا نشان مورد امن امان شود و مرغان قضا گریبان

جان سلطان بدست اهل گرفت بهیچ بله بهادان لشکر اقبال که چون سه رویین لباس

آهین آراسته و بزیور فتح و نصرت پیراسته بودند کشیده آوردند از سر و طرف

مبارزان شهابت نشان داد جانفشانی و جانستانی دادند و مراسم قتال و جدال بتقدیم

رسانیدند و کارزار عظیم روداد و آتش پیکار مشتعل شد بالا آخر نسیم فتح و ظفر از مهب

اقبال وزید و غنچه مراد در گلبان مال سفگفته گردید و سلطان ابراهیم ناگهان در گوشه کشته

شد و اکثری از لشکر یانش علت تیغ بید ریغ گشته طعمه زار و زغن گردید و پنج شش هزار

آدم نزدیک نقش سلطان مقتول گشته افتادند و بقیه السیف منهرم گشته سرد بیابان

نماده بدر رفتند بر قطب

نه ز انگونه پیکار آمد بیدید
که مشروح گرد و بگفت و شنید
ز پس کشتگان شد زمین ناپدید
تو گفستی که روز قیامت رسید
در آن ره ز بس کز عدو کشته شد
بیابان همه پشته بر پشته شد
شد اگر کشته بر کشته بالا و پست
بتاراج جان مرگ بجشاد و دست
ز بس کشته افتاد در کوه و دشت
جهان گفت بس بس که از حد گذشت
گر این جنگ رستم بیدید بخواب
شدی از نینیش دل و زهره آب

بالجمله بتایدات الهی فتحی که بادشاهان پیشین را میسر نشده بود و مقدمه تمام فتوحات
هندوستان تواند شد چهره ظهور برافروخت و حرمین دولت و حیات سلطان ابراهیم
از برق تیغ آنحضرت پاک بسوخت بعد ظهور چنین فتح شکر حضرت بادشاه چین نیار بر زمین عجز نهاده سجدهات
شکر و سپاس به درگاه بادشاه حقیقی بجا آورده متوجه دہلی شدند و در آن مصر جا آمد که
تحت گاه سلاطین هند است رسیده سکه و خطبه بنام نامی خویش نمودند **قطعه**

ظہیر الدین محمد شاہ بابر
سکندر شوکت و بہرام صولت
بدولت کرد و فتح خطہ ہند
کہ تاریخ آمدش فتح بدولت

در ہائے خزائن کہ گرد آورده چندین سلاطین بود کثودہ ہفتاد لک تنکہ سکندری
بشاہزادہ محمد ہمایون میرزا و یک خانہ خزینہ بے آنکہ تحقیق شود و ضمیمہ انعام فرمودند و دہ
لک تنکہ بہر یک امر مرحمت شد و تلمسے یکہ جوانان بلک مردم اردو سے معطل از انعام
کامیاب شدند و بشاہزادہ ہائے کامگار و پروگیاں شہستان اقبال کہ در کابل بودند بقدر
تفاوت درجات نقد و جنس روانہ کردند بعد تنظیم و منسق امور دہلی متوجہ اگرہ گشتند
و در آن مصر و لکشا بہت نظم و نسق مالی و ملکی طرح اقامت انگذند و سوائے دہلی و اگرہ
باطراف مالک افغانان بواسع مخالفت سے افراسختند آخر الامر بتدابیر صائبہ و انکار ثاقبہ
آنحضرت بمبرورایام اکثر مخالفان سر بر خط اطاعت و انقیاد نہادند و ہر کس بقدر مراتب مشمول
عواطف گردید و امرائے قدیم وجہ ید و درخور حال اقطاع مرحمت شد و از مشمول عواطف والا
والدہ فرزندان و وابستگان سلطان ابراهیم مشمول عنایات ساختہ اموال و خزائن خاصہ
ایشان را با ایشان مرحمت فرمودند و اضافہ بر آن ہفت لک تنکہ از کمین اشفاق بوالدہ سلطان

بطریق سیورغال مقرر گشت والدہ سلطان منون عنایت ہے غایت گردیدہ یک قطعہ
 الماس کہ ہشت مثقال وزن داشت و تجنیاً بہر ان جواہر شناس قیمت آن لغت نہ ہرچ
 روز مرہ ربع مسکون بود و میگفتند کہ آن الماس از خزانہ سلطان علاء الدین است کہ اورا از ولاد
 راجہ بکرا جیت بدست آمدہ بود پیش کش حضرت بادشاہ نمود و القصد آنحضرت در اگرہ نزول اجلال
 فرمودہ بانستظام مہام پر داخت و تمام ایام برسات کہ بمقتضائے نزاہت ہوا و شحات غمام
 و تازگی روزگار و سرسبزی زمین و رسیدگی میوہائے بہار ہندوستان است ہمیشہ
 و عشرت گذرانیدند و از عدل و انصاف جہاں رونق بخشیدند و از بخشش و بخشائش جہانیان
 را کامیاب فرمودند ۔ **یلمیت**

اسودہ جہان بدولت او افروخت نظر بطاعت او

چون ایام برسات بانقضارسیدہ ابراز بارش شبانہ روزی آرمیدہ چہرہ آسمان
 از حجاب سحاب و روئے زمین از نقاب آب نمودار گردید لطافت ہوا پرودہ ابراز میان
 افلاکیان و خاکیان برکشید شدت آفتاب و سوزش گرما کہ ساکنان خطہ و چہرہ و متوطنان
 عالم شہود را در تپ و تاب داشت فرونشست اہل روزگار کہ از کثرت آب و خطاب و فرط
 تاب آفتاب پائے ترود و روان قلیل کشیدہ بودند کمزری بہ تحصیل مقاصد پرستند
 موسم نرود و جوان شجاعت شمار و زمان جولان گرمی باد پایان برق رفتار و رسیدہ آنحضرت
 بعد روز دسہرہ کہ آن ہندی جشن است باستیصال مخالفان بے اعتدال و پامال معاندان
 ببال متوجہ شدند بہدین انارانا ساگاکہ از ارجائے عظیم الشان ہندوستان بود
 با عنوانے حسن خان میواتی باشکر فراوان و توپخانہ بے پایان بجزارت تمام
 از مکان خود روانہ شدہ در میانہ کہ متصل اگرہ واقع است بقصد محاربہ با آنحضرت و رسیدہ
 دینیز جمعی افغانان کہ با سلطان ابراہیم ہم محالفت داشتند با پنجاہ ہزار سوار و سیلان
 بسیار از جانب متنوج خروج کردہ بہار خان ولد دریا خان را بسلطنت برداشتہ
 سلطان محمد لقب کردند و شورش عظیم بہر طرف برخاست و در اقطار مالک فتنہ و فساد
 روداد امرائے کابلی کہ خو پذیر دیار سہ و سیر بودند چہ از ستوہ آمدن با فراطرگرا و چہ
 از بسیاری ترودات محاربات و چہ از غلبہ راناساگاکہ و افغانان و چہ از بے ہمتی خودا
 لہا بہار خان

اکثری قصد معاودت کردند و وزیران کنگش بعرض رسانیدند که چون مخالفان از هر طرف هجوم آورده اند و تا حال ملک بواقعی ضبط نشده است بهتر که چند قلعه استحکام داده بولایت پنجاب رفته اقامت باید ورزید و مترصد لطیفه غیبی باید بود حضرت پادشاه فرمودند که این چنین مملکتی را بمشقت تمام گرفته و خلق کثیر که شریک ملت بودند بقتل داده باشم امروز از پیش کافری غمناک کرده و عذر شرمی بدست نیاورده اگر معاودت نمایم بادشاهان اطراف بیچ زبان یاد کنند قطع نظر ازین در عرصه محشر چه عذر توانم گفت هیاهات هیاهات وقت آنست که سمیت را با شجاعت همدوش بولی را با دلاوری هم آغوش نموده کارزار مردانه باید نمود اگر بتائیدات الهی فتح می شود غازی می شویم و اگر گشته میگردیم درجه شهادت می یابیم و دیگر انواع سخنان مردانه و نصیاح عالی همتانه بر زبان آورده آن جماعه را دل دادند و بهمت بخشیدند هم گنان قبول کرده دل بر مرگ نهاده از اگر برآمدند و صفوف مصاف راستند از آن اطراف رانا سانگیا آمده اما ده پیکار گشت بهادران قوی دل چون شیرین زنجیر گسل بر رزمگاه در آمده کوشش و کشته نمودند که نظار گیان را ذکر رستم و افراسیاب از یاد رفت ملک روح اسفند یار و سهراب از فراز آسمان تخمین گر گردید به **منظوم**

بجنبش و رآمد و دستگر حوکه	ازان جنبش آمد زمین در ستو
ز پولاد پوشان بشکر شکن	تن کوه لرزید بر خویشتن
ز باریدن تیر همچون یگر گ	بهر گوشه برخاست طوفان مرگ
ز هر بادیسر آن زوروران	کشیدند شمشیر کین از میان
ز خون جویها شد روان بکران	یکه جانفشان و یکه جانتان

چون تائیدات ازلی و تمهیدات لم یزلی تسدین حال فرخنده مال اولیای دولت بود صبح فیروز می از مطلع اقبال دمید و چهره ظفر بحسب خواهش نمودار گردید رانا سانگیا نیز چون پیش از دوش باو گریزان و مانند دیوار از تند سیل افتان رو بهر بیست نهاد و بصندت و مشقت افتان و خیزان به بیوت خویش رسید و لشکریانش علف تیغ بیدار نغشند و از خون مخالفان عرصه کارزار لاله زار گشت **منظوم**

اگر ماهی از سنگ غار بود شکار نهنگان دریا بود

کجا صموه را این میسر شود که با باز روزی برابر شود
 کبوتر که پس از نند با عقاب بقصد سرخویش دارد شتاب
 شغال از کند پنجه بازه شیر سر بخت خود را در آرد بر زیر
 بجای که سفیران در آند جنگ چه یارای روبه که ایستد بچنگ

آنحضرت بعد چنین فتح سجدات حمد بیکران بدرگاه حضرت واجب العطا یا بتقدیم رسانید
 در آنکه معاوضت فرموده بتدبیرات مناسب محس و فاشاک اهل خلافت و طغیان از عرصه ممالک
 پاک رفته و اکناف گیتی و اقطار هند وستان و ریخته تصرف اولیای دولت در آند نیزنگاه
 افغانان از طرف قنوج برهم خورده و امرای کابل از ظهور چنین فتوحات دل نهاده خدمت شده
 حسب المصلحت اقطاع یافتند و دل از کابل برکشیدند عالم برهم خورده انتظام تازه یافت ممالک
 سلطنت بنظام آمد مرا سمانا ط بظهور پیوست لوازم و آذوقه شش به تقدیم رسید کونته
 حوصله با رافرنی مسرت پدید آمد ساد و دلالان محمدان را سر رشته دانش بدست افتاد
 همت والا به ترفیه احوال رعایا و آبادی ملک مصروف نگشت شاهزاده محمد بایون میرزا را برائے
 انتظام پراگندگی با عی سنبیل فرستادند و شاهزاده کامران میرزا را لاهور و ملتان جاگیر
 فرموده از کابل طلب داشتند شاهزاده از کابل بلاهور آمد ولایت ملتان که از مدت ستمادی از تصرف
 سلاطین دلی بدر رفته بود بخش تدبیر شمر محبت شاهزاده کامران میرزا و بتایید اقبال لایزال
 حضرت بادشاه تسخیر و آمد

بر خوانندگان اخبار ممالک پوشیده نماند که از بعضی تواریخ بدین منظم مطالعه این ملک
 و آمده که در ولایت ملتان آقا ظهیر اسلام در سنه نو و نه هجری از محمد قاسم در زمان حلیج
 بن یوسف است بعد آن سلطان محمود غزنوی آن ولایت را از تصرف قرامطه ملا حده بر آورد
 رواج اسلام داد پس از آن شهاب الدین سلطان مغوری بر هند وستان فتح یافت
 ولایت ملتان نیز در تصرف سلطان درآمد از ابتدای سنه هجری لغایت سنه آن ولایت
 در تصرف سلاطین دلی ماند چون به سبب سستی سلطان محمد شاه که از نژاد رایات علی خفر خلن
 فرماں روا دلی بود و در هند وستان ملوک طوائف گردید و در هر اکناف امرای اطاعت
 بر تافتد حاکم ولایت ملتان نیز درم استقلال زد و از حکم سلطان محمد شاه انحراف ورزید
 چون نوبت سلطنت به سلطان علاء الدین لود سلطان محمد شاه رسید و از پدر هم مست

تر گردید و در امور ممالک زیادہ بر ہنگی روداد و احتمال کمال را یافت و ہر طرف سر کشان سر کشید
ولایت ملتان بنا بر توار و تواتر صدقات مغول کہ ہر سال از جانب کابل برآمدہ تاخت و تاج
میکردند از حاکم خالی ماند اعیان و ارکان این ولایت و اہالی و موالی شہر با ہم شورت کردند
کہ بدون حاکم کار این مملکت مختل گشتہ براسے حراست خلایق و نظم امور مملکت، وجود
حاکم ناگزیر است ہنگنان متفق اللفظ والمعنی بودہ شیخ یوسف قریشی را کہ از اولاد شناو
دریائے حقیقت عارف معارف طریقت سر علقہ ادیبائے مخدوم العالم شیخ بہاؤ الدین ذکیا
قدس اللہ سرہ بود بسلطنت ولایت ملتان برداشتند شیخ یوسف فرزان روائے آن ولایت
با استقلال یافتہ در ششہ سکہ و خطبہ بنام خود کرد و روشی را بجا بنانی ہرنگ و ولایت
را بسلطنت ہم سنگ گردانیدہ قلوب را بر ایما بخود رام ساخت و امور فرزان روائے رار و نقی
و رواجی تانہ داد بعد چنگاہ رائے سہرہ کہ سردار جماعت لنگاہان بود و قصبہ سیوی با و تعلق
داشت بہ شیخ یوسف پیغام نمود کہ سلطان بہلول لودی بر سلطان علاؤ الدین غالب آمد
سکہ و خطبہ بنام خود کردہ بخت دہلی نشستہ و بر اطراف ممالک متصرف شدہ متسلط میشود
سبا و ابر ملتان لشکر کشد در چنین وقت خبر داری و ہوسخیاری و حراست ولایت ضرور است
اگر مارا از جلدہ دولت خواہان و شکیان خود و دانند و جماعت لنگاہان را کہ خدمت طلب سپاہی
درست ہستند پیش از ند تقدیم خدمات بجان کوشیدہ شوو شیخ ایمنی را قبول کردہ مشارالہ
را پیش آوردہ بانظام امور جہانبانی رفیق گردانید رائے سہرہ مکر خدمت بر میان
جان بستہ بواسطہ استحکام نیک اندیشی دولت خواہی و دختر خود را و رعیت کاج شیخ خود
ہمیشہ اتحاد تحالف لایقہ بدختر خود مے نمود گاہ گاہ برائے سعیدین و منستہ در سفہستان
شیخ میرفت نوبتی جمع مردم خود را در ملتان در آوردہ التماس کرد کہ جمعیت مارا بنظر قدسی
در آوردہ فراخوران خدمت فرمایند شیخ سادہ لوح از مکر و خداع قافل بودہ تفقدات نمود
رائے سہرہ بعد از آنکہ سال واجب بنظر شیخ در آورد و بایک خدمتگاری بکجبت ملاقات دختر
آمدہ نشست خدمتگار بموجب اشارہ او بزغالہ را در گوشہ بکار و رسانیدہ خون آزا گرم در پیالہ
انداختہ آورد آن مکار پیالہ خون ساوچ در کشید و بعد از زمانی از روئے فریب فراو
بر آورد کہ در شکم در و غالب آمد و زمان زمان جمع و فزع زیادہ مے کرد و قہقہہ نیم شب
فلان سہرہ یا سہرہ ادا تھا فرشتہ جلد دوم صفحہ ۳۲۳ رای سہرہ و لطیحات اکبری صفحہ ۶۳۹ رای سہرہ گذشتہ

ملازمان شیخ یوسف را بقصد وصایا حاضر ساخته و حضور آنجماعه استغفار غنموده از دہان خون بر
آورد و باین فہوب خویشان و برادران خود را بچہت و دواعی اظہار وصیت از بسیر و ن شہر
و درون قلعہ طلب داشت چون ملازمان شیخ یوسف حال او را بدینوال دیدند از آمدن مردم
او درون قلعہ مضائقہ نکردند بدین تقریب اکثر مردم او بقلعہ درآمد و بعد از زمانے سراز
بستر بیماری برداشته تمام منتہبان خود یکجا کردہ مقلدان را بمراسم ہر چہار دروازہ تعین
کردہ انگذارند کہ نوکران شیخ یوسف از قلعہ شہر وارک در آیندہ نگاہ در خلوت سراے شیخ
رفتہ کسان خود بہر طرف نصب کرد و شیخ را بدست آوردہ قید کردہ سرسلطنت برداشت
و سلطان قطب الدین خطاب کردہ سکہ و خطبہ بنام خود نمود مدت سلطنت شیخ یوسف دو سال

سلطان قطب الدین عرف رکن منہر لنگاہ

در ۵۹۰ سکہ و خطبہ بنام خود کردہ با نور فرمان رواے پرداخت شیخ یوسف بقابو
کہ یافت از قید فرار نمود و پیش سلطان بہلول لودی در و ہلی رفت سلطان بہلول رسیدن
شیخ منقہم دانستہ خوش وقت گردید کمال احترام بجا آوردہ دختر خود در عقد مناکحت
شیخ عبد اللہ خلف شیخ مذکور در آورد المقصہ سلطان قطب الدین فرمان رواے ولایت
مستان با استقلال تمام حسب مدعاے منوہ باجل طبعی در گذشت مدت سلطنت او شانزدہ سال

سلطان حسین بن سلطان قطب الدین

در ۵۸۰ قائم مقام پدر گشت چون صاحب تر دود و لا اور بود بقوت شجاعت
و مردانگی قلعہ شور را از تصرف غازیخان تسخیر در آورد و بعد چہند گاہ چنیوت را نیز از ملک باجہی
کہو کہر گماشتہ سیدخان گرفت و در ہمدع اقات تاکر و رکوت و دہنکوت متصرف
شد سلطان بہلول لودی بہ تحریک شیخ یوسف باریک شاد پسر خود را با تاتار خان عالم
پنجاب بر سر سلطان حسین فرستاد ہمدین ہنایے برادر حقیقی سلطان حسین یعنی ورزیدہ خود
سلطان شہاب الدین خطاب کردہ سرشورش برداشت سلطان نیز بمقابلہ برآمدہ بعد
مخار بہ برادر خود را دستگیر گردانید باریک شاد تاتار خان در نزدیکی ملتان رسیدہ
صفوف پیکار را راستند سلطان حسین بادہ ہزار سوار و پیادہ امده امده کاہزار گردید و ہر یک از

لشکرانش سه ستیر غنیم زدیکبارگی که سی هزار تبر علی التواتر بر شکر بار یک شاه رسید تاب نیاورد و دروغ را
 نهاد و تا قصبه چنیوت اصلا عنان نکشید و گذاشته سلطان حسین را که در چنیوت بود بعد جنگ بدست آورده
 بعد مخانه فرستاد دین ایام ملک هراب و دای پد اسمیل خان و فتح خان با قوم قبیله خود از فوجی که وکران بخدمت سلطان
 حسین آمد سلطان مقدم آنها را غنیمت دانسته از قلعه کوت کرد تا در حکومت ملک هراب جاگیر داد از شنیدن
 این مژگیج بسیار از کج و مکران بخدمت سلطان حسین رسیدند بقیه ولایت کنار دریائے سند به بلوچان مقرر گردید و رفته
 رفته از سیست پورتا و بنکوت به بلوچان قرار یافت چنانچه از آن ایام آن ولایت در تصرف اولاد
 ملک سهرابست چون صیبت نیکنای سلطان حسین با کناف مالک مشهور گشت جام یزید
 و جام ابراهیم از جام نندا حاکم ولایت تهته رنجیده بخدمت سلطان حسین پیوستند سلطان
 آنها را پیش آورده رعایت با نموده فراخور حال جاگیر مقرر کرد بعد فوت سلطان بهلول
 سلطان سکند دال دلی با سلطان مصاکم نموده مقرر کرد که طرفین بر ولایت خود قانع بوده برحد
 یکدیگر یورش نکنند چون سلطان حسین پسر و ضعیف شد پسر خود را سلطان فیروز شاه
 خطاب کرده خطبه بنام او کرد ازین جهت که خلق آزار و ستیگار بود و عاود الملک وزیر او را
 زهر داده کشت درین صورت سلطان باز خطبه بنام خود کرد و سلطان محمود پسر سلطان
 فیروز شاه را ولی عهد گردانید و عاود الملک را با شقام خون پسر خود با اتفاق جام یزید بعد
 خانه فرستاد بعد چند روز سلطان حسین با جمل طبعی بر حمت حق پیوست مدت سلطنت
 او بست و دو سال

سلطان محمود بن فیروز شاه بن سلطان حسین

در سنه ۸۹۸ قایم مقام جد گردید چون خور و سال بود از زال پرست شد او باش و اجلان
 گرد او فراهم آمدند و اوقات بتمسخر و استهزا مصروف می شد ازین جهت اشرف و اکابر از
 صحبت او دوری جستند هنگامی که ظهیر الدین محمد بابر بادشاه به قصد تسخیر هندوستان
 از کابل نهضت فرمودند بعد رسیدن در پنجاب میرزا شاه حسین ارغون حاکم تهته منشور و الا
 صادر گشت که ملتان در جاگیر او مر حمت شد آنرا بتصرف در آورده در آبادانی ملک و رفاهیت
 رعایا کوشید میرزا شاه حسین ارغون از تهته آمده با سلطان محمود جنگ کرد و چند گاه در طرفین
 مجادله و مقابله ماند بعد رین اشرار سلطان محمود در گذشت مدت سلطنت او بست و

سلطان حسین بن سلطان محمود

۹۳۱ سالہ بود امرائے دولت خواہ آن طفلک را در سلطنت بر مسند حکومت نشانند و مراسم اطاعت بجا آورند بعد چند روز قوام خان و لشکر خان نگاہ کہ سردار قوم و صاحب جمعیت بودند بخلف و رزیدہ اکثر محال ملتان متصرف شدند و میرزا شاہ حسین ارغون ملحق گشتہ با سلطان حسین جنگ کردہ لوہے فتح برافراشتند و ملتان را تسخیر در آورده شہر را غارت نمودند شہریان از ہفت سالہ تا ہفتاد سالہ در بند افتادند و سلطان حسین نیز مجبوس گشتہ بعد چند گاہ بعدم خانہ شتافت و ملتان آہنخان خراب شد کہ بخاطر آہنچکس نبود کہ باز آباد گردودت سلطنت سلطان حسین کہ محض برائے اسم بود ہفت سال۔

میرزا شاہ حسین ارغون

در ۹۳۲ فتح نمودہ شمس الدین نام غلام خود را بمراسم ملتان مقرر کردہ لشکر خان نگاہ را پیش او گذاشت لشکر خان کار مالی و ملکی از پیش بردہ غالب آمد بعد چند گاہ شمس الدین را از سیان برداشتہ خود لوہے حکومت برافراشت دوم استقلال زد و درین ولایت لاہور و ملتان از حضور حضرت بادشاہ بجاگیر شاہ زادہ کامران میرزا مستر گشت شاہزادہ بعد رسیدن در لاہور لشکر خان را از ملتان طلب داشتہ جاگیر دہلی مرحمت کرد و در ملتان کسان خود نصب گردانید و در آن ولایت چہار سال حکومت میرزا شاہ حسین ارغون ماند و از ابتدا ۹۳۵ تا ۹۳۸ مدت ہشتاد سال آن ولایت از تصرف فرمان دہلی بیرون بود درینوالا داخل کشور دہلی گردید و شاہزادہ کامران میرزا بر آن قابض گشت۔

درین ایام بعضی والار رسید کہ شاہزادہ محمد ہمایون میرزا را کہ بنظم و نسق دیار سہیل متوجہ شدہ بود بیماری صعب رودادہ حکم شد کہ دہلی آمدہ از آنجا براہ دریا بحضور والار شد شاہزادہ بموجب حکم والابعل آورده در اگرہ رسید امراض مختلفہ و عوارض متفادہ کہ معالجہ یکے باعث تزیادہ و بیکرے باشد حادث گشت بختگان از مومکار و طبیبان

میخافنس در دوا سازی و علاج پردازی کوشیدند اثر صحت و شفا بمنصه ظهور نرسید
و کار از معالجات در گذشت داشتند و عارضه بامتداد کشید و حکما دست از معالجه باز داشتند
آخر الامر صلاح دانایان تجربه کار و خیر اندیشان در گاه بر آن قرار یافت که چون صورت شفا
در آئینه دوا نمودار نیست آنچه از تهنه نفی و اشیائے خلاصه گران بها که بهیتر از آن
در سر کار و الامتصور نباشد موجود است به نیت صحت شاهزاده تصدق باید کرد شاید از
فضل حکیم حقیقی شفا نصیب شود برین تقدیر الماس گران بها بیش قیمت که والدہ سلطان
ابراہیم گدازانیده بود و بهتر از آن هیچ چیز گران بها در خزانہ والا موجود نبود برائے تصدق تجویز
کردند حضرت بادشاہ بعد از تامل بر زبان مقدس آوردند که ہایون از جان عزیز تر است
مال دنیا چه خواهد بود کہ صدقات تو ان نمودن خود را صدقہ ان فور صدقہ نمایم ہان زبان
برخواستند و گر و چہار پایہ شاہزادہ گردیدند بقدرت قادر علی الاطلاق کہ عنان زندگی
و مرگ عالمیان و ظہور بیماری و شفاے جہانیان بقبضہ قدرت و دست حکمت اوست
ہمان وقت بلا توقف انوار صحت و شفا بر چہرہ نوزانی شاہزادہ و آثار عارضہ در ذات
والا حضرت بادشاہ نمودار گشت و باعث تعجب نگار گیان گردید و در اندک مدت شاہزادہ
تندرست شد و حضرت بادشاہ روز بروز بیمار تر گشتہ و عمر چہل و نہ سال و بقولے پنجاہ سال
این جہان فانی را پدر و دکر و دغش مبارک آنحضرت را بکابل بردہ و در گذر گاہ برب
آجوسے بجاک سپردند مدت سلطنت سی و ہشت سال از آنجملہ در ہندوستان پنجال و پیروز

حضرت نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ بن ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ

امیر نظام الدین بہر خلیفہ کہ ناظم امور سلطنت و مدار علیہ مملکت بود از شاہزادہ محمد ہمایون میسر
ہمیناک و ہراسان بود و نمیخواست کہ بوجود فائض الجود سریر خلافت زمینت پذیرد و مافی النہیش
آنکہ خواجہ مہدی داماد حضرت بادشاہ جنت آرام گاہ را کہ سخی و باذل و پر نہت و در یاد دل بود
و بلیمہ خلیفہ و بعضی امر اتفاق داشت بسلطنت بر دارد و خواجہ مذکور بامید این معنی طمطراق
عجمی بر روی کار آورده مستعد اجلاس اورنگ جہان بانی گردید بسلطنت تدریجیت کہ
بسی و تلاش شغھ و یا بامداد و اعانت کسے میسر تواند شد شائبہ سریر خلافت و جہان بانی
و سزاوار افسر سلطنت و کشور ستانی اقبال ہندی تمام بود کہ بوستان اقبالش از جویہ بادشاہ

بحانی شاداب ازلی و شبستان مالش از شمع اعطاف یزدانی نوریاب لم یزلی موجود با جودش
بمقتضای اخلاق حسنہ مقبول و طبع پسندیدہ اش بعدالت گستری و رعیت پروری مجبول
و شمعش عدلش ظلمت سوز ظلم و ستم و بارقہ تیغش آتش افروز در خرمن ہستی مفسدان
ظالم بودہ باشد **منظم**

بود کاش از شاہی و برتری
رعیت نوازی و دین پروری
با حسان کند خاطر حلق شاد
جهان یکسر آباد و روز داو

چون صانعان قضا خلعت این امر عظمیٰ بر بالائے والا آنحضرت دوختہ مترصد این وقت
معمور زمان محمود بودند خواهش میر خلیفہ پیش رفت امرائے عظام بلا نفاق یکدیگر در سال ۹۳۷
آنحضرت را در بست و چهار سالگی زمینیت افروز سریر جہانبانی نمودند و واجب سپاہ بدستور
سابق بحال داشتہ اکثری را باضافہ سہ ہزار فرمودند و ولایات و اقطاع بہمیزایان قیمت
گشت و بعد از تنظیم امور جہانبانی بجانب قلعہ کابچہ نہضت شد راجہ آنجا تاب مقاومت
نیاوردہ مراسم انقیاد بجا آورد و دوازده من طلا پیشکش گزرا نید چون سلطان محمود بن
سلطان سکندر بودے بہمت جوہر علم سرداری برافراستہ بود لشکر ظفر پیکر
باستیصال او نامزد کردہ باگرہ معاودت کردند و سلطان محمود تاب صدمات عساکر والا
نیاوردہ بہمت پتنہ و ہنگالہ رفت و بعد چند سال در ہمان طرف برگ طبعی در گذشت چون
محمد زمان میرزا او امد حضرت بادشاہ جنت آرام گاہ ارادہ بنی داشت اورا بدست آوردہ در
قلعہ بیانہ محبوس کردند و حکم شد کہ میل در شیم او بکشند چون تقدیر بران رفتہ بود کہ پیش
از پیش معزول العمل نگر دو او فرمان باسی ظاہر کردہ ازین امر نجات یافت و بقا بوسے وقت
از قید قلعہ مذکور برآمدہ پیش سلطان بہادر والے گجرات رفت آن حضرت باستماع این خبر
مکتوب محبت اسلوب بسلطان بہادر نوشتند کہ اورا در حضور بفرستند و را از اقلہ پیش
بدر سازندان مدہوش بادہ بے خردی جواب ناملاہیم بزرگداشت از آنجا کہ سلطان علیہ السلام
دل سلطان بہلول لودی و تاتار خان پسرش نوکر سلطان بہادر بودند باغوائے
انہما سلطان بہادر بر قلعہ چتورہم کرد و تاتار خان را با شکوہ گران و مبارزان جانتان
بطرف ملک شاہی فرستاد و از رویہ جہالت و جرات آمدہ قلعہ بیانہ تسخیر و محاصرہ
رو باگرہ ہنادان حضرت برائے دفع این شورش ہندال میرزا برادر خود را با لشکر

گران و بهارزان بایستان تعیین کردند هر دو لشکر با هم پیوسته کارزار نمودند چون اقبال
بادشاهی تنوی بود و شمشیر این سلسله علیه بر فرقه افغانان غالب تا تا رنسان با اکثر
از رفیقان خویش در معرکه کشته شد زیرا که سلطان بهادریات و بے اعتدالے کرده بود بقتل
جهت دین و سلطنت گوشمال آن بے اعتدال لازم دانسته از اگر نهست فرمودند

قطع

نکند از گزند گے تو به گرگ تان شکند و ندانش
نکند از ترک زخم زدن تان کوبند سر بندانش
از آن طرف سلطان بهادر از محاصره قلعه چطور برخاسته بقصد پیکار عازم گشت
هر دو لشکر در ساحت مندر سوریم پیوستند و طے التواتر محاربه روداد سلطان بهادر تاب
نیاورده منہزم گشت اکثر گجراتیان در آن روز کشته و خسته شدند و آنحضرت قصد اتصال
او مصمم کرده تعاقب نمودند سلطان بهادر در هیچ جا درالکھ خود نتوانست اقامت کرد در
جزیره دریائے شور رفته پنهان شد آن حضرت تا کنهیت رفته تمامی بلاد آن ولایت
را بضبط آورده بعد مقرر کردن امرادر هر محل معاودت فرمودند قلعه چانپانیر را که در حصا
و متناهی مشهور است گرد گرفتند کسان سلطان بهادر و نگاہداشت آن قلعه محاربات متواتر
نموده و آدمی و مردانگی و تدبیر فرزانی دادند چون محاصره بامتداد کشید روزی آنحضرت
به بهانه شکار برآمده دوران قلعه مشاهده فرموده از گوشه نزدیک قلعه رسیده به چاه
فولادی برویو ار قلعه نصب کرده بنفس نفیس خویش با چندی دیگر بر قلعه تصاعد کرده اندرون قلعه
رفتند و دروازه را کشادند و جمعی از لشکر منصور داخل قلعه گشته اکثری اهل قلعه را غلت تیغ بیدار
نمودند آن قلعه متین را بعد محاربه سخت بخیجور آورند و آن قدر خزانه و استعد و اشیا بدست
لشکریان بادشاهی افتاد که تا یکسال محتاج استحصال مال جاگیر نشدند بعد نفع انحصار بند
سور رسیده ولایت گجرات را بجاگیر میزراعسکی که برادر خور و حقیقی آنحضرت بود
مرحمت فرمودند میزاد آن ولایت رفته بعیش و عشرت پرداخت و در ضبط و ربط ملک
تقیق ساخت سلطان بهادر قاپو یافته از حبزیره برآمده باز در گجرات رسید میزرا
عسکی با وجود بیاری لشکر و سامان جنگ این چنین ولایت را که به تردوات موفور
بدست آمده بود از روی بے همتی مفت از دست داده بدون جنگ بسمت آگره

رونها و سخن سازان بعرض رسانیدند کہ میرزا خیال سلطنت در سر دار و بہت آنحضرت
از مند سوز نہفت فرمودہ روانہ بطرف آگرہ شدند و میرزا عسکری کہ از جانب گجرات سے آمد
بے سابقہ خبر ناگہان در راہ ملازمت نمود آنحضرت بمقتضای اہمیت چیز سے بر روسہ میرزا
برزبان نیاوردند چون محمد زمان مرزا باشا رہ سلطان بہادر از گجرات براہ ریگستان بجانب لاہور آمدہ
شور انجیز گردیدہ بود عسا کہ قاہرہ بر سر او تعین شد میرزا تاب نیاوردہ باز گجرات رجعت
نمود و آنحضرت باز باستیصال سلطان بہادر قصد مصمم نمودہ نہفت فرمودند و عسا کہ
منصورہ پیشتر تعین کردند و بدفعات مجادلات میان آمد سلطان بہادر شکست یافتہ در خبر
پیش فرنگیان رفت چون نقش غدرو خدا ع از ناصیہ حال فرنگیان برخواند میخواست کہ
از انجا بگریزد و در وقت بر آمدن بر غراب در دریائے شور افتادہ عنسریق لجہ فنا گشت
و ولایت گجرات از فتنہ و فساد پاک شدہ بتصرف اولیائے دولت در آمد و آن
حضرت از آن دیار خاطر جمع نمودہ بہر محل امر انصب کردہ باگرہ تشریف آوردند چون شیرخان
افغان بہ سبب بودن رایات والا بہمت گجرات قابو یافتہ ولایت جوینورد و بہار و قلعہ بہتاس
و چناوہ متصرف شدہ قوت و کنت بہر سانیدہ بر ملک بادشاہی سے تاخت و باعث ازار
و ازارہ خلایق بیشتر و زبردت شد و او جمع مے گشت لہذا اندفاع فتنہ اولازم نہستہ
متوجہ ولایت مشرقیہ شدند و قلعہ چناوہ را باذک محاصرہ زکسان شیرخان پتہ سنجیر
در آوردہ متوجہ پیشتر شدند شیرخان از آوازہ نہفت موکب والا در خود تاب
مقاومت و مقابلہ ندیدہ بہمت بنگالہ بدر رفت و بجا کم آنجا جنگ کردہ اورا شکست
دادہ بنگالہ را متصرف گشت و در آنجا اقامت وزرید نصیب شاہ والے بنگالہ بہت
ہزیمت از شیرخان رخمی شدہ بدرگاہ والا رسیدہ استغاثہ نمود آنحضرت برائے رفع
شورش آن بے اعتدال قصد مصمم نمودہ کوچ بہ کوچ قطع منازل کردہ در بنگالہ نزول
اقبال فرمودند شیرخان تاب سطوت جلال شکر اقبال نیاوردہ جلال خان پسر خود
در بنگالہ گذاشتہ و چہار کھنڈ رفت پسرش نیز از تصادم افواج بادشاہی تاب مقاومت
ندیدہ از انجا روانہ شدہ پیش پدر رفت و آنحضرت ہوا سے بنگالہ را کہ ایام برسات
بود خوش فرمودہ طرح اقامت انداختند و ہر روز جشن نمودہ بعیش و عشرت
پرداختہ غافل و بے پروا بودند ابواب فرج و انبساط کشادہ گردید و راہ ہلے

خبرگیری ممالک مسدود گشت حکم شد که احدی خبر ناخوشش بعرض نرساند مقرر
است هر کار روز را در پیش آید و زمان محبت نزدیک شود تختین عقل او تیره گردد
و اندیشه او تباه شود و سود خود و رزبان اندیشد و از کردار شایسته دور و با سوزناشته
نزدیک گردد **دوبیت**

چون بخت بد کس را پیش آید کند کارے که کردن را نشاید
درین صورت شیرخان فرصت یافته قوت بسیار بهر سائیده شکر گران فراهم آورد
اطراف ممالک تبصره در آورد و خلل عظیم در ملک بادشاهی راه یافت بعضی امرا از غفلت
بادشاه بے زحمت برخاسته با گره آمدند و باغوائے آن طائفه باغیہ ہندال میزرا
در آگرہ بغی ورزیدہ خطبہ و سکہ بنام خود کرد و چون اخبار اختلال ممالک و بغی میزرا در شکر
والا رسید هیچ کس را یارائے آن نبود که بعرض اقدس تواند رسانید بالاخر خیر اندیشان
ضرور دانستہ حقیقت تسلط شیرخان و بغی میزرا ہندال و بر ہم زدگی امور ملک و عدم
رسیدن رسد غلات مفصل التماس کردند در عین برسات از بنگالہ نہضت کردند از طغیانی
دریا و شدت سیلاب و کثرت آب و غلاب طرفہ حالت بر شکر بیان و اہل اردو و ویداد
آرمیان و اسپان چون جانوران آبی شناسا کردند و شتران و فیلان چون کشتی ہا طوفان
نوردی مے نمودند اکثر پرتال و راہ ہا غرق شدہ و بسیارے چارپا در غلاب ہا تلف گشت
چون موکب والا در ہوج پور تہتہ کنار دریائے گنگ رسید شیرخان با شکر بسیار
و استعداد سامان تمام آمدہ و در نزدیکے شکر بادشاهی اقامت ورزید و از روے مکر
و خدایت پیغام اطاعت و انقیاد مے فرستاد و چند گاہ بہمین ایمین وقیل و قال مے گذرانید
بیت

بر تو اضہای دشمن تکیہ کردن الہی است پائی بوسل از پا انگند و یوار را
از انجا کہ بہ سبب نارسیدگی غلات و دیگر اجناس و آفات اسپان و دیگر چارپا
سپاہیان بادشاهی بے سامان شدہ استعداد پیکار نداشتند و بغفلت میگذرانید
شیرخان بر احوال پراختلال شکر بادشاهی واقف گشتہ صورت ظفر در آئینہ روزگار خود
معاینہ کرد و ناگمان صحیحی باستعداد کمال تاخت آورد و شکر بادشاهی را کہ از مکران مکار و شعبدہ
فلک ناہنجار غافل بود فرصت آن نشد کہ اسپان رازین کنند تا بہ پیداختن کارزار چہ رسد

اکثرے علف تیغ بیدریغ شدند و بسیاری بدریا افتاد و غرق گشتند و بقیہ سردر بیابان
 نہادند آنحضرت حال شکر بہین منوال دیدہ و گردش فلکی بایمن ناہنجار معانیہ کردہ بناچار
 اسپ در دریائے گنگ انداختند چون دریا طغیان بود بسبب شدت سیلاب و تندی
 آب از اسپ جدا شدند و درین حال سقائے سرکار رسیدہ دست آنحضرت گرفت و فرمودند
 چہ نام داری التماس نمود کہ نام من نظام است و در سقایان سرکار نوکرام فرمودند کہ
 نظام اولیائے القصد بدستاری آن سقائے خضر کردار از ان موج چیز جانگاہ سلامت
 بکنارہ آمدہ بتقا قرار دادند کہ چون بدرا الخلافہ اگرہ نزول اقبال شود اورا نیمہ روز بر تخت
 سلطنت بنشانند از ناہنجاران تاب و عناباگرہ رسیدند و خلاصہ مخدرات استار اقبال
 و نقاوہ منہرات مکامن اجلال حاجی بگیم حرم خاص آنحضرت و رقید شیرخان افتاد از ناخاکہ
 حفظ و صیانت الہی کافل حال و ضامن مال بود ساحت حریم سرم عفت راعوا^{صف}
 خیال بدانند ایشان نتوانست پیو و وغبار اندیشہ تیرہ جانان بر حواشی سر اوقات عصمت
 نتواند نشست شیرخان اہلبیت و اومیت بجا آوردہ آن پردہ نشین نقاب عفت را باعزاز
 و اکرام تمام بخدمت آنحضرت رسانید و این واقعہ در ۹۲۶ ہجری برکنار دریائے گنگ در بہوج پور
 تہتر و دوا اینہمہ شکست از غفلت و بے پروائی آنحضرت بوقوع آمد فرمودہ بزرگان تجربہ کار
 است کہ اگر حشر و اگر فرمان رواے بدن عنصرت آسیب بیدانشی و بے تمیزی رسید
 از تندرستی حواس خمسہ کہ فرمان پذیرا و ہستند چہ برے آید بچنان بادشاہ را اگر بر شناسا
 کار و امتیاز نیک و بد سگالش نزد و از امرائے شجاعت کیش و وزرائے صلاح اندیش چہ
 مے کشاید۔ **منظوم**

کے را کہ خرمش نہا شد درست بنائے ہمیش بود سخت و سست

چونہو دست بدیر اندیشہ و کار ندامت کشد اخراج روزگار ۔

القصد آنحضرت در اگرہ رسیدہ بفراہم آوردن لشکر و انتظام پراگندگیہای احوال
 سپاہ ساعی شدند در آن وقت سقائے خضر و شش آمدہ حاضر گشت اورا بموجب قرار
 داد نیمروز بر تخت سلطنت اجلاس دادہ سلطان نیمروزہ گردانیدند بموجب حکم والا
 تمامی امر حاضر شدہ مراسم فرمان پذیری بتقدیم رسانیدند و در زمان جلوس بر تخت

هر چه بخاطر داشت احکام خویش جاری کرد گویند که از چشم مشک خود در اهرم و دونا پسر کرده و
 باب طلا و نقره بران اسم خویش رقم بسته رائج گردانید چنانچه این معنی تا حال زبان زد مردم
 است نهال میسر را که باغوائی بعضی امرای و زریده بود شرمند و سرافکنده آمده ملازمت
 نمود عسکری میسر را نیز از پیانه بخدمت رسید و کامران میسر را برادر خود آنحضرت باستماع چنین
 فرائد از لاهور آمده بملازمت سعادت اندوز گشت اما بسبب اجلاس ستغایر تخت
 سلطنت چنین شکایت بر چنین حکایت انداخت چون مجلس کنگش آراسته گشت کامران را
 که حد فطری و عداوت جلی داشت اظهار تارض نموده روانه لاهور شد و از جمله بت هزار سوار
 که همراه داشت سه هزار سوار بخدمت آنحضرت گذاشت و در چنین وقت که معاند غالب بود و
 هنگام اظهار مراسم برادری و نیک اندیشی بود توفیق رفاقت نیافت **نظم**
 چو یک دل نباشند اعیان شاه شود کار شاه و رعیت تباه

نارکان دولت نرسید نزارع ستیزنده اردو علی الانقطاع
 آنحضرت باز در مسئله با یک لک سوار از اگره بدفع مشداده شرارات و فتنه فتنه
 متوجه شدند شیرخان نیز با پنجاه هزار سوار و توپ و تاج و توبخانه و دیگر اسباب
 پیکار از آن طرف در رسید و حوالی قنوج هر دو لشکر بهم پیوستند و متواتر محاربه سخت
 روداد و جوانان کار و یلان کارزار که شیران همیشه بیجا و ننگان دریائے و غابو دند داد
 مردانگی و جلالت دادند و مبارزان طرفین کارنامها بطور آورده اند که رستم و افراسیاب بر
 ایشان ایزد کردند و شناخوان گردیدند **نظم**

شد از با و کین آتش جنگ تیز قنافت نه خفته را گفت خیر

نظم
 زمین گشت با آب تیغ آشنا درودند صد گشت مردم گیا
 بهار پیدان نم خون ز تیغ که باران نبار و بسای ز تیغ
 چو باران نگیان بهنگام جنگ بهار پیدان پاره سنگ خدنگ
 برافروخت آتش ز دریای آب تو گفتی که دارد قیامت شباب

باراد و شاه حقیقی که ز نام اختیار جمیع امور بدست قدرت اوست و نصرت و بهر کمیت

و ابسته بخوابش او بایشکست بر لشکر بادشاهی افتاد مانند عساکر سحاب از صولت باد بهر طرف پراکنده و متفرق گشت و شیرخان غالب آمده منظر و منصور گردید آنحضرت بر تقدیر ایزدی نظر داشته و پراگندگی لشکر معانیه کرده بودن و در معرکه صلاح وقت ندیده فیل سواره از آب گنگ عبور کرده بکنار رسیدند چون کنار بلند بود بدست یاری میسر شد الدین محمد عزیزی که در جمله نوکران کامران میرزا همراه لشکر بادشاهی بود بالا آمدند و بجلدوی همین خدمت میسر شمس الدین محمد به انگلی شاهزاده محمد اکبر سرسرازم گشته بود در عهد خلافت شاهزاده میرزا کور و تمام قبیلہ او بدولت عظیم کامیاب گشت چنانچه درجائے خویش گذارش خواهد یافت با الحمله حضرت بادشاه بهراران محن و مشاق در آگره رسیدند و در آنجا توقف صلاح ندانسته راهی شدند و بعد قطع مسافت در لاهور تشریف آوردند و با برادران مجلس مشورت آراسته شد و از هر طرف کنگش در میان آمد هر یک از برادران موافق مرضی خویش بر خلافت رضائے آنحضرت سخنان بر زبان آوردند آن حضرت فرمودند که حضرت فردوس مکانی یعنی بادشاه جنت آرا مگاہ هندوستان را بچه مشقت گرفته بودند اگر از بے اتفاقی شما امروز از حیطه تصرف برآید بادشاهان روسے زمین شما را چه خواهند گفت و من که تنها بر غنیمت بروم اگر بنایت الهی فتح و نصرت رومیدهد شما بچه روسے مارا باز خواهند دید و اگر عیاذ باللہ مسالہ بطرز دیگر می گردد شما را کج سلامت در هند وستان مشکل است چون کامران میرزا را شیرخان از روسے خدیعت امیدوار کرده بود که ولایت لاهور بر مسلم داشته باشد خوراز از معاونت بادشاه باز کشید از نیجبت کامران میرزا صلاح جنگ آنحضرت را نداده با اتفاق عسکری میرزا روانه کابل گردید بعد رسیدن بکابل عزیزین و قندهار و بدیشان در تصرف خود آورد و دستک و خطبه بنام خود کرده بزم کامرانی آراست و میرزا حیدر کاشغری خاله زاوه حضرت بادشاه جنت آرا مگاہ که از کاشغرا آمده در آگره بلامت اعلیٰ رسیده بود از رخصت آن حضرت به کشمیر رفته آن ولایت را بزور شمشیر و قوت شجاعت مسخر گردانید و لایب صلاح کشمیریان سکه و خطبه بنام نازک شاه والی آنجا بجال داشت و بعد چند سال که آن حضرت از عراق معاودت فرمودند بر روس منابر کشمیر خطبه و وجو و نانیهر سکه های یونی مقرر ساخت با جمله چون آن حضرت دیدند که برادران ترک برادری کردند و نوکران مسلک بیوفائے پیمودند و گردش فلک بر مراد خود نیست و معاند غالب است

بناچار توقف در لاہور اصلاح حال ندیدہ برکنار آب چناب رسیدند و از انجا با ہندال میسر
و یادگار ناصر میرزا سپر عم خود متوجہ شدہ براہ ملتان در بہکمر رسیدند و خواص خان غلام
شیرخان با عساکر گران تاملتان و اوج تغائب آنحضرت نمودہ برگشت بعد از آنکہ آنحضرت در بہکمر
نزول فرمودند ہندال میرزا بے رخصت آنحضرت برخاستند بقصد ہار رفت و آنحضرت مدتی
در نواحی بہکمر طرح اقامت انداخت منشور عنایت بسطان محمود ہر زبان آنجا نوشتہ و
رہنمون ملازمت نمودند و اورا توقیق ادراک سعادت ملازمت را ہنر گشت مہر لطائف الحیل
گذرانید بعد چند گاہ بہست تہتہ متوجہ شدند بعد رسیدن در نزدیکی تہتہ مدتی با شاہ
حسین میرزا ارغون والی آنجا جنگ در میان آمد ارغونیان راہ رسیدن رسد غلہ و شکر
باوشاہی مسدود ساختند و آہنچنان بر مردم شاہی کار تنگ شد کہ اکثر برگوشت حیوانات
میگذاشتند و ضمیمہ آن والی تہتہ از بوسے فریب و فنون بیادگار ناصر میرزا نوشت کہ چون
پیر و ضعیف شدہ ام و سوائے دختر و ارثے ندارم چہ خوش باشد کہ حبیب من در عتد
مناکت تو در آید و درین وقت عصلے پیری من باشد میرزاے سادہ لوح عقل معاملہ
شناس نہاشت ازین معنی خاک بے وفائی بر سرق روزگار خود انداختہ از ان حضرت
اختیار جدائی نمود چون از بواعث مذکورہ در ان حدود کار پیش رفت بالضرور از تہتہ
عنان سمند غزیت بجانب ولایت رائے مال دیو کہ از راجہائے ہندوستان بکثرت جمعیت
و وسعت ولایت ممتاز بود بر تاقند و در اوج تابع ملتان آمدہ براہ بیکانیر متوجہ جودہ پور کہ دارالایا
رائے مال دیو بود شدند چون بدہ کہ وہی جودہ پور رسیدند بعرض رسید کہ رائے
مال دیو بمقتضائے اندیشہ ناقص زمیندارانہ خوف شیرخان خیال فاسد در سردار دہدا
رسیدن پیش او از لوازم احتیاط و حزم بعید دانستہ کمان معتبر برائے تحقیق این
مقدمہ بطریق اخفا فرستاد و مذہب سوسان خبر آوردند کہ فی الواقع فکر او بطرز دیگر است بافرو
از انجا معاوت نمودند چون با دیہر گلستان طے بایستی کرد و شتر سوارہ براہ جیل میر رو گشتند۔

بیت

اشتران حملہ از پے پرواز ز حیوان شتر مرغ پر بر آوردند
در راہ سپر روز و شب اب نیافتند و از بے آبی بے غلی اکثر مردم تلف
شدند۔ قطعہ

بگاه تشنگی چون قطره آب چشم خوشتن آب ندیدند
ندام آبر و از دست دادند زب آب بیستابی فتادند
بزاران مشقت و تعب در حصار امر کوت نزل اقبال واقع شد رانا پر شاد و ماکم آنجا
مقدم عالی سعادت خود دانسته شرائط خدمت بتقدیم رسانید بعد رسیدن در آنجا حصار
انحصار پنجم حبس ۹۴۹ اختار دولت از برج سعادت طلوع فرمود و گوهر اقبال از در
اجلال ظهور نمود یعنی ولادت با سعادت بادشاهزاده محمد اکبر از خد متعالی حضرت عصایم
جهان فخر عفاف دوران حمیده بانو بیگم که نسبت پاک آن عقیقه الزمانی بزیده اولیا
عظام حضرت زنده فیل احمد جام میرسد و حضرت بادشاه بعد رسیدن در نواحی تهته
در بانه از دواج در آورده بودند اتفاق افتاد چمن مراد نهال از دوبر و مندر آراسته شد
در ریاض المال به نسیم مرام شکفته گشت در شستان اقبال شمع که کاشانه امید از فروغ
وجودش منور گرد و روشن شد و نخل دولت ثمری که ذائقه تنار لذت مراد بخشید مژمر
گردید آسمان بغر و لاوش بر زمین حد بروزین بمقدم کرامتش بر آسمان فخر جت گشتگی
خاطر بار اوزریعہ انتظام در رسید و تشنگی و لهارا وسیله ظهور موسیائی بحصول انجاسید غمهای
تفرقه بشادمانی باسبدل گشت و رنج بجمعیت را دوائ جمعیت حاصل شد کوس شادمانی
بلند آوازه گشت و خروش مبارکبادی بگوشش فلک پیوست بزم فخر و بخت آرا
و انجن طرب و مسرت پیراستند

غزل

ریاض عیش را دیگر بار دل کشاند بفرق عشرت از نو سایه بال هساند
ز تولید مبارک اختر صدف گونه غشت شد بر کاخ طرافسرو جان آب بخت آند
ز روی کوکب مقصود چشم بخت روشن شد دعای مستجاب از آسمان حاجت رواند
کنون از باغ بهروزی گل شادی بدامن شد نهال خوشدلی را موسم نشو و نما آند
منجمان والا فکرت و ستاره شناسان عالی فطرت از مطالعه زایچه اقبال به بیداری
بخت و بلندی طالع و خلود عهد و سلطنت و ارتقائے قدر و دولت و بقائے عمر و مندرت
آن مولود مسعود بشارت دادند آنحضرت مراسم حمد و سپاس بدرگاه و امشب العطا یا بتقدیم
رسانید و چند گاه در آن سرزمین بسر برده دل از آن حد و برداشتند و داعیه بر آن نمودند
که بقند بار تشریف برده پروگیان سراوق عصمت را در انجا گذاشته قدم آرزو

در شاه راه تفرید و تجرید نهید و آنکه مصلحت شود باین نیت بحاکم تهنه صلح کرده روانه شدند
چون در حوالی قندبار رسیدند میرزا عسکری که از جانب میرزا کامران در آنجا بود در قلعه
داری مراتب احتیاط بجای آورده آماده جنگ گردید و نظر بر کمی لشکر بادشاهی نموده یل
قاندنچوراه داده خواست که آنحضرت را دستگیر نماید آنحضرت بمقتضای وقت صلاح جنگ ندیده دست از ستیز
قندبار باز داشته متوجه پیش شدند بعد فتن یک منزل از قندبار میرزا عسکری برآمده قصد کرد آنحضرت از اجتماع اینخبر بعزت برسد
تیز رفتار برآمده باستعلقان حرم سر ابر در رفتند میرزا عسکری برخیمه گاه رسیده اردوی معلی
را غارت کرده شاهزاده محمد اکبر را که بدست میرزا افتاده بود در قندبار آورد و بعد چند گاه
پیش کامران مزار بکابل فرستاد و القصد چون بمقتضای عوامض حکمت الهی و وقایع مصلحت
ازلی که در ضمن هر نامرادی چندین اسباب مراد سرانجام می یابد نقش مراد بر تخت آرزو
نشست و عیار جوهر نامرادی مردم گرفتند و بے اخلاصی لشکر و بد مردمی برادران و بے
خردی اقربا و نامساعدی روزگار. شاید افتاد خواستند که در لباس تجر و قدم شوق
در باویہ گذارند و حلقه کعبه مراد و سر رشته دامن مقصود بدست آورند یا گوشه عزلت
اختیار کرده از دیده اخوان زمان بر کران باشند لیکن بالحاج و زاری همراهان و خاطر
داشت امر که درین سفر پر خطر مراسم وفاداری بتقدیم رسانیده بودند فسخ آن
اراده نموده متوجه خراسان و عراق شدند و غره ذی قعد شدند در بهرات رسیدند محمد خان
حاکم بهرات بموجب فرمان عالیشان شاه طهاسپ والی ایران مراسم مهمان داری و لوازم
خدمت گذاری بجای آورد و حسب الامر شاهی شاهزاده سلطان میرزا از بهرات باستقبال برآمده
از اسپ فرود آمد و لوازم بزرگ داشت تجمل و احست تمام بنظر رسیدند حضرت بادشاه
ملاقات نمود و جمیع اسباب سلطنت و مایحتاج سفر از هر قسم سرانجام کرد که تا محل ملاقات
شاه و الا جام هیچ چیز احتیاج نکرده و چند گاه در بهرات مقام فرسوده بعد سیر تمامی سیر گاه
و باغات و زیارت مرقد منور خواجہ عبداللہ انصاری و دیگر مراقد اولیای عظام کونج
کرده براه جام زیارت مزار حضرت زنده فیل احمد بام نموده از آنجا در شہد طوس رسیده
بزیارت روضه رضویہ امام علی موسی رضا رحمۃ اللہ علیہ فائز گشتند شاه قلی استجلو حاکم
آنجا بقدر مقدور در لوازم خدمت گذاری سعی نموده و همچنین بموجب حکم شاهی حکام امصا
و بلاد و قضبات که در راه بودند حتمی الامکان خدمت می نمودند و در انیشا پور سیر لکان

فیروزه نمودند و در امان چشمه ایست که اگر چه چیز پدید درون آن افتد در هوا طوفان
پیدا شود و از شورش باد و خاک هوا تیره گردد و این تماشا را نیز بچشم عبرت بین مشاهده کردند
کارخانه حکیم صنایع و بدائع خواص و تاثیرات اشیا را بچندانست که بحسارت ادراک و ادب
احاطه آن توان کرد و بعد سیر اماکن متوجه پیشتر شدند چون نزدیک دارالسلطنت شاه والا
جاه رسیدند از او و شاه سی ارکان دولت و اعیان سلطنت و امرای نادر و وزیرای
قوی الاقتدار و اکابر و اهل و اعظم و موالی باستقبال برآمدند چون نزدیک رسیدند
شاه عالی جاه نیز از شهر برآمد در میان آنهر و سلطانیه بایمن بزرگان ملاقات نمود و از روی
مردمی و مروت ذاتی در تعظیم و تکریم و بقیه فرو نگذاشت و طوع عظیم ترتیب داده و از مضافت
و همانذاری بنوعی که لائق حال طرفین تواند بود بوقوع آمد و هر روز مجلس تازه بتازه آراسته
می شد و روز بروز از و یاد مواد مودت و داد و افروزی دیگر و بدشامیانهای زربفت و مجلس
پاچه بان برپا کردند و خرگاه منقش و خیمه های مزین نصیب نمودند و گیمهای ابریشمی و قالینا
قیمتی در ایوانهای وسیع گسترده و اوعیش و عشرت داد و انواع نعمت و هدایا از اسپان
عراقی اتحمالی باز میهای مطلق مرصع و عنایانهای وزین پوشش های فاخره مکمل و مرتب
و استرهای بروعی آراسته و پیراسته و شترهای بدیع پیک از قسم ماده و زرباشها
گرامی و چندین شمشیر بجا و همایانهای تقو و قماشهای نفیس و پوششهای کیش
و خلعت سنجاب و جامهای پوشیدنی از اجناس زربفت و مخمل پاچه و اطلس و مشجر و زنجی
و یزدی و کاشی چندین طشت آفتاب و شمعدان زر و نقره مرصع بیواقیت و لاله و چندین
بلقمهای طلا و نقره و خرگاههای مزین و باطله های اسلحه که در کلانی و خوبی نادره روزگار
بود سایر اسباب بادشاهانه بنظر اقدس گذرانید و جمیع ملازمان رکاب دولت را بوقت
خمس بقدر حال هر یک جدا جدا اعانت فرمود حضرت بادشاه نیز در آن جشن عالی الماس
گران بها که سندراج ملک با و اقلیمهای تواند بود و دست و پنجه بس بدخشان برسم
ارمنغانی بنظر شاه در آوردند که بے شائبه تکلف از وقت درآمدن بارگاه شاه تا زمان
برآمدن ازان ملک بمهراسم و رسمی که از سرکار خامه منتسبان شاه خراج شده
بود زیاده ازان با ضعافت معنای پادشاهی و موجب سرت شاه والا جاه گردید
و چند روز مجلس عالی با هم و غیر اتفاق افتاد :-

دو صاحب قرآن در یکے بزم گاه
قرآن کرد با ہم چو خورشید و ماه
دو سعد فلک را یکے برج جبا
دو والا گوهر را یکے درج جبا
دو کوب که دریشان فلک است زین
بهم در یکے عرصه چون فرستدین
دو چشم جهان بین بهم هم عینان
بهم چون دو ابرو تو اضع کنان
دو نور چشم اقبال را
دو عید مبارک مه و سال را

از هر نوع مقدمات خدا طلبی و خدا جوئی و سخنان اخلاص و محبت در میان آمد در
اتنا که مکالمه شاه والا جاہ پر رسید که سبب شکست و بر آمدن از هندوستان
چه شد آن حضرت گفتند که از بیوفائی سمرایان و بے اتفاقی برادران سلطنت هندوستان
از دست رفت ازین سخن بهرام میرزا برادر شاه از رزوه خاطر شده مکر عناد بر بست
و شاه را بران آورد که آنحضرت را ضایع گردانند اما سلطان خانم خواهر شاه و قاضی
جهان که وزیر ممالک بود و دیگر بعضی مناصبان دولت خواهی آنحضرت ننوده سخنان عاقبت
اندیشی بشاه گفتند و تقاریر خاطر شاه بر آوردند بد فحاشات بزم نشاط و طرب که لائق بادشاهان
والا قدر بوده باشد با هم آراسته شد و بهر ارباب اتفاق یکدیگر تماشا کئے لشکار قمر غم باعث
انبطا گردید آنحضرت قریب سه ساله بعیش و عشرت در آن سرزمین گذرانیدند شاه والا همت
مراسم اخلاص و محبت بجا آورده فرمود که مارا برادر خود تصور نموده مدد و معاون دانند و آنچه مراد
و اعانت مطلوب باشد بے تکلف بحسب آرزو و بظهور رسانم و آنقدر کمک که در کار شود
سرا انجام گردانم و اگر خود مارا بایر رفت بطریق کمک همراه شویم عاقبت الامر شاه والا جاہ
جمع اسباب سلطنت مهیا ساخته شاهزاده سلطان مراد میرزا خلف خود را باد و ازده نزل
سوار کمک آن حضرت مقرر کرده و برای متابعت یک منزل همراه آنحضرت تشریف آورده
از یک دگر و دواع شدند و آنحضرت از انجار روانه شده سیرار و دیل و تبریز نموده وزیر
مزارات بزرگان اندیار کرده بعد قطع منازل و طے مراحل بالشکر شاهی در حوالی قندهار
نزول اقبال فرموده محاصره نمودند میسر را عسکری در قلعه متحصن بوده بهر اسم قلعه داری
سعی نمود چون محاصره بامتداد کشید بعد سه ماه عاجز گشته بوسیله مہدی علیا خانزاده بیگم
همیشہ حضرت محمد بابر بادشاه که کامران میرزا برای شفاعت از کابل در قندار فرستاده بود ملاقات
نموده کایب قلعه بخارج گذرانید آنحضرت قلعه را متصرف شده و در قید نگاہ داشتند از انجا که بشاهلها سپهر یافته بود

بعد فتح و نصرت قلعه قندهار را بکسان شاه حواله کنند بموجب قرار داد قلعه را به بدیع خان که سر
 آدم امرای کبکی بود سپردند و در آن نزدیکی شاهزاده سلطان مراد خلیف شاه بر عسکرت حق
 پیوست و بدیع خان از روی ستگاری طریق مروج ازاری در پیش نهاد و آنحضرت نظر بیداد
 او داشت قلعه را بزور از دستزاع کرده بکسان خود سپردند و بعد از رستگاری ازین وادی
 بشاه نوشتند و بعد تنظیم و تسبیح مهات قلعه را به متوجه کابل شد و کامران میرزا
 از قلعه کابل برآمده بانکه جنگ رود بفرار نهاده بطرف غزنین رفت و از آنجا پیش شاه
 حسین میرزا ارغون حاکم تهنه رسید آنحضرت بفتح و فیروزگی داخل قلعه کابل گشته بدیدار
 منظر انوار خلعت سعادت اطوار یافته شاهزاده محمد اکبر که پیش کامران میرزا در قلعه کابل
 بود و میرزا در زمان برآمدن برائے جنگ آن نور حدقه اقبال را با نجا گذاشته رفت میا
 بهجت و سپهر شد و جشن شادمانی و کامرانی ترتیب داده بواسطه امتحان شعور آن نور
 حدقه سلطنت والده ماجده ایشان را در میان عفاف و بکراستاد و کردند و آن شجره شجره
 دولت و فرمودند که والده خود را بشناس با آنکه از مبادی ولادت با سعادت نهایت
 حال که سن شریف بچهار سال رسیده بود و از والده شریفه جدا شده بمقتضای
 شعور خدا داد که از ناصیه حال آن نونهال گلشن اقبال روشن بود بے تامل در بر تنها
 در چندین عصمتیان بکنار والده ماجده و آرزو شد که این عال ندرت اشتغال در عیال
 حرم قدسی بر خاست و آنحضرت در شگفت مانده الطاف ایزدی شامل حال آن تازه
 شجر چین اقبال تصور کردند و قصه چند گاه در کابل و ادعیش و عشرت داده شاهزاده
 را در کابل گذاشته متوجه بدخشان شدند و قلعه بدخشان را گرفتند بمیرزا سلطان ماکم
 آنجا جنگ کرده منظر و منصور گشتند و راخذ و طبیعت اقدس از مرکز است و آنجا
 ورزیده عارضه صعب عارض حال گشت حتی که چند روز غش و بیوشی رود و او بهر
 ناخوشی بر اسنہ خاص و عام جاری گردید بعد چند روز افاقت عاید حال خیر الی گردید
 و با نوار صحت بر چهره نورانی هویدا گشت عالم آشفتہ تسکین یافت و کارها به سرانجام
 انتظام پذیرفت کامران میرزا ازین خبر مسرور گشته از حاکم تهنه کمک گرفته بجنگ
 راه گردید و ناگهان در کابل رسیده قلعه را تسخیر و راه و انواع ظلم و ستم را
 نموده اکثرے را بناحق کشت چون این معنی بمسامع آنحضرت رسید از بدخشان

شده در کابل رسیده قلعه را محاصره کردند و کار برتخصان قلعه تنگ آمد کامران میرزا دست
 جور و جبار بر عیال امرائے بادشاهی که درون قلعه مانده و آن امرای برکاب مقدس
 بودند و راز گردن زنان امرای پستان بسته از کنگره قلعه آویخت و بچگان صغیر را سرازتن
 جدا کرده در سور چپا ہے بادشاهی انداخت تا امرای دیدن اینحال از رکاب والا جدا شوند از آنجا
 که امرای اخلاص و رز و فاکیش بودند با وجود بے ستری زنان و کشته شدن بچگان
 خود با بر محاصره قلعه ثابت بودند و داد مروانگی میدادند چون کامران میرزا دید که درین صورت
 هم کار پیش نمیرود از روی بصر جمعی و سنگدلی شاهزاده محمد اکبر را که در قلعه کابل
 مانده بدست میرزا آورده بود محافضے توپخانه بادشاهی بر کنگره قلعه آویخت حفظ و حمایت
 ایزدی و حسرت و نصیانت صمدی شامل حال فرخنده مال گردید و اصلا سببی و گزندے
 بآن تازه نهال چمن دولت و اقبال نرسیداری کسے را که لطف الهی کافل احوال دوست
 اشتغال بوده باشد و اعیبه و اهیبه بداندیشان چگونه پیش میرود و آن کس را که سلطنت
 و سروری از کار فرمایان قضا و قدر و رازل مقرر کرده باشند بدخواهی بدخواهان
 چه مضرت تواند رسانید پر تو ی آفتاب تائیدات الهی چون بر ساحت سعادت مقبلے
 تابد از بنجار بدخواهی مخالفان پوشیده نگردد و دشیم بهار رحمت نامتناهی اگر بر چمن اقبال
 دو لیمندی و زو با سیب خزان خواہش حسودان نقصان نہ پذیرد: **منقطع**
 آن را که حنا نگا همدار و **ورسنگ** ز آسمان بهار و
 حاشاکه بر ورسد گزندے **آشفته** شود ز ناپسندی

کامران میرزا با وجود اینچنین اعمال نکو بهید که پیش نمیتوانست بر و آخر الامر بیدست و پاشده
 از قلعه برآمده رو به زمیمیت نهاد و آنحضرت بفتح و فیروزی داخل قلعه گشته شاهزاده محمد اکبر
 را و راغوشش گرفته بزم شادمانی و ابتهاج برآراسته و او عیش و ارتیاح دادند کامران
 میرزا بعد از زمیمیت در بلخ رفته به پیر محمد خان والی توران التجا آورده استمداد و استعانت
 نمود پیر محمد خان رسیدن میرزا مقتنم دانسته لوازم مہانداری بجای آورده بطریق
 کمک همراه میرزا بر سر بدخشان آمد و پس از محاربه بدخشان را از میرزا سلیمان
 مستخلص نموده کامران میرزا را دامنجا نصب کرده بالکه خویش معاودت نمود بعضے
 امراتفاق سرشت واقع طلب از استماع تصرف کامران میرزا بدخشان از آنحضرت

جدا شده قریب سه هزار سوار از کابل فرار نموده در بدخشان سید بن حضرت بعد از انجاعة بداییر برای دفع شورش
 کامران میزاد و دفع امرای کافر نعمت از کابل روانه شدند در وقت عزیمت آن سمت یادگار ناصر
 مزارا که سر فتنه ختنه اندوزان در قلعه کابل محبوس بود مسافر ملک عدم نمودند بیست
 آتش را که حلق از و سوزد جز بختن علان نتوان کرد

بعد قطع مراحل در نزدیکی طایفان رسیده بکامران میرزا جنگ کرده منظر شدند
 مزاراتاب نیاورده رو بهزیمیت نهاده در قلعه طائفان رفته متحصن گشت و آنحضرت محاصره قلعه
 نموده کار بر دوشنگ نمودند میرزا عاجز شده قبول اطاعت کرده استعدای خیمت
 که مغلطه نمود و از قلعه برآمده عازم شد و امرای که از کابل فرار نموده بودند همه را دستگیر
 نموده شمشیر و ترکش در گردن هر کدام انداخته بحضور اقدس آوردند حضرت از روی
 عاطفت و مرحمت قلم عفو بر سر نام آنجماعه عصیان مندر کشیده هر کدام را بنایت خاص
 سرافراز نمودند بعد پنج روز کامران میسر را که عازم خانه کعبه بود از راه معاودت نمود
 بلازمست اقدس مشرف شده مورد نهران عنایات گشت آنحضرت اولاً بطریق توره میرزا
 را دریافتند بعد آن برادرانه ملاقات نموده در کنار گرفته گریه ها کردند چون ازان باز
 که در نواحی لاهور جدا از هم شده بودند سفارفت و میسان بود بعد از نه سال ملاقات
 بهم روداده بود بزم عیش و عشرت اراسته شد و دادا انتقاسش و مسرت داده
 آمد چون مجلس آخر شد کولاب و بعضی محال از ولایت بدخشان بکامران میسر را مرحمت
 فرموده و عسکری میرزا را که در قندهار قید کرده بودند و تا حال در زندان مکافات بود خلاص نموده
 حواله میسر را کامران کردند و در همان طرف جاگیر داده بفتح و فیروزی بکابل معاودت
 فرمودند بعد انتظام مهام کابل و حصول عیش و کامرانی در ۹۵۶ هجری بتخییر بلخ پورش
 فرموده با جمعیت شایسته متوجه آن سمت شدند منشور عالی در باب طلب کامران
 میزاد و دیگر مزیایان که در انحدود بودند صادر گشت میزایان و امرایان بالشکر شایسته
 آمده ملازمست کردند و کامران میزرا از آمدن به لطائف انجیل گذرانید آنحضرت کوچ
 بکوی روانه شدند بعد رسیدن ورامک بانگ جنگ قلعه را انشراح نمودند
 بعد آن در نواحی بلخ نزول اقبال اتفاق افتاد سپید محمد خان والی آنجا صفوی آراسته
 آماده مصاف گشت و جنگ عظیم در پیوست بهادران شجاعت نشان و بدان افشان

بمیدان کارزار و آمدہ چقلشہای مروانہ نمودند و شکست بر لشکر مخالف افتاد
 پیر محمد خان صورت حال برین منوال دیدہ از معرکہ برآمدہ منہزم گشت آنحضرت و اعیہ
 نقائب مخالف و تسخیر بلخ مصمم داشتند اما از بے اتفاقی امر این ارادہ ناپاک نرسید و کار تمام شدہ
 نا تمام ماند ہدیزین اشنا شہرت مخالفت کامران سیرزا و عزیمت او بہست کابل برز باہنہ افتاد
 و بحسب صلاح وقت تسخیر بلخ موقوف داشتہ و اندہ کابل شدند و در سعادت ترین اوقات داخل
 قلعہ کابل شدند و بتبش و عشرت اشتغال ورزیدند کامران سیرزا از کولاب بر سر
 بدخشان و آن نواحی لشکر کشیدہ ہمیرزا سلیمان و میرزا ہندال جنگ نمود و در انجا کارے
 نہ ساختہ رو بہ کابل آورد آنحضرت از استماع این خبر متوجہ دفع او گشتہ و در قیاق متصل عور بند
 ہر دو لشکر با ہم پیوستند و آتش کارزار مشتعل گشت جو انان کار طلب کہ تشنہ جگر زلال
 جانتانی بودند قدم در دائرہ دار گیر آوردہ و مارا ز روزگار اشتقا بر آوردند و پلان
 کار گذار خورش رستی و رسیدن کارزار جولان دادہ در خونریزی اعدا یتغ جالستان را آبادند

منظم

ہر پیوست جنگی کز آن سان نشان ندادند گردان گردن کشان
 ہمہ ریگ شد زیر لعل اندرون چو کرپاس آہار دادہ بخون
 بیابان بگردار جی خون ز خون یکے بے سر و دیگری سہرنگون
 چون آنحضرت بر پشتہ ایتادہ اندازہ کار نوکران موافق و منافق ہمیشہ آدم شناس
 خویش مے نمودند و دیدند کہ اکثر امرائے خاک ادبار بر فرق روزگار خود بیختہ بجانب کامران
 میرزا روانہ شدند و بعضی در استعداد زمین بوس ہستند و معاملہ دگرگون گردید از شاہد
 اینحال ستان جالستان از سر قہر و غلبہ و غضب بدست اقدس گرفتہ بفوج مخالف تاختند
 ناگہان تیسرے بر اسب خاصہ رسید و لشکر غنیم غالب آمد و لشکریان آنحضرت مغلوب
 شدہ رو بہ فرار نہادند

منظم

چو بینی کہ لشکر ہمہ پشت داد تو تنہا مدہ جان شیرین بہاد
 چو بینی کہ یاران نہ باشند یار ہر نیمیت زمیدان غنیمت شمار
 بالضرور آنحضرت عنان تاب گشتہ بجانب فحاک تشریف بردند و بسبب ضعف
 و بسیاری تر و دجسہ خاصہ از بالاک والائے خویش فرود آوردہ بہیکے از قندگاران

سپهر و نماز سادہ لوحی جبہ خاصہ را در راہ انداختہ روانہ گشت چون نزد یک کمرور سیف نزل قبال
واقع شد شخصی از انطرف دریا آواز داد کہ اسے کاروانان ورمیاں شما بیچ خبر باد شاہ است آنحضرت
فرمودند کہ چہ میگویی وورمیاں شما خبر باد شاہ چگونه ہست او جواب داد کہ خبر چنان است کہ باد شاہ
نہ طبعی شدہ از معرکہ برآمدہ و چچہ کسی ایشان را ندیدہ آنحضرت روسے اقدس باد و فرمودند کہ
معنی باعث تسلی او گردید و مردم کامران میسر را جبہ خاصہ را کہ از راہ بدست آنہا افتاد
پیش میسر را آوردہ بودند نیز از گذشتن آنحضرت ازین جہان فانی تصور نمودہ بغایت کامران
و شادمان شد و گفت بیست

ومی حیات پس از مردن چنان دشمن گمان برم کہ ز صد سال زندگانی بہ
از انجا رو بکابل آوردہ قلعہ را بتسخیر در آوردہ شاہزادہ محمد اکبر را مقید ساخت بعد سہ ماہ
آنحضرت سامان لشکر نمودہ متوجہ کابل شدند کامران میسر را باستماع این خبر کان خود راہ
قلعہ گذشتہ و شاہزادہ محمد اکبر را مقید با خود گرفتہ بقصد پیکار روانہ شد آنحضرت از روس
رفت و عطوفت منشور اعلیٰ متفطن نصائح ارجمند کہ گوشوارہ گوشش ہوش تواند بود صادر
فرمودند میسر را در جواب نوشت کہ چنانچہ قند ہار بحضرت تعلق دارد کابل بمن تعلق گیرد باین شرط
صلح سے نایم باز آنحضرت نوشتند کہ اگر راستی و درستی را آہنگ مصمم است صبیہ ضیہ
خود را عقد مناکحت شاہزادہ محمد اکبر در اردو تا کابل را با بہا عنایت فرمودہ ما و شما و تسخیر ہندوستان
کمر ہمت بندیم میسر را میخواست کہ این معنی را قبول نماید اما امر اسے منافق میسر را را از راہ
برودہ امادہ جنگ نمودند و نزد یکے چار پیکاران محاربہ عظیم رویداد کامران میسر را تا مقاومت
نیاوردہ رو بہزیمت نہادہ خود را در افغانستان کشید و میسر را عسکری در قید آمد و فتح و نصرت
نصیب آنحضرت گردید بیست

ز فیروزی شاہ شکر شکن سپہ را در جہان در آمد بن
شاہزادہ محمد اکبر در قید کامران میسر را بود بہا زیمت اقدس مشرف گشت و موجب
ہزاران شاد کامی گردید و مقرر شد کہ من بعد شاہزادہ از رکاب اعلیٰ جدا نشود آنحضرت
از انجا روانہ کابل شدند میسر را عسکری را مسلسل نزد میسر را سلیمان در بدخشان فرستادند
کہ براہ بلخ روانہ مکہ مخطہ گردانند چنانچہ میسر را عسکری فحلت زدہ از جناب والا روانہ
کعبۃ اللہ گردید در ۹۶۵ھ در میان مکہ و شام مسافت زندگی قطع نمود و کامران میسر را

بعد از ہمیت خود را چار ضرب زده قلندرانه از راه دہ سیر بطرف جوئے شاہی کہ الحال موسوم بہ بسلال آباد است رو بہاودہ باغات افغانان خلیل و ہمندوسہ مرتبہ جمعیت یکجا کردہ بانوج بادشاہی کہ بر سر او تعین شدہ بود کارزار نمودہ شکست یافت آنحضرت برائے دفع شورش از کابل نہضت فرمودند چون نزد یک کند مک رسیدند کامران میسزرا باداوا حشام افغانہ شبنخون آوردہ کارنا ساختہ بدر رفت دران شبنخون میسزرا ہندال از دست افغانی ناوانستہ بدرجہ شہادت رسید باعث فراوان غم خاطر اقدس گشت و نزدیک مزار پدر بزرگوار در گذر گاہ کابل مدفون کردند بالجملہ آنحضرت در موضع مہسود از توابع نیکسار تا انقضا ئے ایام زمستان اقامت فرمودند چون زمستان باخر رسید و صولت سرما رو بجی آورد بر سر افغانان کہ کامران میسزرا در پناہ آنہا رفتہ بود یورش کردند در پیش بلاغ پاسی از شب گذشتہ جنگہ روداوا کشر افغانان بو حشت آباد عدم رفتند و کامران میسزرا از انجا گیرختہ بدر رفت و رایات اعلا از ان طرف خاطر جمع نمودہ بکابل معاودت فرمودند کامران میسزرا بستوہ آمدہ رو بہ ہندوستان ہنادر پیش سلیم خان ولد شیر خان کہ بعد از فوت پدر تحت نشین ہندوستان شدہ بو و دوران وقت در پنجاب ہم جموں داشت در مقام قصبہ بن رسید سلیم خان پسر خود آواز خان و مولانا سید عبداللہ سلطان پوری و دیگر اہل باستقبال فرستادہ در آن قصبہ با یک دیگر ملاقات کردند سلیم خان بعد ان فراغ ہم جموں مزار اہمراہ گرفتہ عازم دہلی گردید و بخواسست کہ اورا دستگیر نمایند میسزرا ازین معنی آگاہ گشتہ از منزل پاجھی دارہ فرست یافتہ یوسف افتابچی را در جامہ خواب خود گذاشتہ فراموودہ براجہ مکہات کہشت گروہی سہزد واقع است پناہ بڑ و انجا چون اتفاق نیفتاد نزد راجہ کہلو از راجہای کوہستان بکثرت جمیعت و ولایت ممتاز بود رفت چون او ہم جان داد و ردولی افتادہ بہ نگر کوت رسید و از انجا در جموں آمد در انجا ہم نتوانست اقامت ورزید بشتت بسیار پیش سلطان آدم گلہر کہ دران زمان بیا و شاہ نیایش داشت و بطور خود حکومت میکرد و رسید سلطان آدم گلہر میسزرا را نگاہداشتہ عرض داشت بجناب والا تنہمن استدعا ئے مقدم مقدس نمود آنحضرت معہ شاہزادہ محمد اکبر براہ نیکسار متوجہ شدند و از آب سندہ گذشتند سلطان آدم شرائط دولت خواہی بجا آورد و کامران مزار اہمراہ گرفتہ در مقام برہالہ بخدمت آن حضرت آورد و از انجا کہ میسزرا مصدر تقصیرات عظیمہ شدہ بود و آنحضرت از بے اعتدالی او تنگ و شکریان بجان آمدہ بودند و چون حضرت

فروغس مکانی محمد بابر با دشتاد و زرمان رحلت وصیت فرموده بودند که این برادران بایک دیگر قصد جان نکنند آن حضرت قصد جان میرزا نکرده بصلاح دولت خواهان نیک اندیش و تقاضای وقت میل در چشم کشیده هر دو چشم میرزا را که دیده بان جان و دل بودند از بصارت معزول کرده فروغ از دیده برگرفتند و رحمت مکه معظمه و او ند میرزا در آن مکان شریف رسیده بعد دریافت سه حج در سال ۹۶۴ هجری همان طرف ودیعت حیات سپرد و القصه بعد رحلت میرزا آنحضرت در کابل رسیده بعیش و عشرت پرداختند و امن و دولت معنی که غبار الود و هوا داشت بود و چشمه افصال الهی شست و شویافت و جمیع کافر نعمتان بسزای نیات و اعمال خود رسیدند و خرمین عمر و دولت ایشان به برق قهرایزدی سوخته شد و نشان هستی ایشان از صفحه روزگار ستوده گشت چنانچه مصاعب و متاعب عسر و موارد و مطلق یسر جایجا موافق ترتیب زمانی و تنسيق مکانی گذارش یافت اکنون شمه از احوال سعادت اشتغال شیر شاه بتمجید در آوردن و ترتیب این نسخه بمنوه و برائے مترصدان اخبار سلاطین ارغوانی اما و ده کردن ناگزیر است

شیر شاه عرف فرید خان فغان سو

در زمانه که سلطان بهلول لودی فرمان روائے هندوستان بود ابراهیم جد فرید خان یعنی شیر شاه که سو و اگرے اسپان میگرد و از ولایت روه آمده نوکرے امر اختیار نمود و در موضع منسلک تابع نار نول توطن گزید و در عهد خلافت سکندر بن سلطان بهلول پیش جمال خان حاکم جونپور نوکر گشت بعد فوت او حسن خان خلعی که پدر فرید خان بود نزد جمال خان بوده رشد و کاروانی خود ظاهر ساخت روز بروز ترقی پیش اندا و شد و چنانچه ترقی او نمود که کار فرمایان قضا و قدر سلطنت هندوستان بنام خلف سعادت پیوندش مقرر کرده بودند مقرر راست که هرگاه زمان ولادت با سعادت باو شاه قوی طالع نزدیک میرسد ناظران سلسله علوی در نزدیکی آن از مقدم میمنت توأمش بشارات فرخنده اشعارات بمنصه ظهور جلوه گرے سازند مصداق این معنی آنکه در ایامی که والده شیر فیض فرید خان بصر گرامی آن خلف مسعود عالم بود در عالم خواب مشاهده نمود که ماه منیر از آسمان فرو آمده در کنار آن عقیقه شد مصرعه راحت همه وجوه بخشد این باب

ہمان وقت بیدار گشتہ این خواب سعادت انتساب بشوہر خویش گذارش نمود حسن خان بے
تامل و تحلل تازیانہ چند بان عقیقہ زد کہ آن کہ بانو شجوب گشتہ استفسار نمود کہ من خواب خود
بیان کردم تازیانہ زدن و مرابی تقصیر از ارادہ از چہ راہ است فرمود کہ این خواب مژدہ
میدہد بہر مقدم خلف قومی طالع از انجا کہ بزرگان آزمودہ کار فرمودہ اند کہ اگر خواب نیک نمودار
شود بعد بیداری و ران شب باز خواب نباید کرد تا نتیجہ آن خواب زایل نگردد و ازین جہت تازیانہ
زدن کہ ارور آن بقیہ شب ترا خواب نگیرد و القصہ در سعادت ترین اوقات آن خلف
مسمود و بے عالم وجود آمد چون چہار سالہ گردید روزے طفلانہ گریہ کنان درمی از پدر خویش
میطلبید و رویش صاحب حال و قال دانائے اسرار حال و مال فرید خان را بدین حال
دیدہ بخندید و با و از بلند گفت سبحان اللہ بادشاہ ہندوستان بطلب درمی گریہ نماید
حسن خان از کلام و رویش خدا اندیش واقف گشتہ بغایت مسرور گشت و این معنی را مصداق
خواب نیک آن عقیقہ تصور نمودہ یقین دانست کہ این خلف سعادت مند بہر تہ و الا کامیاب
خواہد شد چون آن والا اختر بحد تمیز رسید علامات ریاست از فراست او ظاہر
و آیات ایالت از بسالت او باہر اطوار جہان داری از فرط خبر داری او واضح و اشارہ بادشاہی
از وفور آگاہی اولایح بود القصہ چون جمال خان حاکم جوہنپور حسن خان را پیش آورد پرگنہ
سہرام و تانڈہ از توابع رتھاس بجاکیر او مرحمت نمودہ پانصد سوار ہمراہش مقرر کرد و فرید خان
داروغہ جاکیر پدر خود گشتہ از روسے تدبیر صائب و فکر نقائب و عقل خدا داد و دانش مادر زاد
بنظم و نسق معاملات و بندوبست مہات ہوا قعی کردہ در تخریب و تادیب گردن کشان و قلع و قمع
سر تا بان و امینتہ برآید و رفاہیت رعایا و افزونی زراعت و از دیاد حاصلات و آبادی دیہات
مساعی جمیلہ بکار برد چنانچہ جاکیر آباد گشت و محصول افزون آمد سر کشان از و در ہراس
بودہ تن بال گذاری و رعیت گری دادند همچنان فرید خان بہ تحصیل علم قیام و رزید عربی تا کافیہ
و فارسی ~~تعلیم~~ و ہوستان و سکندرنامہ و دیگر کتب معروف خواندہ بود بعد از انکہ حسن خان
و دیعت حیات سپرد و فرید خان و برادران او را مدتی بر جاکیر مناقشہ ماند چون فرید خان از
مہمہ برادران اعیانی و عسکاتی کلان در عقل و دانش و شجاعت و مردانگی سر آمد بود خدمت حکام
بجا آورد و سور و تحسین و آفرین و مشمول عنایات مے شد درین مناقشہ ہم گنان رعایت او
مے نمود و نہ بعد از انکہ سلطان ابراہیم لودھی کشتہ شد و ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ

اورنگ آراء خلافت ہندوستان شدند فرید خان پیش بہار خان ولد دریا خان کہ ولایت
پتنہ متصرف شدہ خود را سلطان محمد خطاب کردہ اسم سلطنت بہر خود بستہ بود رفتہ نوکر گردید
و بعد خدمات پسندیدہ گشت نوبتے در حضور سلطان محمد در شکار گاہ از روسے جرات دیری
شیزی بشمشیر زد او فرید خان ر شیر خان خطاب دادہ پیش آوردہ روز بروز رتبہ اش بلند گردید
و بعد چند گاہ وکالت پسر خود بشیر خان مقرر کردہ بجا گیر ہا فرستاد چون صحبت شیر خان سوزا نجا
درست نشد نزد سلطان جنید برلاس کہ از اعظم امراء بابر ی و خواہر حضرت بادشاہ و جنالہ
زوجیت او بود در مانک پور رفتہ نوکر گردید بحسب اتفاق سلطان جنید برلاس بلازمت باو شاہ
آمد شیر خان ہمراہ او بود و وضع اطوار بادشاہی دیدہ بایاران خود میگفت کہ مغل را از ہندوستان
بر آوردن اسانست چہ مغل خود معاملات نمیرسد و بشکار و عیش و عشرت مشغول است و مدار
معاملات بوزرا میگزارد و عیب افغان ہمین است کہ با خود اتفاق ندارند اگر مرادست دہد با ہم
متفق بودہ مغل را بدر سازیم یاران ازین معنی خندہ و استحقاق میکردند روزے سلطان جنید
بر مایہ خاص بادشاہی حسب الامر والا حاضر شد شیر خان نیز در ان مجلس حاضر بود طبق مایہ
پیش شیر خان نہادند او خود را از خوردن آن عاجز یافتہ کار و کشیدہ مایہ را پارہ پارہ ساختہ بقاشی
حوردن گرفت چون نظر بادشاہ بر ان افتاد بر نیال واقف شدہ پسندید بہر خلیفہ وزیر فرمود کہ این
افغان غریب کارے کردہ از ہمان روز بنظر عزت منظور گشت نوبتی سلطان جنید شیر خان
را باد و افغان دیگر برائے سہ فرازی از نظر اقدس در آورد از انجا کہ رائے عالم آرائے بادشاہا
پر توبیست از شمشیر انوار ایزدی انچہ بعد از سہ انجام کار بمنصہ ظہور میرسد بر میرات ضمایر
صافیہ شان اول جلوہ گرے گرد و از غایت عاقبت مینی و نہایت آگاہی صورت واقعہ را پیش
از وقوع بہنیران عقل روشن مے سخن حضرت بادشاہ آن دو افغان را انو اہش فرمودہ در
باب شیر خان حکم شد کہ چنان این افغان شوخ مینامید این را دستگیر کنند شیر خان از سبکہ
عنایات ایز و متعال شامل حال سعادت اشتمال او بود و صافان قضا خلعت سلطنت
بر بالائے او دوختہ بودند و حکم بادشاہی بہ تفرس و ریافتہ پیش از انکہ او را قید کنند فرصت
را عنینت دانستہ بدر رفت باز بلازمت سلطان محمد در پتنہ رسیدہ صاحب اعتبار گشت
چون پسر سلطان محمد فوت شدہ بود او واری کہ قابلیت سلطنت داشتہ باشنداشت

شیرخان مدارالملک او بود بعد فوت او حکومت ولایت بهار با استقلال کمال یافت و اطراف آن ولایت نیز در شمشیر و قوت اقبال در حیطه تصرف آورده شوکت و حشمت پیدا کرده خیال تسخیر بنگاله در خاطرش افتاد و آن نواحی منجمی بود عالی فطرت و الادانش در دقیقه شناسی طلوع و غروب ستارگان و شرف و هبوط اختران و اتصالات انجم با خود با و نظرات کواکب با یک دیگر و احکام نتائج هر یک اشتغال کمال و بابر از راز آسمانی و اظهار اسرار سر نوشت انسانی مهارت تمام داشت مانند سروش غیب حقیقت حال استقبال ظاهری کرد و در گذارش احوال افلاک زمین سحر مینمود و طیت

دقیقه کسب خرد و در دستاره شناس اشاره فهم بلند اختر و همایون فال

شیرخان در باب ساعت برائے تسخیر بنگاله بان منجم ارسطوی شمیم التجا آورد او ساعتی فرخنده که برائے حصول نصرت و فیروزی مختار بوده باشد انتخاب کرده نوشته داد و بتائیدات الهی در آن ساعت سعید شیرخان بر بنگاله یورش نموده بتسخیر در آورده و نیز چون تاج خان افغان حاکم چنار گده را پسران بسبی از اسباب کشتند شیرخان مسماة از و ملک منکوحه تاج خان را بنسون و فریب در عقد نکاح خود آورده قلعه مذکور را تصرف شد و بر تمام ملک شتر تپه استیلا آورد بعد رین نزدیکی حضرت ظهیر الدین محمد بابر بادشاه مرحل مرحله بقا شدند و حضرت نصیر الدین محمد همایون بادشاه سریرارائے خلافت گشتند سلطان محمود بن سلطان سکندر لودی به پتنه آمده مسند آرائے حکومت گشت شیرخان متابعت او اختیار کرده باتفاق یک دیگر در جوینپور رفت آن نواحی را از امرائے بادشاهی تخلص نموده بعد چند گاه لشکر بادشاهی جوینپور را از و باز گرفت چون سلطان محمود در شکسته در او ویس بر گ طبعی در گشت شیرخان بلا شرکت غیری بر پتنه و بنگاله دست تصرف یافته قوت و مکنات بهر ساینید و بر ملک بادشاهی شروع تاخت نمود بعد از آنکه بادشاه بدفع او متوجه شدند او صلح در میان آورده قطب خان عرن عبدالرشید پسر خود را با فوج بلازمیت گذاشت که در خدمت حاضر بوده باشد چنانچه قطب خان در مهم گجرات برکاب بود از آنجا که نخته پیش پیر آمد چون بادشاه را در مهم گجرات مدت مدید گذشت شیرخان فرصت یافت اکثر بلاد بتصرف خود در آورده پس از آنکه مالک گجرات مفتوح گشت و افواج بادشاهی بر شیرخان تعین گردید و بادشاه نیز متوجه شده بعد تسخیر قلعه چنار گده روانه بنگاله شدند شیرخان که در بنگاله قیام داشت باستماع توجیه بادشاهی

در خود تاب مقاومت ندیده از بنگاله بطرف چهار کهند رفت و براج چنتا من برهن حاکم قلعه
 رهتاس پیغام کرد که چون منل از عقب میرسد اگر از روی مروت در قلعه بجهت اهل و عیال
 جادوی احسان است که تا باقی عمر برگردن خواهد بود درین طور ایام نکبت تلطف همایگان ضرور
 است پنجمین حرف و حکایت چا پوسی و نیرنگ سازی راجه ساده لوح را که زمان ادبارش
 در رسیده بود و فریفت او قبول کرد که اهل و عیال او در قلعه در آیند آنگاه شیر خان
 یکپاره دولی ترتیب داده و در هر دولی جوانان مردانه را انتخاب کرده مسلح نشانند و در چند دولی که
 پیش بود عورات در آورده روانه ساخت در بانان قلعه کسان راجه بتفحص دولی باشند
 شدند و در چند دولی عورات را دیدند شیر خان براج پیغام کرد که مستورات را نمیتوان نمود
 و ننگ ستر نتوان قبول کرد راجه که ستاره دولتش نزدیک بغروب رسیده بود از
 ساده لوحی منع نمود که مزاحمت نسا زند چون دلیها بالتام بقلعه در آمد اغانان
 قوی جنگ و جوانان با ساز جنگ از دولی ابرآمده متوجه خانه راجه شدند و جمعی خود را
 بدر وازه قلعه رسانیدند و شیر خان نیز با فواج مسلح مستعد شده خود را بدر وازه قلعه
 رسانید و بسیاری از کسان راجه قتل درآمدند و در نهایت آسانی قلعه بدست آمد چون این
 چنین قلعه آسمانی ارتفاع که از مبادی بنای آن هیچ فردی از فرمان روایان بران استیلا نیافته
 و در هند وستان نظیر آن کم نشان میدهند تیغ و را د شیر خان کلید بیت المقصود بدست
 آورده اهل و عیال خود را دران بامن گذاشته بجمعیت خاطر در پی کار خود گردید و با د
 در بنگاله رفته بعیش و عشرت پرداخت و ایام برسات در میان آمد شیر خان بنگاله مسدود
 ساخته نگذاشت که خبر آنکه یار رسد غلبه بشکر بادشاهی برسد بعد از آنکه بادشاه از بنگاله
 مراجعت کرد و در مقام بهوج پور نهاده بر کنار دریای گنگ اتفاق اقامت افتاد شیر خان نیز
 با لشکر عظیم آمده خیمه انداخت بمرکز حکایت بحسب ظاهر صلح کرده روزها میگذرانید و در باطن خنگ
 جنگ را جولان میداد تا آنکه جمعی از پیاده مردم زبون را با اسباب آتش بازی روبرو بشکر
 بادشاهی گذاشته خود و منزل عقب رفته نشست ادا بخاکه امری از پرده غیب
 بظهور پیوستنی بود منصوبه چنان نشست که لشکر بادشاهی در کمال غفلت میگذرانید شیر خان
 در شکرگاه خود شبگیر کرده ناگهان صبحی برخیمه گاه بادشاهی در رسید و تیغ سب درین
 بخونریزی و شکر کشی از نیام هست مولودری بر کشاد و لشکر بادشاهی را فرصت زین کردن

اسپ نشد تا بجنگ انداختن چه رسد آن خفتگان بستر بے پروائی و نشستیگان خیام
غفلت اکثر به خوابگاه فنا غنودند و بسیاری بیابان نور و نہر میت شدند **منظم**

یکے داشت سرور ہوائے نگار	کہ با جانفانیش افتاد کار
یکے جامہ مید وخت ہمدوش تن	کہ شد جامہ اش جانشین کفن
یکے می شد از بادہ عشرت پرت	کہ از بادہ مرگ گردید مست
یکے گوش بر نغمہ چنگ دشت	کہ اندر مقام عدم پا گذاشت
یکے نزد بازیش بود آرزو	کہ شد تخته نرد و تابوت او
یکے خواست ز بہار دیگر گرخت	گریزندہ ہر سو ہمہ رخت ریخت
یکے ترکش افگستہ و دیگر کلاہ	گریزان گرفتند بے راہ راہ
برآمد از انجا یکہ رستخیز	ہمہ برگرفتند راہ گریز
گریزان سپاہ گرد و ہا گردہ	ہنساوند رخ سوئے ویرا کوہ
منودند شاہ و سپہ جملہ پشت	در آن راہ بادی در آمد پشت
نہ تاج و نہ تخت و نہ دولت بجا	نہ اسپان نہ مردان جنگی بیا
ز بس غارت انچہ و چسار پا	زبان دشت شد بر سپہ تنگ جا

بفرمان بادشاہ حقیقی فتح و نصرت نصیب شیرخان گردید و بادشاہ شکست خورده بہر ان
تعب و محن در آگرہ رسید بعد یک سال افواج فراہم آوردہ باز در قنوج آمدہ جنگ کرد و برین
مرتبہ بتائیدات الہی و معامذات نامتناہی شیرخان منظر و منصور گشت۔ بہر **ہدایت**
بد نیروی مردی و فرہنگ خویش بگردون برادرش است اورنگ خویش

بادشاہ شہزہ گشتہ نتوانست در آگرہ و دہلی اقامت و رزید در لاہور رسیدہ چند روز
مقام کردہ بسمت ملتان و تہتہ رفت و شیرخان بعد چہین فتح عظیم تالاہور بگماشت کردہ و از انجا کہ
خواص خان غلام خود را کہ مقدمتہ بحیثیت وقوت باز و او بود و در شجاعت و مردانگی طاق و در
سخاوت و نیک نامی شہرہ افشاں چنانچہ تا حال در ہندوستان کارنامہاں او را
در سرور و نغمہ می سرایند باشکر گران تبعاقب بادشاہ فرستاد او تا ملتان اوج تہتہ
منودہ معاودت کرد و شیرخان تہتہ تعلقہ گلہران رفتہ برگشت و متصل کوہ بالسا تہ تہنیا

هناوه بر هتاس موسوم گردانیده ده هزار سوار برائے سدر راه لشکر بادشاهی و بالش لکهران در
آبجا گذاشت چنانچه آن قلعه را خلع او اسلام شاه با تمام رسانید القصد شیرخان بعد
تنظیم و تنسيق مهات اندیار با گره رسید در ۹۴۹ سکه و خطبه بنام خود بنموده شیر شاه
خطاب کرد و این بیت بر سجع نقش بست :- **بیت**

شاه اندر باقی ترا باد و ای کم همان شیر شته بن حسن سو قایم
چون راجه پورن مل مرزبان رای سین لوائے استیلا و غلبه بر افراشته اکثر پرگنات نواحی
را متصرف شده از روی هوا پرستی و نفس دوستی و دوزخ عورت مسلمه و هند پر را در حرم سر بریده
خود در زمره پاتران و رقاصان انتظام داده بود شیر شاه با صفای این معنی بمقتضائے حمیت اسلام
و این سلطنت بتادیب آن خود سر هوا پرست و تسخیر قلعه رای سین کمر همت بر بست و علم
نهضت بر افراشته در آن دیار رسیده قلعه را گرفت بعد امتداد ایام محاصره و محاربات
متواتره راجه پورن مل عاجز شده صلح کرد و پس از گرفتن قول و تمهید آمده ملازمت نمود علمائی
دین مستوی دادند که چون این کافر زنان مسلمه در خانه خود او با وجود قبول قتل او مطابق امر عیسی
لازم است شیر شاه بقصد حصول ثواب فوج آراسته جنگ انداخت راجه پوتان دل پر مرگ
هناوه کارستانی کردند که داستان رستم بازیچه شدند مانند پروانه بے محابا خود را بروم شمشیر
و دندان فیل زده هلاک شدند و زنان و فرزندان راجه هر نمودند و بسیاری را از شکریان شیر
شاه کشتند و **منظم**

دبا و ه بر آمدند هر دو سپاه تو گفستی بر آیمخت خورشید و ماه
چکا چاک برخاست از هر دو سوی ز خون شد همه زر گه جوئے جوی
آخر الامر راجه پورن کل کارنامه تهور و ظهور رسانیده با اکثری از مردم خویش و چنگا گشته
شد چنانچه داستان دلاوری و مردانگی او تا حال در اشعار هندیه با کثافت گیتی مشهور است
شیر شاه بعد تسخیر قلعه رای سین و قتل پورن مل در آگره رسیده بیاگرشت و عارضه معسب
کشید بعد صحت و شفای برائے مالدیو حاکم اجمیر وجود هپو و میرتجه که پنجاه هزار
سوار در ظل راست او بود سوار ی کردید فئات جنگ در میان آمد چون کار بجنگ پیش
رفت شیر شاه فریبی بخاطر آورده مکاتیب از راجه پوتان سر دوار متضمن اطاعت
بادشاهی و انحراف از رائے مال دیو و مناسیر خود بجا نمب راجه پوتان ارکان دست

راسته مسطور شتمل بر استقامت و دلجوئی و در راه مجبوس کردن رائے مذکور نوشته عمداً
 آن خطوط را بدست کسان رائے در آورده ازین معنی دل رائے مال دیوار از اعیان دولت
 او برگردانیده در شکر او خلل انداخت و علی التواتر جنگ کرده فتح یافت و اجمیر را
 بتسخیر در آورده بدین مراجعت نمود چون حاجی بیگم حرم خاص ہمایون بادشاہ در جنگ ہوجو
 تہمتہ در قید آمدہ بود شیر شاہ از روی نیکذاتی آن عقیقہ بخرمت و اعزاز تمام مامون و
 مصون میداشت بعد از آنکہ خبر رسید کہ بادشاہ از عراق و حراسان معاودت
 نموده در کابل رسیدند ان عفت قباب را با احترام تمام پیش بادشاہ در کابل
 رسانید و نیک نامی و نیک مردی خود بر عالیان ظاہر گردانید القصہ شیر شاہ
 بنایت نیک ذات و فرخندہ صفات و عقل و دانش و تدبیر ملک گیری و جهان داری
 بے نظیر بود در رفاهیت رعایا و اسودگی خلایق ہمت بر کمال داشت در احیائے
 مراسم عدل و داد و افشائے لوازم بذل و سخاگوئی سبقت از نوشیروان عادل
 برودہ در محکمہ عدالت خویش و بیگانہ را مساوی میدانست و سایر الناس را بیک نظر
 میدید گویند وزے شاہزادہ عادل خان کہ از ہمہ کلان بود فیل سوار از کوچہ آگرہ
 میگذشت بقال زنی در خانہ خود کہ دیوار کوتاہ داشت برہنہ بعل مشغول بود چون نظر
 شاہزادہ بران زن جمیلہ برہنہ افتاد بیرہ پان بسوی او انداخت و نگاہ کردہ از ان کوچہ
 گذشت از آنجا کہ ان عورت در عصمت ثابت بود از نیکہ مرد بیگانہ او را برہنہ
 دید خواست کہ خود را ہلاک گرداند ہمدان اثنائے شوہریش آمدہ برین حال
 واقف گردید و عورت را بحرف و حکایت از ہلاکت بازداشت و ان بیرہ پان را
 گرفتہ در جرگہ فریادیان داخل شدہ تحقیقت حال را بضر شیر شاہ رسانید ان
 بادشاہ عدالت پناہ بر ما جرائے احوال بقال واقف گشتہ افشوس بسیار کرد و بمقتضای
 انصاف سنجی حکم کرد کہ این بقال را فیل سوار کردہ زن عادل خان را پیش او حاضر
 سازند تا مستغیث ہمین بیرہ پان را کہ بدست دارد بسوے او اندازد امر او را
 ہر چند در موقوف این حکم التماس کردند منظور نگشت و فرمود کہ نزدیک من در عدالت
 فرزند و رعیت برابر است کہ روا باشد کہ فرزندان ما را چنانچہ سلوک
 ناہنجار کنند اضرالا مر بقال راضی شد و عرض نمود کہ بحق خود رسیدم و از فریاد

ز تاثیر عدلست آرام ملک که از عدل حاصل شود کام ملک
 ترا زین به آخر چه حاصل شود که نامست شهنشاه عادل شود
 چونوشیروان عدل کرد اختیار کنون نام نیک است از یادگار

در زمان سلطنت اکثر احکام اختراع کرده مدار کار بر قوانین سلطان علاء الدین غلی
 که در تاریخ فیروزشاهی مندرج است نهاد و داغ اسپ را که پیش ازین
 سلطان علاء الدین مقرر کرده بود و راتج نه گشت مجدداً رواج داد و هزار و پانصد
 کرده از بنگاله تار هتاس پنجاب بمفاصله دو و دو کرده سراسر اباد کرده در هر سرا
 دو و دو اسپ که نام واکچوکی باشد نصب نمود در دوسر روز خبر بنگاله بر هتاس
 میرسید و مقرر بود وقتی که شیر شاه در دولتخانه والا برائے خود مایه گستردی
 او از نقاره شدی چون سراها نزدیک نزدیک بود در طرفه العین بتامی سراها
 از بنگاله تار هتاس پنجاب و دیگر شاهزادهها برائے مالک مردم خبر در گذشته نقاره
 فواختندی و در هر سرا همان وقت از سرکار بادشاهی بمسافرین مسلمین طعام
 و بهندوان اردو و روغن دیگر دادند و عالم عالم مسافران از مایه افضال
 ان بادشاه دریا نوال معده خواشش برامو دندے مترودین تهیدست از قوت
 در ماندگی نه کشیدندے بیت

شریت جو دش مزاج تنگدستی را دوا خسته افلاس را فیض عطایش غمگسار
 و در شاهراه بهر دو جانب درخت میوه دارند تا مترودان در سایه ان بابایش
 و اما مشامده شد نمایند و از اثمار ان اشجار بے ممانعت بهره یاب شوند مقرر گرد
 بود که از نیلاب تادلی دیهات افغانان دور و یه اباد سازند تا سدر راه مغول از سمت
 کابل بوده باشد در عهد سلطنت او امنیت بحدی بود که اگر زالی سبب طلا داشتی
 و در صحرا خواب کردی حاجت پاسبان نبود قطعه

اگر یک تن بر د چون مهر انور ز مشرق تا مغرب طشت از زر
 نیار و بیچ عور از ورع و پرہیز کہ در طشت زر او بنگرد تیز
 گویند چون ایمنه دیدی تا سفت خوردی کہ بنام شام بمنزل رسیدم یعنی در وقت پیری

سلطنت یافتم مشهور است که در روز داخل شدن شیرشاه در دلی عورته سبزه
فروش بر زبان آورد که دلی شوهر یافت اما پیر چون این سخن بگوشش شیرشاه رسید
جوانانه اسپ را تند کرد و بازان زن عیار گفت پیر است اما ظریف الفقه شیرشاه
در آخر برای تخیر قلعہ کالنجر رسیده محاصره نمود سرکوب و سابط ترتیب داده
حقه های دار و راتش داده درون قلعہ انداختن آغاز کرد اتفاقی یک هفته
بر دیوار تصادم نموده برگشت و در دیگر هفته افتاد آتش در گرفت بسیاری
از لشکریان بادشاہی صنایع شدند شیرشاه ہم که نزدیک بود سوخته شد تا آنکه
انک رستنه داشت ترتیب جنگ بر دم خود میگفت در آخر همان روز قلعہ
مستوح گشت و روح شیرشاه نیز از حصار بدن همان روز برآمد و باعث هزاران تاسف
و فزادان غم خیر خواہان گردید قطعہ

شیرشہ انکہ از صلابت او شیر و پیر آب را بہم می خورد
چونکہ رفت از جهان بدار بقا یافت تا بیخ او را آتش مرد
مدت حکومت او بست سال و کثرے انا نجمہ پانزودہ سال در امارت دہ پنج سال و
دو ماہ در سلطنت ہندوستان *

اسلام شاہ المشہو سلیم شاہ عرف شاہزادہ جلال خان بن شیرشاہ

چون واقعہ ناگزیر شیرشاہ روداد ارکان دولت و اعیان حضرت مشورت کردند
کہ شاہزادہ عادل خان خلف بزرگ در قلعہ رنتنبہور دور دست است و وجود
بادشاہ برائے پاسبانی سپاہ و رعیت ضرور و لازم و در فتنہ برمی خیزد و
اختلال در ممالک راہ می یابد ناگزیر شاہزادہ جلال خان خلف خورد را کہ در ریون تلج
پختہ بود طلبداشتند و او بجناح استمال در پایان قلعہ کالنجر در ۹۵۲ھ ہجرت
خلافت جلوس نموده و سک و خطبہ بنام خود کردہ اسلام شاہ خطاب گردانید و بہ بلخ
بزرگ نامہ نگاشت کہ برائے تشکیل فتنہ و آشوب محافظت سپاہ نمودہ ام مرا
بجز اطاعت چارہ نیست شاہزادہ عادل خان در جواب نوشت اگر گفتار بکہ داری بونی
و فروغ راستی داری باید کہ خواص خان و چہار امرالابفر رسید تا مدہ تشکیل من نمودہ

بودند اسلام شاه ان امر را نفرستاد که تسلی خاطر شاهزاده نموده بیارند بعد ازان که
 اسلام شاه از کابل خبر به اگر رسید شاهزاده عادل خان نیز از رنقنبه پور آمد و مسترار
 بملاقات طرفین افتاد اسلام شاه بخاطر آورد که سلطنت نه امریست که از دست
 باید داد و دولت و جاه نه چیزیست که بکس باید سپرد و درین صورت اندیشیده
 مقرر کرد که زیاده از دوسه کس در قلعه همراه شاهزاده نیابند چون تقدیر نرفته بود
 که این اندیشه پیش رود در وقت آمدن شاهزاده جمعی کثیر درون قلعه رفتند اسلام شاه
 باطرور اظهار اخلاص و برادری نموده گفت که تا حال افغانان را نگه داشته شد
 اکنون بشما سپارم انگاه دست شاهزاده را گرفته بر تخت نشاند و چا پلوسی مانود
 از آنجا که شاهزاده بعیش و عشرت میل تمام داشت قبول سلطنت نکرده اسلام شاه را
 بر تخت نشانیده اول خود سلام کرد و مبارک باد گفت پس ازان دیگران سلام
 کردند همانوقت شاهزاده رخصت شده دربیانه رفت اسلام شاه با وجود چنین
 سلوک که از برادر کلان بوقوع آمد از و خاطر جمع نداشت و از بے اتفاقی بعضی امر
 هراس مندی بود بنا بران جولانه طلب بدست غازی خان محلی فرستاد که شاهزاده بمقید
 کرده بیارد شاهزاده بعد اطلاع این معنی نزد خواص خان در میوات رفت از
 نقص عهد اسلام شاه او را مطلع گردانید ازین معنی خواص خان براشتفت غازی خان
 محلی را طلبداشته همان زنجیر درپائے او انداخته و ائے مخالفت برافراشت
 و امرایان موافق را رفیق خود کرده بالشکر بسیار روانه اگره گردید قطب خان و
 دیگر امر که در عهد شیر شاه رفیق بودند از اسلام شاه رنجیده شاهزاده عادل خان
 را ترغیب سلطنت نمودند اسلام شاه بتدارک این شورشش پرداخته قطب خان
 و غیره را تسکین کرده با خود متفق گردانید شاهزاده با اتفاق خواص خان و دیگر امر
 در فوجی اگره آمده صفوف پیکار راست و در طرفین جنگ ترازو شده بارادت
 اهی شاهزاده شکست یافت بطرف پتنه رفت بعد ان احوال شاهزاده بکسی
 معلوم نیست و خواص خان و عیسے خان هزیمت خورده بجانب کویون رفتند
 و اکثر اوقات از کوه برآمده و امن کوه که تعلق به پادشاه داشت تاراج میکردند بعد
 چندگاه قطب خان با عساکر گمان بر سران یقین گردید از آنجا که قطب خان

بر ترغیب آمدن شاهزاده رفیق دیگران بود و از اسلام شاه هراس داشت
 از آنجا که نخته در لاهور پیش اعظم همایون رسید او قطب خان را بموجب حکم
 قید کرده بحضور فرستاد تا اسلام شاه او را بچار کس دیگر قید کرده در قلعه گوالیار
 محبوس گردانید چون اسلام شاه در رعیت پروری و عدالت گستری و خداشناسی
 دایره دوستی بے نظیر بود اما سپاهی را بغایت تنگ و از رده میداشت و
 طریقۀ ادا آن بود که هر کرا از روی اعتراض از نوکری بر طرف کردی جاگیرش تغییر داد
 مقرر نمودی که او با جمعیت خود حاضر بوده بدستور سابق خدمت میکرد و باشد
 در صورتی که اندکی در تقدیم خدمت از دوتا و ن شادی مورد عتاب گردیدی بلکه فرزندان
 بسیار رسیدی نظم

سپه را در اسودگی خوشتر بداد	که در حالت سختی آید بکار
سپاهش که کارش نباشد به برگ	کجا روزی بچاهند دل برگ
بهائے سرخویشن من خورند	نه انصاف باشد که سختی برند
چو دارند گنج از سپاهی دیرن	در پنج ایدش دست بزن به تیغ
چه مردی کند در صف کارزار	که دستش تپتی باشد از روزگار
همان به که لشکر بجان پروری	که سلطان به لشکر کند سروری

از وقوع چنین امور بعضی امرامخوف شدند و اعظم همایون عرف هیبت خان نیز
 در لاهور رایت مخالفت برافراشت و او از جانب لاهور و خواص خان و عیسی خان
 از طرف کمایون در انبساط متصل سهند رسید مشورت کردند که شاهزاده عادل خان
 را طلب داشته بسلطنت باید برداشت اعظم همایون این معنی را قبول نکرد و خود
 اراده خلافت میداشت خواص خان رنجیده بے جنگ برخاسته رفت و عیسی خان
 خود را پیش اسلام شاه رسانید و اعظم همایون و دیگر نیادیان بر ناکه متصل انبساط
 صفوف مصاف ارکسته با اسلام شاه آماده پیکار شدند و باندک جنگ منہزم
 گشته نتیجہ صرام نکی یافتند و بہر طرف متفرق گشتند سعید خان برادر اعظم همایون
 خواست در ذمرہ مرومانی کہ مبارک باد فتح میدادند رفت قصد اسلام شاه
 نمایند فیلبانے ازین معنی واقف شده در وقت آمدنش دران مردم نیزه زده

اوپا بدر کرد نظم

ان را که خدا نگا دارد آسیب کے پرو نہ ارد
کارش ہمہ بخت نیک سازد در غصہ حسود جان گدازد

انقصہ نیازیان گرنیختہ در دہنکوت نزدیک ولایت رتوہ اقامت ورزیدند و اسلام
شاہ تارہتاس تعاقب نموده بگواپار رسید و زسے شجاعت خان را شخصے ناگہان
زخم زدہ بود او و وقوع این معنی باشارہ اسلام شاہ تصور نموده متوہم گردید و از حضور
گرنیختہ بالوہ رفت عیسیٰ خان را با ہشت ہزار سوار تعاقب اوتقین کرد و اورفتہ چند مرتبہ
مچار بہ نمود و شجاعت خان را عاجز ساخت باضر و شجاعت خان اطاعت قبول
کرده در حضور آمد و بعد چند گاہ مورد عنایت گشتہ بحکومت مالوہ باز سر فرازی
یافت چون ظاہر شد کہ اعظم ہمایون در دہنکوت اقامت ورزیدہ در ان نواحی
مصدر فتنہ و فساد شد و اختلال در امور ان دیار راہ یافتہ بنا بر رفع این
شورش خواجہ ویس را کہ از عمدہ امرائے والا شان بود باہست ہزار سوار تقین
نمودند چون فتنہ اندوزان جمعیت فراوان داشتند و اسباب نبرد زیادہ تھا
در اول جنگ شکست یافتہ رو بفرار نہاد اعظم ہمایون بعد فتنہ تا سہرند تعاقب
خواجہ ویس نموده و لشکریانش بر قصبات و دیہات پنجاب دست تطاول
دراز کردہ بند و مواشی و مال سکنا اندیاز غارت نمودند و شور و شغے عظیم در پنجاب
و حالتی غریب بر ساکنان اندیاز روداد از انجا کہ مالش کردن کسان عصیان شست
کہ کلاہ گوشہ استگہار کج ہنادہ و ماغ شوریدگی دارند و انداختن فتنہ اندوزان
جہلیم و رد کہ باعث اختلال امور مملکت شوند بر ذمت ہمت سلاطین والا اقتدار
لازم است تا خارا شوب از راہ مملکت و غم فتنہ از دل خلایق برآمدہ موجب
امنیت روزگار گردد و بنا بر این اندیشہ اسلام شاہ بالشکر گران و توپ خانہ فراوان
از دہلی متوجہ دفع نیازیان گردید اعظم ہمایون کہ سرخیل جماعت سرکشان بود
تاب نیاوردہ گرنیختہ در دہنکوت رفتہ متحصن گشت لشکر بادشاہی قلعہ را گرد
گرفتہ اسباب قلعہ گیری مہیا کردند و متواتر جنگ توپ و تفنگ در میان آمد
و شکست بر مخالفان افتاد اعظم ہمایون گرنیختہ در کوہستان نگہران رفتہ

سلطان ادم گکھر پناہ برد و اہل عیال و ماوریش و دست مردم بادشاہی
 اسیر شد ند بعد ان اسلام شاہ بر سر گکھران نہضت نمود سلطان ادم اما دھپکا
 گشتہ بارہا محاربات در میان آورده تا سال ۱۱۳۱ قمری روداد اخر الامر سلطان ادم عاجز
 شدہ عذرہا خواست و اعظم ہمایون را از انجسار آورد و او فرار نموده بطرف
 کشمیر رفت اسلام شاہ اندکی اتقا قب نموده برگشت در ان ایام شخصہ در تگی راہ نشیر
 بر سر اسلام شاہ انداخت اما کارگر نشد بادشاہ از غایت چستی و چالاکي پرو غالب
 آمدہ بدست خود او را بقتل رسانید با بجلہ چون فتنہ و فساد از ان دیار بر طرف شد
 و امن و امان پدید آمد اسلام شاہ از ان نواحی خاطر جمع نموده براہ دامنہ کوه روانہ دہلی
 گردید چون نزد یک جمون بقصبہ بن رسید خبر آمد کہ کامران میرزا برا در خورد ہمایون شاہ
 در کابل از برا در کلان شکست یافتہ با ستد عاسے کمک آمدہ نزد یک خیمہ بادشاہی
 رسیدہ اسلام شاہ او از خان پسر خود را مع مولانا عبد اللہ سلطان پوری باستقبال
 فرستاد انہا رفتہ میرزا را اور دند چون میرزا وہ حضور رسیدہ ایستاد اسلام شاہ
 از روسے رعونت یا بواسطہ خفت مرزا متوجہ نگشت و عمدتاً تغافل کرد حسب الامر
 او میر تو زک با و از بلند گفت کہ قبلہ عالم مقدم زادہ کابل مجرا میکنند و این لفظ
 را سہ مرتبہ تکرار کرد و باعث ہتک ابروسے میرزا گردید بالآخر اسلام شاہ
 بتعظیم نیم قیاسے بہ میرزا ملاقات کرد و از این معنی زیادہ خفت مرزا گردید و چہرا نگردد
 کہ از قبیلہ و کعبہ خود و گردان گشتہ بدشمن جانی اتجا اور دہ بود چون از انجساکوچ
 گشت بطریق نظر بند میرزا را ہمراہ برد و میرزا از راہ فتا بویافتہ گریخت و براہ کوه
 سواک بجن و مشاق مالایطاق پیش سلطان ادم گکھر رسید و سلطان او را دستگیر
 کردہ نزد ہمایون بادشاہ رسانید چنانچہ سابقا سمت تحریر یافت القصر
 سلطان اسلام شاہ چون در دہلی رسید شہرت گشت کہ بادشاہ برائے دستگیر
 کردن کامران میرزا از اب سندہ گذشتہ ازین خبر اسلام شاہ از دہلی متوجہ
 لاہور گردید چون نزد گوان توپ خانہ حاضر نبودند برائے چہرا با مکن دور دست
 رختہ بودند از روسے شتاب زدگی برائے کشیدن عرابہائے توپ خانہ

ادمیان مقرر کرد هر توپ را هزار دو هزار ادم می کشیدند بعد رسیدن بلاهور خبر یافت که بادشاه بعد دستگیر کردن کامران میرزا از کنار دریای سندھ باز بکابل مراجعت کرد و اسلام شاه از اطلاق این معنی و بعد حصول جمعیت از نظم و نسق امور آن دیار معاودت نمود بخاطر داشت که چون لاهور شهریت بزرگ و رانندگ فرصت تجملات بادشاهی و سامان لشکرها و سپاه فراوان و یناق و سلاح و دیگر اسباب جنگ بهم میرسد و محل درآمدن مغل از کابل است آن شهر را خراب کرده مانکوت را که در کوه سوا لک قلعه احداث کرده دوست دار السلطنت گردانده مانکوت قلعه است متضمن چهار قلعه استوار بر فراز کوه چها مقارن بهم و تمامی انقطاع آسمانی ارتفاع بنظر نظارگیان از یک قلعه زیاده در نمی آید لشکرها را بان وصول مشکل و بر تقدیر وصول دست بر ساکنان آن قلعه یافتن دشوار آنهاست گوارا و انفرادان دارد و اذوق چند آنکه خواهم میر نظم

حصارے چو گردون گردان بلند که رفعت ز جرشش بود بهره مند

نیاید سراد بگردون منرو که سرکوب گردون بود برج او

لیکن این اراده او صورت نه بست و بزمست دانه دنبل که بر مقعد او برآمد و گویا بر حمت حق پیوست بغایت نیک ذات و نیکو صفات بود قوانین سلطنت و قواعد عدالت مانند پدر و الا فتد رمعی میداشت در عهد او از اقویا بر ضعف استم نمیرسید از نیلاب تا بنگاله در میان سران که شیر شاه احداث کرده بود و یکیک سران دیگر تعمیر نموده بدستور پدر رسیع قدر برائے مسافران طعام از سرکار خویش مقرر کرد و قانون گویان پر گنات برائے نگا داشت سر رشته کاغذ از نقیر و قطیر و بیان حال رعایا و تدبیر آبادی و امنزدنی مزروعات و مشورت ضبط حاصلات و گذارش حقیقت هر نیک و بد اختراع دوست ملک گیری و جهان داری انصاف و عدالت و انتظام مہام جهان بنوعی که ازین پدر و پسر بمنصہ ظهور رسیده از سلاطین گذشته کم نشان میدهند و اخرفتند و اسم نیکی و نیک نهادی خود را و جهان گذاشتند طیت

نیک و بد چون همه بیاید مرد خشک انگس که گویے نیکی برد

فیروز شاه عرفشاه هزارده فیروز خان بن اسلام شاه

بعد رحلت اسلام شاه ارکان دولت و اعیان سلطنت فیروز خان را که در عمرده سالگی بود بر تخت خلافت نشاندند سابقاً اسلام شاه به بی بی بای منکو حه خود میگفت که مرگ این فرزند از مبارز خان برادر تست اگر برادر خود را میخواهی از فرزند دست خود بشو بهتر است که این خار از میان بردار بی بی جواب میداد که برادر من مبارز خان بعیش و عشرت میگذراند او را به بادشاهی کاری نیست انا نجاک سخن بادشاهان بادشاه سخن است آنچه اسلام شاه گفته بود از مبارز خان بمنصه ظهور رسید یعنی بعد جلوس فیروز خان بر تخت مبارز خان بطمع سلطنت قصد خواهرزاده خود کرده هر چند بی بی بای خواهرش گریه و کراخ نمود و گفت این طفلک را بجای می برم تو بادشاهی کن و زنهار قصد پسر من کن آن بے رحم سنگدل متبول نه کرده فیروز شاه را باقیج ترین وجه کشت و بدنامی ابد برائے خود حاصل نمود مدت سلطنت فیروز شاه سه روز +

سلطان محمد عادل عرف مبارز خان علی بن نظام خان

برادرزاده شیر شاه

در سنه ۹۶۰^{۱۲۷۲} بر تخت خلافت جلوس نموده سکه و خطبه بنام خود کرده سلطان محمد عادل مخاطب گشت و ابواب خزان کشوده مانند سلطان تغلق شاه دست بذل نوال کشاده طریقه سخاوت پیش کرد و شیرخان برادر خود و خواص خان را که عنسلام زاده شیر شاه بود وزیر اعظم و مدار علیه مالک ساخت و همیون بقتال ساکن ریواری میش او اعتبار یافت این همیون دباستدائے حال در پس کوچه گردان به بے سربازی نمک شور فروختی بعد از آن در اردو اسلام شاه دوکان داری میکرد بعد چند بے بطایعت اخیل مودی اسلام شاه گردید چون طالع او

مددگار شد اعتبار یافته از معتمدان گشت و در اکثر امور ملکی و مالی و خیل شد بعد
 از آنکه سلطان محمد عادل سیر ارائے خلافت گشت ہیومن معتمد علیہ گردید و رفتہ
 رفتہ جمیع مہات ملکی و مالی با و رجوع شد چند گاہ ب خطاب بسنت رائے مخاطب
 شد بعد ان راجہ بکر ماجیت خطاب یافتہ کار سلطنت از پیشش برد اگر چه
 اسم سلطنت بر سلطان بود اما تقاسمے کار و بار جہاں بانی ہیومن الملق داشت نظم و
 نسق امور مملکت و عزل و نصب حکام ممالک و داد و مستد جاگیر و بند و بست
 عساکر با اختیار او بود و فیل خانہ و خزانہ شیر شاہ اسلام شاہ در قیض و تصرف
 او در آمد گویند بدقیانہ و کر یہ منظر و کوتہ قد و در از اندیشہ بود سواری اسپ
 نمیدانست و شمشیر بر کمر نمی بست ہمیشہ سواری فیل میکرد و انچنان بہرہ از
 شجاعت و دلاوری داشت کہ از طرف سلطان محمد عادل با فغانے کہ مدعی سلطنت
 بود بست و دو جنگ نمودہ بقوت و لیری و مردانگی منظر و منصور گشت و نوے
 از عقل و دانش بہرہ مند بود کہ تدبیر فرمان روائی و کشور کشائی و قواعد جہاں بانی
 و گیتی ستائی انچہ او کردہ دیگرے نکرده باشد جمیع افغانان مطیع و متقاد او بودند و
 اصلا سر از خط اطاعت او بیرون نمی بردند **بیت**

ز طالع ہر کار روشن شود شمع ہمہ سبابے ولت می شود جمع

القصہ بعد چند گاہ افغانان از سلطان محمد عادل برگشتہ ہر یک بہر ناجی بنی و زبید
 بہر طرف رفتہ و فنا و برخاست شاہ محمد فرعی و سکندر خان پسرش پیش سلطان
 گفت و گوے ناہموار کردہ بسیاری را کشتند و انہا برگشتہ شدند تاج خان
 برادر سلیمان کرارائی و زدیوان خاص از حکم سلطان عدول نمود و از گوالیار گریختہ
 بر کنار دریائے گنگ رفتہ جمعیت فراہم آوردہ بواسطے مخالفت برافراشت
 ہیومن بقال بالشکر بسیار و مینان بیشمار رفتہ اورا شکست داد بر اہیم خان
 سور کہ خواہر او در عفت نکاح سلطان محمد عادل بود و از بنی اہمام شیر شاہ بود و مخالفت
 و زبیدہ اکثر پرگنات نواحی دہلی را متصرف گشت و بسیاری امرار با خود متفق گردانید
 سلطان محمد عادل تاب نیاوردہ بطرف چنارہ گدہ رفت احمد خان سور کہ برادر زاد
 و داماد شیر شاہ و خواہر دیگر سلطان محمد عادل و حسانہ او بود خود را سلطان سکند

ملقب ساخته بر سر ابراهیم خان رفت لشکر ابراهیم خان هفتاد هزار سوار بود
 و سکندر خان ده هزار سوار داشت بهمدیگر جنگ واقع شد بتاییدات
 بجانی سلطان سکندر بر و غالب آمد اگره و دلی متصرف گشت و از ^{نشد} ^{نشد}
 تا دریائے گنگ بتصرف او درآمد میخواست که شرق رویه رفت مدعیان
 حکومت را از میان برداشته و عوایف ^{نشد} ^{نشد} نماید لیکن بسبب شهرت توجه
 محمد همایون بادشاه از کابل بسمت هندوستان در اگره متوقف ماند و میمون بقال
 از جانب سلطان محمد عادل بالشکر بسیار و پانصد فیل نامدار و توپ خانه بے شمار
 آمده با ابراهیم خان جنگ کرده مظفر و منصور گردید و بعد حصول جمعیت خاطر
 ازین طرف بر سر محمد خان سور حاکم بنگاله که علم مخالفت برافراشته بطرف جنوب
 و کاپی و اگره راهی شده بود رفتند با سلطان محمد عادل رنیت گردید و در موضع
 چپر گشته ^{نشد} ^{نشد} و از دهه که و سه کاپی مجادل عظیم نمود و قضا را با محمد خان شکست یافته
 در زمگاه کشته شد و کار میمون بقتال بالاتر گشت چون در اگره سلطان سکندر
 استیلا داشت میمون مقاومت با سلطان سکندر از انداز ده قوت خویش بیرون
 دانسته اراده اگره فتح نموده بجانب بهار و بنگاله روانه گشت و دیگر مقدمات
 سلطان محمد عادل همین جا گذاشته شد حقیقت کشته شدن او و میمون و دیگران
 در عهد سلطنت محمد اکبر بادشاه تحریر خواهد آمد اکنون ذکر آمدن محمد همایون
 بادشاه برائے تغیر هندوستان و جنگ گردن با سکندر و مظفر و منصور گردیدن
 و انقطاع رشته سلطنت افغانان بقلم آوردن ضرور است مدت حکومت سلطان
 محمد عادل قریب دو سال و از ابتدا سئ شیر شاه لغایت سلطان محمد عادل چهارتن
 شانزده سال *



آمدن حضرت همایون باده بنیخبرستان و فتح بر افغانان و حلت نمودن

باز از نجیبان

چون در کابل شنیدند که در هندوستان بهر اقطار افغانان بواسطه حکومت برافراختن و هر کلام
و استقلال میزنند و در هند ملوک طوایف شدند در نصرت آنحضرت در سال ۹۶۲ مسافت
ممتار که حرکات افلاک بان افتخار کند و نظرات کواکب بان مهابات نماید هندوستان به نصرت
فرمودند منظم

زمانه که بانسرخ یار بود نظر بای طالع سزاوار بود
ردان شد باقبال فتح و ظفر سعادت بغیر و زلیش را بهر
سمو و فلک نصرتش را ضمان جنود ملک در پیش هرز جان
منعم خان بحکومت و حراست کابل نصب گردید و در روز نهضت الویه عالییه از کابل یون
لسان الغیب حاضر کرده تفادیل جستند ازین بیت بشارت نصرت داد و بیت
دولت از مرغ همایون طلب سلیه او زانکه بازار غ و زغن شهر بهرست نمود
القصد آنحضرت معه شامزاده محمد اکبر با سه هزار سوار برا کهرپه روانه شده کوچ بکوچ قطع
مسافت نموده بلاهور رسیدند افغانان از طنطنه نهضت موکب عالی پراگنده شدند و لاهور
به جنگ تبصره اولیای دولت درآمد بیت

چو لشکر بود اندک و یار بخت به از بیکان لشکر و کار سخت
بعد رسیدن بلاهور افواج قاهره بسر کردگی بهرام خان خاننخانان بجانب جالندهر و هرات
تعیین نمودند و مرتبه دران نواحی جنگ در میان آمد و ظفر و نصرت نصیب اولیای
دولت گردید بعد آن خاننخانان از دریای سستلی عبور نموده در عالی ماچی داره بوقت
شب با افغانه جنگ عظیم نمود و بارادت الهی شکست بر افغانان افتاد فیل اسب و
دیگر اسباب بدست بهادران فیروزمند درآمده خاننخانان بعد فتح و در سهرند رسیده
طرح اقامت انداخت و در نیوقت سلطان سکندر از استماع خبر غلبه لشکر منصور و
شکست نوکران خود از اگره کوچ کرده با هشتاد هزار سوار و فیلان و توپخانه بسیار در نزدیکی

سهند آمده برگرد معکرفندی برآورده آماده پیکار گردید خانان شهر را محکم کرده بقدر مقدور
 تردد میکرد و عرایض نیاز متضمن رویداد بدرگاه والا ارسال داشته استدعائے مقدم تقدیر
 نمود و آنحضرت با وجود عارضه قوی از لاهور منقضی فرموده بعد قطع مراحل در سهند نزول
 اقبال فرمودند و صفوف پیکار را مسته مقابل غنیم که اصناف مضاعف از لشکر پادشاهی
 بود در آمدند هر روز جنگ توپ و تفنگ در میان می آمد بعد چهل روز جنگ صف اتفاق
 افتاد از آنجا که کار فرمایان قضا و قدر منشور سلطنت ابدی این خاندان والا شان در دیوان کده
 تقدیر مثبت کرده بودند بکرم قادر مطلق فتح و ظفر نصیب اولیائے دولت گردید شکست
 بر افغانان افتاد سلطان سکندر از معرکه برآمده و بفرار نهاده در کوه سوا لک آمده بقلعه
 مانکوت اقامت ورزید شاه ابوالمعالی را بالشکرگران از سهند بجانب لاهور تعیین فرمودند
 که اگر سلطان سکندر از کوه برآید مدافعه او نماید و نیز بهات ولایت پنجاب را تثبیت دهد
 و آنحضرت بفتح و فیروزی از سهند روانه شده بیائے تخت دلی نزول اجلال فرمودند
 بار دیگر اکثر بلاد هندوستان بقبضه تصرف درآمده باعث امن و امان گردید و امر که
 درین مهم مصدر ترددات شده بودند بجایگزینی لایقه سرسرازی یافتند و سکه و
 خطبه بتجدید بنام اقدس رواج یافت و آب رفته در جوامد و مراد خفته بیدار شد و کما
 بسته مفتوح گردید و دلهائے خسته دوا پذیرفت بوستان خزان را بهار گل کرد و شب بچو
 را سحر بیدار گشت بقیه این سال فرخنده بعیش و عشرت در دارالملک دلی گذرانیدند
 و گلشن خلافت را از جویبار داد و دهمش اب دادند وراثتائے این حال بعرض مقدسی رسید که
 سلطان سکندر از کوهستان برآمده بر پرگنات پنجاب دست تصرف دراز کرده تا پرگنه
 چار دیو^ن و شماله شروع تحصیل مال نموده و از شاه ابوالمعالی از نیجهت که با سپاه همراهی خود
 ساوکه تا بهنجا دارد مدافع غنیم نمی شود روز بروز قوی میگردد و آنحضرت حسب الصلاح
 ارکان دولت برائے رفع این شورش شاهزاده کامگار نامدار فرخنده اختر محمد کبیر
 با بهرام خان خانخانان روانه فرمودند و در وقت رخصت انواع الطاف پدران و عطا
 بزرگان نسبت بحال شاهزاده مصروف داشته این قطعه بر زبان مقدس آوردند

منظم

چراغی چون تواند رود و نامم چرا روشن نباشد چشم جانم

بهر کارے زیر دان یاریت باد ز عمر و ملک بر خور داریت باد
 شاهزاده جهان بخت بعد رخصت از حضور والا قطع مراحل نموده در حوالی قصبه کلا نوز نزل
 اجلال فرمودند سلطان سکندر از اوازه انتہاض موکب منصور دست از تصرف پرگنات
 باز کشیده در قلعه مانکوت که مامن او بود رفته متحصن گردید از آنجا که بقا خاصه آفریدگار و فنا
 نصیب آفریده است هر کس که خلعت حیات پوشیده بناچار در کار گاه مات عریان خواهد
 گشت یعنی چون زمان رحلت حضرت بادشاه نزدیک رسید در روزی که مظنه طلوع زہر
 بود بوقت شام بعزم دیدن آن کوکب نورانی بر بالائے کتاب خانہ برآمدہ بخطہ الاستادہ
 قصد فرود آمدن نمودند در آن وقت موزن شروع بانگ نماز کرد انحضرت بتعظیم افان در
 زینہ دویم ارادہ نشستن کردند درجات زینہ صفا کہ سنگ لغزیدہ داشت در زمان نشستن
 از پا در آمدہ بسر در آمدند و از نردبان فرود افتادہ بر زمین رسیدند و ضرب سخت بشقیقہ راست
 رسیدہ بہ بیہوشی منجر گشتند ہر چند اطباء و حکما بمعالجمہ پرداختند فایدہ بران مترتب نگردید بالاخر
 داعی حق را بیک گویان بریاض رضوان خرامیدند نعل حضرت اقدس در کیلو کہری مغالذہ
 کیتباد مدفون کردہ مقبرہ متضمن عمارات عالیہ احداث نمودند چنانچہ شخصے در تعریف مقبرہ
 گفتہ است بیت

ہر کہ میخواد کہ بیند شکل فردوشین گویا آن قصر و ان باغ ہمایون باین
 شعرائے والا فطرت و فضلائے بلند سکت دتا یخ وفات انحضرت اگر چہ اشعار رنگین
 و ابیات ندرت تضمین گفتمہ داد و سخنوری دادہ اند اما این شعر بغایت نادر و موقع و برجا
 آمدہ است قطعہ

ہمایون بادشاہ ان شاہ عادل	کہ فیض خاص او بر عام افتاد
بنائے دولتش چین یافت فعت	اساس عمرش از انجام افتاد
چو خورشید جہانتاب از بلندی	بپایان درمناس شام افتاد
جہان تاریک شد در چشم مردم	خلل در کار خاص عام افتاد
قضا از بہر تاریکیش قسم زد	ہمایون بادشاہ از بام افتاد

مدت سلطنت مرتبہ اول دہ سال و مرتبہ دویم دہ ماہ *

ابوالفتح جلال الدین محمد کبر بادشاہ بن ہمایون بادشاہ

اگرچہ خواجہ عطا بیگ فرزینی در تاریخ کبیری و خواجہ نظام الدین احمد در طبقات کبیری و شیخ الامداد فیضی منشی سرکار و شیخ فرید المصطفیٰ بمرتضیٰ خان در تاریخ اکبر شاہی و محمد شریف معتمد خان در اقبال نامہ جہانگیری احوال سعادت اشمال آن بادشاہ قوی اقبال بشرح و بسط نگاشتہ داد سخنوری و نکتہ طرازی دادہ اند اما مجموعہ کمالات صوریہ منظر حسانات معنویہ جامع شرایف انسانی کثافت رموز معانی چمن پیرائے بہارستان فصاحت و بلاغت زینت انسانی نگارستان افادت و افاضت مقتدائے ارباب علم و عمل پیشوائے فضلاء اکمل و فضل مصدر جزو کل کامیاب سعادت امد و ازل علای فہامی کشیخ ابوالفضل روزنامچہ و واقعات آن بادشاہ والا جاہ و شہ از احوال بزرگان این سلسلہ علیہ از پدر بزرگوار آن بادشاہ فلک دستگاہ تا حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام پنجاہ و یک تن گذشتگان ازین دار فنا و رفتگان دار الملک بقا تجریدہ در آورده کتابے موسوم با کبرنامہ مشکبرسہ دفتر درست نموده دفتر نخستین نصف اول متضمن احوال بزرگان از حضرت آدم تا نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ بطریق اجمال و نصف اخیر محتوی بر جلوس مقدس این بادشاہ بر اورنگ خلافت و واقعات ہفدہ سال کہ بلازمان خویش محاربات رودادہ و انجمائے اہل بنی و انحراف تادیب و تخریب یافتہ و دفتر دوم مشعر بر تسخیر ولایت مالوہ و گجرات و پتنہ و بنگالہ و ادویسہ و کشمیر و بہکر و تہتہ و قندہار و برہان پور و خاندیس و سایر ولایت دکن و دیگر ممالک و استیصال و فرمان پذیری حکام انولایت و واقعات از ابتدائے سال ہزدہم لغایت سال چہل و ہفتم جلوس والا دفتر سوم مشکبر خصوصیات ماند و بود بادشاہ والا درجات و حقیقت حالات صوبجات با قید حدود و انصالات و دستور جمع کارخانجات و ضوابط پرگنات ممالک محروسہ با قید اراضی و جس کامل و ناقص و ربع و شرح و باریت محصول و قوام زمیندار و مقدار پیادہ و سوار و قلاع و محال ہر اقطار و قوانین مناصب و شرح ہر منصب دار و اسامی ملازمان سرکار ادا امرائے عالی مقدار و وزرائے ذوی الاقتدار و ندماہی ہوشیار و فضلاء بلاغت شعار و علمائے نامدار و پزشکان حکمت و ثار و حکمائے آزمودہ کار و نجماہ کمال عیار و ستارہ شماران کرامت آثار و درویشان

پرسیزگار و ریاضت گیشان نیکو کار و تفصیل مقابر و مزار و تعریف بتخانه و معابد هر دیار و ارباب
نغمه ساز و انواع اهل دانش و هنر پر داز و تعریف هندوستان بهشت نشان و او صناع
و ابطوار دین و آئین هندیان و دقائق حقایق کتب و دانش نامه های اهل این دیار است
آن سر دفتر دانشوران بجز این هر سه دفتر انچنان بهار پیرایه سخن رنگین و گل دسته راس
الفاظ مصناین شده که هیچ تاریخ نویس باین نظم ترتیب کتاب نکرده و کارستانی پس
کار نیآورده دستور العمل امور سلطنت و جهان بینی و کارنامه معاملات ملک رانی ساخته الحق
منته ایست ناسخ نسخ روزگار و تاریخی است سرآمد تواریخ هر دیار از تعریف و توصیف
و شراعت عبارات و لطایف استعارات و بلندی سخنان و رنگینی منشآت و حسن
مصناین نوآیین و معانی رنگین آن دیباچه دانش ارسطوس شرد و فراست و افلاطون
عقل و کیمیاست عاجز و قاصر است و تاریخ خوانان ارباب دانش و صحف دانان اصحاب
بینش از مطالعه آن بهره ورد نصیب بر بوده بقدر امکان بشری و توان انسانی داد و وصف
داده هزاران تحسین و آفرین بر روح پاک آن صاعده صاعده مغفرت سبحانی عارج معارج
رحمت یزدانی میفرستند احتیاج نبود که بجزیر حقیقت است احوال این بادشاه و الایاه فضل
نماید لیکن برائے سیرابی سخن ورین کتاب نیز کفر هستی است از سلاطین هند شطری
از خلاصه واقعات عظمی بقید تسطیر آورده بر نظران وقایع ارمغانی ارزانی داشته
می شود و القصه چون حضرت محمد جایون بادشاه سمنند زنگانی را ازین تنگنائے کلمانی بوست
آباد عرصه نورانی جولان داد در آن وقت شاهزاده محمد اکبر باستیصال سلطان سکندر که
از قلعه مانکوت برآمده بطرف لاهور فتیله فتنه می افروخت بالشکرگران متوجه پنجاب شده
بودند در منزل ساحت قصبه کلا نور خبر قضیه ناگزیر رسید به بعد تقدیم مراسم تعزیت بهمان
خط و گلشائی نصف النهار جمعه سویم ربیع الثانی سنه ۹۶۳ هجری در ساعتی که افلاک در چندین
ادوار انتظار آن می بودند و در زمانیکه کواکب از بسیاری قرانات فرصت ان می جستند و رنگ
خلافت بفرقدوم مقدس بر سر سرازری یافت و سریر سلطنت بفر پا بوس اقدس سر بلندی
پذیرفت کوس شادی بلند آوازه گردید و وطنه مبارکبادی براسنه طوائف انام
جاری شد **قطعه**

هر خوشدلی که اهل جهان فحش گشته بود آنرا بیک لطیفه قضا کرد روزگار

محتاج بود ملک به پیرایہ چنین آخر مراد ملک روا کرد و کردگار
 دران ایام عمر گرامی سیزده سال و ہشت ماہ و بہشت روز بود بہرام خان خان
 مدار الملک وکیل سلطنت گردیدہ صل عقد ہبات و قبض و بسط معاملات در قبضہ اقتدار و
 کف اختیار ادباز گشت بعد انجام لوازم جشن جلوس و تقدیم مراسم شادمانی برائے قلع و
 فتح سلطان سکندر از کلا نور نہضت فرمودہ کوچ کوچ پایان قلعہ مانکوت رسیدند چون
 بسبب ایام برسات ترددات پیش نمیرفت بجہت مراعات حال سپاہ انصرام این ہم
 چند روز موقوف داشتہ از انجام عادت فرمودہ در حدود جالندہر نزول امثال
 فرمودند +

پیران آمدن ہیمنون بقال بقصد محاربتہ با خاقان و دستگیر دین بیدار و

چون ہیمنون سپہ سالار و دار علیہ سلطان محمد عادل با ابراہیم خان سور کہ مدعی سلطنت بود
 و نیز سلطان محمد حاکم بنگالہ و دیگر افغانان کہ ہر یک دعویٰ بادشاہی داشت بدفعات
 عرصہ پیکار آراستہ و در بہشت و دو جنگ سلطانی کارنامہ ہائے رستمیانہ بظہور رسانید
 ہمہ جا غالب آمدہ و اسلحہ فتح و نصرت برافراستہ بود از خبر شنقار بادشاہ جنت آرمگاہ
 خیال فاسد بخاطر آوردہ سلطان محمد عادل را طرف پتنہ گذاشتہ و دباگرہ آوردہ قدم
 جرات پیش نہاد سکندر خان و قباخان گنگ و دیگر امرائے بادشاہی را شکست دادہ
 اگرہ را متصرف گشت و از انجا بدلاوری و دلیری تمام بدہلی رسید تری بیگ خان و
 دیگر امرائے بادشاہی کہ در دہلی بودند تاب مقاومت نیاوردہ بانگ جنگ فرار نمودند
 آن بقال بدمال با پنجاہ ہزار سوار و ہزار و پانصد فیل و پنجاہ و یک توپ کلان و پانصد ضرب
 زن و دیگر توپ خانہ گران پائے ثبات و استقرار در دہلی افشرد و انہی مقدمہ در مقام جالندہر
 بعرض والار رسید خاقان زمان کہ در صفر سن دانش پیرانہ داشتند از استماع این خبر ہم
 سلطان سکندر موقوف داشتہ از نواحی جالندہر بقصد استیصال بقال بے اعتدال نہضت
 فرمودند و امرائے بادشاہی از اطراف و جوانب بموجب طلب در حضور اقدس آمدہ
 حاضر شدند تری بیگ خان کہ از ہیمنون شکست یافتہ دہلی را گذاشتہ بود در ساحت بہتر
 بلازمست رسید چون بہرام خان خانخانان اورا ہم چشم خود میدانست درینولا کہ بحسب

تقدیر بر شکست افتاد و پیرام خان اورا بکروفریب بمنزل خود آورده بقتل رسانیده معروض
اقدس گه دانید که ہزیمت امر او شخ ہیمون محض از تفاضل تردی بیگ خان رودادہ از نہیت
کشتن او عبرت دیگر امرائے ہمت دانست خاقان زمان اغراض فرمودہ چیزے بزبان
نیاز وند و انا بخامتوجہ پیشتر شدند و عا کر منصورہ بسر کردگی سکندر خان افز یک برسم
منقلا دستوری یافت ہیمون کہ از ہزیمت بادشاہی و تنخیر آگرہ و دہلی خیرہ و دیر شدہ دم
نخوت میزد از استماع نہضت موکب والا از دہلی روانہ گشت و توپخانہ را کہ اعتقاد قوی
او بود پیشتر از خود در حوالی پانی پت فرستاد کہ در ان مکان نصب کردہ اما دہ پیکار شوند
مردم بادشاہی کہ برسم منقلا تعین شدہ بودند جرات و جسارت نمودہ توپخانہ اورا بتصرف
خویش در آوردند و انیمنی بموجب دل شکستگی بقال و دلاوری لشکر اقبال گردید ہمدین
اشنائے ہیمون بدلیری تمام در حوالی پانی پت رسیدہ اتفاق کارزار افتاد و لیوان قوی
دل مانند شیران زنجیر گل از طرفین داد و مردانگی دادند و ہنگامہ جانفشانی و جانستانی
گرم کردند برق صمصام خرمین بہتی بیاری را پاک بسخت و شعلہ تیر جگر و وز وجود اکثرے
را بر دوخت ہیمون غالب آمدہ فوج بادشاہی را شکست دادہ بر حوضہ فیل در صدد فراہم
اوردن یلجا گردید از انجا کہ منشی ارادت ازلی مشور خلافت ابدی بنام نامی بادشاہ فلک
بارگاہ نگاشتمہ و ہندس قدرت لم یزلی طفرائے سلطنت جاویدی باسم گرامی انحضرت
مثبت کردہ بود و قضا را تیر غضب الہی از شخصت تقدیر جستہ در حدقہ چشم ہیمون بید
از کاسہ سر او در گذشت و باور عونت و پندارش از ان روز نہ بیرون رفت و از غایت
در دوج خود را در صندوق حوضہ فیل پنهان گردانید ہمراہش چون سردار را ندیدند بیدل
شدہ عنان عزیمت از دست دادہ متفرق گشتند و بعد فتح و نصرت شکست درست
بر لشکر او افتاد و عا کر بادشاہی کہ مغلوب گشتہ سراسیمہ حال بود چون این عطیہ غنی مشاہد
کردند پس از ہزیمت عظمت عنان نمودہ بتاراج اسباب و رفعت واسپ و فیل لشکر
غنیہ پر و اختمد ناگہان شاہ قلیخان محرم نزد یک فیلے کہ ہیمون بران نیم جان افتادہ بود رسیدہ
خواست کہ فیلان را کشتہ فیل را کہ با ساز مکلف بود بدست آورد و فیلان از بیم جان مان
خواستہ بودن ہیمون در حوضہ ان فیل نشان دادہ شاہ قلیخان ازین مژدہ خوشوقت شدہ
فیلان را مہربانی نمودہ ان فیل را با فیلان دیگر گرفتہ روانہ گردید و ایات عالی از سراسر گہر وندہ

کوچ فرموده بلشکر منقلان پیوسته بود که نوید فتح و ظفر بعرض رسید و بعد از زمانه
 شاه قلیخان همیون را دست برگردن بسته ملازمت حاضر آورد و موجب شادمانی
 اقدس گردید هر چند همیون بر افتخاران جنگ کرده منصور شده دلیر و خیره گشته بود از
 رعونت میگفت که هرگاه بر افتخانی که لشکر بیکران داشتند فتح کرده باشم این بادشاه
 خور و سال باین قلت لشکر کجای تاب مقاومت تواند آورد اما نخوت او باعث وبال او گشت
 و اقبال بادشاهی غالب آمده آن متکبر را دستگیر نمود و قلم

بوم چه باشد که بچنگ دراز طعنه برد از دهن جبره باز
 گیر که سگ هست بر آهو دلیر پنجه نخواهد زد آن آختر بشیر

بعد آمدنش در حضور اقدس هر چند از سخن پرسیدند از حجاب خجالت یا از عدم قدرت
 یا از شدت وجع زخم یا از غلبه صلابت بادشاهی توانست سخن سرگشت بلیت
 کسی را که از بیم شد دل زجا توانائی پاسخ ارد کجا
 بعضی از امرا التماس نمودند که آن حضرت از دست مبارک بقصد غزا و حصول ثواب
 ظم شیر بران مقهور اند از ندانند مودت تیغ خود بخون اسیری اودن نه از این مردی
 است بیست

تیغ خود از خون این ملعون چرنگین کنم چونکه رستم پیشه ام ان به که بر اعدا کنم
 دران وقت بیرام خان نظیر مرضی اقدس داشته بعرض رسانید بیست
 چه حاجت تیغ شاهی را بخون هر کس را بون تو بنشین و اشکوت کن بچشم یا با بروی
 این را بگفت پیشدستی نموده بمصمم خون اشام تن او را از بار سزنا پاک سبک جداخت
 و عرصه هندوستان را از خس و قاشاک وجود خصیان آلودش پاک گردانید سر او را بکابل
 و تن او را بهلی فرستاده بر دار کشیدند بیست

سنگ در دست و مار بر سر سنگ نذر دانش بود قیاس درنگ
 آنحضرت بعد قتل همیون بقال باستعمال کمال روانه شده در دارالملک دلی نزل اقبال
 فرموده جشن شادمانی ترتیب دادند و بر سر بر جهاننالی جلوس فرموده در فراهم آوردن
 پراگندگی های امور سلطنت مقید شدند و مجد و اسواد اعظم هندوستان از فروغ
 عدالت و انوار عدالت و دقتی تازه و انتظامی سببه اندازه پذیرفت امرای که مصدر

ترودات نمایان و محاربات شایان شده بودند بختاب لایق و جاگیر مناسب سر فرار گشته
برائے نظم اطراف ممالک دستوری یافتند مولانائے ناصر الملک عرف پیر محمد خان بضبط
ولایت میوات تعیین گشته پدیمون را که پیر شتا و ساله بود از قصبه یواڑی مسکن او گرفته آوردند
و ناصر الملک او را رہنمائے دین اسلام کرد او جواب داد که هشتاد سال عمر گرانمایه و کوشش
خود بهر برده و باین خویش آفریدگار را پرستش نموده اکنون که دے میش نیست چگونه
ترک دین خود نموده اختیار دین دیگر نمایم ناصر الملک جواب او را بزبان شمشیر حواله کرده
اورا از هم گذرانید.

در بیان فتح قلعه مانکوت و اخراج سلطان سکند و نفع شش تن افغانان از ملک

چون بعضی متدسی رسید که سلطان سکندر از کوهستان برآمده در ولایت پنجاب شروع
تجلیل مال نموده و دران دیار فتنه و آشوب روداد آن حضرت قلع و قمع او ضرور دانسته
از دارالملک دہلی بسمت پنجاب نهضت فرموده بعد قطع مراحل در قصبه و مہری کہ الحال
بنور پور مشہور است اتفاق نزول اجلال افتاد راجہ رام چند مرزبان نگر کوت و دیگر راجہا
درایان کوهستان بلازمست اقدس بسمیدہ کر خدمت بر بستند در انوقت حضرت از
دیوان لسان الغیب تقاضا دل جستن این بیت مژده رسان فتن و نصرت گشت طیت
سکندر را منی بخشند ابے بزور و زرمیسر نیست اینکار

ازین بشارت خوشوقت شدہ متوجہ پیشتر شدند و پایان قلعه مانکوت کہ سلطان سکندر در آن
ان متخص بود نزول فرمودہ محاصره کردند و جنگ تفنگ بیان آمد سلطان سکندر از
خبر کشته شدن ہیمنون بقال و فتح عساکر اقبال گسته خاطر و شکسته بال بود در نیولا باو خبر
رسید کہ سلطان محمد عادل در نواحی پناہ گدہ اقامت داشت خضر خان ولد سلطان محمد خان
سورسکہ و خطبہ بنام خود کردہ و سلطان بہادر خطاب نمودہ با انتقام خون پدر خویش کہ در
جنگ ہیمنون کشته شدہ بود بسلطان محمد عادل جنگ کردہ غالب آمد و سلطان محمد عادل
در رزمگاہ کشته شد و ہنگامہ افغانان یکبارگی سر و شد ازین اخبار سلطان سکندر بیدار
پاگردیدہ عنان ہمت از دست و قوت مردانگی از دل فرہوش شدہ بجناب بادشاہی زبان
عجز و انکسار کشودہ استہ عام نمود کہ یکے از بندہائے درگاہ والا آمدہ دست گرفته ملا

در حضور اقدس حاضر گرداند بموجب التماس او میر شمس الدین انگه خان و مولانا نائے ناکر
برائے تسکین خاطر و اور دش رخصت یافتند و فرستاده را با عزاز دریافتہ التماس نمود
کہ مصدر تقصیرات عظیمہ شدہ امر و سہ آن ندارم کہ در حضور اقدس رسیدہ عند غای
نایم بالفعل پسر خود را بعتہ فلک رتبہ میفرایم بعد چند گاہ خود نیز بجناب والا رسیدہ
ناصیہ سائے عبودیت خواہم شد چون انبغی معروض مقدس گشت التماس او با جابت
مقر و نگر دید و حکم شد کہ سلطان سکند بطرف قنہ رفتہ ان ولایت را از امتحان برادرہ
مستصرف شود و پسرش در حضور والا رسیدہ خدمت بجا آورد و برین شرط سلطان سکند
پسر خود را بدرگاہ والا فرستادہ خود بہمت قنہ رفت و بعد دو سال در بہان حدود مسافر
ملکہ شہینہ گردید و در فتح سال دوم از جلوس و الاستخ قلعہ مانکوت و اخراج سلطان سکندر
و امنیت در ولایت پنجاب و حصول جمعیت خاطر اقدس از انتظام مہامان دیار
صورت بست ۴

در بیان عہدالی ہار خان خانان پیرام خان خراج اوار مالک محروسہ

چون حضرت خاقان زمان بقاصنائے عمر در امور جہانبانی کم تر اشتغال می ورزیدند و تہائی
مہاربت مالی و ملکی پیرام خان خانان و اگذاشتند اقتدار و رتبت خانخانان نہایت بلند گردید
و از درجہ و کالت و امیر الامراسے در گذشت و دست تصرف و پرہیز کار خانجات و در
تمامی معاملات قومی مطلق گشت و قدر این دولت ندانستہ مصدر بعضی امور ناایق و غیر
مستحسن گردیدہ از روسے مستم شریکے منصب ہائے موفور و جاگیر ہائے معمور بملازمان
خود بخویر نمودہ بہ بندہ ہائے بادشاہی ساوک ناپسندیدہ در پیش کرد و آن حضرت را خورد
سال تصور نمودہ نصرت بر مخالفان و نظم امور جہانبانی را از سعی خود میدانست و از
گستاخیہائے عظیمہ او آنکہ تردی بیگ خان را کہ از امرائے کبار بود و بحکم اقدس بقتل رسانید
و صاحب بیگ را کہ از ملازمان والا بود بے اطلاع آنحضرت کشت و مولانا نائے ناصر الملک
کہ از وابستگان او بود و مقتضائے خدایات پسندیدہ مورد عنایات اقدس گشتہ
و آنحضرت او را بسید میخواستند از منصب معزول کردہ روانہ کعبتہ شد نمود و بچنین با اکثر
بندہ ہائے بادشاہی درشت پیش می آمد و فیل خانہ سرکار والا گرفتہ خود بخویر بملازمان خویش

سپرد و بر بعضی کار خانجات دیگر نیز دست تصرف و از کرده معینار و زسے سیکے از
 فیلمان مست سرکار والا بے اختیار فیلبان بر فیلم پیرام خان و ویده آن فیلم را کشته بود
 پیرمخان مراعات ادب منظور نداشته فیلبان بادشاهی را بقتل رسانید و نیز و زسے پیرمخان
 ده کشتی نشسته سیر و دیار جمائی نمود یکے از فیلمان سرکار والا در جوشش و غروش مستی بدیا
 در آمده سرکشی آغاز کرد چون کشتی نزدیک رسید فیلم بجانب کشتی و وید اگر چه فیلبان فیلم
 را بزد و قوت خود نگا داشت اما از میخی پیرامخان را و ابمه از طرف آنحضرت بخاطر راه یافت
 آنحضرت باکستماع این خبر فیلبان را بسته نزد خان فرستاده اظهار غایات فرمودند از آنجا که لایم
 اوبار او نزدیک رسیده بود سرکشته ادب حفظ توره از دست داده ان فیلبان بیگناه را از آنجا
 کشت و سوائے آن بمراتب متشابه ادبی گردید بسمت

چو بخت بد کے را پیش آمد کمند کارے کے گردن را نشاید

از سنوچ اینچنین امور غیر مستحسن مزاج اقدس بر اشفت و ترک مدار نمود و مدتی سیر مدافع
 شدند بعد چند گاه با چندی از امارا به بهار شکار از اگره برآمد و مدتی رسیدند به شهاب الدین خان
 صوبه دار و ملی این راز سر بسته در میان آوردند و فرامین جهان طاع با امرائے که با طاعت مالک
 بودند صادر شد که خاطر اقدس از پیرامخان متغیر شده امور سلطنت بر دست است خود
 گرفته هر کس آمده بدرگاه والا حاضر شود و میرشمس الدین محمد انکه خان را از بهیر و طلبداشته
 علم و تقاره و متن و طوغ و منصب پیرامخان با در محبت فرمودند و اکثر امارا از اطراف آمد و حاضر
 شدند و امرائے که نزد پیرامخان بودند از جدا شده در حضور مقدس رسیدند چون این خبر
 پیرامخان رسید عجز و نیاز و معذرت بسیار نوشت آنحضرت پیغام کردند که آمدن او در حضور
 مناسب نیست بهتر است که روانه مکہ معظمه شود و بعد از آنکه بخیریت مراجعت نماید مورد
 الطاف بے اکناف خواهد شد بالضرور پیرامخان حسب ظاهر رخصت بفرجهاز حاصل نموده
 از اگره برآمد و رسیدن در میوات پسر سلطان سکندر افغان و خاندی خان سور را که با
 او بودند رخصت داد که در ممالک محروسه خلل اندازند و خود را و ده پنجاب شود آنحضرت باطلاع
 این خبر فرمان نصایح بنیان صادر فرمودند پیرامخان موعظت با و شاه در دل نیاورده و در بیگانه
 رفته چند گاه پیش رائے کلیان مل زمیندار انجا بوده بسمت پنجاب روسے آورد و در پاره
 از روسے کار خود بر داشته حریق بغی و زبیده براه بهتند و تبار و پنجاب رسید

آنحضرت میر شمس الدین محمد اٹکہ خان را با امرائے دیگر بتدافع اوتعین نمودند و رایات عالیات نیز از پے اواز دہلی نہضت فرمودند اٹکہ خان گرم و چست مشتافتہ در رسید و در میان تلج و سیاه در حوالی موضع گونا جو رتباع پر گھنہ و ادک اتفاق تلماتی عساکر طرفین افتاد و جنگ واقع شد محاربہ عظیمہ روداد بیرامخان غالب آمدہ بر لشکر بادشاہی حملہ آورد چون زمین شاہے پایہ بود گل و لائے بسیار داشت پائے لشکریان بیرامخان بیفشرد و لشکریان اٹکہ خان از مشاہدہ اینحال مخافتان را بہشت تیر برداشتند و بسیاری را علف تیغ بیدریغ نمودند و اکثرے را اسیر کردند بیرامخان از سنوح این سانحہ تاب نیاوردہ منہزم گشت و در پناہ راجہ گنیش زمیندار دانا پور کہ در کوہ سواک واقع است رفتہ در تلوارہ اقامت ورزید و فتح و نصرت نصیب ادیائے دولت قاہرہ گردید و این شردہ در منزل سہرند بعرض الارید

بیت

صبح فیروزی مبدا از مطلع امن امان و نسیم گلشن نصرت معطر گشت ملک
آنحضرت بعد دریافت نوید فتح و نصرت براہ راست در لاہور تشریف بردہ بعد چند روز از انجا نہضت فرمودہ در حوالی تلوارہ نزول اقبال منہر نمودند کہ ہیان ہجوم آوردہ جنگ بسیار و بہزیمیت ہنہاوند بیرامخان چون صورت ادبار و امینہ روزگار خود مشاہدہ کرد از ندامت و خجالت غلیش بدرگاہ والا معروض داشتہ استدعا نمود کہ معتمدی از حضور آمدہ دست ما گرفتہ باستان قدسی حاضر سازد اولاً مولانا سائے عبد اللہ سلطان پوری المشہور بجد و مہم الملک بعد آن منعم خان تعین شد فرستادہ ما با انواع دلاسا و دلہی بیرامخان را آوردہ در و پاک در گردن انداختہ بلازمست اقدس حاضر کردند او در حضور والا گریہ و زاری بسیار کرد آنحضرت از روی شفقت رو پاک از گردنش دور نمودند و بہستور سابق حکم نشستن فرمودند و در آخر مجلس ادر وے خوشوقتی رخصت سفر حجاز دادند پس از اتمام این مہم رایات عالیات متوجہ دہلی گردید و بیرامخان روانہ مکہ معظمہ شد و این مقدمہ در سال ششم جلوس والا روداد القصہ چون بیرامخان بعد قطع مسافت در شہر ہتن از مصافقات احمد آباد گجرات رسید روزے چند بدفع ماندگی مقام نمود مبارک خان نامی افغان لوحانی کہ پدرش در جنگ ماچی وارہ کہ افغانان را با بیرامخان رودادہ بود کشتہ شد نزد موسی خان حاکم انجا قیام داشت باہتمام خون پدر قصد بیرامخان بخاطر آورد اتفاقاً روزے بیرامخان بسیر کو لائبہ بزرگ کہ در میان

آن نشین بود کشتی نشسته رفت هنگام مراجعت ازان نشین چون کمنار رسیده از کشتی برآمد
 مبارک خان مذکور با چهل افغان دیگر رسید چنان نمود که بقصد ملاقات میرود چون نزدیکی
 چنان جدمهر بر پشت بیرامخان زد که از سینه برآمد و دیگر شمشیر زده کارش تمام کرد جمعی از
 فقرات قالب خوانی او را که درجه شهادت یافته بود برداشته در حوالی مقبره شیخ حسام الدین
 خلیفه شیخ نظام الدین او را بنجاک سپردند بعد ازان استخوانش بمشهد مقدس رسید و این باغی
 تاریخ شهادت اوست رباعی

بیرام بطواف کعبه چون بست احرام رسید کعبه کار او گشت تمام
 تاریخ وفات او چو بستم از عقل گفتا که شهید شد محمد بیرام
 میرزا عبد الرحیم پسر بیرام خان که سه ساله بود در حضور اقدس رسیده مورد الطافت بیکران
 گشت آنحضرت دست نوازش بر فرق روزگارش انداخته بخطاب میرزا خانی سرساز
 فرموده منظور نظر تربیت فرمودند رفته رفته بخطاب فرزند بر خوردار خانشانان سپه سالار
 و منصب پنجهزاری که در آن زمان زیاده ازان منصب و خطاب بنود فرق عزت برافراخت
 و مصدر کارهای نمایان و خدمات شایان گردید چنانچه فتح ولایت گجرات و تهته و دکن
 او کرده و بعد فوت راجه تودرمل نظم و نسق امور وزارت اعلی با و تعلق یافت و خانشانان که به
 نزاکت طبع و اشعار غریبه و همست عالی و سخاوت فطری و شجاعت ذاتی در هندوستان
 شهرت دارند همین است القصه چون بیرام خان از میان رفت آنحضرت بنفس نفیس بپیرنجام
 مهام خلافت و جهانداری و قلع و قمع عدوان و مخالفان متوجه شدند *

در بیان تسخیر ولایت مالوه

چون باز بهادر ولد شجاعست خان المشهور بجاو دل خان افغان که از امرائے کبار شیرشاهی
 بود در ولایت مالوه حکومت با استقلال داشت از سستی جوانی و لذات جسمانی و صحبت
 زنان و مجالست نسوان بسر بردی و بسیاری از اثاث صاحب جمال و دلبران با غنچ
 و دلال فراهم آورده بمشتهیات نفسی و مستحظات بهیمی پرداختی از جمله ان نازنینان پرستی
 نام معشوقه بود که نعمه حسن و حسن نعمه او شور در عالم انداخته و صیت خوبی و وطنه محبتی او
 در اطراف عالم و اکناف گیتی رسیده بود و منظم

بخنده از ثریا نور میرنجیت نیک از پسته پر شور میرنجیت
 بگلزار رخس از مشک افی گرفته آتشیان زانغی باغی
 مکمل ز گش از سرمه ناز ز ترکان بر جگر ناک انداز
 دو لعلش از تبسم در شکر ریز و دانش در تکلم شکر آمیز
 بزیر چرخ کس پیدانه گردد که رویش بید و شیدانه گردد
 باز بهادر نقد و جان و دل در راه محبتش خدا کرده خود را گرفتار دام عشق او ساخته بقایب
 بے بدل و نقشهای بے نظیر که در زبان هندسی خود سے بست نام خود و در پستی دران
 اشعار لازم و ملزوم میکرد و شبانه روز با مستعار نقشه و سرود اوقات عزیز را که معدوم ببدل
 و مفقود العوض است صنایع میکرد و از آنجا که سرود و نغمه مرد و داهل دلاں پاک نهاد و مقبول
 از باب فنق و فن و قوت بازو سے ہوا کے نفس ہنگامہ آرائے شہوت و ہوس پیشکار
 نفس امارہ و دستیار خواہش زیانکار ہ بلند سادایت بدستی و شیدائی علم انسان از
 ہوا پرستی و سودائے الحق سرودیت کہ روحن بر آتش شہوت و بد کرداری انداخته تار و
 پود عفت و پرہیز گاری بر ہم ساخته و سرودیت کہ در دل بوالہوسان ہنگامہ بدستی
 آراستہ و در باطن بد و در نان علم ہوا پرستی بر افر کشتہ ان مستغرق کج لذات نفسانی
 و سرود و نغمہ ہمیشہ اشتغال میداشت و دایم آخر سے بود شبانہ در شراب و در زانہ
 در خواب بسر می برد از غفلت و بے پروائی روز از شب و شب از روز نمی شناخت

ہیست

بنائے دولت آنکس فلک خراب کند کہ شام میخورد و صبحگاه خواب کند
 چون بدست یہائے او پراگندگیہائے ولایت بعرض مقدس رسید عسا کہ منصورہ بسر کردگی
 ادہم خان بستیصال ان بد مال و تخییر ولایت مالوہ تعین فرمودند ادہم خان بعد لے
 مراحل و در حالی شہر سارنگ پور کہ دارالایالت او بود رسید باز بہادر کہ بظلمت و بستی
 زندگانی میکرد و سقتہ مطلع گردید کہ چویش فیروزی شہر ادرا محاصرہ کرد بناچار صفوف
 آراستہ آمادہ پیکار گردید و باندک زد و خورد راہ فرار پیش گرفت ادہم خان بعد ہزیمت
 او بہ شہر درآمدہ بفرام آور زن خراین و وقاین خصوصاً ہر سانیہن و لبران عشوہ ساز و
 پاتمان باکر شہ و ناز مکتید گشت بعد غلبہ و فتح و عین و بدست آوردن حرم خانہ گلزار

بجست و بویے روپ متی معشوقه او فرستاد چون باز بهادر در هنگام انہزام کسان خود را برآ
 جوہر و قتل حرمانہ خود برسم ہندوستان کہ در چین حوادث عورت را بہ تیغ بیدریغ میگذرانند میاد
 محوطہ آتش می سوزانند فرستادہ بود ان سنگین دلاں دیوترا و نقش چند لبتان پری سکر
 را باب تیغ از تحتہ ہستی پاک شستند و رتم وجود یگناہان از ورق روزگار بکذ لک بیداد
 محو ساختند و سنگین دلی کہ برائے قتل روپ متی رسیدہ تیغ اختہ چند زخم کرد ہنوز کارش
 با تمام رسیدہ بود کہ لشکر منصورہ در رسیدہ دادا انقدر فرصت نشد کہ کار روپ متی باتمام
 رساند ان طاؤس نیم بل را پیش ادہم خان حاضر آوردند آن نازنین پختہ کار التماس نمود کہ
 زخمہائے کاری دارم بالفعل مرا در غانہ شخضے نگاہدارند بعد التیام جراحت بخدست حاضر
 میثوم ادہم خان نظر بر جراحت ہائے او داشتند در غانہ شیخ عمر درویش کہ بخدا پرستی
 و تقوی و ریاضت دران دیار مشہور بود گذاشت روپ متی در میان عورات و اہل بیت
 درویش بسر بردہ معالجہ نمود تا انکہ جراحت او اندمال یافت لیکن زخم درونی او کہ از فراق
 باز بہادر داشت بناسور گرایداری زخم نمیشد و تفنگ و جراحت گرز و سنگ منہل
 میشود اما زخم عشق و محبت و دور و بجز و مفارقت بعد مرہم افعلاطونی و ہزار داروسے
 لقمانی التیام نمی پذیرد **مصرع**

زخم ہجران نشود بہ زہاد اے حکیم

تا انکہ ادہم خان از غایت شوق پیوستہ از خوشبر میگرفت و انتظار صبح وصال اوی برد
 چون روپ متی صحت یافت و آب بر سر ریخت و بیچگونہ جائے عذر مانند التماس خشک
 و غبر و کا فور نمود تا خود را ارستہ و خوشبو نیہا بر بدن مالیدہ بخدست شتابد و ہم خان
 کہ فریفتہ جمال و شیفہ وصال او بود فی الفور کا فور و خوشبو نیہا بے دیگر فرستاد
 او در وفائے عشق باز بہادر گفت دست کا فور خوردہ چادر بر سر کشیدہ چنان بخواب
 رفت کہ دیگر بیدار نگشت **منظم**

خاشاک ضعیف پیش سوزد

زن ز آتش عشق پیش سوزد

عشق است کہ جان بین توان داد

خوش آنکہ براہ عشق جان داد

بر مترصدان اخبار پوشیدہ نمازد کہ بلا و مالوہ مکی است و سیح و ولایتی است اباوان
 و فراغ ہمہ وقت حکام ذیشان دران دیار بودہ اند و را چاہائے کبار و رایان نامدار

مثل راجہ بکرماجیت کہ دارتاریج اہل ہند برابتلئے ظہورسلطنت اوست و راجہ پہوج
و غیر ملک کہ تاحال حکایات ناندہ و اوصاف حمیدہ انہا بر زبان عالیان جاریت بحکومت
افولایت امتیاز داشتہ اند و از زمان سلطان محمود غزنوی ظہور اسلام دران دیار
شدہ و از سلاطین دہلی سلطان غیاث الدین بلبن بران استیلا یافتہ ازان زمان در تصرف
خواقین دہلی بودہ چون سلطان محمد شاہ بن سلطان فیروز شاہ جمعی را کہ در ایام ادبارش
رفاقت و ہمراہی کردہ بودند بعد جلوس براورنگ جہانبانی رعایت کردہ چہارکس را چہا
ولایت دادہ و آن چہارکس سلطنت رسیدند اعظم ہمایون ظفرخان گجرات و خضرخان
ہملتان و دیپالپور و خواجہ سرو و خواجہ جہان کہ خطاب سلطان الشرق یافتہ بود بکونپو
و دلاورخان بالوہ چنانچہ سابقاً بقید قلم در آمدہ۔

از ابتداء سلسلہ ہجری دلاورخان بحکومت ولایت مالوہ قیام داشت چون سلطان محمد
شاہ رحلت نمود و در ہندوستان ہرج و مرج بوقوع آمد و ہر یک امرا بہر ناحیت کوا
حکومت برافراشت دلاورخان نیز از مالی دہلی انحراف ورزیدہ بطریق سلاطین سلوک ملک
واری نمود مدت حکومت بست و پنج سال۔

سلطان ہوشنگ شاہ بن دلاورخان سی سال۔

سلطان محمود بن سلطان ہوشنگ شاہ یک سال و چند ماہ۔

سلطان محمود خلجی امیر الامرائے سلطان ہوشنگ شاہ بود و خواہرا و در جبالہ جیت
سلطان محمود بودہ سلطان را از ساقی زہر دہانیدہ بر سبند حکومت شکن گشت و تمام ولایت
بوندی و ماروار بزر و شمشیر گرفت ایام حکومت سی و دو سال۔

سلطان غیاث الدین بن سلطان محمود خلجی سی سال۔

سلطان ناصر الدین بن غیاث الدین چارہ سال و چہار ماہ و ستر روز۔

سلطان محمود بن سلطان ناصر الدین بست سال و دو ماہ۔

(۱) محمد شاہ۔ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۴۰ *

(۲) سی و چہار سال۔ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۵۴ *

(۳) سی و سہ سال۔ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۵۸ *

(۴) یازدہ سال و چہار ماہ و سہ روز فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۶۲ *

سلطان بہادر شاہ دہلی گجرات سلطان محمود را در معرکہ کشتہ ولایت مالوہ متصرف شد
ایام حکومت او شش سال۔

ملو قادر شاہ از امرائے کبار سلاطین آن دیار بود بعد فوت سلطان بہادر شاہ کہ ولایت
مالوہ از فرمان رویان خالی گردید و او غالب آمدہ سکہ و خطبہ بنام خود کرد و در زمانے کہ حضرت
نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ بطرف مالوہ نہضت فرمودند شیر شاہ کہ درین ایام آغاز خروج
او بود بہ ملو قادر شاہ نوشت کہ بطرف آگرہ آمدہ غلط اندازد و مہر بر روی نامہ ننود و دینیز
جواب آن را نوشتہ مہر بر روی رقیمہ کرد شیر شاہ از نیمنی براشتفت و بعد استیلا برد
سواری کرد قادر شاہ تاب مقاومت نیاوردہ آمدہ ملاقات کرد و عوض مالوہ ولایت بکھنوتی
با و مقرر گشت روزے از منزل خود سوار شدہ بملاقات شیر شاہ میرفت جمعی از مغول کہ
در معارک بدست کسان شیر شاہ اسیر شدہ بودند تمیمی گویا ریلداری می کردند و مورچل
می بستند قادر شاہ ہراسید کہ مبادا شیر شاہ بہن نیز بچنین سلوک نماید ازین ہراس گرختہ رفت
ایام حکومت او شش سال و پنجماہ۔

شجاع خان عرف شجاع خان افغان نایب شیر شاہ دوازده سال
ویک ماہ۔

باز بہادر افغان عرف بازید خان بن شجاع خان دہ سال و دہ ماہ و بست و
سہ روز۔

از ابتدائے ۹۶۰ لغایت ۹۶۷ ہجری مدت یکصد و ہفتاد و یک سال ولایت
مالوہ از حکومت سلاطین دہلی بیرون ماند و درین مدت بعضی اصالتاً و بعضی وکالتاً دران
ولایت حکومت کردند القصبہ چون ادہم خان کامیاب فتح و نصرت گشت و خزائن و
دھان فراوان و چین ولایت وسیع بدست او افتاد بخود مغرور گشتہ سراز اطاعت
بادشاہی بر تافت و آنچه از نقد و جنس و فیل خانہ و توپخانہ و حرمانہ باز بہادر بدست آورد
ہمہ را بتصرف خویش در آوردہ از انجملہ چیزے بدرگاہ والا ارسال نہداشت و بدستانہ
سلوک در پیش نمودہ حق نعمت پروردگی و حقوق دولت رسیدگی را بر طاق انسان
نہادہ راہ پیمائے با دیہ انحراف دینی گردید لاجرم حضرت بادشاہ خود بدولت متوجہ ولایت

مالوه شدند چون نزدیک قلعه گاردون که تا حال مفتوح نشده بود رسیدند و در طرفته امین آن
 قلعه تسخیر در آورده متوجه پیش گردیدند و ادهم خان که از هنر هفت نموکب والا خبر نداشته
 و بقصد تسخیر قلعه مذکور از شهر سارنگپور بدرآمده بود و ناگهان بے سابقه خبر ایات عالیات
 بنظرش در آمد عجالتاً روانه شده بے اختیار از اسب فرود آمده بملازمست مقدس
 مشرف گشت و آنحضرت در سارنگپور نزول اقبال فرموده شب در منزل ادهم خان بسر
 بردند و از ممشکش و نیاز بتقدیم رسانید و نسی چند در اینجا اقامت ورزیدند بعد جمعیست
 خاطر از نظم و نسق آن ولایت ادهم خان را بدستور سابق بحال داشتند معادست بتقرآن
 اگر فرمودند بعد چند گاه عبداللہ خان اوزبک بحکومت آن تعیین گردید و ادهم خان در حضور
 رسید چون مست باده دولت و جوانی و مدہوش شراب نادانی بود روز سه در خاص عالم
 بادشاهی بہ انگہ خان گفت و گو کرده او را بقتل رسانیدہ بقصد حضرت بادشاہ عازم حرم سرک
 حاضر گردید آنحضرت کہ در استراحت بودند از شور و غوغا بیدار گشته بیرون تشریف آورده
 روبرو ادهم خان آمدند و کیفیت واقعت شده چنان مشتے بر سرش زدند کہ مغز از
 کاسہ سر او بیرون افتاد گویا ضرب گز باور سیدہ و حاضران حضور قدسی بموجب حکم دالا
 ان سفاک بے باک را بستہ از کنگرہ قلعه انداختند و جان بحق تسلیم کرد و منظم
 بیاید سوختن ز آتش خسی را کز و خاسے خلد و در دل کسی را
 اگر سلطان نفرماید سیاست زندہ هر کس بخود لاف ریاست

در بیان تسخیر ولایت گجرات

این ولایت بامین دریائے بہت وسندہ واقع است مرزبان آن ولایت بطور خود
 بود گاہے اطاعت فرمان روائے دہلی نکرده و در بعضی توابع نوشتہ اند کہ آن ولایت
 از قدیم داخل کشمیر بود سلطان محمود غزنوی آن را تسخیر در آورده بیکے اثر امرائے خویش کہ از
 میان زادگان گجرات نام داشت مسپر و از ان زمان نسل گجرات بران قابض بودہ حکومت
 باستقلال کردند شہر شاہ و اسلام شاہ مدتی تسخیر آن ولایت ترودات نمودند و قلعہ رہتاس را
 بر سر حد احداث کردند تا جماعۃ گجرات عاجز شدہ مطیع شوند اصلاً کار پیش رفت آخر الامر
 سلطان سلاطین گجرات را صلح نمود و درین سلطان سانگ و کمار خان پسرش

آمده ملاقات کردند اسلام شاه انہارا دستگیر کرد و قلعہ گوالیار فرستاد و سلطان آدم برادر
سلطان سارنگ بر سندن حکومت نشسته متواتر جنگ کرده بقوت شجاعت ولایت خود
مضبوط نگاهداشت و اسلام شاه بے نیل مقصود برگشت نوبتے اسلام شاه فرمان داد
کہ زندان خانہ گوالیار را کاواک کرده و از باروت انباشته آتش زنند فرمان پذیران بموجب
الامر عمل آوردند تمامی زندانیان و سلطان سارنگ از باروت بہوایریدہ بعالم نیستی شتافتند
بقدرت الہی کمال خان پسر سلطان سارنگ در گوشہ زندان خانہ سلامت ماند بہیت

کان را کہ ہست حفظ الہی نگاہبان از گروہش سپہر نیاید بروزیان
بعد انقطاع رشتہ دولت افغانان کمال خان از قلعہ گوالیار خلاصی یافتہ در بندگی در گاہ
آمده در جنگ ہیمون و دیگر محاربات ترددات نمایان کردہ مورد الطاف بادشاہی گشت
و استدعائے ولایت موروثی خویش نمود فرمان والا بنام سلطان آدم صادر گشت کہ چون
او در صورت دستگیر کردن کامران میرزا در خدمت حضرت بادشاہ جنت آرام گاہ مجلس
نیکو خدمتے بظہور رسانیدہ و دم از اطاعت این خاندان والا شان میزند از روی فضل و
کرم نصف ولایت بروسلم و ہستہ شد باید کہ نصف ولایت بہمدہ کمال خان کہ وارث
الملک است و خدمات شایستہ بجا آورده و اگذار و سلطان آدم بمقتضائے برگشتگی
بجنت سر از حکم والا بر تافتہ بموجب فرمان عالی شان عمل نیاورد لہذا میر محمد خان کلان برادر
اتکہ خان و دیگر امرائے متعین پنجاب باستیصال آدم و اعانت کمال خان مامور شدند
سلطان آدم قدم جرات از اندازہ حد خود بیرون نہادہ تا قصبہ ننگران این روی آب
بہت رسیدہ بجا کہ منصورہ جنگ کردہ منہزم گشت میر محمد خان متعاقب رفتہ تمام آن
ولایت را مضبوط در آورده داخل ممالک محروسہ نمود حضرت خاقان زمان از روی
کمال عنایت تمام و کمال الملک بکمال خان مرحمت فرمودند و سلطان آدم باکل اخراج
شد بہیت

بجائے کہ شیران براند جنگ چہ یاران کہ روبہ بایستہ جنگ

در بیان رسیدن زخم بجسرت بادشاہ

روزے آنحضرت بزیارت روضہ منورہ شیخ نظام الدین اولیا قدس سرہ تشریف بردند ہنگام مراجعت چون بچہار سوسے شہر رسیدند یکے از خون گرفتہ در کین گاہ بود تیرے بجانب آنحضرت انداخت و برکت راست مبارک قریب بیک وجہ نشست غریب از ہنہا حاضران برخاستہ و ان سفاک را دستگیر کردہ حاضر آوردند و در پے تفحص حال شدند حکم فرمودند کہ از تفتیش حال مبادا مردم را ناحق در بلا اندازد جہان را از لوث ہستی او پاک سازند فرمان پذیران ہمان دم اورا بقتل رسانیدند و آنحضرت با وجود این چنین زخم سخت ہمان طور بہ تکیں و ثبات تمام اسب سوارہ بدولت خانہ تشریف آوردند و حکما بمعالجہ پرداختند در عرصہ ہفت روز زخم اندمال یافت و ثانی اکال ظاہر گشت کہ آن بے سعادت قتل نام غلام شرف الدین حسین میرزا نیزہ آنحضرت بود کہ اورا میرزا از روے بدینتی بقصد آنحضرت فرستادہ بود بسزائے گردارنا ہموار رسید نظم

آن را کہ خدا نگاہ دارد آسیب کے برونیار
کارش ہمہ نجت نیک سازد در عرصہ خود جان گدازد

در بیان کشتہ شدن شاہ ابوالمعالی

او در زمان بادشاہ جنت آرام گاہ بوسیدہ حسن صوری و جمال ظاہری از مقربان در گاہ بود خود را از منہ زندان حضرت بادشاہ قرار میداد اگرچہ حسن صورت داشت اما بد خو بد افعال بود ہمیشہ

جیت باشد کہ نگر روی نکو خوش نبود رنگ آن گل بچپہ ارزد کہ در و بونہ

و قتی کہ در خطہ کلا نور سریر جہان بانی از جلوس و الازینست یافت جمیع امرائے درشن حاضر شدند او بعضے سخنان دور از کار اظہار نمودہ از آئین درہنم دالا عذر کردہ بود بیرامخان خانخاتان بہر تقدیر اورا دلاسا نمودہ طلب داشت و در ان انجمن بموجب حکم دلا محکوس کردہ بلاہور فرستادند از غفلت کو تو ال از لاہور گر نیختہ رفت بعد مدت باز

دستگیر گردیده و در قلعه بیانه زندانی گشت در زمانی که بهرام خان روگردان شده در آن نواحی رسید او را باز زندانیان نجات داد و در آن وقت او بیکه مغلطه رفت بعد چند سال باز بهندستان آمد و گاه دشورش بر آن گشت چون کار سه نتوانست پیش برد در کابل رفته ماه چه یکم بیگم و والده محمد حکیم میرزا را بفسون و سانه فریفته همشیره میرزا را در عقد نکاح خود در آورده در کابل صاحب مدار جمیع کار گشت و مردم را بخود کشیده بقابوے وقت بیگم را بقتل رسانیده و دم استقلال زد و بر وایام اکثرے امرائے بیگم را به نهانخانه عدم فرستاد و میرزا سلیمان حاکم بدخشان بر حقیقت حال واقف شده بموجب استدعائے محمد حکیم میرزا بر کابل لشکر کشیده و از منظر شاه ابوالمعانی فوج آراسته بقصد پیکار روانه گردید و بر کنار آب غور بند هر دو لشکر بهم پیوسته آماده کارزار شدند محمد حکیم میرزا که ازو بغایت تنگ بود در عین جنگ جلوریز خود را بمیرزا سلیمان رسانید شاه ابوالمعانی از مشاهده اینحال سر اسیمه شده و رو بفرار نهاد بدخشیان تعاقب کرده در موضع چاریکاران رسیده دستگیر نمودند میرزا سلیمان بعد فتح در کابل رسیده بعضی محال کابل بامرائے خود جاگیر داد و وصیه رضیه خود را در نکاح محمد حکیم میرزا در آورده معاودت به بدخشان نمود شاه ابوالمعانی را زنجیر کرده نزد میرزا فرستاد از آنجا که سیدزاده حق نعمت فراموش کرده مصد امور نا مشایسته شده بود میرزا او را بقصاص خون والده کار و بخلق کشید **بیست** نه هرگز شنیدم که در عمر خویش که بد مرد را نیکی آید به پیش

در بیان ولایت گدازه که ازرا گوندواله گویند

قبل ازین میچکس از خواقین اسلام بران دست نیافته بود و سم خیول سلاطین سلیمین دران دیار نرسیده در مینولاراجه دلپت حاکم انجا فوت شد و هر نراین پسر او پنج ساله قایم مقام گردید رانی در گاوتی والده او بسبب غر و سالی پسر حکومت ولایت میکردان عورت در شجاعت و فراست یکتا بود هنگام کارزار مردانه و ارکار نامه بظهور رسانیدی و دشکا شیر را بنجاک هلاک انداختی و بار عام داده امور حکومت باین نیک صورت دادی و در لوازم ملک داری و مراسم سرداری تدابیر صایبه بجا آوردی **بیست** آن نه یک زن بود بل صدر مرد بود در شجاعت و فراست مرد بود

چون صفت آن ولایت بعرض مقدس رسید آصف خان و عبدالمجید و وزیر خان
برادرش از اولاد شیخ زین الدین خوانی که حضرت امیر تیمور باو اعتقاد تمام داشتند تنخیر
آن یقین شدند آنها در انولایت رسیده صفوت مصاف آراستند و رانی در گاوتی
مسلم گشته فیل سواره در معرکه در آمده جنگ مردانه وار نمود و از دست خود تیر و تفنگ
زده بیارے را گشت و کارهای نمایان بظهور آورد و بالاخر آصف خان غالب آمده
فیروزمند گردید و شکیان رانی اکثرے کشته و خسته گشتند و بقیته السیف سرگشته
باو به هزیمت شدند رانی احوال خویش اینچنین دیده بزمار داری که بجائے فیلبان پیش
او نشسته بود گفت که بنجر آبدار کار من تمام کن او جواب داد که از من بر مخدومه جرات
نمیتواند شد آن عورت که هست مردانه داشت بر زبان آورد که مردن به نیکامی به از
زیستن بجا است این را بگفت و بدست خود بنجر خوشخوار کار خود را تمام ساخت و بالکل
آنولایت بشمشیر هست آصف خان و وزیر خان مسخر گشت نقود و اجناس بسیاری که از
حد حصرو شمار زیاده باشد بقید ضبط درآمد گویند که قلعه چو را گده ملو از خزاین و جواهر نفیس
و اجناس لطیف اندوخته چندین راجها و رایان بود و یکس از حکام انجا چیزے از انک
تصرف نکرده بلکه هر کدام در ایام حکومت خویش مبلغی بران افزوده صد و یک صندوق
امشرفی طلا سوائے زرسفید و نقره و طلا و آلات و اقسام هیاهل و متاع و اصنام طلا و
دیگر انواع اجناس بیرون از حد حصرو قیاس و هزار فیل نامی بقبط درآمد آصف خان همه
بتصرف خود در آورده چیزے از انجمله بدرگاه والا نفرستاد و از فتح و ظفر انجین ملک وسیع
و تصرف این قدر دولت مغرور شد و بنی و زید آخر کار بدرگاه والا رسید و در مهم خنجر
و دیگر مہات مصدر خدمات گشت و آن ولایت بالکل در تصرف اولیائے دولت
در آمد

در بیان قلعه تعمیر کسر آباد

در سال دهم جلوس الامطابق ۱۰۳۹ هـ اساس نهادند هر روز چهار هزار استاد کار از
سنگتراش و معمار و آهنگر و بنجار و مزدور کارگذار بکار پرداخته بعرض سی و سه برادر و دند و بنیا
(۱) در تاریخ فرشتہ جلد اول صفحہ ۴۴۴ آصف خان ہر روز نوشتہ

ان از آب درگذشت و ارتقاع بشخصت در عه رسید تا سرکنگه از سنگ تراشیده
 نمودند و این سنگها را بطریق واصل دادند که از دور بنظر نظار گویان چنان بیناید که تمام قله
 از یک پارچه سنگ تراشیده اند و همچنین بنایان چابک دست و خارا تراستان قوی پنجه
 و آهنگران آهنین باز و و بخاران سخت کوش عمارت دل کشای و منزل فرح افزای و دولت خانه
 و الارا ترتیب دادند و نقاشان باریک بین و مصوران صنعت پرداز بیدایع صنایع نیکو طوی
 نموده در صورت کارهای نگارخانه چین و گل افروزی گشتن بهارین بروی کار آوردند
 و در عرض هشت سال قلع متین و شهر عظیم که خال رخسار بلاد و روی زمین تواند شد
 صورت تمامیت یافته با کبر آباد موسوم گردید آن بمصر اقبال در وسط ممالک محروسه واقع
 است فضله دل کشایش پهلو بگش جنت می نه و اعتدال هوایش از هوای
 فرهودی سبقت می برد و بیت

هوایش دل کشا و روح پرور فضایش جان فزا و نسیم گستر

در بیان قتل علی قلیخان بهادر خان

در زمانی که پادشاه غفران پناه از عراق معاودت فرمودند در حمله لشکر شاه طهماسب که
 بمک و امدا و انحضرت نقین شده بود حیدر سلطان و علی قلی و بهادر خان پسرانش تعمیر گشته
 بودند حیدر سلطان بعد فتح قندار در وقت عزیمت انحضرت بمست کابل در اثنای
 راه بزمست تب بر حمت حق پیوست و علی قلی و بهادر پسران او در رکاب سعادت بودند
 مصدر خدمات پسندیده شدند و خطاب خان یافتند بعد رحلت پادشاه جنت آرامگاه
 چون اورنگ خلافت بجلوس خاقان زمان رونق یافت و هیومن بقال و دیگر محافل
 بدال مستاصل شدند علی قلی خان بخطاب خان زمانی سرسبازی یافت و سرکار سهیل
 بجای او مقرر گشت بمقتضای شجاعت ذاتی بزر و شمشیر و قوت مردانگی از سهیل بیاوده
 و آنروای آب گنگ بتصرف خود در آورد و بهادر خان برادرش بنیز خدمات شایسته
 بجا آورده و کمال السلطنت و مدار الممالک گردیده از آنجا که خان زمان از سعادت اصلی
 بهره و نصیب نداشت بنا بر صحبت بد ذاتان که خراب ساز اساس دولت و بنیاد فاسد پایه
 منزلت است سرکاری از اطاعت پادشاهی و آثار بغی و نافرمانی از سر میزد و فاسدی

که خلاف مرضی مقدس بوده باشد بظهور میر رسید از انجمله شاهم بیگ نام ساربان پسر
 بوسیله حسن صورت و قبول ظاهر در سلک قورچیان بادشاه غفران پناه انلاک داشت
 خان زمان باو تعلق و تعلقی ظاهر میا خست بعد رحلت آنحضرت خان زمان او را ببلاز مست
 و مدارات بجانب خود کشیده شیفنگی و آشفتگی بسیار ظاهر ساخت و کار بجائے رسید که
 پیش او کورنش و تسلیم کرده بادشاه هم میگفت چون این معنی بعرض مقدس رسید فرامیضاج
 بنیان صادر گشت که ساربان پسر را پدر گاه والا بفرستدان بدست باوه محبت و عشق
 اصلا متنبه نگشت بلکه آثار بدستی زیاده ظاهر میکرد و در نیصورت خاطر مقدس از و منحرف
 گشت و بعد مبالغه بسیار خان زمان ان پسرک را از پیش خود راند چون خان زمان آرام جان
 نامی لولی در حرم خود داشت و بموجب استدعائے شاهم بیگ آن زن نکاحی را باو
 بخشیده بود مدتی بزیر ان شاهم بیگ ماند بعد چند گاه او نیز آن زنکه را بعبد الرحمن نامی
 که از مخلصانش بوده و بالولی مذکور تعلق خاطر داشت داده بود و در نیولا که شاهم بیگ از خان
 زمان جدا گشت پیش عبد الرحمن مذکور در هر گننه زهر پور جاگیرشش آمده روزگار خود
 میگذرانید روزی در حالت مستی از عبد الرحمن طلب لولی مسطور نمود او عذر در میان
 آورد و دین باب عفت و تقوی نموده عبد الرحمن را مقید ساخته لولی از خانه برآورده گرفت
 برادران عبد الرحمن رسیده بمقتضائے حمیت جنگ کرده شاهم بیگ را قتل
 رسانیدند چون این خبر بخان زمان رسید قتل شاهم بیگ را باشاره حضرت بادشاه
 تصور نموده صریح از اطاعت بر تافت از انجا که بقوت شجاعست بر سر افغان غالب
 آمده تا ولایت اوده و رقصوت داشت و از روشی که پسر سلطان مبارز خان را که افغانان
 او را شیر شاه خطاب داده سر بشورش برداشته بودند شکست داده و نیزوز مسد گشت باو
 مفرور گشته علانیه باغی گردید و بهادر خان برادرش نیز رفته باو ملحق شد و این هر دو برادر
 بمصدر رشورش و فساد گردیده با عمت اختلال در مالک محروسه گشتند و حضرت بادشاه
 چند مرتبه به نفس نفیس خویش بر سر آنها میرفتند و جنگ در میان می آمد و بواسطت
 امرائے بزرگ تقصیرات انان معاف میگشت چون قدر نعمت پروردگی و حق دولت
 رسیدگی نشناختند با وجود بذل عنایات والا پیوسته مصدر حرکات ناشایسته
 می شدند و در مالک محروسه خلل می انداختند بالضرور آنحضرت باستیصال آن

مخالفتان بد مال قصد مصمم کرده از اکبر آباد یلغار فرموده چند شب و روز قطع راه نموده در حال
 پرچمنه بهرگز ناگهان بر سر مخالفان رسیدہ محاربه سخت روداد آن ہر دو ہرادر دل بر مرگ
 بہادہ جنگ رستمہ کردند و آن وقت ہنگی پانصد سوار و چند فیل و ظل رایت اقبال بودند
 اما ہزاران لشکر تائیدات الہی ہمراہ بود قضا را در عین جنگ اسپ بہادر خان چراغ پا نگریدہ
 او از خانہ زین بر زمین افتاد بہادمان لشکر منصور رسیدہ اورا دستگیر کردہ دست برگردون
 بستہ محضورا قدس آوردند آنحضرت فرمودند کہ اسے بہادر خان من در حق تو چہ بد کردہ بودیم
 کہ مصدر این فتنہ و فساد شدی او پیچ جواب نداد بعد بالغہ ہمین بر زبانش رفت
 کہ احمد شد علی مال مدین اثنا شہباز خان بموجب حکم والا تن اورا از بار سرسبکدوش
 گردانید **انظم**

سرسش را ہمان دم ز تن باز کرد و دو دام را از تنش ساز کرد
 سرکینہ جو از تن بد نہاد بنخبر بہ بریدہ و برگشت شاد
 پس از ساعتی کہ از نوکران خان زمان را گرفتہ آوردند اذ ظاہر کہ دیکہ فیل و دندان
 سرکار بادشاہی خان زمان را کشتہ داد و در معرکہ افتادہ است حکم شد ہر کس کہ سر فیل
 از حرام مکان بیارد یک اشرفی و ہر کہ ہندوستانی بیارد یک روپیہ انعام یا بد نہایت
 مردم سر ہائے لشکریان مخالف را بریدہ می آوردند اشرفی و روپیہ انعام یافتند تا
 آنکہ سرخان زمان آوردند آنحضرت از پشت زین بر زمین آمدہ سر نیاز بجدات
 شکر بے نیاز زمین سا کردند و سران ہر دو حرام نمک را بجانب اکبر آباد
 فرستادند و فتح نامہا با طراف ممالک محروسہ صادر نمودند از ابتدائے
 سال سویم جلوس والا لغایت سال یازدہم خلل این ہر دو برادران ماند در مینو لادر
 مباوی سال دواز دہم ممالک محروسہ از فتنہ و آشوب انہا پاک شد و از شرارت انہا
 عالمیان خلاصی یافتند **انظم**

حق صاحب نمک تہہ کردن بشکند شخص را سر گردن
 باولی نعمت از برون اسے گر سپہری بسرنگون اسے

در بیان شورش میرزایان نادیب و تخریب آنها و نیز ولایت گجرات

ابراہیم حسین میرزا و محمد حسین میرزا و مسعود حسین میرزا و عاقل حسین میرزا پسران محمد سلطان میرزا که سلسله او بحضرت صاحبقران امیر تیمور گورکان میرسد بمقتضائے بدطینتی و بدغرضی مصدر شورش میشدند و بخان زمان و بہادر خان سخن یکے نموده در ممالک محروسہ خللی انداختند و محمد سلطان میرزا پدر آنها بمقتضائے پیرانہ سری و پر گنہ عظیم پور سرکار سنہیل جاگیر خود میگذاشتند و در نیولا کہ خان زمان و بہادر خان بمکافات کردار خود رسیدند میرزایان فتنہ فساد بر زمست خود را گرفته باعث اختلال در ممالک شدند چون ریایات عالیات بسمت پنجاب نہضت فرمود قابو یافته از سنہیل برآمدہ دست بتاراج و تاخت و راز کردند و بعضی جاگیر داران را کشتہ مال و متاع و جاگیر آنها متصرف شدند و در دہلی رسیدہ قلعہ را محاصرہ نمودند انہی باعث ازار و اضرار خلایق و شورش عظیم در ممالک محروسہ گردید انحضرت از استماع این سانحہ از پنجاب بسمت دہلی روانہ گشتند و میرزایان از خبر نہضت موکب عالی دست از محاصرہ قلعہ دہلی برداشتہ بطرف مالوہ رفتند و انولایت را از محمد قلی برلاس کہ یکے از امرائے بادشاہی بود گرفته تاہند متصرف خود آوردند و بعد نزول ریایات عالیات اقبال در دہلی جیوش منصورہ باستیصال میرزایان بدمال تعین کردند و خان سلطان محمود والی گجرات فوت شدہ بود و چنگیز خان غلام سلطان محمود و خان ولایت علم ریاست می افراشت میرزایان تاب مقاومت عساکر بادشاہی نیاوردہ بودند و ولایت مالوہ از حیرامکان خویش بیرون دانستہ در گجرات رفتہ بچنگیز خان پناہ بردند از آنجا کہ استمداد خان گجراتی کہ اوہم از امرائے سلطان محمود بر سر احمد آباد و بچنگیز خان محاربہ داشت چنگیز خان رسیدن میرزایان غنیمت دانستہ بہرورج جاگیر ایشان مقرر کرد چون شرارت جلی داشتند و را بنجانیہ صحبت آنها دست نگاشت با چنگیز خان جنگ کردہ بطرف غاندیس رفتند و از آنجا باز بمالوہ آمدند بعد از آنکہ جہا خان حبشی چنگیز خان را کشت و در ولایت گجرات خللے روداد میرزایان از مالوہ باز بسمت گجرات رفتہ قلعہ چانپانیر و سورت بے جنگ گرفتند و پس از آن قلعہ بہرورج را نیز متصرف شدہ قوت و مکننت بہرسانیدند چون انہی مقدمہ بعرض والا رسید تسخیر ولایت

گجرات و تخریب میرزایان بخاطر قدسی مصمم نموده بدولت و سعادت متوجه آن سمت شدند
بعد رسیدن در حوالی گجرات سلطان مظفر عرف تتهو والی آن ولایت را که از ادلا و سلطان بہادر
لطف خور و سال بود و بسبب نافرمانی امرایان خویش و استیلائے میرزایان سر اسبیکشت
و سنگیر کر وہ آور دند انحضرت از روئے رحم جان بخشی او فرمودہ در قید نگاہداشتند بعد
چند گاہ او قایم یافتہ گریختہ رفت اعتماد خان خواجہ سرا کہ مدار آن ولایت بر و بود و دیگر
امرا کے اندیار آمدہ بملازمت شرف اندوز شدند و سببہ جنگ الملک مسخر گردید و
احمد آباد کہ جامع مصر است از فروغ قدوم مہمنت لزوم رونق یافت و میرزا عزیز کوکلتاش
خان ولد حسان اعظم شمس الدین محمد اٹک خان را بخطاب خان اعظم کہ مورد ثی او بود و سرساز
فرمودند و بصوبہ داری گجرات مقرر کردند و بعد انتظام مہام گجرات در بند کنبہایت سی کر وہ
احمد آباد تشریف بردہ سیر دریلے شور نمودند و ازان سمت معاودت فرمودہ بہ
استیصال میرزایان متوجہ شدہ و در قصبہ سر نال بنفس نفیس خویش میرزایان جنگ نمود
آن بہ اختران تاب سطوت بادشاہی نیا در وہ منہزم گشتند و ہر یکے بہر طرف روانہ شد
آنحضرت بعد نسیخ و ظفر بہست سورت تشریف بردند و رہنوارا سبجہ علیخان برا در محمد خان
حاکم خاندیں ملازمت نمودہ مصدر خدمات گشت در حوالی سورت روزے از شجاعت
و مردانگی را چوتان سخن در میان آمد کہ جان در پیش این گروہ قدری و قیمتی ندارد چنانچہ
بعضے را چوتان بر چہہ ہاکہ ہر دو طرف سنان داشتہ باشد بدست یکے میدہند کہ
مضبوط گرفتہ بایستد و دو کس مردانہ و پنجشم سرا کے سنان ہر دو طرف بر چہہ یا محاذی
سینہ خود داشتہ روبرو میدوند حتی کہ سنان ہر دو در آمدہ از پشت میگزد
و آن ہر دو مردانہ نزدیک یکدیگر رسیدہ با خود ہاتلاش مینمایند آنحضرت بہستمع اینمبنی
فی الفور شمشیر خاصہ را دستہ بدیوار ہنادہ نوک تیغ بر شکم مبارک داشتہ فرمودند کہ
با خود مہسرنذارم کہ ہر دوش را چوتان بھل ارم بہتر اگہ بہمن شمشیر حلقہ کنم از ظہور این مقدمہ
حاضران بساط عزت را غریب حالتے روئے داد و در میوقت را جہ مانسنگہ از روئے
اخلاص چالاکي نمودہ چنان دستی بر شمشیر خاصہ زد کہ از دست آنحضرت بر زمین افتاد و
قدرے مابین انگشت نزو سبابہ خاقان زمان بریدہ شد آنحضرت از روئے خشم را جہ مانسنگہ
را بر زمین انداختہ زیر کردند و سید مظفر سلطان گستاخانہ دست مجروح آنحضرت را تاب

داود را جس را خلاص گردانید و درین تلاشش بازخم بیشتر گردیده شد در اندک
ایام از معالجات زخم اندمال یافت و شجاعت و جانبازی آنحضرت بر عالیشان هویدا
گشت **قطعه**

مرگ در چشم هر که خواهد بود در شجاعت بزرگوار بود
هر که جان را عزیز میدارد با جهانداریش چکار بود
بعد فتح قلعه سورت و جمعیت خاطر از سرانجام اموران نواحی در احمد آباد نزول
اقبال اتفاق افتاد آب و هوا کے آن شهر بر مزاج اقدس ناخوش آمد فرمودند در حیرتم
که بانی این شهر را کدام لطافت و خوبی منظور نظر افتاده بود که در چنین سرزمین بے فیض
به همه چیز شهر اساس نهاده بعد از و دیگران را چه فایده ملحوظ بود که عمر گرامنایه در اینجا گذرانیده
اند هوایش با جمیع طبایع مخالف و ایش تمامی امزجه ناگوار و زمینش کم آب و پُر ریگ و آن
بوم گرد و غبار کے بجای دارد که در وقت شدت باد پشت دست محسوس نمیشود و در واقع
متصل شهر غیر از ایام بارش پیوسته خشک می باشد چاهها اکثر شور و تلخ تالاب ها که سواد
شهر واقع است بصابون گا زران دوزخ اب می شود مردم اعیان که بقدر بضاعتی دارند
در ته خانه های خود بر که ساخته تمام عمارت خانه را از چونه و گچ انچنان تعبیه میکنند که آب
باران پاک و صاف از تمام عمارت در آن بر که میرسد و تمام سال از آن بر که آب میخورند و مضر
آب کے هرگز هوا در و سرایت نکند و راه برآمد بخار نداشتند باشد ظاهر است بدون شهر چکا
سبز و دریا چین تمام صحرا از قوم زاراست و نیسی که از روی قوم دزد فیض آن معلوم با بکله
تمام آن دیار زبون آب و هوا منظر رنج و بلاست گویا که قطع دوزخ است که آفریدگار بر روی
زمین آورده لیکن از حسن و لادیز تمام آن مرز بوم پری خیز است مهوشان شیرین لب
و گلزاران سیر غنچب مانند شادان گلج در نهایت خوبی و زیبایی و بشال حران جنت
در فایت جمال و رعنائی و اهل آن دیار تمامی دولت مند و پاکیزه روزگار نیکو منظر فرخنده
اهوار بسان و دریشان ریاضت کیش بر جاده خدا جوئے و حق پستی و مانند ساکنان
بهشتی و ارسته از خطر افلاس و تنگدستی حیرانم که در آن قطعه دوزخ حران بهشت
چگونه وارد شده اند و اهل دول در آن دیار بلاخیر چه طور محفوظ هستند و چه نوع زندگانی
صرف میکنند **مقطع**

ز آب و هوائے دران سرزمین پدیدار شد دوزخ اندر زمین
وے ساکنانش ہمسائل ہوش ہمہ خوش معاش و ہمہ نغز پوش
ہمہ اہل دولت ہمہ خوب رو ہمہ اہل دانش ہمہ نیک خو
زحیرت ول من خراشیدہ گشت بدوزخ رسیدند اہل بہشت

القصہ ہنگامے کہ آنحضرت احمد آباد نزول اقبال فرمودند ابراہیم حسین میرزا و مسعود حسین میرزا
فرصت یافتہ بہست اکبر آباد آمدہ رو بہ ملی آور دند از انجا بسنبہل رفتند حضرت خاقان
زمان باستماع اینخیز از احمد آباد بہست اکبر آباد نہضت فرمودند ابراہیم حسین میرزا و
مسعود حسین میرزا با و از نہضت موکب والا از سنبہل روانہ شدہ براہ و بہا پور رو
بہ پنجاب آوردند خانبہان حاکم پنجاب کہ ہم نگر کوت داشت و کار بہ نزدیک رسانیدہ بو
براجہ انجا مصاکحہ نمودہ باستیصال میرزایان روانہ شد و در حوالی تہتہ تابع ملتان رسیدہ
مخار بہ نمود و باندک جنگ مسعود حسین میرزا دستگیر گز دیدہ و ابراہیم حسین میرزا گرختہ
انطرف ملتان در خانہ بلوچی ستارے گشت بلوچان ادا بہست آوردہ بعید خان
حاکم ملتان سپردند و او بزخمی کہ در جنگ تہتہ رسیدہ بود قالب ہتی کرد و مسعود حسین میرزا
را خانبہان بجزور مقدس فرستاد آنحضرت جان بخشی نمودہ محبوس فرمودند بعد چند گاہ
بزند ان عدم گرفتار شد و محمد حسین میرزا کہ در جنگ قصبہ سرناں منہزم شدہ بطرف دولت
آباد و گن رفتہ بود از ان سمت باز در گجرات رسیدہ شورش نمود و باتفاق اختیار الملک
گجراتی کہ از امرائے الملک بود محاصرہ قلعہ احمد آباد کرد و خان اعظم کوکلتاش تاب مقاومت
نیاوردہ متحصن گز دید چون انمعنی بعرض والا رسید بحسب صلاح ملکی رسیدن بایلیغار ضرور
و لازم دانستہ بر جازہ با و رفتار سوار شدہ و چندے از فدایان ہمراہ گرفتہ براہ فتح پور
بلیغ روانہ شدند **نظم**

چو کوہے روان گشت بر پشت باد عجب بین کہ بر باد کوہ الیتاد
یلان بر شتر ترکش اندر کمر شتر چون شتر مرغ در زیر پر

اینہم سافت بعید در عرصہ نہ روز نور دیدہ بے سابقہ خبر ناگہان در احمد آباد رسیدند
مخالفت کہ محاصرہ احمد آباد داشت اصلاً از نزول موکب والا آگاہ نہود ناگاہ بیکبار کوس تند
خروش و نقارہ رعد آواز بادشاہی نواختند از صدایش زہرہ حسودان گداخت و بینہ

مخالفت گشت بہیت

غریو کوسس برده پرده گوش دماغ دشمنان را برده از ہوش
 محمد حسین مرزا از نزول موکب والا باین سرعت واستعجال بے سابقہ خبر واقف شدہ متعجب
 گشت و دست از محاصرہ قلعہ احمد آباد باز کشیدہ آمادہ پیکار گردید و در میان ہر دو لشکر
 جنگ واقع شد و آتش کارزار اشتعال یافت **نظم**

چو خسر و صفت میمنہ ساز کرد بہ تیغ اژدہا را دہن باز کرد
 صفت میسرہ ہم بیار است چیت یکی کوہ گوئے ز پولاد درست
 ہراول چنان کرد از پیشگاہ کہ در حیرت افتاد خورشید و ماہ
 ز قلبی کہ چون کوہ پولاد بود پناہندہ را قلعہ آباد بود
 در انگند خود را بان کارزار پوشیری کہ گور انگند دشکا
 برار است رزمی چو خورشید و ماہ ندید است ہرگز چنین رزمگاہ

باجملہ انحضرت بمقتضائے شجاعت و دلاوری ذاتی و بہت دلیوری فطری کہ باعث حیرت
 نظار گمان و عبرت معاندان تواند بود و بنفس نفیس خویش کار پرداز بہائے کہ از شان پادشاہان
 دور بودہ باشد بطور رسانیدند یکے از بد گہران نزدیک رسیدہ شمشیر بر اسپ سواری
 خاصہ انداخت و اسپ مذکور چرا غیا شد انحضرت بدست ہمت نگاہداشتند و اورا
 نوعی بر چہ زندکہ از سلاح اودر گذشت و مقہوری دیگر رسیدہ نیزہ بر حضرت حوالہ کرد
 حاضران حضور مقدس کار اورا تمام کردند چون سپاہ مخالف بست ہزار سوار بود و عساکر
 منصورہ ہشت ہزار سوار لشکر غنیم دیر تری آمد قضا را از جانب مخالف بان کہ آتش خورہ
 بطرف لشکر فیروزی می آمد بہ ز قورم زار کی متادم نمودہ بجانب لشکر خود باز گشت و خرمن ہستی
 بسیاری از لشکریان میرزا سوخت و انیمانی باعث بر ہزدگی لشکر مخالف گشت و ضمیمہ آن
 از ہیبت بان مذکور فیل غنیم کہ سر حلقہ فیلان بودہ و بر لشکر بادشاہی غالب می آمد رم
 خورہ برگشت و انتظام لشکر خود را ویران ساخت و بتأمید است ایہی این ہر دو مقدمہ باعث
 فتح و نصرت گردید ہر گاہ باقتبال حضرت بادشاہ اولیائے دولت بطرفی کہ رو بر آوردند
 ظفر و نصرت بحسب خواہش بمنصہ ظہور رسیدہ و بیہمی کہ خود بدولت متوجہ شدند چگونہ فتح و
 فیروزی در پردہ توقف متواری تواند بود **نظم**

چشم فلک ندید و نه بیند بمرغوش
این مستخ ما که شاه زمان را میسر است
هر صبح کاسان نهندش منتها سئ کار
چون بگاری مقدمه مستخ دیگر است

باجمله محمد حسین میرزا زخمی شده از معرکه برآمده و رو بفرار نهاد و بدست مبارزان لشکر منصور گرفتار گردیده دست بگردن بسته در حضور اقدس آوردند او را از کثرت در زخم بسیاری تر و دماغ از خجالت به اسیر درآمدن و مهابت و صلابت بادشاهی سخن از زبان بر لعل آمد و از غلبه تقطش نزدیک بود که قالب تنی نماید آنحضرت ترحم فرموده اب خاصه مرحمت فرمودند و میخواستند که در قلعه محبوس نمایند لیکن بسعی راجه به گونت داس بیاسا رسید و نیز اختیار الملک که مصدق و نادر همون بود بعد فرار ناگهان از اسپ افتاده اسیر گشت سر او را جدا کرده آوردند و عاقل حسین میرزا و دیگر لشکریان مخالف پراگندگیها کشیدند و آنحضرت بفتح و فیروزی داخل احمد آباد شدند و بتجدید انتظام پراگندگیهای آنولایت نموده بعد یازده روز معاودت فرمودند در عرض چهل روز رفتن و مستخ کردن و تنظیم مهات ممالک نمودن و بدار السلطنت فتح پور رسیدن اتفاق افتاد بعد چند سال گلرخ بیگم صبیبه کامران میرزا که در جباله زوجیت ابراهیم حسین میرزا بوده در تفرقه میرزایان مظفر حسین میرزا پسر خود را همراه گرفته بطرف دکن رفته بود بعد رفع شورش میرزایان با پسر خود از دکن آمده در گجرات مسدود و گرفتار گردید راجه تودمل که برائے تشخیص جمع صوبه گجرات رسیده بود جنگ نمایان کرده فیروز مند گشت و مخالف شکست خورده براه کنبهائیت بدر رفت اکثر مردم غنیم و عورتی که لباس مردان پوشیده جنگ میکردند دستگیر شدند و مظفر حسین میرزا بطرف دکن روانه شد راجه علیخان او را دستگیر کرده بدرگاه والا فرستاد او مدتی در قید ماند بعد سه سال از قید برآورده صبیبه قدسیه در عقد ازدواج او درآمد و از ابتدای سال یازدهم جلوس و لالائیت سال بست سویم بمیرزایان جنگ در میان ماند بعد دستگیر گردید و مظفر حسین میرزا بالکل رفع فساد گردید و عرصه الملک از خرم خاشاک آشوب پاک شد بعد از چند سال چون خان اعظم را تغیر کرده استاماد خان گجراتی را ب حکومت آنولایت سر فرزند فرمودند سلطان مظفر عرف نتواند از اولاد سلطان بهادر که سابقاً از قید آنحضرت گریخته رفته بود قاپو یا فتنه سر بشورش بر داشته جمعیت فراهم آورد و او با نشان فتنه ساز را دست او یزداد و گردید و با غلامان خان جنگ کرده غالب آمدند و شهر احمد آباد را غارت نمودند و بران ولایت

تسلط یافته سکه و خطبه بنام سلطان مذکور گردید چون انیمنی بعرض والا رسید سید میرزا خان ولد
 بیرخان خانخانان را بحکومت اولایت تعین فرمودند پیش از آنکه میرزا خان در آن حدود برسد
 سلطان مظفر استیلا یافته تمامی الملک را متصرف شده بود قطب الدین محمد خان که در بهر هیچ
 بود عاجز گشته و قول گرفته بسلطان مظفر آمده ملاقات کرد سلطان از روی بد قوی و بد طبیعتی
 قطب الدین محمد خان و جلال الدین سعد و خواهرزاده او را مسافر ملک نیستی نمود و خزانة و
 اسباب امارت و بسیاری اموال آنها بدست سلطان افتاد ازین خبر میرزاخان چست چالاک
 شنفته در حوالی احمد آباد رسیده عرصه پیکار را راست و بعد جنگ بسیار باقبال بادشاهی
 فتح یافت و سلطان مظفر شکست خورده و فرار بهر بیت نهاد و در کنهائیت رفته باز لشکر فراهم
 آورده و میرزاخان بر سر او در کنهائیت رفته محاربه سخت نموده نصرت یافت و سلطان مظفر
 گریخته از دریائے زبدیه گدشته بطرف دکن رفت و بجلد و سیه این فتح میرزاخان بکتاب
 خانخانانی که میراث پدرش بود و منصب پنجزاری که در آن زمان زیاده ازین منصب نبود
 سرفراز گشت و بعد هشت سال مظفر با داد و اعانت جام که از عمده ترین زمینداران آنولایت
 بود بمعاونت دولت خان زمیندار سورتنه و راجه کهنکارسای هزار سوار فراهم آورده باز بطرف
 احمد آباد مشورشش نمود و در آن وقت خان اعظم کوکلتاش از تغیر خانخانان بصوبه داری احمد آباد
 بر تبه دویم سرفرازی یافته بود که مهت بدافع این شورش و فساد بر بست و جنگ عظیم و پیوست
 و هزار کس از مخالف و دو صد کس از خان اعظم در معرکه قتل رسید و پانصد کس از کوکلتاش
 زخم برداشتند و مفتصد اسپ نیز افتاد بالاخر سلطان مظفر تاب نیاورده و به جام رو بفرار
 نهاد و سال دیگر قلعه جونا گڑھ و سومات و دوار کا و بنا در انظروت بشثیر مهت خان اعظم
 مفتوح گردید بعلان بحسب و جیسے سلطان کر مهت بست سلطان مظفر در پناه بهار از میان
 کچه درآمد خان اعظم متوجه کچه گردید بهار از بان عجز و نیاز کشوده اطاعت بادشاهی قبول کرد
 و جائیکه سلطان مظفر پنهان شده بود کسان اعظم خان نشان داد چنانچه از آنجا سلطان مظفر را
 دستگیر کرده آوردند خان اعظم میخواست که او را بجنویر مقدس روانه کند صبحی سلطان مظفر به بهانه
 و صنوبر درختی رفته استره که در شلوار خود پنهان داشت بر آورده برنگلوے خود را ندو
 جان بحق تسلیم کرد و **منظوم**
 داندیش خام آن کج نهاد سروا منر و هماه بر باد داد

تهی بود و مغزش ازان چون سبزه بست خود افشرد و خود را گلو
 چکارا پدید از دست بد کیش را بجز آنکه آتش زند خویش را
 بعد پنج شش سال دیگر بهادر نام سپر کلان سلطان مظفر دین طرف آمده سر بشورش برداشته بود
 در اندک فرصت خود را در زوایه چهل کشید بیت
 بے هر جا شود مهر آشکارا سهارا جز بهنسان بودن چیدار

پوشیده نماند که سلطان فیروز شاه در ایام سلطنت سلطان غیاث الدین تغلق شاه
 عم خود نو بته بطریق شکار از دلی برآمده اتفاقاً صید هنگنان از شکر خود جدا افتاده تنهها
 اسپ سوار در وی پی از دیهات بهود متصل تهانیر رسید چون آثار سرداری و سردری
 از تاصیه حال او ظاهر بود و نتوانستند مقدم انجام بر اسم خدمتگاری و هماننداری بجا آورد و فیروز شاه
 شب بارام و اسایش تمام گذرانیده از نتواند کور نهایت خوشوقت و رضامند گشت بعد
 از آنکه سلطنت رسید نتواند کور را بشرف اسلام مشرف ساخته و چه^{نظا} الملک خطاب
 داده پیش آورد در فتنه رفته و چه^{نظا} الملک از امرائے بزرگ گردید بعد سلطان فیروز شاه
 چون سلطان محمد شاه پسرش تخت نشین خلافت گشت ظفر خان بن و چه^{نظا} الملک را خطاب
 عظمیایون داده بکومت گجرات سرسرا از کرده چتر و بارگاه سرخ که مخصوص بملاطین است
 مرحمت کرد و ظفر خان در آن ولایت رسید به نظام مفرح الخاطب راستی خان حاکم
 انجا که از ظلم او مظلومان داد خواه بودند جنگ کرد و نظام مفرح در عرصه کارزار کشته
 شد ظفر خان بعد فتح تمامی بلاد گجرات بتصرف در آورده به دہلی که از دشمنه ظلم نظام
 مفرح مجروح بودند مرهم التفات و عنایت بناده جمهوری سکنه و عموم متوطنه را از خود راضی
 کرد در ۹۹۰ هجری چون سلطان محمد شاه و دیعت حیات سپرد و امور سلطنت اختلال
 پذیرفت تا تار خان بن ظفر خان که بوزارت سلطان ناصر الدین محمود بن سلطان محمد شاه
 مقرر شده بود بسبب غلبه اقبال خان از دلی فرار نموده پیش پر گجرات رسید ظفر خان و
 تار خان در استعداد فراهم آوردن لشکر برائے انتقام از اقبال خان بودند همدین اثنا
 خبر رسید که حضرت صاحبقران امیر تیمور گورکان در نواحی دلی نزول اجلال فرموده و
 فتور عظیم در آن یار کراه یافته و خلق کثیر ازین حادثه گریخته بجانب گجرات میرسید مقارن
 اینحال سلطان ناصر الدین محمود نیز از دلی فرار نموده بگجرات رسید و از ظفر خان سلوک

پسندیدہ کہ لائق حال ہوئے باشند در خدمت سلطان بظہور فرسیدہ سلطان مایوس شدہ
از انجا بطرف مالوہ رفت و بعد آن بقنوج آمد چون حضرت صاحبقران بعد تنخیر
ہندوستان متوجہ سمرقند شدند و اقبال خاں ہاز دہلی متصرف گشت تا تارخان بہ پید
خود گفت کہ بعنایت الہی لشکر فرادان و استعداد تمام داریم بہتر است کہ از اقبال خان
انتقام گیریم و دہلی از دستخلص گردانیم کہ سلطنت میراث کنے نیست ظفر خان انیمعی قبول کرد
و خود را از حکومت باز داشتہ گوشتہ اختیار کرد و حشم و خدم و اسباب حکومت و
ولایت بہ پسر خود داد۔

سلطان محمد عرف تارخان خلف اعظم ہمایون ظفر خان درشتہ سکہ خطبہ
بنام خود کردہ بر تخت خلافت جلوس نمودہ شمس الدین دندانی برادر اعظم ہمایون را پایہ
وزارت داد و سلطان راز ہر دادہ کشت مدت سلطنت دو ماہ و چند روز۔
سلطان مظفر شاہ عرف اعظم ہمایون بعد مسموم گردیدن خلف خویش سکہ و
خطبہ بنام خود کرد و ایام حکومت سہ سال و ہشت ماہ و بیست روز۔
سلطان احمد شاہ بن سلطان محمد تارخان بن سلطان مظفر شاہ کہ احمد آباد بنا کردہ
اوست سی و دو سال و شش ماہ و بیست روز۔

سلطان محمد شاہ بن سلطان احمد شاہ ہفت سال و چار ماہ۔
سلطان قطب الدین احمد شاہ بن سلطان محمد شاہ ہفت سال و شش ماہ
و سیزدہ روز۔

سلطان داؤد شاہ بن سلطان قطب الدین احمد شاہ ہفت روز۔
سلطان محمود شاہ بن سلطان محمد شاہ پنجاہ و پنج سال و یازدہ روز۔
سلطان مظفر شاہ بن سلطان محمود شاہ چار و نہ ماہ۔
سلطان سکندر شاہ بن سلطان مظفر شاہ دو ماہ و شانزدہ روز۔
سلطان محمود شاہ بن سلطان مظفر شاہ چار ماہ۔

سلطان بہادر شاہ بن سلطان مظفر شاہ از حضرت نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ
غلگست یافتہ در جزیرہ دریائے شورپیش فرنگیان رفتہ فرنگیان میخواستند کہ اوراد شگیر
کنند و از انجا کرختہ در غراب نشستہ میخواست کہ بجہاز واپس قصارہ دریائے شور افتادہ
لا اسنہ متہ و ثمانیۃ طبعات اکبری صفحہ ۴۴۰۔
(۱) درشتہ ظفر خان خطبہ بنام خود کردہ خویش را مظفر شاہ خواندہ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۱۸۰۔

خریق بھر فناگر دید مدت سلطنت یازده سال و یازده روز *

سلطان میران شاہ خواہر زادہ سلطان بہادر شاہ کہ از جانب سلطان حاکم اسیر برہان پور
بود چون از اولاد بہادر شاہ ہیچکس نہ ماند او غالب آمدہ بر سندن حکومت نشست مدت یکماہ
و پانزدہ روز *

سلطان محمود شاہ بن لطیف خان بن سلطان مظفر شاہ ہزودہ سال و
پانزدہ روز *

احمد شاہ عرف رضی الملک از اولاد سلطان احمد شاہ بانی احمد آباد باتفاق
امرا بر سندن حکومت نشستہ سکہ و خطبہ بنام خود کرد مدت حکومت سنہ سال و چہنماہ
و بقول ہشت سال *

سلطان مظفر شاہ بن سلطان محمود شاہ بن لطیف خان بن سلطان مظفر شاہ
چون از اولاد سلاطین مذکورہ کہ قابلیت سلطنت داشتہ باشد احدی نہ ماند استناد خان
خواجہ سرا کہ مدار علیہ سلطنت بود نہتہو نام حفل خورد و سال را در مجلس آوردہ قسم یاد کرد
کہ این پسر سلطان محمود شاہ است ما در او جاریہ بود چون حاملہ گردید برائے اسقاط حمل
حوالہ من کرد چون حمل او زیادہ از پنجماہ شدہ بود لہذا سقط نگردید این حفل را سید و من این
اپہنائی پرورش میکردم احوال کہ سوائے این حفل و ارثی نیست متابعت ناگزیر بہت
ہمہ کس قبول کردہ اورا بسلطنت برداشتہ سلطان مظفر خطاب دادند ما قبست الامر
بدست کنان خان اعظم کہ کلتاش گرفتار آمدہ خود را خود گشت چنانچہ بقلم آمدہ ایام حکومت
شانزدہ سال و چند ماہ از ابتدائے سنہ لغایت سنہ ۸۳۰ ولایت گجرات یکصد ہفتاد
و چہار سال از تصرف سلاطین دہلی بیرون ماندہ بود در نیولا داخل ممالک محروسہ گردیدہ
بتصرف ادویائے دولت درآمد *

در بیان وانہ شدن خان اعظم بکہ معظمہ

با وجود تقدیم خدمات لایقہ و مشمول عنایت مقدسہ ہیو لجب ازان حضرت ازردہ
خاطری بود و بسبب نقص مذہب با شیخ ابو افضل خصوصت بسیار داشت
اکثر امری برخلاف خواہش او در حضور والاسر بر میزد از غمانی و بدگویی شیخ تقوی

می نمود و اظهار اشتگی میکرد در نیولایه آنکه حرفی نالایم سر بر زند بوجوب آزرده
 خاطر گشته عزیمت زیارت بیت المقدس مصر نموده از گجرات روانه شد و جام و بها
 را که عمده زمینداران آنولایت بودند ظاهر ساخت که داعیه آنست که از سند بدرگاه
 آسمان جاه شتابیم چون بسومناست رسید دیوان و بخشی سرکار والا را که در انصوبه بودند
 مجوس ساخت و بر لب دریائے شور رسیده با فرزندان و اہلیہ و نقد و جنس خود برجا
 نشست چون انیمنی بعرض والا رسید باعث آزر دگی خاطر مقدس گردید و فرمان
 عاطفت صادر گشت و از روی عنایت محال و جاگیر اورا مسلم داشتند خان اعظم از
 بسکه شوق کعبۃ اہد غالب داشت پذیرائے نصاب نگر دیدہ روانہ گشت بعد از آن
 سعادت زیارت کہ منتہائے تمنائے خاطرش بود سال دوم معاودت نموده گجرات
 رسیده بموجب حکم اقدس باستان مقدس رسیده شرف اندوز سعادت ملازمت
 والا گردید آنحضرت از روی کمال عنایات و نوازش کہ شامل حال او بود در آغوش
 گرفتند و در اندک مدت بمنصب عالی و کالت سرفراز فرمودند و مہر اقدس حوالہ او کردند
 و در آخر بمنصب ہفت ہزاری سرفراز گشت اولاً صابطہ منصب امرایا دہ از پنجہزاری
 بنود اول شخصے کہ بمنصب ہفت ہزاری سرفرازی یافتہ خان اعظم بود اینہمہ عنایات اعلیٰ
 نسبت بحال او از شہت مصروف بود کہ چہمی مانگہ والدہ شریفہ اودایہ حضرت خاقان
 زمان بود و خاطر داشت آن پردہ نشین نقاب عصمت بسیار میکردند و خان اعظم نیز از نش
 و فرزانگی و شجاعت و مردانگی یگانہ روزگار بود بیت

بانش بزرگ و بہت بلند بہا زد و لیسہ و بدل ہوشمند

در بیان تسخیر قلعہ خنور

در زمانے کہ میرزایان در مالوہ شورش داشتند و آنحضرت بدفع فتنہ انہما متوجہ
 بودند در منزل دہول پور تابع کسر آباد بر زبان مقدس گذشت کہ تمامی زمینداران
 ہندوستان بملازمت رسیدند مگر رانا اودیسنگہ تا حال بملازمت نرسیدہ بخاطر
 مقدس میرسد کہ نختین استیصال رانا نمودہ بعد از انان بطرف مالوہ نہضت فرمایم
 سکت سنگ پسر رانا دران زمان بحضور اقدس بود بخاطر آورد کہ اگر نہضت رایات عالی

بولايت رانه ميشت و پير من يورش بادشاهي از سعي من خواهد دانست باين واهمه از لشکر
 فيروزي اثر گر نيست چون فرار نمود بعرض والارسيده تا ديب و تخريب را تا بطريق اولي
 بر دست والا لازم امان دهول پور مست ولايت را تا متوجه شدند و در حوالی قلعه چنور
 رسیده انحصار را که در حصان متانت شهره افاق است محاصره کردند و چند ماه علی التواتر
 جنگ توپ و تفنگ در میان آمد و روزی انحضرت برائے دیدن مورچلهها سوار شدند
 بعرض رسید که از روزن قلعه چند مرتبه شخصی بندوق سرداده و اسپهی باهل مورچل رسید
 خاقان زمان بندوق خاصه بدست اقدس گرفته بسوسے آن روزن سردادند بقدرت
 ایزدی تیر بهدف رسید بر زبان مقدس گذشت که دست اقدس چنان سبک مینماید
 چنانچه در شکارگاه بندوق بشکار میرسد و دست سبک مینماید همانا که این بندوق کارگر شرف
 ثانی اکال خبر رسید که برادر نژاده جیل که سردار قلعه بود از ان ضرب کشته شد و تفنگ
 دست مبارک به نشانه رسید نظر

در معرکه این تفنگ فریاد رس است خصم افکن و گرم غمی آتش نفس است
 موقوف اشاره است در کشتن خصم سوشن نهمی ز گوشه چشم بس است
 چون محاصره با متدا کشید و کار پیش زلفت بهوجب حکم والاد و نقب درون قلعه سانیند
 و هر دو نقب را از باروت پر کردند یکی را آتش دادند و دیگری را موقوف داشتند
 چون سر برائے هر دو نقب پایان قلعه با هم اتصال یافته بودند فصار آتش بهر دو نقب
 خورد و لشکر بادشاهی که نزدیک نقب دویی غافل بود بسیار ضائع شد انقصه چون اقبال
 بادشاهی قوی بود قلعه مفتوح گردید بعد جنگ بسیار و ترودات بشمار جیل و فتاکه از
 امرائے بزرگ رانا بودند کشته شدند انحضرت بعد فتح قلعه و نصب قلعه دار بفرخی
 و فیروزی از انجا معاودت نموده بقطه دکنشائے اجیر نزل اجلال منبر نمودند در زمان
 سابق سلطان علاء الدین خلجی بالشکر فراوان مدت متادی قلعه مذکور را محاصره کرده و بسیاری از
 لشکریان خود بکشتن داده کارے از پیش نه برده بفریب و خدعیت رتن حسین ماکم انجار
 قید نموده بدلی آورده بود درینولا از اقبال عدو مال انحضرت در اندک مدت چنین
 قلعه آسمانی را تفاع استتار یافت از ابتداء لصف شهر یور ماه الهی لغایت اوسط

اسفندار ماه آبی که همگی شش ماه بوده باشند این مهم انصرام پذیرفت مصوع
ظفر ملازم و دولت قرین نصرت یار

در بیان معاف کردن جزیه طریقه صلح کل و رزیدن

در وسعت آباد هندیستان مقدار مبلغ آن چند است که محاسبان روزگار از عهد ضبط
آن نتوانند برآمد بقتضای حق شناسی بر زبان مقدس گذشت که مقرر کردن جزیه بجهت
آن بود که همواره مبلغ معتد به در خزانه موجود باشد و باعث تقویت سپاه اسلام و شکست
مخالقان مذہب گردد و هرگاه که بیامن اقبال روز افزون هزاران گنج در خزاین والا فراهم
آمده و جمیع راجہائے درایان ہندوستان سر بہ خط اطاعت نہادہ باشند چہ گنجایش
کہ باین تکلیف زیر دستان و مسکینان را آزار رسانیدہ شود چنانچہ ملاشیری در زمانے
کہ راجہ مان سنگہ متبخر ولایت کوہستان پنجاب و تادیب راجہائے آن دیار تعیین شدہ بود
گفتہ و این قطعہ تا در حسب حال آمدہ قطعہ

شہا فرمان فرستادی براجہ کہ سازد ہندوان کوہ رارام
چنان رونق گرفت از عدل تو دین کہ ہندوی زند شمشیر اسلام

از آنجا کہ بادشاہان پیشین بقتضای تعصب دین و مخالفت مذہب در آزار و اضرار
کفار میکوشیدند و آن فریق را در اخذ جزیہ خوار و زار مینمودند و کستکاری و دل آزاری
را کار میفرمودند و آن را صواب تصور نمودہ از عبادت می شمرند و آنحضرت از توفیقات
خدا داد و نور عقل مناسبت و معاد مسند آرائے صلح کل بودہ طوایف انام و طبقات
خلائق را بنظر تملطف دیدہ بر زبان فیض بنیان آور دند کہ مبدع جہان ابر خلائق مختلف
المشارب و متنوعہ المذہب در فیض کشودہ و انواع الطاف شامل حال افریدہائے
نوریش مبدول و داشتہ بس بر ذمت ہمت بادشاہان والا شکوہ کہ ظلال ایزد
متعال ہستند لازم و واجب کہ مخالفت و تنازع دین منظور نہ داشتہ بندہائے خدا را
بیک نظر دیدہ عنایات خاص مانند پر تو آفتاب کہ بہرنیک و بدکیان می تابد بہگنان
مساوات مرعی و اندوہ منی صورت حکم شد کہ از تاریخ حال ہیچکس از حکام مالک بعلت
طلب جزیہ کہ ہشت سال بائیں سالانہ پیشین ضبط در آمدہ مزاحم حال زیر دستان

نشود و مسلمین و یهود و گبر و ترسا و دیگر اہل مذاہب با یکدیگر در مقام صلح کل بوده ہر کدام بدین و آئین خویش پرستار آفریدگار باشند بلیت

از یک چراغ کعبہ بتجانہ روشن است در حیرت کہ دشمنی کفر و دین چراست بنا بر صلح کل کہ مجبول و مفطور آنحضرت بود در ہر شب جمعہ کہ غارہ سعادت برود دارد و دانشوران جمیع ادیان و فضلاء تمامی ملل از اہل سنن و شیعہ و یہود و نصاری و مسلمان و گبر و ترسا و فرنگی و ارمنی و زندقہ و دیگر مذاہب کہ در ولایت ایران و توران و روم و آن طرف شایع است و براہمہ چتر برن و چین بودہ و دیگر مشارب کہ در ممالک ہندوستان رواج دارد و چہار ایوان کہ بہین قصد تعمیر یافتہ بود فراہم آوردہ مقدما خاص عقلی و نقلی ہر مذہب بسبع رضا اصفا میفرمودند و نقد حقیقت و معرفت بر محک تیز میزناسیدند و فضلاء آن مذاہب را بہدگیر با حشہ در آوردہ خود در اسر حق منصف میشدند بلیت

جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ غدر پذیر چون ندیدند حقیقت را فسانہ زدند برائے دریافت حقیقت دین و آئین اہل ہند کتاب مہا بھارت را کہ بر اکثر اصول و فروع معتقدات براہمہ اشتمال دارد و متضمن کہنگی عالم و عالیان و قدم جہان و جہانیان است و درین کشور معتبر و بزرگ تراژان کتابی نیست حسب الحکم والا باہتمام غیاث الدین علی نقیب خان ملا سلطان و عبدالقادر بفارسی مترجم کردہ بر زم نامہ موسوم گردانیدہ از نظر اقدس گذرانید و شیخ ابوالفضل خطبہ آنرا بعبارت متین بقلم در آورد و ہمچنین بعضی کتب ہندی دیگر نیز بموجب امر والا ترجمہ گردید و بارہا بر زبان مقدس گذشت کہ از وزیدن تند باد تقلید چراغ امتیاز افسردہ شدہ و ہمہ کس بے آنکہ غور در اصل کار نمایند و تحقیق مذاہب پر دازند ہر چہ از پدر و اوستاد و آشنا و ہمسایہ و خویش و اقارب شنیدہ و دیدہ انرا علین مذہب دانستہ و انظریقہ را پرستش ایندی انگاشتہ مخالف آن را گفری پندہند اگر اندکی پزومیش بکار رود و دیدہ امتیاز باز گردورہ گراسے مرحلہ تقلید و تقص نہ شوند بلیت

گفت و گوئے کفر و دین آخر یک حکایتست خواب کچوا بست باشد مختلف تعمیر و مقرر فرمودند کہ در ہر سال دو مرتبہ یکے پنجم رجب کہ روز ولادت آنحضرت بود و دیگر

دویم امر دوا ماه آتبی عنصر قدسی را بطلای رسیم و اقسام چیزها و گوناگون اشیا و وزن کرده ان
اشیا را با اهل احتیاج خیرات نمایندین هر دور و زمان منقض بخش عالم مانند نیر اعظم برج میزان
را از اشقات جمال عنصر اقدس تجلی نمود میساختند و در رنگ قمر مطیع نوریت سعادت ترا زود را
از لمعات انوار وجود مقدس فروغ آگین میگردد آیندند و پله میزان را از جواهر غریبه و اشیائے
ناوره بر می آورند فقر و مساکین و تهیدستان و محتاجین از فرط بذل و نوال بادشاه دیادول
از زرد دینار مستغنی و بے نیازی شدند **نظم**

تراز و چشم در ره داشت تمال که آید در بخش خورشید اقبال
شرایین سعادت را پسندید از و چشم تراز و مردی دید
تراز و را بزنا نگونه انباشت که ادر آنچه خورشید برداشت
و حکم شد که در ماه شمس در آن تاریخ مرکب غذائے حیوانی نشوند و هر سال بعد وزن نقد
روز که موافق عدد شین عمر گرامی باشد گوشت تناول نفرمایند و در آن ایام در کل ممالک
جانداران نیازمند و بدین تقریب گاوگشی که نزد اهل هند از امور مذمومه و جایز عظیمه است
از تمام ممالک محروسه منع کردند و میفرمودند که ترک گوشت بارها بخاطرم میرسد اما از شامت
مردم نتوان ازان احتراز نمود چرا که گوشت از شاخ درخت بر نمی آید و آنچه نباتات از زمین
برمیخیزد محض از بدن جانداران پیدای شود با وجود انواع اغذیه و اقسام نعمات از نعمت
خانه و اہلب حقیقی برائے آدمی عطا شده بجهت اندکی حفظ نفسانی که تا آنکه گوشت بر زبان
است مزه ولذتی دهد قصد جانداران نمودن چه سخت ولی است و سینه خود را
که مخزن اسرار ایزدیت گورستان حیوانات کردن چه بے مہربیت با وجود اینهمه
بیرون آمدن ان از راه بول دو مرتبه و پیدایش آن ببول است در صورت ترک گوشت
طردن بوجوه اولی تر است **بیت**

اگر لذت ترک لذت بدانی و گر خواهش ترک لذت بخوانی
و نیز می رسدند که مشغله شکار محض خوشخواری و جفاکاری و عین بیدادی و جلا دیست بنگین
ولان خدا تا ترس بمقتضائے هوا پرستی و نفس دوستی برائے تشیذ خاطر و لذت نفسانیت
آزما قلمش قرار داده قصد جانداران میکنند و چندین بیگناہان را در خوابستان عدم میفرستند
و میداند که این صور غریبه و پیکر عجیب از بایع و صایع حقیقی آراستگی یافته در اندام

آن عشرت طبیعت تصور نمودن چه بنحدرست و اہل نفوس و ذی حیات را کہ ہر یک جان عزیز
دارد برائے تماشا کہ می بیش نیست معدوم ساختن چه بیرحمی است بیست

میا زار موری کہ دانہ کش است کہ جان داد و جان شیرین خوش است

بنا بر امثال درین امور بعضی اہل اسلام کہ خالی از تعصب بنودند خاقان زمان را بہ گشتگی
از دین متہم ساختہ انواع سخن سازی می نمودند خصوص مولانا کے عبدالعزیز سلطان پوری کہ از اسلام
شاہ افغان خطاب شیخ الاسلامی یافتہ و از خاقان زمان مجذوم الملک مخاطب شدہ بود و شیخ
عبدالبنی صدر کل نسبت آن حضرت سخنان دور از کار بسیار میگفتند و بہین سبب برخاستہ
بمکہ معظمہ رفتند چون باز بہندوستان آمدند حکم شد کہ ہر دورا قید کنند مخدوم الملک از
فرطہیم قالب ہتی کرد و شیخ عبدالبنی را حالہ شیخ ابوالفضل کردند و در زندان فوت شد
از نخبہ است کہ با ہم عداوت داشتند بر زبانہا افتاد کہ شیخ ابوالفضل اورا خفہ کردہ کشت
القصد بتقدیم شرایط اسلام و ادائے ادب بسادات عظام کہ از آنحضرت بوقوع آمدہ بود و از
دیگر سلاطین کم بظہور رسیدہ باشد بیست

بدانش بزرگ و بہمت بلند باز و دلیر و بدل ہوشمند
نہ رایش بہ تدبیر محتاج غیر نہ امضائے رایش بجز محض خیر

در بیان انتساب حضرت خاقان زمان بر اچھا و روسا ہندوستان

در زمانیکہ بادشاہ غفران پناہ بایران تشریف بردند شاہ طہاسپ در تقریب استفسار
تفرقہ ہندوستان گفتہ بود کہ چون حضرت ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ خلافت ہند از تصرف
افغانان برگرفتہ بودند و دران ملک بیگانہ اگر زمینداران عمدہ انتساب و اشتباک بیان
می آمد در وقت تفرقہ مدد و معاون میشدند و بدین منط در سلطنت اختلال رونمیداد لہذا
بادشاہ غفران پناہ چون مرتبہ دویم سریر آرا کے خلافت شدند این مطلب را منظور
خاطر مقدس داشتند لیکن میسر نگشت بعد از آنکہ اورنگ جہانبانی از جلوس خاقان زمان
زینست یافت بحصول این مامول توجہ عالی مصروف داشت دخت برادر حسن خان
میواتی را کہ از عمدہ زمینداران ہند بود در حرم سراسر اسیر فرمودند بعد از آنکہ
براجہ بہار اہل کچواہہ کہ عمدہ ترین را جہا بود بدین مطلب حکم شد و سبب مخالفت بہر سبب

قبول نکرد و آخر الامر سرفرازی خویش درین دانسته صبیہ رضیہ خود را در عقد از دواج حضرت
خاقان زمان در آورد **نظم**

بروزے که طالع برومند بود نظر با سزاوار پیوند بود
جهاندار بر کسم آبائے خویش پری چهره را کرد مہتائے خویش

ولادت با سعادشانہ زادہ سلطان سلیم یعنی جہانگیر بادشاہ فتن خاں
زمان پیادہ با جمیر بالینائے نذر

چون آنحضرت آرزوئے خلف سعادت سرشت بسیار داشتند و عقدہ رین تمنائی کشود
و درخت امید شگوفہ میکرد اما بثمر مراد مثمر نمی شد ابر تمنا قطرہ در صدف میر خیت لیکن
مروارید خواہش حاصل نیگشت **نظم**

نخلش بہوائے میوہ پیوست میکرد شگوفہ دینی بست
از قطرہ ابر او شدی پر در لطن صدف نمیشدی در

برائے حصول این مدعا بجناب شیخ سلیم کہ از نزدیکیان در گاہ کبریا و ستیاب الدعوات بود
و در قصبہ سیکری اقامت داشت التجا آورد و مذ حسب الاشارہ انشاء آگاہ در نزدیکی
قصبہ مذکور عمارات بادشاہانہ احداث نمودہ بفتح پور موسوم کردہ دارا خلافت قرار دادند
بنایت سجانی و بہ برکات دعائے درویش در سال چہار دہم جلوس و الامطابق
ششم تہجری از لطن عفت سرشت خلاصہ عفا یفت روزگار صبیہ را جبہ بہار امل خلف فرخندہ ختر
والا گہر سعادت ولادت یافت **ہیست**

یکے غنچہ از باغ دولت دمید کزان سان گلے چشم گیتی ندید

نام آن مولود مسعود و بہنا سب اسم درویش خدا اندیش سلطان سلیم نہادند کہ ثانی الحال
بعد رحلت خاقان زمان اورنگ آرائے خلافت گشتہ بجہانگیر بادشاہ نامور گشت چنانچہ
بجائے خود تہجری می دراید چون آن حضرت بروضہ منورہ خواجہ معین الدین چشتی کہ از واصلان
حق و نزدیکیان حقی مطلق اند و در سلسلہ جہان گذران را پدر و دکر دہ در خطہ اجمیر آسودہ مہتند
اعتقاد تمام داشتند ہمہ کہ رو می داد بزیارت روضہ رضویہ رفتہ استمداد انجام مراد

مینمودند و بنایت الهی و میامن اعتقاد آنحضرت بهم باخام میرسید طیت
 هرانکه استعانت بدرویش برد اگر برنسریدون رود پیش برد
 در صورت حصول اه زوے ولادت خلف نذری بسته بودند که پیاده قطع راه نموده
 زیارت روضه منوره کنند درینولا که از تائیدات ایزدی خلف سعادت پیوند بعالم وجود
 آمد بایفائے نذر از دار الخلافت فتح پور سیکری تا جیمیر مہفت منزل و ہر منزل دوازده
 کردہ پیادہ طے مسافت نموده مراسم زیارت بتقدیم رسانیدہ معاودت فرمودند دراصل
 خاقان زمان خیلی پر قوت و قوے دل بودند جرات و جبارت کہ ازان شیردل بوقوع
 آمدہ از بادشاہان دیگر کم نشان میدہند شیخ ابوالفضل در اکبرنامہ مینویسد کہ روزے بقصد
 زور آزمای پیادہ و متہار روانہ شدہ آخر روز با کبر آبا در رسیدند غیر از چند کس از نزدیکان ہم
 پائے نکرد و نیز می نگار د کہ آن حضرت در سواری فیسل نوعی ماہر بودند کہ احدی از فیلبانان
 از مونکرا انقدر مہارت نداشت ہنگامے کہ فیل مست عربدہ جوادم کُش فیلبانان را کشتہ
 باعث آشوب شہر میشد آنحضرت روبروے آن فیل رفتہ بیدریغ پائے عظمت برداشت
 ہنادہ سواری شدند و آن را بجنگ فیل مہراومی انداختند و بارہا در عین جنگ میلان
 مست بنا بر از مودن جرات خود ازیں فیل جستہ بر فیل دیگر میرفتند و موجب حیرت
 نظار گیان میکردند.

از دواج شامہزادہ سلطان سلیم با صبیحہ تہ راجہ ولادت سلطان خرم

یعنی شاہجہان

چون حضرت خاقان زمان روابط انتساب براہم مربوط کردند انہا با وجود مخالفت مذہب
 ازین نسبتہا سرفرازی دانستہ از ہر طرف این راہ واکر دند بعد از انکہ شامہزادہ سلطان سلیم
 بحد بلوغ رسید اگرچہ سابقاً صبیحہ راجہ بہگونہ داس و لدرا جہ بہار امل در جبالہ نکاح آن
 نوہال حدیقہ خلافت ورامدہ بود اما در مینولا صبیحہ موتہ راجہ و لدرا کئے مال دیومر زبان
 جو دہپور کہ بوسعت ولایت و کثرت لشکر سرآمد چندین جہادالاشان بود در عقد ازدواج
 آن کوہر تاجدار می ورامدہ ماہ آسمان سعادت با غور شید فلک خلافت قران یافت و زہرہ

برج عصمت بامشتری سلطنت قرین گردید راجه مجلس عالی ترتیب داده التماس مقدم تقدس
 نمود انحضرت براعات و رابط نسبت التماس اورا با جابت مقرون فرموده بمنزل او تشریف
 بردند راجه بین الاقران و الامثال سر اقتدار برافراخته مراسم نیاز و پیشکش بتقدیم رسانید و از
 احدی تماشاگرد پیشه اسم نویسی نموده خلعت بهر کدام ارزانی داشت و امرائے عظام را
 بلوازم صیانت و گذراکیندن تحایهت خوشنودگر دانید و فیلان کوه پیکر و اسپان با دنگاورد
 پرستاران پری پیکر و غلامان غلمان شعار و فراوان اکسون و قصب و دیبا و زربفت و شال و دیگر
 انواع اقمشه نادر و گوناگون اجناس هفت کشور و چندین عود و عنبر و حقه مشک از فردیاری
 درج یا قوت و گوهر و اقامت نام زیور مرصع از جواهر ناز و اهر بطریق جمیز سرانجام داد و نظم

زدینار و یا قوت و مشک و عنبر	زدیبا و زربفت و خند و حیر
ز چینی بسیج و خطائے پرند	گذشته ز اندازه چون و چند
بے جا بهائے گرامنایه نیز	پرستار و اسپ و زهر گونه چیز
بے زیور و گوهر شاهوار	بے خاتم و پاره گوشوار
بے درج و صندوق قفل زر	پرازعل و یا قوت و در و گهر
ز پوشیدنی و ز گستر دنی	زهر چیز کان بود آوردنی
کت و خیمه و خرگه و گندلان	زهر گونه چندان که صد کاروان

سابقا از وخت راجه بهگونت داس سلطان خسرو خلف شاهزاده سلیم بعالم وجود آمده بود
 و ریولا از بطن عفت سرشت صبیحه موده راجه در سنه سی و ششم جلوس و الام مطابق سنه
 هزار هجری سلطان خورم که ثانی الحال زینت افزائی سریه خلافت شده بشاهجهان بادشاه
 نامور گشت سعادت ولادت یافت بزم عیش و عشرت و انجمن انبساط و مسرت آراست شد
 دست بزل و خطا کشاده داد وجود و سخا دادند نظم

کله بشگفت جان پرور دین باغ	که بویکش صد گلستان را کند داغ
ازین شمشاد تن کا زاد بر خاست	ز هفت اختر مبارک باد بر خاست
نشاط آویخت از تار ترانه	نوا پیچید در معنسر زمانه

در بیان سوانح بدایع کہ در زبان آنحضرت بو قوع آمل

و موضع بکسرت بیکام نام مقدم بود شخصی که با او عداوت داشت قابو یافته زخمی بر پشت زخمی دیگر بر بنا گوش اوز و بهمان زخمها راوت مذکور قالب تہی کرد و بعد چند گاہ بخانہ رام داس نام خویش اورا پسر ولادت یافت کہ بر پشت و بنا گوش او نشان زخم بود شہرت شد کہ راوت بیکا کہ از زخمها مرده بود باز بطریق تناسخ در عالم وجود آمدہ آن پسر نیز بحد تیز رسیدن میگفت کہ من راوت بیکام و نشان با صبح میداد کہ مقرون بصدق باشد چون این سانحہ غریبہ بعرض والار رسیدن طفلک را بحضور اقدس طلبہ اشته پر حقیقت واقف شدند و گفتار بصدق پیوست دیگر نابینائی را بیایہ سریر خلافت آوردند ہر چہ مردم بزبان میگفتند او دست زیر بغل کردہ از بغل بیان میداد ہمین طور اشعار میخواند بعضی تخریج جن حمل بردند و جمعی بچشم بندی و انمودند لیکن او از کثرت ورزش کار با پنجاہ سانسیدہ بود دیگر شخصی را آوردند کہ از یک زوجہ خود بست و یک پسر داشت و ہمہ زندہ بودند بزبان گذشت کہ وقوع امثال این امور از قدرت ایزدی چہ بعید دیگر شخصی را حاضر آوردند کہ نہ گوش داشت و نہ سوراخ گوش ہر چہ مردم می گفتند بے تفاوت می شنید دیگر درین ایام ستارہ دو ذنب نمودار شد از نحوست آن در عراق و خراسان فتور عظیم روداد دیگر در نیوقت حضرت خاقان زمان روزے فرمودند کہ زبان دانی مردم از کثرت صحبت است بعضی از نزدیکان التماس نمودند کہ او میان را نطق فطریست اینمینی محتاج صحبت نیست ان حضرت بہت امتحان انیمینی و دریرانہ عمارتی احدی نمودہ چند طفل نوزاد در ان مکان گذاشتند و دایہائے زبان بستہ برائے شیر دادن میزدند چون چہار سالہ شدند حضرت خود بتماشائے انہا تشریف بردند از ان پرورش یافتہائے وادی بے زبان حریفی ظاہر نشد مانند کنگان باوانا متخص بارتباط حرف بر زبان می آوردند در نیصورت گفتار آنحضرت بامتحان رسید کہ فی الواقع زبان دانی از صحبت حاصل می شود چنانچہ نوزادگان را صحبت مردم ہر دیار کہ میسر شود زبان همان دیار یاد میگیرند قطع نظر از او میان کہ نطق جبلی دارند طوطی و شاکر کہ حرف زنی خاصہ انہا نیست از صحبت او میان حرفت سر می شوند طبیعت

ہر چہ درین عالم است از اثر صحبت است ورنہ کجا پانٹی چوب بہائے نبات

دیگر از سانحه غریبہ کہ روداد این است کہ فوجی از ملازمان سرکار والا برائے مالش
سرتابان نواحی اکبر آباد تعین شدہ بود و بامتمدان محاربہ در میان آمد دران فوج دو برادر از
قوم کھتری تر دو رستم نامی کردند قصار یکے ازان ہر دو برادر دران کارزار کشتہ شد نفش اورا
درخانہ او با کبر باد آوردند و برادر دویم دران رزم پہچان تر دومی کرد از اسبجاکہ ہر دو برادر توانا
بودند و نقاش قدرت قادر مطلق چہرہ ہر دو برادر بیک و تیرہ منقوش ساختہ و مصور حکمت الہی
قامت و شبیہا ہنابجامہ صنع بعینہ یکے بتصویر در آورده بود و بہت

میان شان نبودہ فرق اندک بعینہ ہر یکے چون ان دگر یک
بعد رسیدن نفش مذکور درخانہ چون خبر تحقیق نہ رسید کہ کدام کسے ازان ہر دو برادر کشتہ شد
و شبیہ ہر دو بے تفاوت یکے بود عورات ہر دو برادر در شبہ افتادہ برائے سوختن مسند
شدند ان میگفت کہ شوہر من است ہمراہ این پیکر بیجان میوزم و این میگفت کہ شوہر
من است بر فاقہ نفش خود را خاکستری سازم رفتہ رفتہ این مقدمہ نزد کوتوال شہر جوع
شد کوتوال این سانحہ را بعرض والا رسانید خاقان زمان آن ہر دو عورت را در حضور
مقدس طلبہ شدہ اشکاف حقیقت نمودند عورت برا در کلان کہ ازان تو امین ساعت
پیشتر تولید یافتہ بود گذارش نمود کہ بے شک شوہر من است مصداق اعتقاد من انکہ یک
سال منقضی میشود کہ پسر وہ سالہ من فوت شدہ با یمرو غم فرزند عزیز بسیار بود شکم این را
چاک سازند اگر بر جگر داغ فرزند دہشتہ باشد شوہر من است بموجب حکم والا برائے
امتحان گزارده جراحان کار شناس شکم میت را شگافتند سوراخے مانند زخم تیر بر جگرش
ظاہر گشت چون ایمنی بعرض اقدس رسید باعث تعجب گردید الحق غم فروشدن فرزند بلند
تیرست جگر دوز و آتش است جانوز بجگر تراشی خنجر آبدار است و در دل ظراشی سنان خونخوار
مقارن اینحال برادر دویم ہمراہ فوج مذکور سلامت در شہر رسید ظاہر شدہ فی الواقع نفش
شوہر بہان عورت و بر عقل و دانش ان زنکہ آفرین فرمودہ حکم برائے سوختن او صادر گشت
و آن زن مردانہ وار با پیکر بیجان شوہر خویش ہمراہی نمودہ و راتش عشق و محبت خاکستر

گردید بہت

خسروا و عشق بازی کم نہ ہند و زن مباحش
کز برائے مردہ سوز و زندہ جان غولیش را

در بیان شیخ ولایت پینه و بنگاله

در آن وقت سلیمان کرارانی که از امرائے بزرگ شیرشاه و اسلام شاه بود حکومت آن ولایت داشت و تا عهد خاقان زمان متسلط بود چون منعم خان خاننخانان ب حکومت دیار شرقیه معین گشت بدفعات سلیمان مذکور جنگ در میان آمد و سلیمان عاجز شده اطاعت بادشاهی قبول کرده خاننخانان را ملاقات نموده تا ایام زندگی از انقیاد سر تنافت چون او قالب هتی گرد بایزید پسر کلانش برسد حکومت نشست و بعد چند روز مسافر ملک نیستی گردید پس از و داود پسر ویم سلیمان حاکم انولایت گشته دم استقلال زده سر از بندگی جناب والا برتافت منعم خان آماده جنگ شده قلعه پینه را محاصره کرده بدرگاه والا عرض داشت نموده استدعائے مقدم مقدس کرد و در عین برسات که از کثرت آب و غلاب راهها مسدود بود رایات عالیات نهضت فرموده در حوالی پینه نزول اجلال فرموده حکم بر محاصره قلعه شد و داود در خود تاب مقاومت ندید و با ظهار اطاعت ایچی بجناب قدسی فرستاد چون ایچی باستقبال عتبه فلک رتبه سرفرازی یافت حکم شد که داود ازین شقوق یکے را اختیار سازد اول ما و او تنها و رزمگاه آمده مبارزت نمایم هر که فیروز مند شود ملک از او باشد و اگر دل برین نهند از مردم خود که بزی دشمنان مشهور باشند برگزیند تا نیز یکے از بهاوران در برابر او فرستیم ازان هر دو دلاوران هر کس که ظفر یا بدن فتح از جانب او شود در صورتیکه این را هم قبول نکنند یکے از فیلمان نامی که بوفور جرات و بعظم جسوتند خواهی متنازه بوده باشند و معرکه بفرستد تا نیز فیل را انتخاب کرده بجنگ او فرستیم هر کدام که غالب آید فیروزی از جانب او باشد چون ایچی این احکام قدسی شنیده از حضور رخصت شده نزد او رسید و شقوق مسطوره گذارش نمود او بیچ یکے ازان قبول نکرد و مقارن اینحال حاجی پور که آن روز بآب گنگ است و محاذی پینه است بسی بهاوران نصرت مند مفتوح گردید و محاصره قلعه پینه نیز تنگ شد افغانان نقش ادبار خود در آئینه روزگار خود دیده و داود را که مست باد و سرکشی بود طوعا و کرها در کشتی انداخته بوقت شب روانه بنگاله شدند شورشی و وحشتی عظیم در قلعه پدید آمد بعضی افغانان از اضطراب دران تاریکی دریا را از کشتی انداخته غریق بجز فنا شدند و فریقه که خود را در کشتی انداخته از غرط هجوم با

کشتی غرق گشتند و جمعی از کثرت انبوه بتلاش بر آمدن پایمال گردیدند و بندی که راه بیرون
بر آمدن نیافتند خود را از بروج دیوار قلعه انداخته بخدمت نیستی ور شدند آنحضرت سحرگاه
بر حقیقت واقف شده قلعه را با ویایکے دولت سپرده خود بدولت و اقبال نقاب فرمود
اسب سواره از دریایکے پن گزشتند تا شام سی که و راه قطع کردند درین تگ حسین خان
پسر سلطان محمد عادل گرفتار گشته بقتل رسید و دیگر مخالفان نیز دران راه دستگیر گشته بعدم
خانه در رسیدند و اکثر گرنجیته جان بسلامت بردند منظم

مخالف گریزان	براه گریز	سپه در عقب راند با تیغ تیز
گریزان شدند	دلیران همه	چو از شیر غرنده امور مه
چوان بد سگالان	هزیمت شدند	سپه بے نیاز از غنیمت شدند
همه را که دشت	وز پشته بود	پراز خسته و کشته و پسته بود

از انجا منعم خان خانناتان را بالشکر گران بامتیصال داد و دبدمال و تیغ بنگاله نقین کرده
در قفسه معاودت فرمودند و راجه تو در مل که درین هم خدمت شالیخته بتقدیر ساینده بود
بنایات علم و تقاره سرسرا ز گشته بر فاق منعم خان مقرر گردید آنحضرت بعد بتظیم امور ان
دیار مراجعت فرموده از راه اجمیر بوزیارت روضه رضویه بدار السلطنت فتح پور نزل الجلال
فرمودند حکم شد که از اجمیر تا فتح پور در هر کرده چاه پخته و مناره بلند بجبهت علامت کرده
احداث کنند و سراپایکے مینارهایکے از شاخهایکے آهوک شکار شده باشد زمینیت
بخشد تا هر وان را اعتقاد دی و دیلے بوده باشد در اندک فرصتے چاه و مناره بر طبق
حکم و الامر تب گردید القصد منعم خان در بنگاله رسید و با داؤد جنگ نمایان کرده زخمی
گشت و اکثر امرا یان نثار شدند و باقبال بادشاهی داؤد مغلوب گشته بندگی درگاه
والا قبول کرده پیشکش هایکے لایقه و فیلان نامدار مصحوب پسر خود بجناب والا ارسال داشت
و راجه تو در مل از مهم بنگاله خاطر جمع نموده بجنور رسید و بمنصب اشرف دیوانی سرفرازی
یافت بعد چند گاه چون منعم خان خانناتان برگ طبعی در گذشت و داؤد قاپو یافته از عهده
خود برگشته سر بشورش برداشت بعد عرض مقدس خانبهان و راجه تو در مل بر سر او
نقین شدند ایشان در بنگاله رسید و بدفات محاربات نمایان کرده منظر و منصور گشتند
و داؤد دستگیر گشته بقتل رسید سر او را بدرگاه والا فرستاده مورد عنایات شدند

از ان وقت فتنہ و فساد از بنگالہ رفع گردیدہ باعث امنیت گشت مصرع

چراغ فح برافروختند ز آتش تیغ

پوشیدہ نمائند کہ در بلاد بنگالہ آغاز ظہور اسلام از ملک محمد نجیب تیار کہ از امرائے بزرگ سلطان قطب الدین ایبک بود گردیدہ و انان زمان آن ولایت در تصرف سلطان دہلی گشت در سکہ قدرخان را کہ از جانب سلطان محمد شاہ فخر الدین جوہان سلطان غیاث الدین تغلق شاہ بود فخر الدین نامی سلاحدار بقا بوسے کہ یافت گشتہ برست حکومت نشست و بر سلطان فخر الدین ملقب گشت مدت حکومت دوازده سال *

سلطان علاء الدین عرف ملک علی کہ عارض لشکر قدرخان بود با سلطان فخر الدین جنگ کردہ غالب آمدہ اورا بقتل رسانیدہ لوائے حکومت برافراخت مدت سلطنت چار سال و چار ماہ *

سلطان شمس الدین عرف حاجی الیاس نوکر سلطان علاء الدین سردار لشکر گردید بر سر بھنوتی رفتہ تمامی سپاہ را از حسن و سلوک و تدبیر با خود متفق نمودہ از راہ ہمد گشتہ بر سر علاء الدین آمد بعد از جنگ غالب گشتہ اقامتے خود را مسافر ملک عدم گردانیدہ برست حکومت شکر گشت در ان زمان فیروز شاہ اورنگ آراءے خلافت دہلی بود بہرابت لشکر بر بنگالہ تعین کردہ اما کارے از پیش زفت مدت حکومت بست و یک سال *

سلطان سکندر بن سلطان شمس الدین دوازده سال *

سلطان غیاث الدین بن سلطان سکندر یازده سال و چند ماہ *

سلطان السلاطین بن سلطان غیاث الدین یازده سال *

سلطان شمس الدین بن سلطان السلاطین پنج سال *

- (۱) در تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۹ سکہ نوشتہ (۲) دو سال و چند ماہ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۹ و طبقات اکبری صفحہ ۵۲۲
- (۳) یک سال و پنج ماہ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۹۶ و طبقات اکبری صفحہ ۵۲۲ و ۵۲۳ *
- (۴) شانزده سال و چند ماہ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۹۶ و طبقات اکبری صفحہ ۵۲۲ و ۵۲۳ *
- (۵) نہ سال و چند ماہ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۹۶ و طبقات اکبری صفحہ ۵۲۲ و ۵۲۳ *
- (۶) ہفت سال و چند ماہ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۹۶ و طبقات اکبری صفحہ ۵۲۲ و ۵۲۳ *
- (۷) ہفت سال و چند ماہ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۹۶ و ۲۰ سال طبقات اکبری صفحہ ۵۲۲ و ۵۲۳ *
- (۸) نہ سال و چند ماہ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۹۶ و طبقات اکبری صفحہ ۵۲۲ و ۵۲۳ *

راجہ کانس از زمینداران انولایت بود چون سلطان شمس الدین رحلت نموده وارثی ازو
نماند راجہ مستلط گشتہ بر منہ حکومت نشست مدت پنج سال و چند ماہ *

سلطان جلال الدین بن راجہ کانس برائے خلافت اسلام ہوں رودہ سببہ و سکہ
بنام خود کرد مدت نوزدہ سال و چند ماہ *

سلطان احمد بن سلطان جلال الدین ہفتہ سال *

سلطان ناصر الدین بن سلطان احمد ہفت روز *

سلطان ناصر شاہ از احفاد سلطان شمس الدین دو سال *

سلطان باریک شاہ عرف ناصر غلام ناصر شاہ قابویافتہ سلطان ناصر شاہ را کشتہ
منہ آراءے حکومت گشت ثانی الحال امرائے اتفاق کردہ اورا کشتہ مدت حکومت
نوزدہ سال *

یوسف شاہ برادر زادہ باریک شاہ ہشت سال *

سلطان سکندر بعد چند روز امرائے اتفاق کردہ اورا معزول کردند *

فتح شاہ نہ سال و چند ماہ *

نازک شاہ خواجہ سراج شاہ را کشتہ بر منہ حکومت نشست ہر ماہ خواجہ سرا بود

طلبہ اسشتہ پیش آورد و دو ماہ و پانزدہ روز *

فیروز شاہ سہ سال و چند ماہ *

محمود شاہ بن فیروز شاہ یک سال و چند روز *

(۱) ہفت سال - تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۹۰ و طبقات اکبری صفحہ ۵۲۲ و ۵۲۳ *

(۲) ہفتہ سال و چند ماہ - تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۹۰ - ہفتہ سال طبقات اکبری صفحہ ۵۲۲ و ۵۲۳ *

(۳) شانزدہ سال - تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۹۸ و طبقات اکبری صفحہ ۵۲۲ و ۵۲۳ *

(۴) ہفتہ سال - تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۹۸ و طبقات اکبری صفحہ ۵۲۲ و ۵۲۵ *

(۵) ہفت سال - تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۹۸ و طبقات اکبری صفحہ ۵۲۲ و ۵۲۵ *

(۶) ہفت سال و پنج ماہ - تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۹۸ و طبقات اکبری صفحہ ۵۲۲ و ۵۲۵ *

(۷) سلطان باریک - تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۹۹ - باریک شاہ طبقات اکبری

منظفر شاہ حبشی فوج سر محمود شاہ را کشتہ بر مسند حکومت نشست و تکمیل فرمود
یک سال و پنج ماہ *

سلطان علامہ الدین کہ از نوکران مظفر شاہ بود بقبابوسہ کہ یافت اقامت خود را کشتہ
بحکومت رسید مدت بست سال *

نصیب شاہ بر سلطان علامہ الدین بعد پدر بر مسند حکومت قرار گرفت ہنگامی کہ
حضرت ظہیر الدین بابر بادشاہ فتح ہندوستان نمودند سلطان محمود برا در سلطان ابراہیم لودی
پیش نصیب شاہ پناہ بردہ و دختر سلطان ابراہیم را در نکاح نصیب شاہ
آورد بعد مدت چون شیر شاہ غالب آمد بنگالہ را از تصرف نصیب شاہ ہراورد و او
در معرکہ زخمی شدہ ہزیمت خوردہ و در حضور حضرت نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ رسیدہ ہشتاد
نمود مدت حکومت نصیب شاہ چار و دہ سال *

جہانگیر قلیخان از امرائے کبار ہمایون بادشاہ بود حضرت بادشاہ انولایت را از
شیر شاہ ہراوردہ با و دادند *

محمد خان المخاطب بہ بہادر خان کہ از امرائے بزرگ شیر شاہ بود شیر شاہ بعد فتح بر
حضرت بادشاہ جہانگیر قلیخان را بعد م خانہ فرستادہ اورا بران ولایت متکمن گردانیدہ
سلیمان کرانی کہ از امرائے مشہور اسلام شاہ بود حکومت با استقلال یافت اگرچہ
سکہ و خطبہ بنام خود نہ کردہ اما خود را حضرت اعلیٰ خطاب کردہ بودہ
بایزید بن سلیمان بعد پدر قائم مقام گردید سیزدہ روزہ
دا و دسپرو دیم سلیمان دو سال *

در سنہ ۹۵۳ خان جان و راجہ تودرمل داؤد را بہ قتل رسانیدہ آنولایت را با گل داخل ممالک
محمودہ نمودند از ابتدا سنے ۹۴۶ لغایت سنے مذکور کہ دو صد و سی و ہفت سال ہوؤ
باشد ولایت بنگالہ از تصرف سلاطین دہلی بیرون ماند القصہ راجہ تودرمل بعد جمعیت

(۱) سہ سال و پنج ماہ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۳۰۱ و طبقات اکبری صفحہ ۵۲۶ *

(۲) بست ہفت سال تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۳۰۲ و طبقات اکبری صفحہ ۵۲۲ و ۵۲۶ *

(۳) نصیر شاہ طبقات اکبری صفحہ ۵۲۲ و ۵۲۶ *

(۴) یازدہ سال طبقات اکبری صفحہ ۵۳۲ و ۵۳۵ سلیمان *

خاطر از مهمات آن ولایت بحضور والار رسید پس از آمدن راجه در اندک مدت خان جهان
 برحمت حق پیوست مظفر خان دیوان اعلیٰ از حضور بصوبه داری بنگاله تعین گشت این مظفر خان
 که بنواجه مظفر مشهور بود در ابتدائے حال نوکر بیرامخان بود بعد تفرقه بیرامخان کرورے
 پرگنه پر سرور تابع پنجاب گردید چون حقیقت قابلیت و کاروانی او بعرض والار رسید در
 حضور طلبد امشته دیوان بیوتات فرمودند بمقتضائے کارطلبی در اسرع اوقات بیاید دیوان
 اعلیٰ سرفرازی یافت و مدتی باین درجه ممتاز بود در مینولا بصوبه داری بنگاله رخصت گشت
 و در آن ولایت رسیده بنظم و نسق امور پرداخت بعد چند گاه معصوم خان کابلے جاگیردار
 بهار از مقدمه داغ اسپ که در آن نزدیکی مقرر شده بود عدول نموده شورش کرد
 به طیب دیوان در اسکے پر کهوتم بخشے سرکار والاگفت و گو نموده سوار شد و هر دو را قتل
 کرده و خانه هر دو بغارت در آورده سربنی برافراخت و همچنین در بنگاله بابا خان قاتل
 و دیگران بسبب باریافت جاگیر مظفر خان صوبه دار محاصرت ورزیده باغی شدند و
 معصوم خان کابلې همداستان شده جمعیت فراهم آوردند و بسیاری از امرائے دیگر نیز
 از مظفر خان آزرده شده بمخالفتان متفق گشتند و میرزا شرف الدین حسین یزنه آنحضرت
 باحضرت مخالفت ورزیده بقصد مکة معظمه روانه شده بود و فتنه جوئے و واقعه طلبی شعار
 خود داشت در ولایت بنگاله شورش شنیده نیز از راه برگشته آمده بمخالفتان
 ملحق گردید و شورش عظیمی داد چون جمعیت آن بد اختران بسیار بود مظفر خان تاب
 جنگ نیاورده در قلعه تانده متحصن گشت و باغیان بر قلعه محاصره تنگ آورده مظفر خان
 پیغام نمودند که آمده ملاقات نماید والار دانه مکة معظمه شود مظفر خان ضرورتاً شق ثانی قبول
 کرد انجماعه مقرر کردند که سیوم حصه از اموال خود بردارد و دیگر واکذار مظفر خان بست
 هزار اشرفی پنهانی بمعصوم خان کابلې فرستاد که از عرض و ناموس من دست باز دارد
 و مخالفان از بمنی دلیر شده محاصره تنگ نمودند و قلعه تانده مفتوح کرده مظفر خان را
 بدست آورده قتل رسانیدند و اموال او بغارت بردند بست لک روپیه که در تالاب
 کور کرده بود بدست میرزا شرف الدین حسین افتاد و اموال دیگر هر یک از مخالفان بدست
 آورده متصرف شدند و بر تمام آن ولایت استیلا یافته هر کدام خطاب منصب برآ خود

مقرر کرده انجمن آراسته خواستند که خطبه بنام محمد حکیم میرزا برادر خود آنحضرت که در کابل بود بخوانند در آن وقت ناگهان باد بشت تمام وزید و کون و مکان ییره و سیاه گردید و بشتاد و باد یاد از رستخیز در داد و طوفان گرد و خاک نمونه آخر الزمان نمودار ساخت و نیز باران سخت بارید و اقبال عدو مال بادشاهی بساط نشاط انجاعة را در نور دید و انجمن متفرقه و پراگندگی انجامید و آنچه مخالفان اندیشیده بودند منبصه ظهور رسید و همچنین در بهار بهادر نامی پسر سعید بدخشی علم بخی برافراشته سکه و خطبه بنام خود کرد و بیست

بهادرالدین سلطان بن سعیدالدین شهبان * پسر سلطان پدر سلطان زهی سلطان بن سلطان چون این مقدمات بعرض قدسی رسید راجه تودرمل را که بعد از منظر خان دیوان اعلیٰ مقرر شده بود با امرای دیگر تعیین فرمودند راجه بجناح استیصال رسید و در دفع شورش پرداخت و بصلاح دولتخواهان در حوالی منگیر حصار گلین احداث نموده دایره ساخته حقیقت احوال آن حدود بدرگاه مقدس معروض داشت خان اعظم میرزا کوکلتاش بالشکرگران رخصت گشت و عقب او شهباز خان نیز تعیین گردید و از اوازه آمدن خان اعظم و شهباز خان در جمعیت مخالفان تفرقه افتاد و از محاصره حصار گلین که راجه تودرمل ساخته بود برخواستند معصوم خان با دیگر باغیان بطرف بهار رواد و افواج قاهره در بهار رسید و به اتصال باغیان کمر بست بستند و همدین اثنا معصوم خان فرخودی و نیابت خان عرب و بهادر بطرف جوینپور رواد و ده بنی ورزیدند شهباز خان از بهار بر سرانهار رسید و در سلطان پور بلهری جنگ روی داد و از مشیت ایزدی شهباز خان شکست خورد و در بفرار نهاد اما درین وقت اقبال بادشاهی بکار سازی آمد چون در عوام شهرت یافته بود که معصوم خان فرخودی در معرکه کشته شد لشکریانش ازین شهرت پراگنده شدند شهباز خان ازین خبر خود را جمع ساخته و جمعیت فراهم آورده در نزدیکی آورده رسید و باز معصوم خان فرخودی جنگ نموده غالب آمد و پس ازان چنان شکست انجمن نصرت یافته رفع شورش نمود معصوم خان فرخودی بعد شکست با چند کس بدر رفت و بعد چندگاه بوجب التماس شاهزاده بزرگ جرایم معصوم خان فرخودی معاف فرموده بجاگیر لایق سرافراز گشت راجه تودرمل پس از حصول جمعیت خاطر از مهات آمده باز بجناب والا رسید و مورد الطاف فرادان گردید و بعد چندگاه خان اعظم نیز از بنگاله در حضور مقدس آمد و شهباز خان باستیصال

معصوم خان کابلی و دیگر مخالفان مقرر ماند چون بعرض والا رسید که مخالفان بد سرشت بد فعات بشهباز خان جنگ کرده غالب آمده اند و در آن حد و دفع شورش نمیشود بلکه روز بروز زیاده میگرد و لهذا بقصد استیصال انجامة بد مال بد دولت و اقبال خود متوجه دیار شرقیه شدند و شکار کمان و پنجر افگنان قطع منازل فرمودند و درین سفر راجه بیربل جشن عالی ترتیب داد ان حضرت در آن مجلس تشریف برده پایه قدر او افزودند و نیز در منزل راجه تو در مل تشریف فرموده سرفرازی بخش آن وزیر اعظم شدند بعد رسیدن در مکانی که دریائے گنگ و جمن با هم اتصال یافته جوش یکتای میزنند و باعتقاد اهل هند از اماکن بزرگ است در میان هر دو دریائے قلعہ اند باس و شهر بزرگ اساس نهادند چون در ایام بارش دریائے گنگ طغیان می نماید بند مستحکم در طول یک کرده و عرض چهل درعہ و ارتفاع چهار درعہ مقرر گشت و آن حصار در نهایت متانت و حصانته و بند در غایت مستحکم و استواری و شهر در کمال وسعت و منحت در سال بست و هشتم جلوس والا با تمام رسید و درین مکان بعرض همایون رسید که شهباز خان بتقویت طنطنه نهضت موکب والا بنحالفان جنگ مردانه وار نموده مظفر منصور شده و معصوم خان کابلی و بهادر و دیگر مفسدان و خیم العاقبت ہر میت خورده از ملک بادشاہی بدر رفته خود را در کج خمول کشیده اند بنا بر آن از اللہ باس معاودت فرموده بقصد رفع شورش محمد حکیم میرزا را و آنہ بہت پنجاب شدند و بدولت و اقبال قطع منازل و طی مراحل در پیش نمودند

دربیان بغی محمد حکیم میرزا برادر حضرت بادشاہ خاقان مان

او در کابل بغی ورزیدہ بارہا از اب رسند گذشتہ باعث ازار و اضرار اہل پنجاب میگردد و از صدقات عساکر منصور و ہنرم گشتہ باز رو بکابل می آورد و نوبتہ بلاہور رسید و بست و دور و نزدیک را محاصرو نموده راجہ بہگونت داس صوبہ دار لاہور پاسے ہمت افشردہ قلعہ را مستحکم داشت کمور مان سنگہ خلعت راجہ مذکور کہ فوجدار سیالکوٹ بود احتشام کوہی فراہم آورده با جمعیت فراوان ناگہان رسیدہ بمیرزا جنگ نموده غالب آمد و میرزا بے دست و پا گشتہ از دور قلعہ برخاستہ بے نیل مقصود را ہی گشت و براہ جلال پور ممولہ حافظ آباد از دیرگ پنجاب گذشتہ در بہیر رسیدہ و آن شہر را غارت و ویران ساختہ از راہ کہیت دریائے

سندہ عبور نمودہ بکابل رفت و کنورمان سنگہ تادریاسے سند تقاب نمودہ برگشت چون
 این جرات و جبارت کنورمان سنگہ بعرض والا رسید مور و الطاف بیکران گردید بیکبارگی
 بمنصب پنہزاری سرفراز گشت درینولامیرزا از استماع خبر پورش امرائے بنگالہ کہ سکہ و
 خطبہ بنام اومی خواستند کہ کبند دیر شدہ از کابل لشکر آراستہ بہ پنجاب رسیدہ باعث
 فتنہ و فساد گردید و اہل آن دیار را ازار و اضرار رسانید انحضرت از اسد باس کوچ کردہ قصد
 مصمم نمودند کہ درین مرتبہ در کابل رسیدہ بمیرزا انچنان تادیب کردہ شود کہ آتش فتنہ
 مطلق منطفی گردد و فوجی برسم منتقلانخصت نمودند میرزا از طنطنہ موکب والا امکان خود
 در بودن پنجاب ندیدہ روانہ کابل گردید افواج قاہرہ کہ عقب میرزا شتافتہ بود بشادمان خان
 کہ از امرائے بزرگ میرزا بود جنگ نمود شادمان خان شکست یافتہ گریخت اسباب
 و یرتال و امتعہ و اموال او و لشکریانش بدست بہادران لشکر فیروزی اثر آمد و نوشتہ چند خط
 منشی میرزا و بہر میرزا از یرتال شادمان خان بدست سردار فوج مقصور افتادہ بود و آن نوشتجات
 بجنس کھنور والا ارسال داشتہ از انجملہ نوشتہ بنام خواجہ شاہ منصور دیوان بود کہ در جواب
 عرضہ او نگارش یافتہ آن حضرت از روسے فراخ حوصلگی و نیکذاتی بر زبان نیاوردند و بخاطر قدسی
 رسید کہ در چنین وقت مخالفان بہبت ہدم اساس اعتماد و توخواہان این چنین نوشتجات
 میفرستند بار دیگر بعرض والا رسید کہ کسان خواجہ شاہ منصور کہ در پرگنہ فیروز پور جاگیرش
 میباشند ارادہ دارند کہ بجد حکیم میرزا ملحق شوند چون اینمعنی از خواجہ استفسارفت او کار و دراز و طلب من گزید
 او در دادن ضامن نیز عذر نمود و ظن غالب شد کہ فی الواقع قصد خواجہ بطرز دیگر است
 در صورت بصلاح دو توخواہان متصل سرائے کوت کچوہ کہ مابین شاہ آباد و انبالہ است
 خواجہ را بخلق کشیدند این خواجہ شاہ منصور از اعیان شیراز بود خدمت اشرف خوشبوے
 خانہ داشت و آن حضرت بمقتضائے آدم شناسی نظر بر قابلیت او داشتہ اورا
 بیاری خواستند و مظفر خان دیوان اعلیٰ بنا بر کاروانی و دفوردانش او حسدی بردناگزیر
 ترک نوکری بادشاہی نمودہ پیش منعم خان خانانان رفتہ نوکری دیدنوبتے منعم خان اورا
 برائے عرض مطالب جاگیر از بنگالہ کھنور مقدس فرستادہ بود در التماس مطالب نقش
 کاروانی او زیادہ بخاطر اقدس درست شد بعد فوت منعم خان طلب حضور فرمودہ بہالی
 منصب وزارت دیوان اعلیٰ سرفراز فرمودند و در کمتر زمانی با صابت رائے بمراتب

لمبدر رسید چون در معاملات مردم را تنگ نمودی و راه بدر سلوکی پیمودی از خدمت تغیر گشته
 قید شده بود و بعد چند گاه پیر میان پایہ فرازی یافت و رینولا از منصوبہ معاندان باینحالت رسید اگر چه
 برز باہنہا افتادہ بود کہ را جہ تو در مل بانی این منصوبہ شدہ اما خلاف است شاید مردم دیگر اختراع
 کردہ باشند بعد دوروز از کشتہ شدن بے تقصیری او معروض مقدس گشت باعث
 تاسف خاطر اقدس گردید لیکن مردم از سخت گیری و تنگ گزینی او نجات یافته مقرر
 شدند **منظم**

نباشے بکار جهان سخت گیر کہ ہر سخت گیرے بود سخت میر
 با سان گذاری و سے برگذار کہ اسان زید مرد آسان گذار

باجملہ انحضرت عے منازل نمودہ بر ساحل دریائے سند نزول اجلال و اقبال
 فرمودند در مکانے کہ دریائے سند و نیلاب ورود کابل باہم می پیوند و برائے قلعہ
 متین حکم والا صادر شد و برب دریائے بر قلعہ کوہچہ بروے سنگ اساس قلعہ نہادہ
 عمارت آن از سنگ و خارا قرار یافت خارا تراشان فرما دشعار در تراشیدن اجارہ
 و انایان نادرہ کار و طرح حصار و بنایان معمار تبعمیر بروج و دیوار بدایع و صنایع بکار بردند
 در سال بست و ششم جلوس والا شروع شدہ باہتمام خواجہ شمس الدین خوانی در دو سال
 قلعہ رفیع و شہر وسیع صورت تامیت یافتہ تاہک بنارس موسوم گردید بے شایبہ تکلف قلعتیت
 در غایت استواری کہ خندقش دریائے سندہ و در ثیت در نہایت محکم کہ در ہیش برو
 مخالفان بند بر زخیت معتدل ہوا در میان ہند و خراسان سرکوبی است بیم افزائے
 سرتابان و گردن کشان مہندس و شکر صایب معمار رائے اصابت خاقان زمان با وجود
 حصانت حصین پایان آن معبرہ دریا طرفہ تجویز نمودہ کہ دم مساوات باسد سکندر میزند
 صادر و وار د تا آنکہ درون قلعہ نزو و دراہ عبور دران مکان بروے او سد و دست

نظم

یکے قلعہ بروے آن کو ہمار کہ دریا شدہ خندقش پایدار
 ز رفعت رسیدہ بپرخ برین برو جش برو ج فلک را قرین

القصہ ان حضرت بعد طرح انداختن قلعہ اتک بنارس متوجہ پیش شدند و ازین منزل
 زمان بصلح بنیان محمد حکیم میرزا صادر شد خلاصہ مضمونش آنکہ وسعت آباد ہندوستان

که بجائے چندین سلاطین صاحب سکه و خطبه بود تمام تر در قبضه تصرف ما درآمده و سران روزگار روسے نیاز بدرگاه والا آورده می آرند و امرائے این دو دمان رفیع مکان بجای سلاطین والا شکوه نشسته حکومت میکنند ان برادر از چنین دولت چرا محروم و بے نصیب باشند اگر چه بزرگان کاروان برادر کهین را بمنزل فرزند گفته اند اما با اعتقاد من بهم رسیدن فرزند احتمال دارد برادر کجا بهم می تواند رسید لایق عقل و دانش ان برادر انکه از خواب غفلت بیدار گشته بملاقات خویش مسرور سازد و زیاده ازین مارا از دولت دیدار و خود را از دولت پایدار محروم ندارد و محمد حکیم میرزا بنا بر صحبت خوش آمدگویان خانه بر انداز با وجود اینقدر عنایات بادشاهی و رود فرمان تلطف امیز بیچگونه فرمان پذیر و سخن شنو نگشت و با خود قرار داد که کریمه خیبر تا قلعه کابل مستحکم کرده اما ده پیکار گردد و یا براه بنگش رفته در مهندشورش اندازد و میرزا همدرین اندیشه بود و کمنکشها در میان داشت که شاهزاده سلطان مراد برسم منقلا در نواحی کابل رسید و میرزا جنگ در میان آمد و میرزا شکست یافته بطرف غور بند فتافت و اراده آن کرد که بوالی توران پناه برده استمداد و استعانت نموده آید مقارن اینحال خاقان زمان نیز بکابل نزول اقبال فرموده سیر منازل قلعه و باغ و شهر نموده مسرت اندو شدند با انکه محمد حکیم میرزا مصدر چندین تقصیرات شده بود از روسے کمال تلطف کابل باز میرزا مرحمت فرموده بهندوستان معاودت نمودند و میرزا بکابل رسیده بکومت انولایت قیام ورزید از آنجا که میرزا مشغول شراب بود از فرط باده پیمائی به بیماریهائے مزمنه مبتلا گردید و از بسکه مغلوب طبیعت بوده خود را از شراب نتوانست ضبط کرد و در اندک مدت ساغر حیاتش بریز گشت پلیت

مبادا خردمند غرق شراب کزین سیل شد قصر دولت خراب

بعد از ارتحال میرزا بمنزل بقا فرزندانش اراده داشتند که از کابل پیش عبداللہ خان والی توران روند چون انمعنی بعرض مقدس رسید از روسے صلہ رحم فرمان استمالت صادر شد و راجه مان سنگه برائے ولاری پس ماندگان میرزا تعین گشت و ریات عالی نیز بسمت کابل نهضت فرموده چون عرصه ماول پندی مورد سراقات اقبال گردید راجه مان سنگه که پیشتر رخصت یافته بود و کیقباد میرزا را یازده ساله و افراسیاب میرزا را چهار ساله سپران محمد حکیم میرزا را همراه خود گرفته در حضور مقدس رسید حضرت

خاقان زمان تیم نوازی فرموده الطاف بیکران در حق فرزندان میرزا مبدول داشتند و نظر توجه و تربیت بر گماشتند و امرائے کابلی نیز بعبز بساط بوس مشرف شده مورد عنایات شدند و راجه مان سنگه بصوبه داری کابل سرفرازی یافت *

در بیان گشته شدن راجه دانش و بیرل

چون ساحل دریائے سندینم خیام اجلال گشت زین خان کو که را بالشکر گران بستیصال
اوس یوسف زئی و تخیرو ولایت بجور و سواد تیراه نقین کردند و شیخ فرید بخاری بخشی برائے
تاخت قبایل افغانان که در دشت بودند رخصت یافت شیخ بعد تاخت و تاراج معاود
منو و زین خان قلع و قمع افغانان کر بسته داخل کوہستان شد بعرض والار سید که تا
انکه فوج دیگر با عانت زینخان تعیین نمیشد و استیصال افغانان ممکن نیست راجه بیرل و شیخ
ابو افضل استدعائے این خدمت نمودند آنحضرت قرعہ بنام هر دو انداختند قضا را قرعہ
بنام راجه بیرل برآمد لهذا راجه مذکور و حکیم ابوالفتح را با ملا دزینخان رخصت فرمودند زینخان
باتفاق و استصواب راجه نختین ب ضبط بجور کر بست و همست برگماشت کلان تران انجا
لمتاب عبودیت در گردن انداخته رعیت گیری اختیار کردند بعد ازان بر سر سواد تیراه لشکر
مکنی شد افغانان بر سر کر یوه هجوم آورده ژاله صفت تیر و سنگ می باریدند زینخان بزور شمشیر
از کر یوه گذشته قلعه بنا کرده بستیصال انجما عتد مال پرداخت اندرین اثنا در میان
زینخان و راجه بیرل مخالفت و نفاق روداد و خاصست بلند شد و گفتگوهای منازعت
در بیان آمد بیت

نزاع انچنان آتشی بر سر وزد که از تاب آن هر چه باشد بسوزد
هر چند زینخان خواست که جمعی در قلعه گذاشته پیشتر روانه گردد راجه بر این معنی راضی نگشت
و قرار یافت که از راهی که آمده اند باز مراجعت کنند بصلاح این معنی معاودت کردند راجه
پیشتر آمده جائیکه قرار یافته بود فرو و نیامد از انجا روانه شد کسانیکه پیش آمده خیمه زده بودند
ناگزیر به برداشتن خیام و بستن پرتال مشغول شدند زینخان از عقب آمده صورت حال
بدین منوال دیده او هم را ہی گردید افغانان سر اسیمکی لشکر معاینه کرده از هر طرف هجوم آوردند
و غریب شورشی پدید آمد نوعی راه تنگ گردیده بود که دو سوار پهلوی هم نمیتوانستند

آخر الامر شفاعت شامزاده باریافتند بموجب حکم والا هر چند تلاش شد نفش راجه بیربل بدست نیامد چون آنحضرت اورا بسیار میخواستند تا سفت انیمینی بار بار زبان مقدس گذشت همدین اثنا میر قزیش ایلمچی عبدالمدخان والی توران بانامه محبت و منسوقات آن دیار بدرگاه والا رسید چون خاطر مقدس از واقعه راجه بیربل مکدر بود ایلمچی مذکور دوسه روز بار نیافت بعد چند روز بملازمست اقدس مشرف گشت و نامه عبدالمدخان از نظرا نور گذرانید میر قزیش را بانعام لایق فرستاد از فرموده رخصت انصراف دادند و حکیم همام برادر حکیم ابوالفتح را همراه میر قزیش نزد عبدالمدخان فرستاد و راجه محمد تجویل داری بارخانه سوغات و میر صدر جهان برائے پرسش واقعه سکندر خاں پدر عبدالمدخان همراه دادند و نامه والا از نتایج طبع و قادی بدو فضلای اکمل علانی شیخ ابوالفضل عبدالمدخان قلمی گردید چنانچه ان نامه مشهور است بعد تنظیم مهات ان دیار و تنبیه و تادیب گردن کشتان بدروزگار از ساحل دریای سیاه سند معاودت بهندوستان کردند و راجه تو دریل را بحضور طلبید اشته راجه مانسنگه را بکابل تعین نمودند و باستیصال افغانان یوسف زئی اسمیل قلیخان تعین گشت او بواقعی تادیب و تخریب انطایفه نمود اکثر سرداران قوطه در گردن انداخته آمد و حاضر شدند بے شایبه تکلف قلع و قمع انجمه که اسمیل قلیخان نموده دیگرے ننموده باشد چنانچه انیمینی مشهور است که عورات یوسف زیان عوض نان بفروخت رفتند.

در بیان سیدن میرزا سلیمان والی بدخشان حضور پر نور تفرقه در بدن

سلسله او بحضرت صاحب قران امیر تیمور گورگان میرسد حکومت بدخشان باستقلال داشت و بارها از بدخشان لشکر بر سر کابل کشید و بمراتب شکست خورده رفت ابراهیم میرزا خلف او در شجاعت و دلاوری طاق و در فراست و دانشوری شهره آفاق بود چون ازین جهان فانی درگذشت سلیمان میرزا ازینجهت که ان خلف را بسیار دوست میداشت

غم جان کاه روداد این رباعی حسب حال اوست رباعی

لے لعل بدخشان ز بدخشان رفتی از سایه خورشید درخشان رفتی
در هر چو خاتم سلیمان بودی افسوس که از دست سلیمان رفتی

بعد فوت ابراہیم میرزا چون شاہرخ میرزا پسر اوکلان شد سلیمان میرزا را با شاہرخ
میرزا بنیر و خود صحبت برابر نگشت ہر دو با یکدیگر عناد و در زدند و کار بہ پر خاش کشیدند و
بدفعات بہر یکرا ایشان جنگ در میان آمد آخر الامر سلیمان میرزا ہزیمت خوردہ در کابل
رسید چند گاہ پیش محمد حکیم میرزا کہ در ان وقت حیات بود گذرانیدہ بدر گاہ والا التجا آورد
پنجاہ ہزار روپیہ نقد و سامان سفر از حضور مقدس مرحمت گشت و فرمان متضمن استمالت
بصدور پیوست میرزا بجمعیت خاطر از کابل روانہ بدر گاہ معلی گردید چون نزد یک
دار السلطنت فچپور رسید حکم شد کہ امرائے عالی قدر باستقبال بروند حسب الحکم
اعلیٰ تاسہ کر وہے فچپور فیلیان نامی کوہ شکوہ بسلاسل طلا و نقرہ و جہائے دیبا و زربفت
راستہ ایستادہ کردند و در میان دو فیل ارا بہ یوز ہا با پوشش نخی و زربفت و زنجیر طلا
و نقرہ و قلاوہائے مرصع باز داشتند و عقب فیلیان سیل دورویہ از دلاوران رستم
دل و مبارزان صحت گسل آراستند و قورچیان بہرام نظام و سیا دلان صاحب اہتمام
گذاشتند کہ اہدی قدم از سیل بیرون نتواند کرد و کوچہا سائے شہر را جا رو بہ زدہ و آب
پاشیدہ مصفا کردند و دکائین آراستہ بازار را مین بستند بے شائبہ تکلف کوچہا از کثرت
اراستگی و پیراستگی مانند خیابان گلشن گشت و دکان ہا از پوشش زربفت و انواع اقمشہ
زیبا تر از باغ بہار گردید بلیت

شہر را بستہ سربہ را مین رنگ بستان گرفت رستے زمین
طوایف انام از شہر و نواحی در کوچہ و بازار و طاقہا و واقعا و راہہا و پشت باہا برائے تماشا
ہجوم آوردند خاقان زمان با بادشاہ زادہ والا شان با جلوہ جمال و جاہ و جلال با ارایش و پیرایش
کمال بقصد ملاقات از شہر برآمدند چون نزدیک رسیدند اول سلیمان میرزا پیادہ شدہ
تسلیمات بجا آورد و بعد از ان خاقان زمان از اسپ فرود آمدہ میرزا را از روئے الطاف
در آغوش گرفتند و بمنزل آوردہ بعد ضیافت و مہمانداری بنوید کمک بتخیر بدخشان خورد
فرمودند بعد چند روز صوبہ داری بنگالہ تجویز شدہ میرزا قبول نکرد و بقصد زیارت مکہ معظمہ
رخصت گشت ہفتاد ہزار روپیہ خرچ راہ مرحمت گردید میرزا بعد اراک سعادت
حج بہمان راہ باز بدخشان رسیدہ با شاہرخ میرزا جنگ کردہ باز ہزیمت خوردہ
بعد اسر خان والی توران پناہ برد و عبد السمہ خان از نفاق ایشان واقف گشتہ لشکر

تعیین کرد ولایت بدخشان از تصرف ایشان برآورده حاله کسان خود نمود سلیمان میرزا و شاهرخ میرزا
هر دو جلا وطن گشته بکابل رسیدند ملت

دولت همه از اتفاق خیزد بے دولتی از نفاق خیزد

دران وقت محمد حکیم میرزا حیات بود چند مواضع از تومان لغات بسید و غال سلیمان میرزا مقرر کرد
شاهرخ میرزا بودن در کابل اختیار نکرده بدرگاه والارسیده مورد انواع عواطف گمردید
و پس از چندی سلیمان میرزا نیز بوساطت راجه مانسنگه بجناب قدسی رسید و بعد سه سال
مسافر ملک بقاگردید اگر چه سلیمان میرزا در زمان بودن بکابل با عانت محمد حکیم میرزا لشکر فزادان
فراهم آورده بدفعات مقصد بدخشان نمود اما کاپیش نزفت در سال سی و چهارم جلوس والا
محمد زمان نامی خود را فرزند شاهرخ میرزا و امموده در بدخشان گردشورش برانگیخت و او را بمومن
پسر عبدالمد خان والی توران بدفعات جنگ روداد و هر دفع فتح نموده بدخشان را متصرف
شد و مدتی حکومت آن ولایت نمود آخر الامر عبدالمد خان والی توران لشکر گران تعیین کرد
محمد زمان را از بدخشان اخراج نموده ان ولایت را متصرف خویش در آورد و محمد زمان از
بدخشان برآمده در کابل رسید نخست صورت اظهار نمود که روانه درگاه والامی شود و در
طن مقصد فساد داشت دران وقت قاسم خان صوبه دار کابل در حضور مقدس بود محمد حاشم
پسر قاسم خان که به نیابت پدر در کابل بود از مقصد او واقف شده باندک جنگ او را
دستگیر کرد و همدین اثنا قاسم خان از حضور بکابل رسید محمد زمان خان مدارات و تملقات
بسیار کرد اما او را در بند نگاه داشت و میخواست که روانه حضور ساطع النور سازد محمد زمان
قابو یافته قاسم خان را قتل رسانیده در صد کشتن محمد حاشم گردید او از قتل پدر واقف
گشته کسان خود را فراهم آورده محمد زمان را بقصاص خون پدر بسیارست تمام کشت تمامی
بدخشان که در کابل بودند علف تیغ بیدریغ شدند و رفع شورش محمد زمان خان ازان دیار
گمردید و در بدخشان عبدالمومن پسر عبدالمد خان حاکم مستقل گشت چون بدست باده جوانی
و در مہوش شراب نادانی بود از روی گستاخی درخواست صبیہ رضیہ حضرت خاقانی نمود
چون ایچی فرستاده از دریائے بہت میگذشت قضا را کشتی از موج خیز دریا غرق شد
و نامه او که از روی گستاخی نوشته بود از نظر اقدس نگذشت بر زبان طوایف انا م اقتاد
که مگر با اشاره انحضرت بوده باشد و عجب نیست که چنین بوقوع آید عبدالمد خان با شماع

بے ادبی پسر خود متاسف بوده مکتوب معذرت اسلوب مشتمل بر اظهار اشوب جوانی و نادانی
پسر خود و معصوب مولانا کے حسینی بدرگاہ والا فرستاد اگرچہ مولانا کے حسینی بعد رسیدن
بدرگاہ فلک کارگاہ بابتلائے امتداد رگزشت اما آنحضرت جواب مکتوب عبد سرخان
چنانچہ آئین بزرگان حقیقت اگاہ باشد نوشتہ روانہ کردند و اساس اخلاص استحکام
دادند *

در بیان تسخیر ولایت لکشائے کشمیر حجت تاثیر

یوسف خان والی انجا ہمارہ اظہار اطاعت و انقیاد نمودہ پیشکش لایقہ ارسال میداشت
و در سال سیم جلوس والا یعقوب خاں نامی پسر خود را با پیشکش و تحالیف فراوان بدرگاہ والا
فرستاد و چند گاہ در حضور لامع النور قیام داشتہ بنا بر وحشتی کہ بخاطر داشت بے رغبت
از حضور ساطع النور گریختہ بکشمیر رفت چون این معنی بعرض اقدس رسید فرمان بنام پوشتخان
صادر شد کہ خیریت ذات و امنیت ولایت او درین است کہ خود آمدہ بملازمت مشرف
شود والا پسر خود را با شان بوس مقدس بفریداد غدر ہائے زمیندارانہ در پیش در آورده
عرضداشت ارسال نمود لہذا قصد آن ولایت بخاطر اشرف مصمم گشت و شاہ رخ میرزا و
راجہ بہگونت داس و شاہ قلیخان محرم و دیگر امرا بر نیجہ دست تعین شدند چون براہ بہنہر بسبب
فراوانی برف و اشتداد سرما و صعوبت مسالک و دشواری جبال عبور عسا کر اجلال شکل
بود بصلاح راہبران و دولتخواہان براہ پچھلی روانہ شدند و سختی و کسالہ تمام قطع راہ بہا دشوار
نمودہ نزدیک کشمیر رسیدند یوسف خان در خود تاب مقاومت ندیدہ ارادہ داشت کہ
بامراے بادشاہی ملاقات نماید اما از بیم کشمیریان نمیتوانست آمد آخر الامر بہانہ دیدن
جائے مجادلہ برآمدہ بامراے بادشاہی ملاقی شد کشمیریان از اطلاع این معنی حسین چک را
بحکومت برداشتہ اما وہ جنگ شدند درین اثنا یعقوب خان پسر یوسف خان از پدر
جدا شد و بکشمیر رفت کشمیریان ہمراہی حسین چک گذاشتہ پیش یعقوب خان آمدہ حاضر شدند
و ادراشاہ اسماعیل خطاب دادہ سرکوبہا محکم ساختہ بقصد محاربہ ہشکر منصورہ صفوف آرستند
چون این معنی معروض عاکفان بارگاہ فلک اشتباہ گردید فرمان والا شان بنام شاہ رخ میرزا
و بہگونت داس بعد و ریپوست کہ اگرچہ یوسف خان ملاقات کردہ اما تا آنکہ کشمیر بتسخیر

در نیاید دست از و غا و بیجا باز ندارند بنا بران لشکر فیروزی اثر کمر هست بر بسته متوجه کشمیر شدند چون نزدیک رسیدند محایه سخت در میان آمد کشمیر پان مغلوب شده آمده ملاقات کردند خطبه مسکه بنام نامی حضرت خاقان زمان مقرر کرده باصل زعفران و ابریشم و جانوران شکاری که خلاصه محصول آن ولایت است در سرکار والا مقرر گردید پوست خان بواسطت ظاهرخ میرزا و راجه بهگونت و اسبقده سیستان رسیده سعادت ملازمت دریافته مورد عنایات والا گردید.

بر منتظران اخبار سلاطین مستور نماند که از بعضی تواریخ احوال کشمیر چنان مبطلع درآمد که آن ولایت در تصرف راجه بود که باستقلال حکومت میکرد در سال ۱۱۵۰ هجری قمری که خود را شاه دین طاهر ازال گرشاپ بن نیک روز میگفت نوکر راجه سهدیو که از نسل راجن پاندو بود گردید مدت مدید خدمات لایقه بجا آورده اعتبار یافت چون سهدیو در گذشت پسر او راجه دیو^{۱۲} بمن^{۱۳} بحکومت متکن گشت شاه میر بن ساهوند کور را وکیل السلطنت صاحب مدار گردانید و و پسر او را که سیکه جمشید و دیگر علی شیر نام داشت پیش آورده در کارهای و خیل ساخت و شاه میر را و و پسر دیگر بود سیکه را سر ایشا نام و دیگر سیکه را بهندال نام بود این هر دو صاحب داعیه بودند چون شاه میر و پسرانش اعتبار یافتند غلبه پیدا کرده سپاه و رعیت را بجانب خود کشیدند و بتقریب از راجه رنجیدند و راجه آنها را از آمدن بخانه خود منع کرد شاه میر و پسران او از روی تسلط و استیلائے تمام پرگنات کشمیر را متصرف شده اکثر نوکران راجه را با خود متفق کرده روزی بزرگ قوت و کمیت بهم رسانیدند و راجه زبون و مغلوب گشته در سلطه برگ طبعی در گذشت و زوجه او کویتا دیوی نام قایم مقام گشت خواست که باستقلال حکومت نماید بشاه میر پیغام کرد که چند پسر مارا بحکومت بر دار و شاه میر قبول نکرده رانی بر سر او شکر کشیده جنگ کرد چون ارادت آتی بران رفته بود که ازان ولایت حکومت مینو و منقطع گردد و دین اسلام رواج یابد قضا را رانی کویتا دیوی در جنگ مغلوب شده بدست کسان شاه میر گرفتار گردید و بالعزوه اسلام قبول نموده در عقد نکاح شاه میر درآمد و شاه میر منظر و تصور شده دران ولایت

۱۱) راجه سبه دیو تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۳۳۴ راجه سر دیو طبقات اکبری صفحه ۵۹۶
 ۱۲) پریمپت - در تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۳۳۴ و طبقات اکبری صفحه ۵۹۶ راجه رنجن نوشته
 ۱۳) کویتا دیو یا کویتا دیو اما در تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۳۳۸ کویتا دیو نوشته

سکہ و خطبہ بنام خود کردہ سلطان شمس الدین خطاب کرد و از ابتدائے
۴۳۰ سال و راج اسلام گردید مدت سلطنت او ۳۰ سال و چند
ماہ *

سلطان جمشید بن سلطان شمس الدین عرف شاہ میر بحکومت ان ولایت بعد پر
۱۲۸۸ گشت مدت ۳ سال و دو ماہ *

سلطان علی شیر علامہ الدین بن سلطان شمس الدین بعد فوت برادر مندر آرائے حکومت
گردید مدت او دو و از وہ سال و ہفت ماہ *

سلطان شہاب الدین عرف شراشاہک بن شمس الدین مدت بست
سال *

سلطان قطب الدین عرف ہندال بن سلطان شمس الدین یازدہ سال
و پنج ماہ *

سلطان سکندر بت شکن عرف شکار بن سلطان قطب الدین در ۵۸۰
بر مسند فرمان روای متکون گردید و شکستن بت و انداختن بتخانہ شغل عظیم داشت نوبتے
بتخانہ مہا دیو سا کہ در نزدیکی کشمیر بود انداخت لوہے ازان برآمد و خط ہندی بران ظاہر گشت
نوشته بود کہ بعد یک ہزار و یک صد سال سکندر نامی این بتخانہ را خواہد انداخت سلطان
مذکور بعد اطلاع بر این معنی افسوس بسیار کرد و گفت کاشکے این لوح بر دروازہ می بود
تا من این بتخانہ را منی انداختم و قول منجان باطل شدی۔

القصد سلطان خلی مقصب بود اکثر بر ہمنان را بعد انداختن بتخانہ ہا بزور مسلمان کرد و بسبب
شکستن بتہا اورا سلطان سکندر بت شکن گفتند و قتی کہ حضرت صاحبقران امیر
تیمور گورگان در ہندوستان نزول اقبال فرمودند فیلے برائے سلطان فرستادہ بودند
او باعث شرف و افتخار دانستہ مراسم اطاعت و انقیاد بجا آورد و پیشکشائے لایقارال
داشت مدت حکومت او بست و دو سال و ۵۰ ماہ *

(۱) یک سال و دو ماہ۔ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۳۳۸ و طبقات اکبری صفحہ ۵۹۸ *

(۲) پانزودہ سال و پنج ماہ۔ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۳۳۹ و طبقات اکبری صفحہ ۵۹۹ *

(۳) بست و دو سال و نہ ماہ۔ تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۳۴۱ و طبقات اکبری صفحہ ۶۰۰ *

سلطان علی شاہ عرف میران خان بن سلطان سکندرت شکن بعد پدربرسند حکومت نشست و شاہی خان برادر مستیقی خود را مدار علیہ نمود و وزارت خویش مقرر گردانید بعد چند شاہی خان را ولی عہد کردہ و کثیر گزاشت و خود بر سر راجہ جہون کہ خستہ بود لشکر کشید بعد روانہ شدن با غوائے بعضے مردم از ولی عہد کردن برادر خود پشیمان شدہ معاودت کرد و با مانت راجہ را جوری در کثیر رسیدہ متصرف گشت و شاہی خان برادرش از کثیر برآمدہ بیالکوت رسید و ان ایام جسرتہ کہو کہرا از قید حضرت صاحب قران گریختہ در پنجاب رسیدہ بود و نوبتے سلطان علی شاہ کہ بعد فتح تہتہ مراجعت کردہ کثیر میرفت جسرتہ سر راہ گرفتہ بعد محار بہ اورا دستگیر کردہ مال و امتعہ و اسباب و اشیاء بدست آوردہ شاہی خان بعد رسیدن بیالکوت با جسرتہ لمحق شدہ با اتفاق اہل سر سلطان علی شاہ رفت و سلطان علی شاہ بالشکرانبوہ برآمدہ جنگ عظیم کرد و از طرفین غلایق بسیار کشتہ شد گویند کہ چند قالب بے سرداران جنگ گاہ برخاستہ ب حرکت درآمد قول اہل ہند است کہ چون وہ ہزار کس کشتہ شوند یک قالب بے سر ب حرکت دراید بالاخر سلطان علی شاہ شکست خوردہ گریختہ رفت ایام حکومت او شش سال و چند ماہ *

سلطان زین العابدین عرف شاہی خان مظفر و منصور گشتہ مند آراکے حکومت گردید محمد خاں برادر خود را بوزارت مقرر کرد چون عدالت و زوال ضاقت و دست بود سپاہ و رعیت از خویشنو و شدند و بر ہمنائے کہ در زمان حکومت سلطان سکندر و پدرا و جلا وطن شدہ بودند در عہد او باز بوطن آمدہ آبا و میشدند و در معاہدہ مقامات خویش قرار گرفتند سلطان بہ بر ہمنان تاکید کرد کہ انچہ در کتب دین ایشان مسطور است بعمل اورند و خلاف آن اصلاً نکنند و رسوم بر ہمنان از قشعہ کشیدن و زنان سوختن و بت پرستیدن بتجدید رواج یافت و جمعی بر ہمنان کہ در زمان سکندر بنزور و اکلاہ مسلمان کردہ بودند از اسلام برگشتہ باز رسوم ہنود و پیش گریختند و بتان طلا و نقرہ و مس کہ سلطان سکندر شکستہ سکزدہ بود آن سککہ کا و پذیرفت و باعث این ہمہ امورات احوال ہنود آن بود کہ سلطان جماعت جوگیان را احترام بسیار می کرد و در کتاب علوم انجما تہ بیکوشید گویند کہ نوبتے سلطان مرخص گردید و مشرف بہلاکت گشت در انحال جہگی آمدہ

بر بستر سلطان که قطع نظر از زندگی بود حاضر گشت چون روح سلطان مفارقت کرد و جنگی معلوم شد بدن که میدانست روح خود را بر آورده داخل قالب سلطان نمود و بر خاست نزدیکان سلطان را متدرست و صحیح المزاج و جوگی را مرده و بیجان دیدند و مریدش قالب او را در آن مکان که او بود برده نگاه داشت و قالب سلطان که روح جوگی در و داخل شده بود سلطنت میکرد و از نیجبت رعایت دین مهندوان کرده دین انهارا رواج میداد و از انجبا که زندگی جاوید نصیب هیچ آفریده نیست بالاخر بزرگ طبعی در گذشت مدت حکومت چهل و هشت سال *

سلطان حیدر عوف حاجی خان بن سلطان زین العابدین چهار سال

و دو ماه *

سلطان حسین بن سلطان حیدر دو سال و چند روز *

سلطان محمد شاه بن سلطان حسین هفت ساله بعد پدر بر سرند حکومت رونق افزای گشت در آن روز جمیع اسباب طلا و نقره و اسلحه و اقمشه و غیر ذلک همیشه او گذاشتند هیچ کدام از آن اشیای الثقات نکرد و از آن جمله کمان را بدست گرفت حاضران از نیتنی استندالال بر بزرگی و مردانگی او نمودند بعد چند گاه بعضی امرای اتفاق پسر ام را که از خوف تا آنکه حاکم پنجاب گماشته سلطان بهلول لودی جمون را گذاشته و کشمیر رفته بود وزیر سلطان را گشتند سلطان از تمار خان کوک طلب داشته مخالفان را تادیب نمود چون ده سال و هفت ماه از حکومت سلطان گذشت سلطان فتح شاه بن آدم خان بن سلطان زین العابدین از تمار خان کوک آورده با سلطان محمد شاه جنگ کرده نصرت یافت و کشمیر را در تصرف خود آورده مسکه و خطبه بنام خود کرد و سلطان محمد شاه هنریت خورده در هندوستان آمد بعد از سال سلطان محمد شاه باز در کشمیر رسید بر سلطان فتح شاه یافت و مجدداً بر سرند حکومت نشست و فتح شاه بجانب هند آمد پس از دوازده سال در کشمیر رسید بر سلطان محمد شاه طفر یافت سه سال و یک ماه حکومت کرده سلطان محمد شاه باز لشکر فراهم آورده کشمیر را در تصرف خود آورد و سلطان فتح شاه بطرف لاهور آمده بهین طرف و دعیت جیات سپرد و در سنه ۸۹۸ که سلطان

۱۱) پنجاه و دو سال تا بیخ فرشته جلد دوم صفحه ۳۴ و طبقات اکبری صفحه ۶۰۶ *

۱۲) یک سال و دو ماه تا بیخ فرشته جلد دوم صفحه ۳۴ و طبقات اکبری صفحه ۶۰۶

بہلول لودی رحلت نمود سلطان سکندر خلف او اورنگ آراے خلافت ہندوستان گریو
 نوران سلطان فتح شاہ سکندر خان پسر فتح خان را در کشمیر اورده مدتی سلطنت نمود و مذاخرالامر
 او شکست خورده بدر رفت بعد ان در ۳۳۹ از حضرت ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ کو مکہ درو
 باز در کشمیر رسید و باندک جنگ اسیر گردید سلطان محمد شاہ اورامیل در چشم کشیدہ در قید
 نگہداشت ایام حکومت محمد شاہ مرتبہ اول وہ سال و ہفت ماہ و مرتبہ دوم دو ازہ سال
 چند ماہ مرتبہ سیوم یازدہ سال و یازدہ ماہ و سبت روز کہ ہنگی سی و چار سال و ہفت ماہ
 باشند و مدت حکومت سلطان فتح شاہ مرتبہ اول نہ سال و مرتبہ دوم سہ سال و یک ماہ
 کہ دوازده سال و یک ماہ تواند بود و مدت سلطنت ہر دو چہل و شش سال و ہشت ماہ۔
 سلطان ابراہیم بن سلطان محمد شاہ بعد پد بر سر سند حکومت جا گرفت پس از
 چند ماہ ابدال ماکری کہ از امرائے بزرگ آن ولایت بود از سلطان رنجیدہ بملازمست
 حضرت ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ در ہندوستان آمدہ ظاہر ساخت کہ ولایت کشمیر باہل
 ترین وجہی نتخیر میتوان نمود کو مکہ مرحمت شود چون ابدال ماکری جو ان خوش قد و
 خوش صورت و خوش سخن و خوش وضع بود حضرت بادشاہ صورت و سیرت او را پسندید
 فرمودند کہ در جنگ ہم چنین آدم پیدا می شود آخر الامر با کو مکہ مرحمت فرمودند و نزدیک
 بکشمیر رسیدہ بسلطان پیغام کرد کہ شکست و صلابت بادشاہ بحدیست کہ سلطان ابراہیم
 لودی والی ہندوستان را با صد ہزار کس بنجاک برابر ساخت تو چہ خواہی بود بہتر است
 کہ اطاعت جناب قدسی قبول کنی او این معنی قبول نکرد و جنگ در میان آمد سلطان در معرکہ
 کشتہ شد ابدال ماکری بعد از فتح و ظفر نازک شاہ برادر او را بر سر سند حکومت شکنگر و انبندت
 حکومت ہشت سال و پنجروز ۴

سلطان نازک شاہ بن سلطان محمد شاہ بعد کشتہ شدن برادر خود با تفنق
 ابدال ماکری حکومت یافت چون حضرت ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ ازین جهان فانی ب عالم
 جاودانی رحلت کرد و حضرت نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ اورنگ آراے خلافت
 شدند کامران میرزا برادر خرد حضرت بادشاہ ازین جانب لشکر بکشمیر کشید و محاربہ رویداد
 اکثر کشمیریان علف تیغ بیدریغ شدند و عساکر فیروزی اثر اکثر مال و اسباب کشمیریان را

تاراج کر دہ معاودت نمود در ۹۳۹ سلطانی ابو سعید والی کاشغر سکندر خان خلیف خود را
 با حیدر میرزا کاشغری دوازده ہزار سوار ہمراہ کر دہ کیشیر فرستادہ تا سہ ماہ کیشیر و مواضع
 آن را غارت کردند و تاراج نمودند و عمارات قدیمہ بر انداختند ہرج و مرج تمام دران
 ولایت روسے داد و اکثر مردم کشتہ شدند و انچنان جنگ کردند کہ در جنگ چند قالب
 بے سر حرکت نمودند عاقبت الامر سکندر خان مصالح نمودہ برگشت و بعد چہند گاہ
 سلطان نازک شاہ و دبیعت حیات سپرد ایام حکومت پانزدہ سال *

سلطان شمس الدین بن نازک شاہ

سلطان نازک شاہ بن سلطان شمس الدین بن نازک شاہ مدت شش

سال *

میرزا حیدر خاوندہ حضرت ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ از کاشغر مہلاز مست
 حضرت نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ در اگرہ رسیدہ بود ہنگامے کہ حضرت بادشاہ از
 شیر شاہ شکست یافتہ بلا ہور رسیدند حیدر میرزا تجرک ابدال ماری و حاجی چک
 وزنگے چک و دیگر امراے کیشیر از حضرت بادشاہ رخصت گرفتہ در ۹۳۸ در کیشیر رفتہ
 بتخیر در آوردہ اولابصلاح کیشیریان سکہ و خطبہ بنام سلطان نازک شاہ بحال داشت
 بعد از آنکہ حضرت بادشاہ از عراق معاودت فرمودہ فتح قندہار و کابل نمودند حیدر میرزا
 از روسے عقبہ تے کہ بجناب آنحضرت داشت در کیشیر سکہ و خطبہ بنام نامی حضرت
 بادشاہ مقرر کردنوبتے شیر شاہ فوجی بر سر کیشیر فرستادہ بود بعد جنگ از لشکر حیدر میرزا
 شکست یافتہ برگشت چون حیدر میرزا دران ولایت استیلا یافتہ حکومت باستقلال
 کرد کیشیریان را مغلوب داشتہ بخاطر نمی آورد بعضے از اہل کیشیر کہ فریب و تزویر
 جبلی انہاست از روسے مکر و خداع در لباس دوستی کار دشمنی کردہ لشکر میرزا را
 بطرف تبت و پکھلی و راجور متفرق کردند و با خود ہا اتفاق نمودہ بر سر میرزا
 سخیون آوردند دران زد و خورد تیرے بیرزا رسیدہ قالب ہتی کرد مدت حکومت

وہ سال *

سلطان نازک شاہ مرتبہ دوم مسند آرائے حکومت گشت در اندک ایام
بزرگ طبی پیمانہ زندگی برینہ کرد مدت حکومت دو ماہ *

ابو اسیم شاہ بن محمد شاہ برادر نازک شاہ کلان پنجاہ *
اسمیل شاہ برادر ابو اسیم شاہ در ۹۵۹ سلطنت رسید اگر چه حکومت بنام
او بود اما غازیخان استیلا یافت ایام حکومت دو سال *

حبیب شاہ بن اسمیل شاہ بعد پدر بر مسند حکومت نشست غازی خان چک
از روئے قتلگی که داشت اورا در گوشہ نشاند و خود لوائے حکومت برافراشت ایام
حکومت او دو سال و چند ماہ *

سلطان غازی شاہ عرف غازی خان چک در ۹۶۲ سکہ و خطبہ بنام خود کرد مدت
حکومت او چهار سال و چند ماہ *

حسین خان برادر سلطان غازی شاہ چون غازی شاہ را ازار جزام روئے داد
برادرش غالب آمدہ پسران او را نابینا کردہ مسند نشین حکومت گشت و غازی شاہ ازین
درد کہ ضمیمہ از او بردنہ واقعه گشت قالب ہتی کرد حسین خان دخت خود را با تحفہ ہدایا
لابقہ در خدمت حضرت خاقان زمان فرستاد و افضل الفضلا و اکمل العلما مولانا سائے
کمال کہ دران زمان از فعیلست در ویشی مشہور فے الاکناف بود در ایام حکومت حسین خان
از کشمیر برآمدہ در سیالکوٹ رسیدہ بدرس مقید گشت و در ہندوستان بفضایل کمالات
خدا شناسی و ایزد پرستی مشہور گر دید ایام حکومت حسین خان دہ سال
و چند ماہ *

علی شاہ برادر حسین خان پس از برادر خود مرزبانان ولایت گشتہ بعد چند گاہ
سکہ و خطبہ بنام نامی حضرت خاقان زمان مقرر کردہ از عقیدت و انقیاد کہ بجناب والا
داشت دخت خود را در خدمت شاہزادہ سلیم با تحف و ہدایا فرستادہ ارادت و
بندگی خود اظہار نمود بعد چند گاہ در عرصہ چوگان از اسپ افتاد و گئے زندگانی بجایگا
آخرت برودت حکومت نہ سال۔

یوسف شاہ بن علی شاہ بعد پدر مسند آرائے حکومت گردید بعد چند وزید
مبارک خان کہ از امرائے بزرگ ان ولایت بود غالب آمدہ بر مسند حکومت

نشست یوسف شاه از وگرنیخته از راه جنون پیش میرزا یوسف خان حاکم پنجاب آمد و بانفاق میرزا و راجه مانسنگه در فتحپور رسیده بلازمست اشرف مشرف گردید و در سال ۹۸۶ میرزا یوسف خان و راجه مانسنگه بکوک اومقرر شدند و او با امرائے بادشاهی در کشمیر رسیده باندک جنگ فتح نموده حکومت با استقلال یافته امرائے بادشاهی را رخصت ساخت در سال ۹۸۹ خاقان زمان در وقت مراجعت از کابل از مقام جلال آباد ایچی تعیین کرده فرمان والا شان بنام یوسف خان صادر فرمودند او باستقبال فرمان گیتی مطلع سعادت اند و ز گذشته حیدر خان عرف یعقوب پسر خود را با تحف و هدایا بدرگاه آسمان جاه فرستاد پس از یک سال در حضور والا بوده بدون خجست مخربنیه در کشمیر رسید چون این معنی بعرض مقدس رسید میرزا شاهرخ و شاه قلی خان محرم و راجه بهگونت داس به تغیر کشمیر تعیین شدند چنانچه تجربیو درآمده یوسف خان عاجز شده همراه امرائے بادشاهی در حضور پرورد رسیده در سال ۹۹۲ ولایت کشمیر داخل ممالک محروسه گردید مدت حکومت یوسف خان هشت سال.

الغرض بعد رسیدن یوسف خان بدرگاه مقدس یعقوب پسرش و کشمیر بود چنانچه باید مراسم انقیاد بجائی آورد و باستیصال او قاسم خان با امرائے دیگر تعیین گردید براه کپرتل شتافت دران راه تالابے ساخته حکمائے پیشین است که هرگاه دران مکان آواز نقاره یا کرنا شود برف و باران عظیم گردد و هنگام نزول لشکر فیروزی اثر چون آواز نقاره شد برف و باران و بزرگ بسیار گردید و آسیب سربا بالشکریان رسید و جان بسیار تلف شد از وقوع این معنی کشمیریان که آماده پیکار بودند غالب آمدند و تفرقه در لشکر بادشاهی افتاد و دران حال قاسم خان خود را راست کرده عزیمت پیش نمود و یعقوب از دلیری و دلادری قاسم خان هراسان بوده در خود تاب جنگ ندیده بطرف کشتوا رفت و شمس چکلا که در قید او بود خلاص نمود و کشمیریان بعد رفتن یعقوب شمس مذکور را بحکومت برداشته آماده کارزار شدند و بر سر کتل جنگ و سپهریست باقبال بادشاهی قاسم خان فیروز مندگشته در شهر سری نگر که دارالایالت کشمیر است درآمده بتازگی بسکه و خطبه بنام نامی حضرت خاقان زمان مقرر گردانید بعد چندگاه کشمیریان یعقوب را از کشتوار آلوده با داده مصمم بر سر قاسم خان در شهر سری نگر شجونا

آوردند بہاوردان لشکر منصور پائے ہمت افشردہ جنگ مردانہ نمودند غنیمت تاب نیاورد
بے غیل مقصود راہ فرار پیش گرفت مرتبہ ثانی باز یعقوب خان باتفاق کشمیریان از شتاب
جبال برآمدہ مصدر شورش شدہ ناگہان بشخون آوردہ بہمان وتیرہ بازگشت چون یعقوب
خایب و خاسر گردید و کارے نتوانست از پیش برداگرثرے امرائے کشمیر آمدہ قاسم خان
را دیدند و خان انجامة را استمالت نمودہ بدرگاہ گیتی پناہ فرستاد اہنا بعد دریافت سعادت
ملازمت والا مشمول عنایات شدند و یعقوب باز باتفاق شمس چک از کوہ برآمدہ بدفعات
بقاسم خان جنگ کرد آخر الامر قاسم خان از محاربات متواتر عاجز آمدہ استمداد و اعانت
از حنور والا نمود از نہایت میرزا یوسف خان بایالت کشمیر تعین گشت و حکم شد کہ ہر گاہ
میرزا یوسف خان از نظم و نسق آن ولایت خاطر جمع نماید و بنیاد فتنہ و فساد برکنندہ
گرد و قاسم خان برخصت میرزا بقدرسی استان شتابد میرزا یوسف خان بجنار استیصال
در کشمیر رسیدہ از روسے شجاعت ذاتی و دانش فطری ضبط و ربط بواقعی نمود و شمس چک
ندامت کشیدہ میرزا را ملازمت نمود و میرزا او را استمالت نمودہ بدرگاہ والا فرستاد
ورفع شورش ازان ولایت گردید و قاسم خان برخصت میرزا یوسف خان باستان قدسی
رسیدہ بصوبہ داری کابل سرفرازی یافت آخر الامر از دست محمد زمان میرزا ولد شاہ رخ یز
در کابل قتل رسید چنانچہ سابقا گذارش پذیر خامہ سوانح نگار شدہ در سال سی چہارم
جلوس والا حضرت خاقان زمان بکیر کشمیر متوجہ شدند صعبت راہ و دشواری طرق کشمیر
از ارتفاع جبال و ژرفائے مفاک و بسیاری کریوہ ہائے دشوار گزار و کثرت اشجار
و انبوہ جنگل و سختی سنگ لاخ و تنگی راہ بحدیست کہ افکار اسمان سیر و اودام فلک پیما
عبور از مسالک مہالک صعب میدانند در اثمائے راہ رتن پنجال و پیر پنجال کوہی است
کہ از غایت ارتفاع سرب فلک کشیدہ و از نہایت بلندی قلہ ان باوج آسمان رسیدہ
از فرازش تماشائے عالم بالا میتوان دید و غلغلہ تسبیح ملائک توان شنید ساکنانش
باسکنہ فلک ہمایگی دارند و مرغانش از خوشہ پروین دانہ می آرند اقطاب تیغ خود را برنگش
میساید و گردون از گردش بر قلہ اومی اساید گل اشجارش بر آسمان کواکب دار نمودار و نظم
جادہ او بر فلک چون خط استوا پدیدار تیز گردان کہ دعوسے طی الارض دارند پیاسے توکل
بہ بیم و امید قطع ان راہ مینمایند درہ نور دان ہر چند اہل دولت و صاحب سامان بودہ

باشند بران کوه سنج پیادگی اختیار می کنند از تر دو راه پیوند اعضا است می گردد و
 جوان پر قوت پیر و ضعیف می شود و هنگام عبور لشکر پرتال غیر از فیلان کوه تئال
 و اسپان با درفتار و اشتراک بار بردار نتواند گذشت شتر اگر همه تاقه صانع است
 در آن سنگ لاخ نتواند قدم نهاد و گا و اگر ثور فلک است نمیتواند گذشت بموجب حکم
 جهان مطاع چندین هزار خارا تراش آهین باز و بخار قوی دست در قلع احجار و قطع اشجار
 بد طولی نموده ان مسالک را آراستند و از لاهور تا کشمیر نود و هفت کرده به تجریب آید
 و آن حضرت بعد قطع مراحل و طی منازل در خطه و کشائے کشمیر نزول اقبال فرمودند و از
 تماشائے سیر گاهان نز هت افزا و سیر اکنه مسرت پیر ابغایت مخطوط شدند اگر تعریف
 و توصیف کشمیر پر داخه شود و دفتر باید بے شایه تکلف با غیست بهارین و قلمه ایست
 آهین بادشاهان را گلشنه است عشرت افراد و درویشان را خلوتگده ایست و کشا هر طرف
 چشمهائے خوش و آبشار هائے دلکش و آب هائے روان و جو هائے دوان مسرت
 پیر ائے نظار گیان و گوناگون میوه هائے رنگین و رنگارنگ فواکه شیرین لذت بخش روح
 دروان در ایام بهار تمام کوه و دشت از گونه گلهائے رنگین و اقسام شقایق و ریاحین جلوه
 باغ بهشت میدهد و در دیوار و صحن و بام خانها رونق و روضه رضوان میناید عرصه و رنگین
 تر از خیال آزر و کوه هائے نگارین تراز و هم مانی منظر در می آید میجا نگه دران مرز بوم
 پرورش یافته که از اعجاز خویش مرده رازنده گردانیدی و خضر در اب هائے هوائے آن مکان
 پروردگی پذیرفته که عمر آبد نصیب اوست **منظم**

چشم خور و ده بخاکش اب کوثر	چه کشمیر انتخاب هفت کشور
اسیر هر نهالش صد گلستان	چه کشمیر اب در رنگ باغ و بتان
بجز اب زمر و نیست جاری	نظر چند آنکه بر دشتش نگاری
ز شبنم کار دریا میکند دشت	نشاید رفت بے کشتی بگلگشت
نی آید بگویشش آواز بلبل	دران گلشن ز جوش خنده گل
وطن کشمیر دان نشو و من را	شود اوقات صرف اینجا هوار
چو از می خانه چشم پیاله	بشهرش غاها رنگین زلاله
ز سنبل رویه دیوارش منزلت	زده گل بر سر دیوار با صفت

نباشد شرم بطحا اگر عنان گیر
 حجاز آید بطوفت کوه کشمیر
 اگر همت بپیشش بر گمارد
 بهشت از برگ طوبی سر برارد
 بیاید بوسے صندل گز اشجار
 به پیچد بر دختان تاک چون مار
 ندیده در جهان کس اینچنین جا
 فرح بخش و فرح ناک و فرح زا
 دریائے بہت کہ از میان شہر و بازار جاریست از عجایب
 تماشاست خصوص اب دل کہ پایان شہر واقع رونق بخش کشمیر و فرح پیرائے
 اہل لوزگار است چندین عمارات دل کشا و باغات مسرت افزا در میان و بر کناران واقعست
 چون اب دل در چند فرسخ است کشمیر یان بر سطح ان چو بہائے کمان تعبیه نموده در
 عرض و طول چند طناب درست می سازند و بران چو بہا خاک انداختہ زمین قابل باغ
 مرتب میکنند و بر نگارنگ گلہا دران کشتہ گلشن دل فریب می آرایند ہلک ہر دو
 اب انقدر زمین بہین آئین درست می سازند کہ دران زراعت نموده مستفید می شوند
 بعضے عیار پیشہ ہم چنین زمین را دزدیدہ می برند و دیدن باغ و زمین کہ مشہور است
 از ہمون جاست منظم

و گر آن دل کہ دل شد بقرارش
 ز خوبی شہر دار و برکنارش
 بپیر دل بیا گلشن چہ باشد
 بکشتی گل بہ بر دامن چہ باشد
 اگر بر فرق ریزد اب از دل
 بر وید سبزہ مو از سر گل
 گلے آبے بکشور ہائے دیگر
 ہمین نیلو فراست آن نیز کمتر
 درین دریا گل افزون از حسابست
 زرنگ ہر گلے نقشش بر آب ہست
 بود نیلو فراخجا شرمساری
 ز وجد سبزہ این سبزہ میشہ
 گلش در پاک دامانی چو مہتاب
 چو در بزم عود سے سو گواہی
 ز باغستان این دریا چہ گویم
 ز بے رنگ را خندہ می آید ہمیشہ
 ہزاران خلد من تنہا چہ گویم
 اگر چہ خوبہائے کشمیر جنت نظیر از اندازہ تطیر و حوصلہ تحریر افزون است اما کشمیر یان
 ہر معاش زبون زیست ہستند خورش وایی اہنا خشکہ نرم بے نمک از برنج است
 گرم خوردن رسم نیست سٹبا نگاہ برنج پختہ نگاہارند و روز دیگری خوردند و پوشش

کرته پشیم است که عبارت از پتو باشد ناشسته از خانه با فنده می آرند و آن را دوخته می پوشند تا پاره شدن باب نیرو و دوز بدن و اینکسند ناپاکی آنها بحدیست با آنکه خانه پر آب دارند قطره آب بر تن ایشان نیرسد مثل مشهور است که کشیری را پرسیده بود که آبدست چرا نمیکنی جواب داد که غریب هستم حیرانم که دوزخیان دران سرزمین بهشت نشان چگونه پیدایش پذیرفته بدینیتی و نفاق سرشتی آنها نوعی که عوض نیکی غیر از بدی از ایشان بمبصه ظهور نرسد بیت

نفاق فطری شان همچو نمیش با کژدم نزع لازم شان همچو زهر لازم مار
العقده خاقان زمان از سیر کشیر بغایت خوشوقت شدند و عید رمضان المبارک هاجانموند
و در روز عید بکشتقاع میرزا یوسف خان تقصیرات یعقوب پسر یوسف خان حاکم انجا
بخشیده پایس افزاز مبارک مرحمت نمودند و سعادت خود دانسته پایس افزاز خاصه
بر سر بسته بلالزمت رسیده مورد عنایات گشت و آنحضرت از ان سرزمین حظ
وافر گرفته معاودت فرموده براه پیکلی و دستور که از تضاد دم جبال و تراحم کرپوه و مغاک
و تراکم اشجار افکار آسمان سیر و اوام فلک پیامی عبور از ان طرق مایله دشواری دانند
با حشمت و خدم و فیضان قطع منازل نموده در حسن ابدال نزول اقبال فرمودند دران راه میر
فتح اسد شیرازی و پس ان حکیم ابوالفتح گیلانی که مقرب آنحضرت بودند رخت هستی بر بستند
و در حسن ابدال مدفون شدند در انجا چند گاه رایات عالی اقامت و رزیده طرح باغ
دل کشائے انداخته از انجا نهضت فرموده بقطعه فرح بخش کابل نزول اقبال فرمودند
قاسم خان صوبه دار انجا که دران وقت حیات بود بموجب حکم والا در گذرگاه متصل شهر
که حضرت ظهیر الدین محمد بابر بادشاه و هندال میرزا و محمد حکیم میرزا اسوده اند باغ و عمارات
احداث نمود چون پریشانی حال رعایای کابل بعرض مقدس رسید حکم شد که تا هشت
سال هشتم حصه از خراج مقرری بر عایا معاف کرده تتمه باز یافت میگردد باشند
و بعد سیر و لشکار کابل آنحضرت معاودت بهندوستان فرمودند قنارا در منزل دکه
آنحضرت از اسپ افتادند و رخساره مبارک خراشیده شد شش روز صاحب
فرامش بودند پس از حصول صحت از انجا روانه شدند بعد رسیدن در رهتاس بریل
نول پایس که در جوش مستی بود سوار میشدند پیش از آنکه پایس مبارک در فتلا و

مضبوط شود و نیل مذکور بقصد ماده فیله و وید انحضرت بر زمین افتاده زمانی دراز
 بیوش بودند بعد ویری بافاقت آمدند و بخواست ایزدی بخیر گزشت اما پاره اسیب
 رسید بصلح حکما رگ دست راست کثا دند و در اندک فرصتی تندرستی نصیب ذات
 قدسی گشت از سنوح این سانحه خبر های ناخوش در اطراف مالک برز باهنا افتاد و غریب
 شورش بوقوع آمد و رعیت از مال گذاری دست باز کشید و در معاملات مالک
 اختلال روی داد چون لاهور مورد ریای عالی گشت این شورش فرو نشست و
 رفع خلق گردید و در طرق و مسالک که نا ایمنی شده بود امنیت بوقوع درآمد و
 در نزدیکی ان شب هتتاب انحضرت تماشائے جنگ اهو ان میدیدند قضا را
 اهو از حریف خود رم خورده و وید و شانه بیان هر دو در ان مقدس زو و بیکی ان بیضه انخم
 رسید و اس و وجع با شتداد کشید با تمام شیخ ابو افضل مقرب خان عرف شیخ
 بهینا جراح بمعالجه پرداخت بعد یک ماه و هفت روز صحت روداد و شیخ
 ابو افضل و مقرب خان که در ان ایام نزد بسیار کرده بودند مورد عنایات
 شدند.

در بیان حلت راجه تو در مل دیوان علی

در زمان نهضت ریایات عالیایات بکثیر رخصت شده بلاهور مانده بود بمرگ طبعی
 در گذشت و در وقت مراجعت موکب والا از کابل در اثنائے راه خبر حالت
 او بعرض مقدس رسید چون مزاج مشناس مقدس و وزیر اعظم مسیه سالار بود انحضرت
 ارفوت و بیاتاسف نمودند در ابتدائے حال تو در مل صغیر بود که پدرش و بیعت حیات
 سپرد و مادرش بیوه زن در کمال افلاس و تنگدستی بوده بجنبت تمام او را پرورش
 نمود در صغر سن آثار رشد و کاروانی و علامت طالع مندی و بخت بلندی از تاصیه حال
 او واضح و لایح بود از اتفاقات حسنه در جرگه نویسند های سرکار بادشاهی نوکر گردید بمقتضا
 و فوردانش و کار طلبی روز بروز پایه قدر او افزون گردید چون صاحب تدبیر و اهل قلم بود
 صاحب کوس و علم نیز گردید در اکثر معارک ترددات نمایان و بحاربات شایان نموده
 نقش مردانگی و دلاوری خود در دست گردانید و ولایت گجرات و بنگاله کارزار های

رستمانه نموده فیروزمند و نصرت یاب گردید رفته رفته به پایه اعلیٰ وزارت کل سرفرازی یافت
 و رسال بست و پنجم جلوس والا وکیل مطلق و وزیر اعظم گردید و یانت گزین سیر چشم توگردل
 بیدار مغز پر هیزگار کار ساز نیک محضر جد کار صاحب فکر بلند همت فراخ عرصه صاحب
 صلح کل با غمیش و بیگانه کجاست بدوست و دشمن یکسان سنجیده سخن کارکشار است گفتار
 حزم را و در اندیش اداب شناس خلافت راز دان سلطنت بود در وقایق سیاق
 و حقایق حساب بے نظیر در علم محاسبات موشگاف ضوابط و قوانین وزارت و تنظیم
 احکام سلطنت و بند و بست امور مملکت و آبادی و معموری رعیت و دستور العمل
 کارهای دیوانی و قانون اخذ حقوق سلطانی و افزونی خزانه و امنیت مسالک و تادیب
 سرکشان و تسخیر ممالک و دستور مناصب امراد و مواجب سپاه دوامی پر گنات
 و تنخواه جاگیر از و یادگار است در هند و ستان که تا حال بر همان قواعد و ضوابط در
 ممالک محروسه عمل می دراید پیش ازین در ممالک محران هندی نویسنده دفتر بنج هندی
 بکاری بر دند را چه تو در مل از و فوردانش و علو فکر و دفتر فارسی بقوانین اهل ایران اختراع
 کرده تا حال اهل قلم مطابق آن عمل می آرند تمامی اراضی پر گنات ممالک محروسه بمعرفت
 نویسندگانی است قلم درست نویس بقید ضبط در آورده رقبه ده بدیهی هر پر گنه را
 در دفتر والا طلبداشت و جریب طنابے را که در خشکی و تری تفاوت میکرد و پنجاه و پنج
 درعی بود بر طرف ساخته جریب شصت درعی از آن که با من بوده باشد محلقه های
 آمین وصل داده مقرر گردانید تا تفاوتی در ضبط زمین راه نیابد و سویت و عدالت
 بوقوع آید و پر گنات مخلوط را سرکار و چند سرکار را صوبه مقرر ساخت و نظر بر جمع هر حال
 داشته فی روپیه چهل دام قرار داده دامی هر پر گنه در دفاتر نگاشت و بر کرد دام عال
 نصب ساخت که بزبان عرف آن را کرورے گویند و نیز داغ اسپ سپاهی
 مابین امراد منصب داران و اعدیان قرار یافت تا نوکر پیش هر قانر و دوا قار جائے
 تغلب نمایند و بمنصب داران و اعدیان را نیز عذر و زور نمایند و هر سال تصحیح و اعیان مقرر گشت
 تاریخ اشتباه بوده باشد اگر چه در زمان سابق سلطان علاء الدین خلجی و بعد از شیره شاه
 افغان داغ اسپ اختراع کرده اند اما راج نیافته بود و درینولا بواقعی راج گردید و نیز
 بندهای بادشاهی بهفت بخش نموده چوکی هر روز و مقرر ساخته بهفت چوکی قرار داد

و ہفت چوکی نویں متعین گردید کہ در نوبت خود مردم را حاضر دارند و ہر ہفتہ را ہفت واقعہ نویں منصوب گشت و مدار احکام معلیٰ بر سالہ و مہر میر عرض آن روز قرار یافت سوائے امرا و خوانین چہار ہزار سوارے کہ در حضور مقدس مقرر گشت کہ آن فریق را بزبان وقت احدی گویند داروغہ ان جماعتہ جداگانہ تعین شد کہ مواجب طلب کنند انہا بر سالہ داروغہ بودہ باشند و چندین ہزار غلام چہ از انچہ خرید شدہ و چہ از انچہ دارالحرب در بند آمدہ بہ بندگی والا قیام داشتند از غلامی ازاد کردہ ب خطاب چیلگی اختصاص بخشیدند کہ بندہ ہائے خدا را بندہ و غلام گفتن سزاوار نیست احوال ضوابط و قوانین کہ راجہ تودرمل در وزارت قرار دادہ انچنان استحکام یافتہ کہ پس از وزرائے معظم و دیوان اعظم در استہلاک ان ضوابط و اختراع قوانین جدید ہر چند کوشیدند و تا حال سیکو شدند پیش نہ رفتہ و ہمیسہ و دہر ہمان ضوابط تا حال بعمل درمی آید **قطعہ**

نخشی زیب ملک از وزارت شب شود روز از مشیرنکو
ملک داران تخت و نیارا ملک دیگر شدہ وزیرنکو
القصہ بعد مردن راجہ تودرمل میرزا خانخانان بوالا خدمت منصب و کالت سرفراز گرد
و بمقتضائے فراست و کاروانی احکام وزارت و امور و کالت را بوجہ احسن و نفع
دادہ مورد تخمین گشت *

ہفت بیست و یکم مرتبہ ویم بسیر کشمیر بے نظیر

در سال سی و ہفتم جلوس والا باز عزیمت سیر و گلگشت عرصہ دل کشائے کشمیر بخاطر قدسی راہ یافت ناگہان در عین برسات از لاہور ہفت فرمودند در وقت عبور از دریائے راوی پایان قلعہ لاہور بزبان مقدس گذشت کہ این بیت در حق کدام گل گفتہ اند **بیت**

کلاہ خسروی و تاج شاہی بہر گل کی رسد حاشا و کلا
قتضارا در بہان روزیادگار گل بینی عم میرزا یوسف خان در کشمیر مصدر شورش شدہ
و از معنی ام سلا در حضور مقدس اطلاع بنمود با عشت این شورش انکہ قاضی نور اللہ

برائے تشخیص جمیع محصول محال کشمیر از حضور فرستاده بودند چون کشمیریان دانستند کہ تغلب ظاہری شود و جمع افزون می گردد بنا بر رفع این امر شورش برپا کرده یادگار را کہ میرزا یوسف خان حاکم انجا ہنگام عزیمت حضور والا تائب خود در کشمیر گذاشتہ بود از راہ بروہ مرتکب فساد شدند و گفتند کہ بسبب دشواری مساک و صعوبت جا کشمیر بجائی است کہ یکبارگی دست افواج بادشاہی تواند رسید از اینچنین حرف و حکایت ان بد اختر مغرور شدہ سکہ و خطبہ بنام خود نمود چون موکب والا بر لب دریائے چناب رسید خبر این شورشش معروض مقدس گشت و بر زبان مقدس گذشت بیت

ولدا لانا ست حاسد منم انکہ ظالم من ولدا لانا کش آمد چو ستارہ یانی

چون مادر یادگار از شکم نقرہ نام لولی بود کہ ہر روز بخانہ و ہر شب بجائے بصری برد فرمودند کہ ان لولی بچہ بجز و بر آمدن سہیل کشتہ خواہد شد درین ایام میرزا یوسف خان در حضور پر نور بود بنا بر ان مزید احتیاط اورا حالہ کشیخ ابو الفضل نمودند کہ در قید نگاہ دارد چون بے تقصیری او بعرض مقدس رسید بعد چند روز نجات دادند شیخ ابو الفضل بدان روند از دیوان سان الغیب تفاؤل حبت این بیت سر غزل بر آمد بیت

ان خوش خبر کجاست کزین فتح ثرہ او تاجان فشانمش چو زروسیم در قدم

از غرایب انکہ چون یادگار سکہ و خطبہ بنام خود کرد اورا تپ لرزہ در گرفت و مہر کن را کہ ختم او میکند ریزہ فولاد در حدقہ چشم افتاد با بجلہ چون یادگار علم بخی برافراشت لشکر آراستہ بر کوہ کپرتل بہ بندہائے بادشاہی کہ در انجا بودند آمادہ پیکار گشت و باندک جنگ فرار نمودہ بہر پور رسید کسان میرزا یوسف خان کہ بحسب ضرورت رفیق او شدہ بودند نیم شب قابو یافتہ بر و تاختند او از خیمہ بدر رفت آخر الامران بدسرت بدست کسان میرزا یوسف خان اسیر گردید سر اورا از تن جدا کردہ در منزل بہنیر سران و خیمہ العاقبت بحضور اقدس رسید چنانچہ بر زبان الہام ترجمان رفتہ بود و بجز و بر آمدن ستارہ یانی آن نا عاقبت اندیش کشتہ شد و کشمیریانی کہ با اور رفیق بودند نیز بمکافات کردار رسیدند و دفع شورش ان دیار گردید با بجلہ ان حضرت بعد قطع مراحل بجلہ دلپذیر کشمیر نزول اقبال فرمودند از سیر منازل دل کشائے کہ سیر گاہائے مقرری ان دیار است و گلگشت زعفران زار کہ خلاصہ ان سرزمین بہشت آمین واقع شدہ و تماشائے چراغان

در کشتیہائے اب دل کہ مخصوص کشمیر بے نظیر است خط وافر و مسرت فراوان
برگرفته معاودت بہندوستان فرمودند و بموجب التماس شاہزادہ بزرگ ایالت کشمیر دستور
پشین میرزا یوسف خان بحال ماند و جمع تمام صوبہ کشمیری و یک لک خردوار قرار
یافت +

نہضت موکب و ابسیر کشمیر حنت تاثیر مرتبہ سویم

در سال چہل و دویم بسیر ہمیشہ بہار کشمیر نہضت فرمودند شخصے از مردم غوری در کشمیر
عم شخ میرزا پسر سلیمان میرزا و انمودہ مصدر شورش شدہ بود کسان محمد قلی بیگ اوراد شکیہ کردہ
در منزل امن آباد آردہ بنظر قدسی در آوردند ہما نجا بیاساق رسید بعد عبور از دریائے
چناب رعایائے تہ الورا تاج تابع سیالکوٹ از ستمگاری محمد بیگ کرورے استفادہ
نمودند اورا برائے عبرت پذیرے اعمال ستمگار جفا پیشہ خنجر بجا ق کشیدند و از انجا
نہضت فرمودہ در خطہ دل کشائے کشمیر نزول اقبال واقع شد تمام ایام بعیش عشرت
در ان سرزمین اتفاق اقامت افتاد و از سیر سیر گاہ ہا تشیخذاطہ مقدس گشت و دراب
دل جشن چراغان ترتیب دادہ و دہزار کشتی بانواع چراغان و افتام شمع آراستہ
وہ دن آب سردا دند و نیز بر دو تلخانہ بہشت نشانہ و بر کنار اب عمارات و باغات و شجرات
مجازی دو تلخانہ والا چراغان برافروختند بہت

چوبازار چراغان شاہ شد گرم چراغ ماہ شد در پردہ شرم
بعد سیر و شکار آن سرزمین ہمیشہ بہار در ایام آغاز زمستان نہضت فرمودہ بدار الملک
لاہور نزول اقبال فرمودند +

در بیان مقرر گردیدن پر گنہ گجرات و امن آباد

این تمام سرزمین داخل سیالکوٹ بود و قوم جت و راج متسلط بودند در سال سی و ہفتم
جلوس والا و بقولی سال چہل و دویم کہ حضرت خاقان زمان از لاہور ہائے سیر کشمیر متوجہ ہونڈ
بعد عبور راپات عالیات از دریائے چناب جماعتہ گوجران از تسلط و ستمگاری قوم جت

ورایع استغاثه نمودند و بموجب استندعائے انجماۃ و پیاستے که بز مینداری آن فریق
 نقل داشت جدا کرده پرگنه موسوم گجرات علیحدہ کردہ قلعہ و قصبہ احداث نموده و از آن
 ورایع که بکنجا مشهور است پرگنه هرات مقرر کردند گویند که آن حضرت در حوالی کنجاہ آموسے کلان
 شکار کرده بودند بزبان قدسی گذشت که چنانچه در هرات ایران اسپ بے نظیر پیدای شود
 درین سرزمین آموسے بے مثل پیدای گردد و بدین تقریب اسم آن پرگنه هرات مشهور گشت
 و چند سال پیش از گجرات پرگنه امن آباد مقرر گردید و رینولا در عہد خلافت حضرت خدیو
 گیہان محمد امین کرورے بموجب حکم والا قصبہ و پرگنه موسوم با من آباد مقرر
 ساخت *

در بیان تسخیر ولایت اودیہ

آن ولایت را قتلوا افغان در تصرف داشت چون او بمرگ طبعی درگذشت افغانان
 باتفاق یکدیگر عینی خان پسر اورا بسرداری برداشتہ متابعت او قبول کردند حسب الامر
 والا راجہ مان سنگہ بتخیران ولایت رفت افغانان براتب جنگ و جدل کردند بالاخر
 عاجز شدہ بعد گذشتن قتل و نشستن پسرش بر سند حکومت ہراجہ مان سنگہ صلح کردہ
 سکہ و خطبہ بنام تاجی حضرت خاقان زمان مقرر کردہ جلناتہ را داخل ممالک محروسہ کردند و
 کیصد و پنجاہ میل و دیگر نفایس ان دیار حوالہ راجہ مان سنگہ نمودند کہ بدرگاہ مقدس ارسال
 دارد و در سال سی و ہفتم جلوس والا مطابق سنہ ہزار ہجری بالکل ولایت وسیع اودیہ کہ
 بر ساحل دریائے سندھ است داخل ممالک محروسہ گردید *

در بیان تسخیر ولایت قندہار

بعرض والا رسید کہ مظفر حسین میرزا و رستم میرزا پسر سلطان حسین میرزا این
 بہرام میرزا بادرشاہ طہاسپ کہ در قندہار قیام دارند با فرمان روائے ایران مخالفت
 ورزیدہ و والی ایران بر سر ایشان لشکر تعین کردہ و والی توران نیز جماعۃ اوزبک را مقرر
 نمودہ کہ در کمین گاہ بودہ بران ملک دست بروے کنند لهذا میرزا جان خاٹخانان
 بالشکرگران از حضور مقدس بہ سر قندہار تعین گردید و حکم شد کہ براہ بلوچستان رہگاہے

گروہ اگر کلاں تران بلوچستان کو از م انقیاد و اطاعت بجا آورند و درین ہم همراه شوند بہتر و لا
بسنائے لایق رسانند و از روسے عنایت در منزل اہل بدیرہ خانخانان تشریف بردہ و مصلحت
ارجمند سعادت پذیر گردانند موجب سرفرازی او بین الاقراں گردید خانخانان بعد قطع منزل
در میان ملتان و بہار کہ جاگیر او بود رسیدہ چند گاہ برائے سامان سپاہ و تہیہ راہ اقامت
ورزیدہ ہمدین اشارہ مستم میرزا از مظفر حسین میرزا برادر خود در قندہار شکست خورد و از انجا
برآمدہ روسے ارادت بجناب مقدس آورد و فرامین مطاعہ بامراستے کہ در راہ بودند بصدد
پیوست کہ خدمتگاری و مہانداری نمایند امراستے بموجب توقیع والاہل آورد و نہ چون
حضرت خدیوگیہان در لاہور تشریف داشتند بعد از آنکہ میرزا یک منزل لاہور رسید
خوانین بلند مکان والا شان حسب امر خدیو زمان بکستقبال رفتہ میرزا را در حضور آوردند
ان حضرت باعزاز و اکرام تمام دریافتند و میرزا با چہار پسر بلازمست رسیدہ مورد عنایا
گردید و منصب پنچہزاری سرفرازی یافتہ ولایت ملتان و بلوچستان کہ زیادہ از محصول قندہار
بود بجاگیر مرحمت شد بعد ابو سعید میرزا برادر مستم میرزا و پس از ان بہرام میرزا ابن مظفر حسین
میرزا و سپس ان مظفر حسین میرزا بدر گاہ فلک اشتباہ رسیدند ہر یک مورد اقسام
عنایات گردید و در ان تاریخ قندہار داخل ممالک محروسہ مشد و خاندوران عرف شاہ بیگ خان
کہ ایالت صوبہ کابل داشت بصوبہ داری قندہار سرفرازی یافتہ

در بیان تسخیر ممالک تہتہ و آمدن جانی بیگ

ہنگامے کہ خانخانان قبچق قندہار دستوری یافت پس از رسیدنش در نواحی ملتان
فرمان والا شان صادر گشت کہ تختین انتزاع ولایت تہتہ پیش بہاد بہت ساز و بعد
ان قبچق قندہار پرداز و خانخانان بموجب حکم گیتی منقاد متوجہ تہتہ گردید و اول بہیم مرزا
ولایت جیلیر و دیپ پسوائے رالیگہ بیکانیرے ملحق شدہ کہ خدمت بر میان عبودیت
بجند لولا قلعہ سہوان را مفتوح نمودہ روانہ پیشتر شدند میرزا جانی بیگ وانی تہتہ
بجمیعت بسیار آمدہ در نصیر پور کہ یک جانب دریائے سندہ و جانب دیگر رود خانہا
داشت قلعہ کلین اساس نہادہ و خندق زدہ و تھن گردید و خانخانان در انجا رسیدہ
بمحاصرہ ان پرداخت چون محاصرہ باستداد کشید و لشکر منصور از عدم رسیدگی غلہ رسانی

یافت صورت حال بدرگاه آسمان چاه معروض داشته بموجب حکم قضا شیم کشتیهای غلّه از راه و ملتان بلخک
خانخانان رسانیدند و رائے رایشنگه بیکانیری دیگر امرائے کبک تعین شدند خانخانان نزد سیدن غلات و امرائے
کوکی قوی دل گشته فوجی بر سر تهته افواج دیگر باطراف تعین کرده خود در قصبه جام معسک ساخت و هر روز
بنگ بمیان می آمد و بار و پسر راجه تو در مل که در تهور و جلادت بے همتا و شجاعت و شجاعت
پیشکوه و متعهدانه و دلیرانه جنگ نمایان کرده بزخم نیزه که بر پیشانی او رسید جان نثار گردیده
نیکنای جاوید اند وخت بعد محاربات سخت جانی بیگ شکست خورد و گریخت و خانخانان
قلعه اساس بناده میرزا را منهدم گردانید و دمان نواحی و باسے عظیم روی داد و لشکر اهل
غالب آمده بر خانها ترک تازی نمود بعضی درویشان صاحب حال در خواب دیدند که
سکه و خطبه بنام نامی حضرت حیدر جهان درین دیار می شود و اثر و بالباب سرتابی مردم
این ملک است چون این معنی شیوع یافت همه کس باندازه حال نذری بر بست که فتح و
فیروزی بجانب لشکر بادشاهی گردد و سکه و خطبه بنام حضرت بادشاه شود و القصد چون
بد قلع کشتیهای غله و لشکر سید و درمین تنگدستی و عسرت لشکریان را تو سیر
پدید آمد کر هست بقیران ولایت بر بستند و بد فئات محاربات روی داد میرزا جانی بیگ
عاجز شده تاب مقاومت در خود ندیده صلح در میان آورده ولایت سهوان داخل
ملک محروسه نموده صبیبه خود را بمیرزا ایرج خلعت خانخانان داده آمده ملاقات
نموده بندگی درگاه قدسی قبول کرد و مقرر ساخت که بعد برسات روانه درگاه سلاطین پناه
گردد چنانچه در اوسط سال سی و هشتم مطابق سنه هزار و یک هجری خانخانان میرزا جانی بیگ
را همراه خود گرفته بملازمست اقدس آورد و میرزا بوفور مراحم و ملا سرافراز گشته بمنصب
سه هزار سی و جاگیر تهته مقرر گردید و لا هری بندر که انطرف تهته واقع است بخالصه
شریفه مقرر گشت درین مهم خانخانان چندین مشاق و انواع محن را تاب آورده و تفرع
معارج کوشید و هم آثار شجاعت که بهترین سجایای ذاتیه است از لعلان سیوف
ظاهر ساخته نبرد از مای نموده منظر و منصور گردید و هم مراسم و انامی و مردی بر خور و وزیر
بپایه بر دز رسانیده مراتب و انشیوری خاطر نشان ظاهر بنیان ساخت و هم فنون تدابیر
صایبه بنصب ظهور آورده چنانچه در دست آورده و نوکر خوب بهر رسانید و از خاقان
زمان و نیز از زمانیان مورد هزاران آفرین و تحسین گردید پوشید و نامد که در تاریخ سلطان

بهاور شاه احوال سلاطین ولایت سندہ چنان بقلم آورده اند کہ حکومت ان ولایت بہ اولاد بنی تیسیم انصاری تعلق داشت و اولاد او مدت یکصد و سی و نہ سال حکومت کردند چو در زمینداران آن نواحی سومرگان بزمید قوت و کثرت اتباع اختصاص داشتند انجاء مقتلط شدہ متصدی شغل حکومت شدند و پانصد سال در خانوادہ سومرگان حکومت ماند بعد آن حکومت ولایت مسطورہ بطبقہ سمرگان انتقال یافت اول کسی کہ از جاعہ سمرگان بحکومت رسید جام انزار بود و لفظ جام کہ بر مقدم و کلانتر خود اطلاق میکنند از نژاد جشید گویند و یاد از و میدہند *

جام انزار در سلسلہ مسند آراء حکومت گشت مدت سلطنت او سیال و شش ماہ *

جام جوانان برادر جام انزار چار و نہ سال *

جام بانی تہتہ بن جام انزار چون بحکومت متکین شد در ان وقت سلطان فیروز شاہ فرمان روائے دہلی بود و سلطان سہ مرتبہ لشکر بر سر جام کشید بالا خر فتح کردہ ولایت سندہ متصرف گردید و جام را در دہلی ہمراہ خود آورده در حضور خود داشت چہن خدمات پسندیدہ از و بظہور آمد باز ان ولایت را بجام ارزانی داشتہ رخصت آن حدود فرمودند مدت حکومت او پانز و نہ سال *

جام تاجی برادر جام بانی تہتہ سیزدہ سال *

جام صلاح الدین بعد از فوت جام تاجی بحکومت رسید یازدہ سال و چند ماہ *

جام نظام الدین بن جام صلاح الدین دوسال و چند ماہ *

جام علی شیر بن جام نظام الدین شش سال و چند ماہ *

جام کران بن جام تاجی یک و نیم روز *

جام فتح خان بن سکندر چون آن ولایت از حاکم خالی گردید اعیان و ارکان با اتفاق یکدیگر فتح خان را کہ از سرداران صاحب جمیعت بود و سرداری برداشتند مدت

(۱) آئین اکبری جلد اول صفحہ ۵۵۹ و ۵۶۰ و تاریخ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۳۱ ستمگان نوشتہ *

(۲) ابرار - انزار - در آئین اکبری جلد اول صفحہ ۵۵۹ جام از نوشتہ * (۳) چار سال - آئین اکبری جلد اول صفحہ ۵۵۹ *

حکومت او پانزده سال *

جام تغلق بن سکندر مدت هیزده سال حکومت کرد *

جام مبارک که از اقربائے جام تغلق بود مدت حکومت او سه روز *
جام سکندر بن جام مستج خان بن سکندر مدت حکومت یک سال و
شش ماه *

جام سنجر بن جام سکندر مدت حکومت هشت سال و چند ماه *

جام نظام الدین که بجام نندامشهور است بعد از جام سنجر بر سنده حکومت
نشست میرزا شاه بیگ حاکم قندهار میرزا سیئه ترخان را بر سر جام نقین کرد و متعاقب
او خود نیز رسید و قلعه بهکرا که در آن ایام باین استحکام نبود محاصره کرده در اندک مدت
بتخییر و آورد و بعد از آن قلعه سهوان را نیز گرفته بتبیدار معاودت کرد مدت حکومت جام نظام الدین
عرف نداشتست و دو سال *

جام فیروز بن جام نظام الدین بعد از پدر بر سنده حکومت کامروا گشت جام
صلاح الدین از اقربائے او که خواهرش در حباله نکاح سلطان مظفر گجراتی بود در سال
دومرتبه از گجرات لشکر فراهم آورد و جنگ کرده فتح نمود و جام فیروز میرزا شاه بیگ ارغون
حاکم قندهار التجا برده لشکر قندهار بکومک خود طلبیداشته جنگ نمود و جام صلاح الدین
در معرکه کشته شد و حکومت ولایت سنده بلا شرکت بجام فیروز تغلق گرفت در سال
میرزا شاه بیگ ارغون از قندهار لشکر کشیده تهته را متصرف شد و جام فیروز در گجرات
رفته در سلک امرایان سلطان بهادر شاه ولد سلطان مظفر والی گجرات انتظام یافت و
دختر خود را در ازواج سلطان بهادر شاه در آورد و دوران ولایت از عمده ارکان دولت
گردید و هانجا زندگی بسر برد و دبعیت حیات سپرد و از انجا حکومت سلسله سمگان منقطع گردید
مدت حکومت جام فیروز نوزده سال *

میرزا شاه بیگ پسر ذوالنون سلامت که امیر الامرا و سپه سالار سلطان حسین میرزا
و تالیق پسر او بدیع الزمان میرزا بود از قبل سلطان حسین میرزا ابن بهرام میرزا برادر شاه

۱۱ یا زده سال و چند ماه. آئین اکبری جلد اول صفحه ۵۵۹ *

۱۲) بست و هشت سال. تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۳۱۹ آئین اکبری صفحه ۵۵۹. بست و شش سال طبقات اکبری صفحه ۶۳۶ *

۱۳) دوازده سال. آئین اکبری صفحه ۵۵۹ *

لها سپ حکومت قنڈار داشت چون میردوہنون در جنگ شاہ بیگ اوزبک کشتہ شدہ شاہ بیگ پسر او بجوہمت قنڈار قرار یافت بعد ان بقوت و شجاعت ولایت سندہ متصرف گشت و در سال ۹۱۱ و دیعت حیات سپرد مدت حکومت ۳ سال ۴

میرزا شاہ حسین بن میرزا شاہ بیگ بجائے پدر برسد حکومت متکمن گشتہ قند بہکرا بتجدید استحکام داد و ملتان مانیز از سلطان حسین بن سلطان محمود نگاہ بتخیر در آورد و در سال ۹۱۲ و دیعت حیات سپرد مدت حکومت سی و دو سال ۴

میرزا عیسیٰ ترخان از امرائے میرزا شاہ بیگ در تہتہ و سلطان محمود در بہکرا دم استقلال می زدند و با ہم دیگر گاہے صلح و گاہے جنگ می کردند و میرزا عیسیٰ ترخان در سال ۹۱۵ و دیعت حیات سپرد مدت حکومت او سیزدہ سال ۴

میرزا محمد باقی بن میرزا عیسیٰ ترخان بر خان بابا برادر خود کہ بعد پدر برسد حکومت کامروا گشتہ بود غالب آمدہ با استقلال گردید و سلطان محمود حاکم بہکرا برسم پدر سلوک کرد و گاہے صلح و گاہے جنگ میکرد و ایام حکومت او سیزدہ سال ۴

میرزا جانی بیگ ابن پاسبندہ محمد بن محمد باقی قائم مقام گشت و در سنہ ۹۱۸ یک ہجری بر فاق خانخانان بلازمست اقدس مشرف گشت و ان ولایت داخل ممالک محروسہ گردید مدت حکومت او ہشت سال ۴

در بیان تخیر ولایت بہکرا

پیش از آنکہ تہتہ مفتوح شود و در سال نوزدہم جلوس والا محبت علی خان و مجاہد خان بہ تخیر بہکرا تعین شدہ بودند انہارفتہ محاصرہ کردند مدت محاصرہ با مستدا و کشید قحط عظیم و وبائے بسیار در قلعہ روی داد و بسیاری از قلعہ نشینان تلف شدند ہر کہ پوست درخت سرس جو شایندہ بخورد از وباسلامت می ماند سلطان محمود عاجز شدہ عرض داشت بدرگاہ والا نمود کہ اگر محبت علی خان از دور قلعہ برخیزد قلعہ را پیشکش شامزادہ والا گہری نماید پیش از آنکہ از حضور پر نور جواب برسد سلطان محمود با جمل طبعی در گذشت و محبت علی خان و مجاہد خان در سال ۹۱۹ بہکرا داخل ممالک محروسہ نمودند ۴

در بیان تادیب زمینداران کوہستان پنجاب

در زمان بودن ریاست عالیات بلاہور زین خان کو کہ برائے تادیب زمینداران کوہستان
 تعین گردید اور رفتہ بزد شمشیر و قوت تدبیر جمیع جاہائے و رایان را متقاد و مطیع گردانید
 بدینچند راجہ نگر کوت و پیرسرام راجہ جمون و باسوراجہ مو و جگدیش راجہ گوالیار و سناسنچند
 و دیگر زمینداران را بدرگاہ والا آوردہ مشمول عنایات شد و زمینداران مذکورہ بادرک
 سعادت ملازمت محلے مستفید گشتہ معور و الطاف بیکران گردیدہ رخصت
 انظر باوطان یافتند و ہمدین ایام رودرسنگہ مرزبان کما یون معرفت متہر اس
 عامل بریلی بلازمت رسید و ولایت کما یون بر و مسلم داشتند و مشمول عنایت فرمودہ
 رخصت نمودند بعد چند سال چون راجہ باسوزمیندار مو تابع پنجاب در مقام ضلالت و
 جہالت بودہ سر از انقیاد اطاعت بر تافت لشکر منصور برائے تادیب او تعین گشت
 بعد از آنکہ جنود فیروزی در حوالی پٹھان رسید اواز خواب غفلت بیدار شدہ بلازمت
 اشرف مشتاقہ سعادت اندوز گردید بعد چند گاہ از حضور مو فوراً السرور رخصت وطن
 حاصل کردہ سر بشورش برداشتہ دیہات خالصہ شریفہ نزدیکے پٹھان را تاخت کرد
 تاج خان بن ہندال میرزا و از عقب او چین قلیج خان تعین شدند انہا در نواحی پٹھان رسیدند
 در زمانے کہ لشکریان در صد و بیست و نہ دن بودند راجہ باسو فوج آراستہ نمودار گردید فی الفور
 جمیل بیگ پسر تاج خان بمقتضائے جرات و ولایت آمادہ پیکار گردید و محاربہ سخت
 نمودہ کار رستمہ بجا آوردہ بدرجہ شہادت رسیدہ حیات جاودانی یافت
 نقش ان مغفور مغفرت الہی را آوردہ در حوالی خطہ دل کشائے کلانور بنجاک سپردند
 و بر مزارش عمارت عالی ساختند کہ تا حال قائم است و طوایف انام نذورات می اند
 و بکست ایزدی مرادات مردم کہ در ان مکان نذر قبول میکنند بحصول می انجامد
 القصہ راجہ باسوجنگ نمودہ رو بہر میت ہنادہ اوارہ گشت ہمدین ایام حسین بیگ
 شیخ عمری با فوج منصور بر راجہ مان زمیندار جمون تعین گشت راجہ نگر کوت و راجہ لکھن پور
 و جبروتہ و مانکوت و راجہ باسو با راجہ مان رسیدند و بدفوات جنگ روسے داد
 آفرانہ راجہ مان سببے ایمان ہز میت خوردہ در شتاب جبال پٹھان گردید و راجہ باسو

وراجہائے دیگر کہ باعانت اور سیدہ بودند گر نختہ رفتند و جمون و راگدہ و جبروتہ
و سانہ و مانکوت و اکند و رکلت تبصرت اولیا کے دوات و راہ و گوالیا کہ در
تصرف راجہ با سو درآمدہ بود از و متخلص نمودہ حوالہ نراین داس گوالیاری نمودند بالاخر
بوجوب التماس شاہزادہ بزرگ تقصیرات راجہ با سو معاف شد و در کوہستان
امنیت پدید آمدہ

در بیان جشن والا

چون موسم بہار در رسید ابواب عیش و عشرت بر روی عالمیان مفتوح گردید و
لطافت ہوا با رغ جهان را نرہست بخشید و نراہست صبا دماغ جہانیان را نگہست رسانید
نیم نوروزی مزاج افسر و گان عالم را فرحت آورد و شمیم نو بہار می مشام ازادگان
گیتی را معطر گردانید **منظم**

درخت غنچہ بر آورد ببلبلان مستند جہان جوان شد و یاران بعبش بنہشتند
بساط سبزہ لکد کوب شد بیائے نشاط زبکہ عارف و عامی برقص جہتند
برائے جشن افروزی حکم شد کہ دولت خانہ خاص و عام کہ صد و بست ایوان داشت
با مراے عظام قیمت شود و ضلع جہر و کہہ مبارک را متصدیان بیوتات زمینست
و مہند و شہا مندل را کہ دولت خانہ خاص است با تمام قصب و دیبا و گوناگون
اقمشہ این بندہ گرد و دور اندک ز ما سنے کار پر دازان بارگاہ خلافت و امرایان والا
مرتبست بموجب حکم معلی تمام دولت خانہ اعلیٰ را بتکلفات گوناگون تزیین دادند و بارش
و پیرایش رنگارنگ این بستند جشن نوروزی با این ہمایونی و بزم دل افروزی بطرز
فریدونی اراستہ گشت غلغلہ کوس در گوش فلک رسیدہ و اوازہ نائے طرب در گنبد
گردون پیچیدہ بیت

حاصل شدہ زیہجت انواع کارانی اماہ و مہیا اسباب شادمانی
درین بزم جشن مراتب امرابرض رسید و ہر یک در خود حال با صافہ سرفرازی یافت
و نیز فہرست اہل خدمات معروض گشت ہر کس کہ از روی اخلاص خدمت بجا آوردہ
از اسباب ہا مندل

بود بر عایت و عنایت سرافراز گشت و آنکس که مصدر کم خدمتی و ناد و نتخواهی گشته بزل خدمت و کمی منصب معاتب گردید و حکم جهان مطاع بصدور پیوست که تار و زخرف هر یک از نوینان و امرایان کلان ضیافت کند تا منزل او بمقدم عالی رونق پذیرد و داد در بین الاقران خود سر اسرازی یابد و تالاب موسوم بانوب تالاب بست در بست در عرض و طول و دو قامت آدم عمیق درست کرده و آنرا به بست کرد و تنگ نقد پر کرده بامراست در غور منصب و بفقراست و مساکین و سایر الناس انعام فرمودند بمیت ابر و بیاد دل زد دست جود او در انفعال مال عالم زیر پاست همست او پایال

در چنین وقت بارگاه جهان آرا که بے اغواق پانزده هزار کس در سایه ان گنجد قنار آتش در گرفت و تاسه روز بباط جشن و بعضی از عمارت حرم سر سوخته خاکستر شد اندازه مبلغ قیمت ان را که تواند دریافت چون آتش این شهر عین الکمال فرو نشست حکم شد که بجست بزم شرف که نزدیک رسید بود از سر نو بارگاه والا درست کرد و مجلس عالی ترتیب دهند چنانچه در اندک روز بارگاه فلک اشتباه مرتب گشت از غرایب آنکه همدین روز در دکن بدولت سرائے شاهزاده سلطان مراد آتش در گرفت القعه بزم شرف که نزدیک رسید بود نیز باین نیک آراستگی یافتند و عالمیان فیض وافر و جهان جهانیان بهره متکاثر اند و خشنند لفظم

دل افروز جشنی شد آرسته درون و بیرون هر دو پیر بسته
و شاق مدور بسان سپهر سپهری پراز ماه و ناهید دهر

در بیان حلت میان تان سین مولانا سرائے عرفی شیرازی

و شیخ ابوالفیض فیضی ملک الشعرا

سرا مدغمه سرایان والا فطرت سر حلقه سر ایندگان بلند و سکرست میان تان سین بوسیله اواز دل نواز و نعمات منظر انبساط مقرب انحضرت خاقانی و مشمول عنایات سلطانی بود و از سر و خوش و نغمه و لکش او و حشیان در صحرا و طایران در هوا و در دام محبت اومی آمدند بے شایبه اغواق در فن موسیقی و نغمه بندی از آغاز آفرینش تا حلال خل

او کم کسے بود ہزاران نقش و لفریب و بسیار اشعار سرود از و ہر صفحہ روزگار یادگار است
 این نادر العصور و حید الدہر و رسال ہفتم جلوس والا راجہ را چنڈ زمیندار پتہ تاج صوبہ الہ آباد
 خال رخسارہ پیشکش خود خیال کردہ بدرگاہ آسمان جاہ فرستادہ بود و رسال سی و چہارم
 اورخت ہستی خود بر بست و موجب مزید تاسف خاطر قدسی گردید و
 رسال سی و ششم مولانا عارفی شیرازی نیز نقد حیات در باخت اگر چہ
 در نخل بندی نظم و گلدستہ آرائے لفظ و معنی بے نظیر بود و سخنش رونق و رواج تمام
 داشت اما خیلے متکبر و خود ستا بود و خلاصہ عمر بیلاست نفسانی و قمار و زور و شراب خبی
 و میگساری صرف می نمود چنانچہ در حالت نزع کہ وقت یاد رب العباد است پیالہ پیالہ
 شش و پنج و چہار میگفت و در سال چہلم ملک الشعراء کے شیخ ابو الغنیض فیضی نیز زخمت
 زندگانی بعالم جاودانی کشید و شیخ در سال دو از دہم جلوس والا بلازمت اشرف
 اقدس رسیدہ مور و عنایات گشت در زمان ملازمت چون شیخ را برون کتہرہ نقرہ
 استادہ کردند بے توقف و اہمال این رباعی فی البدیہہ بر زبان آورد و رباعی

بادشاہ برون نہ بخبرہ ام از سر لطف خود مراجبادہ

زانکہ من طوطی شکر خوارم جائے طوطی درون ہجرہ بہ

این رباعی بغایت پسند خاطر قدسی افتاد ہمان روز بہ بندگی در گاہ والا سرسرا از فرمودہ
 چون در شعر متین و سخن رنگین و مکتہ طرازی و بدیہہ گوئے نظیر خود نداشت روز بہ روز پایہ
 قدرش و رتبہ اقتدارش بلند گشت و در سال سی و سویم بکتاب ملک الشعراء سرسرا از
 گشت و در سال سی و نہم تفسیر قرآن بے نقط و کتاب نلد من در بحر یلی و محبوب و مرکز
 ادوار و زمین مخزن اسرار از نظر اقدس گذرانیدہ مور و تحمین و افرین گردید بے شائبہ
 تکلف و مداخلہ تعلق درین تصنیفات بمقتضائے دانش بلند و فطرت ارجمند گلشن سخن را
 از بہار معنی طراوت بخشیدہ و اشجار دانش را با شمار اشعار شمر ساختہ ہچنان سلیمان بلقیس در
 وزن شیرین خسرو ہفت کشور در برابر ہفت پیکر و کبر نامہ مقابل سکندر کامیاب پیش
 نہاد خاطر داشت این صحف با تمام نہ رسیدہ بود کہ زندگی او با تمام رسید چون مداح
 و دعا گوئے حضرت خاقان زمان و معلم شاہزادہ ہائے والا شان بود و روز پیش از
 رحلت او ان حضرت از روئے غریب انوازی سایہ عاطفت بر سر او انداختند و او را

کامیاب سعادت گردانیدند در زمان نزع بدیهه غریبه گفته است مرباعی
 دیدے کہ فلک بہن چہ نیرنگی کرد مرغ دلم از نفس شب آہنگی کرد
 ان سینہ کہ عالمی درو میگنجید تا نیم نفس برا درم تشنگی کرد
 بادشاہ آدم شناس را دل بہم برآمد کہ مدحت سرا و محدث طراز پرودہ بر روی
 فروشت شاہزادگان والا گہر با فسوس کمر بستند کہ استاد دانش آموز مزاج دان خست
 ہستی بر بست نوین والا قدر و خوانین عالی مقدار را باعث دل گرنگی گردید کہ سرآمد و ساز
 ان بزم و رزم پیمانہ زندگی پر کردار فرو بستگان را آہ در جگر دگر یہ در گلو گہ مشد کہ گہ
 کھٹائے دشواریا از جہان برفت طہیت
 لے دریغائے دریغائے درین کا پنجان ماہی نہان شد زیرین
 چنانچہ علامی شیخ ابو الفضل در اکبر نامہ مرثیہ شیخ ابو الفیض فیضی بعبارت نگین
 بقلم در آورده *

در بیان بیدن برمان الملک بدرگاہ والا و مرحمت شدن

کوکب با و برہم اطراف دکن

اد از اسمعیل بیگ نظام الملک حاکم احمد نگر کہ عم او بود از ردہ شدہ بذریعہ
 قطب الدین خان غزنوی بملازمت اشرف اقدس سعادت اندو گشتہ بمصب
 شتصدی سرافرازی یافت و در عنقریب بمصب ہزاری عزرائقاریافتہ تعینات
 بنگش گردید بعد چند سال از آنجا در حضور لامع النور رسیدہ استندعائے کوکب
 برائے تغیر احمد نگر نمود لہذا امرائے متعینہ صوبہ مالوہ و راجے علی خان حاکم خاندیس
 با مداد و تعین شدند و با عانت اولیائے دولت قاہرہ در احمد نگر رفتہ با اسمعیل
 نظام الملک جنگ کردہ منظر و منصو گشت و ملک موروثی از عم خود بہصرف در آورد
 چون فرومایہ و بد نہاد بود دست بادہ دولت و حکومت گشتہ و حقوق نوازش بادشاہی
 بہ طاق لسیان گذاشتہ سر از انقیاء جناب والا بر تافت و بے پروائے و بد مستی

شمار خود ساخت ملک الشراشیخ ابوالفیض فیضی را که در آن وقت حیات بود پیش
 راجه علی خان فرستادند که بران را بشام راه اطاعت رهنمون گردانند هر چند راجه ملتان
 او را بر طریق اطاعت ارشاد کرد و از غرورستی دنیا سر بر خط فرمان پذیری ننهاد و ره نورد
 کفران نعمتی گردید از آنجا که کافران نعمت زود بپاداش کردار میرسند چون او از قبله و کعبه
 روئے عقیدت بر تافته بود و راندک مدت بمکافات اعمال رسید یعنی شخصی او را
 سیماب کشته که بحد کمال نرسیده بود بخوردن داد او را از تاثیر آن بیمارے صعب
 روئے داد و با شتداد مرض راه عالم نیستی در پیش گرفت چنانچه بی خواهر او بالتفاق
 امر ابا برکھیم پسر خور و سال او را بحکومت آن ولایت برداشتہ انتظام مہام بر دست
 خود گرفت چون حقیقت احوال آن حدود و بعرض مقدس رسید شامزادہ سلطان مراد
 بالشکر گران تعیین گشت شامزادہ چند گاہ بجہت سامان سپاہ در مالوہ بودہ عازم پیشتر
 گردید و از دریائے زبد عبور نمودہ در اندک مدت ولایت برادر امیر مرتضیٰ و کہنے
 مفتوح نمود و افواج قاہرہ بر سر احمد نگر رخصت کرد لشکر منصور غالب و فوج مقہو
 مغلوب گشت و راجہ علی خان حاکم خاندیس درین مہم بر کاب شامزادہ بودہ جان تبار گردید
 و نیز با افواج عادل خان حاکم بیجاپور و قطب الملک حاکم گولکنندہ متواتر محاربہ در میان
 آمد و اولیائے دولت فیروز مند شدند از آنجا کہ شامزادہ در دکن دایم انحراف بودہ از
 کثرت شراب زار و نزار گشت و بہات آن ولایت نمیتوانست پیرداخت بنا بران
 از حضور مقدس علامی شیخ ابوالفضل متعین گردید و حکم شد کہ شامزادہ را بنصایح ارجند
 رهنمون سعادت نمودہ بلازمست آورد و امرائے متعینہ انجمن و در اسرگرم خدمت
 گردانند و اگر بدون او بانتظام مہام در آنجا ضرور بودہ باشد خود بہات پردازد و شامزادہ
 را روانہ در گاہ والا سازد شیخ بعد رخصت از حضور فیض گنجور طے مراحل و قطع منازل
 نمودہ بخدمت شامزادہ رسید قضا را بہان دم شامزادہ از انسداد بیمارے بعالم علوی
 شتافت و غریب شورشے در شکر روئے داد شیخ ابوالفضل بتدابیر صابہ و پاشیدن
 در بیدریغ خاطر ہائے آوارہ را بانتظام آورد و غنیم کہ از اطلاع این قضیہ غالب دلیر
 شدہ بود از حسن تدبیر شیخ باز مغلوب گشت اگر در نیوقت شیخ نرسیدی ان ولایت
 کہ بتلاش بدست آمدہ بود از دست میرفت و انتظام مہام شکل سے بود چون

این سانحہ بعرض والا رسید موجب صدگونہ دردمندی گردید آخر الامر بصبر پہرہ داختہ
شاہزادہ دانیال را بتغیر ولایت دکن رخصت فرمودند و حضرت خاقان زمان خود نیز بغزیمیت
تغیران ولایت بدولت و اقبال نہضت فرمودند۔

نہضت موکب مقدس از لاہور بجانب ولایت دکن

چون از لاہور انتہا ضلویہ عالیہ گردید در حوالی قصبہ بتالہ بعرض والا رسید کہ در مکان
اہل فقیران مسلمین و طایفہ سناسیان بایکدیگر جنگ کردہ و فقرا کے مسلمین غالب
آمدہ بتخانہ انجاء از روئے نقدی برانداختہ خاقان زمان بمقتضائے عدالت گستری
بر بے اعتدالی آن جماعت واقف شدہ اکثرے را در زندان فرستادند و حکم شد کہ بتخانہ
را کہ بتقدی مسمار شدہ است بتجدید تعمیر کنند بعد نہضت از انجاء از دریائے بیاہ
عبور فرمودہ بمنزل گور وارجن سجادہ نشین بابا نانک کہ در معرفت الہی مشہور بود و تشریف
فرمودند و از ملاقات او و اصفا کے اشعار ہندی تصنیف بابا نانک کہ در معرفت حق
گھنٹہ از زبان او شنیدہ خوشوقت شدند و گور وارجن سرسبز از غیش دانستہ
پیشکش لایق گذاریند و التماس کرد کہ از نزول عساکر متصورہ در پنجاب نرخ غلہ گران
بود از نجیہ جمع پرگنات زیادہ شدہ احوال از انتہا ضلویہ افواج قاہرہ غلات و بارانی
آوردہ رعایا از عہدہ ادائے جمع منیتواند برآمد حسب التماس او بدیوانیان عظام
حکم شد کہ بحساب وہ دوازده از جمع بر عایا تخفیف دہند و تاکید بحال کنند کہ مطابق ان
بر عایا رعایت نمودہ زیادہ طلبی نمایند نظم

چشم رعایت زرعیست مگر تابودت ملک عمارت پذیر

دست رعایت زرعیست مدار کار رعیت بر عایت سپار

چون عرصہ تہا فیسر مورد خیام والا گشت رعایا از ظلم تعدی سلطان کرورے
استغاثہ نمود و بیدادی او بتحقیق پیوست بموجب حکم والا اورا بخلق کشیدند

نظم

حاکمست بدست کانی خطاست کہ از دست شان دہتا بر خداست
مکن خیر بر عامل ظلم دوست کہ از فرہی بایدش کند پوست

بعد رسیدن باکبر آباد چند گاه اتفاق اقامت افتاد بموجب عرضداشت شیخ ابوالفضل
از انجا بستم برهان پور نهضت فرمودند در زمان عبور از دریائے نرپدا فیل خاصه که بنجر
آهن در پا داشت میگذشت چون بر کنار رسید فیلانان زنجیر آهن را تمام از طلا دیدند متحیر شده
بدار و غنایل خانه اظهار کردند و ندانند از بنجر را بچشم خود ملاحظه نموده تمامی حقیقت را بعرض والا رسانید
و آن حضرت زنجیر بجنس در حضور مقدس طلبداشته بر عجایب قدرت افریدگار جلالت
قدرت زبان برکشادند و فرمودند که همانا درین دریاسنگی خواهد بود که بزبان هندی از
پارس گویند و از مساس آن آهن و دیگر فلزات طلا شود بموجب حکم والا فیلان دیگر با بنجر
هائے آهن در آن دریا انداختند و ملاحظان خواص شعار داشتند نهنگان دریا گذار غوطه زدند و جست
جوش آن سنگ کردند لیکن بهم نرسید و زنجیر دیگر طلا نگشت بلیت

بقدر طاقت خود غوطه زدم بسیار ندی که می طلبم آن هیچ دریافت

الفصل ان حضرت بعد از مراحل و قطع منازل در خطه دارا سرور برهان پور نزول اقبال
فرمودند از اکبر آباد تا برهان پور دو صد و بیست و هفت کرده بحریب درآمد در آن خطه
دل کشائے جشن نوروزی ترتیب یافت مطربان شیرین ادا و مغنیان خوش نوا
بنغمه دل فریب و سرود و لکش و لہارا در بودند و با و از چنگ و صدائے دستک طایر
هوش را از آشیانه دماغ پرانیدند و باعث انبساط و سرور خاطر مقدس شدند

نظم

زان مطرب بزم تو زند دست بهم کز باغ زمانه رم کند طایع منم
نی نی غلطم که هر دو دست مطرب از شاہ نغمه بوسه گیرند بهم
دران بزم شاد کامی علای شیخ ابوالفضل که بهات دکن قیام داشت بموجب حکم والا
از احمد نگر آمد به برباط بوس قدسی معزز گشت چون وقت شب بود انجمن مہتابی
کمال آراستگی داشت آن حضرت از غایت عنایت این بیت بر روی شیخ
خواندند بیت

فرخنده شبی باید و خوش مہتابی تابا تو حکایت کنم از ہر بابی
شیخ ازین قطعات کور نشات شکر بجا آورد و از روی عنایات حکومت و ایالت برهان پور

بهبده شیخ مقرر گشت حکم شد که چون امر در سیاق عسرت کشیده اند تا بودن رایات عالی درین حد و بحسب تفاوت مناصب برهان پور در انعام امر مقرر باشد و شیخ را بمنصب چهار هزار سیسرافراز فرموده بتبخیر قلعه اسیر که بهادر نبیره صاحب علی خان حاکم انجاسراز اطاعت بر تافته داشت رخصت فرمودند.

در بیان تبخیر قلعه اسیر و ولایت احمد نگر

شیخ ابوالفضل بعد رخصت از حضور در پایان ان قلعه آسمانی ارتفاع رسیده محاربه نمود متواتر محاربات سخت در میان آمد چون محاربه با متداد کشید شیخ بمقتضای شجاعت ذاتی ملاب بر کنگره قلعه نصب کرده بر فراز قلعه رفته خود را درون قلعه انداخت و جمعی کثیر بهمین منظر همتا می او کرده کار نامه مرومی و مردانگی بظهور آوردند و بقوت سر پنجه دلیری و زور بازو و دلاوری شیخ این عقده مشکل کشاده گردید و چنین قلعه فلک ارتفاع که فتح آن دشوار بود مفتوح گشت و بهادر حاکم انجا عاجز شده آمده ملاقات نمود و بواسطه شیخ ببلایست مقدس سعادت اندوخته مور و عنایات شد و قلعه اسیر با ولیا می دولت تفویض یافت و شیخ ابوالفضل بجلدوی این خدمت بنایت علم و تقار و اسپ و خلعت خاصه سر اسرازی یافته بتبخیر ناسک رخصت گشت و عنقریب بمنصب پنجزاری سر افتخار برافراشت و مصدر خدمات شگرت گشته بمقابل عنایات والا در جانفشانی و خدمت گذاری درین نگر و حکم شد که تبخیر احمد نگر و دفع راجوی و دیگر معندان بهبهده شیخ ابوالفضل و ضبط ولایت برار و ان نواحی بر ذمه خانخانان میر نظام بوده باشد چنان اسیر و احمد نگر و تمام ولایت نظام الملک بشمیر همت شیخ ابوالفضل مفتوح گردید و ولایت تلنگانه را شیخ عبدالرحمن ولد شیخ ابوالفضل بشمیر در آورد و بهادر نظام الملک نبیره برهان نظام الملک دستگیر گردید و عادل خان حاکم بیجا پور و قطب الملک مسند نشین گوکنده عرایض نیاز و پیشکشهای لایقه ارسال داشتند خاطر مقدس بهبهده وجه آن ولایت واپر و داخست و دران حدود چندان کار نماد شامزاده و انبال را در انجا گذاشتند خاندیس را داندیس نام نهاد و بشامزاده مرحمت فرمودند و خانخانان را در خدمت شامزاده و شیخ ابوالفضل را در احمد نگر مقرر فرموده از برهان پور

معاودت کرده بعد قطع مراحل و طے منازل در دار الخلافۃ کسب اباد و نزول اقبال فرمودند
 و امرائے که در ان مهم خدمات بجا آورده بودند با صافه ممتاز شدند از بعضے توابع چنان
 مبطالعہ درآمدہ کہ در ایام سابق تمام دکن در زیر فرمان فرمان فرمایان دہلی بودہ خصوص سلطان
 محمد شاہ فخر الدین جناب بن سلطان غیاث الدین تغلق شاہ ان ممالک را بواقعی ضبط کرده دیوگدہ را دولت
 اباد نام نہادہ و دار السلطنت خویش مقرر کرده بود چون افتاب دولت اواز سمت الراس
 گذشت و بسبب ظلمش قلوب سپاہ و رعیت از و برگشت و در جمیع اقطاع اختلال
 پذیرفت و حاملہ زمانہ فتنہ را زائید بہر طرف امیر صمد با خروج کردند سلطان محمد شاہ
 بدفع فتنہ و آشوب متوجہ گجرات شد و از انجا ملک لاچین را بطلب امیر صمد بدولت
 اباد فرستاد و انجاعتہ ملک لاچین را کشتہ علم بغی و طغیان بر افراشتند و علامہ الدین حسن
 کہ بحسن گانگو مشہور و از جملہ سپاہیان ملک لاچین بود با اتفاق جماعتہ او باش در دولت اباد
 لواستے حکومت بر افراشتہ خود را سلطان محمد علامہ الدین خطاب کرد چون این معنی
 بعرض سلطان محمد شاہ رسید بسبب ہم گجرات فرصت دفع او نیافت و در اسرع اوقات
 در نواحی تہتہ و دبیت حیات سپرد و از انجا کہ حسن گانگو از نسل بہمن بن اسفندیار بن گشتاب
 بود از نیجہت اورا بہمنہ گفتندے *

سلطان محمد علامہ الدین عرف حسن گانگو کہ از معتقدان قدوۃ الاصفیاء شیخ نظام الدین
 اویا بود بموجب دعائے شیخ در شکستہ دکن را متصرف شدہ سکہ و خطبہ بنام خود کرد ایام
 حکومت یازدہ سال و یازدہ ^{نظا} ماہ و ہفت روز *

سلطان محمد شاہ بن سلطان محمد علامہ الدین ہزودہ سال و ہفت روز ^(۱۲) *
 سلطان محمد مجاہد شاہ بن سلطان محمد شاہ یک سال و یک ماہ و
 نہ روز *

سلطان داؤد شاہ بن عم سلطان مجاہد شاہ یک ماہ و سہ روز *
 سلطان محمد شاہ بن محمود شاہ بن سلطان علامہ الدین نوزدہ سال
 و نہ ماہ و بہت روز *

(۱۱) ہفت ماہ *

(۱۲) ہفت دہ سال و نہ ماہ و پنج روز تاریخ فرشتہ جلد اول صفحہ ۲۹۵ *

سلطان عیاض الدین بن محمد شاه یک ماه و بست روز +
 سلطان شمس الدین بن سلطان محمد شاه یک ماه و بست و هفت روز +
 سلطان فیروز شاه بن سلطان محمد شاه بست و پنج سال و هفت ماه و یازده روز +
 سلطان احمد شاه بن سلطان محمد شاه دوازده سال و نه ماه و بست و چهار روز +

سلطان علاء الدین بن سلطان احمد شاه بست و نه سال و نه ماه و بست و دو روز +

سلطان همایون شاه بن سلطان علاء الدین سه سال و شش ماه و پنج روز +

سلطان نظام شاه بن سلطان همایون شاه و هفت سالگی یک سال و پانزده روز +

سلطان محمد شاه لشکری بن سلطان همایون شاه در ده سالگی بود هرزه سال و چهار ماه و یازده روز +

سلطان شهاب الدین محمود شاه بن سلطان محمد شاه لشکری سی و هفت سال و دو ماه و سه روز +

سلطان احمد شاه بن سلطان شهاب الدین محمد شاه دو سال و یک ماه +

سلطان علاء الدین بن سلطان شهاب الدین محمود شاه یک سال و یازده ماه +

سلطان ولی الله بن سلطان شهاب الدین محمود شاه سه سال و یک ماه

(۱) بست و سه سال و نه ماه و بست روز تاریخ فرشته جلد اول صفحه ۳۳۸ و طبقات اکبری صفحه ۳۰۰ +

(۲) دو سال و یک ماه تاریخ فرشته جلد اول صفحه ۳۳۸ - دو سال طبقات اکبری صفحه ۳۲۰ +

(۳) بست سال تاریخ فرشته جلد اول صفحه ۳۳۸ و ده سال چهار ماه و پانزده روز طبقات اکبری ۳۰۰ و ۳۳۰ +

(۴) چهل سال و دو ماه و سه روز طبقات اکبری صفحه ۳۰۰ و ۳۳۸ +

(۵) دو سال و سه ماه تاریخ فرشته جلد اول صفحه ۳۳۸ +

مجموعه ایام سلطنت سلطان محمد علاء الدین عرف حسن گانگو بهمنه و اولادش هفده نفر یکصد و هشتاد و هفت سال بود لیکن در عهد سلطان نظام شاه نبیره یازدهم حسن گانگو که در هفت سالگی سر ریائے جهانبانی گردید برید نامی که از عده امرائے بود نظر بر خود سائے سلطان داشته خود متعهد بهات سلطنت گردید چون برید تسلط بسیار پیدا کرد بعد سلطان نظام شاه غالب ماند بعد فوت برید اولادش نیز استیلا آوردند و چهل و هشت سال اگرچه اسم سلطنت بر اولاد حسن گانگو بود اما برید و اولادش جهانبانی میکردند و در سنه نهصد و سی و پنج هجری عماد الملک کابلی اطاعت سلطان بهادر شاه دالی گجرات قبول کرده در دکن سکه و خطبه بنام او کرد در آن زمان سلطان ولی السرا در شهر بسپدر برید مجبوس داشته خود سلطنت می کرد در ۹۳۵هـ امرایان که رکن الدولت بهمنه بودند ممالک دکن را با خود با قسمت کرده متصرف شدند و هر یک روگردان شده دم استقلال زده سکه و خطبه بنام خود را کردند تا حال اولاد آنها در آن ممالک حکومت دارد *

عادل خانیه

حاکم ولایت بیجا پور یوسف عادل خان بنیاد سلسله از دست واد غلام جبرکس بود که خواجه محمود گرجستانی بدست سلطان شهاب الدین محمود بهمنی فروخته و سلطان ولایت شندلا پور با و مفوض کرده بود و او بزور شمشیر و قوت و شجاعت بیجا پور را متصرف شده تا اب گشته گرفته دم استقلال زد ایام حکومت هفت سال *

اسمعیل عادل خان بن یوسف عادل خان بست سال *

ابراهیم عادل خان بن اسمعیل عادل خان بست و یک سال *

علی عادل خان بن ابراهیم عادل خان چهارده سال *

(۱) بست سال و دو ماه تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۴۴۳ *

(۲) بست و پنج سال طبقات اکبری صفحه ۴۴۲ *

(۳) بست و پنج سال طبقات اکبری صفحه ۴۴۲ بست و چهار سال و چند ماه تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۴۴۳

(۴) بست و پنج سال طبقات اکبری صفحه ۴۴۳ بست و سه سال تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۴۴۳-۴۴۶ *

ابراهیم عادل خان بن اسمعیل برادرزاده علی عادل خان لغایت سال هزار و دویستم
شش سال سال حکومت داشت و تا حال که این نسخه تحریر می دراید اولادش در این ولایت
حکومت دارد *

قطب الملک حاکم ولایت گوکنده

سلطان قلی قطب^(۱) الملک وزیر بهمنه بود چون سلطان شهاب الدین محمود بهمنی غلامان را
بسیار دوست میداشت سلطان قلی خود را خود فروخته داخل غلامان گردید روز بروز
پایه قدر او بلند گشت و بین الاقران و الامثال سرسند از شده بحکومت ولایت گوکنده
مقرر گشت قضاء در سال اول برگ طبعی در گذشت *

جمشید قطب الملک بن سلطان قلی قطب الملک بست^(۲) سال *
ابراهیم قطب الملک بن سلطان قلی قطب الملک بعد گذشتن برادر برسد
حکومت و جهاندارگی ممکن شد مدت سی و پنج سال *

محمد قلی قطب الملک بن ابراهیم قطب الملک هزار فاحشه نوکر کرده دایماً
لازم رکاب داشت و مستلذات جسمانی و حظّات نفسانی اشتغال می ورزید بر لولی
بهاگی نام عاشق شده مطیع امر او گردید و شهر بهاگ نگار بنام آن لولی بنا کرد لغایت سنه
هزار و دویستم و یازده سال حکومت او بوده و بیشتر اولادش تا حال بحکومت آن
ولایت قیام دارد *

نظام الملک حاکم ولایت احمد نگر

احمد بحری نظام الملک پدرا و غلام بر بهمن نژاد بود شهر احمد نگر را او بنا کرده نظام حکومت چهار سال^(۳)
بر مان نظام الملک بن احمد بحری نظام الملک بست و هشت سال *

(۱) قطب الدین *

(۲) سی و سه سال. تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۱۶۸. بست و چهار سال طبقات اکبری صفحه ۴۴۳ *

(۳) هفت سال و کمرسه. تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۱۶۹. طبقات اکبری صفحه ۴۴۳ *

(۴) سی و دو سال و چند ماه. تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۱۷۲ *

(۵) نوزده سال. تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۱۰۲ *

(۶) چهل و هشت سال طبقات اکبری صفحه ۴۳۱ و تاریخ فرشته جلد دوم صفحه ۱۰۲ تا ۱۳۰ *

حسین نظام الملک بن برهان نظام الملک سیزده سال *
 مرتضیٰ نظام الملک بن حسین نظام الملک بیست سال *
 میر حسین نظام الملک بن مرتضیٰ نظام الملک ده سال *
 اسمعیل نظام الملک بن برهان برادرزاده مرتضیٰ نظام الملک دو سال *
 برهان نظام الملک بن حسین بن برهان برادرزاده مرتضیٰ نظام الملک از
 اسمعیل نظام الملک آزرده شده و حضور مقدس رسیده در ۹۹۹ هجری قاهره
 همراه گرفته با اسمعیل نظام الملک جنگ کرده فیروزمند گردید ثانی الحال بغرور جاه و
 جلال و دولت از اطاعت بادشاهی انحراف ورزید چون او و ولایت حیات سپرد
 چاند بی بی خواهرش ابراهیم نظام الملک پسر خود دو سال برهان نظام الملک را بکومت
 برداشته خود کافل نظام مہام گردید افواج بادشاهی بتخیر آن ولایت یقین گشت و
 بدفعت محاربات در میان آمد آخر الامر بشیر همت علامی شیخ ابوالفضل با کل آن ولایت
 مفتوح شد و داخل ممالک محروسه گردید چنانچه سابقا مست تحریر یافت از ابتداء
 ۹۳۵ لغایت سنه هزار و دو هجری شصت و هفت سال آن ولایت در تصرف
 نظام الملکیه ماند *

در بیان کشته شدن شیخ ابوالفضل از معنی اشوب خاطر منقد

چون حضرت خاقان جهان در دار الخلافه اکبر آباد نزول اقبال داشتند فرمان والا شان
 بنام شیخ صادر شد که شیخ عبدالرحمن پسر خود را بر مہام مرجوعه نصب کرده خدمت و
 حشم ہما نجا گذاشته خود جریدہ روانہ استان والا گردد و لهذا شیخ بموجب حکم مقتدر
 پسر خود را با حشم و اسباب امارت در احمد نگر گذاشته با معدودے روانہ در گاہ
 گیتی پناہ گردید از آنجا کہ در آن ایام شاہزادہ سلطان سلیم در الہ باس بہ بغی و نافرمانی
 میگذرانید و از طرف شیخ ابوالفضل آزر دگی بسیار داشت و یقین میدادست

(۱) یازدہ سال تا یخ فرشته جلد دوم صفحہ ۱۲۹ *

(۲) بیست و چہار سال تا یخ فرشته جلد دوم صفحہ ۱۲۹-۱۳۰ بہت و شش سال و چند ماہ طبقات اکبری ص ۲۳۹

(۳) دو ماہ و سہ روز تا یخ فرشته جلد دوم صفحہ ۱۵۰ و دو ماہ طبقات اکبری صفحہ ۲۴۱ *

که اگر شیخ جریده از دکن در حضور مقدس میرسد خاطر اشرف از مازیداده منحرف خواهد ساخت از استماع این معنی که شیخ جریده بدرگاه قدسی روانه شده قابویافته این راز سر بسته خود را براجہ نرسنگہ دیو ولد مدبر کہ مکن او در راه دکن بود در میان آورد کہ سر راه شیخ گرفتہ کارش با تمام رساند چون راجہ نرسنگہ دیو کہ در بنی شامزادہ شریک بود متعجب این خدمت شدہ روانہ گشت و بجناح استعجال خود را بہ مکن خویش رسانید بعد از آنکہ شیخ ابو الفضل در او حین رسید شیخ را بعضی مردم آمدن راجہ نرسنگہ دیو بموجب نام شامزادہ بخمال فاسد ظاہر کردند چون قصداً در رسیدہ بود شیخ بر این خبر التفات نکرد و انا بخار روانہ شد بیت

قصداً از اسمان چون فرومشت ہر ہمہ عاقلان کو رگشتند و کر

غزہ ربیع الاول سکہ جلوس والاسطابق سالہ ہجری مابین قصبہ انتری و سراسے برار راجہ نرسنگہ دیو با فوج راچپوتان از کین گاہ برآمد و قصد او ظاہر گشت ہر امان شیخ گذارش نمودند کہ ہمراہ ما جمیعت قلیل است و غنیمت جمعیت بسیار دارد در قصبہ انتری رفتہ باید نشست و بعد حصول جمعیت خاطر پیشتر روانہ باید شد شیخ گفت حضرت ابو الفتح جلال الدین محمد کبیر بادشاہ غازی این فقیر زادہ را سرافراز فرمودہ از حنیض خمول با درج عزت رسانیدہ برخلاف مرضی مقدس اگر امروز از پیش این وز و گر نیختہ خود را بنامردی موسوم سازم بکدام ابرو خود بحضور مقدس خواہم رفت و بہم چشان چگونہ روسے خواہم نمود آنچه در تقدیر است بمنصہ ظہور خواہد رسید این سخن بگفت واسپ برانگیخت ہمدین اثنا غنیمت در رسید و جنگ واقع شد چون ہمراہ شیخ مردم معدود بودند غنیمت کہ جمعیت فراوان داشت غالب آمد و شیخ بمقتضای جوامردی و شجاعت ذاتی ثابت قدم بودہ داد و مر دانگی داد و حملہ نمود و جمعی کثیر از راچپوتان ہجوم آوردند و شیخ ابو الفضل بزخم بر چہ بر زمین آمدہ جان نثار گشت و ہمراہانش نیز کشتہ شدند بیت

مزن با سپاہ ز خود بیشتر کہ نتوان زدن مشت بر بیشتر

راجہ نرسنگہ دیو سر شیخ را از تن جدا کرد و ہر خدمت شامزادہ در اسد باس فرستاد شامزادہ بغایت خوشوقت شدہ سر شیخ را در جاسکے نالایق انداخت و مدتنے

ہما نجامند از آنجا کہ شیخ بمقتضائے وفور دانش و درستی تدبیر و فرخندگی فنش و ستودگی اخلاق از عمدہ مصاحبان و مساز و قدوہ محرمان راز درگاہ مقدس بود چون این سانحہ بعضی والا رسید ان حضرت کہ اورا بسیار از بسیار دوست میداشتند از استماع این خبر سخت براشتفتند و دست برسینہ زدہ ان قدر غم خوردہ کہ تخریر راست نیاید و بر شاہزادہ بسیار اعتراضات گشت و مکرر بر زبان مقدس گذشت کہ حیث صدیقت کہ یار غمگسار رونق محفل قدسی بدین حال از جهان رفت و در روز شب از غایت غم چیز بخور دند و خواب نکردند و بے اختیار گریہ می کردند بیت

شہنشاہ جهان را در دقاتش دیدہ پر نم شد سکندر اشک حسرت ریخت کا فلاحون عالم شد
 رائے رایان پتھر داس کہ منصب سہ ہزاری سران سہ رازی داشت و فوجدار آن حد و بود و شیخ عبدالرحمن ولد شیخ ابوالفضل با امرائے دیگر برائے استیصال راجہ ز سنگ دیو بہ مال یقین شدند و حکم شد تا انکہ سران بد اختر را نیارند دست از کار باز ندارند و در ان وقت بر زبان اقدس گذشت کہ عیوض شیخ سران بدگو ہر چہ باشد زن و بچہ او در جواز باید کشید و ملک اورا نیست و نابود باید ساخت الحق قضیہ شیخ بر خاطر مقدس سخت گران آمد این شیخ ابوالفضل بن شیخ مبارک بن شیخ خضر بود و شیخ مبارک زبان خویش افضل الفضلا و عالم العلما بود و در شہر آگرہ درس میگفت اکثر تلامذہ از مدرسہ اقامت اوفیض یاب بودند چون در ویش ہناد و فقیر وضع و بر جادہ خدا پرستی قیام می داشت و بطریقہ صلح کل زیست می کرد بعضی ملایان از روسے غایت عداوت و عناد کہ با او داشتند بنا قشات علمی در پیچیدہ در اوایل عہد خلافت حضرت خدیو گیان شیخ را بہ گشتگی از دین اسلام تہمت نمودہ محضے درست کردہ در مادہ قتل آن خدا شناس از مفتیان فتوے نویسانیدہ ہوا میر شاہیر رسانید کہ شیخ ازین مقدمہ واقف شدہ با فرزند ان خود بدر رفت و چند گاہ و چند روز در گوشہ پنهان گردید و ظرفہ حادثہ و عجب حالتی بر شیخ و فرزندانش گذشت آخر الامر بذریعہ بعضی امرا کہ از شاگردان شیخ بودند حقیقت دین داری و خدا پرستی شیخ و عشا و دہام معاندان بعضی مقدس رسید اہل بہتان و دروغ پیغولہ گزین خجالت و شرمساری شدند و شیخ بین عدالت و انصاف بنجی بادشاہ عادل از شرارت گروہ باطل ستیز

درمان بوده بدستور سابق بر جاده فضل و کمالات قیام ورزیده بدرس طلبه علم متوجه
شد و وظیفه از سرکار معلی مقرر گشت چون حقیقت فضایل و کمالات فرزندان آن خدا
اندیش مکرر بعرض قدسی رسید و در ماده احضار آنها حکم والا بصدور پیوست و رسال
دوازدهم جلوس مقدس شیخ ابوالفیض که در اشعار فیضی تخلص داشت و بزرگ ترین
فرزندان شیخ مبارک بود و بلازمست اقدس سعادت اندوز گردید چنانچه سابقاً درین بنده
تحریر درآمده و در سال نوزدهم شیخ ابوالفضل که از شیخ ابوالفیض خور و بود و تفسیر
آیت الکرسی بنام آن حضرت موعظ کرده بعزبساط بوس والا معزز گردید و پسند خاطر
دریا مقاطر افتاد چون علامتہ العصر و حید الدہر و جامع کمالات و مجتمع حسنات بود روز
بروز مورد الطاف بیکران و مشمول اعطاف بے پایان گشته رفته رفته پایه قدر او از
امرائے عظام دوزرائے کرام در گذشت و مقرب آنحضرت و مستشار الخلفاء
گشت حتی که محمود دیگرے مقربان درگاه گردید ملک شاهزاده ہائے والا قصد
نیز از تقرب او حسد بردند و قابو بے جستند کہ ہرگونہ او را باید بر انداخت و از حضور
مقدس جدا باید ساخت انا نجا کہ شیخ مبارک پدر بزرگوار او در زمان حیات خود
تفسیر قرآن مجید درست کرده لیکن نام نامی حضرت بادشاہ دران درج نہ کردہ بود و
شیخ بعد رحلت پدر بے آنکہ تفسیر با اسم حضرت خاقان زمان درست ساز و نسخہ بسیار
نویسانیدہ بولایت ایران و توران و روم و شام و دیگر بلاد اسلام فرستاد چون انہی
بعرض مقدس رسید سخت براشتفتند و شیخ ابوالفضل بسیار از بسیار مورد عتاب گشت
شاهزادہ سلطان سلیم کہ از گستاخی شیخ از رودہ خاطری بود و امرا یانی کہ از خود رائے و
بی پروائی او زخم حسد و بہاداشتند قابو یافتہ مقدمات دوز کار آراستہ معروض
اقدس گردانیدند درین صورت شیخ معاتب گشتہ از کورنش منع گردید چون شیخ بر اثر
بعرض اقدس رسانیدہ بود کہ من سوائے حضرت بادشاہ دیگر را نمی دانم و بشاہزادہ ہم
التجا ندارم و با امرا یان ملاقات نمی کنم از نیجبت ہنگنان از رودہ می باشند و آن حضرت
انہی را نیک میداشتند و شیخ را بسیار میخواستند و از تقرب او بسیار مخطوط بود
و سائے از حضور جدا نمی کردند بعد چند روز تقصیرش معاف کردہ مشمول عنایات
فرمودند لیکن مرکز خاطر قدسی آن بود کہ شیخ چند گاہ از حضور پر نور جدا شدہ قدر

عنایات اقدس دریا بدین جهت بر خدمات دکن رخصت فرموده بودند چنانچه سابقاً تحریر
 درآمده بالاخر منبسطی که نوشته شده درجه شهادت یافت بے شایسته تکلف و مداخله تضلع
 شیخ سراپا دانش و تمام عیار و سراسر استعداد و صاحب جوهر بود دانش و ادراک او بجای
 که در عمر پانزده سالگی از تحصیل جمیع علوم متعارف و تکمیل دانشمندی معروف انفرادی حاصل نموده
 و فضایل و کمالات او بنوعی که کتب تلمیذیه و تالیفات و انجیل و صحف منوره و غیر
 ذلک بمطالعہ و راوردہ گوئے سبقت از علمائے تمامی ادیان برده و فراست و فرزائیگی
 او منبسطی که از کج خمبول برآمده مصاحب و مقرب بادشاه روسے زمین مگردید که مشورت
 او انتظام مہام ممالک می شد و شجاعت و مردانگی و بخت مندی و طالع بلندی او نہی که
 ولایت دکن را بزور شمشیر تنخیر نموده بمنصب پنجہزاری و پایہ سپہ سالاری رسید چندی
 او وار باید کہ بدین گونه صاحب جوہری از مکامن عدم بعرصہ ایجا و شتاب و بے قرون
 و دہر شاید تا چنین اہل عظمت از پر وہ خطا بجلالے ظہور آید کاشکے در خور کمالات خویش
 از عمر طبعی بہرہ یافتہ یا در امری نمایان و خدمتے شایان جان عزیز نثار کردی تا معاوضہ
 عنایات بادشاہ زمان کہ در حق او مبذول شدہ بود از و بظہور رسیدے نظم

درین بارغ سروے نیامد بلند	کہ یاد اہل بخشش ازین نگند
نہاے بے سال گرد و درخت	ز بخشش ہار و یکے باد سخت
گر افراسیابست و ورپیر زال	بیابان باد آہل گوشمال
بہر کار از نیک و بد چارہ بہت	وے چارہ مرگ ناید بہت

دربیان لغی شاہزادہ سلیم خلف بزرگ

در زمانیکہ حضرت خاقان زمان تسخیر دکن نہضت فرمودند شاہزادہ برائے استیصال
 رانا اودے سنگہ تعین شدہ بود در خطہ دل کھٹائے اجمیر اقامت و زیدہ تدبیر تخریب
 و تا ویب رانا در پیش داشت و راجہ مان سنگہ در خدمت شاہزادہ سپہ سالار بود
 و درین ضمن از نوشته جات امرائے ہنگارہ ظاہر گشت کہ افغانان قابو یافتہ بسبب نابودن
 سردار عمدہ دران دیار مصدر شورش شدہ اند و فتنہ و فساد برپا گشتہ و مخور مہاسنگہ
 و لکھنور حکمت سنگہ بن راجہ مان سنگہ کہ بنیابت راجہ مان سنگہ دران وقت

دران ولایت بود باندک جنگ شکست یافته راجه مان سنگه باستمع این خبر بخندست
 شاهزاده التماس نمود که چون حضرت بادشاه بتبیر دکن متوجه هستند اگر شاهزاده از اجمیر
 نهضت فرموده تا اسد باس تشریف ارنائی فرمایند شورش بنگاله رفع می شود شاهزاده
 بموجب التماس راجه و صلاح ملکی از اجمیر کوچ کرده با اسد باس عز زول اقبال فرمود و
 جاگیر ملازمان خود را که در حوالی آگره بود بطور خود گذاشته محال صوبه اسد باس که بجایگز
 اصفت خان بفرستاق داشت بسرکار خویش گرفتند و سی لک روپیه خزانه صوبه بها
 و آن حدود که کمشور^{۱۱} داس دیوان فراهم آورده بود و فوج سرکار فرستاده از آنجا طلب داشت
 و بدون حکم والا از چنین امور بعل آوردن آثار بخی و گردن تابانی شاهزاده بظهور پیوست
 و از باب غرض سخنان دود از کار از جانب شاهزاده بعرض حضرت خاقان زمان رسانید
 فرمان ماطفت نشان مشتکبرضامع از حبه مصحوب محمد شریف ولد عبدالصمد شیرین قلم
 صادر گشت لیکن هیچ اثر نه بخشید بعد از آنکه حضرت خاقان زمان از دکن معاد دت فرموده
 در وار اختلافه اکبر اباد و نزول اقبال فرمودند قضیه شیخ ابوالفضل نمبلی که نوشته
 شده رو داد شاهزاده به سی هزار سوار از اسد باس متوجه استان قدسی گردید و ولتخواهان
 بعرض اقدس رسانیدند که آمدن شاهزاده باین کثرت سپاه بحضور والا صلاح دولت
 نیست لهذا فرمان عالیشان بنام شاهزاده صادر گشت که آمدن آن فرزندان باین روش صلاح
 و پسندیده نیست اگر مطلب بانظار جمعیت سپاه است مجرا کے ان بظهور پیوست
 باید که مردم خود را بحال جاگیر رخصت کرده جریده بملازمست شتابد و در صورتیکه ازین
 طرف وایمه بخاطر داشته باشد باز عنان عزیمت بصوب اسد باس برتابد بعد
 از آنکه خاطر عزیزان فرزندان طمیسنان پذیرد و اراده ملازمست مقدس نماید شاهزاده و
 جواب فرمان والا شان عرض داشت مشتمل بر عجز و نیاز و عقیدت خویش ارسال داشت
 و بصوب اسد باس عطف عنان نمود و بعد از فرمان والا شان صادر گشت که صوبه بنگاله
 و او دیبه بانفرزند مرحمت شده بدان صوب شتابد شاهزاده بدان سمت قبول
 نکرد ازین معنی نیز مردم سخن وحشت افزا از جانب شاهزاده بعرض مقدس رسانیدند
 و موجب برهمزدگی طبیعت والا گردید سلیمه سلطان بیگم را برائے دل جوئے
 شاهزاده فرستادند ان عصمت قباب تا اسد باس رفته بهر گونه خاطر رسیده شاهزاده

را تشکیل داده همراه خود گرفته روانه حضور شد چون یک منزل از اکبر آباد رسید
 باستدعائے شاهزاده حضرت مریم مکرانی والدہ ماجدہ حضرت خاتون زنان تشریف
 بردہ شاهزادہ را بدولت خانہ خود آوردند خاتون زمان بموجب امر حضرت مریم مکرانی
 در انجا تشریف شریف ارزانی فرمودند و شاهزادہ بواسطت حضرت مریم مکرانی
 ملازمت نمودہ سر بر پائے مبارک نهادہ یک ہزار مہر طلا بصیغہ نذر و نہصد
 و ہفتاد و ہفت زنجیر فیل پیشکش گذرانید ان حضرت از روسے عنایات شاهزادہ
 را در آغوش گرفته از ملاقات فرزند بغایت خوشوقت شدند و دستار از فرق
 مبارک برگرفته بر سر شاهزادہ نهادند و حکم شد کہ کوس شاہدانی بلند اوازہ کنند
 در سال چہل و ہشتم جلوس والا این قران السعدین اتفاق افتاد بعد چند گاہ شاهزادہ
 را باستیصال رانا رخصت فرمودند و شاهزادہ بواسطہ بعضے موانع یا از روسے
 خلاف حکمی ترک ہم رانا نمودہ بے رخصت و بے اجازت اقدس باز بطرف
 اسد باس رفت و این معنی باعث از روگی خاطر مقدس گردید چون در سال چہل و نہم حضرت
 مریم مکرانی نقاب گزین خلوت سرائے بقا شدند خاتون زمان بائین نیاگان خویش
 سروریش مبارک ستروہ لباس اتم پوشیدند و نقش مقدسہ بر دوش گرفته قدی
 چند رفتہ روانہ دہلی کردہ بادل بریان و دیدہ گریان معاودت کردند و شاهزادہ باستماع
 این قضیہ از اسد باس در حضور اقدس رسیدہ سعادت اندوز ملازمت والا
 گردید *

در بیان علت شاهزادہ سلطان انبال

در دکن موضع اسد اط شرب گردید ہر چند فرامین مضایح صادر می گشت و معتمدان
 باندرزگوئے تعین می شدند خود را ضبط نمی توانست کرد یک چند خانہ خاناں میرزاخان
 و خواجہ ابوالحسن بموجب حکم اقدس در غلاما و ملا دید بازان گذارشتہ احتیاط بلوغ کردند
 ان عمید بادو بے اختیار تقریبات شکار بر انبختہ بجزار فتن اختیار نمود و
 قرادلان عرق جاسوز و رمال بندوق انداختہ میرسانیدند و کجاہ رودہ گوسفند از
 شراب پر کردہ در زیر دستار پنهان می آوردند رفتہ رفتہ از اسد اط بادو کشی

و میگساری شایه زاده زار و زار گشت و اشتها ضعیف گردید بحدی که بوسه طعام از نیش عقرب گزیده تر نمودی و حواس ظاهری معزول العمل شد و بیماری سخت روی داد تا چهل روز بر بستر طاقت افتاده بود هر چند اطباء تدبیرات نمودند و بمعالجات پرداختند سودمند نگردید بیست

نمیدانند اهل غفلت انجام شراب آفر با تش میروند این عاقلان از راه آب آفر
بلاخر بتایخ بست و هشتم شهر بطوال سنه پنجاه جلوس والا مطابق سنه هزار و سیزده هجری
در عمری دوه سال و شش ماه ازین دار فنا بمنزل بقار حلت نمود این داستان جانکاه
را دلی بلید از سنگ سخت تر تا بشرح درآورد و این قصه جانسوز را جانی باید از این قوی تر
تا بیسان تواند کرد از ارتحال ان فو نهال گلشن اقبال در عین بهار جوانی و آغاز شکوفه زندگانی
حضرت بادشاه را حالتی روسی داد که هیچکس را مباد و خردشش دل خراش و نوحه
جگر تراش برآورده می گفتند هیبت هیبت برقی از غضب الهی نازل گشت و زخم
میش و وحشت را سوخته گردانید و ابرسیاه قهر ایزدی برخواست و گلشن آرام و
سرت را بنحاک بر ساخت گاهی شعله شعله آتش غم در کانون سینه افروختن آغاز
کردی و گاهی خار خار الم چون نیش زنبور در خاطر خلش نمودی بیست
دردی بدل رسید که آرام جان برفت شد حالتی پدید که تاب تو نیست

در بیان رحلت حضرت خاقان مان

آنحضرت از قضیه شایه زاده سلطان مراد سابقا غناک و اندوگین می بودند درینو لاکه حادثه
جانکاه حادث گشت داغ بالاسی داغ گردید و دوزخ غم بر دل نشست و دو
نقشتر الم بر جان هکست و دوریایه مهوم طوفانی کرد و دو برق غموم جان مستانی
نمود از کثرت اندوه ان حضرت بر بستر بیماری افتادند و مزاج اقدس از مرکز اعتدال
برگشت و انحراف پذیرفت و اتی که سلامتی عالم در سلامت او بود از کسوت صحت
عاری گشت و وجودیکه نظام سلسله جهان از میامن عدالت او سمت انتظام داشت
از حلیه تندرستی عاقل گردید خیر خواهان برائے صحت و شفا بمزارات شریفه و اماکن
متبرک بے پایا و صلوات فرستادند و فقرا و صلحا فرادان صدقات دادند حکیم

کہ سرآمد حکمائے روزگار بود متصدی معالجہ نمودید ہ تا ہشت روز دست تصرف باز داشت و طبیعت مقدس را بحال خود گذاشت کہ شاید بقوت خویش دفع عارضہ تواند نمود چون بیماری باشتداد انجامید روز نہم بد او اپر داخت تا دہ روز ہر چند تدبیر و معالجات بکار برد و فایدہ نکرد و باستہال تخریر گردید و دوائے کہ از تاثیرات ان اب جریان بند توانست کہ د بکار رفت اما سود نیفتاد و چندین مرض مختلف جمع شدند کہ معالجہ یکے موجب از دیاد دیگرے می شد طبیعت

چو اید قضا از ما و اچہ سود چہ جائے پزشک ارمیحا چہ سود
چو ز اندازہ بگذشت سوا المزاج فرو ماند عاجز طبیب از علاج

مدین مدت ان شیر دل قوی بہت با وجود کمال صنعت راتبہ ویدار از منتظران باز نہداشت و پر وہ نگر منتند و ہر روز بجلوہ جمال آرائے خویش ارام بخش مترصدان می شدند و چون عارضہ مستولی و صنعت قوی گشت روز دہم حکیم ملی دست از معالجہ باز کشید و از بیم آنکہ مبادا پرستاران حرم سرائے خاص از اشتعال آتش مصیبت غم فصد جان او کنند ان حضرت را بحالت نزع گذاشتہ بجانب شیخ فرید بخاری گریختہ رفت شب چار شنبہ و دواز دہم جمادی الاخر سنہ ہزار و چہار دہ ہجری مطابق چہارم اذر ماہ الہی ساکنہ جلوس والا عمر گرامی شصت و پنج سال قمری رسیدہ بود در شہر آگرہ یعنی کبہ آباد روح مقدس بعالم علوی خرامیدان صدر نشین اورنگ خلافت سریر آرائے ملک بقاگر دید و سایر ارباب شریعت روز دیگر تجہیز و تکفین نمودہ وجود مطہر را در باغ سکندرہ عوالی اکبر آباد بجوار رحمت ایزدی سپردند پرستاران حرم سرائے مقدس موہا کنندیدند و چہرہ باخراشیدند و خاصان بارگاہ قدس گریبان جان خود دیدہ در خاک و خون غلطیدند از مشاہدہ این حال قیامت انگیز خون از خارا میچکید و از آتش سینه و آب چشم بہبودیوشان دامن سپہر میوخت و حبیب آفتاب ترمی شد ازین واقعہ ایلمہ سپہر گردان را از فرط غم پاسے رفتارست گردید و ہر خستہ شدہ از غایت الم راہ مشرق گم کردہ سر اسیمہ حال گشت ماہ از و فوراً ندوہ تن بکاستگی در دوا و در ستارگان صورت داند اشک پذیرفتند نظم

دگر گونہ شد آسمان و زمین ز فورت شہنشاہ و نبی و دین

دل غلق شد ز آتش غم مہباب بنائے جهان از حوادث خراب
ہمہ کرد جامہ سیاہ و لکبود ز خون دل از چشہا را ندرود
ہمہ بر سرافشانہ از غصہ خاک چو جامہ ہمہ سینہا کرد چاک
فضلائے اہل دانش و شعرائے صاحب سخن تاریخ فوت ان حضرت بہارت رنگین
داشعار متین تجرید آورده داد سخنوری داد نذا از بجلہ آصف خان جعفر حسین گفتہ

بیت

فوت اکبر شہ از قضائے اسر گشت تاریخ فوت اکبر شاہ
مدت سلطنت پنجاہ و یک سال و دو ماہ و نہ روز

ابو المنظر نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ عرف شانہ رودہ سلطان سلیم

بن جلال الدین محمد اکبر بادشاہ

بتاریخ پنجشنبہ چار و ہم جمادی الثانی سالہ ہجری بساعت مسود کہ مختار انجم شناسان
رصد بند و منظور ستارہ کشان فکر ت بلند بود و قلعہ ارک دار الخلافہ اکبر آباد کہ سن شریف
ان حضرت بحساب قمری سی و ہفت بود اورنگ خلافت را بجلوس اقدس ارتفاع آسمانی
نخشدند و جهان را عیش و عشرت و آمین دولت تازہ شد و نقارہ عیش و شادمانی بلند
آوازہ گشت بارگاہے ترتیب یافت و لکھن تراز بزم فریدونی و انجمن آراستہ
گشت بامین بامری و ہمایونی جہان پیر برگ و نوائے جوانی از سر گرفت و عالم دیگر عشرت
فراموش کردہ را بیا د آور و سپہ سالاران جہان کشاد سرداران صفت آرا فوج فوج تیلیات
مبارک بادی و کورنشات آمین شادی بتقدیم رسانیدند و طوائف اعظم دہالی و افغانی موالی
مراسم تہنیت و تعظیم بجا آوردند نظم

سرائے جہان را نوائے سرود فرستاد ہر دم بشادی درود

بیمین و یار و فراز و نشیب نبد بیچ پیدا جز این و زیب

و ان جشن فرخندہ محمد شریف ولد خواجہ عبدالصمد شیرین قلم را بخطاب امیر الامریہ
و منصب جلیل القدر و کالت سرسبز از فرمودہ مہر اشرف باجواہر زواہر قیمتی

آراسته بدست اقدس پیرایه گردنش ساختند و میرزا غیاث بیگ را بخطاب اعتمادالدوله و میرزا جان بیگ را که در زمان شاهزادگی دیوان بود بخطاب وزیر الممالک اختصاص بخشیده هر دو را بخدمت دیوانی شریک کردند و زمانه بیگ را که در ایام شاهزادگی خدمات شایسته بجا آورده و شرائط بندگی بتقدیم رسانیده بخطاب مهابت خانی و پیرخان لودی را بخطاب صلابت خانی نواختند و بعد چند سال صلابت خان بنحان جهان مخاطب گشت و شیخ فرید بخاری که از سادات عظام موسوی و تربیت یافته حضور حضرت بادشاه جنت آرا لنگاه بود و بخدمت بخشیدگی خرد داشت بمنصب پنجهزاری ذات و بیایه بلند میرنجشی سراققار برافراخت و راجه مان سنگ را خلعت چار قُب و شمشیر مرصع و اسپ خاصه لطف فرمودند و بصوبه داری بنگاله رخصت نمودند و خان اعظم میرزا عزیز کوکلتاش و آصف خان جعفر را که از صوبه داری بهار و حضور اقدس رسیدند و بانواع عواطف سرانگراز فرموده در حضور مقدس داشتند و همچنان امرایان دیگر را بقدر مراتب بنایات بیغایات عزافتار و شرف امتیاز سراققار از فرمودند.

دربیان بنی شاهزاده سلطان خسرو خلف بزرگ و دستگیر شدن او

پدر بزرگ آنحضرت بسبب صحبت خوشامدگویان کور باطن خیال سلطنت در سر داشت چه حضرت بادشاه غفران پناه در زمان رحلت فرموده بودند که شاهزاده سلطان محمد سلیم عیث دوست است قابلیت سلطنت ندارد و سلطان خسرو پسرش بجمع خویشها آراسته و قابل خلافت است باین تقریب ما غویا در دامنش جا گرفته همیشه از خدمت پدر و الا قدر متوحش و رمیده می بود و بعد شش ماه از جلوس مقدس شب یکشنبه هشتم ذی الحجه با معدودے از محرمان راز و اعتمادان خانه برانماز ازارک دار انخلافه اکبر آباد برآمده راه فرار بیش گرفت از کوه اندیشی او امیرالامرا واقف شده بمتوقف بلازمست رسیده اینخبر متوحش بعرض والا رسانید همان ساعت بخشی الممالک شیخ فرید بخاری را با اکثرے از امرای رسم منقلا رخصت فرمودند و آخر بایک شب آنحضرت نیز بدولت و اقبال رایت توجه برافراشتند در سواد شهر صبح مراد بر رسید میرزا حسن پسر شاهرخ میرزا که رفیق طریق بنی شاهزاده بود و در ظلمت شب راه مقصود گم کرده سرگشته بادیه ادبار میگشت ادیاسے دولت گرفته آورده و بدو بوجوب

حکم والا حوالہ اہتمام خان کوتوال گر دید کہ در زندان مکافات گرفتار باشد۔

الفصلہ چون شاہزادہ در مہتر رسید حسن بیگ بدخشی کہ از کابل می آمد بشاہزادہ ملاقات نمودہ رفیق ادبار گشت در اثنا کے راہ ہر کس کہ می یافتند غارت می کردند و سرباز را آتش می دادند و اسپان مسافران و سوداگران و طوایل سرکار بادشاہی کہ در اماکن سر راہ بود گرفتہ بہ پیادہ ہائے ہمراہی می بخشیدند تا آنکہ بلاہور رسیدند عبدالرحیم دیوان از برگشتگی بخت آمدہ ملاقات و رفاقت کرد و دلاور خان صوبہ دار لاہور اختیار ملاقات نکردہ در استحکام قلعہ اہتمام تمام نمود شاہزادہ ہر چند سعی کرد قلعہ لاہور بدست نیامد چون خبر آمدن شیخ فرید بخاری بالشکرگران در نواحی سلطان پور شہرت پذیرفت شاہزادہ دست از لاہور باز داشتہ رو بجانب شیخ فرید آورد و در حوالی گوندوال ہر دو لشکر باہم پیوستند و نایب قتال و جدال گرم گشت و اکثر کے از طرفین کشتہ شدند ہمدین اثنا خبر نزول رایات اقبال در رسید و شیخ فرید بجانبہ گرم ترگر دید شاہزادہ تاب نیاوردہ با حسن بیگ بدخشی و دیگران رو بفرار نہادہ مقارن ان حضرت بادشاہ نیز دران عرصہ نزول اقبال فرمودند راجہ باسورا کما از زمینداران عمدہ کوہستان پنجاب بود و دران نزدیکی بملازمست اقدس رسیدہ بود بتعاقب شاہزادہ رخصت فرمودند و از غایت عنایت شیخ فرید را کہ بر شاہزادہ منظر شدہ بود و آغوش مبارک گرفتند و شب در خیمہ شیخ گذرانیدہ روز دیگر متوجہ لاہور شدند شاہزادہ میخواست کہ بجانب اکبر آباد روانہ شود حسن بیگ بدخشی ظاہر کرد کہ بکابل رسیدن بصلاح مقرون است چون کہ جاگیر من در راہ است سامان نمودہ بکابل رسیدہ شود و از انجا جمعیت فراہم آوردہ رو بہ ہندوستان کردہ شود چرا کہ حضرت ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ و حضرت نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ بتقویت کابل ہندوستان را گرفتہ بودند و دیگر سخنان دوازد کار در میان آورد لہذا شاہزادہ نادان بحسب صلاح حسن بیگ بدخشی روانہ بہست کابل گردید چون بدریائے چناب رسید خواست کہ از گذر شاہ پور بگذرد و کشتی بہم نہر رسید از انجا برگشتہ برگذر سودہرہ آمد و وقت شب بود بہ تر و بسیار یک کشتی بہم رسید میخواست کہ از دریائے عبور نماید از شور و غوغائے چودہری سودہرہ واقف گشتہ ملاخان را از گذرا میندن مانع شد چون صبح بر دمید و شہرت پذیرفت کہ این شاہزادہ است میر ابو القاسم خان و ہلال خان خواجہ سرا کہ در

حد و گجرات بودند ازین معنی اطلاع یافته در رسیدند و شاهزاده را با حسن بیگ بدخشی
 و عبد الرحیم گزیده گرفته در گجرات بردند و حقیقت را بدرگاه والا عرضداشت نمودند و روز
 دوشنبه سلخ محرم ۱۰۱۵ در باغ کامران میرزا واقع لاهور این معنی بعرض والا رسید
 بموجب حکم اقدس امیرالامرا در گجرات رسیده شاهزاده را با همراهانش در حضور والا
 آوردند شاهزاده را دست بسته و زنجیر درپائے انداخته بتوره چنگیزخانی از طرف
 چپ به پیشگاه قهرمان حاضر آوردند و حسن بیگ بدخشی را دست راست شاهزاده و
 عبد الرحیم را دست چپ ایستاده نمودند حکم شد که خسرو خسران زده را در سلسل
 محبوس دارند و حسن بیگ را در پوست گاو و عبد الرحیم را در پوست خر کشیده
 و از گون برده از گوش نشانده بدور شهر بگردانند فرمان پذیران بموجب حکم والا بعل و آوردند
 پوست گاو و تر خشک شده حسن بیگ بدخشی زیاده از چهار پاس زنده مانند و به تنگی
 نفس و گذشت و بکافات اعمال رسید و عبد الرحیم که در پوست خر کشیده بود از
 اشتداد حرارت که در و استیلا آورد خیار و ترب و غیر ذلک آنچه از رطوبت نیافت
 می خورد و آن روز و شب زنده ماند و روز دیگر بحسب التماس باریافتگان محفل عالی حکم
 شد که او را از پوست خر بر آورند که بسیار در پوست افتاده بود و بهر حال جان داد و
 بروفق حکم معلی از باغ کامران میرزا تا دوازده دوتخانه جمعی را که به باد شاه زاده رفاقت
 کرده بودند و رویه بردار کشیدند بطریق ییل فوج از پیکر های پیمان بر سر چوبها
 در هر دو طرف دور رویه ایستاده نموداری عجیب و تماشاگه غریب مینمود و بینندگان
 در گرداب تجیر و تحسری افتادند و عجب حالتی بر نظار گیان رومی داد عالم مردم از شهر
 تماشاگه آن حاضر شدند شاهزاده را بر فیل سوار کرده از میان دارها گذرانیدند تا همراهان
 خود را بدین حال به بین شاهزاده از دیدن حالت رفیقان خویش در عرق خجالت غرق گشت
 و نزد یک بود که ازین شرمساری قالب بتی نماید بهر حال از اینجا در قلعه آورده در زندان
 تا دیب محبوس نمودند بعد چند سال که حضرت خاقان زمان بمجموعه کمالات مصوری
 جامع آیات معنوی منظر ایزد پرستی و خداشناسی چند روپ سنیا سی ملاقات کردند
 و از صحبت ان در ویش خدا اندیش بسیار مخطوط شدند آن صاحب حال و قال بملایل
 معقوله و منقوله در باب تخلص شاهزاده سفارش نمود لهذا چند گاه باسلام یافت

اما خلاصی او نگر دید و نیز نوبتے چون آن حضرت جشن نوروزی آراستہ و اسباب عیش و عشرت پیراستہ بودند شامہزادہ سلطان پر ویز التماس کرد کہ مائتہ ہزار دران و دطل عا طلفت اقدس بکامرائی و کامیابی ہستیم مگر ہزار کلان یعنی شامہزادہ خسرو و مشکنجہ تا دیب گرفتار است چون مدتے در زندان ماندہ و بکافات کردار رسیدہ حضرت در حق او مہربان شوند بموجب التماس شامہزادہ سلطان پر ویز چند روز خلاصی یافتہ بود باز مجبوس گردید و در زمانے کہ بادشاہ ہزادہ خرم مخاطب بشاہجہان بہم دکن رخصت گشت شامہزادہ خسرو اسلسل حوالہ کردند چنانچہ در سال پانزدہم جلوس والا در ہان طرف در زندان خانہ و رعیت حیات سپرد و برزبانہا افتاد کہ بادشاہ ہزادہ شاہجہان اورا اپنجان سنگ کردہ بود کہ در زندان فنا گرفتار گشت۔

القصد چون شیخ فرید بخاری بر شامہزادہ سلطان خسرو فتح یافت بجلدوی این خدمت بخطاب مرتضیٰ خانی سرافراز گشت و بموجب التماس شیخ مذکور در پرگنہ نہروال بمکائے کہ شیخ رایت فتح برافراشتہ بود شہر آباد و سرائے وسیع احداث نمودہ و فتح آباد موسوم گردید و آن پرگنہ بجاکیر شیخ فرید مخاطب بر تضا خان مرحمت شد۔

توجہ ملک والہ لیسکیر بل بعضی سوانح بدائع در منزل علی مسجد غرہ

در آغاز سال دومیم از لاہور متوجہ سیر و شکار کابل شدہ و بعد مے مراحل و قطع منازل چون منزل علی مسجد مورد خیام اقبال گردید و غنیمتہ بنظر اقدس در آمد کہ بکائے مقدار خرچہ نگ بود و گلوئے ماری کہ بدرازی و دور عہ شرعی باشد گرفتہ می فشار و محظہ تاشاک فرمودند تا آنکہ مار جان داد و این معنی باعث تعجب گردید از انجا منزل بمنزل طے مسافت نمودہ بدار الملک کابل نزول اقبال فرمودند و از سیر اماکن اندیا رخط وافر برداشتہ بموجب حکم والا متصل باغ شہر آرا کہ حضرت ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ احداث فرمودہ بودند بے دل کشا و مطبوع موسوم ببلاغ جہان آرا طرح استگندند و جوئے کہ از گذر گاہ می آمد در وسط خیابان آن ترمہست کہ ہ جاری گردید کہ از ترمہست و لطافت باب سلجیل پہلوئے زند و تا این زمان ان ہر دو باغ از کمال طراوت و لطافت سیر گاہ مقرری کابل است و بشاہ لالان مشہور و در زمان ہون کابل بعرض رسید کہ در

در میان صخاک و بامیان که جانب بلخ سرحد کابل واقع شده کوهی است که در آن دفن
خواجه تابوت میگویند و مدت چهار صد سال از تاریخ فوت او نشان می دهد و عضلاتش
از هم زنجیده و مردم رفته زیارت میکنند و برگردنش زخمی است که چون پنبه را از فرازان
بر میگیرند خون ترشح مینماید تا همان پنبه بالاسی زخم نبند خون از جریان نمی ایستد بگفته
تحقیق این مقدمه معتمد خان عرف محمد شریف مولف اقبال نامه جهانگیری تعین گشت
و جراحی همراهش رخصت یافت که زخم بچشم خود دیده آمده حقیقت را بعرض
رساند معتمد خان بران سرزمین رفته از مردم انخدود واقف شده زیر کوهی که متصل
بامیان واقع است رفت و در آن کوه دری نمودار گشت بمقدار دو نیم درعه از زمین
بلندی که را بر فرازان بر آورده بوسیله دستگیری او بالا شده با چند کس دیگر درون
آن رفت ایوان سه درعه طول و یک و نیم درعه عرض و درون ایوان خانه مربع چهار درعه
و در چهار درعه بود و در آن تابوتی بنظر در آمد مشغول روشن کرده تختی از بالاسی تابوت
برداشتند میت را دیدند که باین اسلام رو بقبله خوابیده و دست چپ بر ستر
عورت دراز کرده مقدار نیم درعه کمر پاس بالاسی ستر مانده و از اعضایش آنچه بر زمین
پیوسته بوسیده و از هم زنجیده شده است و بقیه درست و چشم بر هم زده و
و ندان یکی از بالاسی و یکی از پایان در لب ها نمایان و گوش که بر زمین پیوسته تا نخ
از گردن خاک خورده و ناخنهای دست و پا درست داشت لیکن زخم معلوم نگشت
و از کهن سالان آن دیار چنان بظهور پیوست که در جنگ چنگیز خان و سلطان جلال الدین
منگ برنی در سالستان مرد شهید شده و از همان مدت در اینجا همین طور افتاده
معتمد خان بعد تحقیق این مقدمه در حضور پرنور رسید و حقیقت را بعرض مقدس رسانید
فرمودند که از عجایب قدرتهای ایزدی بدایع حکمت بالاسی سردی و قورع این
غرایب چه عجب با بجمه بعد سیر و شکار کابل و گلگشت این عشرت حضرت وافر برداشته
بهند وستان فیض نشان معاودت فرمودند *

بیان آمدن نوجوان بگیم زو جیشیر افکن خان بحرم سراققدی

این شیر افکن علی قلی استجلو نام داشت و سفر چپ شاه اسمعیل خلف شاه عباس صفوی والی ایران بود بعد از آنکه شاه اسمعیل بر حمت حق پیوست علی قلی مذکور از راه قندهار و زمان خلافت حضرت بادشاه خلد آرامگاه بهندوستان آمد چون ببلتان رسید او را بنخانخانان میرزاخان که متوجه فتح تهنه بود ملاقات دست داد و خانخانان حقیقت او را بدرگاه والا معروض داشت و غایبان در ملک بند باکستان فلک نشان منتظم ساخت و او در آن هم ترددات نمایان بظهور آورد و بعد فتح تهنه چون در حضور رسید بموجب التماس خانخانان بمنصب لایق سرافراز گشت و در عهد سلطنت حضرت بادشاه بشیر افکن مخاطب گشت و در صوبه بنگاله جاگیر یافت چون طبعش لغت جوئی و شورش طبلی مفضول بود در زمانه که قطب الدین خان ولد شیخ سلیم حشمتی بصوبه داری بنگاله رخصت یافت بنحان مذکور اشاره رفت که اگر شیر افکن بر جاوده صواب ثابت قدم بوده باشد بحال خود داشته سرگرم خدمت دارد و الا روانه درگاه والا سازد در صورتیکه بحضور والا نیاید بسرا ساند قطب الدین خان در بنگاله رسیده بعد چندگاه روانه بر روان گزید و بشیر افکن که در آن حدود جاگیر داشت استقبال نمود و در وقت ملاقات مردم قطب الدین خان هجوم آورده و او را بر گرفتند شیر افکن طرز وضع مرم معاینه نموده شمشیر کشیده بر شکم قطب الدین خان چنان زخم کاری زد که روده او بیرون افتاد و هانجا جان بحق تسلیم کرد و در آن حال مردمان قطب الدین خان هجوم آورده شیر افکن خان را بقصاص خون آتاکه خویش بقتل در آوردند صبیبه غیاث بیگ الخاطب استمادالدین در جباله زوجیت شیر افکن مذکور بود این غیاث بیگ پسر خواجه محمد شریف طهرانی است خواجه در مبادی حال دیوان بیگی محمد خان بکلو حاکم هرات بود که در وقت تشریف بردن حضرت نصیر الدین محمد هلیون بادشاه بعراق بموجب امر بادشاهی خدمت شایسته بتقدیم رسانیده و فرمان شاه طهاسپ والی ایران در باب سرانجام صیانت و همان داری که در کسب نامه داخل شده بنام همین محمد خان است بعد فوت محمد خان خواجه محمد شریف مذکور بخدست شاه طهاسپ پیوست و بوزارت سرافرازی یافت

بعد از آنکه خواجه مذکور فوت شد خواجه غیاث بیگم خواجه طاہر ہر دو پسرانش بہندوستان
آمدند و خواجه غیاث بیگ دوپہر یک دختر داشت بعد رسیدن در قندہار دختر
دیگر تولد شد از آنجا روانہ شدہ در فتح پور سیکری بہلازمست حضرت بادشاہ جنت
آرامگاہ سعادت اندوز ملازمست گردیدہ بمقتضائے کاروانی در اندک فرصتے دیوان
بیوتات گردید چون نویسندہ کاروان و خوشنویس بود و شعر متین داشت و در کار
کشائے اہل حاجات و رشوت گیری بے نظیر بود روز بروز پایہ قدرش افزود و موجب
پیش آمد او شد و دختر دویم کہ در قندہار ولادت یافتہ بود در عقد نکاح شیر افکن
در آورد و درینولا کہ شیر افکن بہ تقریبے کہ نوشتہ شدہ گشت گشت متصدیان
صوبہ بنگالہ منکوچہ اوراکہ دختر غیاث بیگ بودہ باشد و در مادہ فرستادنش بدرگاہ
فلک اشتباہ حکم جہان مطلع صادر شدہ بود روانہ حضور مقدس نمودند از آنجا کہ طنطنہ
جمال بے مثال ان ماہر و سہ پری مثال در سامع جہانیاں میرسید و وصف حسن و
خوبی آن خدیو کشور محبوبی بر اسسہ عالمیان بدین منط جاری بود کہ نقاش ازل بزیمائی او
بر لوح وجود نقشے کشیدہ و مصور لم یزل بر عنای او در جریدہ ہستی شکلے نہ آفریدہ
مہر و رخشان از چہرہ رخشان او نور بوام میگرد و ماہ تابان از تابش رخسارہ پانوار او
روشنی میخوابد خامہ در تعریف رویش فوارہ نوری شود و نامہ در توصیف رخسارش چون چمن
بہاری بیگرد و مثنوی

قدش نخل ز رحمت آسیدہ زبستان لطافت سر کشیدہ

رخش ماہی ز برج اوج فردوس زابر و کردہ آن مہ خانہ در قوس

بزیر چرخ کس پیدا نہ گردد کہ رویش بیند و مشیدانہ گردد

حضرت خاقان زمان با صفائے خوبہائے آن ماہ لقا تخم عشق و محبت در مزرعہ جان
می افشانند درین صورت عجب نیست کہ شیر ہنگن بہوجب امر والا قبل رسیدہ
باشد چون ہنگام طلوع کوب طالع و ایام سطوع اختر بخت ان ملکہ روزگار بود و وقت در رسید
در سال ششم جاوس والا داخل حرم سراسے گردید نخستین نور محل خطاب یافت
و بعد آن بہ نور جہان مخاطب گشت ان حضرت شہبختہ حسن بے نظیر و فریفتہ نقائے
دل پذیر آن ماہ منیر فلک خوبی گشتند و مست بادہ محبت شدہ دل و جان ملک و

نال و رز و عشق ان نازنین باختند اخبار فریفتگی و شیفگی ان حضرت بر حسن بل فریب
ان ماه و شش در اکثاف گیتی انچنان امشتهار یافت که حکایت خسرو در محبت شیرین
و داستان مجنون در عشق یلی مشهور بود و ملک آن داستان کهن از جریده روزگار منوخ
گشت و این حکایت نوبر السنه خورد و بزرگ جاری گشت نظم

ز جام محبت چنان مست شد که سر رشته کار از دست شد

فرد بست چشم خرد دست عشق خرد را چکار است با مست عشق

دش بود مشغول محبوب و بس نه فکر جهان و نه پر دای کس

ز نام ارادت بد و داده بود کز و شور بر جان نفس افتاده بود

بجان بود در بند اذعان او نیز و نفس حسنه بفرمان او

الحق بیگم در حسن و خوبی طاق و در نیک ذاتی و فیض بخشی شهره افاق بود در خوش
خلق و خوشنویس بے همتا و در نیک بناد و دینکنا میکتا از فرط عقل و دانش رکش و ضمیر
و بلو فطرت و فراست حدیم النظیر با نظام امور سلطنت سکندر اندیشه و بهتاق
مهام مملکت ارسطو پیشه برد و دهمش بے محابا و به بخشش و بخشایش حاتم آسا در خدا جوی
و خدا طلبی در ویش کمر دار و در شجاعت و دلاوری مردانه و ارجنا نچه گفته اند

بیت

نور جهان گر چه بصورت زن است در صفت مردان زن شیرین کن است

طبیعت متین و شرز نگیں داشت اگر چه از بیگم اشعار دل پذیر بسیار است اما در ایامی
که ستاره ذو ذنب طلوع شده این بیت خوب گفته است

ستاره نیست بدین طول سر بر آورده فلک بشاطری شاه سر بر آورده

و نیز در باب ماه عید گفته است بیت

بلال عید بر اوج فلک هویدا شد کلید میکه گم گشته بود پیدا شد

القصه تمامی امور سلطنت و مهام مملکت بقبضه اقتدار و کف اختیار نور جهان بیگم
در آمد و رفته رفته کار بجای رسید که از باد شاه جز نامی نماند ان حضرت میفرمودند
که من سلطنت را به نور جهان بیگم ارزانی داشتم غیر از یک سیر شراب و نیم سیر گوشت
مرا هیچ نمی باید ان که با خود جبر و کمی نشست و تمامی امرا حاضر گشته کور نشات

و تسلیات بجای آوردند و گوش بر فرمان داشتند مطابق احکام قدسیه عمل مینمودند
 و فرامین بنام امرائے متعینہ مالک محروسه صادر می شد و طعنائے فرامین چنین می
 نوشتند حکم علیہ عالیہ مہد علیا نور جهان بیگم بادشاہ بسج مہرین بود بدیت
 نور جهان گشت بحکم اسد ہمد و ہمز از جہانگیر شاہ
 اگرچہ خطبہ بنام بیگم نبود اما سکہ باین نقش منقش گردید بدیت
 حکم شاہ جہانگیر یافت صد زیور بنام نور جهان بادشاہ بیگم زر
 اعتماد الدولہ پدر و الا قدر بیگم منصب و کالت کل مقرر گشت و ابوالحسن برادر کلان بیگم
 بخطاب اعتقاد خانی و خدمت میر سامانی سرانہ از ی یافت بعد چند گاہ بخطاب
 اصفت خانی ممتاز گردید و جمیع خویشان و منتہبان بمناسبت بلند و مراتب از جہد
 اختصاص یافتند بلکہ غلامان و خواجہ سرا یان بخطاب خانی و ترخان سرفراز گشت
 بین الاقران و الامثال سر بلند شدند بدیت
 بخت دوید و در دولت کشاد بیشتر از خواہش او بدیہ داد

در بیان باز آمدن خان عالم از اپچی گری ایران

در سال دہم جلوس والا از ایران معاودت نموده بشرط بساط بوس مقدس معزز گردید
 و زنبیل بیگ اپچی بامراسلہ شاہ والا جاہ بر فاقیت خان عالم بلامست رسیدہ سرفراز
 گشت از التفاتے کہ شاہ با خان عالم مبذول داشتند اگر بشرح دراید بمسول براغواق
 می شود و در محاورات اکثرے خان عالم خطاب می فرمودند و زمانے از خدمت جدا
 نمی کردند اگر روزے پاسی بضرورت در کلیہ خویش ماندی شاہ بے تکلفانہ بمنترش
 تشریف می بردند و حق آنست کہ خان عالم این خدمت را بشایستگی بتقدیم رسانیدہ
 کہ تا این زمان مقدمات عقل و دانش کہ در جواب و سوال شاہ و دیگران بظہور آمدہ
 و زہ پاشی و زر ریزی کہ دران دیار نمودہ و دیگر مراتب ذکر مجلس ہاست چون از خدمت
 شاہ رخصت شدہ بیرون شہر منزل نمودہ شاہ والا جاہ بے تکلف خود بشایعہ
 تشریف آوردہ عذر ما خواست چون این ہمہ مراتب بعرض مقدس رسید خان عالم
 مشمول عواطف فراوان و مورد عاطفت بے پایان گردید و با صافہ منصب

درعایت بادشاهی ممتاز و سر بلند گشت بے شایه تکلف ایلمچی گری که او کرده دیگرے نکرده
باشد و ایمان اهل هند را نیک نام کرده آمد +

نہضت ملک والائے مقدس بسیرت شکار گجرات یعنی احمد آباد

دو سال دوازدهم جلوس والا ان حضرت بسیرت شکار گجرات نہضت فرموده بعد قطع مسافت
لما احمد آباد متروا اقبال فرمودند اگر چه آب و هوا سائے ان ملک بر مزاج مقدس ناخوش
افتاد و از سیر آن ولایت خاطر مقدس مکرر گشت اما تفرج دریائے شور که سی کرو ملذذ و آسوده
واقع است باعث انبساط خاطر اثر گشته تدارک ناخوشی خاطر قدسی گردید در
وقت رسیدن بگجرات خیر النساء بیگم بنت خاننات التماس کرد که باغ خاننات متصل
گجرات واقع است ارزودارم که دران باغ صنیعت حضرت نموده سرفرازی حاصل کنم
لمتس او با جابت مقرون گشت چون موسم خزان بود و تمام برگ درختان رحیمت و اشجار
باغ از سرتاپا برهنه بود و نظم

هر طغمر باغ ز سرتاپا تنه ماند زبے برگی خود بر مهنه
رختے کرد و درختان ز سر گشت زمین پرز در مہائے ز

ان عفت سرشت برائے آراستن باغ و پیراستن گلشن و ترتیب درختان و زینت
خیابان و اجرائے اب تاکید کرد که دیگران نادره کار و صانعان بدایع نگار فرہ صفت
گری را کار نموده ہر نوع درختے کہ دران باغ بود برگ و گل آن را از کاغذ رنگ
و میوہ ان از موم بہان شکل و اندام و رنگ و طرز آماستند و اقسام میوہ از نارنج
و لیمون و سیب و انار و شفتالو و غیر ذلک بر اشجار درست ساختند و ہمچنان
انواع شقایق و ریاحین و گوناگون گلہائے رنگین و بو تہ با برگ و شاخ کاغذین
ترتیب دادند چنانچہ از گونه گونه میوہ و اشجار و رنگ رنگ گلہا و نہال درصین
موسم خزان جلوہ بہار بر روی کار آمد و آن گلشن در وقت برگ ریزی مانند ایام
نوروزی بشگفتگی و تازہ روی نمود و ارگشت بدیت

درختان شگفتند بر طرف باغ بر افروختہ ہر گلے چون چراغ
آن حضرت دران باغ مطرا و حدیقہ فرح افزا کہ در شگفتہ روی مہ مسادات باغ بہارین

میز و تشریعت برده موسم خزان فراموش کرده بے اختیار برائے چیدن گل میوه دست
مبارک دراز کردند و ثانی الحال بر حقیقت کار واقع شده بسیار مخطوط شدند و بر
صنایع بدایع کاری گران و تجویز و تمیزان عفت نشان آفرین فرموده با صافه جاگیر و انعام سرفرا
فرمودند و از آنجا معاودت بار الحکامه نمودند *

ولادت با سعادت سلطان محمد اورنگ زیب پسر بادشاهنراوه

سلطان حسام

پیش ازین در حرم سکه مقدسی بادشاهنراوه سلطان خرم از عفت قباب ممتاز بانو بیگم
بنت آصف خان نوزدهم صفر سال دهم جلوس والا سلطان دارا شکوه و چهارم
جمادی الاول سال یازدهم سلطان محمد شجاع بعالم وجود آمده بودند درینو لامهنگام محبت
از گجرات در مقام حوالی موضع و هو دشب یکشنبه دوازدهم ابان ماه آبی مطابق
یازدهم شهریور قنده سال سیزدهم جلوس مینست مانوس موافق سنه هجری محمد اورنگ زیب
سعادت ولادت یافت از طلوع آن اختر برج خلافت هزاران انبساط نصیب روزگار
جد بزرگوار گردید و از ظهور آن گوهر درج سلطنت فرادان نشاط قرین حال پدر والا
قدر گشت در بارگاه مقدس بزم عیش و عشرت آراسته و مجلس فرح و مسرت پیلاسته
شد کوس شادی بلند ادازه گشت و طنطنه مبارکبادی و مبارکی از هر طرف در رسید
بشاط نشاط از کران تا کران کشیده آمد و نوازے ارغنون تهنیت از زبان صفار و کبار
برآمد نهال امال خیر خواهان سر بلندی گرفت حدائق امید خلائق نصارت پذیرفت
همایون دانست که از بین وجود مبارک بخش تا هید بزم سرور آراسته ساز بهجت نواخت
فرخنده طالعی که از برکات ذات ملایک صفاتش خورشید در ذروه شرف رایت
افتخار بلند ساخت **قطعه**

نمود رخ ز مطلع امید اختری	کز مهد و توشش گل خورشید رفته اند
بکشاده اند اهل ادب لب تهنیت	اوازه ولادت او در شنفته اند
گلبانگ تهنیت شده از هر طرف بلند	دلها ز عیش چون گل خندان شکفته اند

اختر شناسان فنکرت بلند و اصطلاح دانان رصد بند که در استخراج تقویم و تخریج احکام
 مهارتی عظیم داشتند بفکر فلک پیاو خرد کو اکسینج سیر افلاک نموده در تشخیص زمان سعادت
 و تحقیق وقت ولادت با معان نظر و لمعان فنکرا یچ طالع مولود کرده از لایع و غروب کواکب
 ر شرف و هیوط انجم و انصالات اختران بایک دیگر و نظرات ستارگان با موه و تفاهیل
 و حقایق احکام و شرح حقایق امور از طول بقا و علو ارتقا بر مدارج سلطنت و معارج
 خلافت گذارش نمودند بدیت

طالع عالم شدند هیمون به نیکو اختری منظم شد سلک ملک دین بوالا گوهری
 بمقتضای نخبه اختری انوار بخت مندی و طالع بلندی امتنا صیه حال پیدا و از فرخ
 فاله تاریخ ولادت با سعادت از لفظ آفتاب عالم تاب هویدا کنون که منته تخریری در
 آید آن غور شنید اوج اقبال و درخشند ه کو کب برج جاہ و جلال زیب و رنگ خلافت
 هند و سلطان است الهی فراوان سال زینت بخش سریر جهان بانی و رونق افزای
 تخت گیتی رستانی باد بلیت

یکه غنچه از باغ دولت دهید کز انزال گلچشم گیتی ندید

در بیان مقرر کردن مناره و چاه و درختان شاہراہ و

عمارات جهان گیر آباد و لاہور

در سال چهارم ہجری مبلوس و الا از کبیر آباد تالاہور در شاہراہ مسافت ہر کردہ
 منارہ بلند کہ رنگذران ایل دیسل راہ بودہ باشد و در دو کہ وہ چاہ بختہ کہ سفر گزینیان
 از آب آن فیضیاب شوند و دورویہ رستہ درختان کہ راہ گرایان در ظلال این اسایش
 و از انٹاران حلاوت یابند مقرر گشت اگرچہ رستہ درختان در شاہراہ اختراع شیرخان
 افغان است اما در عہد دولت حضرت خاتمان زمان رو اسجہ تازہ یافت حسب حکم
 والا فرمان پذیرن منارہ و چاہ احداث کردند و اشجار میوہ دار نشانیان حضرت
 در ایام شانہ زادگی ہدیہ پنجاہ شینچہ ہر نام دیسی متصل ساموہلی بنام نامی کہ بمناسب اسم
 شیخ سلیم در دیش کہ از دعائے ان سلتجائب الہی خواست انحضرت سعادت ولادت

یافته سلطان شیخ مشهور بودند آباد کرده و مختصری از عمارات اساس نهادند و حوالی آن را
شکارگاه مقرر کرده بودند و درینولان را پرگنه علیحد کرده بجاگیر آباد و موسوم فرمودند و
از پرگنهات جوار دہات در آن پرگنه داخل نموده بجاگیر سکندر لے قراول مرحمت گشتند
و بموجب حکم والا عمارت دولتیانه و تالاب کلان و منارہ بلند اساس نهادند و بعد از سکندر
بجاگیر اما دکنان مقرر شد و سر برای عمارت بعمده او قرار یافت و ہمہ جہت یک لک
و پنجاہ ہزار روپیہ خرچ گردید و ہمدین سال دولتیانه سرکار والا در دار السلطنت لاہور مشتمل
بر اقسام نشین دل کشا و انواع اماکن خرچ افزا بمارات متین تعمیر یافت و ہشت لک روپیہ
خرچ گردید و سرباعی

زہی صفائے عمارت کہ در تماشایش
بدیدہ باز نگرد و نگاہ از دیوار
ہوائے او متنوعہ چو فکر ت نقاش
زمین او متلون چو صفحہ گلزار

در بیان تعریف مذمت تنباکو و منع کشتن آن بموجب حکم والا

اگرچہ آغاز بر آمدن تنباکو از جزایر فرنگ است کہ آنرا حکما و اطباء در برنخے ادویہ بکار
می بردند و بواسلے دفع بعضے امراض کشیدن و دودان تجویز میکردند و بعضے مردم
صحیح المزاج ہم دوست میداشتند لیکن چندان رواج نداشت و از فرنگ کمتری
آوردند آخر الامر در ممالک ہندوستان کشا و رزان عالم عالم کاشتہ تمتع یافتند و
حاصلات آن را بر اجناس دیگر تفوق می جستند خصوص در عہد سلطنت ان حضرت
کشت ان رواج بسیار یافت و بکشیدن دودان ہمہ کس آرزو مند گشت امر او زرا
و شرقا و بنجا و صلحا مذہب و فضلا و شعرا و بلغا و فصحا و حکما و بنجا و فقرا و غبار غبت آن نمودند
و خورد و بزرگ و وضع و شریف مایل آن گشتہ بر جمیع کیفیات و تمامی ماکولات و
مشروبات مقدم داشتند گزین ما حاضر مہمانان و بہترین تحفہ اخلاص مندان گشت
و تاثیرات عمل آن بمرتبہ رسیدہ کہ طالبین ترک اکل و شرب لا بد تواند کرد اما از وحتر
نتواند نمود ہمہ کس از لعاب دہن غیرے کرامت دارد لیکن از کشیدن تنباکو
احدی تمیز گفت کس و نا کس در میان نمی آرد ہر چند تخمیش بیشتر بر دہا شیرین تر و خوش
گزان تر میگرد و دودش در نظر طالبان کحل الجواہر و آتش آن با اعتقاد از مندان

آتش غریزی میناید بدلیت

بسیار کسے کہ خراہش از دل و جان کیاب - کسے بود کہ اورا کم خواست
 بے شایہ تکلف مصاحبی است در سفر و حضر ہمدم و ہمراز در خلا و ملا ہم نفس و دمساز
 انجمن آراے خلوت گز مینان صومعه و ارمسرت پیراے محفل نشینان بخت بیدار
 معشوقیت دل فریب از سلسلہ دو دہان حلقہ زلف مشکین سویان کند عشق برگردن
 جان جہانیاں انداختہ و از آتش محبت شمع تنہا در بہان خانہ دل عالمیان رکشن ساختہ
 ماضی است بوالہوس با پری رویان بوسہ بازی نمودہ و از لب ہائے دلبران
 باہبین چاکشی گرفته عیندلیسی است ہزار داستان در نغمہ سراے دل فریب
 مشتاقان و از نو اسبجی مایل ساز طالبان فرمان روا بیت تاج گزین کشور کشای است
 تخت نشین از فی علم عالم گیری بر عرصہ دلہا افراختہ و از ادا زہ غفل کوس جہانباہی و
 جہانستانی بر تسلیم جاہنا فاختہ طالبان ان را ہر نفسے کہ فرو میرود مد حیات است
 و چون بر می آید مفرح ذات پس در ہر نفسے و نعمت موجود است بدلیت

آن حریفانے کہ تنبا کو کشند اولش اللہ و آخر ہنو کشند
 استغفر اللہ چہ می گویم و چہ می نویسم بشنو تنبا کو کیفی است بدتر از کیفیات و شغلی است
 موجب تعین اوقات قفل است بر دہان از یاد سبجانی بندیت بر زبان از ذکر
 یزدانی پسندیدہ طبع بوالہوسان بادہ خوار مقبول مزاج مصطبہ نشینان می گسار در د
 اہل ولان فرخندہ منش مذموم خرد مندان والا دانش فعلی است عبث یعنی از سوختن
 و آتش خوردن و دودا شامیدن عملی است بیجا یعنی دود را غذا کردن و معنی باد در دہان
 کو قتن معہذا چندین مضرت بدنی از و پیدا و ضرر ابدانی از و ہویا میگرد و یعنی روے
 نورانی را خیرہ و چہرہ ارغوانی را تیرہ می سازد و مارغ را مختل و مہنی را زایل می کنند
 انار طعم و سرفتر از و پیدای شود و زحمات و ذوق و ضیق النفس رومی نماید و دہن گندہ
 و بد بومی مگرد و و مرآت ضمیر پر زنگ و صفحہ دل سیاہ می گرد و بدلیت

تنبا کو نوش را سینه سیاہ است اگر باور ندانی نے گواہ است

باجملہ چون رواج ان بسیار گردید و امیر و فقیر و کبیر و بایل آن شدند حضرت
 خاقان و مان بامستمنار این فعل عبث یعنی کشیدن دود تنبا کو حکم نمہ مودند

و بناظران ممالک و حاکمان مملکت مناشیر مطاعه در ماده اندفاع این بدعت و
انعدام بیع و شرایع آن بصدر و پیوست و بنا بر مزید احتیاط و پاس حکم والا و
عبرت طالبان اکثری را که با وجود صدور حکم جرات بکشیدن آن نمودند در شهر لاهور
تشریف فرمودند یک بعضی زالب بریدند اما از بسکه عالمی طالب این دودسیه گردید
با وجود استناعت و تادیب عبرت پذیر نشدند و اجتناب نورزیدند و روز بروز این
بدعت افراط پذیرفت قطع

باسیه دل چه سود گفستن و عظ
آهنی را که مور چانه بخورد
نرود بیخ آهنی در سنگ
نتوان بر دواز و بصیقل زنگ

در بیان بعضی سوانح بدائع

در نیولا بعضی والار سید که در اکبر آباد عورتی سه دختر بیک بار توانان زائیده
بود اکنون با یک پسرد و دختر برآورده و همه حیات هستند و نیز معروض مقدس
گشت که عورت زرگری اول مرتبه حامله گردیده بعد دوازده ماه زائید و از حمل دویم
پس از هیزده ماه و سویم بعد دو سال فرزند آورد و در مدت حمل کار و بار خانه را چنانچه
رسم مردم نامراد است می کرد و هیچوجه برودشوار و شکل نبود و نوبت دختر باغبانی
بنظر اقدس در آمد باریش و بروت انبوه ظاهرش بمردان مشتبیه و ریش اواز و جیب پاده
و در میان سینه هم موئی انبوه اما پستان نداشت بعورت حکم شد که او را در گوشه
برده کشف ستر نموده حقیقت را مفصل معروض تایی دارند مبادا خفته بوده باشد
ظاهر شد که محض عورت است نوبت در ویشی شیر لال خان نام قوی میکل تربیت
کرده از نظر گذرانید فرمودند که باگا و جنگ انداز و خلق کثیر برائے تماشا کئے هجوم
آورده بود جمعی از جوگیان نیز محو تماشا کئے بودند شیه و دید با یک جوگی که برهنه بود
بطریق ملایست نه بطرز غضب چنانچه باده خود جفت می شود بجرکت در آمد و بعد
از انزال گذاشت و باعث تعجب گردید و حکم شد که آن شیر را قلاوه و زنجیر
و اگر ده زیر چهره که پله نمایند همچنین قریب پانزده شیر دیگر نزد ماده زیر چهره که گذاشتند
و شیران بیچکس از آن نیز ساینده اند و از آن شیر را بچه با بود و آمد و نیز چندی یوز در

در باغ جبر که گذاشتند که از آنها نیز توالد و تناسل گردد و بعد عرض رسید که حکیم علی
در خانه خود بعضی احوال نموده و در کج حوض در زیر آب خانه پر واخته در قنایت
روشنائی دوران خانه بقیه رخت و چند کتابها نهاده و طلسم بکار برده که هوا آب را
مینگذارد که در آن خانه دخل کنند هر کس که میخواهد که بتماشای آنها برود و برهنه شده ننگ
بسته در آب فرومی رود و دوران خانه رفته ننگ گذاشته رخت خشک که در آنجا
گذاشته اند می پوشد و در آن خانه جائی ده دوازده کس است که با هم نشسته
صحبت دارند حضرت خاقان زمان بتماشای آن تشریف بردند بر و نشسته که
گزارش یافت در آن خانه رفتند و مخطوطات شدند و حکیم علی بمنصب دوهزاری
سرفرازی یافت نوبته در دیهی از دیهات جالندهر تعلقه پنجاب برق بر زمین افتاد
و دوازده درعه در طول و عرض نوحه سوخته شد که نشانی از رستنی و سبزه نماند
محمد سعید حکیم جالندهر بر سران قطعه زمین رفته کند انبید هر چند می کند پند اثر
حرارت بیشتر ظاهری شد بعد کندیدن پنج و شش درعه زمین پارچه آهن تفتیده برآمد
و بجای گرم بود که گویا همین زمان از کوره آتش برآمده چون بهوار رسید سرد گردید
آن را بجنس کجنور مقدس ارسال داشت و از نظر اشرف گذشت بموجب حکم دلا
حواله استاد و او آهنگر گردید او سه حصه آهن برق یک حصه آهن دیگر آمیخته
دو غمشیر و یک خنجر و یک کارد درست ساخته بنظر انور گذرانید و پسند خاطر فیاض
زمان افتاد نوبته آن حضرت در خطه دل کشای متبرای دیدن در ویش
خدا اندیش که بعضی مردم او را از باریافتگان درگاه الوهیت دانسته اکثر خوارق
بیان میکردند و بعضی بجز و جادو نسبت میدادند متوجه شدند چون وقت نماز
شام بود بعد از آنکه در ویش از نماز فارغ شدند پنج در ویش دیگر آمده برابر
آن در ویش که مرشد آنها بود ایستاده دست بنا جات برداشته بمبدای
فیاض توجه نمودند که بیک بار از هوا بر سرش زرباشی گردید قریب هفتصد شرفی
طلا مرتبه بمرتبه بارید در ویش نصف اشرفی بخاقان زمان داده گفت که در خزانه
خود نگا دارند گاهی کمی نخواهد شد و نصف بدرویشان حواشی خود قسمت کرد
آن حضرت متعجب شده رخصت گشتند در راه بخاطر اشرف گذشت حیث

صد حیف که بدرویش دست بوس نہ کر دم ہمدین اثنائے خادم آن درویش کامل
آمدہ گفت کہ دست بوس شما بدرویش رسید ازین معنی زیادہ تر تعجب افتادہ فرمودند
کہ ایاز کشف و کرامات دانستہ شود یا سحر و جادو تصور نمودہ آید یا از تسخیر اجنبہ باید
دانست آخر الامر تحقیق پیوست کہ این ہمہ از نتائج و فور عبادات و حصول کمالات
است رباعی

کاشے از خاک گیر دزر شود ناقصے را سیم خاکستر شود
سنگ گر خار او گر مر مر شود چون بصاحب دل رسد گوہر شود

رسیدن جماعۃ بازی گران نرگالہ بحضور مقدس تماشاے انواع حیرت انکرا

اول تخم اتمام درخت بر زمین رنجتہ چند بار گردان گردیدند و افسون با خواندن یکبار
از چند جا شروع بر رسیدن درختان گردید در طرفتہ العین درخت قوت و سیب
و نار حبیل و انبہ و امرود و انناس و انجیر و خرما و مینک کہ یکپس آن را پر بار ندیدہ
و موج دریا مینک را بکنار می اندازد و نمودار شدہ آمستہ آمستہ از زمین بر آمدہ
ہر درخت بقدر انداز خود بلند شدہ و شاخ و برگ بر آوردہ مشکوفہ بہار نمودار
کرد و باز بگران التماس نمودند کہ اگر حکم شود میوہ این درختان بخور اینم حکم شد ہچنین
بکنید فی الحال برگرد درختان گردیدند و افسون خواندند بلا تعلل انبہ و مینک و
قوت و انناس و انجیر و غیر ذلک چیدہ در حضور اشرف آوردند و حاضران انجمن
والا بموجب حکم خوردند و لذت بسیار یافتند بعد ان مرغی چند در میان آن
درختان ظاہر کردند کہ ہرگز باین خوش رنگی و مقبولے و نغز آوازے مرغ ندیدہ
ولین ہمہ مرغان در میان آن درختان نوا سنج و نغمہ طراز بودند بعد از ساعتی
آن درختان بمثال وقت خزان برگہاے سرخ و زرد نمودار کردند و در اندک فرصتی
زیر زمین فرو رفتند و از نظر نظار گیان پنهان شدند
دیگر دران شب کہ چہاں سیاہ و تاریک بود یکے از بازی گران بر مہنہ شدہ

و غیر از پرده ستر عورت چیزی با خود نداشت چرخ چند روز بعد ان چادرے
گرفت و آمینه جلی از میان چادر بر آورد که از شعاع ان شب تیره در رنگ روز
روشن گشت و ان فتد نورانی شد که از ده روز راه هر کس آمد ظاهر کرد که در فلان
شب طرفه نموداری مگر دید و از آسمان آچنان روشنائی ظاهر گشت که هرگز بدان
روشنائی روز ندیده ایم *

دیگر هفت نفری ایستادند و بنطق زبان را مطلق نمی گشت وند و از ایشان
زمزمه خوانی و خوشگویی بظهوری آمد که گویا هفت نفر یک، آواز یا صوت
میخوانند *

دیگر قریب بصد تیر سر سیدادند و معلق بهوانگاه مبد استند و میگفتند که
هرگاه امر شود یکی از آن تیرها را آتش و بیم حسب الامر شمع در دست گرفته تیر هوا
را که دو تیر پرتاب راه از ایشان دور بود آتش میزدند و نوعی باد و گری میکردند که اگر ده تیر
ساحم میشد یکبارگی آتش میدادند *

دیگر پنجاه تیر پیکان دار و کمانی حاضر ساختند یکی از ایشان کمان ب دست گرفت
و تیر انداخت در هوا بلند رفته بهما نجا ایستاد تیر دیگر سردادند با تیر اول بند شد همچنین
چهل و نه تیر با هم بند کردند تیر آخرین که گذاشتند همه تیرها را از هم جدا ساخت *

دیگر بست من گوشت و برنج و مصالحه در دیگر انداخته آب سرد در ان کز
و اصلا آتش در زیر آن نمودند دیگر خود بخود در جوش آمد و بعد از ساعته سردیگ
را و اگر دند قریب بصد لنگرے طعام بر آوردند و بخورش مردم دادند *

دیگر فواره در زمین خشک نصب کردند و سه بار به دور آن گشتند آن فواره
بیک بار بجوش آمده قریب ده ورعه بلند شد و هر چند که آب از فواره میجوش
و گل افشان می شد و از آب فواره که بر زمین میرسید زمین نم نمی گرفت و قریب یک
ساعت فواره در جوش بود چون فواره را برداشتند از ان زمین اثر آب پیدا نمود
و باز فواره را بر زمین نصب کردند درین مرتبه از یک، سر فواره آب پیدا میشد و از یک
سر آتش گل افشان می بود قریب دو گهری این تماشا کردند *

دیگر یک نفر از ایشان ایستاده شد و ثمر دیگر بالا سکه گفتند او ایستاده و پیش

شصت تقریباً لائے یک دیگر ہم ایستادہ کردند و یک نفر باز یگر آمدہ نفر اولین رامعہ دیگران بروا شتہ بردوش خود مگر فتر روان شدہ

دیگر یک نفر ایستادہ کردند دیگرے دست در عقب او کردہ ایستاد تا چہل نفر بر پشت یکدیگر پیچیدہ ایستادند و نفر اولین قوت کردہ این چہل نفر را برداشتہ و زمینان کردید این قدر قوت از حد قیاس بشری افزونست +

دیگر آدمی را آوردند و یک یک اعضائے آن را جدا کردہ بر زمین انداختند و پچنان اعضائے او افتادہ بود باز پردہ برداشتہ یکے از باز یگران اندرون پردہ رفتہ بعد از ساعتی بیرون آمد چون پردہ را برداشتند آن شخص سلامت بر خاست کہ گویا ہرگز زخم بر بدن او نبود +

دیگر کلاہہ ریہان آوردہ سر ریہان گرفتہ کلاہہ را در ہوا سروا زدند تا ران بنوعے بلند شد کہ سر دیگر بنظر نمی آمد یک نفر از انہا براق بستہ حاضر آمد و گفت کہ دشمنان من وہا آمدہ ایستادہ اند بجنگ می روم این بگفت و براہ تار ریہان بجاہ آسمان عروج کرد چندانکہ از نظر تماشا ییان غایب گشت بعد از ساعتی از تار ریہان خون تقاطر کرد و بعد آن بدفعات اعضائے تمام بدن جدا جدا گردیدہ سر و یراق بر زمین افتاد و در آن حال زلفش از پردہ بیرون آمدہ اعضائے شوہر خود را جدا جدا دیدہ نوحہ زنان بگاہ یہ کمان اجازت سوختن خود گرفتہ در ہمان ہنگامہ آتش افروختہ با اعضائے شوہر خاکستر گردیدہ ساعتی نگذشتہ بود کہ آن شخص بہمان طرز بایراق از بالائے آسمان براہ تار ریہان فرود آمدہ تسلیمات بجا آورد و گفت : قتال حضرت بہر دشمنان ظفر یافتہ آمدہ ام و اعضائے کہ فرو ریختہ از دشمن من بود چون ہر خیفہ است و دشمن زوجہ خود اطلاع یافت فریاد و ناله بسیار و ہناد و گفت اگر زن مرا پیاکتی بہتر والا خود را در آتش انداختہ خاکستر می سازم چنانچہ برائے سوختن بستہ گردید و برین اثنا زن او آمدہ حاضر گردید و گفت کہ لے شوہر خود را کش کہ من زندہ ام این معنی موجب تعجب نظر نگاہان گشت +

دیگر کسیہ آوردہ افشا ندند بیچ چیز در دہن و بعد ان دست زدند کہ وہ دو خروس ہا و دو خوشترنگ و کلاہی و ہر دو خروس را بجنگ در آوردند ہر گاہ

این خروس با بال بهم میزدند آتش از بال ایشان گل افشان می شد و یک ساعت بخوبی با هم بجنگ بودند چون پرده بر روی خروس کشیده برداشتند کبک رنگین نمودار شده بنیاد خوشخوانی کردند که گویا نزدیک آنها ادم نیستند بهمان قهقهه که در دامن کوه میزنند نوا سنج بودند باز نقاب بر روی کبک بر آوردند چون برداشتند بجای کبک دوار سیاه پشت قرمزی کهنه سر نمودار گر دید چنانچه دهن باز کرده سر از زمین برداشته به دیگر پیشخ خورند و جنگ کردند و مست شده افتادند و بعد آن در زمین غایب شدند *

دیگر بر زمین کولابی ساختند و گفتند که سقایان از آب پر سازند چون گشت پرده بر روی آن کشیده برداشتند آب بر تبه بخ بسته بود که فیلان بر آن گذشته هرگز شکسته نشد گویا آن بخ سنگ بود *

دیگر دو خیمه روی روی هم بقاصد یک تیر انداز ایستاده کردند و اول دامن خیمه بالا زدند و گفتند به بنیاد که در خیمه چیز هست یا خالیست یکی از بازیگران در آن خیمه رفت و دیگری داخل خیمه دیگر شد و گفت که از جانور چرند و پرند بهر کرانام برند ازین خیمه بیرون آورده جنگ کنانیم حکم شد که شتر مرغ را بر آورند و فوراً ازین خیمه دو شتر مرغ بیرون آمدند و با یکدیگر جنگ کردند چنانچه سر به دیگر را خونین نمودند و با هم بسیار ازار دادند فاما هیچکدام از هم پاسی کم نیاورد و آنها را از هم جدا کرده درون خیمه بردند بعد آن بفرمایش شاهزاده سلطان خورم از هر دو خیمه دو نیله گاو و سرب و کلان و مست بر آورده جنگ کنانید گاهی این آن را پیش می برد و گاهی آن این را با نیطرف می آورد تا دو گلهی این نیله گاو با هم جنگ نمودند بملا ازین هر دو خیمه هر جانور را که نام می بردند بازیگران در حال ظاهری ساختند *

دیگر طشت بزرگ از آب صاف پر کردند و بر زمین گذاشتند و یک گل سرخ را در دست داشته گفتند که هر رنگ بفرماید در آب فرو برده نمایم این گل را در آب فرو برده آورند گل زرد بود باز در آب انداخته آورند تا رنگی شد بملا گل را صد بار در آب انداخته هر بار رنگ تازه ظاهر گشت همچنین کلاوه یمان

سفید در آب فرو بردند سرخ شد و دیگر بار زود بر آمد همچنان چند مرتبه که این یسار آب
انداخته هر مرتبه رنگ دیگر نمود اگر دید *

دیگر قفس چهار پهلو دارد و نزدیک طرف جفت بلبل خوشش آواز دران قفس
نمودار بود و طرف دیگر قفس نمودند درین مرتبه جفت طوطی ظاهر گشت و طرف سوم
جانوری سرخ سخن گویند در آمد و طرف چهارم جفت کبوتر بر خط و خال و خوش آواز
لمحوظ گشت هر چهار طرف که قفس می نمود جانوران دیگر نمودار میشدند *

و دیگر قالین کلان هشت درعه انداختند خوش طرح و رنگین چون آن قالین از
پشت برداشتند پشت او روشد و روے پشت قاقا طرح و رنگ دیگر اگر صلد
می گردانیدند هر بار پشت روے می نمود و روے پشت و رنگ طرح دیگر
نمودار میگشت *

دیگر آفتاب کلان پراز آب کردند و سر آفتاب زیر نمودند و تمام آب ان را فرو بخشیدند
چون باز درست نگاه داشتند باز سران را زیر کرده آتش ریختند همچنین چند مرتبه آب
و آتشی از ان انداختند *

دیگر جوال کانی آوردند ان جوال دوسر داشت تربوز کلان بر آوردند و
ازین سر تربوز را اندرون انداختند و از ان سر جوال انگور صلبه و کشمش بر آوردند
و از سر دیگر باز انداختند همچنین چند مرتبه انواع میوه ازین سر جوال بر آوردند
و بسر دیگر انداختند *

دیگر از ان جماعه نفری ایستاد و دهن باز میکرد و بیک بار سراری از دهن
او بیرون می برد و نفر دیگر سراری کشید تریب چهار درعه مار از دهن او بر می آورد
بهین آئین تابست مار از دهن او بر آورد و مار را بر زمین رها کرد و آن مار را با یکدیگر جنگ
نمودند و بهم پیچیدند *

دیگر آئینه بر آوردند و یک گل در دست گرفتند و ان گل در آینه هر بار برنگ دیگر
نمودار می شد *

دیگر ده مرتبان خالی بر آوردند و همه کس مشاهد کردند که مرتبان با خالیست بعد
پس گهری مرتبان را برداشتند و یک پر از عسل بود و دیگر از شکری چینی و همچنان هر یکی

پراز شیرینی و غیر ذالک و آن شیرینی‌ها را اهل مجلس خوردند بعد از سائے که مرتبان‌ها
بر آوردند همه خالی بود گویا کسے آنها را پاک شسته *

دیگر کلیات حضرت شیخ سعدی شیرازی آوردند و بکیسه گذاشتند باز آوردند
دیوان خواجہ حافظ برآمد و آن را چون بکیسه کردند دیوان سلیمان برآمد باز چون در کیسه
کردند دیوان انوری برآمد همچنین چند مرتبه کتاب را در کیسه انداختند هر مرتبه دیوان
دیگر برآمد *

دیگر زنجیرے مقدار پنجاه در عه آوردند و بهوا انداختند و این زنجیر در هوا
راست ایستاد که گویا زنجیر بجائے بند است و سگی آوردند این سگ زنجیر گرفته بالائے
رفته ناپدید گردید همچنین پلنگ و شیر و بعضے جانوران دیگر زنجیر را گرفته بالا رفته ناپدید
می شدند بعد آن زنجیر را زیر کرده در کیسه در آوردند از آن درندگان هیچ اثر ظاهر نگشت
که کجا رفتند و چه شدند *

دیگر لنگری آوردند پراز لبیون و گوشت لذیذ بود باز سر پوشش بر سر لنگری گذاشتند
چون واکر دند لنگرے پراز قبولی پر کشش و با دام و قیمه بود باز سر پوشش بر آن نهادند این
مرتبه پراز کله و پاچه بود همچنین چند مرتبه سر پوشش گذاشتند و برداشتند خوردنی
تازه بنظری در آمد *

دیگر طاس کلانی با سر پوشش حاضر کردند و آن را از آب پر نمودند و غیر از آب در
چیزے نبود باز دیگر که سر پوشش از طاس برداشتند هفت هشت ماهی در میان آب
در حرکت بودند باز سر پوشش بر طاس گذاشتند و برداشتند و دوازده مرغ بے در آب
نمایان بود باز سر پوشش بر طاس نهادند برداشتند سه چهار مار کلان بهم چسپیده در میان
آب نمودار بود و همچنین چند مرتبه که سر پوشش برداشتند چیزهای دیگر نمایان بود
آخر مرتبه که سر پوشش برداشتند هیچ چیز در میان آن نبود *

دیگر انگشتری یا قوتے آوردند و در انگشت کوچک خود کردند باز انگشت
کوچک بر آورده بانگشت دیگر کردند لگین اوز مرد بود بانگشت دیگر کردند الماس دید
بانگشت دیگر انداختند لگینه اش فیروزه گشت *

دیگر تیر انداز راه شمشیرهای برهنه دم بالا نموده بر زمین نصب کردند کیے

از ایشان پہلو بر شمشیر باندھاہ غلطک زدہ تا تیر انداز راہ بالا کے شمشیر یافت و باز آمد
اصلاً بدنش از آن رسید *

دیگر بیاض از کاغذ سفید تمام حاضر کردند و بدست آن حضرت دادند پنج چیز
نمایان غیر از کاغذ سفید سادہ بنظر درمی آمد در طرفتہ العین اول ورق سرخ افشان و
لوح پدکار بران ساختہ نمودار گشت ورق دیگر باز کردند رنگ کاغذ آسمانی افشان کرد
و بر ہر دو صفحہ مرد و زن را بہم کشیدہ بودند و بسیار پاکیزہ ورق دیگر کہ باز کردند رنگ
زرد و کمال ہمواری و افشان کردہ و شیر و گاو کشیدہ بنظر درآمد ورق دیگر کہ باز کردند
رنگ سبز و افشان کردہ نمونہ باغ و سر و بسیار و درختان و گل بیشمار شکفتہ و عمارتی
در میان باغ بود ورق دیگر کہ بر آوردند رنگ کاغذ سفید و مجلس رزم کشیدہ بودند کہ
دو بادشاہ با یکدیگر در جنگ و جدل بودند بظاہر و رستہ کہ باز میکردند رنگ کاغذ غیر
مکرر و صورت نمود مجلس تازہ بنظر می درآمد القصہ دور و زو شب ہنگامہ بازی و سحر
سازی آن بازی گران جا و کار و سحر کاران سامری کہ دارا انبساط پیرائے خاطر مقدس
بودند پنجاہ ہزار روپیہ نقد و خلع مرحمت کردند و همچنین بادشاہ زادہ سلطان خرم
و دیگر شاہزادہ و دخترانین انعام دادند کہ قریب دو لک روپیہ بانہا رسید ظاہر این
علم را سیمیا گویند و در میان فرنگ بسیار است چنانچہ حضرت خاقان زمان اینہمہ
مقدمات را مفصل و مشروح در نسخہ جہانگیر نامہ کہ ان حضرت از طبع مقدس بہارات
پسندیدہ و استعارات گزیدہ تصنیف نمودہ اند بقلم خجستہ رقم آوردہ کہ باعث انبساط
خاطر مطالعہ کنندگان آن نسخہ غریبہ می تواند شد *

در بیان تسخیر قلعہ کانگرہ کہ مقدمہ فتح کوستان پنجاب است

در اوایل سال سیزدہم جلوس والاشیخ فرید مرتضیٰ خان میر بخشی بالشرکران برائے
تسخیر قلعہ کانگرہ تعین شدہ بود و راجہ سورج مل ولد راجہ باسورا بعد فوت پدرش
بنصب دوہزاری سرسماز فرمودہ ہمراہ شیخ تعینات نمودہ بودند راجہ سورج مل
در مقام ناسازی و فتنہ پر دازی آمدہ با مردم شیخ طریق مخالفت و منازعت
پہم و شیخ صورت حال و ارادہ بنی اورا بدرگاہ ادالاعرض داشت و راجہ بخدمت

شاهزاده سلطان خورم ملتجی گشته از سوره المزاجی شیخ نسبت بحال خویش معروض داشت
مقارن این حال مرتضی خان بجوار رحمت ایزدی پیوست و راجه سورج مل بجناب
مقدس طلب شده برکاب شاهزاده والا قدر بهم دکن رخصت یافت و بهم کانگره موقوف
شد بعد از آنکه مالک دکن مفتوح گشت و شاهزاده از آن طرف معاودت فرمود راجه
سورج مل بوساطت امرا بخدمت شاهزاده متعهد تسخیر قلعه کانگره گردید شاهزاده بعض
مقدس رسانیده لشکر گران از ملازمان خود با محمد تقی بخشی سرکار خویش و راجه سورج مل
تقین کرد و بعد رسیدن در کوهستان راجه را با محمد تقی نیز صحبت برانگشت چون این
معنی بعرض والا رسید محمد تقی بخشی را طلب حضور فرموده و عوض او راجه بکرماجیت
برهمن را که از عمده های دولت شاه در شجاعت و جوان مردی و جرات و دلاوری بے
نظیر بود با مردم تازه زور تقین فرمودند از طلب داشت محمد تقی و تقین راجه بکرماجیت
راجه مذکور فرصت را غنیمت دانسته صریح بنی و زید بال لشکر شاهزاده جنگ کرده
سید صفی باره را که از عمده های بود با چندی از برادرانش کشت و دست
تقدیمی دراز کرده پر گنات دامنه کوه و محال خالصه شریفه تا پر گنه بناله و کلا نور
غارت کرد بهدین اثنا راجه بکرماجیت در رسید راجه سورج مل تاب جنگ نیارده
متحصن گشت و بانگ زد و خور و قلعه موود مہری مفتوح گردید راجه سورج مل
فرار شده خود را در شغاب جبال و کریوه های دشوار گذار در کشید چون جگت سنگ
برادر خور و راجه سورج مل منصب چهار صدی داشت و تعینات بنگاله بود در مینولا که
راجه سورج مل مصدر چنین شونخی گردید مطابق تجویز راجه بکرماجیت شاهزاده بعض
مقدس رسانیده جگت سنگ را از بنگاله در حضور طلب داشت و بمنصب هزاری
ذات و پانصد سوار و خطاب را بجای سرسرا از فرموده بملک موروثی رخصت نمود
و عنایات والا شامل حال او گردید و بموجب حکم مقدس از دہری که مسکن راجه مذکور است
شہرے موسوم بہ نور پور بنام نور جهان بیگم ابا و گشت و راجه جگت سنگ بهم و تسخیر قلعه کانگره
برفاقت راجه بکرماجیت تقین شد کانگره قلعه ایست قدیم بر سمت شمالی لاہور در ریاست
کوهستان استحکام یافته در دشواری و محکم و متانت معروف و مشہور و بہت وسیع
و مہفت دروازه دارد و دوران آن یک کمره و پانزده طناب است طول پاو کرده

و دو طناب و عرض بست و دو طناب و ارتفاع یکصد و چہار درعہ و دو عرض کلان
 درون اوست تاریخ آغاز اساس ان قلعہ جز خدائے جان آفرین ہیچکس نمیداند و ہیچ
 نسخہ اندراج نیافتہ قطعہ

زان حصائے کہ طغر بارہ او در علوان ستارہ دار و عمار
 صحن او حصن اختران ثابت بوم او بام گنبدے دوار
 اعتقاد مردم آن دیار آنست کہ آن قلعہ بہ سبب صعوبت کوہ گاہے از قوسے بقوسے
 دیگر انتقال نیافتہ و بیگانہ دست تسلط بروز سائیدہ و از ابتداء کے ظہور اسلام
 در ہندوستان ہیچ یکے از فرمان روایان دہلی برودست تصرف دراز نہ کردہ
 سلطان فیروز شاہ با وجود آن ہمہ حشمت و شوکت و استعداد خود بران سرزمین
 رفتہ بہ تخییر آن قلعہ پرداخت و مدتے محاصرہ داشت چون دانست کہ استحکام و
 متانت قلعہ بحدایت کہ تا سامان قلعہ داری و اذوقہ نقلہ نشینان بودہ باشد مفتاح
 آن از محالست کام ناکام مصاح کہ کردہ و بہ آمدن راجہ آنجا در حضور خورشیدی نمودہ
 برگشت و نیز بعضے فرمان روایان دیگر لشکر ہا بہ تخییر آن قلعہ میفرستادند و کارے
 از پیش نمی رفت و در عہد خلافت حضرت بادشاہ غفران پناہ نیز بار ہا افواج یقین گردید
 اما صورت افتتاح و رائینہ تردد و تلاش معاینہ نگشت و دینولا راجہ بکرماجیت محاصرہ
 نمودہ و مورچلہا قمتت کردہ داخل و مخارج اذوقہ مسدود ساختہ بتدابیر صایبہ و
 افکار ثاقبہ کار بر اہل قلعہ تنگ ساخت چون مشیت ایزدی اقتضا آن کرد کہ سلسلہ
 حکومت مہندو از ان حصن حصین و قلعہ خدا منیرین کہ در صورت حصانت و استواری
 مرغ اندیشہ بکنگرہ تخییر آن نرسد و طایر خیال بشرفہ انتزاع آن نمیتوان پرواز کرد
 منقطع گردد و وراثت اسلام بران قلعہ چہ بلکہ تمامی ان دیار کہ سار بلند شود ذخیرہ غلہ
 ازان قلعہ نزدیک با خر رسید و جزوی کہ ماند دران کرم افتاد و از کار رفت قلعہ
 نشینان چہار ماہ علفہائے خشک بے نمک جو شائیدہ خوردند چون بنایت تنگ
 شدند و کار بہلاکت رسید و امید نجات بکہ توقع حیات نماند بناچار راجہ تلوکچند
 امان خواستہ مکالید قلعہ پیش راجہ بکرماجیت فرستاد و بواسطت راجہ جگت سنگہ
 بعد از گرفتار قول و حصول جمعیت خاطر آمدہ ملازمت کرد بتاریخ غرہ محرم سال ۱۰۸۰

جلوس والا مطابق سائنس روز شنبہ آن قلعہ آسمانی ارتقاع مفتوح گشت و بعد
معروض اقدس باعث جمعیت و انبساط خاطر گردید و راجہ بکرماجیت مورد و فد
عنایات قدسی گشت ۶

نہضت میچکب والا بعد سیر کانگرہ بعرضہ دلکشائے کشمیر

حضرت خاقان زمان از دار الخلافہ اکبر آباد نہضت فرمودند چون نواحی دسوہہ
مورد خیام والا گشت استماد الدولہ برحمت حق پیوست و منقل بہتوارہ از اعمال
دسوہہ برب دریائے بیاہ مدفون کردند و عمارت عالی بر سر مزارش اساس نہادند
و محال جاگیر و اسباب امارت و تمامی نقد و جنس ان مغفور بنور جہان بیگم مرحمت
گشت و از انجا متوجہ پیشتر شدند چون راہ کہسار و ریوہ ہائے دشوار گذار بود
ارووی بزرگ در نواحی سیبہ گذاشتند و با جمعی از مخصوصان و اہل خدمت متوجہ
سیر گاہ گشتند و از سیبہ بچار منزل ساحل دریائے بان گنگا مضرب خیام والا گشت
و راجہ چنبہ کہ بست و پنچ کر و بے کانگرہ واقعست و در کوہستان عمدہ ترین
زمیندار است و گاہے بفرمان روئے دہلی روئے نیاز نیارودہ برادر خود را با
پیشکش لایق بدر گاہ معلی فرستاد و از انجا آن حضرت بر سر قلعہ کانگرہ تشریف بردہ
تماشاائے فرمودہ بانگ نماز و شرایط اسلام بتقدیم رسانیدند و حکم شد کہ مسجدے
عالی احداث و تعمیر نمایند بعد سیر گاہ قلعہ در بہون کہ پایان قلعہ واقعست تشریف آوردند
و در زیر چتر کانی کہ بر سر بُت پندی از زمان پاندوان نشان میدہند چترے غوری
از طلا ایستادہ کردند و چند روز در ان سرزمین بسیر و شکار اشتغال داشتند و از انجا
نہضت فرمودہ بتماشائے جوالا کہی تشریف آوردند آن مکان است و از وہ کرھے
کانگرہ زیر کوہی کلان کہ سر بفلک کشیدہ دارد و در ان مکان شبانہ روز از زمین کویراٹا
آتش زبانیہ میزند بعضے مردم اہل تعصب نشان دادند کہ در انجا کان گوگرد است و از
اثر حرارت آن آتش شعلہ می افروزد بموجب حکم اقدس بامتحان اندازہ آتش و تحقیق کان
گوگرد زمین را کشیدند و اب پاشیدند بوسے از گوگرد و آتش سے ان کان ظاہر نشد
و اصلا آتش منطفی نہ گردید ان را از حکمت ہائے ایزدی تصور نمودہ باز آن حجرہ را

بیمارت متین درست کنانیدند و در عواشی ان مکان بموجب حکم والا عمارت درست
 کردند سلطان فیروز شاه نیز در ایام سلطنت خویش چون بتیغ کانگره متوجه شده و در جوالا
 کبھی رفتہ زمین کا ویدہ و آب پاشیدہ بود تحقیق پیوست کہ کان گوگر و نیست از
 عجایب قدرت قادر حقیقی است کہ از آغاز آفرینش خود بخود آتش شعله افروز میگردد
 ان حضرت از تماشائے ان اکنہ وسیر و شکار بغایت مسرور شدہ متوجه کشمیر شدند
 اگرچہ در راہ کشمیر بسبب نشیب و فراز و صعوبت طرق و دشوار گذاری جبال و بلندی
 کریوہ و ڈھرائے مفاک تصدیق بسیار میگردد و عبور پیادہ بدشواری می شود
 چہ جائے سوار و چارپائے باربر دار لیکن بعد نزول بکشمیر لطافت و زراعت آن
 خطہ دل کشائے تملانی و تدارک رنج و محنت این ہمہ مسالک مہالک و محن و
 مشاق آن راہ جانکاہ میگردد و ہر چند کوچہ و بازار شہر خالی از حرکت نیست و مردمش
 بد معاش و بد لباس و بد طبیعت و بد خوہستند تمام صحرا و کوہ از انواع شقایق دریاجین
 منونہ بہشت برین است و از گونه گونه گل و میوہ دم مساوات بہار جنت میزند
 و ہر طرف جوہائے دل جو و ابشار ہائے مسرت افزا و چشمہائے شیرین باعث تماشائے
 نظار گیان است **بلیت**

کشمیر گور شک پری خانہ چین است تحقیق بہشتی است کہ بر زمین است
 القصہ ان حضرت از کانگرہ متوجه شدہ بعد قطع مراحل و خطہ دل کشائے کشمیر نزول
 اقبال فرمودند و تماشائے سیر گاہ ہائے نزہت افزا و سیراکن مسرت پیرا نمودہ
 بغایت محظوظ شدند در زمان بودن در خطہ دل پذیر کشمیر روزے سلطان محمد شجاع
 حلف بادشاہ زادہ محمد خرم در دولتخانہ بازی لطفلانہ میسکرد و اتفاقاً بازی کتان بر در پیچہ
 جانب دریارفتہ بجز رسیدن سرنگون بزیر افتاد قضا را پلاسی تہ کردہ زیر دیوار را
 بہادہ بودند و فراشی متصل آن نشستہ سلطان بپلاس رسید و پامابہ پشت فراش
 خوردہ بر زمین افتاد بانکہ از ہفت درعہ ارتفاع بزیر افتاد اسیب نرسید و حمایت
 اتہی شامل حال گردید پیش از این چارماہ جوتک رائے منجم گفتہ بود کہ سلطان از جائے
 بلند خواہر افتاد و اما اسیبی نخواہد رسید از وقوع این معنی صدقات و خیرات بسیار کردند
 جوتک رائے سورد و آفرین گشت و با صافہ مواجب و عطائے انعام سوار از گروید

القصہ آن حضرت بعد سیر کشمیر بے نظیر معاودت بہندوستان فرمودند چون اثر دم گرنگی و کوتاہی نفس بان حضرت ظاہر گشت و رفتہ رفتہ بامتداد کشید و از اشتداد این مرض ہوائے ہندوستان بر مزاج قدسی سازگار نمی گشت بنا بر آن از سنہ شانزدہم جلوس والا مقرر گشت کہ در ہر سال اوایل بہار نزول مقدس عالی بکشمیر بے نظیر و در ایام زمستان معاودت بہندوستان شود و در ہر منزل مختصر عمارت احداث کہ دند تا در وقت برف و باران و شدت سرما کہ خیمہ خویش نیاید در ان عمارت بسر برند و با سالیس بگذرانند۔

در بیان نبی بادشاہزادہ شاہجہان

ماجرائے احوال بادشاہزادہ برین منط است کہ در سال دوم جلوس والا منصب بہشت ہزاری ذات و چہار ہزار سوار سہرا فراز گشت بعد از انکہ در سال ہشتم صبیہ بو الحسن المخطاطب باصفیان خلعت اغما والد ولہ در عقد نکاح شاہزادہ در آمدہ بمتاز محل مخاطب گشت۔ بمنصب دہ ہزاری ذات و شش ہزار سوار سہرا فرازی یافت پس از چند گاہ پانزدہ ہزاری ذات و بہشت ہزار سوار عطا گردید چون فتح ولایت رانا نمود و سپہ رانا را بد گاہ والا آورد و بہشت ہزاری ذات و دہ ہزار سوار و شاہ خورم خطاب مرحمت گشت پس از انکہ بر ہم دکن تعین شدند خطاب شاہجہان کہ مقارن باسم مبارک خاقان زمان بود و منصب سی ہزاری ذات و بہشت ہزار سوار عنایت کردہ انوار غلطقات فرمودند از انجا کہ صبیہ نور جہان بیگم کہ از صلب علی قلی کشمیر افگن بود در حبالہ مناکہ شاہزادہ سلطان شہریار در آوردہ بودند از نیجہت نور جہان بیگم کہ امور سلطنت بقبضہ اقتدار او بود و جانب داری شاہزادہ شہریار می کرد و بہ بادشاہزادہ شاہجہان سوالمزاج می بود و بعد از انکہ بادشاہزادہ از ہم دکن معاودت نمودہ بماند و رسید پر گنہ و ہول پور بجایگز خود استندمانمودہ مقصدی سرکار خود تعین کرد و اتفاقاً پیش از رسیدن عرضداشت بادشاہزادہ ان پر گنہ را نور جہان بیگم بجایگز شاہزادہ شہریار تنخواہ کردہ بود و شریف الملک گماشتہ شہریار بران تصرف داشت گماشتہ ہائے ہر دو شاہزادہ در ان پر گنہ با یکدیگر در آنختند درین آویزش تیرے بر مدقہ چشم شریف الملک رسید و او از یک چشم سوگشت این معنی باعث زیادتی

اشوبش گروید فتنه و فساد بلند شد بادشاہزادہ عرضداشت متضمن عجز و نیاز ارسال داشت و افضل خان دیوان سرکار خود را بہلازمت اقدس فرستاد کہ ہر وجہ غبار شورش فرو نشاند اما بداندیشان نمی خواستند کہ رفع فساد گردد و مقتدایتیکہ موجب ازدیاد شورش بودہ با شد در میان می آوردند چنانچہ آصف خان را بجانب اری بادشاہزادہ متہم ساختہ خاطر بیگم را از این چنین برادر رنجانیدند و بیگم را برین آوردند کہ مہابت خان را کہ با آصف خان عداوت دارد وہ بادشاہزادہ نیز بے اخلاص است از کابل طلبداشتہ مقصدی شورش و فتنہ باید کرد ہر چند فرامین والا و مناشیر بیگم در باب طلب مہابت خان صادر می گشت عازم حضور نمی شد بالاخر صریح نوشتہ تا آنکہ آصف خان در حضور است رسیدن بندہ مقصود نیست اگر فی الواقع دولت شاہجہان را برہم بایزد و آصف خان را بصوبہ داری بنگالہ بفرستند من بحضور رسیدہ بتقدیم حکم والا پر وازم بموجب نوشتہ مہابت خان آصف خان را بہ بہانہ آوردن خزانہ بطرف اکبر آباد فرستادند و امان اللہ پسر مہابت خان را بمنصب سہ ہزاری ذات و دو ہزار سوار سرانہ از فرمودند و فرمان صادر شد کہ او را نیابتاً در کابل گذاشتہ متوجہ استان بوس گردد بموجب حکم قضا توام مہابت خان از کابل در حضور معلی رسید و حکم شد کہ محال جاگیر شاہجہان را از میان دو اب و غیرہ تغیر کردہ بجاگیر شاہزادہ شہریار تنخواہ دہند شاہزادہ شاہجہان باستماع این خبر از ماند و متوجہ حضور پر نور گشت چون این معنی بعرض والا رسید از لاہور ہنضت باکبر آباد فرمودند و از فتنہ سازی کوتہ اندیشان و اغوائے نور جان بیگم شورش فتنہ و فساد بلند شد و چنان فساد زد اقبال پیوند را کہ غیر از اطاعت و سہمان پذیری امری دیگری نداشت بزور و عنف در کبر سن و ضعف و بیماری بموجب بر سرستیزہ آوردند مثنوی

عزیزان را کند کید زنان خوار ز کید زن بود وانا گرفتار

ز کمزن کسے عاجز مبادا زن کینا د خود ہرگز مبادا

اکثر امرا بہمت ارسال رسل و رسائل بطرف شاہجہان ماخوذ شدند و بعضی منصب و جاگیر معائب گشتند و درین ہم مدار تمد بیر امور و ترتیب افواج بر مہابت خان

مقرر شد بعد نهضت از لاهور افواج قاهره بر سر شاہجہان تعین گردید شاہجہان بعد رسیدن در کسب آباد از استماع نهضت رایات عالیات بطرف کوتلہ میوات شتافت و دایاب پسر خانخانان و راجہ بکرماجیت و دیگر امرائے خود را بر روی افواج بادہی کہ بر تعین شدہ بود مقرر گردانید و خود نیز مستعد شد تا آنکہ عساکر طرفین با ہم رسیدہ رو بہ پیکار آوردند و آتش محاربت شعل گشت بہادران جنگ جو و مبارزان پر خاش خود اومردی و مردانگی دادند و ہر یک کارنامہ رستم و افراسیاب بظہور آوردند درین کارزار لشکر بادشاہزادہ غالب آمد و آثار فتح و ظفر نمودار گشت از آنجا کہ مشیت ایندی بران رفتہ بود کہ بادشاہزادہ چند گاہ در تعب و رنج بودہ باشد و شداید سفر عاید حال گردد و چہ قانونی است مستمر و آئینے است مقرر کہ ہر گاہ اقبال مندی رازمان حصول عطیہ عظمیٰ الہی و وقت احراز دولت نامتناہی نزدیک میرسد در پیشگاہ ان ایام مورد محن و مشاق می گردد تا چون بر مدجہ کمال و ذرہ مقصود متصاعدے شود و خال این نقطہ عین الکمال اوسے گردد و از گزند بدنگہان سپند بودہ باشد بلیت

گر فلک کار ترا بر ہم زند غلین مایش میکند خیاط جامہ قطع بہر دوختن
اتفاقا در عرصہ کارزار بند و تچی زخمی نیم جان افتادہ و بند و ق تیر بند فستیلہ آتش افروز در دست او بود راجہ بکرماجیت کہ جنگ مردانہ کردہ غالب مطلق شدہ بود و دیرانہ بر لشکر بادشاہی می آمد چون نزدیک بان نیم جان بند و تچی در رسید قضا فستیلہ بر بند و ق مذکور رسید و تیران از سینه راجہ در گذشت ہما نجا قالب ہتی کرد از آنجا کہ راجہ مذکور از عمدہ ہائے دولت خواہ بادشاہزادہ بود و خالی از تدبیر و شجاعت بنودہ از گذشته شدن او انتظام را کہ پراگندہ گشت و بادشاہزادہ از دیدن حال لشکر خویش پائے ثبات نتوانست خلم را بالضرور از آنجا کوچ نمودہ بجانب ماندوراہی نگریید و حضرت خاقان زمان از استماع این فسخ متوجہ اجمیر شدند و شاہزادہ سلطان پرویز را کہ درین نزدیکی از قطنہ در حضور مقدس رسیدہ بود با مہابت خان و راجہ نرسنگ دیو بوندلیہ و راجہ گج سنگ را تہور و راجہ جے سنگ کچواہ و دیگر امرا کہ چہل ہزار سوار بودہ با سفد بر سر شاہجہان تعین نمودند و اتالیقے شاہزادہ پرویز

و مدار مہام بہ مہابت خان مقرر گشت چون افواج بادشاہی نزد یک قلعہ ماند و رسید
شاہجہان رستم خان را با افواج خویش مقابل انہا فرستاد و رستم خان طریق بیوفائی
پیمودہ خود را نزد یک مہابت خان رسانید ازین معنی توڑک جمعیت شاہجہان زیادہ تر
برہم شد و در ماند و بدون خود را صلاح ندیدہ از آب نہ بد گذشتہ با سیر رسید و ران
وقت خانخانان بر کاب شاہجہان حاضر بود ظاہر گشت کہ مہابت خان مکاتیب می نویسد
داراودہ رفتن داراودہ را با دارابخان پسرش قید گردانید و در اسیر بعضی حرم
و اسباب زیادتی گذاشتہ بہ برہان پور آمد و خانخانان کہ نظر بند بود بہ بیان صلح داشتی
از شاہجہان رخصت گرفتہ بہ مہابت خان پیوست و نیز اکثر مردم جدائی گزیدند
بحسب ضرورت شاہجہان در عین شدت باران از برہان پور روانہ شدہ براہ گوگندہ
و بندر چہلی پتن بطرف اودیہ و بنگالہ را سہ گروید چند منزل کہ در حدود گوگندہ
میرفت قطب الملک والی آن ولایت از راہ مردمی پیشکش نقد و جنس و غلہ و میوہ
می فرستاد شاہزادہ سلطان پر ویز تقاب نمودہ از چند منزل برگشتہ در برہان پور
رسید چون خبر رفتن شاہجہان بطرف بنگالہ معروض شد سی گشت حکم شد کہ بادشاہزادہ
سلطان پر ویز و مہابت خان با جمعیت بطرف پتنہ بروند و سدر راہ شاہجہان گرو
و خانخانان را با کبر آباد مقرر نمودہ خود بدولت متوجہ کشیر شدند و شاہجہان بعد سیک
در اودیہ وان حدود بانڈک جنگ اول قلعہ بر دوان گرفت و بعد از ان قلعہ اکبرنگر
را محاصرہ نمودہ جنگ بسیار نمود و ابراہیم خان صوبہ دار و عابد خان دیوان و
دیگر بندہ کئے بادشاہی کشتہ شدند شاہجہان آن قلعہ را بتغیر در آوردہ متوجہ دہاکہ
گروید و چہل لک روپیہ نقد سوائے اقمشہ و میل و دیگر اجناس از اموال ابراہیم خان
بضبط در آمد و احمد بیگ خان برادر زادہ ابراہیم خان کہ در دہاکہ بود بیچارہ شد بہاڑت
شاہجہان رسید تا این مدت دارابخان پسر خانخانان در قید بود و در نیولا شاہجہان اورا
سوگند دادہ از قید خلاص کردہ صوبہ داری بنگالہ با و مرحمت نمودہ بہ پتنہ رسید
انینجا عبدالعزیز خان را بالہ آباد و دریا خان افغان را باودہ رخصت کرد و عبدالعزیز خان بڑ
شمیر و قوت مردانگی الہ آباد را متصرف شد چون زمین باران بنگالہ کہ نوارہ ہمراہ شاہجہان
آوردہ بودند بعد رسیدن در پتنہ با نوارہ گروختہ رفتند شاہجہان در جنگل حصارے

از گل ساخته استحکام آن نبود همدین اثنا شاهزاده پرویز و مهابت خان بالشکر بسیار
در رسیدند و بدفیات جنگ روداد را جابهیم پسر رانا کرن که سردار لشکر شاه جهان
بود در معرکه کشته شد ازین جهت هزیمت بر لشکر شاه جهان افتاد و غیر از قورچیان
و عبدالمد خان ایچکس مانند شاه جهان بمقتضای شجاعت ذاتی و دلاوری فطری
دل بر مرگ نهاده اسب برانگیخت و اسب سواری خاصه زخمی شد درین اثنا
عبدالمد خان جلو گرفته شاه جهان را از جنگ گاه برآورده و از آن اسب فرود آورده
بر اسب خود سوار کرده بجانب پتنه بر و چون افواج بادشاهی نزدیک پتنه رسید
شاه جهان از آنجا برآمده و بودن در آن دیار صلاح ندیده در کسب رنگر آمد چون در آن
ایام که سال نوزدهم جلوس والا بوده باشد سلطان مراد بخش قدم در عالم وجود نهاده
بود آن تازه نهال گلشن سلطنت را با والد ماجده ایشان در قلعه ربهتاس گذاشته
متوجه پیشتر شد و دارا بخش پسر خاننمان را که سوگند داده از قید خلاص کرده بصوبه
داری بنگاله مقرر نموده بود هر چند طلب داشت او غدر را در میان آورده بملازمست
نیامد از آنجا که زن و پسر او بطریق یرغمال نگه داشته بودند بعد از آنکه از خلافت حکمی
و عدم اطاعت بظهور پیوست زنش را در قلعه ربهتاس فرستادند و پسر جوان او را
عبدالمد خان بقتل رسانید و بسبب غلبه لشکر بادشاهی بودن در ولایت بنگاله صلاح
وقت ندانسته برآید که آمده بود از بنگاله باز در دکن رسید و در اثنا راه سلطان
مراد بخش و خرم قدسی بملازمست رسید چون رسیدن شاه جهان از بنگاله در دکن معروض
مقدس گشت حکم شد که شاهزاده سلطان پرویز و مهابت خان بالشکر همراهی بدفع
شورش شاه جهان باز بدکن برسند لهذا شاهزاده و مهابت خان از پتنه روانه شده
بطرف دکن رفتند و دارا بخش پسر خاننمان را که از شاه جهان جدا شده بمشکری بادشاهی
ملحق گشته بود بموجب حکم والا بقتل رسانیدند و خاننمان را در حضور معلی قید کردند
شاهزاده پرویز و مهابت خان قطع مراحل نموده در مالوه رسیدند و شاه جهان بسبب
رسیدن افواج بادشاهی بودن در دکن صلاح وقت ندیده در دارالخیرا جمیر رسید
در آنجا توقف ناکرده از راه سیلیر بصوب تتهبه آمده قصد ایران نمود و سلطان دارا شکوه
و سلطان محمد شجاع و سلطان محمد اورنگ زیب پسران خود را بدرگاه معلی فرستاد

چون در تهنه شریف الملک کور نوکر شاهزاده شهریار قیام داشت از خبر آمدن شاه جهان
 جمعیت فراهم آورده توپ و تفنگ بر قلعه نصب کرده متحصن گردید و شاه بر دور قلعه
 منزل نموده چند روز بکنگ پرداخت و چندی از مردان کاری شاه بکار آمدند چون
 کارهای از پیش زلفت بخاطر قدسی شاه والا جا رسید که بتیغ تهنه وقت ضایع کردن
 از صلاح و راست همدین اثنا خبر رسید که شاهزاده سلطان پریز در دکن ودعیت
 حیات سپرد و مهابت خان در حضور رفته و خانبهان لودی در دکن قیام دارد درین
 صورت شاه جهان ولایت دکن را خالی دانسته پیش از آنکه مهابت خان که در بروی
 شاه بجانب تهنه تعین شده بود برسد با وجود بیماری و ضعف که در آن ایام طاری
 احوال شده بود از راه ولایت بهار و گجرات متوجه دکن شد و بعد قطع مراحل و طی
 منازل در ناسک تربنگ از مصافقات احمد نگر بنگاه خویش در آنجا گذاشته رفته
 بود و نزول اقبال فرموده در جنیر اتفاق اقامت افتاد و در آنجا بوده و سکر اخراج
 خانبهان لودی از دکن مصروف گردید.

بیان رسیدن مهابت خان حضور اقدس و مصد گستاخی گردیدن اصف خان بقید کردن

چون ارادت آبی بران شد که چشم زخمی بحضرت خاتان زمان برسد امری که از صلاح
 دور و بعناد نزدیک بوده باشد بمنصه ظهور رسید یعنی مهابت خان که مصد چندین
 خدمات نمایان و تردوات شایان شده بود بموجب التماس نور جهان بیگم و اصف خان
 بموجب مور و عتاب گشت و فدا ساری خان از حضور تعین گردید که مهابت خان را
 از شاهزاده سلطان پریز جدا کرده روانه بطرت بنگاله سازد و حکم شد که خانبهان لودی
 از گجرات آمده بجای مهابت خان اتالیق شاهزاده باشد و اگر مهابت خان بر حق بنگاله
 راضی نشود جریده بدرگاه والا بیاید و نیز حکم شد که زر کلیه مطالبه سرکار معلی که بریه
 مهابت خان طلب است آن را مع بلفی که از محال جاگیر امرا یان بزد و تقدی متصرف
 شده و کلائی آنها استغاثه دارند و هم میلان نامی که از بنگاله و آن حدود

بدست آورده از وباز یافت نمایند اگر حرف حسابی داشته باشند بدرگاه والا زدود
رسیده نشان دیوانیان عظام نماید چون فدائی خان از حضور پر نور رخصت شده در
مالوه رسید حکم والا رسانید مهابت خان از شاهزاده سلطان پرویز رخصت شده مازم
درگاه آسمان جاہ گردید و خانبهان لودی از گجرات رسیدہ بخدمت شاهزادہ سلطان
پرویز قیام نمود مهابت خان بعد قطع منازل بربل دریائے بہت کہ آن حضرت
متوجہ سیر و شکار کابل بودند نزد یک اردو سے معی رسید چون طلب داشت
او بتحریک آصف خان بود و پیش ہنہا و خاطر آصف خان انکہ اورا بہم وجوہ خوار و
بے عزت ساختہ دست تعرض در ناموس و مال و جان او اندازد چنانچہ
مہابت خان دختر خود را بہ بر خور دار ولد خواجہ عمر نقشبندی نامزد کردہ بود آن
جوانک را بموجب التماس آصف خان سر برہنہ کردہ و دست بر گردن بستہ
در حضور والا کورہ کاری کردہ در قید نمودند و حکم شد کہ انچہ مہابت خان با و دادہ
است فدائی خان از وباز یافت نماید قریب یک لک روپیہ از نفت و جنس از و
گرفتند و نیز محمد محسن کوری پر گنہ بتالہ را کہ خسر زادہ مہابت خان بود قید کردہ بضر
و شلق زربا باز یافت کردند مہابت خان از منصوبہ آصف خان واقف شدہ پنہزار
سوار را چوت جہاز ہمراہ داشت کہ اگر کار برخلاف روئے دہد جان نثار گردد
و از طرز آمدنش حرفہائے ناملایم زبان زد مردم شدہ بود چون خبر آمدن او نزد یک
اردو سے معی بعرض والا رسید حکم شد تا مطالبات بادشاہی بدیوانیان اعلیٰ ادا سازد
و مدعیان خود را تسلی نماید و فیلان بنگالہ را از نظر نگذارد راہ کورنش سد و داست آصف خان
با چنین عمدہ قوی باز و رکن السلطنت عداوت کردہ در نہایت غفلت و عدم احتیاط
بودہ بادشاہ را بدین روئے آب گذاشتہ خود با عیال و اطفال و احوال و اثقال و
عدم و حشم خویش از راہ پل گذاشتہ ان روئے آب رفتہ منزل نمود و اکثر امرائے
و کارخانجات بادشاہی نیز از دریا گذشت و قلیلے مردم این روئے آب مانند دین
وقت کہ گر و پیش دولتخانہ والا بیکس بنود مہابت خان قابو یافتہ با چہار ہزار سوار
را چوت از منزل خود سوار شدہ اولاً بر سر پل رسیدہ معتمدان خود را باد و ہزار
سوار گذاشت کہ پل را آتش دادہ نگذارند کہ احدی از امرائے ازان روئے

آب بدین سمت عبور تواند کرد و خود بر دروازه دولتخانه والا رسیده از اسپ پیاده
گشته با دو صد راجپوت بدرون شتافت و تحت دروازه غسل خانه را شکسته
اندرون رفت پرستان جسم سراجیت را بعرض رسانیدند آن حضرت از
اندرون خرگاه برآمد بر پاکی نشیند مهابت خان پیشتر رفته کورنش بجا آورد و بر گرد پاکی
قربان گردید و معروض داشت که یقین کردم که از دست آصف خان خلاصی من ممکن
نیست ویرے کرده خود را در پناه حضرت انداخته ام اگر مستوجب قتل و سیاست
هستم در حضور اقدس سیاست رسانید درینوقت راجپوتان نوکر او فوج فوج مسلح
گشته دور سر پرده پادشاهی فراگرفتند غیر از چند کس از خدمت گاران نزدیک
آن حضرت نبود چون بے ادبی او خاطر اقدس شوریده نمود و مرتبه دست بقبضه
شمشیر کرده خواستند که آن بے باک را بزنند حاضران حضور مقدس التماس کردند
که وقت حوصله از مائی نیست از نیجهت ضبط خود فرمودند و در اندک فرصت
راجپوتان او درون و برون دولتخانه را فراگرفتند مهابت خان بعرض رسانید که وقت
سواری اسپ است حضرت بدولت سوار شوند و این غلام در رکاب باشد
دران وقت اسپ خود پیش آورد و غیرت سلطنت رخصت نداد که بر اسپ
او سوار شوند اسپ سواری خاصه طلبداشته سوار شدند چون دو تیر انداز راه
از دولتخانه والا برآمدند مهابت خان فیل حوضه و از پیشش آورده التماس کرد که وقت
شورش است صلاح آنست که حضرت بر فیل سوار شوند بالضرور بر فیل سواری
فرمودند مهابت خان یکے از راجپوتان معتمد خود را در پیش فیل و دو راجپوت عقب
حوضه نشانند که هر کس از خواصان و خدمتگاران پادشاهی نزدیک می آمد بقتل میرسد
تا آنکه حضرت در خیمه مهابت خان تشریف آوردند خان فرزند آن خود را بر دور آن
حضرت قربان گردانید و شرایط خدمتگاری و فرمان پذیری بتقدیم رسانید و
دست بسته ایستاده غیر از عجز و نیاز بر زبان نمی آورد و التماس می کرد هر چه حکم
شود بجا آر دانا سجا که آن حضرت مست باده عشق و اسیر دام محبت نور جهان بیگم
بودند و ساعتی از و جدا نمی شدند درین حال دم بدم یاد آن کدبانوی کردند و غیر
از طلب بیگم حرف بر زبان نمی آوردند نظم

چه خوش گفت آن بباغ عشق رنجور که بواز مشک و رنگ از گل شود روز
 ولی بیرون بود ز امکان عاشق که گوید ترک جانان جان عاشق
 و زمانیکه آن حضرت بخانه مهابت خان تشریف آوردند نور جهان بیگم فرست یافت
 از آب گذشته بمنزل آصف خان رفته بود مهابت خان ازین سهو و خطا آسفت
 میخورد و بخاطرش رسید که آن حضرت را بدولت خانه والا برده بهر وجه نور جهان بیگم
 را بدست آورده از جانب او نیز خاطر واپس داد و باین قصد آن حضرت را بدولت سرکار
 معلى آورد و در آن روز و شب آن حضرت بمنزل شاهزاده شهریار گذرانید و هر چه
 مهابت خان میگفت می کرد و ند چون نور جهان بیگم انطرف دریا صفوف اراسته
 بتدارک میگوشتید آن حضرت مقرب خان را نزد آصف خان فرستاده منع کرد و ند
 که جنگ در میان انداختن صلاح نیست و بجبهت اعتماد انگشتی مبارک بست
 او فرستادند روز دیگر آصف خان و خواجه ابوالحسن فوجها آراسته قرار جنگ
 دادند چون پل را کسان مهابت خان آتش داده بودند در صد و بدست آوردن پایاب
 شدند ابوطالب پس آصف خان بهر حال از آب گذشت و اکثر همراهانش غرق شدند
 آصف خان در میان آب رسیده بود که ابوطالب و دیگران باندک جنگ و گردان
 شده بازگشتند آصف خان نیز از میان راه برگشت و نور جهان بیگم فیل سواره از
 دریا گذشته مردم تا کمد عبور می کرد و جنگ در میان بود درین وقت تیرے بیگ
 از پرستاران بیگم که در عماری فیل نشسته بود بر بازو رسید بیگم بدست خود از بازو
 او تیر برآمد و خون بسیاری جاری گشت و لها سها خون آلود گردید و نزد یک فیل
 بیگم بسیاری مردم قتل رسیدند و فیل سوار بیگم زخمی چند برداشته برگشت
 و خود را بدریا انداخت و شنا کرده از دریا گذشت تا گریه بیگم بعد گذشتن از دریا
 در دو تنخانه با و شاهی فرود آمد آصف خان که این همه شورش از و بود چون بمیقین
 دانست که نقش نوسه نشسته که از جنگ مهابت خان خلاصی ممکن نیست لهذا
 با ابوطالب پسر خود و دو صد کس دیگر از هما بخار وانه شده قطع منزل نموده در
 قلعه آنکس بنارس که جاگیر او بود رفته شخص گردید چون مهابت خان در دل
 امر غالب آمد خواجه ابوالحسن و دیگر امراسو گند آن غلام و عهد و شداد از

مہابت خان گرفتہ ملاقات کردند بعد سه روز نور جهان بیگم در حضور مقدس رسید حضرت
 از ملاقات آن کہ بانو خوشوقت شدہ از ساحل دریائے بہت کوچ کردہ با مہابت خان
 روانہ کابل شدند چون تسلط و استیلای مہابت خان بچنان بود بعد رسیدن وراتک
 بنارس درون قلعہ رفتہ آصف خان و ابوطالب پسرش و پسر خلیل احمد ولد میر میران
 با دوازده کس دیگر بدست آوردہ در قید نمود و بعضی از مصاحبان آصف خان را
 دستگیر کردہ بقتل رسانید و انحضرت چیزے نمیتوانستند حکم کردہا بجلد بعد قطع دست
 بدار الملک کابل نزول اقبال واقع شد از آنجا کہ مہابت خان را چپوتانش کہ
 دست بختہ سازی دراز کردہ بودند در ہر باب دیرگشتہ طریق بے باکی
 پیہودند روزے جماعت را چپوتان با احدی سرکار بادشاہی گفت دگو کردند
 و کار بجنگ کشید احدیان ہمہ یکجا شدہ جنگ مردانہ نمودند قریب ہشتصد
 را چپوت علف تیغ گردیدند و ازین معنی خفتی در رعونت مہابت خان راہ یافت
 و بعضی رسانید کہ باعث این فساد خواجہ قاسم برادر خواجہ ابوالحسن بدیع الزمان
 غولیش او شدہ چون رعایت خاطر مہابت خان در میان بود انہارا دستگیر ساختہ
 حوالہ کردند مہابت خان آن ہر دو را سر برہنہ کردہ در بازار کابل بخواری و بے
 عزتی گردانیدہ در قید نگاہداشت و از روزے کہ مہابت خان مصدگ گستاخی گردید
 ہمہ کس غالب آمدہ بود و آن حضرت ہر وجہ مراعات خاطرش نمودہ سے فرمودند
 کہ تا حال جدائی اواز حضور بنابر عدم اختیار بود و ہرچہ نور جهان بیگم در خلوت بعض
 میرسانید بے کم و کاست پیش مہابت خان انلہار می فرستہ بودند و صریح میگفتند
 کہ بیگم قصد تو دار و خبردار باش و نیز صبیہ شاہ نواز خان ولد خانخاتان عبدالرحیم کہ
 و عقد نکاح میرزا ابوطالب الخطاب بشایستہ خان ولد آصف خان است صریح
 قصد تو دار و نور جهان بیگم در فراہم آوردن جمعیت سعی داشت تا آنکہ از کابل معاذ
 بہندوستان کردند و چون در عالی رہتاس نزول اقبال واقع شد ان حضرت
 بزبانے خواجہ ابوالحسن مہابت خان پیغام کردند کہ پیشتر روانہ گرد و والا کار
 بجنگ میرسد بالضرور مہابت خان بیشتر را ہی گشت بعد از آنکہ از دریائے بہت عبور
 کردہ بزبانے افضل خان چہار حکم صادر فرمودند اول آنکہ بادشاہزادہ شاہ جهان

بصوب تهنه رفته است بتقاضی شتافته هم او را بانصرام رساند و ویم انکه استخوان
 را با همراهانش از قید برآورده ببلازمست اقدس بفرستد سویم انکه طهورت و
 هوشنگ پسران شاهزاده دانیال مرحوم را که با و حواله شده بودند روانه حضور فیض گنج
 نماید چهارم انکه لشکری پسر مخلص خان را که ضامن دست و تاحال ببلازمست والا نرسیده
 حاضر گرداند و صورتیکه از فرستادن آصف خان و تقدیم احکام دیگر عدول نماید
 فوج بر سر او تعیین می شود و استیصال او میگردد و افضل خان رفته احکام مطاعه
 بهایت خان گذارش نمود و بهایت خان پسران شاهزاده دانیال را حواله نموده اظهار
 کرد که بموجب حکم والا روانه تهنه می شوم و آصف خان را خلاص مینمایم اما خوف دارم
 که بعد خلاصی آصف خان مبادا بیگم از روی عداوتی که دارد فوجی بر سر من تعیین کند
 و در صورت هرگاه از لاهور بگذرم آصف خان را خلاص کرده روانه حضور پر نور
 مینمایم افضل خان از پیش بهایت خان آمده پسران شاهزاده دانیال را از نظر گذرانیده
 آنچه بهایت خان گفته بود و مفصل بعرض رسانید مگر بهیچانکه افضل خان حکم شد که خیریت
 تو درین است که آصف خان را خلاص کنی والا ندانست خواهی کشید بالضرورت بهایت خان
 بموجب حکم والا بعل آورده آصف خان را طلب داشت معذرت خواست و بهمد
 و سوگند خاطر از و واپس داخته با همراهانش بحضور مقدس فرستاد لیکن ابوطالب
 پسر او را بجهت مصلحت روزی چند نگه داشته روانه تهنه گردید از غریب
 انکه شورش بهایت خان بر ساحل دریای بهرست واقع شده بود و خلاصی آصف خان
 در دانه گردیدن بهایت خان بسبب تهنه نیز بر ساحل همین دریا اتفاق افتاد و بعد
 چند روز ابوطالب خلف آصف خان و خواجه قاسم برادر خواجه ابوالحسن هدیه الزمان
 و اما او را عذر خواسته روانه حضور نموده منزل بمنزل روانه تهنه گشت و پیش از
 رسیدن او دران حدود و شاهزاده شاه جهان از تهنه کوچ کرده بطرف دکن معاودت
 نموده بود چنانچه سابقاً تحریر یافته بهایت خان بعد رسیدن در تهنه بدون حکم مقدس
 رو بهندوستان آورد و آثار بقعی از و بطهور میوست بعد معروض اقدس حکم شد
 که فوجی بر سر او تعیین شود و خانخانان عبدالرسیم که از دست بهایت خان زخمی شده
 کار را بر جا داشت با کارج و اذارج و استیصال او بر ذمه خود گرفته رخصت شد

و محال جاگیر مہابت خان و صوبہ داری اجمیر بنخانانان مرحمت گشت خانانان
بعد قطع منازل وسطی مراحل در دارالخیراجمیر رسید و مہابت خان کہ بعد معاودت
از تہتہ بہست اجمیر رسیدہ بود تاب جنگ نیاوردہ در شتاب جبال ولایت
رانارفتہ اقامت ورزید و خانانان بدان سمت در سائنہ جلوس والا در ہرمقتاد
و دوسالگی بجوار رحمت حق پیوست و مہابت خان از انجا عرایض نیاز مشتعل عقیقت
و اخلاص بخدمت شاہزادہ شاہجہان ارسال داشت و بموجب منظور عالی کہ بطلب
اوصاد گشت ہنہاج استعجال در جنیر رسیدہ بلا از دست فیضد جت مشرف گشت
مورد انواع عواطف گر دید و این معنی موجب ظہور غیر اقبال او گشت چون این
خبر بعرض مقدس رسید خانہجہان لودی بخطاب سپہ سالاری و صوبہ داری دکن
سراندازی یافت و مدتی او را با شہزادہ شاہجہان کار مجاہدہ بجا ولہ
در میان ماندہ

در بیان علت نمودن حضرت خاقانان بملک جلدان

در سال بہست و دویم جلوس والا حضرت خاقان زمان مطابق مقتاد متوجہ کشمیر شدند
درین مرتبہ در کشمیر بان حضرت بیماری غلبہ نمود و ضعف و ناتوانی روز بروز
زیادہ شد در اوایل زمستان مامیت مراجعت برافراشتند و در منزل بیرمک
بنشا شکار پر داختند دران سرزمین کوبی است بلند و درتہ کوبہ نشین بخت
بندوق اندازی ترتیب یافتہ مقرر بود کہ چون زمینداران اہورا راندہ بر تیغ کوبہ
بر آمدند و بنظر اثرات صار بدان حضرت بندوق راست کردہ اندازند ہمین
کہ قیر بندوق باہو میر رسید از تیغہ کوبہ جدا شدہ معلق زنان بر زمین می افتاد و
تماشا گئے غریب می شد درین وقت یکے از پیادہ گئے ان مرز یوم اہورا راندہ
اورداہو بر پارچہ سنگی جا گرفتہ ایستاد و بواقعی بنظر درنی آمد پیادہ مذکور خواست
کہ پیشتر آمدہ اہورا از ان مکان روان سازد و بگرد رسیدن در انجا نتوانست پامضبوط
کرد و دست بہ ہوتہ زوقنما را ہوتہ کمنہ شد و آن پیادہ اہل رسیدہ از ان کوبہ
آسمانی ارتقاع معلق شدن بر زمین افتاد و استخوانش خورد و شکست و اعصابش ازہم

گنجت و جان بحق تسلیم کرد و مشاهدہ این حال مزاج اقدس با شوب گرایید و بر خاطر
مقدس مکدر گذشت ترک شکار کرده بدولت خانہ والا تشریف آوردند گویا ملک
الموت باین صورت متخلق گشته بنظر انحضرت درآمده بود ازان ساعت قرار و
ارام از خاطر مقدس برخاست از بیرم کلا کوچ کرده و رتہ تہ و از انجا در راجوری
نزول اقبال فرمودند و از انجا بدستور معہود یک پہر روز ماندہ کوچ فرمودند در انجا
راہ پیالہ خواستند ہمین کہ بر لب ہنہا دنگو را اینقتاد و برگشت و تا رسیدن بدولتخانہ
چکر مہتی حال دگرگون گردید آخر ہائے شب کار بدشواری کشید مہنگام صبح نفسے چند
بسختی برآمد وقت چاشت روز یکشنبہ بہست و ہشتم شہر صفر سنہ مطابق پانزدہم
ابان ماہ الہی سال بہست و دہیم جلوس دہالا در عمر شصت سالگی روح قدسی از انشیانہ
خاک بال افشان برساکنان افلاک گردید و آثار نستیز نمودار شد نور بہان بیگم کہ
از عنایات خاص آن حضرت سلطنت ہندوستان می کرد و فروش دل خراش
و نالہ جان تراش برکشید و گریان جان از نوحہ و فغان بر درید و ریاضین مشک
آگین از چمن تارک کندید و گل رخسارہ را از خار ناخن تراشید و بسان سبزه
بنجاک و خون غلطید ^{مطمئن}

بہینہ از تنہا بن سنگ میزد	ہیچانچہ بر رخ گل رنگ میزد
ز ریجان سروستان را سبک کرد	بچیدن کسبستان را بیک کرد
در یغازین ز پانکاری درینا	در یغازین جاہ خوار ی دینا
نخواہم بجمالش زندگی را	بلک جاودان پابندگی را
ہنال عمر بے برگت بے او	حیات جاودان مرگست بے او
بقانونے وفا نیکو نباشد	کہ من با شتم گیتی او نباشد
نخواہم کز وکیو نشینم	جہان را بے جمال او بہینم
چہ اسایش دران گلزار ماند	کز گل رخت بند و خار ماند

در چنین وقت نور جہان بیگم ہر چند آصف خان را نزد خود طلبداشت او غدر با
در میان آہور دہ زلفت چون بادشاہزادہ شاہجہان دور دست بود سبب قضیہ
ناگزیر و امور جہانبانی اختلال روداد و در کار مملکت بہا گندگی را یافت آصفخان

با اعظم خان ہمدستان شدہ بجہت تسکین خستہ و آشوب و انتظام پراگندگیہائے روزگار سلطان داور بخش عرف بلاتی پسر شاہزادہ خسرو را از قید برآورده بر تخت سلطنت نشانند نیز سکہ و خطبہ بنام او منودہ دل شورش زدہ اورا بعبہ و سوگند مطمئن گردانید اما امرا یان نظر برانکہ چون آصف خان استقامت و استقامت دولت شاہجہان میخواست سلطان داور بخش را گو سپند قربانی تصور منودہ با آن کورنش نمی نمودند چون داور بخش و امرا در نواحی لاہور رسیدند شاہزادہ شہریار کہ لاہور بود و بہستماع واقعہ ناگزیر سرسلطنت برداشتہ دست بخراین و کار خانجات دراز داشت بعد رسیدن سلطان داور بخش صفوف آراستہ رو بہرصہ پیکار آورده در اول صدمہ انتظام افواج خود را پراگندہ دیدہ رو بہفرار بہاد و قلعہ درآمدہ پیائے خود در دام افتاد و اکثر ہمایانش قتل گرفتہ آصف خان را دیدند روز دیگر داور بخش در قلعہ ارک رسیدہ بر تخت خلافت نشست و شاہزادہ شہریار را کہ نتوانست قلعہ ہم مضبوط نگاہداشت از درون حرم برآورده از فوطہ کمرش ہر دو دست بستہ پیش تختگاہ سلطان داور بخش حاضر آوردند و او شرایط کورنش بجا آورد ہمان وقت اورا مجوس کردند و بعد دوروز میل در حشیش کشیدہ از بینش معزول کردند چون شاہزادہ شہریار طبع والا و فطرت بلند داشت دران وقت این رباعی نے البدیہ برزباننش رفت قطعہ

ز نرگس گلاب از چہ نتوان کشید کشیدند از نرگس من گلاب
اگر از تو پرسند تاریخ آن بگو کہ شد دیدہ آفتاب
بعد از چند روز طہورت و ہوشنگ پسران شاہزادہ وانیال را گرفتہ مقید ساختند چون عنان اختیار سلطنت بدست آصف خان بود و ہر جمیع شاہزادہا و امرا قتل داشت و میل خاطر و اعتقاد باطن او بجانب بادشاہزادہ شاہجہان بود بہذا بعد چند گاہ بموجب منشور عالی بادشاہزادہ والا قدر کہ از دکن بنام آصفخان بعد استماع قضیہ ناگزیر صاف فرمودہ بود داور بخش و گشتاسپ برادرش شہریار و طہورت و ہوشنگ را در لاہور مسافر صحرائے عدم منودہ از تمامی مدعیان سلطنت خاطر را پر داشت با بکلمہ نفس آن حضرت را کہ از چکر متی مصحوب مقصود خان

پلاهور فرستاده بودند لب دریائے راوی متصل شاہ درہ در باغ مہدی قاسم خان
کہ نور جهان بیگم آن باغ را رونق دادہ بود بنجاک سپردند و بر مزار قدسی عمارت عالی
تعمیر یافت شعرائے خرد گزین اشعار رنگین و رتار میخ فوت ان حضرت گفتند
اذان جملہ انکہ منظم

کہ صیت عدل او بر آسمان رفت	شہنشاہ جهان شاہ جہانگیر
اذان از رفتنش نور از جهان رفت	چہ نور الدین محمد بود نامش
بعہد ہمیش نام و نشان رفت	چلو بیگم نام وے کز حاطم طے
بہار و آب او چون در جہان رفت	گلستان جہان بے آب رنگ است
جہان نگین شد و او کامران رفت	ازین ماتم سرا چون رخت بر بست
خرد گفتا جہانگیر از جہان رفت	چو تاربخ و کاشش جست کشفی

مدت سلطنت بست و یک سال و ہشت ماہ و چہار دہ روز *

ابولطف شہاب الدین محمد شاہ جہان بادشاہ غازی صاحب قرآن

ثانی خلف سیم نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ

روز یکشنبہ بست و دویم جمادی الاول سئلہ ہجری در ایوان خاص و عام دو تنخانہ
والا واقعہ دار السلطنت پلاہور ارکان دولت و اعیان سلطنت سکہ و خطبہ بنام
نامی ان حضرت مقرر کردند و ان وقت عمر گرامی بحساب قمری سی و ہفت سال و
بحساب شمسی سی و شش سال بود چون ان حضرت مددکن قیام داشتند آصف خان
عوضداشت متضمن اتمام کار مدعیان سلطنت و استدعائے تشریف شریف
ارسال داشت و پیش ازین روزے کہ بادشاہ جنت آرامگاہ رحلت فرمودند
آصف خان بنارسی نام ہندوی را کہ درہ نوردی و تیز گردی بے ہمتا و دہتمند
روی و گرم روی یکتا بود و در خدمت ان حضرت روانہ کردہ خبر قضیہ ناگزیرہ تبقریر
او حوالہ نمودہ انگشتی خود را برائے اعتماد باو دادہ بود بنارسی مذکور نوزدہم بیچ لاول
در عرصہ بست روز از چکر ہتی در جنیر کہ انتہائے حد ولایت نظام الملک است رسید

نخستین بمنزل مهابت خان که از چند روز بملازمست مقدس رسیده بود آمده صورت
واقعہ گذارش نمود مهابت خان چون برق و باد برود حرم سرا کے عالی رسیده خبر باندر
فرشاد آن حضرت میتوقف بیرون آمدند بنارسی مذکور زمین پوس نموده حقیقت را التماس
کرد و انگشتی آصف خان را بنظر قدسی گذرانید حدوث این واقعہ بر خاطر مبارک
گران آمد چون وقت تقاضائے آن میگردید در اخفا کوششیدہ شود بالضرورت این خبر را
پنهان کردند و بموجب التماس مهابت خان و دیگر دولتمردان روز پنجشنبه بستی و
سویم ربیع الاول از جنیر روانہ شدند و بخط قدسی فرمان عالیشان بنام آصف خان
مشتمل بر رسیدن بنارسی مذکور و توجہ رایات عالیات بستی اکبر آباد و محبوبان امر
صادر گشت و نیز فرمان والا نشان بنام خانبهان لودی صوبہ دار دکن متضمن انواع
عنایات بعد و رہوست اواز و اثر گوئی بخت قدر عنایت اقدس ندانستہ بعد
و سوگند بنظام الملک در ساخته ولایت بالاگاہات کہ بتبر و تمام بتخیر در آمدہ بود تمامی
به نظام الملک دادہ بہ برمان پور آمدہ با جمعی از شورش طلبان اتفاق نموده مصد
قتنہ و آشوب گردید و جمعی از افغانان معتبر خود را با جمعیت فراوان در برمان پور
گذاشته با امرائے بادشاہی کہ بتی ہر دم موافقت زودہ خود را از شرارت اوندگاہ
میداشتند مثل راجہ گجہ سنگ را بہر و راجہ جینگہ کچواہہ و غیرہ بماند و رسیدہ
اکثر ولایت مالوہ متصرف شدہ سنگ راہ رایات عالیات گردید ان حضرت بحسب
تقاضائے وقت ماہ ہریان پور گذاشتہ بطرف گجرات تشریف آوردند سیف خان
صوبہ دار گجرات در وقت آمدن ان حضرت از سمت تہتہ در گجرات مصد
گستاخیہا گشتہ بود در نیولہ اس بسید بخاطرش راہ یافت چون ہمیشہ کلان مہد
علیا حضرت ممتاز محل در عقد از دواج بیعت خان بود براعات خاطر ان عقیقتہ
الزمانی شریفہ الدورانی تصییرات سیف خان معاف فرمودہ اورا از گرداب
اضطراب بباصل جمعیت آوردند و برائے نظم امور ملکی ہفت روزہ در احمد آباد
مقام گردید شیرخان بارہہ بمنصب پنہزاری ذات و پنجہزار سوار و صوبہ داری گجرات
و میرزا عیسیٰ ترخان بمنصب چہار ہزاری ذات و دو ہزار سوار و صوبہ داری تہتہ
سرانہ داری یافتند و صوبہ دار اخیرا جمیر بسپہ سالار مهابت خان و پرگنات

نواحی بجاگیرش مرحمت گشت و از گجرات نہضت فرمودہ متوجہ اکبر آباد شدند و
 در راہ راناکرن سنگ سعادت ملازمت دریافت خلعت خاصہ بادکہہ کی سل قطعی قیمت
 سی ہزار روپیہ و شمشیر مرصع و خنجر و نیل خاصہ و اسپ با زین طلا عنایت فرمودہ بحال
 جاگیرش بحال داشتند بعد رسیدن دراجمیر خان عالم و مظفر خان معموری و بہادر خان
 اوزبک و راجہ جے سنگ کچھواہہ و راجہ انیراسے و دیگر امرائے بادراک ملازمت
 سعادت اندوز گشتند بہت و ششم جمادی الاول در دار الخلافہ اکبر آباد نزول
 اقبال فرمودند در ساعت میمون اشاعت اورنگ خلافت بجای اقبال مانوس
 زمینت و زیب یافت کار گزاران در گاہ خلافت و منتظران کار گاہ سلطنت با گاہی
 شگرت کہ از رنگ آمیزی و دفر زبائی روسے ہوا نگارین می نمود بہتو نہائے
 طلا و نقرہ برافراختند و اضلاع آن را بساینا نہائے نخل زرد و زئی و زربفت
 مغرق و مزین ساختند فرشتہائے ملون و بساطہائے مزین گسترند و اسباب
 طرب و نشاط و مواد فرح و انبساط ہیا گرا دانیند نوائے تہنیت و مبارکبادی
 سرت آسزائی زامانیان گردید و صدائے کوس بہجت و شادی بگوش آسمانیان
 در رسید ترانہ سنجان شیرین نوا قمری آسانشید غوری برکشیدند و رامشگران جادو
 ادا از پائے کوبی و چرخ زنی دلہارا در بودند ایام نو بہار بر روزگار افکار گشت
 و زمان نوروزی بعالم روزی شد جہان پیر برگ و نوائے نوجوانی از سر گرفت
 و عالم دلیگر ساز و سامان عشرت بدست آورد و امرا یان سپہ سالار و صف آرایان
 تدارتلیات تہنیت و کورنشات مبارکباد و تقدیم رسانیدند شعرائے نکتہ سنج و
 فضلائے والا طبع با شعبار دل پذیر تا بیخ جلو سس وال در سلک نظم کشیدند از انجملہ
 انکہ میر شوقے گفتہ قطعہ

بادشاہ زمانہ شاہ جہان	خرم و شاد و کامران باشد
حکم او بر جنلائق عالم	تا جہان باد در جہان باشد
عکیم کاشی گفتہ قطعہ	
با و شاہ بحر و بر شاہ جہان	کر سیش چون مہر تابان آمدہ
سال تا بیخ جلو سس چرخ گفت	دارت ملک سلیمان آمدہ

از میر محمد صالح بیست

تا بود از آدم و عالم نشان شاه جهان ثانی شاه جهان^{نک}

مصرع جلوس شاه جهان وادزیب ملت و دین

همدین نزدیکی جشن مایهتابی ترتیب یافت کارگزاران اشغال سلطنت
بموجب حکم والا دیوارهای و صحنهای دولتخانه را بچادرهای سفید در گرفتند
و تمامی اشجار و بهال باغچه محاذی انجمن را بپارچه سفید در گرفته بصنعت هنرپردازی
برگ برگ و شاخ شاخ هر شجر را نمودار ساخته و سراسر آلات و ادوات مجلس و
اسباب عیش را سفید کاری حاضر آوردند که از شیشه انواران پر تو ماه بے رونق
گشت و دیده انجم از حیرت سفید گردید ماه تمام برائے تماثلای آن بزم معلی
سرشام از دریچه مشرق طلوع نموده انجمن منور و ز گیتی گشت از لمعات صیاسراسر
عالم روشن گردید و از اشراقات سما صبح نورانی بر دمید ظلام شام خود را در
کج توارمی مستور ساخت و ظلمت شب در نقاب حجاب مخفی گشت منظم

مہتاب شبے چو وصل معمور	بر روز کشیدہ پر دہ نور
شامش کہ گل سحر نمودہ	صبح بہزار در کشودہ
نظمش بفرغ عالم ہندوز	آستین صد ہزار نوروز
انداختہ ماہ نطع سیہین	رفتہ ز فلک سیاہ گلہین
شب تابے رنگ چون ستارہ	افروختہ شمع صد نظارہ
موآب فلک بکا مرانی	در دست کلید مشا ومانی
افاق چو صبح دم شگفتہ	افلاک ز نور در گرفتہ
فرخندہ دے نجمتہ حلے	و طبع زمانہ اعتدالے

موتمن الخلافۃ آصف خان از لاہور در کسب آباد رسیدہ بادراک طمانست اقدس
سعادت اندوز گشتہ مور و الاف عواطف والا و مٹمول اصناف عاظت علیا
نگر دیدہ وکیل السلطنت و مدار الملک گشت و دیگر امرا و خواہمین ہر کدام در حضور
رسیدہ بقدر رتبہ و موافق پایہ خویش با صافہ منصب سر ہند از شد و خزانہ

مطاعت بنام صوبہ داران و احکام قدسیہ بفرمودہ داران و عمل گزاران ممالک محروسہ متضمن دار
و تاکید مسموری ملک و آبادی رعیت و تقدیم مراسم عدالت و امنیت طرق و مسالک
عز اصدار یافت و بیامن تو جهات اقدس امور سلطنت و جهان بینی بتازگی رونق پذیرفت
و پراگندگیهای روزگار و برہزدگی های قطار از سر نو انتظام یافت القصہ آن حضرت
مدت متناہی بعدالت گسری و رعیت پروری و جهاندارے و جهان بینی کردند و بزور شمشیر
و اقبال و قوت سر پنجه طالع لایزال ملک گیری و گیتی ستانی نمودند چنانچہ ماجرایی تغیر
دولت آباد و دیگر ممالک دکن و اطاعت و انقیاد سرکشان و گردن فرازان ہندوستان
و فرمان پذیری را بجہائے و رایان دشت و کوہستان و فتح قلعه قندہار و آمدن علی مران
خان در حضور والا و بدبہر ولایت ایران و انتزاع بلخ و سایر قلعجات توران و گرجستان
و رفتن نذر محمد والی ان ولایت و دستگیر گردیدن پسرانش مشہور و معروف است و محمد وارث
کتا بے موسوم بشاہجہان نامہ متضمن واقعات و فتوحات ان حضرت بقید کتابت در
آوردہ این کترین اگر تفصیل پر دازد باید کہ کتابے علیحدہ تحریر دراید لهذا از تطویل سخن
عنان مشبد نیہ خامہ و قیام نگار معطوف ساختہ و باختصار پر داخستہ ختم کلام بہد ما
می نماید کہ در اواخر زمان آن حضرت بصلاح و زراے والا فطرت و ندائے بلند
فکرت تقسیم ممالک بفرزندان والا شان بخاطر مقدس آوردہ بادشاہزادہ داراشکوہ
خلف بزرگ را در حضور طلب داشتہ ولی عہد و نایب منایب سلطنت نمودہ در اکثر
امور خلافت و جهان بینی و خیل گردانیدہ رفق و رفیق بہات و قبض و بسط امور بصواب و ید
اوی نمودند و بادشاہزادہ محمد شجاع پسر دوم را بر ولایت بنگالہ و بادشاہزادہ اورنگزیب
خلف سوم را بر ممالک دکن و بادشاہزادہ محمد مراد بخش فرزند چہارم را کہ از ہمہ خورد بود
بر ولایت گجرات تعین فرمودند و این بادشاہزادہ ما در تنظیم و تنبیق امور ان ممالک
پر داخستہ بر طبق احکام مقدس معل می آوردند بعد مدت قصار اہمتر ذی الحجہ ۱۰۶۶
ہجری مطابق سال سی و یکم جلوس والا در دار الخلافت شاہجہان آباد بان حضرت عارضہ
جسمانی روی داد و مزاج اقدس از مرکز اعتدال و قانون صحت منحرف گشت و روز
بروز و بعد تراید بہاد و مدت بامداد کشید و امراض متضادہ باہم تفرق گشت و قوائے
بدنی ضعیف و ناتوانی پذیرفت ازین رو کہ در عمام و غسل خانہ تشریف نمی آوردند

عامه خلایق چه ملک امرائے ابرکورش محروم بودند از نجیبت و نظم و نسق معاملات ملکی و مالی اختلال راه یافت بادشا هزاره محمد دارا شکوه که ولی عهد بود در نیوقت زمام انتظام مهام ملک و دولت و قبضه اقتدار و اختیار خود گرفته بنا بر مصلحت راه وصول اخبار با کثافت و اقطار مسدود نمود و مردم خود تعیین کرده که خطوط و کلائے بادشا هزاره با و امراد دیگر مردم از مسالک و مشایع میگرفت و بعضی و کلائے را در قید نگاهاشت در نیصورت بادشا هزاره با و صوبه داران و حکام بلاد و امصار ممالک هندوستان ملک خوانین و امرائے حضور مقدس حیات ان حضرت باور نمی کرد و ندانم یعنی خلل عظیم در اطراف ممالک گردید مفسدان در هر گوشه و کنار و سرکشان در هر صوبه و سرکار سر بطورش و مناد بر داشتند و رعایائے واقع طلب ترک مال گذاری نموده تخم انحراف در مزرعه تروکاشتند و حکام و عمال دست از حکومت باز کشیده در اماکن خود بیکار نشستند تاجران و مسافران ابواب ره نردجی و سفر گزینی پر روزه خویش بستند بادشا هزاره محمد مراد بخش ازین خبر در گجرات رایت بنی برافراشته بر تخت نشست و سکه و خطبه بنام خود دست کرده مروج الدین محمد مراد بخش بادشا خود را خطاب کرد و فوجی بر سر سورت بندر فرستاد محمد شریعت پسر اسلام خان را که از جانب بیگم صاحب متصدی انجا بود قید نموده انواع ایذا و امانت کرده اموال بادشاهی و سرکار بیگم صاحب انچه در انجا بود و مقصرت شد و میر علی تقی دیوان سرکار خود را که از بنی مانع بود بدون صدور تقصیر بدست خود کشت و دست تقدی بر مال سرکار بادشاهی که در گجرات داشتند و بود و اموال مردم دیگر در از گردانید و نیز بادشا هزاره محمد شجاع در بنگاله همین طریق پیش گرفت و بر سر قندهار لشکر کشید و از انجا پیشتر آمده در بنارس رسید بادشا هزاره دارا شکوه مقدمه سرکشی و گردن تازی هر دو برابر و بر عرض مقدس رسانیده تمهیدات و توجیهات بسیار برائے دفع این شورش اعلیٰ حضرت را برین سخن آورد که از شا بهمان اباد منهنست فرموده در اکبر آباد نزول اجلال فرمائید لهذا در عین اشتداد امراض و طغیان عوارض که هنگام سکون و آرامش بود بستم محرم شانه بستم اکبر آباد منهنست فرمودند بر آب و میائے جناب برکشتی سوار میشدند و پر دما کے برکشتی سے انداختند کسی را کورنش میسر نمی شد عامه خلایق بر حیات ان حضرت اعتبار نمی کردند تا آنکه دهم صفر در اکبر آباد

نخل وصول انداختند بادشاہزادہ داراشکوہ کہ دران ایام مدار انتظام امور خلافت
 بر خود گرفتہ بود بعد رسیدن در اکبر آباد در صد و تماغ شورش برادران گردیدہ راجہ
 جے سنگہ کچواہ را کہ از عمدہ راجہ سائے عظام و رکن رکن سلطنت ابدی الدوام بود با چندی
 امرائے نامدار و خیول بیشمار بادشاہی و فراوان سپاہی از خود و توپ خانہ و سایر اسباب
 مجادلہ بسر کردگی سلطان سلیمان شکوہ مہین خلعت خود چہارم ربیع الاول سنہ ایہ بر سر
 بادشاہزادہ محمد شجاع تعین نمود سلیمان شکوہ بعد لے مراحل و قطع منازل در عرصہ بہار
 رسیدہ دو نیم کر وہے ان طرف بنارس پرکنار دریائے گنگ بہ قاصد یک و نیم کردہ
 کہ محمد شجاع دایرہ داشت نزول نمودہ آمادہ پیکار گمزدید بہت و یکم جمادی الاول
 بہ بہانہ تبدیل منزل و تغیر مکان آوازہ کوچ در دادہ سحر گاہیکہ محمد شجاع خواب الود
 غفلت بود ستویہ صفوف رزم و جدال نمودہ ناگہان بر لشکر فہیم ریخت مہیا دحل آتش
 کارزار برانگیخت محمد شجاع کہ بخیرو نا تجربہ کار بود بانک آویزش دست از کار و کار
 از دست دادہ خود را در کشتی رسانیدہ رو بفرار نہاد و بے انگہ جائے توقف نماید در
 مونگیر رسیدہ تمامی اردو و کارخانجات و دواب و خزانہ و بقارت رفت دور مونگیر
 اقامت نورزیدہ روانہ بنگالہ گشت و ولایت پٹنہ و مونگیر در تصرف کسان سلیمان
 شکوہ درآمد و از اتمام کار محمد شجاع بالکل خاطر جمع نمودہ جمعی از نوکران محمد شجاع را کہ از ان
 معرکہ دستگیر شدہ بودند بادشاہزادہ داراشکوہ در اکبر آباد طلبہ شدہ بعد از اہانت
 و تشہیر بقطع یہ عقوبت نمود و از انجملہ تنے چند بدان گزند نقد زندگی از دست دادند
 در ہمان ایام کہ سلطان سلیمان شکوہ را بر محمد شجاع فرستادند راجہ جہونت سنگہ را کہ از زبڈ
 راجہائے والا شان و بزمید شوکت و حشمت پیشوائے امرائے عالی مکان بود دایلی
 حضرت اورا مہاراجہ خٹاب دادہ رکن سلطنت میدانتند با چندی از راجہائے
 ذی شان و امرائے بلند مکان و خزانہ فراوان و توپ خانہ بیکران بہت و دویم ربیع الاول
 سنہ ایہ بصوب مالوہ رخصت نمود کہ بحفظ قلاع اسخند و ضبط معاہرہ دریائے زبڈہ
 قیام ورنیدہ سد راہ دکن گردد و قاسم خان را کہ از عمدہ امرائے و داروغہ توپ خانہ
 سرکار اعلیٰ حضرت بود بالشکر فراوان فوج جداگانہ کردہ بر سر بادشاہزادہ محمد مراد بخش
 تعین نمودہ مقرر کردند کہ بالفعل مہاراجہ جہونت سنگہ تا مالوہ برود و بعد رسیدن

انجا اگر مصلحت اقتضا نماید قاسم خان بدفع مراد بخش و اخراج او از گجرات متوجه گوردولا
 کوٹ کے ہمارا جہ بودہ باشد القصد ہمارا جہ وقاسم خاں بعد قطع منازل وسطے مراحل در
 اوجین کہ دارالایالت صوبہ مالوہ است رسیدند و داراشکوہ اگرچہ ولی عہد صاحب
 مدار امور خلافت بود و حضرت اعلیٰ متوجہ احوال او بودند اما از جانب بادشاہزادہ
 محمد اورنگ زیب فوت و ہراس تمام داشت تہیہ دفع شورش محمد شجاع و مراد بخش
 بعرض حضرت اعلیٰ رسانیدہ تمامی جنود دکن کہ برکاب بادشاہزادہ محمد اورنگ زیب
 نقیبات بودند بموجب فرامین مطاعۃ حضرت اعلیٰ طلب حضور نمود چون بادشاہزادہ
 معزالیہ ہم قلعہ بیجا پور درپیش داشت و آن قلعہ را محاصرہ نمودہ بہاڑوے شجاعت
 و پامردی و رائے صایب افتاح ان نزدیک رسانیدہ بود ازین کہ عساکر متعینہ دہین
 ہم بود بموجب طلب از منصوبہ داراشکوہ روانہ حضور پر نور گوردید بالضرورت مقتضائے
 وقت بعاذل خان والی انجا صلح درمیان آوردہ و یک کرور روپیہ پیشکش مقرر کردہ
 و معظم خان را برائے تحصیل وجہ پیشکش گذاشتہ معاودت باورنگ آباد نمود و فتح
 آن قلعہ کہ نزدیک رسیدہ بود از منصوبہ داراشکوہ درپردہ توقف ماند و غیر از
 معظم خان و شاہ نواز خان و نجابت خان از اعظم امرا در دکن نماند و مرکوز خاطر داراشکوہ
 آن بود کہ چون لشکر را در حضور جمع شوند نخستین دفع شورش محمد شجاع و مراد بخش نماید
 بعد ان اتمام کار بادشاہزادہ محمد اورنگ زیب کند بہین منصوبہ دکن از لشکر باخالی
 گردانید و میخواست کہ ہر گاہ سلطان سلیمان شکوہ کہ بر بخیر شجاع رفتہ منظر و منصوبہ شدہ
 معاودت نماید تمامی لشکر کہ ہمراہ دست بہان سبیت مجموعی دہ اوجین کہ پیشتر ہمارا جہ اقامت
 دار و بفرستد لیکن نیدانت مصرع

تقدیر دگر باشد و تدبیر دگر

بالآخر بادشاہزادہ محمد اورنگ زیب از دکن آمدہ اولاً در مالوہ ہمارا جہ منسج یافتہ بعد
 ان از نزدیکی اکبر آباد و داراشکوہ ہنگامہ رزم آراستہ بزور سر پنجہ اقبال و قوت طالع
 لایزال فیروز مند گشت و در اکبر آباد رسیدہ اعلیٰ حضرت را در گوشہ نشاندہ خود
 اورنگ آراستہ خلافت محمد دید و در سال نہم جلوس عالمگیری حضرت اعلیٰ در قلعہ رک اکبر آباد
 یازدہم رجب سنہ در عمر ہفتاد و ہفت سالگی بہک جاوید شتافتند چنانچہ مفصل

بقلم سوانح نگاری در آید مدت سلطنت اعلیٰ حضرت سی و یک سال و سه ماه و بیست و دو روز

ابو المنظر محی الدین اورنگ زیب عالم گیر بادشاہ خلیفہ سویم شہاب الدین محمد شاہ بہانہ و شاہ پیر چل ساگی در سنہ ۱۰۹۷ سریرارائے خلافت گشت

چون ارادت قادر پر کمال و خواہش منعم عیم الا فضال اقتضائے آن کرد کہ آفتاب
عالمگیری از مشرق دولت و اقبال طلوع نماید و نسیم بہاری جہان پیرائے
اورنگ زیبی با عشتان روزگار طراوت و نصارت بخشد عالم پیر از فرد دولت جہانش
جوانی از سرگیر دو جہان کہن از عدل و احسانش تجدید تازگی پذیرد و لاجرم کارکنان
آسمانے بروفق تقدیر سجانی امری کہ موجب طلوع کوکب سلطنتش از مطلع دولت و
بسببے کہ باعث سطوع نیر خلافتش از برج اقبال تواند بود و بمنصہ شہود جلوہ گر گردانند
مصدق این کلام و منطوق این تمہید انکہ ان حضرت در دکن می شنیدند کہ دارا شکوہ
بدین واکین ہندوان بایل مشد و بر بہنان کہ علمائے مذہب ہند اند و جو گیان سانیان
کہ در ویشان دین انہا ہستند در صحبت خود راہ دادہ ان مردم را مرشد کامل و مادی
مطلق میدانند و کتاب ان جماعت را کہ بہ بید مشہور است کتاب آسمانی و خطاب ربانی
و مصحف قدیم میخوانند و در صد و ترجمہ آن شدہ اوقات عزیز را کہ بدل ندارد و بدان
شغل صرف می نمایند و اشعار ہندی از خود تصنیف نمودہ آن را تصوف محض می گوید و
بجائے اسم ایزد تبارک و تعالی اسم ہندی کہ اہل ہند آن را پر تو الہی می نامند و
اسم اعظم میدانند بخط ہندی بر الماس و یا قوت و زمررد و غیر ان نقش کرده در پوشاک
پوشیدہ آن را تبرک تصور می نمایند و از نماز و روزہ و این مسلمانان انحراف دارد و درینولا
کہ بسبب بیماری حضرت اعلیٰ را سرو برگ در پر داخت امور جہانبانی نامزدہ او و تمامی
مہام فرمان روای و خیل گردیدہ و در عین مہم بیجا پور کہ تخیر آن نزد یک رسیدہ بود

عساکر متعینه از آنجا طلب داشته و مقدمات نالایق از طرف آن حضرت بمسامع حضرت
اعلی رسانیده و عیسی بیگ و کبیل آن حضرت را بے صد و تقصیر در قید کرده امواش
بضبط در آورده اند آن حضرت را حمیت دین مسلمانی و غیرت سلطنت و جهان بینی و
رشک بر اداری و جوشش نفسانی بران آورده که بجزم ملازمست حضرت اعلی روانه شوند
و در حضور والارسیده چند گاه بملازمست قیام ورزیده بانتظام مهام سلطنت
که فتوری در ارکان آن راه یافته پزدانند و دست تسلط دارا شکوه کوتاه ساخته
حضرت اعلی را از قید استیلائے او برآورند اگر زیاده برین استقلال می یابد در
فرمان روایه مطلق العنان می گردد و دین منور را رواج میدهد و نیز بخاطر آوردند
که بادشاهزاده مراد بخش را همراه خود در حضور حضرت اعلی برده استشفاع جرایم
او نمایند بنابرین اندیشه جهان کشاعزم نهضت بجانب اکبر آباد مصمم نموده شاهزاده
محمد سلطان را بانجامت خان و فوجی از بهادران شجاعت مند بطریق منقلا غره جادی اول
سلطنت مطابق شانزدهم بهمن ماه آبی روانه برهان پور نمودند و شاهزاده محمد معظم را بصورت
داری و کن مقرر کرده شاهزاده محمد کبر را که در همان ایام سعادت ولادت یافته بود
پایزدگیان سرادقات دولت در قلعه دولت آباد گذاشتند و شاهزاده محمد معظم را بر کاکه
نظر انتساب مقرر نموده روز جمعه دوازدهم جادی الاول در ساعت ظهر اشاعت
که بمنع منسج و نصرت تواند بود از خط فیض بنیاد اورنگ آباد نهضت فرمودند

منظم

زمانی که بانسرخ یار بود نظر بایست طالع سزاوار بود

گمان شد پایش مرصع رکاب برآمد بچرخ بلند آفتاب

مشهور عافیت بنام بادشاهزاده محمد مراد بخش قلی فرمودند که از گجرات متوجه مالوا
شود و میر محمد عساکر را که بخشی دویم بود بخطاب عاقل خانی و حراست قلعه اورنگ آباد
سرافراز فرمودند و مرشد قلیخان را از تغیر میر ضیاء الدین حسین بخلعت دیوانی درختند
و بحسب مصلحت معظم خان را که بموجب فرمان اعلی حضرت از او اکبر آباد داشت
در فتنه اوصاف نبود قید کرده در قلعه دولت آباد گذاشتند و اکثر امرا را باضافت
سنا عسب سرانند از فرسودند بعد قطع مسافت بخت و پنجم جادی الاول مطابق دهم

اسفندار در عمارت بلده برمان پور نزول اجلال فرمودند و عرضداشتی متضمن پیار
پرسی و استکشاف احوال بدرگاه حضرت اعلیٰ ارسال داشتند بانتظار جواب یک ماه
اقامت ورنه درین اثنا کے عیسیٰ بیگ وکیل کہ اورا دارا شکوہ قید کرده بموجب حکم
حضرت اعلیٰ بعد چند گاہ خلاص نموده بود در برمان پور رسیدہ بادراک ملازمت
سعادت اندوز گردید و اخبار آزار حضرت اعلیٰ بدست تمام و استقلال دارا شکوہ
و آمدن مہاراجہ بالشکرگران در مالوہ گزارش نمود بنا برین عزیمت مستقر الخلافۃ اکبر آباد
بتنازگی بخاطر قدسی تقسیم یافت روز جمعہ بست و پنجم جادی الثانی مطابق دویم فروردین
ماہ الہی در زمانیکہ طنطنہ مواعجب ربیع صیبت شادمانی در اکثاف گیتی انداخت
و شاہ عالم گیر بہار با افواج ازمار رایت سلطنت بجانب گلزار افراخت تا لشکر
کافر کیش دی را کہ سدرہ طراوت ریاحین بود علف تیغ بیدریغ سازد و تخت گاہ
چمن و دارالملک گلشن را از شرارت خار بدہنا دنا خلفہ دو دمان گلستان پردار
برفاقت جنود غیبی و جہشش آسمانی بواسطہ توجہ از بلده برمان پور برافراختند

بیت

برائے صواب و بزم دیت باہنگ نصرت کمر بست چہت
ورین روز اکثر امرا با ضامنہ منصب و خطاب لایق سرانہ شدند و از ان
جملہ محمد طاہر خراسانی صوبہ دار خاندیس کہ پیش ازین پایہ وزارت داشت خطاب
وزیر خانی و سید شاہ محمد خطاب مرتضیٰ خانی و میر ملک محمد حسین خطاب بہار و نانی
و میر ضیاء الدین بہمت خانی و میر ہوشدار بہوشدار خانی و خواجہ غابدیابد خانی و
دیگران خطاب ہائے لایقہ سرافراز شدند چون شاہ نواز خان باندریشہ ہائے
نا درست از رفاقت رکاب دولت تغزل ورنیدہ و برمان پور ماندہ بود و در ششم
از کویج برمان پور کہ قریب دہ کردہ منزل بود شاہزادہ محمد سلطان را بمبہ شیخ یہ فرستاد
ایشان رفتہ شاہ نواز خان را دستگیر کردہ در قلعہ برمان پور محبوس ساختہ معاودت
نمودند و موکب والا از آنجا کوچ بکوچ متوجہ شدہ بر لب دریائے زبدہ نزول
اقبال نمود عیسیٰ بیگ وکیل کہ بخشی دویم شدہ بود خطاب سرافراز خانی و خوش
حال بیگ قاقشال قلیج خانی و محمد طاہر داروغہ توپ خانہ صفت گلشن خانی دستاوی

نظاما نخلص خانی سر اسرازی یا قند بعد عبور از دریائے زبدہ قطع منازل و طے مراحل
 نموده بتاریخ بہتم رجب موضع دیپالپور مور و ریات عالی گشت و سبت و یکم در اثنا
 راہ کہ از دیپالپور کوچ شدہ بود باو نشانہ زادہ محمد مراد بخش از گجرات آمدہ بدریافت
 ملازمت چہرہ مراد برافروختہ آداب کورنش بتقدیم رسانید و نزد یک موضع دہرات
 پور ہفت کروسے از ادجین دایوہ شکر فیروزی اثر گمزدید از انجا کہ خدیو عالم مقتضائے
 وفور دانش خدا داد نوعی ضبط گذرہائے دریائے زبدہ و مسالک دکن نمودہ بود
 کہ راجہ جسونت سنگ و قاسم خان اصلا خبر دکن و نہضت موکب والا از برمان پور
 باین سمت نداشتند و این ہر دو باتفاق یک دیگر بدفع مراد بخش تدبیرات مینمود
 و از ادجین کوچ نمودہ متوجہ محاربہ مراد بخش شدند و بسہ کروسے کاچرودہ کہ میان
 اینہا و مراد بخش سبزدہ کردہ فاصلہ بود رسیدند چون مراد بخش خبر آمدن راجہ
 و قاسم خان شنید تاب مقاومت درخود ندیدہ عنان تاب گشتہ بخدمت خدیو افاق
 روانہ شدہ در نزدیکی دیپالپور چنانچہ گذارش یافت رسیدہ ملاقات نمود و راجہ
 جسونت سنگ بعد از سہ چہار مقام در نواحی کاچرودہ شنید کہ مراد بخش کوچ نمودہ
 رفت و از نہضت ریات والا بدین سمت اصلاً اطلاع نداشت و در تحقیق احوال
 مراد بخش می بود ہمدین اثناے از نوشتہ راجہ شیورام خبر عبور ریات عالیات از
 دریائے زبدہ دریافت نمود و نیز بعضی از نوکران و اراستہ کوہ از قلعہ دہار فرار نمودہ
 نزد راجہ جسونت سنگ رسیدہ از آمدن موکب عالی اطلاع دادند و راجہ از استماع
 این معنی متعجب شدہ از انجا کوچ کردہ روانہ شد و در برابر دہرات پور بقاصد یک کردہ
 فرود آمدہ اما دہ پیکار نگردیدہ

در بیان جنگ خدیو افاق بہاراجہ جسونت سنگ و فتح و نصرت یافتن

خدیو عالم نظر بر آنکہ گر در زم بر آئیختہ نشود و خون مسلمانان ریختہ نگردد کب رائے
 نامی برہمن کہ فہیدہ و دانائے وقت بود نزد راجہ جسونت سنگ فرستادہ پیغام نمودند
 کہ ما را جنگ عزم نیست از زوے ملازمت حضرت اعلیٰ داریم انسب آنست کہ آمدہ
 ملازمت نماید والا از راہ برخیزد راجہ این معنی قبول نہ کردہ کب رائے را رخصت نمود

و قرار بر جنگ داد چون کب راسے آمدہ این معنی بعرض رسانید عرق غیرت بادشاہانہ
 بجرک آمد و آتش قہر خسروانہ زبانہ زدہ تنبید دگو ظمال ان بدسگال و کیشش مردی و
 دین حیمت واجب دانستہ روز جمعہ بست و دویم رجب مطابق ہفتنم اردو ہیشت
 ہنگام صبح کہ بادشاہ عالمگیر مہر بر اورنگ چہارم سپہر بقصد انتقام ہند و می شب
 تیرہ روز تین ظلمت سوز از نیام کشیدہ لشکر کا فر کیشش ظلام را انہدام داد و خدیو
 افاق بتسمیہ صفوت جدال و آرایش افواج اقبال و ارکستن فیضان کویہ سنگوہ و
 پیش بردن توپ خانہ و نواختن کوس جنگ و افراختن لوائے رزم فرمان دادہ مانند
 مہر تابان فیل سوارہ متوجہ پیکار شدند و افواج میمنہ و میسر و و ہراول و چنداول
 و قول و التمش و طرح مقرر کردہ جائے نصب نمودند راجہ ہست سنگہ چون
 استرا از موکب ظفر طراز مشنید لشکر عب و ہراس و جنود خوف و اضطراب پر
 شہرستان خاطرش غالب آمد و کیل خود را بلامت اقدس فرستادہ اظہار عجز و
 نیاز نمودہ التماس کرد کہ مراد اعیہ رزم و پیکار نیست عزم ملازمت دارم حکم شد کہ
 چون بفرخی سوار شدہ ایم توقف معنی ندارد و اگر گفتار او فروغے از صدق دارد از
 لشکر خود جدا شدہ تنہا نزد نجابت خان بیاید خان مشارالیه اورا بلامت والا
 خواہد آورد مہاراجہ این معنی قبول نکردہ چیزے جواب نداد و نفرستاد و آمادہ
 جنگ گردید پنج ہشت گہری روز برآمدہ از طرفین توپ و بان و تفنگ انداختند و
 ہنگام پیکار گرم گردید نظم

بلا آتش فتنہ ارا کر دتیز تو گوئے پدیدار شدہ رستمیر
 چنان تیغ کین را شد آتش بلند کہ جستی ز جا جو ہر شش چون سپند
 درین اثنائے کند سنگہ بادہ و رتن سنگہ را ہتور و دیال داس جہان وارجن گود و دیگر
 را چہوتان مہورانہ از جانب مہاراجہ دست از جان شستہ جلوریز بر تو چنانہ سرکار والا
 آمدہ بجنگ پرداختند ہیبت

ہمہ جاہل و سرکش و جنگ جو چو شمشیر آہن دل و سخت رو
 مرشد قلی خان دیوان سرکار علی بار چہوتان جنگ مردانہ نمودہ درجہ شہادت یافت
 و ذولفقار خان زخمی گشت را چہوتان از وقوع این حال دلیر و خیرہ شدہ از

توپ خانه گذشته بر هر اول موکب والارنجیتند و جمعی دیگر به کومک را چپوتان
رسیده جنگ عظیم نمودند اگر چه جنود را چپوتان از کثرت و اهنوسه یاد از تراکم افواج
سحاب می داد لیکن تیغ آتش بار مجاهدین لشکر منصور کا البرق خالق مینمود شانه زاده محمد سلطان
و نجابت خان و سایر بهادران هر اول از حمله را چپوتان از جانزفته پائے ثبات محکم کرده
جنگ مردانه نمودند **نظم**

شدهی تیر چون سوکے هندووان همه صندل جبهه کردی نشان
زبس بهر دین مستح در کار بود ز دی برهمنجا که ز نار بود
درین وقت کیشخ میرا جمعی از بهادران طرح دست راست و صفت شکن خان از
طرح دست چپ و سر آتشی خان از آتشی بر سر را چپوتان رنجته کوششهای مردانه بتقدیم
رسانیدند و ندی و افق از مشاهده ترددات نمایان بهادران جانستان و دلیری و دلاوری
را چپوتان بدولت و سعادت خود بکومک مبارزان جهاد نشان متوجه شدند حتی که قول مبارک
بهر اول قرین شده بار چپوتان کوشش و کشتش و قتال و جدال عظیم روداد بضرر شمشیر و
سنان این جماعت ابریشان و متفرق ساختند و بسیاری را از مهود بر خاک هلاک
انداختند **نظم**

زبس را چپوتان به پیکار و جنگ گذشتند از جان بتاموس فنگ
قواد نقد رکشته در کارزار که شد بسته راه نگرینه سوار
ز تیغ جهاد آتشی بر سر و خست کزان هندوی جنگ جو زنده سوخت
وران عرصه کارزار آن قدر خون بهادران رنجته شد که تا ابد سبز ان خاک لاله گون روید و آن
قدر پشته از کشته گردید که زارغ و زغن انوادی تا قیامت طعم از جائے دیگر برائے خود بخوید
از بسکه سرازتن بهادران جدا کرده دم تیغ جهاد کندے پذیرفت و از بسکه پیغام فنا بگوش مردان
رسانید زبان خنجر از کار رفت **نظم**

وران کینه جوئی زبس طعن و ضرب ز کار خود افتاد آلات حرب
چو تیر شکسته کمان شد و دست زره پاره شمشیر گریبان مست
درین گیر و دار بلا و کار زار مردان ز کمند سنگه داده و سجان سنگه سیو و بیو رتن سنگه داتهور

دارجن سنگ گورو دیال واس جہالا و موہن سنگ ہا وہ کہ مہورانہ و دیورانہ آمدہ جنگ می نمودند
 و از سرداران و عمدہ مائے ان لشکر بودند سردار حیب فنا کشیدند و جمعی کثیر و فرقہ ابنوہ ہمراہ
 انہا سالک سالک عدم شدند دران وقت قیامت نشان از مشاہدہ سطوت و جلال موب
 والا راجہ رائے سنگ سپہویہ و راجہ بجان سنگ چند رات و دیگر مردم از لشکر مہاراجہ
 جدا شدہ باخیل و حشم و طبیل و علم بجانب اوطان خود ہاروان شدند متقارن این حال با شلہ
 مراد بخش از جانب بر لغار برینگاہ مہاراجہ ریختہ بغارت و تاراج پرداخت و این معنی باعث
 تزلزل و درارکان لشکر مخالف گردید و مہاراجہ با وجود این ہمہ شوکت و حشمت و دعویے
 تہور و جلالت از مشاہدہ این حال نیروی اقبال بے زوال خدیوہ مال تاب نیادہ
 عار فرار بر خود پندیدہ راہ جو و مہور مسکن خود پیش گرفت **بلیت**

چنان بیم ناک و ہراسان گریخت کہ ز نارا از گران گسیخت

بعد آن قاسم خان و دیگر امرانیز رو بفرار ہنادند و مجموعہ توپ خانہ و خزانہ و فیلان و اسبان
 و اسباب و اشیائے انہا بقید ضبط و تصرف اولیائے دولت قاہرہ درآمد و متاعی
 اموال و سامان و خیام ہنگاہ مخالفان تاراج بہادران ظفر نشان گردید نظم

دیران چو فارغ ز ہجاست شدند	بتاراج ہنگاہ اعدا شدند
ز دشمن کسے بخت گریار داشت	ہمین سر بدر برد و سامان گذاشت
بدست اندر آمد بے باد پا	ز خون جلد باد سحت و پا درخا
بہ بند آمد از ہر طرف فیل مست	چو مستی کہ افتد عیس را بدست

القصہ اینچنین لشکر گران و حشم بے پایان کہ راجہ رائے عظیم الشان و عمدہ مائے جلالت نشان
 با توپخانہ فراوان و سامان بیکران و فیلان کوہ توان و سایر اسباب و ادوات پیکار فراہم آمدہ
 بودند از صلابت ہماہبت خدیو گہان مانند ابنوہ حیوان کہ از حملہ شیرازیان گریزان گردید
 بسان تراکم سحاب کہ از یورش باد پریشان شود و منہزم شدہ پریشان و متفرق شدند و فتنی
 نمایان کہ از طراز فتوحات آسمانی و عنوان ظفر نامجات پاستانی تواند شد نصیب اولیائے
 دولت قاہرہ گردید و قریب شش ہزار کس از کشتگان رزمگاہ بموجب حکم والا بشار
 درآمدند و از خستگان نیم جان حسابی نیست جائے کہ باز بلند پر واز بال کشا گرد و کبوتر خیر
 را بہو و آمدن رنجہ اجل رسیدست و گاہے کہ شیر و لیر بقصد قنیر نخیر بر خیزد و روباہ

مستمندی رار و بر گشتن از خون خویش دست شستن است نظم
 کجوتر که پهلوی زند با عقاب بقصد سر غیش دارا و شتاب

شغال ار کند پنجه بازه شیر سر بخت خورا درار و بزیار

بجاسی که شیران برارند چنگ چه یارای رویه که ایستد بچنگ

کجا صعوه را این میسر شود که با بازو شاهین برابر شود

تند و س که بر فک سر اید زمان بنخیر شاهینش آید گمان

القصد بعد ظهور نسخ و نصرت خدیو افاق حکم بر تو اختن شاد دیا نه فرمودند و امر جلیل القدر

بصدور پیوست که از لشکر منصور بچکس تقاب مہارا جہ مقہور نکند ہما کس بجا و مقام

خود استاده باشند و ان حضرت شکرانہ عنایت الہی بجا آوردند و نماز ظہر با جماعتہ در ریگاہ

اوا کردند و بادشاہزادہ مراد بخش در حضور مقدس رسیدہ کورنشات تہنیت بجا آورد تا

آخر روز ہما بجا بسر بردہ بعد از نماز مغرب در دولتخانہ والا نزول اقبال فرمودند و بادشاہزادہ

مراد بخش را بجلدوی ترددات نمایان و محاربات بے پایان پانزدہ ہزار اشرفی و چہار زنجیر

فیل مسست مرحمت گشت و شاہزادہ محمد سلطان باضافہ پنچہزاری ذات و پنچہزار سوار

کہ اصل و اضافہ پانزدہ ہزار می دہ ہزار شود سر ہند از گشت و نہایت خان ولد شاہ رخ

میرزا بختاب خان نجاتان بہادر سپہ سالار و یک لک روپیہ انعام سر بلند شد و میرضیا الدین

حسین کہ خطاب ہمت خانی داشت باسلام خانی سربراہراخت و ملتفت خان بختاب

اعظم خانی و بخدمت دیوانی پایہ برافزود و اسمعیل خوشی بختاب جان نثار خانی و محمد بیگ

خوشی بختاب دیندار خانی و دیگر امرایان بقدر درجات خود ہر یک باضافہ مناصب

و انعامات سر بلند شدند و روز دوم طہر بلدہ اوچین نجم سراوقات اقبال گشت

و سہ روز در ان مکان مقام فرمودند پس از نظم و نسق امور ممالک و بند و بست مہام سپاہ

بست ہفتم رجب بجانب اکبر آباد کوچ فرمودہ منزل بمنزل قطع مراحل و طے منازل

نمودند

در بیان حیرت انگیز احوال و اشکوه

پیش از آنکہ اخبار شکست راجہ جہونت سنگ برسد بحضرت اعلیٰ فی الجملہ فرستہ اند و بیمار بہا

رو داده بود چون ایام تابستان در رسید اطبا در موسم گرما ہوائے شاہجہان آباد نسبت
 بکبر آباد ہوائے ان حضرت بہتر تجویز کردند در نیصورت حضرت اعلیٰ بر خلاف مرضی
 دارا شکوہ بتالیف ہیز و ہم رجب کہ بست و دویم ان ماہ راجہ جہونت سنگہ در حالی
 او جین شکست خورده از اکبر آباد متوجہ شاہجہان آباد شدند دویم شعبان کہ ساحت بلوچ
 پور نیم خیام اجلال بود حقیقت شکست و انہزام راجہ جہونت سنگہ و آمدن خدیو افاق
 و مراد بخش بعزم حضور والا بعرض حضرت اعلیٰ رسید بحسب استدعائے دارا شکوہ
 از بلوچ پور مراجعت فرمودہ ہم شعبان بکبر آباد نزول اجلال فرمودند و دارا شکوہ بجمع
 لشکر و سرانجام اسباب پیکار پرداختہ تمامی امرایان کہ در حضور بودند و منصب داران
 بادشاہی کہ طلبیدن انہا از صوبجات و فوجداری و محال جاگیر مکن بود بجناب خلافت
 طلبداشتہ در استالت خواطر و تسخیر قلوب ہر کدام کوشید و در اندک فرصت از امرای
 غلبہ سلطنت و سپاہ قدیم و جدید خود و قریب شصت ہزار سوار فراہم آورد و از اسلحہ
 و ادوات توپخانہ و قورخانہ و خزانہ بادشاہی چند انکہ خواست گرفته بر لشکریان قسمت
 نمود **نظم**

ز بیدارنشی در دماغش فتاد ہوائے کہ داد آخرش سرباد
 سرش را کہ سودائے افسر گرفت در گنج بکشا و لشکر گرفت
 بجمع سپہ زر پریشان نمود پریشانی خویش اسان نمود

و محمد امین خان خلف معظم خان را کہ خرنجشی حضور حضرت اعلیٰ بود تہمت انکہ معظم خان بصلاح
 خویش خود را و در کن مجوس خدیو افاق کمانیدہ در حضور نہ رسیدہ در قید نگاہداشت
 و پس از سہ روز کہ بیگناہی او بحضرت اعلیٰ ظاہر گشت او را از قید خلاص فرمودند و
 حضرت اعلیٰ کہ دارا شکوہ را ہر چند از لشکر کشی و نبرد آزمائی منع می کردند و می فرمودند
 کہ فرزندان من ہستند از آمدن شان بلازمست حضور چہ مصنا یقہ از انجا کہ روزا دبار
 دارا شکوہ در رسیدہ بود نصائح ارجمند حضرت اعلیٰ بسمع رضائی شنید بہیت
 چو نہت بد کسی را پیش آید کند کاسے کہ کردن را نشاید

شانزدہم شعبان مطابق سلخ اردی بہشت ماہ الہی خلیل احمد خان و قباد خان و امام قلی
 و نوری بیگ و امام مسنگہ ماہتور از بندہائے بادشاہی و داؤد خان و عسکری خان

و جمعی از نوکران خود را بر سر منقلاتین نمود که در دھول پور رسیدہ گذر مانے دریا سائے چنبل مضبوط کنند و خود نیز با سپہر شکوہ پسرکین خود و سایر عساکر بادشاہی و نوکران خویش بہست پنجم شعبان از اکبر آباد را مدہ بہ پنج منزل در دھول پور رسیدہ بدلا لت زمینداران آن مرز بوم بضبط گذر مانے چنبل ہر جا کہ منطہ پایاب بود می پرداخت و انتظار آمدن سیدان شکوہ خلف بزرگ خود کہ بموجب طلب او پس از اتمام کار محمد شجاع بتجیل می آمد داشتہ چند روز بدفع الوقت می گذرانید و ازین غافل بود کہ انکس را کہ تا میڈ جنود الہی و حبیش توفیق ایزدی یا ور بود و معاون باشد کہ وہ و دریا سدا را ہش نمیتواند شدہ

در بیان محاربہ خدیو گہبان با دارا شکوہ و لوا سائے فتح بر افراختن

چون ناظم کار گاہ قضا و متکفلان کارخانہ تقدیر در روز ازل اورنگ خلافت دہانڈاری برائے آن حضرت کہ تفاؤل تام نامی برہ انیعنی ویلی است قاطع و حجتی است ساطع ترتیب دادہ و تا این زمان با مانت نگاہ داشتہ انتظار می بردند کہ با سائے و دعیت بکدوش شوند درینولا وقت آن در رسیدہ کہ بجلوس مقدس زیب زینت یابد اسباب ظہور این امر مہضہ شود جلوه گر گردید مصداق این مقال انکہ آن حضرت بعد نہضت ازاوجین بہ بست و ہشت کوچ و سہ مقام بہست بہست شعبان در حد و دگوا یار نزول اجلال فرمودند و اندیشہ عبور از آب چنبل داشتند چون تمامی معابر و ضبط کسان و ارشاد بود عبور از آن دریا سائے با سانی متصور نبود درینوقت حضرت را تمہیدات سجائی ناہر گردید یعنی زمینڈاری ازان حد و گذر مہدوری بہست کر و سہ گوا یار بہست دست را دست نشان اکر مقابل عبور عساکر اقبال است و دارا شکوہ تا حال بضبط آن نہ پرداختہ آن حضرت باستماع این مژدہ خوشوقت شدند نہایت خان خانان و صف شکنان و دوا انتقام خان را با تو پچانہ تعیین فرمودند کہ ازان گذر دریا سائے چنبل بگذرند نام بردہ ما شبگیر کردہ بجاتح استبحال قطع مسافت نمودہ صباح آن کہ سلخ شعبان بود بے فراغت احدی ازان گذر عبور نمودند و خاقان زمان نیز از گوا یار کوچ کردہ بد و منزل سائے مسافت کردہ غرہ رمضان المبارک از گذر مسطور عبور فرمودند و دارا شکوہ از خبر عبور

موکب والا باین چستی و چالاکی از آب مرقوم که فوق تصور او بود متعجب شده در کج حیرت
فررفت و بادی خایت و خاطر اندیشه ناک از دھول پور متوجه مقابلہ گردیده بہ ترتیب
صفوف پر و اخت حضرت اعلیٰ درین وقت نیز فرامین نصائح در مادی عدم جنگ
و انداختن طرح مدارا بدارا شکوہ نوشتہ با وجود بقیہ کوفت و ضعف بدنی بقصد اطفال
نایرہ جدال در عین شدت گراما خواستند کہ از راہ دریاتشریف برودہ سد باب کارزار
شوند باین عزم صواب پیشخانہ بیرون برادر و ندلیکن دارا شکوہ این معنی را قبول نکرد
و در تاخیر و تعویق عزیمت ہمایون کوشید و باز تکاب مجادلہ استعجال مینمود از آنجا کہ وقت
ان رسیدہ بود کہ غور شید جهان افروز عالم گیری از افق دولت طلوع نماید و کوکب
بخت سوز دارا شکوہی و رمہبوط بید و لقی فرورد چگونہ امور مصلحت امیز بسع رضای
دارا شکوہ برسد و چہ طور برسلک خیر و صواب رہ سپار گردد و الفصہ خاقان زمان
پس از عبور دریائے چنبل بخت اسودگی سپاہ کہ مسافت بعید طے کردہ بودند
دوروز مقام کردند چون اخبار آمدن دارا شکوہ بعرض رسید بکوچ متواتر ششم
رمضان المبارک در عرصہ موضع را چپور^۱ دہ کروہی اکبر اباد بغاصد یک ونیم کردہ
از لشکر گاہ دارا شکوہ نزول اقبال فرمودند دارا شکوہ در ہمین روز بعد اطلالع وصول
موکب والا ترتیب صفوف نمودہ از بنگاہ خویش قدس پیش آمدہ بیال بسته
ایستاد و تمام ان روز با افواج خود کہ ہمہ مسلح بودند در ہوا کے سوزان دران میدان
شعلہ خیز بسر بردہ لشکریان را تغذیہ عظیم کرد چون لشکر دارا شکوہ سایہ پرورد و سایش
دوست بود جمعی کثیر از غلبہ گراما و فرط تشنگی و قلت آب پیمانہ ہستی پر کردند و
ہنگام غروب آفتاب کہ شام ادا بارش نزدیک رسیدہ بود رخ از عرصہ مقابلہ ہتافہ
بنزل لکاہ معاودت نمود دران شب سپہ را ران لشکر منصور لوازم احتیاط و خبرداری
بتقدیم رسانیدہ دیدہ بخت و دولت بخواب غفلت نبردہ تا سحر گاہ ہتہا افواج
ارای و معرکہ پیرای مینمودند و منتظر طلوع صبح سعادت و نصرت و اقبال می بودند
صبح گاہ کہ ہفتم رمضان المبارک مطابق بستم خورداد ماہ الہی بودہ باشد بہ ترتیب
صفوف پر و اخت توپ خانہ و فیلان مست ہجائے و مکان مناسب ایستادہ نمودند

شاهزاده محمد سلطان و نجابت خان خانخانان با امرائے دیگر هراول و ذوالفقار خان و صف شکن خان که توپ خانه باهتمام او بود پیش هراول مقرر گشت و سرداری برنغار بنام شاهزاده محمد اعظم قرار یافته سپاه و حشم ایشان را باسلام خان و اعظم خان و دیگر نامداران انتظام پذیرفت و بادشاهزاده محمد مراد بخش با مردم خویش جرنگار صف ارگشت و شیخ میر و سید میر با فوجی از میارنان کار طلب بسر داری التمش معین گردید و بهادر خان با جمعی از بهادران طرح دست راست نصب گشت و خان دوران با فوجی از دلیران نامدار طرح دست چپ تعیین شدند و خواجه عبداللہ خان بقراب قدر یافت و خدیو گیہان بفر فریدونی و حشمت جمشیدی معہ شاهزاده محمد اعظم بر میل کوه شکوه سوار شده زینت افروز قول شدند و جمعی از امرائے نامدار بر کاب و دولت سعادت پذیرفته بتوزکی که دیدہ روزگار در پیچ معارک کارزار از بادشاهان والا اقتدا ندیدہ و سپہ سالار انجم مواکب کواکب با این ترتیب و راستگی میدان فلک نمکشیدہ بواسطے عزیمت در میدان نبرد افراسختند و ازین طرف دارا شکوه نیز بہ ترتیب افواج پرداختہ توپخانه خود را بسر داری بر قنداز خان بجانب دست راست و توپخانه بادشاهی بسر داری حسین بیگ خان دست چپ در پیش صف لشکر جادادہ و رائے ستر سال مادہ را کہ از عمدہ راجہائے بمزید شجاعت و دلاوری امتیاز داشت ثبات قدم و استقلال او در معارک نزد مسلمین و راجپوت مسلم الثبوت بود معہ دادو خان قریشی و عسکر خان بخشی و اکثر از راجپوتان هراول مقرر گشت و خلیل اللہ خان میر بخشی بادشاهی معہ میر میران خلف خود و ابرہیم خان خلف علی مردان خان با اسمعیل بیگ اسحاق بیگ برادرانش و دیگر امرائے برنغار جایافت و سلطان سپہر شکوه و رستم خان بہادر فیروز جنگ کہ از اعظم امرابود و قاسم خان و دیگر بندہائے بادشاهی جرنگار انتظام یافت و کنور رام سنگ و کیرت سنگ پسران راجہ جے سنگ و دیگر راجپوتان التمش مقرر شدند و مینہ و میسرہ و مین و یار با امرایان نامدار مقرر کردہ دارا شکوه خود با چندی از نامداران در قول قرار گرفت و در نصف النہار نخست از طرفین با مذاختن بان و توپ و تفنگ تیران جنگ افروختہ گشت ہوا از ابر و دود تیرہ و چشم عالیان از کثرت دخان خیرہ شد و ازاد از عنف گوش فلک اگندہ و زہرہ شیر دلان پراگندہ گردید توپ کوه شکن

بقصد جانها فروشیدن آغاز نهاد و زلزله در زمین وزمان انداخت و تفنگ اژ در دهن
جانگزانے بنیاد کرد و تیر شهاب سان جانها را بدوخت و گولہ بندوق مانند ناله بہار
بر فرق مخالفان ریخت رفتہ رفتہ کار بشمیر و تیر در رسید از جرنغ را دارا شکوہ کہ
مردار آن سپہر شکوہ بود رستم خان بہادر روبرو سے توپ خانہ آمدہ جنگ مردانہ نمود
ناگہان فیل مست رستم خان بہادر کہ دلیرانہ می آمد بضر ببان از پا درآمد و نیز از صدہ
توپ و تفنگ بسیاری از ہمراہیان رستم خان بر خاک ہلاک افتادند رستم خان چون
دید کہ روبرو سے توپ خانہ کار پیش نمیرود از ان طرف عنان تاب گشتہ بسمت برانغار
بفوج بہادر خان کہ طرح دست راست بود رسیدہ بجنگ و پیکار پرداخت بہادر خان
زخمی گشت و دفع ان از بہادر خان صورت نہ بست نزدیک بود کہ پاسے ثبات او بلغزد
درین اثناے اسلام خان و از طرف دیگر شیخ میر رسیدہ و او مردانگی دادند و خاک
معرکہ بخون بسیاری از مردم لالہ گون کردند و درین اویزش رستم خان بہادر ہدف تیر قنا
گشت و سپہر شکوہ از دیدن این حال روبرو رہا و دارا شکوہ کہ از قواعد پیکار و قوانین
کار نارسا و مراسم رزم آزمائے و لوازم سپہر اسے بہرہ نہ داشت بعد از تیز جلو سے
سپہر شکوہ خود نیز متعاقب او بسرعت آمدہ روبرو سے توپ خانہ و ہراول لشکر منصور
و ان شدہ از توپ خانہ خود گذشت و از خوف آسیب توپ تفنگ موکب والا
در اضطراب افتاد و تاب ثبات نیاوردہ از ان طرف منحرف شدہ بجانب سمت راست
خود میل نمود و ہراول لشکر دارا شکوہ با فوج مراد بخش روبرو شدہ خلیل احمد خان نیز
حملہ آوردہ دست جرات بجنگ کشود درین اویزش چند زخم نیز بر مراد بخش رسید
و از حملہ راجپوتان اندک عقب رفت خدیو افاق نظر برین حالت نمودہ روبرو سے فیل
سواری مبارک بسمت دارا شکوہ گردانیدند درین اثنا راجپوتان ہتور منش کہ مراد بخش
را ہر بہت دادہ بودند رخس جلالت برانگیختہ بر قلب موکب ظفر پیرا تاختند و جنگ
عظیم در پیوست کہ چرخ بیدا گر از فتنہ ساز یہائے خود اندیشید و از صدمات
بہادران چون بید بر خود لرزید و شہسوار فلک یعنی خورشید عالم افروز بسمت الاس
رسیدہ از بیم اشوب ان خبر و نقل و تامل ورثیدہ نظارگی تماشاے رزم
بود **تفہیم**

زبیداد تیغ جدائی فنگن سرازتن جدا ماند وتن از کفن
دو شمشیر هر گاه می شد علم چو مقراض مید وخت تیرش بهم
جدا باز ره دست با سوبو چو دای که یک پائے افتد درو
شد از تیغ بیداد در یک نفس بری مرغ از روح این نه نفس

مرتضی خان و ذوالفقار خان و دیندار خان ترودات مردانه بظهور رسانیده زخمی شدند
اگرچه ملازمان رکاب خدیو گیهان چقلش با بے بهادرانه نموده داد مردانگی دادند و کارنامه
مبارزت و رزم آزمای بر طاق بلند نهادند لیکن راجپوتان جلالت منش مردانگی با بے
عظیم و سپاه گری غریب بوقوع آوردند چنانچه را بے ستر سال داده و راجه رام سنگه
را تهور و دیگران بپایردی جرات و دلآوری بقول همایون نزد یک رسیده ترودا
رستمانه نموده ره نورد ملک عدم شدند خصوص راجه رام سنگه را تهور که به رومله شهو
بود از همه تقدیم نموده خود را بفیل سواری مبارک رسانیده آثار تهور و جلالت بظهور
آورد و خدیو افاق تماشا بے جرات او مشاهده فرموده ملازمان رکاب سعادت را از قصد
هلاک او منع نمودند لیکن بهادران عقیدت منش نظر بر جرات او ضبط خود نتوانستند
کرد و ان بے باک را بشمشیر هست از پا آورند و بدلیت

چو پروانه خود را ز نذر چرخ نیرد چراغ او بمیسه دبداغ
دارا شکوه از مشاهده این حال و اطلاع برگشته شدن رستم خان و اس بے ستر سال داده
و راجه رام سنگه را تهور که اعتضاد قوی و استظهار مطلق او بودند ستر و گشت و از فرط غم
کمرش بشکست درین اثنا بے محمد صالح الخاطب بوزیر خان که دیوان او بود و یوسف خان
برادر دلیر خان که در شجاعت و مردانگی همسر دلیر خان بود و سیدنا هر باره و اسماعیل بیگ
و اسحاق بیگ پسران علی مردانخان شربت هلاک چشیدند و مقارن این حال چند بان
متواتر از توپ خانه رکاب همایون نزد یک دارا شکوه رسید مانند دیو رحیم که از شهاب
ثاقب بیم خرد و بدول دارا شکوه هراس و خوف مستولی گردید و از غایت بیدلی از فیل
فرود آمده بے سلاح و یاق پا برهنه بر اسب سوار شد ازین حرکت و اضطراب بے
هنگام که از دارا شکوه بوقوع آمد لشکریانش دل از دست داده پراگنده و پیریشان

شدند و راه فرار پیمودند و درین اثنا یکے از خدمت گاران نزدیکی او که ترکش بر میانش نه
 بست هفت تیر قضا گشته از پا درآمد و ارامش گوه چون بهرہ از شجاعت و مردانگی
 نداشت از مشاہدہ این حال بیش ازین تاب مقاومت نیاورده بگام ناکامی مع سپہر
 شکوہ راہ قرار پیش گرفت و منہیان اقبال در طرفتہ العین این مژدہ فرح افزا بعض حضرت
 خدیو افاق رسانیدند و مبشران بخت و دولت نوید نصرت و فیروزی بگوش خیراندیشان
 انداختند صدائے کوس فسخ و فیروزی باوج اسمان رسید و مژدہ مبارک باد از زبان
 اولیائے دولت برآمد هنوز تیغ بہادران فیروزی منش از خون اعدا کہ در او جریح و داد
 بود رنگ الود و جراحت مجروحان عرصہ و غابالتسیام نیامده کہ این نمایان فتح از تمدیدات
 ایزدی بتازگی بمنصہ ظہور رسید **بیت**

قرین شد بہم این دو فتح قریب چو نصر من اسد فسخ قریب

حکم مقدس بظہور پیوست کہ احدی از لشکر منصور تگامشی جماعتی مقہور نکند از عرصہ
 رزم گاہ تا اکبر اباد کہ وہ گروہ مسافت بود کہ بختگان شکر غنیم در ہر گام از زخمہائے کاری
 و جراحت ہائے سخت و فرط حرارت و غلبہ تشنگی فوج جا بجا افتادہ بجان بجان
 افرین دادند و اکثرے در شہر رسیدہ از شہر بند حیات راہ عدم پیمودند و بکشت قادر
 مطلق در چین نیرومند و اندامہ امرائے ایشان و ساچہ ہائے رفیع المکان کہ ہر یک صاحب
 طبل و علم و مالک خیل و حشم بودند و ہزاران ہزار مردم دیگر از طرف مخالف ہر خاک ہلاک
 افتادند از لشکر خدیو گہان خیر از اعظم خان کہ بعد فسخ از غلبہ حدت ہوا قالب ہتی کہ دومی بیک
 المخاطب بہ سزاوار خان و ہادی داخان رسید و لا و رخاں دیگر کسے بکار نیامد و اسیب
 زخم تیر غیر از بہادر خان و ذوالفقار خان و مرتضی خان و دیندار خان و عزت بیگ و محمد صادق
 بدیگرے از عمدہ رسید القصہ و ارامش گویہ پس از انہزام از غایت رعب و ہراس چون سیلاب
 بے قرا گشتہ با سپر خود و چندی از نوکران بوقت شام کہ روز بخت و دولت اورا شام او پا
 رسیدہ بود با کبر اباد آمدہ بمنزل خویش کہ سعادت و اقبال ازان رخت بستہ بود
 درآمد و از فرط نجابت و افعال دراز ابرو و سہامشنا و بیگانہ بر بست و از کمال شرمساری
 بلا زمت حضرت اعلیٰ نیز ز رفت و سہ پاس شب در نہایت بیم و ہراس در انجا بنبر و سہام
 و مہابت حضرت خدیو جہان انچنان بر و لش مستولی گشت کہ از سایہ خود می ترسید

واز در دیوار دهمشت داشت و پیش ازین در انجا صلاح اقامت ندیده او آخر شب
برآمده بجانب شاهجهان اباد روان شد و زوجه خود با بعضی از پر و گیاه و سپهر شکوه را
همراه گرفت و برخی از جواهر و مرصع آلات و پاره اشرفی که در آن سرسبکی و اضطراب
دست قدرتش بر آن رسید همراه برداشت در آن وقت بگی دوازده سوار همراهش بودند
چون لشکر او شکسته و انتظام سپاه او گسسته و اکثری زخمی و بسیاری از شدت
گرمای تاب بودند و مرکب و دواب و خیمه و پرتال هر کدام بتاراج رفته بود و یکپس را
احتمال نبود که باین زودی رو بفرار خواهد نهاد در آن شب احدی رفاقت نکرد صبح آن
پاره مردم بقدر مایحتاج سرانجام نموده باور رسیدند و در سه روز پنجاه سوار ملحق گردید و
بعضی کارخانجات نیز با ویوست و اکثر نوکران قدیم و جدیدش جدا گزیده بدرگاه
خدایو گیاهان رسید و بنا صوب مناسب سرافراز شدند و اکثر خزاین و جواهر مرصع آلات
و کارخانجات و فیضان و اسپان و سایر اسباب شوکت و تجملش در اکبر باد
ماند **منظم**

زر و سیر و مالش بناچار ماند چمن بے خس و گنج بے مار ماند
از دولت عاریت تافت رو فلک داده خویش بگرفت ازو
خدایو فیروز بخت بعد از فتح و نصرت سپاس بقیاس بدرگاه خدیو حقیقی بجاء آورده باریگی
و توزک تمام در خیمه دارا شکوه آمده شرف نزول ارزانی داشتند و تار سیدن
ارو و معلى و افراخته شدن دولتخانه و الادرانجا بسر بردند و تفقعات و مراحم بحال
بادشاهزاده محمد مراد بخش مبذول داشتند بچرب زبانی و لطف و نوازش مرحوم جراحات
های او فرمودند و جراحان و اطباء معالجه او گماشتند و همچنین دیگر زخمیان عساکر منصور
را بر حمت خسروانه مرهم بخشیدند و کشتگان و شهیدان را نوازش فرموده از خاک
برداشتند و بنجاک سپردند و جمعی را که درین نبرد مردان ما مصدر ترددات نمایان شده
بودند و ارادت و عقیدت آنها بر پیشگاه ضمیر و الا جلوه ظهور نموده بود بشرایع عطف
بادشاهانه نواختند و روز دیگر از آن سه منزل نهضت فرموده در عمارات سموگر بر لب
آب جنان نزول فرمودند و ازین منزل عرض داشت مشتمل بر صورت حال و اعتنا و وقوع
صفت ارای بخدمت حضرت اعلیٰ ارسال داشتند و درین مکان محمد امین خان

خلف معظم خان بملازمت رسیدہ باضافہ ہزاری ذات و ہزار سوار کہ از اصل و اضافہ
 چہار ہزاری و سہ ہزار سوار بودہ باشند سرافراز شد و روز دیگر امر سعادت اندوز
 شدند و دہم رمضان المبارک ساحت باغ نور منزل کہ باغ دہرہ مشہور و نزدیکہ لہر آباد
 واقعہ است نزول اجلال فرمودند حضرت اعلیٰ بر عاشرینہ عرصہ داشت جواب بخط مبارک
 نوشتہ بایک قبضہ شمشیر موسوم بعالم گیر مصحوب فاضل خان میر سامان فرستادند آگاہ دلاں
 ہوشیار خرام از ان شمشیر تقاؤل بر عالم گیری نمودہ بعرض والا رسا بنیدند درین وقت نوکران
 مراد بخش از عدم ضبط او در اکبر آباد رسیدہ دست تقاؤل بہال مردم دراز کہ دند حکم
 معلی شامزادہ محمد سلطان و نجابت خان خانخاتان در شہر رفتہ ان ستم پیشگان را از مردم ازای
 بازداشتہ شدہ امن و امان و نوید عاطفت و احسان بابل شہر رسانیدند چہار دہم
 رمضان المبارک خانجہان خلف بزرگ اصفت خان مرحوم کہ حضرت اعلیٰ او را باغولے
 داراشکوہ قید کردہ بعد دور و ز خلاص نمودہ بودند بملازمت حضرت خدیو افاق
 رسیدہ مشمول عواطف گردید و درین تاریخ حضرت اعلیٰ بعضے پیغام بزبانے خلیل اللہ خان
 و فاضل خان فرستادند خدیو گہان جواب پیغام بزبانے فاضل خان فرستاد خلیل اللہ خان
 را در حضور خود داشتہ مصالح لکی در میان آوردند و میر میران خلف خان مشارالہہ نیز
 بملازمت رسید و اکثر امر اتعبیہ ہوسی رسیدہ مورد الطاف شدند چون شورش
 مفسد ان چکلہ متہرا بعرض والا رسید جعفر ولد اسد و دیخان را از اصل و اضافہ بمنصب
 سہ ہزاری ذات و سہ ہزار سوار سرافرازی بخشیدہ برائے انتظام مہام چکلہ مذکور رخصت
 فرمودند و ہزدہم رمضان المبارک شامزادہ محمد سلطان بموجب امر والا بملازمت حضرت
 اعلیٰ رسیدہ کامیاب سعادت گشت و درون قلعہ ارک کسان خود بحفاظت مقرر گردانید
 مردم بادشاہی را برداشت نوز دہم بیگم صاحب آمدہ ملاقات کردند جعفر خان دیوان اعلیٰ
 و دیگر امرا یان فوج فوج باستلام عقبہ فلک رتبہ رسیدند خدیو گہان بارعام دادہ فرمودند
 کہ ہر کس کہ برائے ملازمت اید منع نکنید و حسب الحکم والا بخشیان عظام و میر توکان
 پایہ شناس ویا ولان مرتبہ وان بروفق درجات مراتب و بر حسب تفاوت مناصب
 ہر کدام را در مقام ایستادہ کہ وہ ملازمت کنانیدند و اسے رایان کہ بحسن کفایت و
 کاروائے سر فتراہل دیوان بود با جمیع متصدیان دیوانی و زمرہ اہل قلم و ارباب

محاسبات چہہ ساری عتبہ علیہ گشت و از مراتب ملک و مال بعرض والا رسانید و بدانچہ
 مامور گشت بعل در آورد و درین تاریخ بست و شش لک روپیہ از خزانہ عنایت
 بر او بخش مرحمت گردید پس از نہ مقام ہز باغ مذکور کو بیج منودہ بفرو شوکت و بخت
 و اقبال بر فیل سوار شدہ لوئے توجہ بر سپہا فراختند و غلایق را از مشاہدہ غور شد
 جہاں جہان آراے شہنشاہ جہان و بادشاہ نوجوان دیدہ امید روشنائی پذیرفت
 و جمعیت و اسودگی طرح آشنائی و الفت انگند ساکنان ان شہر چون بیامان لطف
 بیکران و آثار عدل و احسان والا جان تازه یافتند بودند از خورد و بزرگ از ہر گوشہ
 زبان و عادت ناگشت و ند و بلسان جہاں مضمون این مقال ادا نمودند نظم

خدایا ورا مملکت پرور	سکندر سپہا جہاں داو
ز ادم بمیراث عالم تراست	جہاں بادشاہی مسلم تراست
ہمین گوہر سلک ادم توئی	ہمین میوہ باغ عالم توئی
جہاں سر بسر در پناہ تو باد	سر دشمنان خاک راہ تو باد

عمارات دارا شکوی بہ نزول ہمایون زینست یافت و جمعی کثیر از امرای صافہ مناصب
 سراز شدند از انجملہ خلیل احمد خان از اصل و اصنافہ بنصب شش ہزاری
 و شش ہزار سوار و چہار ہزار دو اسبہ سراز گشت و ہمہ امین خان بدستور سابق
 بخد مت میر بخشی گری سر بلند ی یافت پیش ہنہا و خاطر دانا ان بود کہ در ساعت مسعود
 احرار دولت ملازمت حضرت اعلیٰ نمایند و در استر ضائے خاطر ملکوت مناظر
 کوشیدہ و عذر وقوع حوادث در میان اورند و بالکلیہ حجابے کہ حادثہ شدہ سر ترفع
 سازند از آنجا کہ حضرت اعلیٰ ساکمال توجہ بحال خسران مال دارا شکوہ بود و بر عایت
 خاطر او چشم از صلاح دولت پوشیدہ در اصلاح و تربیت ان نہال بے ثمر
 میکوشیدند و ضامنہ نشدند کہ خدیو گہبان بلازمست بکوشند لاجرم بیکم تقاضائے
 وقت خدیو افاق ترک عزم ملازمت نمودند و در خلال این حال خبر اقامت ارا شکوہ
 بشاہ جہان اباد و فراہم آوردن لشکر بقصد جنگ بمسامع والا رسید تہا ان دتا خبر و اکیرا
 صلاح دولت ندانستہ عزیمت بدافعت دارا شکوہ معصوم نمودند و شاہزادہ محمد سلطان
 را دو لک روپیہ انعام مرحمت فرمودہ و کسب را با دگر گشتند اسلام خان را

اتالیق شامزاده و قاضی خان میر سامان را بملازمست حضرت والا و پرداخت مہات
بیوتات و حکیم نصرت خان را کہ بمزاج اقدس آشنا بود براسے معالجہ بقیہ کوفت بعد عطا
سہ ہزار اشرفی مقرر کردند و ذوالفقار خان را بحر است قلعہ کبہ آباد نصب کردہ
ہست و دویم رمضان المبارک از کبہ آباد بعزم شاہجہان آباد نہضت
فرمودند **نظم**

ظفر از یمن نصرتش از یسار فلک یاور و اختر و تخت یار
زمین تابع و آسمان پیروشش بسان جم و شان یکسر و شش

روز اول ساحت بہادر پور بمجموعہ اوقات اقبال گشت و درین روز شامزادہ محمد عظیم
بملازمست حضرت اعلیٰ رسیدہ پانصد مہر و چہار ہزار روپیہ نذر گذارنید حضرت اعلیٰ پیر
قرۃ العین خلافت خوشوقت شدہ در اخوش گرفتند و انواع مہربانی نمودہ نصرت
فرمودند یک روز در ساحت بہادر پور مقام شد از آنجا در عمارات گہات مسامی
نزول و اربع گشت و از آن منزل خاندوران را براسے تسخیر قلعہ الہ آباد کہ سیہ قاسم
بایہوداراشکوہ ہے مضبوط داشت و قاسم خان بہ فوجداری مراد آباد کہ محال مفسد خیر است
و رادست خان احمد بہ داری او دہہ و کشنخ عبدالبقی بہ فوجداری اتاوہ تعین شدند و
اسخ ماہ رمضان المبارک کہ ساحت باغ سلیم پور مضرب خیام والا بود بہادر خان را از
اصل و اضافہ بمنصب چہار ہزاری و دو ہزار سوار نواختہ با جنود نصرت بتعاقب داراشکوہ
تعین فرمودند درین منزل فرخندہ ہلال عید الفطر از افق سعادت طلوع نمودہ عرصہاں
بانو اسے بہجت و شادمانی و لوا مع عشرت و کامرانی نورانی ساخت کوس شادی بلند
از گشت و طنطنہ مبارک باوی بامین ہمایونی تازہ گردید درین روز بہجت افروز
شاہجہان عرف شایستہ خان خلف بزرگ اصفت خان را بخطاب امیرالامراستے و
منصب جلیل القدر ہفت ہزاری ذات و مہمت ہزار سوار و واسچہ و انعام محالی
کہ بہت کرد و دام چن داشتہ باشد سرافراز فرمودند و دیگر بندہ اسے در گاہ والا را
باضافہ مناصب و انعامات نواختند و دلیر خان کہ از نزد سلیمان شکوہ آمدہ بود بملازمست
مقدس سرافراز گشتہ بمنصب ارجمند پنچہزاری و پنچہزار سوار و عبد اللہ خان ولد عید خان

کہ او نیز از ہمراہی سلیمان شکوہ آمدہ بخطاب سعید خانی و عنایت خسروانی سرانہ سازی یافت و عبدالمہدیگ ولد علی مردان خان و اعتماد خان و دیگر امرائے کہ رفاقت سلیمان شکوہ گذاشتہ آمدہ بودند بہلازمت مشرف شدند۔

در بیان قید گردیدن بادشاہ ہزارہ محمد مراد بخش

از آنجا کہ بادشاہان والا اقتدار ظلال حضرت افریدگار بہستند لہذا امر جلیل سلطنت و مشغل نبیل خلافت بسان رتبہ در گاہ الوہیت و مانند درجہ بارگاہ ربوبیت مقتضی عدم شریک و انباز و از سہیم و ندیل مستغنی و بے نیاز است نظم

بے آنکس کہ ظل ذوالجلال است شریکیش چون شریک حق محال است

شہنشہ فرومی باید در استلیم در کیتا بود در خورد و دہیم
چون کار فرمایان قضا منشور خلافت و جهان داری بنام نامی خدیو گیہان رقم اقبال کشیدہ
و ذات قدسی را در سلطنت و شہریاری تفرد و کیتاے بخشیدہ از نیجبت از نقص
مشارکت شرکا مبرا میخوانند و مدعیان شرکت اندیش را حریان نصیب ساخته چہرین دولت
و گلشن سلطنت اورا از نخل بے ثمر و دعوے داران معر میدارند مصداق اینمقال
احوال خسران مال مراد بخش است او از خود سری و بے حوصلگی مدعی و شریک خلافت
بود چہر و تخت و سایر لوازم فرمان روائی با خود داشت چون دید کہ امر سلطنت بخدیو
افاق قرار گرفتہ و زمام حل و عقد امور خلافت بکفایت اقتدار والا درآمدہ عرق سد بہ
پیشانی او حرکت نمود و اغوائے خوش اندگویان و فتنہ جویان ضمیمہ سودا و غرور
و گردید و با وجود فقدان خزانہ و وجہ تنخواہ مواجب سپاہ و در صد و توفیر لشکر گردید
و بعضے امرائے نا عاقبت اندیش را با انواع استمالت بخود کشیدہ با صافہ مناصب
و خطاہا سرافراز ساخت و اسباب شورش و سرکشی سرانجام دادہ خیال ہائے فاسد
بخود راہ داد و در ہنگام نہضت موکب والا از اکیرا باداہمال و زدید و پیغام کرد کہ در بدایت
این شورش قرار چنان بود کہ بعد نسخہ بردار شکوہ خزائن و ممالک با مناصفہ بقسمت دراید
اکنون و عارہ با یغاسے باید اور و خدیو گیہان فرمودند کہ تا حال ہمہ دارا شکوہ با انجام
نرسیدہ بعد اتمام کاران بموجب قرار داد بعلل خواہد درآمد بالفعل بر سر غنیمت باید رفت

مصلحت نیست کہ انچنین خیالات فاسد بخاطر راہ و ہند بہر حال اور استمالت کردند
 واد از اکبر اباد برآمدہ عقب لشکر فیروزی اثر می آمد و در کین فرصت انتظاری بود و
 بعد از فتح برداراشکوہ تا حال بملازمت نرسیدہ بود بخاطر مقدس رسید کہ بہر وقت
 ان بطور و دستگیر کردہ رفع شورش باید نمود بنا برین اندیشہ چہارم ماہ شوال کہ عرصہ
 متہرا مورد سہراوقات اقبال بود دران روز مراد بخش بملازمت رسید بحسن تدبیر اورا
 دستگیر نمودہ خلافت را از شورش و فساد را تیدند و بعد از دو پاس شب اورا بشیخ میر
 و دیر خان سپردند کہ قلعہ شاہجہان اباد بردہ محبوس گردانند و زد و بیم ازین سانچہ را بہ
 جے سنگہ کچواہہ کہ از رفاقت سلیمان شکوہ برخاستہ آمدہ و کرت سنگہ پسرش
 کہ پس از جنگ داراشکوہ بوطن رفتہ بود و رائے رائے سنگہ برادر زادہ راہ
 حبس و نت سنگہ و ابراہیم پسر علی مردان خان کہ بعد از شکست داراشکوہ بمقتضائے
 نادانی سود از زیان نادر استہمراہی مراد بخش اختیار کردہ بودند سعادت استان
 بوس مشرف شدند و دیگر امرائے بادشاہی کہ در سلک رفاقت مراد بخش بودند
 بملازمت رسیدہ خلعت نوازش یافتند و انچنین مجموعہ سپاہ و لشکر یانش کہ سابق
 و لاحق بست ہزار سوار بود بموجب حکم اقدس اعلیٰ بخشیان عظام جوق جوق و فوج فوج
 از نظر والا گذرانیدند ہمگنان بمناسب سب سرافرازی یافتند و خدیوگیہان
 بعد قطع مسافت در باغ اعزا اباد واقعہ شاہجہان اباد رسیدند۔

در بیان بقیہ حکم احوال داراشکوہ

او بعد فرار از اکبر اباد با پنچہزار سوار بتاریخ چہار دہم رمضان المبارک دے شاہجہان
 رسیدہ و قلعہ شہر کہنہ کہ بمناسبت خرابی و بے رونقی شایان نزول او بود مانسند
 چغند بویرانہ فرود آمدہ بقصد سامان جنگ و سرانجام سپاہ اسپان و فیلان و اجناس
 و امتعہ سرکار بادشاہی و امرا ہر جاہر چہ یافت تصرف می نمود و بیلمان شکوہ خلف بزرگ
 خود نوشت کہ از پتنہ بمعہ امرائے بادشاہی خود را در شاہجہان اباد برساند و با امرائے صوبہ
 و فوجداران اطراف نوشتجات فرستادہ نزد خود طلبداشت چون پسرش نتوانست
 و موسم بر فکال رسید بخاطر آورد کہ مہا داز کثرت بارش و دفعہ گل و لاسہا سد

گردد و رسیدن بلاهور که گوشه عافیت است محال شود و مقارن این حال خبر توجه موکب مقدس از اکبر آباد بچائب شاهیجهان آباد شنید لهذا مغلوب تعب و هراس گشته بست و یکم رمضان از دہلی روانہ لاہور شد و بیلان شکوہ نوشت کہ اگر تواندان روسے آب جمنابراہ بور یہ و سہارن پور بجناب استعجال در سہرند رسیدہ بلاہور ملحق گردد و بعد رسیدن در سہرند دست تقدی بر اموال راجہ تودرمل متصدی انجا کہ خود را از دوراندیشی بگوشہ کشیدہ بجانب لکھی جنگل رفتہ بود دراز کردہ قریب بست لک روپیہ کہ در بعضے امکانہ از راجہ مذکور مدفون بود و مردم نشان دادند بر آوردہ متصرف گشت و چون بکنار دریائے ستلج رسید از جمیع گذر ہا کشتیہا فراہم آوردہ بعد عبور از ان دریا کشتی ہا را شکست و غرق نمودہ داؤد خان قریشی را کہ از سرداران عمدہ او بود بالشکر دیگر برگزیدہ تلون گذاشت و چنان بخاطر آورد کہ چون موسم برشگال است و راہبہا از گل و لاسے مسدود است و از طغیان آب دریا پایاب نایاب و کشتیہا مفقود تا آنکہ موسم برشگال نگذرد و راہ صاف و دریا پایاب نگردد و توجہ رایات والا بہمت لاہور صورت نخواہد بہت در عرصہ این مدت بلاہور رسیدہ خزانہ بادشاہی کہ یک کرور روپیہ موجود است قوفاً و توپ خانہ و اسباب تجل بدست آوردہ لشکر جمیع ساز و اما دہ پیکار گردد بدین قصد لشکر بر معابر ستلج گذاشتہ روانہ گشت و ہفتہ ہم نشوال بلاہور رسیدہ داخل قلعہ بادشاہی گردیدہ در اطراف و اکناف ان صوبہ مردم را استمالت نامجات ملاحظت امیر مہنی بروعدہا کے احسان فرستادہ سپاہ ان مرز بوم را از ہر جا و ہر قوم و قبیلہ ترغیب نوکری می کرد و نیز زمینداران و فوجداران ملتان و بہکھر و تہتہ کہ مجموعاً با قطع او متعلق بود و نیز لشکر ہائے پشاور و کابل را کہ بہایت خان ایالت انجا داشت خلعت فرستادہ بجانب خود دعوت می نمود و جہت رانہ بادشاہی و قورخانہ و توپ خانہ و دیگر کار خانجات کہ در لاہور بود دست تصرف دراز نمودہ بیدریغ سپاہ و لشکر میداد و بر تہیہ اسباب کار را بہت می گماشت و در اندک فرصت قریب بست ہزار سوار فراہم آمد و راجہ راجہ روپ زمیندار نورپور کہ قبل از صفت اراکے عساکر والا بہوجب فرمان حضرت اعلیٰ از وطن خود روانہ اکبر آباد شدہ بود وہ میان دہلی و سہرند ملحق گردید

بر فاقہ لاہور رسید و خنجر خان فوجدار بہیرہ و خوشاب فریفتہ افسون او گشتہ نیز
 آمدہ ملاقات نمود روز بروز مواد شوکت و اقتدار افزون می شد اگر یک چند از نہیب
 و رود عساکر منصور بہلت می یافت اغلب کہ جلوس بر سر سیلطنت می نمود و ہموارہ در غروب
 نویمان بارگاہ والا خفیہ نوشتجات می فرستاد و نیز بامراکے صوبجات و راجپوتان کہ
 در اوطان بود و خطوط شورش ہنہا مشتکہ بر تخریر سرکشی و مخالفت با خدیو گیہان می نوشت
 و بہ بادشاہزادہ سلطان محمد شجاع بحکم ضرورت مصالحہ نمودہ حرف دوستی و التیام
 در میان آوردہ مکاتیب مواخات اسالیب نوشتہ او را ترغیب حرکت از
 بنگالہ و تکلیف لشکر کشی و سپہ ارای نمودہ مقرر ساختہ بود کہ چون خود در پنجاب نہیہ
 اسباب شورش میناید او نیز از بنگالہ بواسطہ عزیمت تاملہ آباد برافرازد و مراتب
 موافقت موکہ با بیان در میان آورد کہ بعد حصول مدعا ملک و مال بسادارت قسمت نماید
 افسون دارا شکوہ بجمہ شجاع اثر کرد و او از بنگالہ لشکر کشی نمود چنانچہ در جائے خود بقلم
 خواہد آمد با بجلہ دارا شکوہ اگر چہ بحسب ظاہر در سرانجام سامان نبرد میکوشید لیکن دہلوی
 مغلوب رعب ہراس گشتہ مجاہد بہ عساکر ہمایون از حصہ طاقت خویش افزون میداشت
 و داعیہ رفتن بجانب ملتان و قندہار نمود این معنی را بہ نزدیکان و محرمات خود بر مزوایا
 میگفت و مردم بتفرس میدانستند کہ ہر گاہ موکہ جاہ و جلال باین سمت توجہ نماید
 بے اقدام جرات در پیکار قدم بوادی فرار خواہد نہاد از نہیہت از و اہنگ جدائی میکرد
 چنانچہ راجہ راجروپ بہ بہانہ آنکہ بوطن رفتہ سرانجام سپاہ لشکر و استنالت
 قلوب زمینداران کوہستان نماید رخصت گشتہ جدا شد و بنا بر صلحت پسر و
 وکیل خود را در لاہور گذاشت بعد چند روز پسر او نیز شبی برخاستہ رفت و نیز
 گوروہ را سہ سجادہ نشین بابانانک کہ بالشکر کثیر آمدہ بود بہ بہانہ فراہم آوردن لشکر
 بدر رفت و ہمچنین اکثر مردم جدا شدند و دارا شکوہ انتظار سلیمان شکوہ پسر بزرگ خود
 داشتہ در لاہور اقامت میداشت *

در بیان حبسے اسلیمان شکوہ خلف بزرگ دارا شکوہ

او بعد ہزیمت بادشاہزادہ محمد شجاع بموجب طلبہ دارا شکوہ از قینہ ہارا جبے سنگ

و دلیر خان بتجیل می آمد سه منزل از الہ اباد گذشتہ خبر انہزام دارا شکوہ شنید سنگ تفرقہ و سلک جمعیت لشکرش افتاد و مضطرب سر اسیمہ شدہ ثبات و استقلال از دست داد و راجہ جے سنگہ را طلبیدہ مشورت درخواست کرد و راجہ مصلحت داد کہ چون لشکر ہمراہ داری بصوب دہلی شتافتہ خود را بہ پدر برسان و اگر نتوانی صواب السنہ کہ بالہ ابا مراجعت نمودہ تار رسیدن خبر منفعہ در انجا بسربری چند انکہ سلیمان شکوہ راجہ را تکلیف رفاقت نمود او از عاقبت اندیشی راضی بہمراہی نگشت و صریح جواب ہم نہ داد و بمنزل خود آمدہ باز پیش او نزفت سلیمان شکوہ روز دوم مقام کردہ بدلیرخان بکنش مصلحت کرد خان مشار آمد مصلحت داد کہ بالہ ابا مراجعت نمودہ از دریائے گنگ گذشتہ بشاہجہان پور مسکن افغان رفتہ در انجا لشکر از قوم افغانان و غیر ذالک فراہم آوردہ انچہ صلاح وقت خواہد بود بمحل خواہد درآمد و رفاقت او بشرط تدبیر قبول نمود و راجہ جبینگہ بر این معنی اطلاع یافتہ و لیسرخان را کہ درین صورت محض خانہ خرابی او قبیلہ بود ازین مقدمہ باز آوردہ در عزیمت رسیدن تعبیه خلافت با خود متفق گردانید روز دیگر کہ سلیمان شکوہ بموجب قرار داد بسمت الہ اباد کوچ کرد و لیسرخان عذر کردہ با راجہ در ہمان منزل مقام کرد و ہمچنین دیگر بندہاے بادشاہی و نیز جمعی از نوکران جدیدی او و پدرش کہ در اثناے این ہمہ نوکر شدہ بودند ترک ہمراہی کردند سلطان سلیمان شکوہ از وقوع این حال متحیر شدہ خواست کہ با جمعی کہ ہمراہ ماندہ بودند متوجہ بسمت دہلی شود باقی بیگ مخاطب بہ بہادر خان کہ از نوکران عمدہ دارا شکوہ اتالیق او و سردار لشکر بود رفتن بسمت دہلی پسند نہ کردہ معہ صلابت خان بارہہ کہ او نیز پروردہ دولت دارا شکوہ بود بصوب الہ اباد عنان عزیمت بر تافت درین ایام قریب شش ہزار سوار ہمراہ بود بہفت روز در الہ اباد اقامت داشتہ ہر دم نقش تدبیر بر لوح خاطری بست و ہر نفس بناے عزیمت بر صواب دید ہر کس می گذاشت ہر طایفہ مصلحتی اندیشیدند ہر فرقہ تدبیرے می نمودند راے جمعی بران گشت کہ در الہ اباد در حل اقامت انداختہ ان حدود دپتنہ در ضبط باید آورد و برخی صلاح میدادند کہ در پتنہ رفتہ با محمد شجاع طرح صلح و الفت باید انداخت و باتفاق یکدیگر مہنگا مہ شورش گرم باید ساخت و سادات بارہہ کہ عمدہاے دارا شکوہ بودند و

در میان دواب وطن داشتند صلاح میدادند که در میان دواب رفته براه سهارن پور
و بوریه به پنجاب باید رفت سلیمان شکوه که از اختلاف مشورت حیران بود این مصلحت
را از همه بهتر دانست چون که دارا شکوه هم با و نوشته بود که بهر حال از آن طرف گنگ
امده براه بوریه خود را به پنجاب رساند از نخبست زیادتی اموال و کارخانجات و بعضی از
پردگیان در قلعہ الہ آباد گذاشت و سید قاسم بارہہ را کہ از عمدہ نوکران دارا شکوه
حکومت و حراست آن قلعہ داشت ہما نجا گذاشته از دریائے گنگ عبور نمود و سٹ
منازل می نمود و در ہر منزل نوکران خود و پدرش جدائی شدند و سلک جمعیت از ہم می
گسخت تا آنکہ بہ پرگنہ ندینہ کہ باقطاع بیگم صاحب تعلق داشت رسیدہ کہ ورے انجا
بامتعلقانش قید کردہ دست تطاول بمال سکنة دراز نمودہ زیادہ از دولک روپیہ بہت
اورد و ازین منزل صلابت خان بارہہ از وجہا شدہ روانہ ورگاہ والا گشت چون
سلیمان شکوه در پیچ گذر محال عبور از دریائے گنگ نیافت بہوانی داس دیوان
بیوتات را کہ بامر زبان سری نگر معرفت داشت نزد او فرستاد و کشتیہا برائے
عبور از آب گنگ از دستداد نمودہ در چاندی اقامت داشت درین اثنا امیرالامرا
فدائے خان باجنود فیروزی رسیدہ محاذی فرود آمدند سلیمان شکوہ تاب مقاومت
نیاوردہ و مغلوب لشکر ہراس و یاس گشتہ و کوہ سری نگر را مان خود اندیشیدہ از
چاندی کوچ کردہ بجانب سری نگر رفت کسان راجہ امده اورا بکوہستان بردند و راجہ
خود نیز امده ملاقات نمودہ اظہار کرد کہ ولایت من جائے مختصر است گنجایش لشکر می کہ
باشما است ندارد و معہذا راہ عبور اسپ و فیل و دیگر دواب نیست اگر بودن شما اینجا باشد
سپاہ را مرخص کنند و با اہل و عیال و معدودے از نوکران بسر برند باقی بیگت و خان
کہ برض سخت مریض بود و خصت شدہ جدا شد و بعد از برآمدن کوہستان قالب تہی
کرد و سلیمان شکوہ کہ ورے پرگنہ ندینہ را کہ سید بیگناہ بود با غوائے فتنے
سازان از ہم گذرانید و بعد ہفت ہشت روز کہ مشورت در چارہ خود می کرد و برفق
سری نگر بعنوانے کہ مرزبان انجا میگفت متفکر بود نوکرانش از بہبود حال او نومید گشتہ
بودند و در کوہستان کہ راہہا با خستیار زمیندار بود جدا نمیتوانستند شدہہ با اتفاق
خاطر نشان او تھا نمودند کہ رفتن سری نگر بطریقے کہ مرزبان یعنی راجہ میگوید خلاف

این حزم و احتیاط است چون لشکر منصور با نیطرت گنگ عبور نمیتواند کرد
 بالفعل اینطرف احدی راه نداشت از راهی که آمده ایم بسمت اله آباد مراجعت نمایم
 و از جانب سید قاسم باره قلعہ دار اله آباد خط گذرانیدند که محمد شجاع از بنگالہ آمده
 قصه اله آباد دارد و شاهی برگشته باله آباد بیاید و در صورت سلیمان شکوه فسخ عربیت
 سری نگر نموده از زمیندارانجا عذر خواست و بر خه از جواهر مرصع آلات با و داده برای
 که آمده بود بسمت اله آباد برگشت و باز در پرگنه ندینه رسید مردمانش که بجهت صلاح
 کار خود این مشورت داده بودند فرصت یافته اکثری جدا شدند همگی مقصد سوار
 با او ماند آنها نیز در فکر جدا شدن بودند سلیمان شکوه از برآمدن کوہستان پشیمان شده
 دانست که باین نط که صورت حال لشکر چنین است باله آباد نمیتواند رسید بالضرور
 از انطرف باز عزم سری نگر کرد و از ندینه معاودت نموده راهی گشت قاسم خان که تازه
 براد او را در سیده بود بقصد دستگیر گردنش در ندینه آمد پیش از رسیدنش سلیمان شکوه
 کوچ نموده افتان و خیزان به پای کوه سری نگر رسید و درین روار و تمامی همراهانش جدا
 گزیدند و زوجه و چندی از پر دگیان و خلاصه جواهر مرصع آلات و اشرفی در آن سرایگی همراه
 او رسید و کسان را جہ آمده او را در سری نگر بردند.

در بیان جلوس حضرت یو جهان بر و رنگ خلافت جهان بینی

چون حکمت کامله حضرت افریدگار دانائے بنان و اشکار اقتضای ان مینماید که در هر مرتبه
 که حال روزگار باختلال گراید و مزاج زمانه از منہج اعتدال انحراف یابد بنا بر تجدید نظام کفر خا
 عالم کون و مناد و زینت پذیری این دیر کهن بسپارد افتر خلافت و فرمان روائی برفق
 بختیاری گذارد و زمام اختیار سلطنت و جهان کشائی بقبضه اقتدار جهان داری سپارد
 تا ملک و ملت در خلل و فتنه از غل و نقصان امین گردد و سپاه در عیت در پناه سایه
 محافظت ملایم باشد و قیام بر سریر دولت باین نیست گذارد که احکام شریعت بر کسی
 نشاند و خلعت فرمان روائی باین قصد پوشد که بر منگان وادی احتیاج را تشریف
 عطا و احسان پند بکس و دانش و بینش خریدار متاع هنر و متددان جوهر نهندان
 باشد هر کشور صورت بیاسن نبیند و دانش مورد شود و هم دار الملک حتی از وجود

مسعودش رونق پذیرد و بہ تنظیم او امر الہی لوائے عزت و عظمت برافرازد و بجوہر
مفاخر ولای معالی ممالک را بیاید و از آنجا کہ بوارق این مجاہد و لوا مع این محاسن از
آغاز طلوع صبح ولادت از پیشانی نورانی ان مشمول عواطف یزدانی واضح و لایح بود
لاجرم کارکنان اسمانی باقتضائے حکمت ربانی پیوستہ ابواب حصول امال و امالی
بر روی روزگار فرخندہ انار می گشودند و اسباب جمیع توکامرانی و تمہید موجبات خلافت
و جہان بینی مینمودند بخت ہوا خواہ بود و تخت چشم براہ روزگار دیدہ امید بر شاہراہ
نہادہ انتظار می برد و چون در ترصد وصول این عید دل انس روز روز می شمرد روز
مبارک جمعہ غرہ ذی قعد سال ہزار و شصت و ہفت ہجری مطابق یازدہم مرداد
الہی در عمارت دل نشین باغ اعزا باد مصرع

کہ ہمچو روضہ جنت مدام خرم باد

کار پردازان اشتغال سلطنت بساط نشاط گسترده جشنی والا و مجلسی دل کشا ترتیب
دادند و ابواب عیش و طرب بر روی عالمیان کشادند نظم

جہان مجلس اراے از سر گرفت زمین را نگین دار در زر گرفت

چو گل عالمی ساز عیش و طرب فراہم نمی آید از خندہ لب

بعد از انقضائے پانزدہ گہری و بست و دوپل شہنشاہ کام بخش با بخت بیدار
و دل ہوشیار بر تخت سلطنت و سریر فرمان دہی جلوس اجلال فرمودہ پایہ افزائے
اورنگ و دیہم شدند نظم

برآمد بر اورنگ کشا ہنشی شرف دادش از فضل الہی

شہنشاہ شد زینت افزای تخت وطن کرد اقبال در پائے تخت

چو از پائے او تخت انسر گرفت با فلاک خود را برابر گرفت

صدائے نقارہ شادمانہ و نوائے کوس طرب بنوازش گوش دولتخواہان برخاست

و اہنگ زمزمہ تہنیت و گلبانگ ترانہ غنا از حضار محفل بہشت مشاغل بر اندام

رفیع القدر و نوینیان اخلاص نہاد تسلیمات مبارک باد بجا آورده در خور رتبہ و منزلت

دران نجستہ محفل بر اطراف سریر گردون مصیر صفت کشیدند و اورنگ والا پایہ

اسمان سایہ از جلوس مقدس سعادت پذیر گشت و تاج ہفت حرکی از فرق فرق

سا کا میاب نوازش گردید و از خلعت خانہ افضل جاہائے رنگارنگ خلعت
ہائے گوناگون زینت بخش قامت اہل انجمن گردید و از زرباشی و بخشش دامن آرزوے
کا بحیوان مال مال نقد مراد گشت نظم

دران محفل از بذل شاہکشی
دل و دیدہ پر گشت مخزن تہی
شد از بخشش شاہ والا گھر
جگر گوشہ بحر و کان نہ بدر
ز خلعت دران بزم گردون باس
چو غورشید شد خلق ز رین لباس

از انجا کہ خدیو افاق بحکم اقتضائے وقت لوازم این جشن مختصر قرار دادہ اکثر مراسم
کہ لازمہ سیرادیکست بجلوس ثانی حالہ کردہ بودند درین جلوس میمنت مانوس سکہ
و خطبہ و تعین لقب اشرف الملک نیاوردہ موقوف داشتند و امرائے نامدار و نوینیان
عالی مقدار چون وقت تقاضائی کرد و پیشکش ہائے لائق این بزم فرخندہ و جلوس
نخستہ نتوانستند سرانجام نمود و نذرے درخور حال گذرانیدہ سامان پیشکش ہنگام
فرست کہ خاطر از ہم اعا دی پر داخستہ اند قرار دادند و درین جشن والا شاہزادہ
محمد اعظم را کہ تا حال منصب نیافتہ بود بمنصب دہ ہزاری و چار ہزار سوار سرافراز فرمود
و اکثر امرا با صافہ مناصب و عطائے خلعات و اقبال و اسپان و دیگر عطایا و مراتب
گوناگون سرافرازی یافتند میرسلطان حسین ولد اصالت خان بخطاب افتخار خان و
میر ابراہیم حسین برادرش بخطاب ملتفت خان چہرہ امتیاز برافروختند و درین وقت
بمرض مقدس رسید کہ ابراہیم خان ولد علی مردان خان ارادت گوشہ نشینی دار و لهذا
شصت ہزار روپیہ سالیانہ او مقرر کردہ از منصب معزول نمودند اگر چہ سابقا میرالامرا
با فواج و تاجہ تعین شدہ بود کہ بہر دوار رفتہ نگذار د کہ سلیمان مشکوہ از اب
گنگ عبور نماید درینو لاچارم ذی تقد بنابر مزید احتیاط شیخیر و ولیر خان
وصف کلن خان را تعین بنمودند کہ اگر سلیمان مشکوہ از جائے فرصت
گذشتن گنگ یا بدین لشکر منصورہ درین روسے اب جہنا بودہ سد
راہش شوند و نہ گذارند کہ این طرف دیائے جہنا عبور تواند
کرد

در بیان نهضت موکب مقدس دفع داراشکوہ پنجا و لای پنجاب

چون خاطر جهان کشتی از جشن مسرت اندو و جلوس والا برادره نگ جهانبانی و انتظام مہام مالک و امور سپاہ و رعیت و تعیین افواج بر سر سلیمان شکوہ انقراغ حاصل نموده عزیمت توجہ رایات ظفرایات بجانب پنجاب بجہت دفع فتنہ داراشکوہ مصمم گردید و تاخیر دران باب منافی تدبیر مینمود تا آنکہ موسم برشکال بود و از کثرت آب و وفور گل و لائے عبور عسا کر جهان کشتی متعسر بل متعذر و بر تقدیر طے مسالک قطع مراحل گذشتن از آب ستلج و بیابان فقدان کشتی و عدم پایاب و با وجود مانعت و مدافعت غنیم در تصور و خیال ہمگان نیکنجد و قطع نظر ازین مراتب چون موکب والا درین سال تعب و محنت کمال کشیدہ مسافہتہائے بعیدہ پیمودہ بودند بے آنکہ روزی چند تنگن و اقامت واقع شود و سپاہ منصورہ از رنج سفر و یاق براساید این یورش بغایت صعوبت داشت و اکثر عمدان نیز درین موسم تجویز حرکت نیکر و ند نظم

مندزین اسپان لشکر مہنوز عرفناک و اسپان لاغر مہنوز

نیاسودہ از بار خستہ تنی نرستہ ہم ازہ سنج رہ توسنی

آنحضرت راے ظاہر بینان و کنکاش عاقبت گزینان منظور ندا شستہ تبعلیم سرودش غیب از باغ اعز اباد ہفتم ذی قعد مطابق مہد ہم امر و اد قریب بصبح کہ وقت ظہور افوار فیض آسمانی و محل ورود الطاف ربانی است پاسے عزیمت در رکاب دولت گذاشتہ بجانب پنجاب نہضت فرمودند درین روز جعفر خان از اصل و اضافہ بمنصب شش ہزاری و شش ہزار سوار و اسپیہ و بھوبہ داری مالوہ سرانندازی یافت و از پیشگاہ خلافت رخصت شد و نامدار خان خلف بزرگ او بعنایت نقارہ ممتاز شدہ معہ میرزا کاہ مگار برادر کہین ہمراہ پدر دستوری یافت چون خدیو عالم بعد قطع منازل بکرنال رسیدند بہ سبب کثرت آب و خلاب از شاہراہ بہست بین متوجہ شدند کہ از راہ بالا کہ گل و لائے کم نشان میدادند قطع مراحل شود و در منزل اندری از روے عرضداشت بہادر خان کہ بتعاقب داراشکوہ و تنین شدہ بود و برگذرتلون دریائے ستلج رو برویے لشکر مخالفت قیام داشت حقیقت عبور لشکر منصور از دریائے مذکور بعرض مقدس

رسید تفصیل این خبر را نیست که چون داود خان که با استحکام گذر تلون اتهام داشت
 بموجب طلب داراشکوه روانه لاهور شد بهادر خان بدلات زمینداران به روپیه
 بیست بالائے اب واقع است رفته بست و پنج منزل کشتی که بر عرابها همراه داشت
 اماده گردید یکپاس شب مانده قریب هشتصد کس از همراهان خود با نظرت گذرانیدان
 بهادران از کشتیها فرود آمده و توپ خانه که همراه داشتند پیش رو کرده بجانب مخالفان
 غفلت مغش که از طرف داراشکوه در آنجا بودند روانه شدند آن گروه تاب شب
 نیاورده و بگرای وادی فرار گشتند و این نهنگان دریای شہامت بجای مخالفان
 رفته فرود آمدند و آن مقهوران در تلون رسیده بخذولان دیگر اطلاع دادند آنها را نیز
 قرار اقامت نماند و از گذر مذکور برخاسته روانه سلطان پور شدند و دیگران نیز از
 جابجا برخاسته مجموع در سلطان پور فراهم آمده صورت حال بداراشکوه نوشتند و
 خلیل اسد خان که نزد یک سرلای رانے ریان منزل داشت یکپاس شب گذشته
 خبر عبور بهادر خان از دریاشنید بلا فرصت کوچ کرده مہم ذی فقد در روپیه رسید
 به بهادر خان ملحق گردید و باتفاق یکدیگر لشکر از آب گذرانیدند مہم ذی ايام از در آمدن
 سلیمان شکوه بکوه سری نگر بموقف عرض والا رسید و شبنمیر و دلیر خان که براسے انشا
 طرق اوتغین شده بودند بدرگاه والا رسیدند لهذا فرمان عالیشان بنام امیر الامراء
 گشت که از کنار اب دریای گنگ برخاسته در اکبر آباد ببلاز مست شاهزاده
 محمد سلطان برسد و بندگان خدیو زمان بعد قطع مراحل بست و پنجم ذی فقد در ساحت
 روپیه بر کنار دریای ستیج نزول اجلا فرمودند درین منزل مہاراجه جسونت سنگ
 که بعد از واقع جنگ اوجین بوطن رفته بود بصدارت مہاراجه سنگ آمد و جین نیاز
 بر زمین عبودیت سوده پانصد اشرفی و ہزار روپیه برسبیل نذر گذرانیدہ مورد عطف
 والا گشت و خلعت خاصہ و یک زنجیر فیل مزین بگل زربفت و ساز نقرہ با مادہ و شمیر
 مرصع و کرد و دام انعام مرحمت گشت و بعد از دوسہ روز رخصت فرمودند کہ تا
 معادوت رایات عالیات بدار الخلافہ شاہجہان آباد اقامت در زد و مہاراجه سنگ
 و دلیر خان و عقب آنها صف شکن خان از حضور والا رخصت شدند کہ بنیل اسد خان
 و بہادر خان پیوستہ متوجہ فتح داراشکوه شوند در منزل گرہ رسانند کہ خلیل اسد خان

و بها در خان بعد از کوچ از کنار دریا روانه شده بودند راجه بجه سنگه و دیگر امرای بنام
 بزد و ملحق گشته از آنجا بدفع شورش دارا شکوه پیشتر روانه شدند.

در بیان فرار دارا شکوه از لاهور بجانب ملتان بجلت تمام

چون خبر گذشتن خلیل اسد خان بها در خان بالشکر منصور با سانی و سهولیت تمام از دریائے
 ستلج پدارا شکوه رسید بارکان لشکر خود که از گذر تلون برخاسته بودند نوشت که در
 سلطان پور توقف کنند و داؤد خان را نقین نمود که بر دریائے بیاہ رفت و اقامت و زرد
 اگر صلاح باشد از بیاہ گذشته بالشکر سے که در سلطان پور است یکجا شده بحار به
 و در آنجا عساکر منصور پر داند داؤد خان در گویند وال رسید بحسب صلاح لشکر از
 سلطان پور پیش خود طلب داشته و آنست که مقابل جنود فیروزی از اندازہ طاقت
 افزونست حقیقت حال را پدارا شکوه نوشت بنابر آن دارا شکوه لشکر کثیر و توپخانه
 فراوان همراه سپهر شکوه داده در گویند وال فرستاد که گذر بایک دریائے بیاہ
 مضبوط نماید چون خبر قرب عساکر فیروزی و نزول بایات عالیات در روپه پدارا شکوه
 رسید در لاهور تاب اقامت نیاموده و بوادای فرار نهاد و جمیع ذخایر و حسنذین
 لاهور از استخفی و روپیه و طلا و نقره غیر مسکوک که مجموعہ زیاده از یک در روپیه
 بوده باشتند با نفایس استعدادهای جناس کار خانجات بادشاهی که همراه توانست برداشت
 و اکثر توپها و سایر اسباب توپخانه بر کشتیها و دواب بار کرده بست و دویم
 ذی قعد با چهارده هزار سوار از لاهور روانه ملتان گردید و سپهر شکوه را از گویند وال نزول
 خود طلبداشت و بداد خان نوشت که چند روز در گویند وال بوده کشتیها را خسته
 و غرق کرده برخاسته بیاید چون این خبر بخلیل اسد خان و راجه بجه سنگه رسید
 خوشوقت شده حقیقت با بدرگاه والا عرضداشت نمودند و جمعی را بر سبیل تعجیل
 به گویند وال فرستادند که تا رسیدن جیوش فیروزی کشتیها را اطراف و نواحی و
 اماکن بالاس آب که از تضييع و اتلاف اعادی سالم مانده باشند بهرسانند و طاهر خان
 و نوری بیگ و امام قلی و غیره را بلاهور فرستادند که آنچه از اموال دارا شکوه و نوکرانش
 مانده باشند بدست آورند و نگهبانی شهر لاهور که از حاکم خالیست و استمالت مکنند

انجام نایند ششم ذی الحجہ طاہر خان و دیگران داخل لاہور شدند و خلیل اسد خان راجہ جے سنگہ
 با دیگرے امرا دہم ماہ مذکور کہ روز عید انصحنی بود در طاہر لاہور رسیدہ خیمہ زدند کشتہ نوکران
 دارا شکوہ کہ از وفارقت گزیدہ بودند آمدہ ملحق شدند و فرمان عالیشان صادر شد کہ امرائے
 مذکور داخل لاہور نشدہ و توقف نہ کردہ تعاقب دارا شکوہ نمایند و اورا ہیچ جا مجال دنگ
 نہ دہند خلیل اسد خان و راجہ جے سنگہ یازدہم ذی الحجہ کوچ کردہ و را چہرہ انطرف لاہور
 منزل کردند و برائے انتظام لشکر یک روز مقام کردہ روانہ پیشتر شدند +

در بیان نہضت موکب مقدس کابن ملتان بتعاقب دارا شکوہ

بعد نزول موکب علی در ساحت روپر چند روز در ان مکان اتفاق اقامت افتاد و جشن
 عید انصحنی ہما نجامست بخش خاطر اقدس گشت شانزدہم ذی الحجہ از دریا عبور فرمودہ
 منزل بمنزل قطع راہ نمودند و بوسیلہ عرضداشت خلیل اسد خان و راجہ جے سنگہ
 در اثنائے راہ راجہ ماجروپ کہ از دارا شکوہ منحرف شدہ بوطن خود رفتہ بود بعتبہ
 خلافت رسیدہ سعادت اندوز ملازمت گشت و بعطائے خلعت و از اہل و اضافہ
 سہ ہزار و پانصدی ذات و سہ ہزار و پانصد سوار سرافرازی یافتہ بہ تہانہ داری
 چاندی سرحد ولایت سری نگر متعین گشت کہ بضبط و بند و بست برون کوہستان و
 اسناد راہ بر آمدن سلیمان شکوہ و در آمدن مردم نزد او پیر دازد درین ایام مندا اینخان
 برادر بزرگ بہادر خان کہ بفوجداری سہارن پور در میان دو آب قیام داشت آمدہ ملازمت
 اقدس سعادت اندوز گشتہ رخصت شد کہ نزد خلیل اسد خان رفتہ بتعاقب دارا شکوہ برو
 و عبد اللہ بیگ ولد علی مردان خان بختاب گنج علیخان سرفراز ی یافتہ داخل فوج حضور
 گردید و جمعی کثیر از نوکران دارا شکوہ و محمد صادق بخشی از وجہا شدہ بدرگاہ اسمان جاہ
 رسیدہ بتناصب سرافراز شدند و خنجر خان فوجدار بہیرہ از رفاقت دارا شکوہ مفارقت
 نمودہ بملازمت اشرف رسیدہ بفوجداری کوہستان پنجاب متعین گردید القصد خدیو چٹان
 بعد قطع مرسل بست و دویم ذی الحجہ بردیائے بیاد نزول اقبال فرمودند اردو
 علی از راہ جسر و خدیو گہبان بخشی از دریا بیاہ عبور کردہ بست و چہارم ذی الحجہ

ہیبت پورپتی منجم سراوقات اجلال گشت دین منزل از عرضداشت خلیل اسدخان و دیگر امرا بعرض اقدس رسید کہ داراشکوہ با چارہ ہزار سوار و توپ خانہ بسیار و سامان پیکار بملتان رسیدہ ارادہ ان دارد کہ در انجا اقامت ورزیدہ اما دہ مجادلہ گردد ہذا از ہیبت پورپتی مقرر گشت کہ بطریق ایلیغار متوجہ ملتان شوند ازین منزل شاہزادہ محمد اعظم محمد امین خان میر بخشی و اعتماد خان و رائے رایان متصدی معاملات دیوانی و بعضی کارخانجات در لاہور فرستادہ خیمہ مختصرے برکاب گرفتہ بست و پنجم ذی الحجہ از ہیبت پورپتی ایلیغار فرمودند و راجہ جے سنگہ از لاہور آمدہ ملازمت نمودہ رخصت وطن یافت و فدائے خان بموجب حکم از نزد خلیل اسدخان بدرگاہ والا رسیدہ بفوجداری او دہ گور کہہ پور از اصل و اضافہ بمنصب چارہ ہزاری ذات و چارہ ہزار سوار سرانہ رازی یافتہ رخصت گشت بست و نہم ذی الحجہ ساحت موضع مومن پور مضرب خیام اقبال گردید درین منزل بمسامع اجلال رسید کہ داراشکوہ بستماع خبر توجہ موکب والا در ملتان ثبات نورزیدہ بست و پنجم ذی الحجہ بعد ہشت مقام بست و دو لک روپیہ از خزانہ ملتان بدست آوردہ بست بہکھر فرار نمود اکثر توکرائش ہمراہی اختیار کردہ مفارقت گزیدند و حاجی خان بلوچ با جمعی بر سر کشتیہائے خزانہ رسیدہ میخواست کہ سدراہ شود باکسان داراشکوہ اورا اندکے او نیز شش رو دادا غرالا مر از عہدہ ممانعت ننوائت برآمد بعد معرض این کیفیت خدیو گیہان از مومن پور ایلیغار موقوف کردند حکم والا صادر شد کہ صف شکن خان میراتش تقاب نمودہ داراشکوہ را از مالک محروسہ برادر و جماعت او ذیکان وغیر ان کہ مجموعہ شش ہزار سوار بودہ باشد ہمراہی خان مذکور مقرر گشت و بست ہزار اشرفی بجہت تنخواہ سپاہ مرحمت گردید و فرمان عالیشان بنام خلیل اسدخان صادر گشت کہ تا رسیدن موکب والا در ملتان توقف نماید ہفتم محرم سنہ ۱۰۸۵ دریاے راوی و چناب کہ یکجا میرود مسکروہے ملتان مضرب خیام والا گردید خلیل اسدخان و بہادر خان و طاہر خان و سایر امرا کہ پیشتر رفتہ بودند بعزب اطبوس والا مشرف شدند و شیخ موسے گیلانی کہ از طرف داراشکوہ حکومت ملتان داشت سید عزت خان کہ از توکرائان عمدہ داراشکوہ بودند باستلام عتبہ خلافت سر بلندی یافتند و سید عزت خان بعطائے خلعت و منصب سدہ ہزاری ذات و پانصد سوار سرافراز

گشت اگر چه صف شکن خان به شش هزار سوار بتعاقب داراشکوه سابقا تعین شده بود لیکن در نیولا بنا بر مزید احتیاط شیخ میرامعه دلیر خان و دیگر امرائے که مجموع نهم هزار سوار بوده باشند خنجر خاصه معه علاقه مروری و یک لک روپیه انعام مرحمت فرموده تعین نمودند که باتفاق صف شکن خان داراشکوه را از ممالک محروسه برارند نهم محرم الحرام بزیارت روضه منوره فیض امین عارف صمدانی قطب ربانی شیخ بهار الدین ذکریا ملتانی قدس اسد سره العزیز تشریف برده استمداد همت و استفاضه انوار توجه نمودند و بوقت آمدن در فتن از در فشان جیب مراد مساکین برامودند در آن ایام فرمان والا شان بنام شاه نواز خان که تا این زمان در قلعہ بہمان پور محبوس بود صادر فرموده از اصل و اصناف بمصوب شش هزار روپیه ذات و شش هزار سوار از انجمله پنج هزار سوار دوا سپہ سرافراز فرموده بصوبہ داری گجرات کہ تاحال بتصرف کسان مراد بخش بود تعین کردند و لشکر خان را از صوبہ کشمیر تغیر کرده بصوبہ داری ملتان نواختند +

در بیان معاودت موکب مقدس از ملتان بجانشاہ بہمان آباد بدفع شورش محمد شجاع

در زمان بودن نواحی ملتان از روسے نوشتجات واقعہ نگاران بعرض اقدس رسید کہ محمد شجاع باغخانے داراشکوه اندیشہائے باطل بخود راه داده در بنگالہ لشکر فراہم آورده و اسباب پیکار سامان کرده بعزم مجادلہ روانہ شدہ از نیجبت حضرت خدیو گہان افواج قاہرہ بتعاقب داراشکوه بجانب بہکھر تعین کردہ دوازدهم محرم سنہ ۱۱۸۵ از ظاہر بلکہ ملتان بمست شاہ بہمان آباد نہضت فرمودند ہمگی پنچ روز و ہرز دیکہ ملتان اتفاق اقامت افتاد درین تاریخ حاجی خان بلوچ کہ از عمدہ زمینداران ملتان بود باستلام عتبہ مقدس فایز گشت و بنایت خلعت و قیل و اسپ سرانماز شدہ یوٹن مرخص گردید و ریاست بہانکشا بعد قطع مراحل بست و چارم محرم در ساحت اچہرہ نزدیکی لاہور نزول اقبال فرمودند امرا کہ لاہور بودند سعادت اندوز ملازمت شدند بست و پنجم از اچہرہ بر میل کوہ مشکوہ سوار دولت شدہ براہ شہر لاہور رایت توجه برافراشتند بعد رسیدن

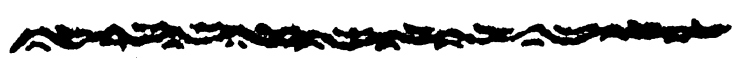
بر دروازه هتیه پول قلعه مبارک لمح سواری توقف فرمودند قلعه را بنظر احتیاط ملاحظه نموده
عنان اقبال منعطف ساختند و در مسجد جامع وزیر خان که در اثنا کے راه واقع است
فرود آمده نماز ظهر با جماعت گذرانیده نزد یک سردار پاس در ساحت باغ فیض بخش المشو
بغالامار نزول فرمودند درین منزل خلیل امرد خان بصوبه داری لاهور و یک که در دام انعام
سرافراز شد و میر میران خلعت او که خطاب میر خانی یافتہ بود و یفوجداری کوهستان
پنجاب مقرر گشت و بجہت نظم و نسق ہما ت صوبہ پنجاب ورقاہیت واسودگی سپاہ
کہ در سفر نقب کشیدہ بودند روزے چند مقام شد حاجی بقاکہ از جانب بادشاہ ہزادہ
محمد شجاع تہنیت نامہ آوردہ بود و بعلطائے خلعت و انعام سرافراز گشتہ خصت انظرون
یافت چون از نوشتہ صف شکنان کہ بتعاقب دارا شکوہ متعین بود حقیقت کار طلبی
نوری بیگ و امام قلی اغر بعرض والار رسید اولین را بخطاب ترکناز خانی و دومی را بخطاب
اغرخانی سرافراز فرمودند و قباد خان از کومکیان شیخیر بصوبہ داری تہتہ از اصل اضافہ
بمنصب چار ہزاری و سہ ہزار سوار سر ہند از گردید سلخ محرم الحرام از باغ فیض بخش
بصوبہ شاہجہان اباد ہنضت شدہ پنجم صفر از دریائے بیابہ براہ جسر عبور فرمودند بعد
قطع مراحل در سہرند رسیدہ در عمارات باغ نواحی سہرند نزول اقبال واقع شد و پیشکش
راجہ تودرمل از نظر گذشت و درجہ پذیرائے یافت شانزدہم عرصہ تہانیر مضرب خیام
اقبال گشت و شیخ عبد الکرم از تغیر راجہ تودرمل بہ تنظیم ہما ت چکلہ سہرند مقرر شد بہت و
چہارم صفر ساحت باغ اعزابا و از نزول اشرف غوری و طراوت یافت مہاراجہ جیونت سنگ
کہ بموجب حکم اقدس در شاہجہان اباد اقامت داشت و دیگر ہندائے سعادت ملازمت
در یافتند چہارم ربیع الاول مطابق ہم از چون ساعت داخل شدن دولتخانہ قلعه مبارک
نیک بود و شہنشاہ چہارم نخست بشکار گاہ توجہ نمودہ نشاط اندوز شکار شدند بعد از مرحبت
قریب دو پاس از روز گذشتہ بہ باغ مسند باری کہ پائین شہر و باغ اعزاباد واقع است
نزول سعادت نمودہ ساعتی با ستراحت گذرانیدند و آخر روز با بخت فیروز و
اقبال عد و سوز چون خورشید جہانتاب و بدر عالم افروز کہ بر اوج سپہر براید بر نیل کویہ شکوہ
بدیع منظر تہنیت زرین بر پشت ان نصب گردیدہ بود سوار دولت شدہ لوائے
عزیمت بصوبہ مصر اقبال بر افراختند تقاریرے نشاط شادی بنوازش در آمد

وغیر یو بل وکوس وکرتا و غیر طنطنه شوکت و غلغلہ حشمت و رگوش روزگار پیچید و گیتی
خدیو ہمنان نصرت و ظفر از میان بازار شہر عبور فرمودند چون وقت نماز عصر رسیدہ
بود مسجد جامع پر تو نزل انگندہ نماز جماعت ادا کردہ از انجا سوار شدہ دونیم گہری
روزماندہ قلعہ مبارک از فرزند دل امشرف سرکوب حصار افلاک و شرافت بخش
مرکز خاک گشت ۔

در بیان جشن زن حضرت خدیو گہبان خداوند چہسان

درین ایام فرخندہ فرجام کہ سال چہلم از عمر گرامی صورت انجام یافتہ آغاز سال چہل
و یکم بحساب شمسی مبارکی و فرخندگی گردیدہ جشن وزن بامین مقرر و رسم معہود
صورت انعقاد یافت ہفتم ربیع الاول مطابق دوازدهم ذیماہ الہی سلسلہ بزمی والا
و جشنی دلکش ترتیب یافتہ در ایوان گردون اساس غسل خانہ والا اوایل روز کہ ساعت
میمنت قرین و میزان فلک را چشم بر زمین بود کفہ ترازو از گوہر عنصر مقدس گران بار قدر
و شرف گشت وان پیکر دولت و سیل اقبال را کہ از فرط بزرگی و عظمت با گوہر جابہا
پاک و جواہر و خزائن افلاک نتوان سنجید بمقتضائے رسم و عادت بزرگوسیم و سایر
اشیائے معہود سنجیدند بعد از ادائے این جشن دولت قرین خاقان زمان زمین
چون افتاب از برج میزان برآمدہ سریر آسائے دولت و کامرانی شدند در آن نجستہ
روز بندہائے عتبہ خلافت بمواہب و مکارم از حمد با فرازش مناصب و عطایا
خلع و شمشیر و خنجر و اسپ و فیل و نفارہ و علم و انعام نقود و خطاہائے لایقہ
نوازش یافتند نجابت خان کہ بنا بر صدور تقصیر عظیم بتغیر منصب و جاگیر و عزل از
رتبہ شوکت و اعتبار و سلب خطاب خانخانی و سپہ سالاری مورد بے عنایتی گشتہ
مدتے از دولت بار و سعادت کورنش محروم بود درین ملا بوساطت بار یافتگان محفل والا
رقم عضو بر جریدہ جرائیش کشیدہ رخصت کورنش از زانی یافت و داؤد خان کہ در حدود
بہکرا از داراشکوہ جدا شدہ در حصار مسکن خود رسیدہ بود باستان بوس معزز شدہ
بمنصب چہار ہزاری و سہ ہزار سوار کامیاب عنایت گشت و امیر الامرا کہ بہ حقتر اختلاف
اکبر آباد و راجہ سنجے سنگہ کہ در وطن بود و حبغر خان صوبہ دار مالوہ و خلیل اسدخان

صوبه دار لاهور بار سال خلاص و مهابت خان صوبه دار کابل با ضافه هزارى بمصوب
 شش هزارى و پنج هزار سوار ازانجمله سه هزار و پانصد سوار دوا سیه بلند پاگى یافت
 و اسلام خان با ضافه دو هزار سوار بمصوب پنجهزارى و پنجهزار سوار سرافراز گشته بخدمت
 بادشاهزاده محمد سلطان مرخص گشت و بهادر خان با ضافه هزارى ذات و هزار سوار بمصوب
 و پنجهزارى و چهار هزار سوار مباحى گشت چون آن روز بفرخى و مبارکى بانجام رسيد شب هنگام
 اتش بازی که با شاره والا ان روے اب جمنام حاذى در شش مبارک آلات و ادوات
 ترتیب داده بودند مسرت افروز خواطر نظار گیان و فروغ افزائے بزم عشرت
 گشت شب دیگر چراغانی که هم دران روے اب در کمال خوبی سرانجام یافت بود
 بهجت بخش تماشا یان گردید تا سه روز بساط نشاط این جشن والا مہمند بود و از دہم
 سیر باغ صاحب آباد که در وسط شهر شاه جهان آباد بیگم صاحب طراوت و نظارت
 داده اند فرمودند روز دوم بزیارت روضه منوره حضرت جنت اشیا فی ہمایون بادشا
 کشتی سوار تشریف برده فاتحہ خواندہ پنجهزار روپیہ بجاوران مرحمت کردہ بطواف هزار
 فایض الانوار حضرت شیخ نظام الدین اولیا تبرک جستہ هزار روپیہ بمستحقان مجاوران
 عنایت فرمودند و از انجا بروضه قدسیہ شیخ قطب الدین کاکى قدس اسد سرکہ کہ ہفت گروہی شاه جهان آباد
 واقع است توجہ نموده در رسم زیارت بجا آورده و استعاذت بہت نمود و ہزار روپیہ نذر گذرانیدہ از انجا
 معاودت نموده داخل دولقمانہ والا شدند سابقا بشاہزادہ محمد سلطان فرمان عالی شان
 صادر شدہ بود کہ امیرالامرا در کبر آباد گذار شدہ با توپخانہ و لشکر بیدافعہ محمد شجاع
 کہ نزد یک بالہ آباد رسیدہ روانہ شود درینولابعرض والا رسید کہ شاہزادہ ہفتم
 ربیع الاول از اکبر آباد روانہ الہ آباد گردید و بعد انداز خان را بہ قلعہ داری اکبر آباد
 تعین فرمودہ فرمان والا شان بنام ذوالفقار خان صادر گشت کہ قلعہ حوالہ رعد
 انداز خان بساید و یک گروہ روپیہ بایسہ از اشرفی از حسنہ عامرہ
 گرفتہ معہ توپ خانہ روانہ الہ آباد شود و بہ بادشاہزادہ محمد سلطان ملحق گردد و بسیاری
 از مہارنان تہور شجاع بہمراہی او تعین شدند



در بیان حاکم احوال بادشاهزاده محمد شجاع و توجه موکب لال بدفع او

او همیشه با حضرت خدیو گیهان لاف موافقت و مصداقت و دم بکیمتی و موافقت
میزد و بوسایل رسل و رسائل اظهار این معنی نموده عهود صفوت و ائین اخوت مستحکم میکرد
و خدیو عالم نیز بمقتضای مهربانیش و یگانگی در رواج کار رونق حال او کوشیده
در صد اعانت و رعایت بودند و از قضیه شکستی که او را از سلیمان شکوه رود داده بود
خاطر اقدس ملالت اندود بود و میخواستند که جز این انکسار فرموده مجدداً اساس دولت
او را استحکام بخشند انیجهت بعد از هزیمت دارا شکوه از نواحی اکبر اباد نزول
عساکر منصور و ریاض نور منزل از حضرت اعلی ببالغه تمام مونگیر را با صوبه بهار که همیشه
محمد شجاع از زوای آن داشت و میسر نی شد ضمیمه ولایت بنگاله باقطاع او مقرر
کرده فرمان حضرت اعلی و ملاطفت نامه متضمن تفویض ولایات مذکوره مصحوب محمد میرک
گزر دار فرستادند و ضمیمه مضمون عاطفت نامه نموده بودند که بالفعل انولایت متصرف
شود بعد اتمام کار دارا شکوه چون رایات عالیات بستم خلافت معاودت کنند
مطالب و رعایائی که داشتند باشد اظهار نماید و حصول آن کوشش بکار خواهد رفت
محمد شجاع از رسیدن محمد میرک و ظهور این عطیه مسرور شده در پیراهن نگین و تهنیت نامه
مشکبر مرسم مبارکباد مصحوب محمد بقا بجناب والا ارسال داشت و خود از اکبر اباد
که حاکم فنیین بنگاله است در پشته اند چون عقل معالیه دان نداشت و سود از زیان
نمیدانست بعد تصرف بر صوبه بهار و استماع توجه رایات جهانگشا بسمت پنجاب
بتعاقب دارا شکوه و تصور این معنی که اتمام این مهم بزودی متصور نیست و خالی بودن
تختگاه از موکب جلال و اغوائی خوش اندگویان واقع طلب در طمع افتاد و در
اواسط سفر که رایات اقبال در پنجاب بود فرصت یافت به جانب الہ اباد روانه گردید
بعد رسیدن در نواحی قلعه رمتاس رام سنگه نوکر دارا شکوه که حراست آن قلعه
داشت با اشاره دارا شکوه که بعد فرار از اکبر اباد بجمع قلعه دالان سمت الہ اباد نوشته

کہ قلاع بمحمد شجاع بسپارند ملاقی شدہ مکایید قلعہ مذکور داد و بھینس رسید عبد الجلیل
 بارہ ہزار چناوہ گدہ حوالہ کرو و رسید قاسم قلعہ دارالہ اباد بمحمد شجاع نوشت کہ ہر گاہ
 بامینصوب بیایند بموجب امر داراشکوہ قلعہ بالتسلیم مینمایم سنوح این مقدمات
 باعث رسوخ عزم محمد شجاع گردید خدیو زمان باستان این حرکات او نمیخواستند
 کہ پردہ از روسے کار او کشیدہ اید این ناہنجارے او نا کردہ انگاشتہ مو عظمت تا
 مکر مرقوم فرمودند کہ شاید سرمایہ شعور او گردیدہ از کردہ تا صواب خود بازاید
 باوجود اینہم مراتب از روسے نا عاقبت اندیشی قدم جرات از حد خود بیرون نہادہ
 بحد و دینار سنزدیک رسیدہ قصد الہ اباد نمود و این اخبار مکر ربیع اقدس رسید
 بنا بر ان ہفتم ربيع الاول مطابق بہست و سوم اذر ماہ الہی و اعیان روز با بخت
 فیروز از قلعہ مبارک بر فیل ظفر پیکر سوار دولت شدہ بہم عنانے جنود اسمانے
 رایت عزیمت بر افراختند قلعہ داری دار اختلافہ شاہچان اباد و محافظت
 مراد بخش بدستور سابق بسید امیر خان تفویض یافت و راہ سورون مقرر کردہ
 بعد قطع مراحل سوم ربيع الثانی نواحی قصبہ سورون مخم خیام جاہ و جلال گشت
 ازان منزل نیز قندسی صحیفہ مبنی بر مراتب و غلط و نصیحت در باب مصالحہ و مدارا
 بمحمد شجاع نوشتند کہ تا ممکن باشد کار بستیزہ نکشد چون خبر نزدیک رسیدن محمد شجاع
 روز بروز میر رسید و یقین انجامید کہ ان شوریدہ دماغ سودائے سلطنت در سر
 دار دہنجم ماہ مذکور از سورون نہضت فرمودند بعد قطع دوسہ مرحلہ بوضوح پیوست
 کہ محمد شجاع بعد بر آمدن از قلعہ چون بہ بنارس رسید از ظلم پرستی و بیدادی برسکنہ
 ان بلدہ دست تعدی کشادہ از مہنود و مسلمین بقہر و عنف قریب سہ لک روپیہ
 گرفت متصدیان او اصناف مبلغ از میان بردہ انواع تعرض بر دم رسانیدند و
 از انجا ہفتم ربيع الثانی بالہ اباد رسید و سید قاسم قلعہ دار انجا از قلعہ فرو دادہ ملاقی
 شد محمد شجاع ان را بدستور سابق با و گذاشت نہ روز در الہ اباد توقف کردہ بجانب
 اکبر اباد روانہ شد القصہ چار و ہم ربيع الثانی خدیو افاق در کن پور نزول اعتبار
 فرمودہ بروضہ قدسیہ حضرت سید بیح الدین قدس سرہ کہ بزبان عوام
 بشاہ مدار مشہور ہستند تشریف بردہ مراسم زیارت بجا آوردند

هنگامی که طاهر قصبه کوره مضرب سراوق نصرت شد شاهزاده محمد سلطان که در آنجا بود
بلازمست اشرف شرف گشت و نیز معظم خان که بموجب فرمان عالی شان از دکن
روان شده بود درین منزل بلازمست اقدس سعادت اندوژد و از رسیدن او
بر وقت حسن اخلاص و کارطلبی او بظهور پیوست *

در بیان شرح شوخی مهاراجه حیونت سنگ در جنگ حضرت خدیو گیهان بمحمد شجاع و رایت فتح برافراختن و فرار محمد شجاع از معرکه کارزار

نوزدهم شهر ربیع الثانی مطابق بست دسویم دی ماه الهی سنه عزم صف آرای
عزم گردید بموجب حکم والا توپخانه رعد نهیب برق نشان برابر غنیمت برده صاعقه
بار و آتش نشان شدند نهنگان شیر افکن و بیان دشمن شکن تن بزیب چلته و جوشن
پیر استه فوج فوج مانند موج از پی هم برخاستند و میل سانان جنود دولت
و میر تو زکان بهرام صولت بترتیب و ستویه عساکر پر داخته صفوف قتال راستند
شاهزاده محمد سلطان و خان عالم با امرائے دیگر هراول و ذوالفقار خان با توپ خانه و
اکثر بر قنداران و امرائے والا شان هراولی شاهزاده قرار یافت و مهاراجه حیونت سنگ
با چوتان برتقار مقرر گشت و اسلام خان با امرائے نامدار هراولی مهاراجه انتظام یافت
و سرداری فوج جرنهار بشاهزاده محمد اعظم نامزد شد و خاندوران و امرائے دیگر هراولی
این فوج عظیم و سرکردگی التمش بحسن جرات و کوشش بهادر خان تفویض یافت
و در دست راست موکب مقدس داود خان با همی از دلیران معین گشت و راجه
سمان سنگ و سید فیروز خان حسن علی خان و دیگر نوینیان والا جاہ و در دست چپ شرح
ثابت قدم شدند و قلب لشکر منصور بفر شوکت مقدس معلی که بر توانوار عظمت
الهی است قوت گرفت شاهزاده محمد اعظم را بدستور معارک و دیگر هراولان و سعادت
همراهی نموده با خود در حوضه فیل خاصه جاگذاشتند و معظم خان را در فیل ریتر جا داده

فرمودند که فیل مرکوب او در جنب فیل خاصه بوده باشد و سرداری میمنه قول مبارک
 بجوهرشاه مست محمد امین خان خلف معظم خان و کارفرمای میسره بحسن شجاعت
 مرتضی خان تقویض یافت و سیف خان بیجاپوری واکش و کهنیان بقراولی مقرر شدند
 خواص خان و سردار خان و جمعی دیگر بچند اولی قرار یافتند و فیلان فلک شکوه خصم
 احکن دشمن را با اسلح و یراق شکوه اسمانی یافتند برق افکنان چابک دست و
 تفنگ چیان موشگاف برپشته پشت آنها جا گرفتند و در هر فوج چندی ازان
 عربده جویان با توپ خانه جدا گانه معین گشتند دران روز از کثرت سپاه و جوش
 لشکر آثار شور محشر هویدا بود و از غبار سم ستوران و فور مواکب منصوره چهره آسمان
 و زمین ناپیدا لشکری راسته و رنگین چون سبز و یاقین تو گوسه از زمین میخوشید و جیش
 پر قهر و طیش مانند امواج بحر مواج از شورش بین میخوشید و زمین با همه تحمل و
 سخت جانی از حل گرانی این خیل انبوه ستوه بود و از بسیاری فیلان این جوش فلک
 شکوه سراسر صحرا کوه مینمود نظم

زمین از چرخ وسعت قرض میکرد	زمانه شور محشر عرض می کرد
که نقش سایه بر دوشش هوا بود	چنان از جوش لشکر قحط جا بود
مانندی برستان نیزه داران	اگر سیاه باریعی چو باران

القصه قریب نو د هزار سوار که کم و کثرت در ظل رایت سلاطین نامدار فراهم آمده باشد
 همیاه پیکار و آماده بگیر و دار گردید و در همین روز محمد شجاع نیز بترتیب و تسویه افواج
 خویش پرداخت و خود باله و ردیخان و عبدالرحمن ولد نذر محمد خان در قول جا گرفت و
 بلند اختر پسر او با سید قاسم بارهه قلعه دار اله ابله و پسر اله و ردیخان هر اول زمین لرزین خان
 پسر بزرگ در بر نغار و حسن خوشگی را هر اول او کرد و و کرم خان صفوی و امرائے دیگر در
 جرنغار مقرر ساخت و شیخ ظریف را با فوجی در طرح انتظام داد و اسفندیار معموری را
 التمش و ابوالعالی میرانش و میر علاول دیوان خود را به چند اولی و سید قلی او ذبک را
 بقراولی گماشت با بکله بعد انقصائے چهار گهری از روز مذکور خدیو افاق سوار دولت
 شده بکرا، آهستگی و آرام مسافتی که بالفکر گاه غنیم بود بگام نصرت لگام می پیمود و سپاه
 از روز گذشته بفاصله نیم کرده از عساکر مخالف صفت آراست گردند محمد شجاع آنروز

قدم جرات از جائے خود ہمیش نگذاشت پاره توپخانہ پیش فرستاد و بروے
 جنود والا توپ و تفنگ سردا وند ازین طرف نیز توپ خانہ شعلہ اندوز حرب
 و ہیکار گشت و تاشب از طرفین اثر دوائے آتش فشان بان و نہنگ خون اشام از
 توپ و تفنگ سرسید اوند چون شب در رسید صفت محاربہ در ہم پیچید ویر لٹخ والا
 صادر شد کہ عساکر ظفر قرین بہان ترتیب کہ صفت بستہ بودند از اسپان فرو دادمہ با جوشن
 و سلاح شب را پاس دارند و سرداران ہر یک در پیش فوج خود مورچل بستہ از غدر
 و کید اعدا غافل نباشند و خدیو گیتی بعد از فساد نواز م حزم و احتیاط از فیل
 فرو دادمہ بد و تخانہ مختصری نزول اجلال فرمودند و بعد اداوائے نماز مغرب و عشا
 استدعائے نصرت و فیروزی از حضرت صمدیت نمودہ با بخت بیدار و دل ہوشیار
 بر بستر راحت تکیہ زدند و در اواخر شب مہاراجہ جسونت سنگہ کہ ظاہر سر بر خط بندگی
 و انقیاد و نہادہ انہار دو لٹخواہی مینمود و در باطن از خنث سریرت خویش خالیفت و
 تلامین میزیست بعزم شورش انگیزی از معرکہ کارزار فرار نمودہ شب شب کسان نزد محمد شجاع
 فرستاد و اورا از داعیہ فاسد خود اطلاع داد و بتامی لشکر خود و راجپوتان کہ در بر نغار
 باد تعین بودند و گردان شدہ عنان ادبار بر تافت و بار دوسے شاہزادہ محمد سلطان
 کہ بر سر راہ بود مردمش دست جسارت بغارت کشودند و ہرچہ توانستند تاراج نمودند
 و بعد ان بلشکر گاہ والا رسیدہ دست انداز یہائے عظیم کہ دند و در راہ ہرچہ و ہر کس کہ پیش
 آمد دست خویش تاراج و پایمال راجپوتان گشت از بنہمتہ شورش و انفتاب عجبی در آرد و
 معلی کہ بقاصدہ دو کہ وہ بود راہ یافتہ مردم بہم بر آمدند و خبر ہائے موخش آشوب امیر
 شجاع شد معندان فتنہ جو دہر زہ کاران ار دوسر بیضا و برداشتہ دست جرات
 بخزانہ و کارخانجات و دواب بادشاہی و امتعہ و اموال امرا و سپاہی دراز کردند و
 بخود سری و شورش افزای پرداختند نزدیک بصبح رین خبر بلشکر رسید و باعث برہزگی
 جنود فیروزی گشتہ سلک جمعیت از انتظام افتاد و بسیاری از مردم پست فطرت
 و کم حوصلہ ہر اے خبر گیری بنگاہ از روے سرا سبگی و اضطراب بعسکر والا شتافتند
 و باین تقریب رخ از عرصہ کارزار بر تافتند و جمعی کوتہ ندیش طرف مخالف تہرجان ہشتہ
 شہا شب بہ لشکر محمد شجاع پیوستند و فریقے بد و لان تا عاقبت اندیش پاسے

همست کشیده از دولت مرافتت بازماند چون این سانحه بمسامع اجلال حضرت خدیو گیهان
 رسید از آنجا که ذات قدسی معدن تحمل و وقتار و در شداید مهالک بسان کوه استوار است ازین
 واقع اصلاً انجا زفتند و تزلزل در استقلال راه ندادند و از سرا پرده اقبال بیرون فرامیده
 بر تخت روان سوار ایستادند و بخواص امر که در رکاب سعادت حاضر بودند خطاب فرمودند که در
 رفتن این ضلالت کیش عین مصلحت دولت گردید عنقریب بپاداشی که دار خواهد رسید و
 اسلام خان زاکم هراول بر نغار بود بجائے او سردار کردند و دیگر بار صفوف نصرت را هستند
 چون هندوی تیره روزگار شب رو بفرار نهاد و خسرو گردون مهر بقصد جهان کشائے ترکش
 زبین بر میان بست شهزاده فلک بارگاه بدستور و پیشین بعزم رزم و اهننگ جنگ
 بر فیل کوه پیکر سوار شدند اگر چه لشکری که دیر روز بر کاب سعادت بود بسبب این سانحه
 متفرق شد لیکن جنود فیضی و همست و الارقیق حال فرخنده مال بود از آن طرف محمد شجاع نیز
 صفوف دیروزه را تغییر داده مجموعه لشکر خود را یک صفت کرده در عقب توپخانه بازداشت
 پنجگهری از روز گذشته نخست از طرفین جنگ توپ و بان و تفنگ در میان آمده نیران
 جدال اشتعال یافت و هنگامه برق اندازی و عذ و گدازی گرم شد از نهیب صور ضربان
 و نیش زنبورک خصم هنگن آثار قیامت آشکار و در گهان دشمن فگار گردید توپ سیاه درون
 اهن ول با و از بلند اذاه اجل و شش تبیت معرکه در داد و مهره تفنگ جان گل از مهره
 پشت مخالفان گذر کرد و اعنا ز نهاد از گرمی برق بشوق و بان اب تیغ و سنان آتش ایز
 شد و بسکه نوایر دشمن سوز بر افروخت تو گفنی زمین شعله خیز و آسمان شراره ریز گشته نظم

شد از برق کین گرم بازار جنگ خروشید باز از دوائے تفنگ

ز بس آتش کینها در گرفت عرق بر بدن رنگ اهل گرفت

درین حال توپی از توپ خانه همایون بفیل مرکوب زین الدین پسر محمد شجاع رسید یکپائے
 فیل و یکپائے شخصی که در عقب نشسته بود پرا نید و زین الدین پسر محمد شجاع از آن فیل برآمده
 بر فیل دیگر سوار شد رفته رفته کار جنگ از توپ و تفنگ در گذشته بنا و کد خدنگ
 در سید مبارزان پیکار جو و بها و ران شهاست غماز هر دو سو دست کوشش و گشش از
 اتین هرات برادرده بمقابله و ستیزه پرداختند و باتش غیرت هنگامه کارزار گرم ساختند از
 کثرت بارش تیر همان نمودار بر مطهر بود و عرصه دار و گیر از مبارزان و ایرنهستان پر شیر می نمود و

نوک پیکان جگر فرسا سوزن اساخار از دوسے باطل از دس اعدا ہر دن کرد و نادک منفرد
 شکاف جانربا لبشیک سازی و رخنہ پر دازی ہوا کے پندار و غرور اندر پر شور و خفاخان برآمد و بیت
 زبرج کمان طایران خدنگ پدید نہر دوسے مردان جنگ
 درین اثنا سید عالم بارہہ کہ رکن اعظم لشکر محمد شجاع بود با فوجی عظیم و سہ فیل مست جنگی از دست
 راست خیم بر برنغار موکب والا حملہ کرد کمال تفرقہ و فتور بجا کر منصور راہ یافت پائے ثبات
 اکثر مردم بجا نماندہ راہ گریز در پیش گرفتند و سلک جمعیت قول ہمایون نیز از گم گشت
 زیادہ از دو ہزار سوار و در رکاب فیروزی نماندہ مخالفان از مشاہدہ تزلزل افواج نصرت اثر خیرہ
 تر شدہ بہان ہست اجتماعی با فیلان مذکور روی جسارت بقلب لشکر ظفر اثر آوردند درین ہنگام از
 میسرہ جنود قاہرہ مرتضیٰ خان و از التمش حسن علیخان و از طرح دست چپ بعضی بہادران
 رخس شجاعست برانگیختہ بر سر راہ دشمنان درآمدند در ہمین وقت خدیو افاق روی فیل مرکوب
 مقدس بطرف اعدا بدسگال گردانیدند بہادران ظفر پیوند بہ نیروی جرات و استقلال
 حضرت سایہ ذوالجلال بر اعدای حملہ بردند چون باد صرصہ کہ برخاشاک سبک روان شود
 جسارت کیشان را از پیش برداشتند و بہ تیغ تیز و سنان خونریز بسیاری از برگشتہ بختان را
 بنجاک ہلاک افگندند سید عالم بارہہ را بمشاہدہ جوہر شہامت مجاہدان فیروزی لوا بادنخوت از سر برداشتہ
 و باز دوسے ہمت سست شدہ بگام فرار ہر اسے کہ آمدہ بود باز گشت لیکن ان سہ فیل سست
 عربدہ جو کہ پیش فوج او بود دفع و منع بہادران و تیر و تفنگ رخ از عرصہ بر تافتند برہمان و تیرہ
 خیرہ بیش می آمدند و از ان سہ کویہ پیکری کہ پیش آمدہ بفیل مرکوب مبارک قریب شد چون ابر تیرہ بخورشید
 تابان نزدیک رسیدہ اند خدیو افاق کویہ و قارہ کملہ ان سبب سست از جا زرفتہ سر رشتہ ثبات و قرار از دست
 نگذاشتند و رین وقت قراولی کہ در حوضہ بریکے از فیلان ہمراہ نشسته بود با اشارہ والا سواران فیل مست
 کہ با اشارہ کجک محرک بود بچالاک بندوق انداخت ان مقہور لیم مانند دیو جیم کہ بشہاب ثاقب از آسمان
 فرو داید بر زمین افتاد و فیلانان باد شہری رسیدہ فیلان چالاک خود نشان دہ ان فیل را در قیاط است
 آوردند و ان دو فیل دیگر از قول ہمایون گذشتہ بجانب دست راست جنود مسعود حملہ بردند
 درین اثنا بلند اختر سپہر محمد شجاع و چند سے دیگر روی جسارت بر برنغار موکب فیروزی آوردند
 و ہم از رفتن فیلان مذکور و ہم از حرکت بلند اختر آثار برہمزدگی و انقلاب در موکب معلی روداد درین
 وقت خدیو عدو مال باکمال انتشار شجاعت و پردلی سر رشتہ و انائی از کت ندادہ و پائے ثبات

افشردہ بشاہزادہ محمد سلطان و ذوالفقار خان کہ ہر اول بودند پیغام کردند کہ شہابہ جمعیت
 خاطر و دل قوی در برابر غنیمت بودہ سر ریشہ کوشش و پایداری از کف نہ ہید این جسارت
 کیشان محال اندیش را دفع کردہ بکوک شمار رسیدہ می شود و بعد ان بہ نیروی ہمت
 خسروی روسے فیل مبارک بجانب دست راست گردانیدند و بہ مدافعہ مخالفان توجہ
 نمودند و در خلال این حال فیل کہ اسلام خان بران سوار بود بصد مہ بان رزم کردہ بر افواج
 انطرف تاخت اکثر مردم ان سمت از چارفتہ توفیق ثبات نیافتند و درین اثنا خدیو عالم
 رسیدند جنو و فیروزی قول قوی دل شدہ قدم استقلال فشرودند و بہین دلیری و دلاوری
 ان حضرت مجاہدان بہرام صولت مساعی جمیلہ بکار بردہ با اعدائے تیرہ بخت او بختند
 و بکوششہائے دلیرانہ سلک جمعیت انہا از ہم گسیختند و درین دار و گیریشہائی فرسلی کہ
 ہر اول بلند اختر بود با اکثر مردم کشتہ شد و دیگران زخمی شدند بلند اختر از مشاہدہ
 اینحال برگشتہ خود را بجمہ شجاع رسانید خدیو فیروز بخت چون خورشید جہانتاب کہ بیک
 تیغ کشیدن ساحت میدان سپہ را از ہجوم ہجوم پرواز د و مانند صبا کہ بیک وزیدن
 صحن چمن را از خس و خاشاک پاک سازد بیک توجہ عرصہ بر نغار از غبار تساط و استیلا
 مخالفان پرداختند و بعد دفع ان مقہوران قرین عظمت و جلال متوجہ پیش شدہ لولے
 ہمت بدفع محمد شجاع بر افراختند قدمی چند زفتہ بودند کہ مکرم خان صفوی معبد الرحمن ولد
 نذر محمد خان و سنجہر سپہ اسدوردی خان از لشکر محمد شجاع جدا شدہ روسے ارادت بشکر
 ظفر اثر آوردہ با حراز ملازمت چہرہ مبارکات بر افروختند ہمدین اثنا مبشر اقبال مژدہ
 نصرت رسانیدہ خبر فرار محمد شجاع سامعہ افروز اولیائے دولت گشت از گلشن عنایت
 ازلی با و بہار مسرت و خوشدلی بدغنیہ خاطر بندہائے عقیدت مند و زیدہ گل فتح و فیروزی
 از نہال امید شگفت ہماے دولت بال سعادت کثودہ شہباز حشمت اوج گرفت
 زمانہ تہنیت و دستکامی و ادسپہر بشارت کامرانی فرستاد و مان تیر از خندہ لیس
 نشاط گشت تیغ را زنگ غم از دل زدودہ شدہ کمان ابروے ہا زبالا کشید سنان قدر
 عنائے بر افراخت نقارہ شادمانہ و نشاط بر پشت فیلان و اسپان بنوازشش
 در آمدن اے بنو اے دلکشائے بہجت و کامرانی بلند گردید و ہوا ز صدائے کوس و کزنائے
 و خروش نفیر طنطنہ عظمت و جلال بگوش گردون رسید با بجلہ با وجود تفرقہ شکر و برہم

خوردگی افواج ظفر اثر و ظهور انواع نفاق منافقان واقعہ طلب و چندین فتور و چشم زخم
 عظیم محض ہمیں تائید ربانی حسن ثبات قدم و نیروی ہمت خاقانی چنین فتح نمایان کہ طراز
 فتوحات اسمانی و عنوان مآثر کراماتی تواند بود نصیب او یاسے دولت گردید شجاع و سیدہ
 بخت ہزاران خسران و ناکامی و خذلان و بدسر انجامی با سپران خود و اللہ و ردی خان راہ قرار
 پیش گرفت دارد و و بنگاہ و اکثر اسباب تجمل او بتاراج افواج ظفر پناہ رفت و تمام توپخانہ
 و بیشتر فیلان بزرگ و تائی و یک صد و چار دہ توپ بقید ضبط درآمد خدیو جهان بعد چنین فتح
 شگرت کہ فی الحقیقت بے منت سپاہ و لشکر و مشارکت کوشش خدمت و شان دست
 داد و روئے نیاز بدرگاہ ایزد نصرت بخش نہادہ سپاس مواہب نامستناہی الہی بجا آوردند
 و باجنود مسعود از لشکر گاہ غنیم کہ نزدیک تالاب موضع کچوہ بود گذشتہ منزل ارانے اقبال
 شدند جمعی از عساکر نصرت مال بہا سلفی شاہزادہ محمد سلطان تبعاقب شجاع تعین نمودہ
 حکم فرمودند کہ ہر اسم تگامشی پر واختہ پیچ جا اورا محال اقامت و درنگ نہ ہند
 و تا اقصائے بنگالہ ساحت ولایات شرق از خار و جو و ش پاک سازند بجاالتنا یک عقد
 مروارید کہ بہوشش اقدس پذیرائے سعادت بود باد و پتہ کہ بہ کتف مبارک داشتند
 بشاہزادہ مرحمت شد شاہزادہ بہمان ساعت پیشتر رفتہ منزل گزید تا بہست و ششم
 امناہ دران منزل مقام شد و معظم خان کہ بعد رانی از قید تا امروز بمنصب سر بلند شدہ
 بود بمنصب والائے ہفت ہزاری و ہفت ہزار سوار و انعام دہ لک روپیہ نصبت و
 عطائے خلعت خاص و فیل خاصہ با ساز نقرہ و جل زر بفت و سپر و شمشیر مرصع
 مشمول مراحم گوناگون گردید و دیگر بندائے درگاہ با صافہ مناصب و عطائے فیل
 و اسب و خلعت خاص و خدمتگاران حضور مقدس بانعام سی ہزار روپیہ سرافرازی
 یافتند درین وقت راجہ بے سنگہ از وطن آمدہ پانصد مہر و یک ہزار روپیہ نذر گذرانیدہ
 غبار استان سلطنت صندل ناصیہ دولت خود ساخت بست و ہفتم از نواحی
 بکچوہ کوچ کردہ ساحل دریائے گنگ بہ نزول اقدس نور پذیر نہ نمودند تا سلخ این
 ماہ دران مکان اتفاق اقامت افتاد معظم خان و ذوالفقار خان و اسلام خان
 و داؤد خان و فدائی خان و کنور رام سنگہ و راجہ اندر من و رائے بہا و سنگہ مادہ درآ

امر سنگ چند راوت و احتشام خان و مستح جنگ خان و اخلاص خان خوشی گو خان
 و یکم تاز خان و رشید خان لودی و فیروز خان بارهه و سید شیر خان بارهه و سید
 مظفر خان بارهه و وزیر و ستخان و علی قلی خان و قزلباش خان و سکندر و وهیل و
 کار خان و دلاور خان و نیک نام خان و نیاز خان و قادر انصاری و گرو و دیگر از مردم
 کاری و دلیران عرصه جانب پاری بتعاقب شجاع بهمراهی شاهزاده تعیین شدند حضرت
 خدیو عالم ازان مکان غره جمادی الاول ۹۸۰ شنبه عنان عزیمت بسمت کبر آباد
 بر تافتند و در نزدیکی کوره بعرض والار رسید که سید قاسم بارهه که از طرف
 دارا شکوه قلعہ دار الہ آباد بود بموجب نوشتہ دارا شکوه بشجاع ملاقاتی شدہ
 رفاقت اختیار نموده سید عبد الجلیل برادر خود را در قلعہ مذکور گذاشته بود بعد
 ہزیمت یافتن شجاع سید قاسم لیغار کردہ داخل قلعہ مذکور گردید چون شجاع
 در نزدیکی قلعہ رسید ہر چند تلاش کرد کہ قلعہ بمصرف خود در آورد سید قاسم
 درین باب تنہا ندادہ بمقتضائے زمانہ سازی فی الجملہ ہمارا کردہ قول و قرار گرفتہ
 ادہ ملاقات نمودہ مرض شدہ باز بقلعہ رفت چون خبر آمدن شاہزادہ محمد سلطان
 و معظم خان شنیدہ از صدقات صولت سپاہ ظفر پناہ حصار مافیت بر خود تنگ
 دیدہ مطلقاً بختانہ کہ از کویان شاہزادہ بود و پیش ازین بنیجر قلعہ مذکور تعیین
 شدہ بود متضمن عجز و نیاز نوشت و مشار الیہ خط مذکور و عرضداشت اواز نظر
 شاہزادہ گذرانید شاہزادہ این معنی را بدگاہ والا معروض داشت از آنجا کہ عذر نیوشی
 و پوزش پذیرای خاصہ ذات ملکی صفات است فرمان والا صادر گشت کہ خاندوران
 بصوبہ داری الہ آباد قیام دارد و سید قاسم را روانہ در گاہ والا گردانند و نیز
 فرمان جہان مطاع بنام داؤد خان بصدور پیوست کہ بعد رسیدن در قلعہ
 بصوبہ داری بہار متصرف باشند چون اخبار رسیدن دارا شکوہ از ملتان بہست
 گجرات بقصد شورشی متواتر بعرض والار رسید بلا عیب دفع دارا شکوہ و تادیب
 و تخریب مہاراجہ جسونت سنگہ کہ بتازگی مصدر شوخی و بے اعتدالی و حرام ملکی
 گردیدہ بعد قطع منازل و مستح پورنزل و لاجلال فرمودند ازین منزل محمد امین خان
 میزنخشی با فوجی از امرائے نامار برائے تہنیت مہاراجہ کہ ارادہ پیوستن بداراشکوہ

داشت تعین شد و اسکے رایسنگہ برادرزادہ ہمارا جہ را بخطاب راجگی و عنایت
فیل بامادہ و شمشیر مرصع و نصتارہ و انعام یک لک روپیہ و از اسل و اسلوفہ
بمنصب چارہزاری و چارہزار سوار سوار از فرمودہ ہمراہ محمد امین خان تعین فرمودند
و ریایات عالیات نیز از انجا نہضت فرمودند +

در بیان بقیہ حقیقت تعاقب افواج قاہرہ آمدن اراشکوہ از تہتہنہ بجانب گجرات

در زمان بودن ملتان اولاً صف شکن خان بعد ان شیخنیر و دلیر خان بتعاقب داراشکوہ
تعین شدہ بودند این ہر دو لشکر در قصبہ جٹھی واہن با ہم پیوستہ چند روز مقام
کردند و از انجا خبر رسید کہ داراشکوہ از بہار گذشتہ بہت و پنجم محرم در سکر
نزول نمود ازین منزل تا سکر شصت و سہ کروہ باین روئے اب و قریب
صد کروہ از ان طرف دریا فاصلہ دار و شیخنیر و دلیر خان و قباد خان از اب گذشتہ
بجانب سکر روان شدند و صف شکن خان با کومکیان خویش ازین طرف دریا رہی
گردید و شیخنیر بعد قطع منازل پنجم صفر از وہ کروہ سکر رسیدہ بسبب کثرت بیشہ و
تراکم اشجار خار دار و مراحل دشوار گذار و اب بسیار تلف شد و شکران تعجب
و از ار کشیدند درین منزل خیمہ و بار و اذوقہ نہ رسید ششم ماہ مذکور در سکر رسیدند
و صف شکن خان سہ روز ہمیشہ در بہار رسیدہ بود ظاہر شد کہ داراشکوہ بحال
و اقبال پر و گیان با برخی از خزانہ و طلا و آلات بقلعہ در آوردہ بسنت خواجہ سرائے
رامعہ عبدالرزاق بھراست قلعہ گماشتہ توپ خانہ و بند و تپچی و دیگر لوازم قلعہ داری
و رانجا گذار شدہ سلخ محرم روانہ ہمیشہ تر شدہ براہ بیشہ و جنگل درخت بریدہ راہ
ساختہ میرود و داؤد خان و شیخ نظام و دیگر نوکرانش قریب چارہزار سوار از نواحی بہار
از وجہ اسشدہ اند چنانچہ داؤد خان براہ جیلیر بہت حصار فیروزہ کہ وطن دوست رفت
و دیگر مردم بصف شکن خان ملحق شدند و خان مذکور انجاعت را استمال نمود و روانہ

حضور پر نور گردانید چون شیخ میر بعد رسیدن در سکر یک روز مقام کرده پیشتر روانه شد از تقریر زمینداران ظاهراً گشت که از بست و پنج کر و سه سکر را ہی بجانب قندار جدائی شود و دارا شکوه میخواست که روانه قندار شود نوکرائش همراهی نکردند و زوجه او نیز راضی نگشت تا چار عنان عزیمت بجانب تهنه العطف نمود از پنجهست شیخ میر بجای از انجا روانه شد و صف شکن خان بعد از بند و بست بهر و مقرر کردن اغرخان عرف امام قلی بغوجداری انجا و فوج علی بیگ را بغوجداری سکر پنجم صفرا از بهر روانه شده دو از دهم سیزده کر و سه سیوستان رسید و نوشته محمد صالح ترخان فوجدار و قلعه سیوستان بخان مشارالیه رسید که دارا شکوه پنج کر و سه قلعه رسیده شما خود را زود رسانیده کشتیهای خزانه اموال و اشیای او را که عقب می آید برکنار دریاسد عاه شوند لهذا خان موی الیه هزار سوار برق اندازد بان و شترناله و جمعی بیلدار و سقا فرستاد که نزدیک قلعه جائی که عرض دریای کتر بوده باشد برکنار مورچال بسازند و توپها نصب ساختند بانداران و توپ اندازان را جابجا بنشانند و خود بسرعت کوچ کرده سه کر و سه محاذی لشکرگاه دارا شکوه نزول نموده مترصد کشتیهای غنیم بود و بمحمد صالح نوشت که از انطرف کشتیها بفرستند و خود از قلعه برآمده توپ و تفنگ اندازد درین اثنا خبر رسید که دارا شکوه مقام کرده دران روز مصلحتی کرده بود و نیز موقوف ماند روز دویم که دارا شکوه کوچ کرد و کشتیها نمودار شد مخالفان از خبر رسیدن صف شکن خان کشتیها را از انطرف دریای روانه ساختند صف شکن خان توپ خانه بادشاهی را که برکنار دریا نصب شده بود را کنانید لیکن از جهت مسافت بعید کارگر نشد و کشتیهای مانده از طرف قلعه عبور نمود و محمد صالح توفیق خدمت گذاری نیافت اگر محمد صالح سدره می شد دارا شکوه را عبور ازین جا مشکل می بود چون عنقریب شیخ میر نیز میر رسید اغلب که دارا شکوه گرفتار میگردد لیکن انا نجسا که برآمد هر کار در وقت معین و حصول هر مطلب باز بسته بر مانده مقرر است از محمد صالح کوتاهی بوقوع آمده القصه چون دارا شکوه بدعا قست کشتی عافیت از ان گرداب خوف و موج خیز باطل نجات رسانید از کر و سه سیوستان که محل بیم و مکان هلاکت بود عبور نموده در تهنه رسید ازین طرف دریا صف شکن

و از آن طرف دریای شیخیر و دلیرخان نیز در تهته رسیدند و داراشکوه از خبر رسیدن
 آنها در تهته نتوانست اقامت و درزید بستان و نهم صفرا از دریا عبور نمود و به سمت
 گجرات روانه شد صف شکن خان بر دریا پل بسته هفتم ربيع الاول انطرف رفت
 منزل نمود در خلال این حال فرمان مالیشان بنام شیخیر و دلیرخان وارد گشت
 که ترک تقاب داراشکوه نموده روانه حضور شوند جمیع امرا با هم مشورت کردند که درین
 یورش لشکریان تعب کشیده اند و مرکوب و بار بر دار اکثری تلف شده و مدخرانه
 زیاده از یک ماه زرموجود نیست و راهی که داراشکوه رفته جول و بیابان بے آب و
 آبادانی است درین صورت از نیجا معاودت نموده روانه حضور پاید شد از نیجهت از
 همان جا عنان عزیمت بر تافتند و زبانی جاسوسان شنیدند که داراشکوه هشتم
 ربيع الاول سی کوهی تهته بسمت گجرات بکنار جول رسیده چون درین سال بسبب
 کمی باران تالابها بے آب بود و در دوسه منزل از کمی آب اکثر لشکر داراشکوه وواب
 تلف گردید حقیقت جول است که نوسه شورستان واقع شده که تا چهل کوه برکنار
 دریائے شور آب شیرین اصلانیست و بواسطه قرب دریا نوسه غلاب است که وواب
 عبور نمیتواند کرد و القصه شیخ میر و صف شکن خان معاودت کرده ششم ربيع الثاني
 به بهکر رسیدند و نظم و نسق آن دیار نموده جمعی از عساکر و وواب و آلات توپخانه همراه
 اغرخان فوجدار بهکا گذاشته هشتم ماه مذکور از آنجا روانه درگاه حضرت والاشدند و
 قبادخان بموجب فرمان والابصوبه داری تهته قیام و درزید *

فہرست اغلک طے چند کہ درین ابواب سرور

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵	۱۲	سوزس	شورش
۱۶	۲۱۰	خواہش	خراش
۲۵	۱۷	به و	بر و
۲۶	۴	دادان	فراوان
۵۷	۱۰	بخ کرد	می کرد
۵۹	۱	جانور	حالور
۶۱	۷	بخدم	بخدم
۷۰	۴	ہرگویند	ہرگو بند
۷۸	۱۷	گر دارد	کم دارد
۹۸	۷	ساعت	ساحت
۹۸	۱۸	بر	به
۱۰۲	۱۳	می گردد	می گردد
۱۱۳	۱۸	ہنجنگ	ہنجنگ
۱۷۰	۲۲	میخزید	میخزید
۱۷۱	۱۵	واز	دار
۱۸۸	۲۵	یک	ایک
۲۰۸	۲۰	کوروان	کوروان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲۵	۸	استحقاق	استحقاق
۲۲۶	۸	سویٹ پائے	سویٹ پائے
۲۲۷	۲۴	بدو ہزار	بدو ہزار
۲۲۸	۲۱	ترہلہ	ترہلہ
۲۸۴	۲۵	فران	فرمان
۳۰۱	۱۵	کال	کابل
۳۱۰	۷	نمودن	نمودن
۳۱۵	۱۱	پورن کل	پورن کل
۳۲۱	۱۹	ہربانہ	ہربانہ
۳۳۷	۱۷	یلجا	یلجا
۳۳۹	۱۸	نفیل	نفیل
۳۴۳	۵	جسب	جسب
۳۴۳	۲۰	قلعہ تعمیر	قلعہ تعمیر
۳۵۴	۲۱	کہ اہ یافتہ	راہ یافتہ
۳۶۵	۲۴	درزمگاہ	درزمگاہ
۳۷۹	۱۳	دانش و بیریل	دانش و بیریل
۳۹۰	۴	طن	باطن
۳۹۴	۱۴	محمد ہاشم	محمد ہاشم
۳۹۴	۱۸ و ۱۴	میرزا جان	میرزا خان
۴۱۳	۲۴	زو	زرو
۴۶۳	۱	شدن	زمان
۴۸	۲۴	برون	میرون
۵۳۴	۱	ازون	ازول
۵۳۴	۱		

فہرست اسمائے مردمانِ بلادِ قلعجات و آبہا وغیرہ کہ کتاب خلاصۃ التواریخ مذکور شدہ اندر ترتیبِ حروفِ ہجاء

الف

ابدال بکری - ۲۰۰ - ۲۰۱ - ۲۱۶
ابراہیم آباد - ۷۴
ابراہیم پسر سلطان جلال الدین - ۲۲۱ - ۲۹۴
ابراہیم حسین - ۵۱۸
ابراہیم حسین مرزا - ۳۵۸ - ۳۶۱ - ۳۶۳
ابراہیم خان - ۴۷۲ - ۵۰۲ - ۵۱۱ - ۵۱۸
ابراہیم خان سور - ۳۱۵ - ۳۳۱ - ۳۳۲ - ۳۳۸
ابراہیم شاہ سلطان کشمیر - ۴۰۲
ابراہیم شرقی - ۲۷۴
ابراہیم عادل خان - ۴۲۴ - ۴۳۰ - ۴۳۱
ابراہیم قطب الملک - ۴۳۱
ابراہیم قندوری - ۵۴
ابراہیم کودھی - ۲۵۹ - ۲۶۰ - ۲۷۱ - ۲۷۶
۲۷۹ - ۲۸۵ - ۲۸۶ - ۲۸۷ - ۲۸۸ - ۲۸۹
۲۹۶ - ۳۱۶ - ۳۸۳ - ۴۰۰
ابراہیم میرزا - ۳۹۲ - ۳۹۳
ابوسعید امیر - ۱۸۳
ابوسعید والی کاشغر - ۴۰۱
ابوسعید میرزا - ۲۷۹ - ۲۸۱ - ۲۸۲ - ۴۱۴
ابوطالب - ۴۷۷ - ۴۷۸ - ۴۷۹
ابوعلی قلندر - ۳۴
ابوالفتح گیلانی - ۴۰۷
ابوالقاسم خان - ۴۴۳ - ۴۴۴

ابو اسحاق - ۱۶۱
ابو الحسن (دیکھو قلعجات) - ۴۵۰ - ۴۵۹
ابو الحسن خواجه - ۴۳۸ - ۴۷۷ - ۴۷۹
ابوالفتح - ۳۹۰ - ۳۹۱
ابوالفضل - ۷ - ۷ - ۳۳۶ - ۳۶۶ - ۳۷۱
۳۷۳ - ۳۷۵ - ۳۹۰ - ۳۹۲ - ۴۰۸ - ۴۱۱
۴۲۳ - ۴۲۴ - ۴۲۶ - ۴۲۷ - ۴۲۸ - ۴۳۲ - ۴۳۳
۴۳۵ - ۴۳۷
ابوالمعالی شاہ - ۴۲۴ - ۴۵۲ - ۴۵۳
ابوالمعالی میرا کشش - ۵۳۱
ابہن - ۱۱۰ - ۱۱۱
ابن پال - ۱۲۷
ابوبکر مشاہد - ۲۵۲ - ۲۵۴
انزار - ۲۸۱
انارہ - ۳۷ - ۴۷۲ - ۴۷۳ - ۵۰۹
انکس - ۷۸ - ۷۹ - ۸۸ - ۲۸۸ - ۴۷۷ - ۴۷۸
انگہ خان - ۳۲۲ - ۳۲۳ - ۳۲۴ - ۳۵۱ - ۳۵۹ - ۳۶۰
انجیر - ۳۹ - ۵۴ - ۵۵ - ۵۸ - ۶۴ - ۷۷ - ۱۸۷ - ۲۲۱
۳۲۲ - ۳۶۹ - ۴۷۷ - ۴۷۸ - ۴۸۰ - ۴۸۱
۴۸۵ - ۴۸۷ - ۴۸۸ - ۴۸۹
اجود حسن - ۳۳ - ۶۲
اجود جیا - ۴۳
اجل - ۷۰ - ۴۲۵
اچھرہ - ۵۲۴
احتشام خان - ۵۳۷

- احمد آباد - ۸ - ۱۴ - ۵۲ - ۵۶ - ۵۷ - ۵۹ - ۶۰ - ۳۳۳
 ۳۵۸ - ۳۵۹ - ۳۶۰ - ۳۶۱ - ۳۶۲ - ۳۶۳ - ۳۶۴
 ۳۵۰ - ۳۸۴
 احمد اياز - ۲۵۴
 احمد خان سور - ۳۳۱
 احمد دانيال - ۳۳
 احمد شاه سلطان احمد نگر - ۴۲۹
 احمد سلطان بنگالہ - ۳۸۲
 احمد شاه سلطان گجرات - ۵۶ - ۳۶۶
 احمد نگر - ۵۲ - ۴۲۰ - ۴۲۳ - ۴۲۴ - ۴۲۶ - ۴۳۱
 ۴۳۲ - ۴۷۴
 احمد بحری نظام الملک - ۴۳۱
 احمد مرزا سلطان - ۲۸۲
 اختيار الدين - ۲۲۰ - ۲۲۱
 اختيار الدين التونیہ - ۱۹۲ - ۱۹۳
 اختيار الدين سکس - ۱۹۲
 اختيار الملک گجراتی - ۳۶۱ - ۳۶۳
 اختيار خان - ۲۶۰
 اخلاص خان خوشگی - ۵۳۷
 اد پور - ۵۹
 آدم خان - ۳۹۹
 آدم سلطان - ۳۲۸ - ۳۵۱
 آدم الکمر - ۳۱۴
 ادھت - ۱۲۹
 ادھر چنہ - ۱۵۰
 ادھم خان - ۳۲۶ - ۳۲۷ - ۳۲۸ - ۳۲۹ - ۳۵۰
 ادینہ پور - ۸۵
 آذر بانشان - ۲۸۰ - ۲۸۱
 الا و تنخان - ۴۵۴ - ۵۰۹
 آرام جان - ۵۵۶
 آرام شاه - ۱۸۹ - ۱۹۰
 ارجن - ۹۰ - ۹۲ - ۹۴ - ۹۶ - ۹۹ - ۱۰۲ - ۱۰۸
 ۱۱۰ - ۱۱۱ - ۶۹ - ۲۹۵ - ۲۹۷
 ارخنگ - ۴۹
 ارند - ۴۲
 ازلام - ۸۵
 ازو ملک - ۳۱۸
 آسار اباں - ۷۷
 آسام - ۴۸
 استرغج - ۸۴ - ۲۸۸
 اسحاق بیگ - ۵۰۲ - ۵۰۴
 اسد خان لودھی - ۲۶۰
 اسفندیار مموری - ۵۳۱
 اسلام خان - ۲۶۸ - ۲۷۱ - ۲۸۸ - ۵۰۲ - ۵۰۳
 ۵۰۸ - ۵۲۷ - ۵۳۳ - ۵۳۵ - ۵۳۶
 اسلام شاه - ۲۹۹ - ۳۲۱ - ۳۲۴ - ۳۲۵ - ۳۲۶
 ۳۲۷ - ۳۲۸ - ۳۲۹ - ۳۳۰ - ۳۳۱ - ۳۵۰ - ۳۵۱
 ۳۷۳ - ۳۷۹
 اسلام نگر - ۵۹
 اسمعیل میہ - ۱۶۵
 اسمعیل بیگ - ۵۰۲ - ۵۰۴
 اسمعیل خان - ۲۹۴
 اسمعیل خوشگی - ۴۹۸
 اسمعیل شاه - ۴۰۲ - ۴۱۴
 اسمعیل عادل خان - ۴۴۰
 اسمعیل شلیخان - ۳۹۲
 اسمعیل بیگ نظام الملک - ۴۲۳ - ۴۲۴ - ۴۳۱ - ۴۳۲
 آسمند - ۱۲۴
 اسی - ۴۲
 اسیر - ۳۲ - ۳۶۶ - ۴۲۳ - ۴۷۲
 اصالت خان - ۵۱۸
 آصف خان - ۶۵ - ۲۵۴ - ۴۳۷ - ۴۴۱ - ۴۵۰

۲۵۲-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶	اکبرنگر-۳۸-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴
۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴	اکندور-۷۷-۲۲۰
اصفهان-۳۲	آگره-۳۹-۲۷۸-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱
اعتقاد خان-۳۵۰-۵۲۳	۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳
اعتماد خان-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۳	۳۲۰-۳۲۱-۳۲۵-۳۲۶-۳۳۳-۳۳۸-۳۳۹
اعتماد الدوله-۶۵-۳۳۲-۳۳۷-۳۳۸-۳۴۰-۳۵۰	۳۴۳-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴
۳۶۷-۷۹-۵۱۰	التمش-۱۸۹-۵۰۲
اعزالدین ایاز-۱۹۱	الغ میرزا-۲۸۲
اعزالدین-۲۳۸	الف خان-۲۲۱-۲۲۲-۲۳۷-۲۳۸
اعز آباد-۵۱۱-۵۱۷-۵۲۵	الور-۴۱
اعظم پور-۳۵۸	اله آباد-۳۷-۳۸-۴۱-۴۳-۴۷-۳۸۷-۳۸۷
اعظم خان-۳۸۲-۵۰۲-۵۰۵	۴۲۲-۴۱۲-۴۳۷-۴۳۸-۴۷۲-۵۰۹-۵۱۳
آغر خان-۵۳۹-۵۴۰	۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۱-۵۳۷
اعظم بهایون-۲۵۶-۲۵۹-۲۷۳-۲۷۷-۲۷۸	الدور دین خان-۵۰۷-۵۲۱-۵۳۵-۵۳۶
۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۶۵-۳۶۶	الیاس-۳۸۱
اقتار خان-۵۱۸	امام قلی-۴۹۹-۵۲۱-۵۲۵-۵۳۹
افراسیاب-۳۷-۱۸۶	امان الله پسر بهایت خان-۴۷۰-۴۸۴
افراسیاب مرزا-۳۸۹	امرجود-۱۲۷
افضل خان-۴۷۰-۴۷۸-۴۷۹	امرد اس-۶۹
افغانستان-۳۱۳	امرسنگه-۶۷
اقبال خان-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۷-۳۶۵	امرسنگه چندراوت-۵۳۷
اکبر آباد-۳۷-۳۹-۴۱-۴۳-۵۵-۳۵۵-۳۵۷	امرکوٹ-۶۰-۳۰۵
۳۶۸-۳۶۹-۳۷۵-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۲	امروہہ-۲۰۲
۴۳۸-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۵۳-۴۵۶-۴۶۷	امن آباد-۷۳-۷۷-۷۸-۸۱-۸۲-۸۳
۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷	امیر تیمور-۲۵۶-۲۷۹
۴۸۹-۴۹۰-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۸-۴۹۹	امیر خان-۵۲۹
۵۰۴-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲	امیر خسرو-۲۸-۲۰۳-۲۰۴-۲۱۳-۲۱۶-۲۲۸-۲۸۸
۵۲۰-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۷	امیر طراخان-۲۸۰
اکبر پور-۳۷-۳۸-۴۱	امیر مسعود-۱۸۳
اکبر بادشاہ-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶	امیر نظام الدین-۲۹۶
۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴	امین خان-۴۹۹-۵۲۱-۵۳۷-۵۳۸

انبالہ - ۲۸۶ - ۳۲۶ - ۳۸۷ -

انبر - ۵۵ -

انبرت پال - ۱۴۸ -

انتری - ۴۳۳ -

انجرا - ۷۶ -

اند جان - ۲۸۲ -

اندر راجہ - ۹۰ - ۱۳۲ - ۱۳۳ - ۱۳۴ -

اندر باب - ۸۸ -

اندر پیت - ۲۸ - ۹۴ - ۱۳۱ - ۱۳۹ - ۱۵۲ - ۱۵۳ - ۱۵۷ -

اندر من - ۵۰ - ۵۳۶ -

اندری - ۹۷ - ۵۱۹ -

انزار - ۴۱۶ -

انند پال - ۱۶۹ - ۱۷۱ -

انند جل - ۱۸۰ -

اننگ پال تر نور - ۲۸ - ۱۵۷ -

اننگ سیٹا - ۱۳۵ - ۱۳۷ -

انوپ شہر - ۳۸ -

آواز خان - ۳۱۴ - ۳۲۸ -

ار جین - ۳۳ - ۵۳ - ۵۴ - ۱۳۵ - ۱۳۷ - ۱۳۸ - ۱۳۹ - ۱۴۰ -

ار - ۲۴۱ - ۲۹۰ - ۲۹۲ - ۲۹۸ - ۵۰۰ - ۵۲۰ -

اوج - ۶۰ - ۹۲ - ۱۸۴ - ۲۲۵ - ۲۵۶ - ۳۰۴ - ۳۲۰ -

اودی سین - ۱۳۰ -

اودھ - ۴۳ - ۴۴ - ۱۹۲ - ۲۵۵ - ۳۵۹ - ۵۰۹ - ۵۲۳ -

اودیبہ - ۴۹ - ۳۱۸ - ۳۲۶ - ۴۱۳ - ۴۳۷ - ۴۷۲ -

اودے سنگہ - ۳۶۸ - ۴۳۶ -

اورنگ آباد - ۴۹ - ۵۰ - ۴۹۲ -

اورنگ زیب - ۷ - ۸ - ۴۰ - ۵۰ - ۶۷ - ۷۰ - ۴۷۳ -

اورنگ - ۴۹۰ - ۴۹۱ - ۴۹۲ - ۴۹۵ -

اوز گنج - ۲۸۱ -

اگر سین - ۱۲۴ - ۱۲۵ -

اونی - ۱۲۵ -

اہتمام خان - ۴۴۳ -

اہنگ شاہ - ۱۲۶ - ۱۲۷ -

ایاز - ۶۴ - ۱۷۹ - ۱۸۱ -

ایدر - ۵۹ -

ایمان - ۵۶ - ۶۱ - ۸۸ - ۱۶۲ - ۳۰۶ - ۳۷۳ - ۴۱۳ -

ایرج - ۴۱ -

ایخی پر - ۱۲۵ -

ایسندور - ۵۱ -

ب

باباننگ - ۶۹ - ۷۰ - ۴۲۵ -

بابا خان قاقشال - ۳۸۴ -

بابر - ۷ - ۶۵ - ۸۴ - ۲۷۸ - ۲۷۹ - ۲۸۲ - ۲۸۸ - ۲۹۴ -

۲۹۶ - ۳۰۸ - ۳۱۵ - ۳۱۶ - ۳۱۸ - ۳۷۳ - ۳۸۳ - ۴۰۰ -

۴۰۱ - ۴۰۷ - ۴۴۳ - ۴۴۵ -

باترک - ۵۸ -

باتہال - ۸۱ -

بادل گدھ - ۳۹ -

باربک آباد - ۴۹ -

باربک شاہ - ۲۷۴ - ۲۸۲ - ۲۹۳ -

بار دھ - ۴۹ -

بارو - ۸۲ -

بارہہ - ۳۸ -

باز بہادر - ۳۴۵ - ۳۴۶ - ۳۴۷ - ۳۴۹ -

باسو - ۴۱۹ - ۴۲۰ - ۴۶۴ -

باسوارہ - ۵۴ -

باقرا یوسف - ۲۸۱ -

باقی بیگ - ۵۱۳ - ۵۱۵ -

بالا گھاٹ - ۴۸۴ -

بالٹا تھ - ۷۵ - ۴۲۰ -

بامیان - ۸۳ - ۴۴۶ -

بان پرست - ۲۴ -

باندو - ۵۴ -

بانسوار - ۵۵ -

بانکی رام - ۶۷ -

بانکی راستے - ۶۷ -

بان گنگا - ۴۶۷ -

بایزید - ۲۹۴ - ۳۷۹ - ۳۸۳ -

بتالہ - ۶۶ - ۶۷ - ۶۹ - ۷۰ - ۷۱ - ۷۷ - ۳۲۶ -

۳۳۴ - ۴۲۵ - ۴۶۵ - ۴۷۵ -

بتوارہ - ۵۶ -

بتھور - ۴۰ -

بتوہ - ۵۶ -

بجوارہ - ۶۶ -

بجور - ۳۹۰ -

بجی باسے - ۱۶۸ -

بخارا - ۸۶ - ۱۶۵ -

بارغ خان - ۳۰۹ -

بجادل - ۳۳ - ۳۸ - ۳۹ - ۱۸۸ - ۱۸۹ - ۱۹۰ - ۱۹۴ -

۲۰۲ - ۲۲۳ - ۲۶۶ - ۲۶۷ - ۲۷۰ - ۲۷۱ - ۲۷۲ -

بدخشان - ۸۴ - ۸۸ - ۲۸۱ - ۲۸۲ - ۳۰۳ - ۳۰۹ - ۳۱۰ -

۳۱۲ - ۳۱۳ - ۳۹۲ - ۳۹۴ -

بدر - ۸۹ -

بدر الدین ستقرومی - ۱۹۳ - ۱۹۴ -

بدر الدین مشاہد - ۶۷ -

بدر گاون - ۵۲ -

بدری ناٹھ - ۳۷ - ۱۱۰ -

بدھ چند - ۴۱۹ -

بدھمن - ۱۲۷ - ۱۲۸ -

بدیع الدین - ۴۰ - ۵۲۹ -

بدیع الزمان - ۴۷۸ - ۴۷۹ -

بدین - ۶۰ -

برار - ۵۱ - ۵۲ - ۴۲۴ - ۴۲۷ -

براری - ۸۰ -

برچیل - ۱۲۵ -

برخوردار - ۴۷۵ -

بردوان - ۴۴۷ - ۴۷۲ -

برنی راجہ - ۳۶ -

برقنداز خان - ۵۰۲ -

برن - ۱۷۳ - ۱۹۰ - ۲۲۲ - ۲۵۷ - ۲۵۹ - ۲۶۰ -

برنالہ - ۳۲۶ -

برنادوہ - ۹۳ - ۹۷ -

برنہ - ۴۲ - ۴۳ -

برود - ۴۱ -

برودہ - ۵۸ - ۵۹ -

برمالہ - ۳۱۴ -

برمان الدین غریب - ۳۴ -

برمان الملک - ۴۲۳ - ۴۲۴ -

برمان پھر - ۵۲ - ۵۸ - ۴۲۶ - ۴۶۶ - ۴۶۷ -

۴۲۷ - ۴۶۲ - ۴۸۴ - ۴۹۲ - ۴۹۳ - ۵۲۴ -

برمان نظام الملک - ۴۲۷ - ۴۳۱ - ۴۳۲ -

برہم پتر - ۴۹ -

برہمن آباد - ۵۹ - ۸۰ -

برید - ۴۳۰ -

بریٹی - ۴۱۹ -

بسرانت - ۴۰ -

بسرماراجہ - ۱۲۶ - ۱۲۸ -

بہنت خواجہ سرا - ۵۳۸ -

بسولی - ۷۷ -

بسومنی - ۷۷ -

بنارسی - ۳۸۳ - ۳۸۴	بسوہلی - ۷۷
بن - ۳۱۴ - ۳۲۸	بشٹ - ۱۰۷
بندرا بن - ۳۷ - ۲۶۸	بشن گیا - ۵۱
بندراول - ۲۸۵	بغداد - ۳۳ - ۳۴ - ۶۱ - ۲۴۴
بنگش - ۳۸۹ - ۴۲۳	بقا (در محمد) - ۵۳۸
بودیہ - ۲۶۹ - ۵۱۳ - ۵۱۵	بکالو - ۴۹
بوڑیا نہ - ۷۷	بکرماجیت - ۶ - ۵۳ - ۱۳۲ - ۱۳۴ - ۱۳۵ - ۱۳۸ - ۱۳۹
بورمت - ۱۲۷	۱۴۰ - ۱۴۱ - ۱۴۵ - ۱۴۶ - ۱۹۰ - ۲۴۰ - ۲۷۷
بومیان - ۸۵	۲۷۹ - ۳۴۸ - ۴۶۵ - ۴۶۷ - ۴۷۱
بوندی - ۱۴۸	بکرم پال - ۱۴۹
بوہ - ۷۶	بکرم چند - ۱۵۰
بہادر (دریام) - ۵۷	بکسر - ۳۷۷
بہادر خان لودھی - ۲۶۶ - ۲۷۱ - ۳۶۵ - ۴۲۷	بگرام - ۸۵ - ۱۶۷
بہادر سلطان - ۲۹۷ - ۲۹۸ - ۲۹۹ - ۳۵۹ - ۳۶۳	بگلا - ۴۸ - ۴۹
بہادر خان - ۳۵۵ - ۳۵۶ - ۳۵۷ - ۳۵۸ - ۳۸۳	بگلانہ - ۵۴ - ۵۴
بہادر - ۳۸۵	بلاس پور - ۷۶
بہادر خان (بوزبک) - ۴۸۵	بلاول سین - ۱۵۳
بہادر خان - ۵۰۲ - ۵۰۳ - ۵۰۵ - ۵۰۹ - ۵۱۹ - ۵۲۰	بلاقی (داد در بخش) - ۴۸۲
۵۲۱ - ۵۲۲ - ۵۲۳ - ۵۲۷ - ۵۳۱	بلبن - ۲۰۱
بہادر پور - ۴۸۹ - ۵۰۹	بلب دھر - ۱۱۰
بہادر شاہ - ۵۵ - ۲۳۷ - ۲۳۹ - ۲۴۹ - ۲۵۹ - ۲۶۹ - ۲۷۹	بلخ - ۸۴ - ۱۶۵ - ۲۰۴ - ۲۸۰ - ۳۱۰ - ۳۱۱ - ۳۱۲ - ۳۱۳
بہار - ۴۳ - ۴۵ - ۴۷ - ۴۹ - ۲۵۵ - ۲۵۹ - ۲۷۹	۴۴۶ - ۴۸۷
۲۷۸ - ۲۹۱ - ۳۱۸ - ۳۳۲ - ۳۸۵ - ۴۴۷ - ۴۴۸	بلدیہ - ۱۵۷
۴۷۳ - ۵۲۸ - ۵۳۷	بلگرام - ۴۴
بہار - ۳۶۴ - ۳۶۸	پستہ - ۱۶۳
بہار اعلیٰ - ۴۷ - ۳۷۴ - ۳۷۵	بلو - ۲۶۸
بہار خان - ۲۷۸ - ۲۸۹ - ۳۱۷	بلوچ پور - ۴۹۹
بھاگا - ۷۷	بلہ - ۷۵
بھاگی - ۴۳۱	بلہور - ۴۰
بھاگ نگر - ۴۳۱	بنارس - ۳۸ - ۴۲ - ۴۳ - ۴۸۸ - ۴۸۹ - ۵۲۹
بھاگ سنگھ (داد) - ۵۳۶	

بہاؤ الدین زکریا۔ ۳۳-۶۱-۲۰۳-۲۹۲-۵۲۴	بہندیدہ۔ ۵۲
بہت۔ ۸-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۲-۳۵۱	بھنبہر۔ ۳۹۵-۴۱۱
۳۹۴-۳۷۵-۳۷۸-۳۷۹	بھنبہر۔ ۸۳
بھنل۔ ۵۴	بھوانی۔ ۷۱-۷۷-۲۴۸
بھنلی۔ ۵۴	بھوانیداس۔ ۵۱۵
بھتندہ۔ ۱۶۲-۱۶۶-۱۶۷-۱۸۵-۳۴۳	بھوپ۔ ۱۲۵
بھتنبہر۔ ۲۵۶-۴۸۲	بھوتبت۔ ۷۶
بھتی۔ ۶۰	بھوتہ مرل۔ ۷۷
بھجنگ۔ ۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۷	بھوج۔ ۵۳-۲۴۱-۳۴۸
بھداور۔ ۴۱	بھوج پور۔ ۳۰۱-۳۱۹-۳۲۲
بھدرک۔ ۵۰	بھودر۔ ۳۶۵
بھرام۔ ۲۳۵-۲۴۲	بھون۔ ۲۴۷
بھرام خان۔ ۲۳۹-۲۵۹-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۸	بھونال۔ ۷۷
۳۴۹-۳۵۳	بھونگاؤں۔ ۲۶۶
بھرام شہ۔ ۱۸۳-۱۸۴-۱۹۳	بھودیہ۔ ۲۷۸
بھرام مرزا۔ ۳۰۸-۳۱۳-۳۱۴-۴۱۷	بھیرہ۔ ۷۸-۷۹-۲۸۵-۳۴۳-۳۸۶-۵۱۳-۵۲۲
بھراچ۔ ۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷	بھیکم۔ ۱۲۵
بھرت راجہ۔ ۱۰۶	بھیکم پتاما۔ ۹۱-۹۹-۱۰۰-۱۳۰
بھرتی۔ ۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹	بھیم۔ ۱۰۸-۱۸۸
بھروچ۔ ۵۷-۵۹-۲۴۴-۳۵۸-۳۶۴	بھیم پال۔ ۱۴۹
بھکر۔ ۶۰-۶۴-۷۷-۷۹-۲۶۲-۲۶۳-۳۰۴	بھیم چند۔ ۱۵۰
۳۳۶-۳۴۴-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰	بھیم دیو۔ ۱۸۴-۱۸۵
بھکرور۔ ۳۵۷	بھیم دیوی۔ ۱۵۰-۱۵۱
بھگونت داس۔ ۳۶۲-۳۷۵-۳۷۶-۳۹۵-۴۹۶	بھیم راجہ۔ ۲۶۲-۴۷۳
۴۰۳	بھیم سین۔ ۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۹-۱۰۱-۱۰۶-۱۵۳
بھلول پور۔ ۷۷-۲۸۵	بھیم نگر۔ ۱۷۱
بھول نودھی۔ ۷-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۲۶۵	بیاس دیو۔ ۹۰-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۶-۱۰۸-۱۱۶
۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳	۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱
۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹	بیانہ۔ ۳۹-۴۰-۲۵۹-۲۶۳-۲۶۶-۲۹۷
۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴	۳۰۲-۳۲۵-۳۵۳
۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹	بیانہ دیپاس۔ ۱۹-۲۳-۷۷-۷۸-۸۹-۱۹۴
۲۹۰-۲۹۱	

یونیٹ - ۳۴ - ۲۵۵ - ۲۵۶ - ۲۷۹ - ۲۸۶ - ۳۳۹ -

پورن مل - ۳۲۱ -
 پورمنڈل - ۷۳ -
 پتھار - ۷۸ -
 پیر پنجال - ۸۳ - ۲۰۱ -
 پیر خان لودھی - ۲۲۲ -
 پیر محمد - ۲۵۶ -
 پیر محمد خان - ۳۱۰ - ۳۱۱ - ۳۱۲ - ۳۲۱ -
 تملنگانہ - ۵۲ - ۲۲۷ -
 تملوڑہ - ۲۶۳ - ۲۲۲ -
 تملوک چند - ۱۴۹ - ۱۵۰ - ۲۶۶ -
 تملون - ۷۶ - ۵۱۲ - ۵۱۹ - ۵۲۰ - ۵۲۱ -
 تملونڈی - ۶۹ - ۲۶۲ -
 تملونڈی تھارا - ۲۵۹ -
 تملہ - ۷۵ -

ت

تاتارخان - ۶۶ - ۶۷ - ۲۳۹ - ۳۵۵ - ۲۵۶ - ۲۵۹ - ۲۶۰ -
 تاج پور - ۲۹۳ - ۲۹۷ - ۲۹۸ - ۳۶۵ - ۳۶۶ - ۳۹۹ -
 تاج خان - ۳۱۸ - ۳۳۱ - ۳۱۹ -
 تاج الدین - ۱۹۳ -
 تاج الدین موسیٰ - ۱۹۴ -
 تاج الدین یلوز - ۱۷۹ -
 تانڈہ - ۳۸۴ - ۳۱۶ - ۲۰۹ -
 تان سین - ۲۲۱ -
 تبت - ۷۷ - ۷۸ - ۸۱ - ۸۲ - ۸۳ -
 تبریٹ - ۸۴ - ۲۸۱ -
 تبن پور - ۸۰ -
 تپتی - ۵۲ - ۵۷ - ۵۸ -
 تجارہ - ۴۱ -
 تدار - ۴۱ -
 تربنگ - ۵۲ -
 تردی بیگ خان - ۳۳۸ - ۳۳۹ - ۳۲۲ -
 ترما شیرین خان - ۲۸۰ -
 ترہت - ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ - ۲۲۷ - ۲۳۹ - ۲۷۴ -
 تریاراج - ۵۰ -
 تغلق آباد - ۲۸ - ۲۳۷ -
 تغلق جامہ - ۱۷۱ -
 تاجی - ۲۱۶ -
 توڑ مل - ۶۴ - ۲۲۵ - ۲۶۳ - ۲۶۰ - ۲۸۵ -
 ۳۸۶ - ۳۸۸ - ۳۹۱ - ۳۹۲ - ۴۰۵ - ۴۰۹ - ۴۱۰ -
 ۱۰۱۵ - ۵۱۲ - ۵۲۵ -
 تو من - ۵۳ -
 توہی - ۷۴ -
 تھانہ (قوم) - ۱۸۴ -
 تھارہ - ۷۶ - ۳۲۳ -
 تھانپیر - ۳۵ - ۶۸ - ۱۰۶ - ۱۷۲ - ۲۷۴ - ۳۶۷ -
 ۲۲۵ - ۵۲۵ -
 تھنہ - ۸ - ۱۰ - ۵۹ - ۶۰ - ۷۷ - ۷۹ - ۱۱۰ - ۱۶۹ -
 ۱۸۵ - ۲۲۲ - ۲۲۹ - ۲۵۶ - ۲۶۱ - ۲۹۴ - ۳۰۱ -
 ۳۰۴ - ۳۰۵ - ۳۰۶ - ۳۰۹ - ۳۲۰ - ۳۳۶ - ۳۶۱ -
 ۳۹۸ - ۴۱۴ - ۴۱۵ - ۴۱۷ - ۴۲۸ - ۴۴۷ -
 ۴۷۴ - ۴۸۰ - ۴۸۱ - ۵۱۲ - ۵۲۵ - ۵۳۸ -
 ۵۳۹ - ۵۴۰ -
 تیراہ - ۳۹۰ -
 تیغ بہادر - ۷۰ -
 تیمور - ۷ - ۳۵۴ - ۳۵۸ - ۳۶۵ - ۳۹۲ - ۳۹۷ -
 جاکو - ۷۷ -

جلال الدین مسعود - ۳۶۴ -	جالندر - ۶۶ - ۲۵۳ - ۲۶۳ - ۳۳۳ - ۳۳۸ - ۴۵۷ -
جلال الدین منگ برنی - ۴۴۶ -	جالتہ - ۵۲ -
جلال الدین میراں شاہ - ۲۸۱ - ۲۷۹ -	جالدر - ۵۸ - ۵۹ -
جلال پور - ۳۸۶ -	جلیسر - ۵۰ - ۲۵۳ - ۲۵۴ -
جلالیہ - ۷۸ - ۷۹ -	جامود - ۵۲ -
جلالی - ۲۶۶ -	جامر - ۲۳۳ - ۲۳۴ -
جلیبس - ۹۱ -	جان نثار خاں - ۴۹۸ -
جماری - ۳۳۴ -	جانی بیگ - ۴۱۴ - ۴۱۵ - ۴۱۸ -
جمال الدین - ۳۵ -	ججیس - ۹۱ -
جمال خان - ۳۱۵ - ۳۱۶ -	جدہ شتر - ۸ - ۸۹ - ۹۰ - ۹۲ - ۹۳ - ۹۴ - ۹۵ - ۹۶ -
جمشید - ۳۹۶ - ۳۹۷ - ۴۱۶ -	۹۷ - ۱۰۱ - ۱۰۳ - ۱۰۴ - ۱۱۰ - ۱۱۱ - ۱۲۵ - ۱۵۹ -
جمشید قطب الملک - ۴۳۱ -	جرجو دھن - ۹۱ -
جن - ۱۹ - ۲۸ - ۳۳ - ۳۴ - ۳۶ - ۳۷ - ۳۸ - ۳۹ -	جرکس - ۴۳۰ -
۴۰ - ۴۱ - ۴۲ - ۵۸ - ۹۴ - ۱۰۷ - ۱۷۳ - ۱۷۴ -	جسرتھ - ۱۲۴ - ۲۶۲ - ۲۶۳ - ۲۶۵ -
۲۰۶ - ۲۱۴ - ۲۱۶ - ۲۱۹ - ۲۲۶ - ۳۸۶ - ۴۸۸ -	جسرتھ کھوکھر - ۲۶۹ - ۳۹۸ -
۵۰۶ - ۵۱۲ - ۵۱۸ - ۵۲۷ -	جسرتھ - ۴۱۹ - ۴۲۰ -
جمون - ۷۲ - ۷۳ - ۷۴ - ۷۷ - ۲۵۵ - ۲۵۸ - ۲۶۲ -	جسوت سنگہ - ۴۸۹ - ۴۹۴ - ۴۹۵ - ۴۹۸ -
۳۱۴ - ۳۲۸ - ۳۹۸ - ۴۰۳ - ۴۱۹ - ۴۲۰ -	۴۹۹ - ۵۱۱ - ۵۲۰ - ۵۲۵ - ۵۳۰ - ۵۳۲ - ۵۳۷ -
جیل بیگ - ۴۱۹ -	جعفر خان - ۵۰۷ - ۵۱۹ - ۵۲۶ -
جنت آباد - ۴۹ -	جگت سنگہ - ۴۳۶ - ۴۶۵ - ۴۶۶ -
جناب سنگہ - ۱۲۸ -	جگدیش - ۴۱۹ -
جنگی - ۵۳۸ -	جگن ناتھ - ۵۰ - ۴۱۳ -
جنجہ - ۱۱۶ - ۱۱۷ - ۱۱۹ - ۱۲۳ -	جلال آباد - ۸۵ - ۸۷ - ۳۱۴ - ۴۰۳ -
جنید برلاس - ۳۱۷ -	جلال الدین - ۱۹۰ - ۱۹۵ - ۳۸۲ -
جنیر - ۴۷۴ - ۴۸۰ - ۴۸۳ - ۴۸۴ -	جلال الدین غنمی - ۲۸ - ۲۱۴ - ۲۲۱ - ۲۳۴ -
جوار دہات - ۴۵۴ -	جلال الدین کاشانی - ۱۹۳ - ۱۹۴ -
جوالا کھی - ۷۲ -	جلال خان - ۲۷۶ - ۲۷۷ -
جو تک مائے - ۴۶۸ -	جلال بخاری - ۶۲ -
جودہ - ۷۵ -	جلال الدین حسام - ۲۳۹ -
جودہ پور - ۵۵ - ۳۰۴ - ۳۲۱ - ۳۷۵ -	جلال الدین سلیمان - ۶۲ -
جونانگٹھ - ۵۷ - ۳۶۴ -	جلال الدین ملک - ۲۱۴ -

حسن حاکم - افر بابیجان - ۲۸۱ -

حسن (خواجه) - ۳۴۴ -

حسن (خسر و خان) - ۲۳۱ -

حسن (مولانا) - ۱۷۸ -

حسن ابدال - ۴۰۷ -

حسن بیگ بدخشی - ۴۴۳ - ۴۴۴ -

حسن خان - ۳۱۵ - ۳۱۶ -

حسن خان بهتی - ۳۹۱ -

حسن حسان میواتی - ۲۸۹ - ۳۷۳ -

حسن خوشگی - ۵۳۱ -

حسن علی خان - ۵۳۰ - ۵۳۴ -

حسن گانگو - ۴۲۸ - ۴۳۰ -

حسین بیگ خان - ۵۰۲ -

حسین بیگ شیخ عمری - ۴۱۹ -

حسین چک - ۳۹۵ -

حسین خان - ۷ - ۳۸۰ - ۴۰۲ -

حسین مرزا ارغون - ۳۰۴ -

حسین نظام الملک - ۴۳۲ -

حصار فیروزه - ۳۹ - ۴۲۶ - ۴۶۰ - ۴۶۹ - ۴۸۶ - ۵۳۸ -

حکیم علی - ۴۳۹ - ۴۴۰ - ۴۵۷ -

حکیم مرزا - ۳۸۹ - ۳۹۳ - ۳۹۴ -

حکیم مہام - ۳۹۲ -

حمید خان - ۲۶۶ - ۲۶۷ - ۲۶۹ - ۲۷۰ - ۲۷۱ -

حمیدہ بانو بیگم - ۱۰۵ -

حیدر خان - ۴۰۳ -

حیدر سلطان - ۳۵۵ - ۳۹۹ -

حیدر کاشغری - ۳۰۳ -

حیدر مرزا - ۴۰۱ -

خ

خاج خان - ۲۱۴ -

چند درانی - ۱۵۱ -

چند بیر - ۳۳ -

چند بی - ۵۳ - ۵۴ - ۱۰۶ - ۲۲۳ -

چنگیز خان - ۸۴ - ۸۵ - ۱۹۰ - ۲۱۴ - ۲۲۷ - ۳۵۱ - ۴۴۴ -

چنیل - ۲۲۶ -

چنیوت - ۷۱ - ۲۹۳ - ۲۹۴ -

چوپره - ۵۲ -

چوراگڈھ - ۳۵۴ -

چوسا - ۴۳ - ۴۶ -

چوکنڈی - ۷۹ -

چارکنڈ - ۲۹۹ - ۳۱۹ -

چھبرگٹہ - ۳۳۳ -

چھجولک - ۲۱۶ -

چھیم - ۹۱ - ۱۱۰ -

چین قلیچ خان - ۴۱۹ -

ج

جاجی بقتا - ۵۲۵ -

جاجی بیگم - ۳۰۱ - ۳۲۲ -

جاجی پور - ۴۶ - ۴۷ - ۳۷۹ -

جاجی چک - ۴۰۱ -

جاجی خان - ۳۹۹ -

جاجی خان بلوچ - ۵۲۳ - ۵۲۴ -

جاجی شرتی - ۲۶۶ - ۲۶۹ -

جاجی محمد قنداری - ۲۳۸ -

حاصل پور - ۴۱ -

حافظ آباد - ۳۱۶ -

حبیب شاہ - ۴۰۲ -

حجاج بن یوسف - ۲۹۱ -

حسام الدین - ۳۳ - ۳۴۵ -

حسام خان - ۲۶۶ - ۲۶۷ - ۲۶۹ -

خان عظیم کوکلتاش - ۳۵۹ - ۳۶۱ - ۳۶۳ - ۳۶۴	خواجہ محمد - ۳۹۲
۳۶۶ - ۳۸۵	خواجہ محمود گرجستانی - ۴۳
خان بابا - ۴۱۸	خواجہ مهدی - ۲۹۶
خان بالغ - ۴۹	خواجہ مہذب - ۱۹۲
خان جهان - ۳۸۳ - ۳۸۴	خوارزم - ۳۰ - ۱۶۵ - ۱۸۸ - ۱۹۰ - ۲۴۱ - ۲۸۰
خان جهان خلعت آصف خان - ۵۰۷	خواجہ ریگ روان - ۸۴
خان جهان لودی - ۴۷۴ - ۴۷۵ - ۴۸۰ - ۴۸۴	خواص خان - ۳۲۰ - ۳۲۲ - ۳۲۵ - ۳۲۶ - ۳۳۰
خان دوران - ۴۱۴ - ۵۰۲ - ۵۳۰ - ۵۳۷	۵۳۷ - ۵۳۸
خاندیس - ۵۲ - ۵۸ - ۴۲۶ - ۴۲۹ - ۴۵۹ - ۴۶۳ - ۴۶۷	خواستان - ۲۸۰
خان عالم - ۴۵۰ - ۴۸۵ - ۵۳۰	خوشاب - ۷۱ - ۵۱۳
خدا داد (نام منیل) - ۱۷۴	خیر آباد - ۴۴
خراسان - ۳۰ - ۸۴ - ۱۶۵ - ۲۵۱ - ۲۸۰	خیبر - ۸۸ - ۳۸۹
۲۸۱ - ۳۰۶ - ۳۲۲ - ۳۷۷	خیر النساء بیگم - ۴۵۱
خسرو - ۳۳	
خسرو خان - ۲۳۳ - ۲۳۴ - ۲۳۵ - ۲۳۶	
خسرو شاہ - ۶۴ - ۱۸۴ - ۲۸۲ - ۳۷۶	دادرک - ۳۴۴
خسرو ملک - ۶۴ - ۱۸۴ - ۱۸۵	داراب خان - ۴۷۱ - ۴۷۲
خسرو دشاہزادہ - ۴۴۲ - ۴۴۵ - ۴۸۲	دانا شکوہ - ۶ - ۷ - ۶۹ - ۴۵۲ - ۴۷۳ - ۴۸۷
نضراہتی - ۳۸	۴۸۸ - ۴۸۹ - ۴۹۰ - ۴۹۱ - ۴۹۲ - ۴۹۳ - ۴۹۴
خضر خان - ۲۲۹ - ۲۳۱ - ۲۳۲ - ۲۵۸ - ۲۵۹ - ۲۶۰	۴۹۸ - ۴۹۹ - ۵۰۰ - ۵۰۱ - ۵۰۲ - ۵۰۳ - ۵۰۴ - ۵۰۵
۲۶۱ - ۲۶۲ - ۲۶۳ - ۲۶۴ - ۲۶۷ - ۲۶۸	۵۰۶ - ۵۰۸ - ۵۰۹ - ۵۱۰ - ۵۱۱ - ۵۱۳ - ۵۱۴
۳۴۱ - ۳۴۸	۵۱۵ - ۵۱۹ - ۵۲۰ - ۵۲۱ - ۵۲۲ - ۵۲۳ - ۵۲۴ - ۵۲۵
خط پور - ۶۴ - ۲۶۳	۵۲۶ - ۵۲۸ - ۵۲۹ - ۵۳۷ - ۵۳۸ - ۵۳۹ - ۵۴۰
خلیل سلطان میرزا - ۲۸۱	دارای - ۳۰۶
خلیل اللہ خان - ۴۷۸ - ۴۹۹ - ۵۰۲ - ۵۰۷ - ۵۰۸	دانا پور - ۳۴۴
۵۲۰ - ۵۲۱ - ۵۲۲ - ۵۲۳ - ۵۲۵ - ۵۲۶	داندیس - ۵۲ - ۴۲۷
خنجر خان - ۵۱۳ - ۵۲۲	دامغان - ۳۰۶
خواجہ ملک - ۲۶۷	دامودر سین - ۱۵۴ - ۱۵۵
خواجہ تابوت - ۴۴۰	دانیال - ۵۲ - ۴۲۵ - ۴۲۷ - ۴۳۸ - ۴۷۹ - ۴۸۲
خواجہ جهان سلطان الشرق - ۲۵۵ - ۲۵۹ - ۴۷۴	داود - ۱۶۹ - ۱۷۲ - ۳۶۶ - ۳۷۹ - ۳۸۰ - ۳۸۳
خواجہ عمر نقشبندی - ۴۷۵	داود شاہ - ۴۲۸

دندپال - ۱۲۵ -
 دندھر - ۱۲۹ - ۱۳۰ -
 دوارکا - ۵۸ - ۱۱۰ -
 دودای - ۶۵ -
 دوراہہ - ۲۶۸ -
 دوسان - ۳۷ -
 دوشاسین - ۹۵ - ۹۶ - ۱۰۰ -
 دولاشاہ - ۷۳ - ۷۴ -
 دولت خان - ۲۶۰ - ۲۶۱ - ۲۷۸ -
 دولت خان زمیندار - ۳۶۴ -
 دولت آباد - ۵۰ - ۷۳ - ۲۴۱ - ۲۴۲ - ۳۶۱ - ۳۶۸ -
 ۳۸۷ - ۳۹۲ -
 دوجی رائے - ۲۵۶ -
 دہار - ۳۵ - ۵۰ - ۵۳ - ۱۳۲ - ۲۴۱ - ۲۹۴ -
 دہارا - ۱۳۲ -
 دہارو - ۴۱۵ -
 دہاکہ - ۴۷ - ۴۷۲ -
 دھتر اشت - ۸۹ - ۹۰ - ۹۱ - ۹۳ - ۹۷ - ۱۰۳ - ۱۰۶ - ۱۱۰ -
 دھرمات پور - ۴۹۳ -
 دہلی - ۶ - ۲۸ - ۲۹ - ۳۳ - ۵۰ - ۵۴ - ۶۲ - ۶۴ - ۹۴ -
 ۱۳۱ - ۱۴۵ - ۱۵۷ - ۱۵۸ - ۱۶۲ - ۱۸۶ - ۱۸۷ - ۱۸۸ -
 ۱۸۹ - ۱۹۰ - ۱۹۱ - ۱۹۲ - ۱۹۳ - ۱۹۴ - ۲۰۱ - ۲۰۲ - ۲۰۵ -
 ۲۰۶ - ۲۰۹ - ۲۱۱ - ۲۱۳ - ۲۱۴ - ۲۱۵ - ۲۱۶ - ۲۱۸ - ۲۱۹ -
 ۲۲۱ - ۲۲۲ - ۲۲۴ - ۲۲۷ - ۲۳۰ - ۲۳۵ - ۲۳۷ - ۲۳۸ -
 ۲۴۱ - ۲۴۲ - ۲۴۵ - ۲۴۹ - ۲۵۱ - ۲۵۲ - ۲۵۳ -
 ۲۵۴ - ۲۵۵ - ۲۵۶ - ۲۵۷ - ۲۵۸ - ۲۵۹ - ۲۶۰ - ۲۶۱ -
 ۲۶۲ - ۲۶۳ - ۲۶۴ - ۲۶۵ - ۲۶۶ - ۲۶۹ - ۲۷۱ -
 ۲۷۲ - ۲۷۳ - ۲۷۵ - ۲۷۶ - ۲۷۷ - ۲۸۸ -
 ۲۹۱ - ۲۹۲ - ۲۹۳ - ۲۹۴ - ۲۹۵ - ۳۱۴ - ۳۲۰ - ۳۲۲ -
 ۳۲۳ - ۳۲۶ - ۳۲۸ - ۳۲۹ - ۳۳۱ - ۳۳۲ - ۳۳۳ - ۳۳۸ -
 ۳۳۹ - ۳۴۰ - ۳۴۱ - ۳۴۳ - ۳۴۴ - ۳۴۸ - ۳۴۹ -

دادو آہنگر - ۴۵۷ -
 دادو رائے - ۲۵۹ -
 داؤد خان - ۲۶۶ - ۴۹۹ -
 داؤد خان قریشی - ۵۰۲ - ۵۱۲ - ۵۲۰ - ۵۲۱ - ۵۲۶ -
 ۵۳۰ - ۵۳۶ - ۵۳۷ - ۵۳۸ -
 داؤد بخش - ۴۸۲ -
 داؤد بخش - ۱۶۵ -
 دراز - ۴۱ -
 درہیل - ۴۶۷ -
 درختہ - ۱۲۷ -
 درجہ دھن - ۹۰ - ۹۴ - ۹۵ - ۹۶ - ۹۷ - ۹۹ -
 ۱۰۱ - ۱۰۸ - ۱۱۱ -
 درسال - ۱۲۵ -
 درگاوتی - ۳۵۳ - ۳۵۴ -
 دروید - ۹۳ - ۹۴ -
 درویدی - ۹۴ - ۹۵ - ۱۱۰ -
 دریافان - ۲۷۸ - ۲۸۹ - ۳۱۷ - ۴۷۲ -
 دسوان راجہ - ۱۲۵ -
 دکہ - ۴۰۷ -
 ڈل - ۸۰ - ۴۰۶ -
 دلاور خان - ۲۵۹ - ۳۴۸ - ۴۴۳ - ۵۰۵ - ۵۳۷ -
 دلرو - ۸۲ -
 دلو - ۲۵۴ - ۲۵۹ -
 دلپت - ۳۵۳ -
 دلپت - ۴۱۴ -
 دلیر خان - ۵۰۴ - ۵۰۹ - ۵۱۱ - ۵۱۴ - ۵۱۸ - ۵۲۰ -
 ۵۲۲ - ۵۳۸ - ۵۴۰ -
 دستور - ۴۰۷ -
 دمن - ۵۸ - ۵۹ -
 دہری - ۴۴۱ - ۴۶۵ -
 دنتور - ۷۱ -

۵۰۹-۵۲۷-۵۳۰-۵۳۵-۵۳۶

ذوالنون ارغون-۲۸۲-
ذوالنون سلامت-۴۱۷



راپری-۲۶۳-۲۶۶-۲۷۴

راجپال-۱۳۰

راجپور-۵۰۱

راجروپ-۵۱۲-۵۱۳-۵۲۲

راج سنگہ-۱۵۵

راج محل-۳۸

راجمند-۵۰

راجوری-۳۹۰-۴۰۱-۴۲۷-۴۸۱

راجہ بھوج-۶

راجی علیخان-۳۵۹-۳۶۳-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۷

راستی خان-۳۶۵

رام تیرتھ-۶۶

رام چندر-۴۳-۱۵۰-۳۴۱-۴۴۲

رام اکس-۶۹-۳۷۷

رام دیو بھتی-۶۶

رام سنگہ راتھور-۴۹۹-۵۰۴-۵۲۸-۵۳۶

رام سنگہ گنور-۵۰۲

رام گڈھ-۴۲۰

سانا پشاد-۳۰۵

سانا سانگا-۴۸۹-۴۹۰

رانجھا-۷۷-۷۸

راول پنڈی-۳۸۹

راوی-۶۴-۶۵-۶۹-۷۴-۷۷-۱۸۵

۲۶۳-۲۶۴-۲۸۳-۵۲۳

رائے پتھورا-۸-۲۸-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹

۱۶۱-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۲۲۳

راج-۴۱۲

۴۵۸-۴۶۱-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۹-۴۸۱

۴۸۳-۴۱۶-۴۲۸-۴۳۸-۴۶۶

۵۱۲-۵۱۴

دھوال-۷۶

دھودا-۶۲

دھولپور-۳۶۸-۳۶۹-۴۶۹-۵۰۱

دھونگل-۷۳

دھنگوت-۳۲۷-۳۹۳-۳۹۴

دھور سمندر-۲۳۹

دھیان پور-۶۸

دھیکا-۸۸

دیار بکر-۲۸۰

دیال داکس جبالا-۴۹۵-۴۹۷

دیپالپور-۵۵-۶۲-۶۳-۶۴-۷۹-۲۲۳

۲۳۵-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۶

۲۶۷-۲۸۵-۳۲۸-۳۶۱-۴۹۴

دیبل-۵۹

دیپ سنگہ گری-۱۵۵-۱۵۶

دیس پال-۱۴۸

دیک-۷۳-۷۴-۷۷

دیندارخان-۴۹۸-۵۰۴-۵۰۵

دیو (بندر)-۵۷

دیوسر-۸۱

دیو گڈھ-۴۱۹-۴۲۸

دیو گیزر-۵۰-۲۳۹-۲۴۱-۲۴۴

دیول-۵۹-۱۸۵

دیول گاؤن-۵۲

دیومن راجہ-۳۹۶



ذوالفقارخان-۴۹۵-۵۰۰-۵۰۲-۵۰۴-۵۰۵

سالیبر - ۵۴	سر دار خان - ۵۳۱
سامانه - ۳۴ - ۱۶۲ - ۲۲۰ - ۲۲۳ - ۲۴۶	سر دله - ۵۴
۲۵۳ - ۲۸۶ - ۲۵۹ - ۲۶۰ - ۲۶۳	سر دیو - ۳۹۶
۲۶۸	سرستان - ۸۳
ساکه - ۵۲۰	سرستی - ۳۶ - ۳۹ - ۴۱ - ۵۴ - ۵۸ - ۱۸۴
سانیه - ۴۲۰	سر مردن - ۱۲۸
ساجو - ۳۹۶	سر مود - ۳۶ - ۲۴۶ - ۲۵۱ - ۲۵۲
سنبه - ۴۶	سر نال - ۲۴۴ - ۲۵۹ - ۳۶۱
سنبه دیو - ۳۹۶	سرنگی - ۱۱۳
سبکتگین - ۸	سرپ دت - ۱۲۸
سبها - ۵۲	سر دج پال - ۱۴۲
سبها لکا - ۵۴	سر وهی - ۵۵ - ۵۹ - ۱۲۴
سپر شکوه - ۵۰۰ - ۵۰۲ - ۵۰۳ - ۵۰۶ - ۵۱۱	سرور ملک - ۲۴۴
سجینی - ۱۲۴	سرورن چتر - ۱۲۵
سپره - ۵۳	سری کشن - ۶ - ۴۰ - ۵۴ - ۵۸ - ۱۰۸ - ۱۱۰
ستر سال داده - ۵۰۴	سری نگه - ۳۴ - ۸۰ - ۴۰۳ - ۵۱۵ - ۵۱۶ - ۵۲۰ - ۵۲۲
ستیل - ۳۹ - ۶۳ - ۴۶ - ۴۹ - ۲۴۶ - ۲۶۲ - ۳۳۳	سزا دار خان - ۵۰۵
۳۴۴ - ۵۱۲ - ۵۱۹ - ۵۲۰ - ۵۲۱	سعد الله خان - ۴
سجان سنگه سیودمیا - ۴۹۶	سعدی - ۲۰۳
سجان سنگه چند راوت - ۴۹۴	سعید الدین - ۳۸۵
سجان سنگه - ۶۴ - ۵۳۰	سعید خان - ۳۲۶ - ۳۶۱ - ۵۰۹
سجادول - ۳۴۵	سکت سنگه - ۳۶۸
سختان - ۵۴	سکندر لودهی - ۳۹ - ۴۳ - ۴۶ - ۴۷ - ۴۸ - ۴۹
سبابن - ۳۶۸	۲۹۴ - ۲۹۵ - ۳۱۵ - ۳۱۸ - ۳۲۱ - ۳۲۲ - ۳۳۳
سد مو - ۴۴	۳۳۴ - ۳۳۵ - ۳۳۶ - ۳۳۸ - ۳۴۱ - ۳۴۲ - ۳۴۳
سراج - ۳۳	۳۸۱ - ۳۸۲ - ۳۹۸ - ۴۱۶
سراج پور - ۳۸	سکندر بت شکن - ۳۹۸ - ۳۹۹
سراشانک - ۳۹۶	سکندر خان - ۳۹۲ - ۴۰۰ - ۴۰۱
سرخند از خان - ۴۹۳	سکندر شاه - ۲۵۱ - ۳۶۶
سرای برار - ۴۳۳	سکندر جام - ۴۱۴
سرو - ۴۲ - ۴۳ - ۴۴ - ۴۶ - ۴۷ - ۴۸ - ۴۹	سکندر مونی - ۴۹ - ۸۵

سیلم پور - ۵۰۹	سکندر خان اوزبک - ۳۳۹
سیلم خان - ۳۱۴	سکندر روپیلہ - ۵۳۷
سیلم شاہ - ۲۹ - ۶۶ - ۳۲۴	سکونت کوہی - ۱۳۱ - ۱۳۲
سیلم کرارانی - ۳۳۱	سکندان - ۱۲۸
سیلم گڑھ - ۲۹	سکندیو - ۱۱۶
سیلمہ - ۲۲۶	سکھر - ۵۳۸ - ۵۳۹
سیلمہ سلطان بیگم - ۴۳۷	سلطان پور - ۱۹۴ - ۳۸۵ - ۴۴۳ - ۵۲۰ - ۵۲۱
سنار گاؤن - ۴۹ - ۲۳۷ - ۲۳۹	سلطان حسین لشکھ - ۶۴ - ۲۷۲ - ۲۹۳ - ۲۹۴
سنام - ۳۵ - ۲۶۹	۲۹۵ - ۲۹۹
سنائی حکیم - ۸۴	سلطان حسین میرزا - ۴۱۳ - ۴۱۷ - ۴۱۸
سنودھیہ - ۴۹۶	۵۱۸
سنبھل - ۳۶ - ۳۹ - ۷۹ - ۲۶۰ - ۲۶۶ - ۲۷۸	سلطان سرور - ۶۱ - ۶۲ - ۷۳
۲۹۱ - ۲۹۵ - ۳۵۵ - ۳۵۸ - ۳۶۱	سلطان قلی - ۴۳۱
سمندر پال - ۱۴۵ - ۱۴۶ - ۱۴۷ - ۱۴۸ - ۱۴۹	سلطان محمد - ۵۶ - ۲۸۹ - ۳۱۷ - ۳۳۸ - ۳۶۶
سمگان - ۴۱۶	سلطان محمد عادل - ۳۸۰
سمرقند - ۸۴ - ۸۶ - ۲۵۸ - ۲۸۲	سلطان محمود - ۵۳ - ۳۱۸ - ۳۵۸
سجبر - ۵۴ - ۸۴ - ۴۱۷ - ۵۳۵	سلطان محمود لشکھ - ۴۱۸
سنتن - ۱۰۷	سلطان مظفر - ۳۵۹ - ۳۶۳ - ۳۶۴
سنبھولی - ۴۳	سلطان میرزا - ۳۰۶ - ۳۹۲ - ۳۹۳ - ۳۹۴ - ۴۱۲
سند - ۸ - ۵۸ - ۵۹ - ۶۰ - ۶۱ - ۶۴ - ۷۵ - ۷۶ - ۷۸	سلطان ہوشنگ - ۵۳
۷۹ - ۸۰ - ۸۲ - ۸۶ - ۸۸ - ۱۷۷ - ۱۷۸ - ۱۸۵ - ۱۹۰	سہیت - ۴۸ - ۴۹
۲۰۲ - ۲۴۹ - ۲۵۶ - ۲۹۴ - ۳۱۴ - ۳۲۸ - ۳۲۹	سیمان آباد - ۴۹
۳۳۲ - ۳۶۸ - ۳۸۶ - ۳۸۷ - ۳۸۸ - ۳۹۰ - ۳۹۲	سیمان ملک - ۲۶۱
۴۱۴ - ۴۱۶ - ۴۱۷ - ۴۱۸	سیلم شیخ چتی - ۴۰ - ۳۷۴ - ۴۴۷ - ۴۵۳
سندھوان - ۷۷	سلطانیہ - ۸۱
سندیہ - ۲۵۹	سیمان شکوہ - ۴۸۹ - ۴۹۰ - ۵۱۰ - ۵۱۱ - ۵۱۲ - ۵۱۳
سنار چند - ۴۱۹	۵۱۴ - ۵۱۵ - ۵۱۶ - ۵۱۸ - ۵۱۹ - ۵۲۰ - ۵۲۲ - ۵۲۸
سنگرام خان - ۳۹۱	سیمان کرارانی - ۳۷۹ - ۳۸۳
سنگرور - ۳۵۷	سیمان مرزا - ۳۰۹ - ۳۱۰ - ۳۱۲ - ۳۱۳
سنہرہ لکے - ۲۹۲	۳۵۳
سواد بنیر - ۸۵ - ۸۶	سیلم شاہ افغان - ۶۹

سوالک - ۲۲۳ - ۲۵۸ - ۳۲۸ - ۳۲۹ - ۳۳۴ - ۳۴۴	سید خان - ۲۹۳ -
سوام کارتیک - ۷۰ -	سید صفی بارہہ - ۴۶۵ -
سوہن - ۱۲۵ -	سید عالم بارہہ - ۵۳۴ -
سوہرت - ۱۲۵ -	سید قاسم بارہہ - ۵۰۹ - ۵۱۵ - ۵۱۶ - ۵۲۸ -
سوہرہ - ۷۴ - ۷۷ - ۴۴ - ۴۴۳ -	سید قلی اوزبک - ۵۳۱ -
سورپال - ۱۲۷ -	سیر گھنڈ - ۷۶ -
سورت - ۵۶ - ۵۷ - ۵۹ - ۳۵۹ - ۳۶۰ - ۳۶۴ - ۴۸۸ -	سید محمود - ۶۲ -
سورج گھنڈ - ۴۴ -	سیدی مولہ - ۲۱۸ -
سورج مل - ۴۶۴ - ۴۶۵ -	سید منیر - ۵۰۲ -
سورسین - ۱۲۵ - ۱۲۶ - ۱۵۳ -	سید ناہر بارہہ - ۵۰۴ -
سورون - ۳۸ - ۴۱ - ۵۲۹ -	سیستان - ۶۰ - ۶۳ - ۶۴ - ۷۹ - ۱۹۰ - ۵۳۹ -
سوہست سین - ۱۲۵ -	سین ناگ - ۱۱۸ -
سومرگان - ۴۱۶ -	سیف خان - ۴۸۴ - ۵۳۱ -
سومناٹ - ۵۷ - ۱۷۶ - ۱۷۷ - ۲۲۲ - ۳۶۸ -	سیکری - ۴۰ - ۳۷۴ -
سون - ۴۶ -	سین دہوج - ۱۲۹ -
سون پال - ۱۲۵ - ۱۴۸ -	سیوراج پور - ۳۸ -
سون پت - ۲۵۵ -	سیوی - ۶۴ - ۲۹۲ -
سہارنپور - ۳۹ - ۵۱۲ - ۵۱۵ - ۵۲۲ -	ش
سہدیو - ۹۰ - ۹۲ - ۳۹۶ -	
سھرنڈ - ۳۴ - ۳۵ - ۳۹ - ۶۴ - ۷۹ - ۱۸۵ - ۱۸۶ -	شاد و ماشخان - ۳۸۷ -
۱۹۲ - ۲۴۶ - ۲۶۰ - ۲۶۲ - ۲۶۶ - ۲۶۷ - ۲۶۸ -	شادی خان - ۲۲۹ - ۲۳۱ -
۲۶۹ - ۲۷۰ - ۲۸۵ - ۳۱۴ - ۳۲۶ - ۳۳۳ - ۳۳۴ -	شالامار - ۶۶ - ۶۷ - ۷۷ -
۳۳۸ - ۳۴۴ - ۳۶۲ - ۵۱۲ - ۵۲۵ -	شاہ آباد - ۳۸۷ -
سہرام - ۳۱۶ -	شاہ اسماعیل - ۶۷ -
سہوان - ۴۱۴ - ۴۱۵ - ۴۱۶ -	شاہ برہن - ۷۸ -
سیالکوٹ - ۶۴ - ۷۳ - ۷۷ - ۷۸ - ۷۹ - ۸۵ - ۱۸۵ -	شاہ دیگ - ۲۸۲ - ۴۱۴ - ۴۱۷ - ۴۱۸ -
۲۸۵ - ۳۸۶ - ۳۹۸ - ۴۰۲ - ۴۱۲ -	شاہ پور - ۷۷ - ۴۴۳ -
سیاوش - ۳۷ -	شاہ ترکان - ۱۹۱ -
سیبہ - ۴۶۷ -	شاهجہان - ۲۹ - ۳۵ - ۳۶ - ۴۰ - ۴۱ - ۴۲ - ۵۰ - ۵۰ -
سیت پور - ۲۹۴ -	۶۶ - ۷۳ - ۷۷ - ۸۶ - ۳۷۵ - ۳۷۶ - ۴۴۵ - ۴۵۲ -
سید بابہ - ۷۴ -	۴۶۴ - ۴۶۵ - ۴۶۸ - ۴۶۹ - ۴۷۰ - ۴۷۱ - ۴۷۲ -

۳۸۴ - ۳۵۲ - شرف الدین حسین میرزا - ۳۸۴	۲۸۲ - ۲۸۱ - ۲۸۰ - ۲۷۹ - ۲۷۸ - ۲۷۷ - ۲۷۶
شریف آباد - ۲۷۹ -	۲۸۲ - ۲۸۱ - ۲۸۰ - ۲۷۹ - ۲۷۸ - ۲۷۷ - ۲۷۶
شریف الملک - ۲۷۹ - ۲۷۸ -	۵۰ - ۵۵ - ۳۹ - ۳۴ - ۳۳ - ۲۹ - ۲۸ -
شمس آباد - ۷۸ - ۷۵ -	۵۲۴ - ۵۲۰ - ۵۱۲ - ۵۱۱ - ۵۰۹ - ۵۰۶ - ۴۹۹ - ۲۸۷
شمس الدین آتش - ۲۸ - ۳۳ - ۶۸ - ۱۹۰ - ۱۹۱ - ۱۹۲ -	۵۲۹ - ۵۲۷ - ۵۲۵ -
۳۸۲ - ۳۸۱ - ۲۹۵ - ۲۰۳ - ۲۰۱ - ۱۹۸ - ۱۹۵ - ۱۹۳ -	شاهجهان پور - ۵۱۳ -
شمس الدین سلطان - ۳۹۷ - ۴۰۱ - ۴۲۹ -	مرزا حسین مرزا - ۲۹۵ - ۳۰۹ - ۴۱۸ -
شمس الدین اوحدی - ۲۵۹ -	شاه خراب - ۶۷ -
شمس الدین تبریزی - ۳۴ - ۶۱ -	شاهدره - ۴۸۳ -
شمس الدین خواجہ - ۳۸۸ -	شاهدین ظاہر - ۳۹۶ -
شمس الدین دندان - ۳۶۶ -	شاہرخ مرزا - ۲۶۱ - ۲۶۳ - ۲۸۱ - ۳۹۳ - ۳۹۴ -
شمس الدین میر - ۳۰۳ -	۳۹۵ - ۳۹۶ - ۴۰۳ - ۴۰۴ - ۴۰۵ - ۴۰۶ -
شمس چک - ۴۰۳ - ۴۰۴ -	شاه عالم بخاری - ۵۶ -
شمسیر خان - ۶۷ - ۳۳۰ -	شاه قلی استنجو - ۳۰۶ -
شنباک - ۱۲۵ -	شاه قلیخان محرم - ۳۳۹ - ۳۴۰ - ۳۹۵ - ۴۰۳ -
شورکوت - ۶۴ -	شاه علی سلطان - ۲۶۲ -
شولا پور - ۴۳۰ -	شاه لالان - ۴۴۵ -
شہ ملک - ۲۶۷ -	شاہم بیگ - ۳۵۶ -
شہاب الدین - ۵۴ - ۷۲ - ۸۴ - ۱۵۶ - ۱۵۷ - ۱۵۸ -	شاه محمد شاہ آبادی - ۸ -
۲۳۰ - ۲۲۸ - ۲۱۴ - ۱۸۹ - ۱۸۸ - ۱۸۴ - ۱۶۱ - ۱۵۹ -	شاه محمد رفیع خان - ۴۹۳ -
۲۳۲ - ۲۶۰ - ۲۹۱ - ۲۹۳ - ۳۴۳ - ۳۹۷ -	شاه محمد فرعی - ۳۳۱ -
شہاب الدین بخاری - ۶۷ -	شاه میر - ۳۹۶ - ۳۹۷ -
شہاب الدین سہروردی - ۶۱ -	شاه نعمت اللہ - ۶۷ -
شہاب الدین محمود شاہ - ۲۲۹ - ۲۳۰ - ۲۳۱ -	شہ نواز خان - ۴۷۸ - ۴۹۰ - ۴۹۳ - ۵۲۴ -
شہباز - ۳۸۶ - ۳۸۵ - ۳۸۷ -	شہابی خان - ۳۹۸ -
شہریار - ۴۶۹ - ۴۷۴ - ۴۷۵ - ۴۸۲ -	شہنشاہ خان - ۵۰۹ -
شہزاد پور - ۳۸ -	شبلی - ۳۴ -
شمسینا کھوکھر - ۲۵۴ - ۲۵۵ - ۲۶۲ -	شجاعت خان - ۳۲۷ - ۳۴۵ - ۳۴۶ -
شیخ احمد - ۶ -	شجاع - ۴۶۸ - ۴۷۳ - ۴۸۸ - ۴۹۹ - ۵۲۴ -
شیخ الہدی - ۶۷ -	۵۲۴ - ۵۲۵ - ۵۲۸ - ۵۲۹ - ۵۳۰ - ۵۳۱ - ۵۳۲ - ۵۳۳ -
شیخ بہینا - ۴۰۸ -	۵۳۴ - ۵۳۶ - ۵۳۷ - ۵۳۸ -

شیخ جلال - ۶۲ -

شیخ عراقی - ۶۱ -

شیخ علی - ۲۶۳ - ۲۶۴ - ۲۶۹ -

شیخ عمر - ۳۴۷ -

شیخ فرید - ۳۳۷ -

شیخ مبارک - ۳۴ -

شیخ محمد شای - ۱۹۳ -

شیخ موسی گیلانی - ۵۲۳ -

شیخ میر - ۲۹۳ - ۲۹۶ - ۵۰۲ - ۵۰۳ - ۵۱۱ - ۵۱۸ -

۵۲۰ - ۵۲۴ - ۵۲۵ - ۵۳۸ - ۵۳۹ - ۵۴۰ -

شیخ نظام - ۵۳۸ -

شیخ ولی فرقی - ۵۳۵ -

شیخ یوسف قریشی - ۲۹۲ - ۲۹۳ -

شیراز - ۲۰۳ -

شیراز گن - ۳۵۵ - ۳۵۶ - ۳۵۷ - ۳۵۸ - ۳۵۹ - ۳۶۰ -

شیرخان بایرام - ۵۳۷ - ۵۳۸ -

شیر شاه - ۷ - ۲۹۹ - ۳۰۰ - ۳۰۱ - ۳۰۲ - ۳۰۳ - ۳۰۴ -

۳۱۴ - ۳۱۵ - ۳۱۶ - ۳۱۷ - ۳۱۸ - ۳۱۹ - ۳۲۰ - ۳۲۱ - ۳۲۲ -

۳۲۴ - ۳۲۵ - ۳۲۶ - ۳۲۷ - ۳۲۸ - ۳۲۹ - ۳۳۰ -

۳۴۹ - ۳۸۳ - ۴۰۱ - ۴۰۹ - ۴۵۳ -

شیر لال خان - ۴۵۶ -

شیو پریا - ۵۳۳ -

شیو رام - ۴۹۴ -

صاحب آباد - ۵۲۷ -

صدر الدین - ۶۱ - ۴۴۳ -

صدر جهان گجراتی - ۴۳۷ - ۴۹۲ -

صد گهره - ۶۴ -

صبر صری حاجی - ۲۴۳ -

صفدر خان - ۷۲ -

صفت شکر خان - ۳۰۹ - ۳۱۰ - ۳۱۱ - ۳۱۲ - ۳۱۳ - ۳۱۴ - ۳۱۵ - ۳۱۶ - ۳۱۷ - ۳۱۸ - ۳۱۹ - ۳۲۰ -

۵۲۳ - ۵۲۴ - ۵۲۵ - ۵۲۸ - ۵۳۹ -

صلا بت خان - ۵۱۴ - ۵۱۵ -

صلاح الدین جامه - ۴۱۶ - ۴۱۷ -

ض

ضیاء الدین - ۷ -

ضیاء الدین حسین - ۴۹۲ - ۴۹۳ - ۴۹۸ -

ط

طاهر خواجه - ۴۴۸ -

طاهر خان - ۵۲۱ - ۵۲۲ - ۵۲۳ -

طوس - ۱۳۰ -

طیلسپ شاه - ۳۰۴ - ۳۰۸ - ۳۵۵ - ۳۷۳ - ۴۱۳ - ۴۱۸ -

طیلسپ شاه - ۴۷۹ - ۴۸۲ -

ظ

ظفر خان - ۴۲۱ - ۴۲۲ - ۴۲۳ - ۴۲۴ - ۴۵۹ -

ح

حاجی خان - ۴۷۴ -

حاجی خان - ۳۲۴ - ۳۲۵ - ۳۲۶ - ۳۲۷ -

حاجی خان - ۴۲۴ - ۴۲۵ - ۴۲۶ - ۴۲۷ - ۴۲۸ - ۴۲۹ -

حاجی حسین میرزا - ۴۵۹ - ۴۶۳ -

حاجی خان - ۴۹۲ -

حاجی خان - ۴۸۵ -

حاجی سنان - ۴۴۷ -

عبد الحکیم - ۵۲۹ - ۵۳۷ -

عبد الحکیم - ۷۳ -

عبد الحی - ۶۷ -

عبد الرحمن جامی - ۷ -

عبد الرحمن - ۴۵۶ - ۴۵۷ - ۴۵۸ - ۴۵۹ - ۴۶۰ - ۴۶۱ - ۴۶۲ - ۴۶۳ - ۴۶۴ - ۴۶۵ -

عبد الرحمن - ۴۴۲ - ۴۴۳ -

عبد الرحمن خان - ۷ - ۴۴۳ - ۴۴۴ - ۴۴۵ - ۴۴۶ - ۴۴۷ - ۴۴۸ - ۴۴۹ - ۴۵۰ -

عبد الرحمن خان - ۴۵۱ - ۴۵۲ - ۴۵۳ - ۴۵۴ - ۴۵۵ - ۴۵۶ - ۴۵۷ - ۴۵۸ - ۴۵۹ - ۴۶۰ -

- عبد الرزاق - ۵۳۸ -
عبد الرزاق میرزا - ۲۸۲ -
عبد الصمد - ۴۴۱ - ۴۴۲ -
عبد القادر بدایونی - ۳۴۱ - ۶ -
عبد الفتا و گیلانی - ۵۴ -
عبد الکریم - ۵۲۵ -
عبد البنی خاں - ۴۰ -
عبد البنی - ۳۴۳ - ۵۰۹ -
عبد الله - ۶۶ - ۴۳ - ۲۹۳ -
عبد الله انصاری - ۳۰۶ -
عبد الله بیگ - ۵۱۰ - ۵۲۲ -
عبد الله خان - ۳۵۰ - ۳۸۹ - ۳۹۲ - ۳۹۳ - ۳۹۴ - ۳۹۵ -
عبد الله خان پسر و اساب خان - ۴۴۲ - ۴۴۳ -
عبد الله خان پسر سعید خان - ۵۰۹ -
عبد الله سلطانپوری - ۳۱۴ - ۳۲۸ - ۳۴۳ - ۳۴۴ -
عبد المجید - ۳۵۴ -
عبد المؤمن - ۳۹۴ -
عثمان چستی - ۵۴ -
عرفی - ۴۲۱ - ۴۲۲ -
عز الدین - ۲۳۹ -
عزت خان - ۵۰۵ - ۵۲۳ -
عسکری خان - ۴۹۹ - ۵۰۲ -
عسکری میرزا - ۲۹۸ - ۲۹۹ - ۳۰۲ - ۳۰۳ - ۳۰۴ - ۳۰۸ -
۳۱۱ - ۳۱۲ -
عمار الملک - ۲۲۲ - ۲۲۳ -
عطایک فروتنی - ۴ -
عطایک - ۳۳۶ -
عمار الدین - ۱۸۴ - ۳۸۳ - ۴۲۹ -
عمار الدین غلجی - ۶ - ۲۸ - ۶۴ - ۱۹۴ - ۱۹۵ - ۲۱۹ - ۲۲۰ -
۲۲۱ - ۲۲۸ - ۲۳۴ - ۲۳۶ - ۳۶۹ - ۴۰۹ -
عمار الدین سینو - ۲۶۵ - ۲۶۶ - ۲۶۹ - ۲۷۱ - ۲۷۲ - ۲۸۹ -
- ۲۹۱ - ۲۹۲ - ۲۹۴ -
عمار الحق - ۳۵ -
علی الحق - ۴۳ -
علی اسمعیل - ۱۸۹ - ۱۹۰ -
علی بیگ - ۵۳۹ -
علی تقی - ۴۸۸ -
علیخان - ۲۵۹ - ۲۶۶ -
علی شاه - ۳۹۸ - ۴۰۲ -
علی مشنگ - ۸۵ -
علی شیر - ۳۹۶ - ۳۹۷ - ۴۱۶ -
علی عادل خان - ۴۳۰ - ۴۳۱ -
علی قلی خان - ۵۳۷ -
علیم الدین - ۶۵ -
علی مردان خان - ۴۴ - ۴۸۷ - ۵۱۰ - ۵۱۱ - ۵۱۸ - ۵۲۲ -
علی مسجد - ۸۸ - ۴۴۵ -
عماد الدین - ۴ - ۲۳۹ -
عماد الملک - ۴۳۰ -
عمر شیخ مرزا - ۲۴۹ - ۲۸۱ - ۲۸۲ - ۴۱۲ -
عنصری - ۷ -
عیسی بیگ - ۴۹۲ - ۴۹۳ - ۵۰۵ -
عیسی ترخان - ۴۱۷ - ۴۱۸ - ۴۸۴ -
عیسی خان - ۲۴۳ - ۳۲۵ - ۳۲۶ - ۳۲۷ -
غازی پور - ۴۳ -
غازی سیخان - ۲۸۵ - ۲۹۳ - ۴۰۲ -
غازی سیخان سور - ۳۴۳ -
غازی سیخان محلی - ۳۲۵ -
غازی شاه - ۴۰۲ -
غریب خان - ۵۲ -
غزنین - ۳۳ - ۶۶ - ۸۴ - ۸۷ - ۱۵۸ - ۱۶۱ - ۱۶۲ - ۱۶۳ -
۱۶۴ - ۱۶۵ - ۱۶۶ - ۱۶۹ - ۱۷۰ - ۱۷۲ - ۱۷۵ -

قدرخان - ۳۸۱	فدائی کموکهر - ۱۵۹ - ۱۸۸	۱۸۴ - ۱۸۱ - ۱۶۹ - ۱۶۸ - ۱۶۷ - ۱۶۶
قزلباش - ۸۸	فرخ شاه - ۶۲	۱۸۵ - ۱۸۶ - ۱۸۸ - ۱۸۹ - ۲۸۱ - ۳۰۳
قزلباش خان - ۵۳۷	فردوسی - ۱۶۸ - ۱۶۹	غور - ۸۸ - ۱۸۸
قطب الدین - ۱۹۱	فرشاور - ۸۶	غوربند - ۸۴ - ۳۱۲ - ۳۵۳ - ۳۸۹
قطب الدین لنکاه - ۲۹۳	فرغانه - ۳۳ - ۲۸۱ - ۲۸۲	غورک - ۱۶۲
قطب الدین مندا - ۳۹۷	فرمل - ۸۸	غیاث الدین - ۳۷۱ - ۳۸۱
قطب الدین ایبک - ۲۸ - ۱۸۷	فرید آباد - ۷۳ - ۷۷	غیاث الدین سلطان مالوه - ۳۴۸
۱۸۸ - ۱۸۹ - ۱۹۰ - ۳۸۱	فرید الدین گنجشکر - ۳۳ - ۳۵ - ۶۱ - ۶۳	غیاث الدین بلبن - ۲۸ - ۱۹۵ - ۱۹۷
قطب الدین احمد شاه - ۳۶۶	فرید بخاری - ۳۹۰ - ۳۴۰ - ۳۴۲ - ۳۴۳	۲۰۵ - ۲۱۶ - ۲۵۲ - ۳۴۸
قطب الدین محمد بختیار کاکی - ۳۳ - ۳۴	فرید خان شاهزاده - ۲۳۴ - ۲۶۴	غیاث پور - ۲۱۹
۶۳ - ۱۹۴ - ۲۲۸ - ۲۵۵ - ۵۲۷	فرید مرتضی خان - ۴۶۴	غیاث الدین تغلق - ۲۸ - ۲۳۵
قطب الدین خان - ۴۲۳ - ۴۴۷	فرلی خان - ۲۷۳	۲۶۰ - ۳۶۵ - ۳۸۱ - ۴۲۸ - ۴۲۹
قطب الدین خان لودی - ۲۶۶	فیروز آباد - ۲۸ - ۲۵۰ - ۲۵۲ - ۲۵۵ - ۲۵۹	غیاث الدین حسن - ۵۴
قطب الدین غلجی - ۲۳۰ - ۲۳۲ - ۲۳۵ - ۲۳۶	فیروز پور - ۶۴ - ۷۶ - ۲۲۶ - ۳۸۷	غیاث الدین غوری - ۱۸۴ - ۱۸۸
قطب الدین محمد خان - ۳۶۴	فیروز جام - ۴۱۷	غیاث الدین مولانا - ۳۳
قطب الملک - ۴۲۳ - ۴۲۴ - ۴۲۷ - ۴۲۸	فیروز شاه - ۲۸ - ۳۴ - ۴۲ - ۴۳ - ۴۵	غیاث الدین محمود - ۱۸۸
قطب خان - ۲۶۹ - ۲۷۱ - ۲۷۲ - ۳۱۸ - ۳۲۵ - ۳۲۶	۲۵۱ - ۲۵۲ - ۲۵۳ - ۲۷۲ - ۲۹۴ - ۳۰۰	ف
قنبر - ۸۳	۳۶۵ - ۳۸۱ - ۳۸۲ - ۴۱۶ - ۴۲۹	
قندمار - ۲۷ - ۶۳ - ۸۴ - ۸۷ - ۱۸۸ - ۲۸۱	۴۶۶ - ۴۶۸ - ۴۶۹ - ۵۳۰	فاضل خان - ۵۰۹
۲۸۲ - ۳۰۳ - ۳۰۴ - ۳۰۵ - ۳۰۶ - ۳۰۷	فیروز خان بارهه - ۵۳۷	فتح آباد - ۴۹ - ۴۴۵
۳۰۹ - ۳۱۱ - ۳۱۳ - ۳۲۶ - ۳۳۵ - ۳۳۷	فیروز کوه - ۱۸۸	فتح الله شیرازی - ۴۰۷
۴۱۳ - ۴۱۴ - ۴۱۷ - ۴۱۸ - ۴۱۹ - ۴۲۷	فیضی - ۴۲۱ - ۴۲۲ - ۴۲۳ - ۴۲۴ - ۴۲۵	فتح پور - ۴۰ - ۲۶۱ - ۳۶۱ - ۳۶۳
۴۲۸ - ۴۸۷ - ۵۱۳ - ۵۳۹	ق	۳۷۴ - ۳۷۵ - ۳۸۰ - ۳۹۳ - ۴۰۳
قنوج - ۳۸ - ۴۰ - ۴۱ - ۴۲ - ۴۳ - ۱۵۸ - ۱۶۳		فتح پور کهرور - ۷۶
۱۶۴ - ۱۸۸ - ۱۹۵ - ۲۲۲ - ۲۵۳ - ۲۵۴	قادر انصاری - ۵۳۷	فتح جنگ خان - ۵۳۷
۲۵۵ - ۲۵۹ - ۲۶۰ - ۲۷۲ - ۲۸۹	قاسم - ۵۳۱ - ۵۳۷	فتح خان شاهزاده - ۲۵۲ - ۲۹۴
۲۹۱ - ۳۰۲ - ۳۲۰ - ۳۶۶	قاسم خواجه - ۴۷۸ - ۴۷۹	فتح خان - ۴۰۰ - ۴۱۶
قوام خان - ۲۹۵	قاسم خان - ۳۹۴ - ۴۰۳ - ۴۰۴ - ۴۰۷	فتح شاه - ۳۸۲ - ۳۹۹ - ۴۰۰
ل	۴۸۹ - ۴۹۰ - ۴۹۴ - ۵۰۲ - ۵۰۹	فخر - ۱۹۷
	قاضی خان - ۲۳۳	فخر الدین - ۲۰۵ - ۲۰۹ - ۲۱۰
کابل - ۸۳ - ۸۴ - ۸۷ - ۸۸ - ۲۵۶	قباد خان - ۴۹۹ - ۵۲۵ - ۵۳۸ - ۵۴۰	فدائی خان - ۴۷۴ - ۴۷۵ - ۵۱۵
۲۶۳ - ۲۸۲ - ۲۸۳ - ۲۸۴	قنگو - ۴۱۳	۵۲۲ - ۵۲۳ - ۵۳۶

کلیان چند - ۱۵۰	کپرتل - ۶۶ - ۴۰۳ - ۴۱۱	۲۸۵ - ۲۸۸ - ۲۹۱ - ۲۹۲ - ۲۹۴ - ۲۹۶
کلیان مل - ۳۴۳	کیل - ۱۹	۳۰۳ - ۳۰۶ - ۳۰۸ - ۳۰۹ - ۳۱۰ - ۳۱۱
کمال الدین احمد موسی - ۳۳	کتک - ۵۰	۳۱۲ - ۳۱۳ - ۳۱۴ - ۳۱۵ - ۳۲۲ - ۳۲۳
کمال الدین حسین خان - ۷۳	کتل - ۴۰۳	۳۲۸ - ۳۳۲ - ۳۳۳ - ۳۴۰ - ۳۵۲ - ۳۵۵
کمال الدین راسے - ۲۵۹	کچ مکران - ۶۴ - ۲۹۴ - ۳۶۴	۳۸۷ - ۳۸۹ - ۳۹۲ - ۳۹۳ - ۳۹۴
کمال الدین علی شاہ - ۶۱	کچھ - ۵۸	۴۰۱ - ۴۰۳ - ۴۰۴ - ۴۰۶ - ۴۰۷ - ۴۱۴
کمال الدین ملک - ۲۶۴	کران جام - ۴۱۶	۴۲۵ - ۴۲۶ - ۴۴۰ - ۴۴۵ - ۴۴۸ - ۵۱۲
کمان خان - ۳۵۰ - ۳۵۱	کرنباس - ۳۸	کاشی - ۵۸
کمال شیخ - ۳۳	کرت سنگہ - ۵۱۱	کاتھوہ - ۷۷
کمال مولانا - ۴۰۲	کرچاک - ۷۵ - ۷۸	کاشغر - ۳۰ - ۷۸ - ۸۲ - ۸۵ - ۸۷ - ۸۸
کمایون - ۲۶ - ۳۹ - ۳۲۵ - ۳۲۶ - ۳۱۹	کرکی - ۵۰	کاشی - ۴۸۵
کمرانج - ۸۲	کرن - ۱۸۹ - ۲۸۰	کافرستان - ۸۷ - ۸۵ - ۸۷
کناد - ۱۹	کرم بھاگ - ۱۹	کا کرخان - ۵۳۷
کنبایت - ۵۹ - ۲۹۸ - ۳۵۹ - ۴۶۴	کرم پال - ۱۴۹	کالامک - ۲۶۷ - ۲۶۸
کنپلہ - ۹۳ - ۲۳۹ - ۲۵۳ - ۲۶۶ - ۲۷۴	کرن - ۹۶ - ۱۰۰ - ۱۰۸ - ۴۷۳	کالپی - ۳۷ - ۴۰ - ۴۱ - ۲۵۹ - ۴۳۲
کنٹی - ۹۰ - ۱۰۶	کرناں - ۹۷ - ۵۱۹	کالنجر - ۴۲ - ۴۵ - ۴۷ - ۱۷۵ - ۱۷۶
کنت دھتر - ۱۱۴ - ۱۱۵	کرن سنگہ - ۴۸۵	۲۹۷ - ۳۲۴ - ۳۲۵
کنڈک - ۳۱۴	کوروی سلطان - ۴۲۵	کالی - ۵۳
کنور سین - ۱۵۳	کرہ - ۲۲۱	کامران میرزا - ۶۵ - ۲۹۱ - ۲۹۵ - ۳۰۲
کوبری - ۵۴	کور داکس - ۴۳۷	۳۰۳ - ۳۰۶ - ۳۰۸ - ۳۰۹ - ۳۱۰ - ۳۱۱
کوٹ کچھوہ سراسے - ۳۸۷	کشتوار - ۷۷	۳۱۲ - ۳۱۳ - ۳۱۴ - ۳۲۸ - ۳۲۹
کوٹ کروہ - ۶۱ - ۶۴ - ۲۹۳ - ۲۹۴	کشتی - ۴۸۳	۳۵۱ - ۳۶۳ - ۴۰۰
کوٹک میوات - ۲۵۳ - ۲۵۴	کشن گنگ - ۷۸ - ۸۳	کامروپ - ۴۸
کوٹھار - ۸۱	کشنہ - ۴۳۰	کانش راجہ - ۳۸۲
کوٹھتی - ۲۶۳	کٹانور - ۶۸ - ۷۷ - ۲۶۲ - ۲۶۳ - ۴۸۵	کانگ چند - ۱۵۰
کوچ - ۴۹	۴۳۵ - ۴۳۷ - ۴۵۲ - ۴۵۹ - ۴۶۵	کانگ سین - ۱۵۳
کور - ۴۳ - ۱۷۴	کگت - ۴۲۰	کانگرہ - ۷۱ - ۲۲۶ - ۲۲۸ - ۴۶۴ - ۴۶۵
کورکھیت - ۳۵	کچند - ۱۷۳	۴۶۷ - ۴۶۸
کورکھتری - ۸۶	کلمک راجہ - ۱۲۸	کب راسے - ۴۹۴ - ۴۹۵
کوسن - ۲۸	کلن - ۱۲۸	کبیر - ۴۳
کوسن سیری - ۲۹	کلو - ۷۶	کبیر الدین - ۱۹۴

۲۲۰-۲۱۹-۲۵۱-۲۲۹-۲۲۱-۲۲۹	کین-۲۲	کوشک لعل-۲۸-۲۲۱
گو بند پال-۱۴۸	کیو مرث-۲۱۳	کول-۲۱-۱۸۸-۲۶۶-۲۷۴
گو بند پریم-۱۵۱	ک	کونتا دیوی-۳۹۶
گو بند چند-۱۵۰	گاگردن-۵۴-۳۵۰	کھاندی رائے-۱۸۶-۱۸۷
گو بند راجہ-۱۵۱	گجرات-۲-۸-۳۳-۵۴-۵۵-۵۶-۶۰	گھتا چھہ-۷۵
گو بند رائے گورو-۷۰-۷۶	۱۱-۱۳۸-۱۳۹-۱۸۲-۱۸۸-۲۰۱-۲۲۲-۲۲۳	کھتل یا کھتل-۹۷-۲۶۰
گو بند وال-۵۲۱	۲۲۹-۲۳۹-۲۵۱-۲۵۹-۲۶۶-۲۹۹	کھجو-۳۸-۵۳۶
گو پال پریم-۱۵۱	۲۱۸-۲۲۶-۲۵۹-۳۰۸-۳۱۲-۳۱۳	کھرام-۱۸۷
گو واری-۵۱	۲۱۷-۲۲۸-۲۵۱-۲۵۲-۲۶۵-۲۷۴	کھریہ-۸۷-۳۲۳
گو واری-۵۱	۲۸۴-۲۸۵-۲۸۸-۲۹۰-۲۹۲	کھلور-۷۶-۳۱۲
گو وری-۲۲-۵۳	۲۹۲-۵۴۰	کھلو گھارہ-۷۶
گودھرہ-۵۹	گج سنگہ-۲۷۱-۲۸۲	کھمر-۳۱۳
گوردتہ-۷۰	گدہ-۵۴-۲۶۹-۳۵۳	کھما بھدرہ-۷۴
گورکھ پور-۲۲-۵۲۳	گدہ مکتیر-۳۸	کھن سین-۱۵۳
گوکل-۳۷	گدھی-۲۶-۲۹	کھنکاری-۳۶۲
گو گز ناگ-۸۰	گر جستان-۲۸۰	کھنور داکس-۲۳۷
گو گندہ-۵۴	گر شاسپ-۳۹۶	کھوہرہ-۷۵
گو لکندہ-۲۲۷-۲۲۷-۲۲۷-۲۲۷	گر گانو-۶۲	کھیت-۳۸۶
گو متی-۲۲	گر ٹال-۵۷	کھیرلہ-۵۱
گو نا جور-۳۲۳	گر نی-۵۲	کھیلری-۷۲
گو نند وال-۷۶-۲۲۳	گشتاسپ-۲۸۲	کھیم-۱۲۶
گو نندوانہ-۳۷-۵۲-۲۷۷-۳۵۳	گگھر-۳۵۰	کھیمین-۱۲۶
گھات ہوانہ-۳۵	گلرخ بیگم-۳۶۳	کھپورہ-۷۵
گھات سائی-۵۰۹	گلگت-۸۲-۸۳	کھنسرہ-۲۰۵-۲۰۹
گھاتم پور-۲۱-۲۲	گندک-۲۶	کیرت پور-۷۶
گھگھر-۲۲-۲۲	گندھرب سین-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴	کیرت سنگہ-۵۰۲
گھور گھات-۲۸-۲۹	گنگا دھر-۶۷	کیشور رائے-۲۰
لا چین-۲۲۸	گنگ-۶-۲۸-۲۷-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲	کیقباد-۲۰۵
لا دوا حمد خان-۲۶۶	۱۱۳-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲	کیقباد میرزا-۳۸۹
لاکھا-۱۳۶	۱۱۹-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷	کیااش-۳۷
لاہری-۶۰-۷۹	۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴	کیلو کھڑی-۲۸-۲۳-۲۰۶-۱۹۱-۲۱۱
	۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲	۲۱۳-۲۳۵

محمد صادق - ۵۲۲ - ۵۰۵	مخدوم الملک - ۶۶ - ۳۴۳ - ۳۴۳	مصاحب بیگ - ۳۴۳ - ۳۴۳
محمد صلح - ۵۳۹ - ۵۰۴ - ۴۸۶	مخدوم جهانیان - ۶۲	منظر حسین میرزا - ۳۶۳ - ۳۶۳ - ۳۶۳
محمد طاهر - ۴۹۳	مخزن الاسرار - ۱۸۳ - ۴۲۲	منظر خان فیروز علی - ۳۸۴ - ۳۸۵ - ۳۸۴
محمد عادل - ۳۳۸ - ۳۳۲ - ۳۳۱ - ۳۳۰	مخلص پور - ۳۶	منظر خان محمودی - ۴۸۵
محمد عساکر - ۴۹۲	مخلص خان - ۴۹۴ - ۴۹۴	منظر شاه حبشی خواجہ سراج - ۳۸۳
محمد غوث - ۴۰	مدار شاه - ۴۰	منظر شاه - ۵۰
محمد قاسم - ۴۹۱	مدارن - ۴۹	منظر سلطان گجرات - ۳۵۹ - ۳۵۹ - ۳۵۹
محمد قلی برلاس - ۳۵۸	مدن پال - ۱۲۹	معز الدین بہرام شاہ - ۱۹۴
محمد قلی بیگ - ۴۱۲	مدھکر - ۴۳۳	معز الدین بقیاد - ۴۱ - ۴۰۵ - ۴۰۶ - ۴۱۴
محمد قلی قطب الملک - ۴۳۱	مراد آباد - ۵۰۹ - ۵۱۶	معظم خان - ۴۶۰ - ۴۹۹ - ۵۰۴ - ۵۱۴
محمد کاظم - ۴	مراد بخش - ۴۴۳ - ۴۸۴ - ۴۸۸ - ۴۸۹	۵۳۰ - ۵۳۱ - ۵۳۶
محمد مجاہد شاہ - ۴۲۸	۴۹۰ - ۴۹۲ - ۴۹۴ - ۴۹۴ - ۴۹۸	معین الدین حبشی - ۳۳ - ۵۴ - ۳۴۴
محمد محسن کروڑی - ۴۴۵	۴۹۹ - ۵۰۲ - ۵۰۳ - ۵۰۶ - ۵۰۶ - ۵۱۰	مغل پورہ - ۲۱۹
محمد معصوم کابلی - ۳۸۵ - ۳۸۴ - ۳۵	۵۱۱ - ۵۲۴ - ۵۲۹	منفیث - ۳۳
محمد معظم شاہزادہ - ۴۹۲	مراد میرزا بن اکبر - ۳۰۸ - ۳۰۹ - ۳۸۹	مقرب خان - ۴۵۵ - ۴۰۸ - ۴۴۴
محمد مقیم - ۲۸۲	۳۹۱ - ۴۲۱ - ۴۲۴ - ۴۳۹	مقصود آباد - ۳۸
محمد میرزا - ۲۴۹ - ۲۸۱	مرتضی خان - ۴ - ۳۳۶ - ۴۲۴	مقصود خان - ۴۸۲
محمد میرک - ۵۲۸	مرتضی نظام الملک - ۴۳۲	مکران - ۲۹۴
محمد وارث - ۴۸۴	مرتضی خانی - ۴۲۵ - ۴۶۵ - ۴۹۶	مکرم خان - ۵۳۱ - ۵۳۵
محمد ورت - ۴۶	۵۰۴ - ۵۰۵ - ۵۰۵ - ۵۳۲	مکن پور - ۴۰ - ۵۲۹
محمد خلجی - ۳۴۸	مرجا - ۶۰	کنڈ سنگہ دادہ - ۴۹۵ - ۴۹۶
محمد لودھی - ۳۸۳	میرزا جان بیگ - ۴۴۲	کمکات - ۳۱۳
محمد شاہ سلطان گجرات - ۳۶۶	مرزغن - ۲۸	مکہ معظمہ - ۳۰۶ - ۳۱۱ - ۳۱۳ - ۳۱۵ - ۳۴۴
محمد و شاہ بن فیروز شاہ - ۳۸۳	مردان - ۲۶۱ - ۲۶۴	مکیالہ - ۴۵
محمد و غزنوی - ۴۳ - ۵۴ - ۶۳ - ۶۶ - ۶۶	مرشد قلیخان - ۴۹۲ - ۴۹۵	مگھ - ۴۹
۱۶۵ - ۱۸۳ - ۱۸۵ - ۲۶۵ - ۲۶۱ - ۲۶۲ - ۲۶۲	مریم مکانی - ۴۳۸	ملا سلطان - ۳۴۱
۲۹۱ - ۲۹۲ - ۲۹۵ - ۲۹۶ - ۳۰۴	مسیح - ۶۰	ملا شیری - ۳۴۰
۳۴۸ - ۳۴۹ - ۳۵۰	مسعود حسین میرزا - ۳۵۸ - ۳۶۱	ملتان - ۵۵ - ۶۰ - ۶۱ - ۶۲ - ۶۴ - ۶۶ - ۶۹
محمد و نامہ - ۱۸۰	مسعود سالار - ۴۴	۸۴ - ۱۱۰ - ۱۱۹ - ۱۴۰ - ۱۴۲ - ۱۴۶ - ۱۴۹
محمد و سالم - ۲۲۱ - ۲۲۰	مشہد موسی - ۳۰۶	۱۸۴ - ۱۹۱ - ۲۰۳ - ۲۰۴ - ۲۰۵ - ۲۰۹ - ۲۱۱ - ۲۳۵
محمد الدین عبدالقادر گیلانی - ۶۴ - ۵۴ - ۴۴		۲۴۱ - ۲۴۱ - ۲۴۱ - ۲۴۱ - ۲۴۱ - ۲۴۱ - ۲۴۱

ملققت خان - ۴۹۸ - ۵۱۸	مولانا جی حسینی - ۳۹۵	مہی گنگ راجہ - ۱۲۹
ملک اسکندر - ۲۶۳	مومن پور - ۵۲۳	میان رانا - ۶۲
ملک سرور - ۲۶۳ - ۲۶۴ - ۲۶۵	موہن سنگھ - ۴۹۷	میان سیدنا - ۷۴
ملک سنجربدشتی - ۲۳۹	مویر - ۵۷	میدماوی - ۱۲۵
ملک ہر ارب - ۶۴	مہابت خان - ۴۷۰ - ۴۷۲ - ۴۷۳	میراخور - ۱۳۶ - ۱۳۷
ملک ہر ارب دوہائی - ۲۹۴	۴۷۴ - ۴۷۵ - ۴۷۶ - ۴۷۸	میران شاہ - ۳۶۶
ملک شہر لودھی - ۲۶۳ - ۲۶۹	۴۷۹ - ۴۸۰ - ۴۸۲ - ۴۸۹ - ۵۱۲ - ۵۲۷	میراٹھ - ۶۷
ملک علی - ۳۸۱	مہابل راجہ - ۱۲۸	میراٹھ - ۱۸۸ - ۲۵۴ - ۲۵۸ - ۳۲۱
ملک فولاد - ۲۶۳	مہابن - ۱۷۳	میر حسینی - ۶۱
ملکہ جهان - ۲۷۲	مہابھارت - ۷۲ - ۸۹ - ۱۰۶ - ۱۰۸ - ۱۰۹ - ۳۷۱	میر حسین نظام الملک - ۴۳۲
ملو خان - ۲۵۵	مہا پریم - ۱۵۱ - ۱۵۲	میردادپور - ۳۸
ملوت - ۲۸۵	مہاجوہ - ۱۲۹	میرزا ایرج - ۴۱۵
ملوت اور شاہ - ۳۲۵	مہاجسی راجہ - ۱۲۴	میرزا حسین - ۴۴۲
ممتاز محل - ۴۵۲ - ۴۵۹ - ۴۸۴	مہادیو - ۴۲ - ۴۴ - ۴۵ - ۵۷ - ۷۰	میرزا کامگار - ۵۱۹
مندسور - ۲۹۸ - ۲۹۹	۷۷ - ۸۱ - ۸۲ - ۳۹۷	میر شوقی - ۴۸۵
منڈی - ۷۶	مہا سنگھ کنور - ۴۳۷	میر علاوہ - ۵۳۱
منصور بن نوح - ۱۶۱	مہاکال - ۱۹۰	میر علی جھویری - ۶۵
منصور شاہ خواجہ - ۳۸۷	مہدی قاسم خان - ۴۸۳	میر قریش - ۳۹۲
منعم خان - ۳۳۳ - ۳۳۴ - ۳۷۹	مہندری - ۵۸	میر میران - ۴۷۸ - ۵۰۲ - ۵۰۷ - ۵۲۵
۳۸۰ - ۳۸۷	مہذب الدین نظام الملک	میل گدھ - ۵۱
منگل پور - ۸۵	۱۹۳ - ۱۹۴	میہ - ۷۷
منگو خان - ۲۳۴	مہر آباد - ۷۳	ناتھ - ۱۲۹
منگیہ - ۴۵ - ۴۷ - ۴۸۵ - ۴۸۹ - ۵۲۸	مہر پور - ۷۸	ناووت - ۵۹
منفرح ملک - ۲۵۱	مہر پور - ۱۹۴	نارائن سین - ۱۵۴
منیر - ۴۴۶	مہسود - ۳۱۴	نارنول - ۳۹ - ۳۱۵
موسی گیلانی - ۶۱	مہک آباد - ۵۲	نازک شاہ خواجہ سرائے - ۴۸۲ - ۴۸۵
موسی خان - ۳۴۴	مہمند - ۳۱۴	۴۸۱ - ۴۸۲
مو - ۴۱۹ - ۴۶۵	مہویہ - ۲۵۹	ناسک - ۴۲۷ - ۴۷۴
موتہ راجہ - ۳۷۵	مہی پال - ۱۴۸	ناصر - ۳۸۲
مول - ۵۷	مہی پت - ۱۲۸	
مولا حاجی - ۲۲۳	مہیش - ۷۳ - ۷۶	

وجیه الدین - ۳۳	هر گوبند - ۶۹ - ۷۰	منگلارخ - ۶۰
وجیه الدین محمد - ۶۱	هر کند - ۳۹۱	- ۸۸ - ۸۹
وچلا - ۴۶	هر منددر - ۳۶	هندون - ۷۶
وزیر آباد - ۷۷	هرن دریا - ۵۷ - ۵۸	هندیه - ۵۲ - ۵۴
وزیر خان - ۶۵ - ۶۷ - ۳۵۴ - ۵۰۴ - ۵۲۵	هر نرائن - ۳۵۳	هوت - ۶۳
وشت وان - ۱۲۴	هر نوی - ۲۵۹	هوشنگ شاه - ۳۴۸
ولندیز - ۳۰	هر ون - ۵۴	هوشنگ - ۴۷۹ - ۴۸۲
ولی الله - ۴۲۹ - ۴۳۰	هر یانه - ۳۳۳	زمیت خان - ۳۲۶
وهور - ۴۵۲	هری پال - ۱۴۹	زمیت پور پتی - ۷۶ - ۵۲۳
وہی سین - ۱۵۲ - ۱۵۳	هری جبک - ۱۲۹	میر - ۷۷ - ۷۸
ویس خواجه - ۳۲۷	هری سنگه - ۱۵۵	میراگده - ۵۱ - ۵۲
یاقفی - ۷	هری سین - ۱۵۳	میراپور - ۴۱۱
یادی داد خان - ۵۰۵	مزاره - ۷۷ - ۷۸	زمیون بقال - ۳۳۰ - ۳۳۱ - ۳۳۲
یارنه - ۵۹	ہستناپور - ۲۸ - ۳۸ - ۹۱ - ۹۴	۳۳۸ - ۳۳۹ - ۳۴۰ - ۳۴۱
یاشم - ۳۹۴	۹۵ - ۹۶ - ۱۰۳ - ۱۰۹ - ۱۱۰ - ۱۱۵	۳۵۱ - ۳۵۵
یامون - ۸۲	۱۱۶ - ۱۱۷	یاقوت حبشی - ۱۹۲
یانی - ۳۵ - ۶۳ - ۱۸۷ - ۲۴۵ - ۲۴۶	ہسلان - ۳۵۱	یعقوب شیخ - ۳۳ - ۴۰۳
ہتوارہ - ۴۶۷	ہلاکو خان - ۲۰۱ - ۲۱۹	یعقوب خان - ۳۹۵ - ۳۹۶ - ۴۰۴
ہرات - ۳۰۶ - ۳۱۳ - ۴۴۷	ہلال خان - ۴۴۳	یک توت - ۲۸۴
ہرپال - ۱۳۸	ہمایون - ۲۸ - ۶۶ - ۸۴ - ۲۵۳ - ۲۵۴	یک تاز خان - ۵۳۷
ہرپریم - ۱۵۱ - ۱۵۲	۲۸۶ - ۲۸۸ - ۲۹۱ - ۲۹۵ - ۳۲۲ - ۳۲۸	یوسف گردیزی - ۶۱
ہرروت - ۱۷۳	۳۳۲ - ۳۳۳ - ۳۳۵ - ۴۲۹ - ۵۲۴	یوسف میرزا - ۲۸۱ - ۴۰۴ - ۴۱۰ - ۴۱۱
ہردوار - ۳۷ - ۳۸ - ۱۰۶ - ۲۵۸ - ۲۸۸	ہماچل - ۳۷ - ۱۱۰ - ۲۴۲	یوسف اقباجی - ۳۱۴
ہررکے - ۷۰ - ۷۶	ہمیر دیو - ۲۲۳	یوسف خان - ۴۰۳ - ۴۰۷ - ۴۱۲ - ۵۰۴
ہر سنگه - ۱۵۵	ہمینگر - ۷۳	یوسف شاہ - ۳۸۲ - ۴۰۲ - ۴۰۳
ہرکشن - ۷۰	ہندال میرزا - ۸۴ - ۲۹۷ - ۳۰۰ - ۳۰۲	یوسف عادلخان - ۴۳۰
	۳۰۴ - ۳۱۲ - ۳۱۴ - ۳۹۶ - ۳۹۷ - ۴۰۴	

Apparently it does not seem difficult to publish an old manuscript, but those who have an experience of it know the difficulties to be met with in the acquisition of various manuscripts, perusal of bad handwriting and correction of clerical mistakes, when the transcribers of ancient times were not bound to give dots and *markaz*. The time and patience required for reading several manuscripts hardly needs any comment, specially when the editor undertook to do it during his leisure hours. I fully realize that the magnitude of work was beyond my individual labour, and its accomplishment would have been almost impossible, especially when five different manuscript copies have been used in the collation of this book, had there not been the valuable assistance of my relatives and friends who have a taste for history. I therefore feel it my duty to express my thanks individually to them. My best thanks are due to Pir Wilayet Shah, B.A., B.T., Assistant Master, Anglo Arabic High School, Delhi, and Maulvi Ashfaq Ali, Munshi to the Superintendent, Muhammadan and British Monuments, Northern Circle, for their valuable assistance, and I also acknowledge my indebtedness to my brothers Hafiz Muhammad Hasan, B.A., Maqbul Hasan, Fazal Hasan and Bashir Ahmad Hashmi, who assisted me in comparing the manuscripts, reading proofs and preparing index. I should not omit to mention the name of my revered father Maulvi Shariat Ullah, and my elder brother Maulvi Abrar Hasan, Secretary, Hewett Muslim High School, Moradabad, who by their vast learning and sagacity solved many difficulties for me. The fact is that it was the wish of the Providence to get this book published through my efforts, otherwise I do not feel myself in any way equal to the task.

I began to work upon the book in the month of June 1917. Although the correction of the manuscript did not take much time, and it was expected that it would be out of the press by the end of that year, yet some unforeseen and extraordinary difficulties had to be encountered in printing, disappointing me many times in its very publication. Owing to these reasons I express with regret that it could not be printed so nicely as desired, and mistakes which are inseparable from lithograph crept in, notwithstanding that no pain was spared in proof reading. It is, however, expected that the readers would take into consideration my difficulties, and overlook the defects in the publication.

DELHI,
11th August, 1918. }

ZAFAR HASAN, B.A.

Part I.—The geography of India during the reign of the emperor Aurangzeb.

Part II.—The history of the rajas of India from the time of Raja Judhishtar Pandu to the reign of Rai Pithura, better known as Raja Pirthiraj.

Part III.—The history of the Muhammadan emperors from the time of Nasir-ud-din Subuktagin until the reign of the emperor Aurangzeb.

The first part is the most valuable portion of the work. It begins with a description of Hindustan, its products and inhabitants, and proceeds with an account of its geography as known during the reign of Aurangzeb. The 18 *Subas*, into which the *Mughal* empire was then divided, have been treated separately at some length, with the description of their chief towns, manufactures, interesting localities and buildings and the courses of rivers. It also enumerates the *Sarkars* and *Muhals* of these *Subas* and gives their revenue returns supplementing the *Ain-i-Akbari* with new and original information. The account of the Panjab, particularly that of Lahore and the Sarkar of Batala, to which the author belonged, deserves especial mention, containing very minute detail based on his personal knowledge.

The second part, which comprises the narrative of the *rajas* of India, especially the rulers of Delhi, giving a list of their names and a short account and the period of their reigns, has its own importance. This is perhaps the first published Persian work, which deals with the early history of India, although the events of this period are generally of legendary nature.

The third part also is not without some interest. A greater portion of it has been borrowed from other historical works, a list of which has been given in the preface, but the copious account of the contest between Aurangzeb and his brothers supplies some additional information, and may be considered as reliable on the ground that it was written on the personal information of the author. *Khulasat-ut-Tawarikh* is probably the first ancient published history, wherein the narrative of the Muhammadan emperors has been written by a *Hindu*. As there are reasons to believe that it was not composed under the court influence, it may be considered as the best source of information to the students of history, indicating the opinion of a *Hindu* historian some 250 years hence about the Muhammadan emperors and particularly his contemporary emperor Aurangzeb.

to the college authorities particularly Maulvi Abdul Rahman, the Arabic professor, for permitting me to use it for the collation of the book.

Nothing is forthcoming about the author from the text, which does not contain even his name. The book begins with a long preface wherein the author has stated the reason for its compilation, its name and date, and has also given a long list of Persian and Sanskrit historical works, which supplied material for it, but he has been contented with mentioning only so much about himself, that since his age of discretion he had been in the service of the nobles and officers, who were entrusted with the management of the state, in the capacity of a *Munshi* or scribe of letters (*vide* page 6). The transcribers have, however, given his name as Sujan Rai Bhandari of Batala in the endorsements at the end of manuscripts. Nos. II., III., and IV. Professor Dowson (*Elliot's History of India*, Volume VIII., page 5) has read this name as Subhan Rai and Batala as Patyala. As the date of composition is recorded not only in Hijra and *Jalus* years of Aurangzeb but also in various other *Hindu* eras, it may be presumed that the book was written by a *Hindu*. It is, however, an admitted fact that the author of this work was Sujan Rai of Batala. Now the point at issue is as to why he preferred to conceal his name, although he ought to have given it in the preface according to the usual practice. Apparently it seems that Sujan Rai was only an ordinary and unknown person, who could not expect that his name would add to the popularity of his production, nor does he appear to have desired any fame or honour by it. His object, on the other hand, was evidently to express the truth which is the ideal of a historian. Under these circumstances we can conclude that his statement is mostly unbiased and based on facts, particularly in the case of the accounts of the reign of Aurangzeb, of which he might be conceived an eye witness.

The Khulasat-ut-Tawarikh was written in the 40th year of the reign of Aurangzeb, corresponding to 1107 A. H. (1695-6 A. D.), and the author spent some two years in its compilation. It is chiefly a history of Delhi, wherein the narrative of all its *rajas* and *sultans* has been related from the very beginning of its foundation in the time of Judhishtar until the period when this book was written. Other monarchies have also been briefly dealt with at the time of their final absorption in the *Mughal* empire.

It is written in elegant Persian, replenished with metaphors and quotations of appropriate verses. As regards the subject matter the book may be divided into three parts.

The transcriber seems to have been a *Hindu*, as he did not know the exact Hijra year. The year of the reign of the emperor Akbar Shah II. appears to have been omitted by oversight.

At the lower margin the number of leaves contained in the manuscript is written as follows.

“Total 63 juze (1 juz = 8 leaves) and one leaf.”

This manuscript also belongs to me and was purchased at Lucknow.

III. The third manuscript is of 495 leaves, size $8\frac{1}{2}$ " by $5\frac{1}{2}$ " with 14 lines to a page. It is written in *Nastaliq* characters, but the date of transcription is obliterated. The endorsement from the transcriber at the end runs as follows.

“It (the book) is completed and my engagement is over. The book *Khulasat-ut-Tawarikh* was finished at noon on Friday, the 19th Jamad¹ I., the year”

This manuscript also belongs to me and was procured at Moradabad through my elder brother Maulvi Abrar Hasan.

IV. The fourth manuscript is written in *Nastaliq* characters. It is worm eaten but is complete. It is of 282 leaves, size $11\frac{1}{2}$ " by $7\frac{3}{4}$ " with 20 lines to a page. The endorsement at the end, which does not bear the date of transcription, runs as follows.

“The book *Khulasat-ut-Tawarikh* of *Munshi* of *Munshis* Sujan Rai Bhandari, the resident of Batala, who was accomplished in Hindi, Persian and Sanskrit, is finished.”

This manuscript belongs to Sayyid Ahsan Shah, the *Rais* of Sardhana, District Meerut, and *Tahsildar* of Gonda, who evinced his great interest in the publication of this book by kindly lending me his manuscript, for which I am much indebted to him.

V. The fifth manuscript is incomplete and goes down only as far as the deposition of the emperor Shah Jahan (see page 490). The first three pages are also missing. The number of the existing leaves is 308 of the size $10\frac{1}{2}$ " by 6". The number of lines in a page is not fixed. In nearly first half of the book it contains 18 or 19 lines per page, but later on the number of the lines increases until it reaches to 22 or 25 to a page at the end. The manuscript is written in *Shakasta*. It belongs to the library of the St. Stephen's College, Delhi, and I am much obliged

noted above I may say that it is most reliable of all the MSS. hitherto noticed by historians.

The style of its transcription is not without some interest; each of its pages has been divided into two parts which are written diagonally while at the centre and its upper and lower ends are two lines running cross-wise in the usual fashion. The number of the lines in each page range from 35 to 38. It contains 273 leaves of the size $11\frac{1}{2}$ " by $8\frac{1}{2}$ ". The first ten leaves of the original MS. seem to have been lost but subsequently copied and added. The ninth leaf is, however, to be found at the end among a few others, which do not form part of the real work, and thus there are only nine original leaves which are missing. The date of the MS. written at the end runs as follows.

“Finished on Sunday, the 9th Rabia II. of the first year of the reign of Muiz-ud-din Alamgir II., the king and champion of faith, corresponding to one thousand one hundred and sixty eight Hijra when one *ghari* had passed from the night. It (the book) is completed and my engagement with it is over. *Verse.*

O reader, do not be so angry with me if any mistake has been committed in the book.”

This MS. belongs to me and was purchased at Delhi.

II. The second manuscript, written in *Nastaliq* characters, is in a well preserved condition. It contains 505 leaves, size 9" by 6" with 15 lines to a page. At the end is the following endorsement containing the date of the manuscript.

“This book, named *Khulasat-ut-Tawarikh*, written by *Munshi* of *Munshis*, Sujan Rai Bhandari, the resident of Batala, in the Province of the Panjab, was finished on Saturday, the 26th of the month of *Shaban* the year *circa* one thousand two hundred Hijra and the . . . year of the august reign of the emperor Abkar, son of His Majesty Shah Alam, the king champion of faith, and during the time of Maharaja Dhiraj Raj Rajindar Siri Savai Jagat Singh Bahadur in the town of Sawai Jaipur. *Verse.*

From him, who reads it, I am expectant of prayer, as I am a sinful creature.

Samwat Raja Vikramjit one thousand eight hundred and sixty four.”

“May God reward them that they have helped those who had no friends or helpers.”

It is most essential for editing an old book that it should be collated with various and different MSS., which are not supposed to have been transcribed from one and the same copy, and which should at the same time be old and correct. I had this principle in view, and by the grace of God was successful beyond expectation in my attempts, for I could procure five manuscript copies of this old and rare historical work. Different readings of these MSS. have, however, been copied in the foot-notes, while the text has been marked with the letter “و”. Other historical works have also been referred to, and a list of them has been attached at the end of this introduction.

A brief description of the five manuscript copies, used in collation of this book, seems necessary for the information of the readers.

I. One of these MSS. has special distinction. The *Khulasat-ut-Tawarikh*, as it will be known hereafter, was written in the 40th year of the reign of Aurangzeb, and it goes down to the accession of this emperor and the account of his pursuit of Shah Shuja and Dara Shikoh. But it is strange that all the MSS., so far known to the historians, except the one under notice, contain at the end a brief account and the date of the death of Aurangzeb written abruptly in a few lines. Professor Dowson (*Elliot's History of India*, Vol. VIII., p. 5) in his review on the *Khulasat-ut-Tawarikh* has mentioned this fact, and he is of opinion that it is an insertion from a transcriber who added it in a very early copy, and later on it was repeated in the copies made therefrom. Three of my manuscripts also contain this insertion which I translate from No. II.

“At last after the management of affairs on the auspicious day of Friday, the 28th Zulqada of the year 1118 A. H., three hours after dawn, his majesty the king having paradise for his resting place filled the cup of his life (died) at the age of 91 years 17 days and 2 hours, the period of his reign being 50 years 2 months and 28 days. This event happened at the city of Ahmadnagar, in the Deccan.”

It was this manuscript which was first obtained. It is written in *Shakasta* or running hand, and has been partly worm eaten, but it is complete and comparatively old and correct. Taking in view the fact

INTRODUCTION.

Innumerable thanks to the glorious God, who, with the word "Kun" (let it be) brought all the earthly and celestial creatures into existence, and infinite praises to him (the Prophet), who is endowed with excellent qualities, and in whose favour God said, "Had it not been for thy sake, I would not have created the earth and heaven."

The *Khulasat-ut-Tawarikh* was first brought to my notice by its references in *Asar-us-sanadid*, the well known book of Sir Sayyid Ahmad Khan on the Archaeology of Delhi. It was after a long search that I could procure a manuscript copy of it, and on perusal I found it so important and interesting that I conceived its publication highly desirable. I was, however, conscious of the difficulties to be met with in such an undertaking, and knew that its accomplishment was beyond my resources, but "When God intends a thing to be done He provides means for the same." I represented the matter to the Hon'ble Mr. W. M. Hailey, C.S.I., C.I.E., I.C.S., the Chief Commissioner, Delhi, who is well known for his keen interest in the history and literature of India, and submitted the manuscript for his examination. He listened to my requests with great concern, and encouraged me in the publication of the book with the promises of his valuable help. He was pleased to write a letter to Jaipur State asking the *Darbar* to permit me to use the manuscript copies of the book available in the State library. The reply received from the State was very favourable, but in the meantime I had the good fortune of securing a few other MSS., and so I did not deem it necessary to utilise the *Darbar's* liberality, in which case there was a likelihood of an interruption in the performance of my duties. I also communicated this proposal to Sir John Hubert Marshall, Kt., C.I.E., etc., Director General of Archaeology, who was then in Kashmir, and requested him to favour me with his help and advice. The reply from the latter officer was very encouraging, and last year when he visited Delhi on his winter tour he was pleased to examine all my MSS., and favoured me with valuable criticism and esteemable suggestions. I must admit, that without the sympathy and encouragement from both these gentlemen, I would not have entertained the idea of such an undertaking rather than accomplishing it. I take this opportunity to offer my most sincere thanks to them for the kindness they have ever shown to me, although I am conscious of my inability in giving a full expression to my sense of gratitude. *Verse.*

